تحفۃ الصلوٰۃ

الی

النبی المختار ﷺ

(فوائد و فضائل درود و سلام)

تالیف لطیف تصنیف منیف

حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هو اللہ جل جلالہ — الذی لا الہ جل جلالہ — الا هو جل جلالہ — الرحمٰن جل جلالہ — الرحیم جل جلالہ — الملک جل جلالہ

القدوس جل جلالہ — السلام جل جلالہ — المؤمن جل جلالہ — المهیمن جل جلالہ — العزیز جل جلالہ — الجبار جل جلالہ

المتکبر جل جلالہ — الخالق جل جلالہ — البارئ جل جلالہ — المصور جل جلالہ — الغفار جل جلالہ — القهار جل جلالہ

الوهاب جل جلالہ — الرزاق جل جلالہ — الفتاح جل جلالہ — العلیم جل جلالہ — القابض جل جلالہ — الباسط جل جلالہ

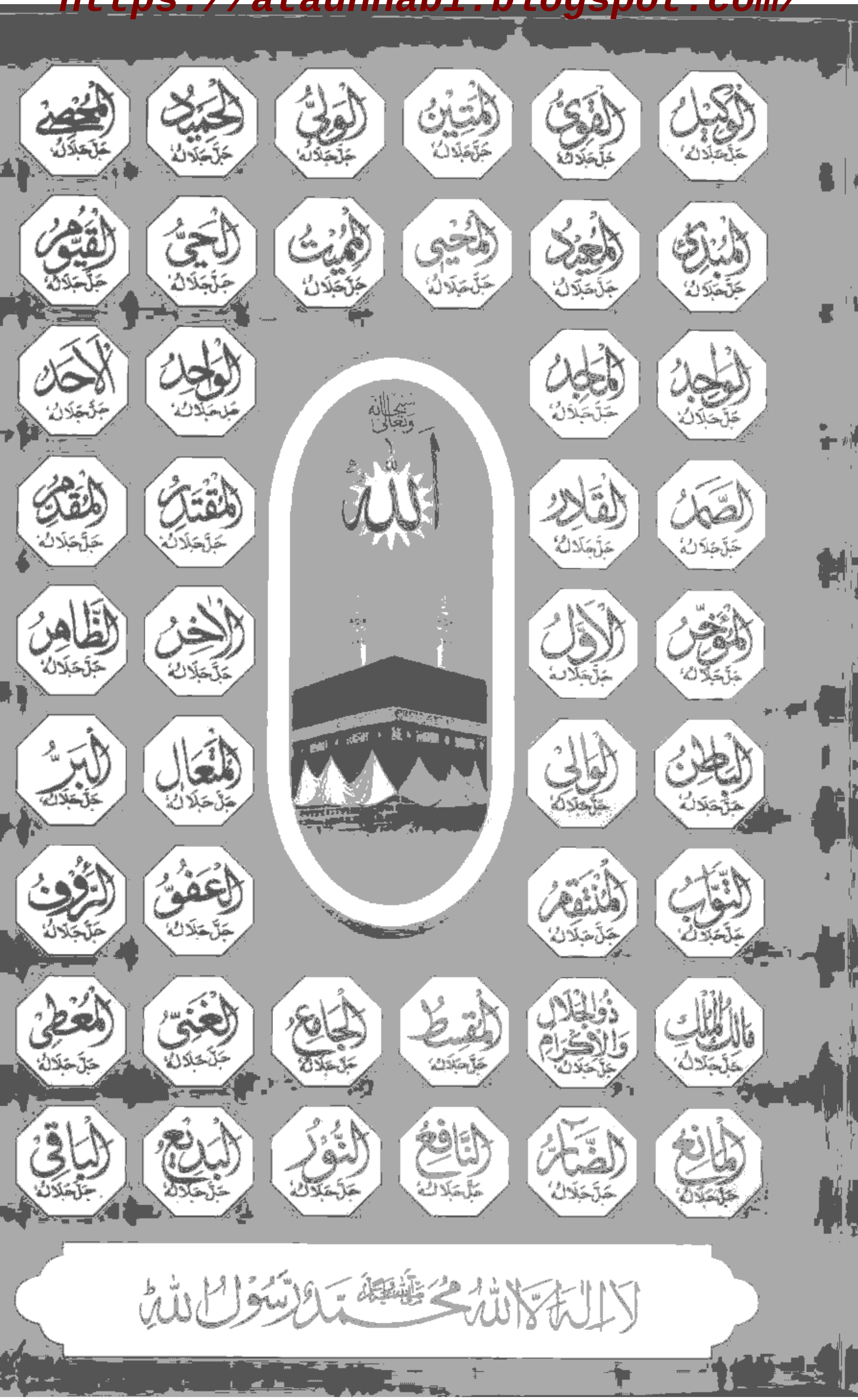
الخافض جل جلالہ — الرافع جل جلالہ — المعز جل جلالہ — المذل جل جلالہ — السمیع جل جلالہ — البصیر جل جلالہ

الحکم جل جلالہ — العدل جل جلالہ — اللطیف جل جلالہ — الخبیر جل جلالہ — الحلیم جل جلالہ — العظیم جل جلالہ

الغفور جل جلالہ — الشکور جل جلالہ — العلی جل جلالہ — الکبیر جل جلالہ — الحفیظ جل جلالہ — المقیت جل جلالہ

الحسیب جل جلالہ — الجلیل جل جلالہ — الکریم جل جلالہ — الرقیب جل جلالہ — المجیب جل جلالہ — الواسع جل جلالہ

الحکیم جل جلالہ — الودود جل جلالہ — المجید جل جلالہ — الباعث جل جلالہ — الشهید جل جلالہ — الحق جل جلالہ



الوکیل جل جلالہ
القوی جل جلالہ
المتین جل جلالہ
الولی جل جلالہ
الحمید جل جلالہ
المحصی جل جلالہ
المبدئ جل جلالہ
المعید جل جلالہ
المحیی جل جلالہ
الممیت جل جلالہ
الحی جل جلالہ
القیوم جل جلالہ
الواجد جل جلالہ
الماجد جل جلالہ
الواحد جل جلالہ
الاحد جل جلالہ
اللہ سبحانہ وتعالیٰ
الصمد جل جلالہ
القادر جل جلالہ
المقتدر جل جلالہ
المقدم جل جلالہ
المؤخر جل جلالہ
الاول جل جلالہ
الاخر جل جلالہ
الظاهر جل جلالہ
الباطن جل جلالہ
الوالی جل جلالہ
المتعال جل جلالہ
البر جل جلالہ
التواب جل جلالہ
المنتقم جل جلالہ
العفو جل جلالہ
الرؤف جل جلالہ
مالک الملک جل جلالہ
ذوالجلال والاکرام جل جلالہ
المقسط جل جلالہ
الجامع جل جلالہ
الغنی جل جلالہ
المعطی جل جلالہ
المانع جل جلالہ
الضار جل جلالہ
النافع جل جلالہ
النور جل جلالہ
البدیع جل جلالہ
الباقی جل جلالہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

تحفۃ الصلوٰۃ

الیٰ

النبی المختار ﷺ

(فوائد و فضائل درود و سلام)

تالیف لطیف، تصنیف منیف

حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

۷۸٦
۹۲

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

پ سورۃ الاحزاب ۵٦

"رواہ الترمذی"

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً حبیبٌ پاک

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

فوائد و فضائلِ درود پاک

برسیدِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم

تالیفِ لطیف، تصنیفِ منیف

مداحِ رسول حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیب اعظم جامع مسجد ... چوک محمود غزنوی ... روڈ

(USA) ...
مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ جامع مسجد ...
۴۔ رضویہ سٹریٹ گلشن کالونی لاہور فون: ۷۵۷۱۲۵۵

کتاب : تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف : مداح رسول الحاج مولانا محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی ،
باہتمام وسرپرستی : خلیفہ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ سرہند شریف
سرورق : شفیق احمد رومی القادری
کتابت : قاضی نثار النبی خوشنویس ، عربی ۔ اردو
ترتیب وتزئین : محمد عطاء المصطفیٰ
سال اشاعت : فروری 2008ء
تعداد : 1100
مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
570 روپے فقط دعائے خیر

ہدیہ تحفہ عظیمہ
از
حافظ محمد عنایت اللہ
نقشبندی مجددی

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ... ریاست پٹیالہ "انڈیا"
... ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موضوعِ کتاب

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

☆ بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے "نبی" پر اے ایمان والو! اُن پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔ " پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶ "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

○ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ○

☆ عرض کیا گیا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ خبر دیجئے اُن لوگوں کے دُرود شریف سے جو دُرود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اور جو آپ سے غائب ہیں۔ اور جو آئیں گے آپ کے بعد۔ کیا حال ہے اُن دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خود سُنتا ہوں دُرود شریف اپنے اہلِ محبّت کا اور پہچانتا ہوں اُنکو اور پیش ہوتے ہیں میرے پاس دُرود شریف غیر محبّت والوں کے فرشتوں کے ذریعے سے

— " دلائل الخیرات شریف " —

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَیْنَہٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

یا اللہ جلّ شانُہٗ

یا رسول اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ عقیدت

اَے شہنشاہِ دوعالم ہوں آپ پر لاکھوں سَلام
ہر دم ہوں دُرود آپ پر اَے بدرُ الدُّجیٰ

اِک نظر کی آرزُو میں ہے جہانِ آرزُو
اِک نظر بہرِ کرم اُمّی اَبیْ رُوحیْ فِدا

ہر زماں ہر لحظہ تیرے حُسن کی تکریم میں
قُدسیوں کا وِرد ہے صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

واسطہ اُن دُرودوں اَور سَلاموں کا شہا
بھیجتا ہے تجھ پر جو خُود مالکِ اَرض وسَما

اَے شفیعَ المُذنبین اَے رحمۃٌ للعٰلمین
میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا

یا مُحمّدَ مُصطفٰے! آدم علیہ السّلام سے لے کر آج تک
حق سے جس کو کچھ ملا تیری بدولت ہی ملا

"ترمذی"

وقتِ آخر اَپنے عنایت پہ بھی عنایت ہو
صُورت ہو دِل میں تری دُرود ہو لب پہ ترا

…علیٰ نبیّنا الکریم وعلیہ الصّلوٰۃُ والتّسلیم ط

مُحمّد عنایتُ اللہ

۳۶۵۴



السلام اے سبز گنبد کے مکین

السلام اے رحمۃ للعٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین کتاب مستطاب تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم

" تمت بالخیر و بہ نستعین "

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ

پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت ۱۸۰ تا ۱۸۲

۷۸۶
۹۲

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقش جمیل

کیا باغبانِ لم یزلی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گُل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

☆ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اس فقیر پر یہ انعام فرمایا کہ اللّٰہ وَحْدَہٗ کا ذِکر اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر درود شریف پہنچانے کی ترغیب دلانے کے لیئے یہ کتاب "تحفۃ الصّلوٰۃ" تحریر ہوئی۔ ربّ کریم نے اپنے کمال فضل وکرم سے توفیق ارزانی عطا فرمائی کہ سینہ کو کشادہ فرمایا اور ہر قسم کے اسباب مہیّا فرمائے۔ چونکہ میرے لئے درود وسلام سے زیادہ دُنیا و مَافِیہا میں اور کوئی چیز، مرغوب و محبوب نہیں اور اِسی کو اپنی کتاب مستطاب کا موضوع بنایا اور یہ تحفہ منجلہ انوارِ دلائل الخیرات کی ہی نوری کرنیں ہیں اور جنہوں نے اُمّتِ مسلمہ میں اللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے ذِکر اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود شریف کو اپنا وظیفہ اور مشغلِ حیات بنایا وُہ بفضلہٖ تعالیٰ دونوں جہانوں میں فلاح پاگئے اور اللّٰہ ربّ العزّت کو بھی درود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ محبوب نہیں جو کہ ذاتِ وَحْدَہٗ وملائکہ نوریہ کا وظیفہ ہے۔ ایک لمحہ یا ایک دن یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ ازل سے ابدالآباد ربّ کریم معہ ملائکہ رحمتیں بھیج رہا ہے اور اتنی رحمتیں بھیجیں کہ اپنے محبوب "نور" کو مجسّم رحمت بنادیا۔ تمام کائنات ازل تا ابد اسی دریائے رحمت سے اپنی جھولیاں بھر رہی ہے اور بھرتی رہے گی۔ [1]

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ — غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ
ہر یکے زاں شان بخواہد از رسول اللہ عطا — کف زآب بحر جُود ش قطرہ از ابر سخا

[1] تمام انبیاء سرکار رحمۃ للعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بحرِ رحمت سے ایک چُلّو اور بارانِ کرم سے اخلاقِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ایک گھونٹ کے طالب ہیں یعنی ہر کسی کے دامن میں خیر سب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی عطا ہے۔

○ تالیفِ ہذا کا مقصود محض امتثال لامر اللہ اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور امتِ مرحومہ کو درود شریف کا شوق دلانے کے لئے انبیاء علیہم السلام اور اولیاءِ کاملین کے مبشرات کو بسط کے ساتھ بیان کیا تاکہ امتِ مسلمہ کا ہمہ وقت کا مشغلہ حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اس عمل کے ساتھ ساتھ درود شریف کا تحفہ دربارِ رحمۃ للعٰلمین میں پیش ہوا کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک خوش ہوگی اور ربِ رحیم راضی ہوگا اور یہی مقصود و مطلوب ہے۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (سورۃ البقرۃ ۱۰۵) اپنے کمال فضل سے درود شریف کے انوار و تجلیات سے ہمارے قلوب کو منور کرے۔ امید کامل ہے کہ اس راہِ عمل سے قبولیت کی ہوائیں بشارتیں لے کر ہم پر آئیں اور وصول الی اللہ کی خوشبوؤں سے ہمیں معطر کریں اور نوازیں۔ "ایں دعا از من و جملہ احباب آمین باد"

☆ یہ فقیر اپنی بے بضاعتیِ علم اور کم مائیگیِ عمل کو خوب جانتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ مدتِ مدید سے بسیار تفحص اور تحقیق سے مختلف گلستانِ محبت سے مختلف قسم کے رنگین پھول چن چن کر میں نے یہ تحفۃ الصلوٰۃ کا گلدستہ سجایا ہے اور اس گلدستہ میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور پروردگانِ نگاہِ نبوت صحابہ کرام کا ادب اور تجلیاتِ رسالت کے نورِ نظر اہلِ بیتِ اطہار کی محبت اور ان کے فضائل و کمالات کی رنگینی اور خوشبو رچی بسی ہے اور اولیاءِ عظام، علماءِ کرام کے مبشرات سے اس گلدستہ مقدسہ کی ڈالیاں نئی طرز اور نئے انداز سے تراش تراش کر سجائی ہیں کہ ان کی مہک سے ایمان والوں کے دماغ معطر ہوں اور حسنِ عقیدت سے ایمان کی رونق نصیب ہو۔ "یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا"

☆ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" درود شریف کے پھولوں کا گلدستہ ہے۔ درود شریف میرا وظیفۂ حیات اور نعت ہی میرا وثیقۂ نجات ہے۔ یہ پھول میں نے تابدار رشحاتِ قلم اولیاءِ عظام اور علماءِ کرام کے باغوں سے صاحبُ الحسنِ والجمال اور صاحبُ البہجۃِ والکمال نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ کی بارگاہِ رحمت کے لئے چنے ہیں۔ اس میں فقیر کا اپنی طرف سے کچھ نہیں یہ سب فیضِ اولیاءِ عظام ہے اور انہیں کے باغات سے کلیاں توڑ توڑ کر یہ گلدستہ سجایا اور بنایا اس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الٰہیہ اور صفاتِ محمدیہ اور

؎ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو میری دعا پر آمین کہے۔ میدا فیاضِ حقیقیہ منبعِ فیضانِ نوریہ

کمالاتِ احمدیّہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ کے پھُول کھلے ہوتے ہیں۔ اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بُو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے، خود بھی منوّر اور مؤمنین کے قلوب کو بھی منوّر کرنے والے، اِس گلستانِ رسالت کے پودوں، ٹہنیوں اور شاخوں ۔ چمنستانِ نبوّت کے پھولوں اور پھلوں سے اس باغیچہِ کائنات کا حقیقی مالک یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مسرور اور راضی۔ فقیر نے اپنی ہجر کی گھڑیوں اور لمحات میں اپنی محبّت کے آنسوؤں سے اِس کی آبیاری کی ہے

نبی دے دَر دی مَیں بن کے مالن بنا کے سہرا چڑھان چلّی آں
گُلاب چنبہ زمرّد کلیاں سجا کے منظوری میں پان چلّی آں

کشجرۃِ طیّبۃ کا گُل سر سبد:۔

○ سر زمین ہند میں سمرقند اور بخارا سے بیج لاکر طیّبہ و بطحٰا کی خاکِ پاک کے ایک گملا میں بویا گیا۔ پھر سالہا سال آبِ فضل سے اسکی آبیاری ہوئی اور پھر یہ سلسلہ پھلا پھُولا پھیلا تو علومِ حکمت و معرفت اور اَسرار و اَنوار کے پھل اُس میں لگے تو سرکار امامِ ربّانی قیّومِ زمانی، محبوبِ صمدانی مہبطِ انوارِ رحمانی حضرت مجدّد الفِ ثانی الشیخ احمد نقشبندی سرہندی قدس سرّہ العزیز جیسا ایک پھُول گلستانِ مصطفوی میں کِھلا۔ جن کے فیض کی خوشبُو چار دانگ عالم میں پھیل گئی اور علم و عرفان کے موتی بکھرے اور کائناتِ عالم میں سُنّتِ مُصطفوی کے سیرۃ وصُورۃ وُہ نقشے نظر آنے لگے جس سے نفوسِ قدسیہ صحابہ کرام کا دَور یاد آگیا۔

☆ سرہند جو مدینہ منوّرہ کی ایک کھڑکی ہے۔ ایک دروازہ ہے۔ مدینہ منوّرہ آقا و مولیٰ رسُول کا شہر ہے اور سرہند شریف غلام اور نائبِ رسُول کا شہر۔ اس سارے باغ کی رونق اور خوشبُو درُود شریف سے ہے یہ خوشبُو تے درُود شریف امامِ ربّانی نے رُماتی۔ یہ سب اِسی درُود شریف کے فیضان ہیں اور یہ اسی صلوٰۃ و سلام کے انوار ہیں۔ اولیائے نقشبند کا یہ تحفہ درُود شریف بہر صورت مقبول و منظور ہے۔ یہ وظیفہ درُود شریف تمام وظائف سے افضل اور اخصّ الخاص وظائف سے ہے۔ جس میں حضور ہی حضور ہے۔ غیبوبت نام کی نہیں ؎ ۱

خاک شو خاک تا بروید گُل ۔۔۔ کہ بجز خاک نیست مظہرِ گُل

علہ عشق و محبّت کی راہ کی خاک ہو جا خاک: تاکہ پھُول اُگیں۔ خاک ہی تو مظہرِ گُل ہے۔

○ درود شریف "انشراحِ" انوارِ سینہ کے حصول کا سبب اور کثیر اسرارِ قلبیہ کے انکشافات کا ذریعہ خواب و بیداری میں نبی رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور یوم المزید کو نتیجۂ شہادت و شفاعت اور یہ مقامِ قطبیت تک پہنچنے کا زینہ۔ ظاہری، باطنی ارزاق جسمی، روحی فیوضات کا خزینہ ہے اور بہت سے فوائد و فضائلِ مخفیہ، معارفِ ربانیہ، حقائقِ رحمانیہ، انوارِ روحانیہ اور علومِ لدنیہ "واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ورسولہ" کا گنجینہ ہے۔ درود شریف شرِ شیطان اور وسوسۂ خناس سے مامون و محفوظ رکھتا ہے۔ الہام اور وسوسہ میں مابہ الامتیاز درود شریف ہی ہے۔ دشمنوں پر فتح اور کامرانیاں اسی سے ہوتی ہیں۔

☆ مؤلف المفتقر الی اللہ ورسولہ الکریم۔ محمد عنایت اللہ مسلکاً سنی حنفی نسبۃً نقشبندی مجددی اور نسباً خاندان مغلیہ کا ادنیٰ فرد جس کے آباء واجداد شہنشاہ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر علیہم الرحمۃ جو امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے فیض سے مستفیض اور فقیر بھی آپ سے نسبت رکھنے والا ایک ادنیٰ غلام، استاذی العلماء شیخ الحدیث سیدی ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ جامعہ حزب الاحناف لاہور سے سند یافتہ ہے۔ یہ انھیں بزرگانِ دین کی نگاہ اور صحبت کا نتیجہ ہے ؎

جمالِ ہمنشین درمن اثر کرد　　وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ یہ تحفۃ الصلوٰۃ محبتِ رسول کا درس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر، (درود شریف) فضائل و کمالات اور معجزات کے بیان سے ایمان کو تازگی، آنکھوں کو نور اور دل کو سرور ملتا ہے۔ حبِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقامت صبر و تحمل سے درود شریف پڑھنے والے کو جب مقامِ غیبوبیت سے حضوری نصیب ہوتی ہے تو قلب کو ایمانی طراوت اور تازگی، فؤاد کو اذعان، روح کو راحت اور صدر کو انشراح نصیب ہوتا ہے۔

○ خاک ہوجا ــــــ خاک اِکس در کی؟ "خوش آن سرے کہ برآں آستان خاک شود" ؎

محمد عربی کابروئے ارض و سما است صلی اللہ علیہ وسلم　　کسے کہ خاک درش است تاج برسر اوست
محمد عربی کابروئے ہر دو سرا است صلی اللہ علیہ وسلم　　کسے کہ خاک درش نیست خاک برسر اوست

☆ اللہ اکبر کیا شان ہے۔ ہمارے پیارے رسول اور اللہ سبحانہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ

؎ پہلا مصرعہ:- گفتا من گلے ناچیز بودم　ولیکن مدتے با گل نشستم ۔۔ سعدی شیرازی۔

علیہ وآلہٖ وسلّم کی۔ یہ خاکی " درِ پاک کی خاک سر پہ رکھ کر عرض کناں ہے۔ ؎

من آں خاکم کہ ابرِ نو بہاری — کُند از لُطف بر من قطرہ باری
اگر بروید از تن صد جانم — چو سوسن شکر لُطفش کے توانم

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ" سورۃ الاعراف ۴۳

○ یہ عزیز و جلیل تحفہ بوسیلہ امام ربّانی سرکار مُجدّد الف ثانی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ، بحضور رحمۃٌ لِّلعٰلمین، شفیعُ المذنبین صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم پیش کرتا ہوں ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوا زند گدارا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ" ط

گذارشِ احوالِ واقعی :-

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیارے — از ہیچ و کم از ہیچ نیاید کارے[عله]
ہر چہ کہ از اسرارِ حقیقت گویم — زانم بہ بود بہرہ بجز گفتارے

☆ اربابِ علم و عرفان اور اصحابِ ذوق و وجدان کے قلوب اور ارواح، دُرود شریف سے منوّر ہوں۔ یہ تُحفہ بفضلہٖ تعالیٰ اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود بسیار کوشش سے مُناسب الفاظ اور صحیح روایات سے احاطۂ تحریر کیا ہے اور بلیغ اشارات سے نشان دہی کی ہے لہٰذا مجھے بھی اپنے اوقاتِ مخصوصہ میں دُعائے خیر سے یاد رکھیں۔

☆ مُستفیضانِ تحفہ سے اُمید ہے کہ فقیر کی لغزشات، حوالہ کی کمی بیشی سے درگذر کرتے ہوئے اصلاح کے لئے لکھیں۔ اس کے لکھنے کی محض نیّت اللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا، اور حضور فخرِ عرب نازِ عجم، نورِ مجسّم، شفیعِ معظّم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی محبّت اور قیامت کے روز شفاعت اور مغفرت ہے اور اس میں توحید و رسالت اِتّباع، تعظیم و محبّت ادب کو بھی بطور

عله میں ہیچ ہوں بلکہ ہیچ سے بھی کمتر۔ ایسے ہیچ اور کمتر از ہیچ سے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ یہ جو اسرار و حقیقت کے مسائل بیان ہوئے ہیں تو صرف اُن کا ناقل ہوں اور ترجمان، اس سے زائد کچھ نہیں۔ میرے لیے یہی نسبت کافی و افی شافی ہے کہ بتوفیقہٖ تعالیٰ میرے قلم کا قبلہ توجّہ کا کعبہ ذکرِ شہ لولاک صلّی اللّٰہ علیک وسلّم " درود شریف " بنا۔

اے درت کعبۂ اربابِ نجات — قبلتی وجہک فی کل صلات

موضوع بیان کیا کہ شریعتِ مُطہّرہ پر عمل سے ہی دُرود شریف کے صحیح طور پر انوار حاصل ہوں گے کیونکہ عمل کے بغیر دُرود شریف کے فوائد کا حصول کما حقّہٗ ناممکن ہے۔ سُنّتِ مصطفویہ عَلٰی صَاحِبِہَا الثَّنَاءُ وَالتَّحِیَّۃ کی تبلیغ و ترویج اور اُس پر عمل سے ہی تکمیل درجات ہوگی فضائل و کمالات اور معجزاتِ اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام اور واقعاتِ اَولیاءِ عظام و عُلماءِ کرام عَلٰی وجہہ الکمال کے بیان سے شوق و ذوق اور محبّت کو بڑھانا مقصود ہے۔ بندہ نے وہ ہی بیان کئے جو دُرود شریف سے متعلق تھے تاکہ دُرود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق جنوں کی حد تک پہنچے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

خُدا در انتظارِ حمدِ مانیست — مُحَمَّدؐ چشم براہِ ثنا نیست — عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

خُدا مدح آفرینِ مُصطفےٰ بس — مُحَمَّدؐ حامدِ حمدِ خدا بس — عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

مُناجاتے اگر باید بیان کرد — بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

مُحَمَّدؐ از تو مے خواہم خُدا را — عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

اِلٰہی از تو عشقِ مُصطفےٰ را — عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

☆ فقیر نے تُحْفَۃُ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ کی تالیف میں جن جن کُتب سے خوشہ چینی کی اور استفادہ کیا۔ ربِّ کریم اِن مُصنّفین و مُولّفین کے درجات بُلند فرمائے اور اُنہیں اپنے خاص فضل سے نوازے میرا حشر و نشر اُن کی غلامی میں فرمائے اور جب بارگاہِ کریمی میں روزِ قیامت حاضری ہو تو ؎

روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ را
من نیز حاضر شوم تُحْفَۃُ الصَّلٰوۃ در بغل

☆ ربِّ کریم اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شہادت اور شفاعت سے نوازے اور میری اِس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے سیّئات کا کفّارہ بنائے۔ اور طالبِ دُعا کو اپنی طلب، محبّت اور چاہت میں رکھے ؎

نقشیت کز ما یاد ماند کہ ہستی را نمے بینم بقائے — مگر صاحبدلے بروز رحمت کند درکار ایں مسکین دعائے

تبصرہ بر مسئلہ:۔ کلمِ مُبارکہ "عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم"، بالتحقیق بلا اختلاف جائز و مستحسن ہے۔

اَلْمُعْتَرِضُ کَالْاَعْمٰی! اِعتراض، اِعراض اور اِنکار قلبی امراض "اعمیّت" سے ہے۔ زمانۂ نبوّت کے انوار کا

حصُول درُود شریف بِاسمِ اَللّٰہ وَبِاسمِ مُحَمَّد عَزَّوَجَلَّ ﷺ" اور لفظِ صَلوٰۃ وسَلام سے ہے۔ نہ کہ درُود پاک بضمائر بارز و مُستتر۔ اِس کلمہ مُبارکہ "عَزَّوَجَلَّ ﷺ" بغیر واؤ میں ایک لطیف و نفیس نکتہ مُضمر ہے مانند کلمہ طَیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط "ﷺ" یہاں بھی وَاوَ عاطفہ نہیں جو بُعد اور بیگانگت کی علامت ہے۔ کلمہ طیبہ اسمآءِ ذاتیہ اور یہ کلمہ مُبارکہ اسماءِ صفاتیہ پر مشتمل ہے۔ ثابت ہُوا کہ نامِ خُدا، اسمِ مُصطفےٰ سے اَور ذاتِ خُدا، ذاتِ مُصطفےٰ سے جُدا نہیں۔ بِاللّٰہِ التَّوفِیْقُ وَبِیَدِہٖ اَزِقَّۃُ التَّحْقِیقِ وَھُوَ الرَّفِیْقُ ط ؎

سَیِّدِی اَنْتَ حَبِیْبِی وَطَبِیْبِ قَلْبِی — آمدہ سُوئے تو قُدسی پے درماں طلبی

چشمِ رحمت بکُشا سوئے من انداز نظر — اَے قُریشی لقبی و ہاشمی و مُطّلبی

گُلدستۂ صَلوٰۃ وسَلام :۔ ذِکْرُ اللِّسَانِ لَقْلَقَۃٌ وَّذِکْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَۃٌ وَّذِکْرُ الرُّوْحِ رَاحَۃٌ ط یہ لذّتِ رُوحی ہے۔ نہ حَظِّ نفسی۔ ذکرِ رُوحی سربستہ راز اور یہ کیفیاتِ قلبی نہفتہ اسرار ہیں جن کا اِفشاء عِندَ العُرَفَاءِ وَالعُرَبَاءِ جائز نہیں۔ فقیر کے[عل۱] اِس نُسخہ کا استعمال اَور درُود شریف سے اِشتغال اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ جن کے انوار کا بیان الفاظ میں نہیں ہوسکتا۔ فَافہَم ط[عل۲]

نَفِیْ کُلِّ لَفْظٍ مِّنْہُ رَوْضٌ مِّنَ الْمُنیٰ — وَفِیْ کُلِّ سَطْرٍ مِّنْہُ عِقْدٌ مِّنَ اللَّاٰلِیْ[عل۳]

☆ شہنشاہِ اقلیمِ وجُود، جلوہ گرِ مقامِ محمُود ﷺ روزِ فتحِ مکہ مُعظّمہ کعبۃُ اللّٰہ میں داخِل ہُوئے تو یہ آیتِ کریمہ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا ٥ (سورۂ بنی اسرائیل ۸۱) پڑھ کر اپنی چھڑی سے بتوں کی طرف اشارہ کیا۔ تو وُہ گر گر کر پاش پاش ہوگئے۔ یُوں بیتُ اللّٰہ ۳۶۰ بتوں سے پاک ہوگیا۔

قلب و رُوح کا وضُو :۔ آیتِ کریمہ شریفہ عظیمہ مانند کلمہ طیبہ تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن کے لئے اکسیر ہے۔ وہ یُوں کہ جَآءَ الْحَقُّ کہتے ہُوئے قلب پر ضرب لگائے اور زَهَقَ الْبَاطِلُ کی ضرب

عل۱ خواب میں ایک بزرگ سفید ریش ملیح رنگ دراز زُلف اور وَجیہ چہرہ سے کہہ رہا ہُوں۔ کہ حقیر کا یہ تحفہ ؟ فِی الفور فرمایا حقیر نہیں فقیر اور یہ تحفہ عزیز و جلیل ہے۔ اِس بشارت نے مجھے قلبی تقویت دی اور اِس تحفہ کی تسوید اور تبییض کی ترتیب تکمیل میں مدد ملی۔ اَور بحمدِہٖ تعالیٰ تالیف اور تصنیف میں توفیق ارزانی پائی۔

عل۲ جس مقام کے بیان میں انسانی عقل عاجز ہو اَور الفاظ کی رسائی وہاں تک نہ ہو مُصنّفین فَافہَم سے اشارہ کرتے ہیں۔

عل۳ اس تحفہ کے ہر ہر لفظ میں محبّت کا باغیچہ کھلا ہے اور اِس کی ہر ہر سطر چمکدار موتیوں کے ہار پروئے ہُوئے۔

سے باطل کو باہر جانب پُشت پھینکے۔ کلمہ طیّبہ میں نفی اِثبات سے پہلے ہے۔ اَور اِس کلمہ مُبارکہ میں اِثبات نفی سے پہلے۔ جبکہ ماحاصل دونوں کا ایک ہے۔ مومن کے دل کی سُوئی قبلہ نُما کی یکسُوئی کی طرح اَللہ سُبحانہٗ کی طرف رہتی ہے۔ سالِک کو چاہیئے کہ شبِ تاریک میں دل کو کعبۂ حقیقی تصوّر کرے "جو تمام عبادات شرعیّہ صُوریّہ و معنویّہ کا قبلہ ہے"۔ اس کعبۂ حقیقی کے گِرداگِرد ہوَا، ہوس اَور نفس کے ہزار ہا بُت ہیں۔ اِن کو اِن کلماتِ قرآنیّہ کے تبر اور سِنانِ لسانیّہ کی ضرب سے پاک کرے۔ درُود شریف[1] کے جامِ اُلفت سے سرشار ہو کر صاحبِ درُود شریف ﷺ کو اَپنے اندر بسالے ؎

میندار اینکہ مہرت از دلِ عاشق رود ہرگز چو میرد مُبتلا میرد، چو خیزد مُبتلا خیزد
چو بعد از مرگ من بینی گیہ بر گورِ من رُستہ نوشتہ نامِ آنجاناں بر ہر برگ گیاہ خیزد

<u>دُعائے تحفۃ الصّلوٰۃ</u>: المکۃ المعظّمہ شارع اُمّ القریٰ میں تحفۃ الصّلوٰۃ کی اغلاط کی درستی کی۔ اور المدینۃُ المنوّرہ شارع طیّبہ میں مسائل پر نظرِ ثانی کی گئی۔ نیز اَضعفُ العبید نے مؤرخہ ۹ شوّالُ المعظّم ۱۴۱۳ھ بروز بُدھ بعد نمازِ عشاء معہ مُسوّدہ طوافِ خانہ کعبہ کے بعد مقامِ ابراہیم[2] علیہِ السّلام پر دُعا اور المدینۃُ المنوّرہ بابِ جبرائیل علیہِ السّلام پر بوقتِ سحر عرض کی۔
۱۱۔۳۔۹۳

"اے <u>ربِّ محمّد</u>! عزّوجلّ، فصلّی اللہ علیہِ وسلّم اِس تحفہ کو مقبول معرُوف اور مشہُور فرما"۔

☆ **شرفِ حجِ بیتُ اللہ شریف**: اَللہ جلّ مجدُہُ الکریم نے اَپنے کمال فضل و کرم سے اِس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ مند فرمایا اور پھر بار بار المدینۃُ المنوّرہ "رنگ گلشنِ نبوّت اور بوئے چمنِ فتوّت"

---

[1] درُود شریف آبِ کوثر، آبِ حیات اَور جامِ جم سے بڑھ کر ہے۔ آبِ کوثر قیامت کی گرمی کو بُجھاتا ہے اور آبِ حیات زندگی بڑھاتا ہے۔ درُود شریف وہ جامِ محبّت ہے جو ہجرِ محبُوب کی تشنگی بُجھاتا ہے اَور خوفِ مرگ سے بے نیاز کر کے برزخی اُخروی دائمی زندگی عطا کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا شَرَابًا ھَنِیْئًا مَّرِیْئًا لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ؎

دل میرا خوفِ مرگ سے مُطلق ہے بے نیاز میں جانتا ہُوں موت ہے سُنّت حضُور کی ﷺ
چُوما ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ جب بھی ہوتی ہے مجھ کو زیارت حضُور کی ﷺ

[2] یہ جنّتی پتّھر صحنِ حرم میں درِ کعبۃُ اللہ کے سامنے ایک عالیشان قُبّہ میں محفُوظ ہے اُس پر حضرت ابراہیم علیہِ السّلام کے قدموں کے نشان ہیں۔ زائر زیارت سے درُود شریف پڑھتے اور نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ مقامِ قبولیّت دُعا ہے ۱۲ منہ

کی بہاروں اور فضاؤں کو دیکھا جن کی یادوں سے دِل مُنوّر اور دماغ مُعطّر ہو گیا ؎

کیوں کر نہ ہو درُودِ اسکی زُباں پہ جاری | رہتا ہو شب و روز جسے روضۂ محبوبِ خُدا یاد
بہزاد گرچہ کئی بار نوازا گیا ہُوں لیکن | دیکھئے اب کب کرتے ہیں شہِ دوسرا یاد

☆ **شرفِ حاضری سرہند شریف**: ۱۴۰۹ ہجری القدسیہ کو عُرس شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ سجّادہ نشین آستان عرش نشان الخلیفہ السید مُحمّد افتخار احمد نقشبندی مُجدّدی مدّاللہ ظلّہٗ العالی مدامتِ الایّام واللیالی نے مُسودہ ”تحفۃُ الصلوٰۃ“ کو بارگاہِ مُجدّدیت میں پیش کر کے خصوصی دُعا کی۔ میں اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہُوں جس نے مُجھ جیسے اَضعفُ العبید کو درُود شریف پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری زندگی بھر کی کمائی یہ درُود شریف ہے۔ الحمدُ للہِ علیٰ ذالِکَ۔

تقسیم ابوابِ تحفہ:۔ تحفۃُ الصّلوٰۃ اِلی النّبی المختار کے ابواب کی تقسیم آٹھ بہشتوں کی تعداد کے مُطابق اور رَوضَۃٌ مِّن رِّیاضِ الجنّۃِ کی نسبت سے رکھی گئی ہے۔ ”اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلیٌّ بَابُھَا“ بروایتِ صحیح، اَبُو بَکرٍ بُنیَانُھَا وَعُمَرُ سَقفُھَا وَعُثمَانُ جِدَارُھَا (حدیث پاک) کے شگفتہ صفات کے تازہ تر پھولوں کے ظہُورات پر مُشتمل ہے اور ہر روضہ کے باب میں طرح طرح کے رنگین خُوشنما خُوشبُودار اور سدا بہار مہکتے پھول ہیں ”ہر گلے را رنگ و بُوئے دیگر است“

☆ روضۃُ الاولیٰ:۔ موضوعِ کتاب آیتِ کریمہ درُود شریف کا مفہوم اور اُس کی تشریح
☆ روضۃُ الثّانیۃ:۔ چالیس احادیث مُبارکہ مشہُورہ صحیحہ درُود شریف اور اُن کی تشریح
☆ روضۃُ الثّالثۃ:۔ تقبیل اسمِ پاک اور تعظیم و توقیر پر ۱۱ ۔ ۱۱ واقعاتِ مشہُورہ
☆ روضۃُ الرّابعۃ:۔ ظہُورِ قدسی علیہ اَلف صلوٰۃ و اَلف سلام کے ارہاصاتِ طیّبات
☆ روضۃُ الخامسۃ:۔ فوائدُ الصّلوٰۃ والسّلام ”ننانوے“ ۹۹ عدد مطابق اَسماءُ الحُسنیٰ
☆ روضۃُ السّادسۃ:۔ حاضری حرمِ رسالت اور کیفیۃُ الصّلوٰۃ والسّلام پر ۱۱ ، واقعات
☆ روضۃُ السّابعۃ:۔ فضائل درُود و سلام ” دن ماہ سال کے آئینہ میں ط
☆ روضۃُ الثّامنۃ:۔ چالیس مُستند، مشہُور اور مقبول درُود شریف اور اُن کے فضائل

ہشت ابواب کتاب ہشت روضۂ بہشت
فَادخُلُوا مِن اَیِّ بَابٍ شِئتَ اے نیکو سرشت

؎ جنّتُ الفردوس، جنّتُ النّعیم، جنّتُ المعلیٰ، جنّتُ الماویٰ، جنّتِ عدن، خُلدِ اِرم، دارُ الخُلد، دارُ السّلام ؎

دُعائے خیر:-

دلائل الخیرات مؤلفہ السید محمد بن سلیمان الجزولی شاذلی قدس سرہ العالی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَ الْاٰخِرَۃِ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنَا اِلَیْکَ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَکَّۃِ الْمُعَظَّمَۃِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَوْتًا فِیْ حُبِّ حَبِیْبِکَ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَالرَّؤُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاھَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآءِکَ وَلِقَآءِ حَبِیْبِکَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

☆ ابوالرضا مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ

"سُنّی حنفی نقشبندی مجدّدی نوری"

خطیب جامع مسجد قدسیہ رضویہ چوک محمود غزنوی روڈ۔ لاہور شہر

☆ رہائش گاہ :- مسجد نقشبندیہ مجدّدیہ "

۶۔ المصطفیٰ ۴۔ رضویہ سٹریٹ گلشن کالونی

عروس البلاد ۔ لاہور " پاکستان "

بروز ایمان افروز دو شنبہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۴۰۹ ہجریہ قدسیہ علیٰ صاحبہا اَلف اَلف صلوٰۃ وسلام و تحیۃ ط

بمطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء

دستخط۔ حافظ محمد عنایت اللہ غفرلہٗ

تقریظ

الحمد للہ حمداً کثیراً اولاً و اٰخراً   والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ دائماً و سرمداً

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ [1] پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱۱

از خلیفہ السید افتخار احمد دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مجددیہ مدینۃ الاولیاء سرہند شریف انڈیا

تعارف مصنف : اسم گرامی محمد عنایت اللہ وطن مالوف جوکالیاں ضلع گجرات "پاکستان" تاریخ پیدائش ربیع الاول ۱۳۵۰ھ "۱۹۲۹-۶-۱۷" نسباً مغل، نسبتہً نقشبندی مجددی، مسلکاً سُنّی حنفی المذہب مستند عالم دین دارالعلوم محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی سے درس نظامی کی ابتدا کی۔ حافظ القرآن، احادیث صحاح ستہ کے اعلیٰ سند یافتہ اور ایک عظیم الشان جامع مسجد قدسیہ چوک محمود غزنوی روڈ لاہور کے خطیب اعظم۔ دینی و ملی خدمات میں منہمک ہیں۔ طریقت میں سراج السالکین شمس العارفین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدسنا اللہ روحہ و افاض علینا فتوحہ ولی کامل مرشد اکمل کے نگاہ خاص سے فیض یافتہ فنافی الشیخ مرید اور غلام ہیں۔" یہ بطور تحدیث نعمت، بیان کیا گیا۔ مرتب"

گلدستہ درود شریف : افضل البلاد فی الہند سرہند شریف کے عرس مبارک ۲۷ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ ۲۹-۹-۱۹۸۹ بحجرہ قدسیہ پر مولانا موصوف نے مسودہ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" فقیر کو دعا کے لیے پیش کیا۔ جو نہایت ہی خوشخط تحقیق و تدقیق سے قلمبند کیا ہوا تھا۔ بالاستیعاب پڑھا۔ جس کا ہر لفظ خوشبوئے محبت سے معطر، اور ہر سطر چمکدار موتی کی لڑیاں پایا۔ مقصد تحریر نہایت اعلیٰ و ارفع رضاء الٰہ و قرب مصطفےٰ "عزوجل" "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اولیاء کرام کے گلستان "تصنیفات" سے نوری الفاظ چن چن کر یہ گلدستہ سجایا اور بنایا ہوا۔ جو فوائد الصلوٰۃ اور فضائل السلام سے مزین۔ آداب محبت کا مرقع اور ذکر رسول درود شریف سے مرصع ہے۔ جس سے قلب منور اور روح مسرور ہوا۔ لطیف ترین مقامات درود شریف قرب وفا و رضا" کو حکم خداوندی اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝ "رحمان کی بات اس سے پوچھو جس کو خبر ہے" سورۃ الفرقان ۵۹

[1] اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"۔ درود خوانی، نعت خوانی بہترین اظہار شکر ہے۔ حضور خیر الوریٰ، نور الہدیٰ نجم الہدیٰ، صدر العلیٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کے فضائل عیان اور بیان کرنا تحدیث نعمت ہے۔ ۱۲ منہ

فقرہ فقرہ گل بداماں، جملہ جملہ گل بجیب   خوشبوئے باد بہاری، درود سراپا نوبہار

جس سے مُصنّف کی درُود شریف سے وابستگی اور سِرَاجًا مُنِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے نسبت کی پختگی کی یقین دلیل ہے۔ ماشاءَاللہ نُورانی پیشانی، وجیہہ چہرہ، سفید رِیش، سُنّتِ مُطہرہ کی مجسمہ تصویر، خُوش اطوار، خُوش اخلاق، خُوش لباس۔ اس تحفۃُ الصَّلوٰۃ کے اَدب کا اہتمام یہ کہ چار سال کے عرصہ میں شب و روز کی عرق ریزی کے باوجُود ہمہ وقت باوُضو۔ با حوالہ تحریر کیا۔ فقیر نے بارگاہِ مُجدّدِ پاک میں بیٹھ کر فاتحہ خوانی کے بعد دُعائے قبولیت کی اور اشاعت کی اجازت دی۔ بطریقہ عالیہ اویسیہ عرُس مُبارک پہ وعظ وغیرہ نہیں ہوتا سکوت ہی سکوُت جنّت بریں جامع مسجد مُجدّدیہ سرہند شریف میں قُرآن خوانی اَور مزارِ مقدّس پر مُراقبہ اور دُعا بس۔ جبکہ مولانا موصُوف کو عرُس مُبارک پر خُطبہ جمعۃ المبارک میں وعظ کا حکم ہُوا۔ غالبًا یہ میری زندگی میں پہلا انتخاب تھا۔ جو نگاہ مُجدّدِیت میں قبُولیّت کی علامت تھی۔

اتبَاعِ سُنّت :۔ لکھُوکھا کا مجمعِ عظیم۔ عُلمائے کرام اَولیائے عظام قافِلہ در قافِلہ ماوَرآءُ النّہر تا ماوَرآءُ الہند غزنی کابل قندہار سمرقند بُخارا کاشغر کشمیر ممالِک ایشیا ہند تا سندھ پاکستان کے مشہور مشہور مقامات کے گدّی نشین۔ مُجدّدِ اعظم کی نگاہ کے پروردہ دوزانو، باادب حاضِر تھے۔ موصُوف نے فرمایا۔ مومن کو اَللہ تعالیٰ سے شدید محبّت ہے۔ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (سورۃ البقرہ ۱۶۵) شدید محبت کو عشق کہتے ہیں محبّت جمال ہے اور عشق جلال" محبت چاند ہے اَور عشق سورج"۔ اَلْعِشْقُ نَارٌ یُّحْرِقُ مَاسِوَاءَ الْمَحْبُوْبِ ط عشق قلب سے ماسِوا کو جلا کر پاک کر دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو عشق کی بھٹّی میں تپا کر اسوۂ رسُول کے سانچے میں ڈھال لے تو فَاتَّبِعُوْنِیْ کی تفسیر اور عشقِ الٰہی کو درُود پاک کے نوُر سے مُستنیر کر لے تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ محبُوب بن گیا ؎

مغزِ قرآں، رُوحِ ایماں، جانِ دیں　　　ہست حُبِّ رحمۃٌ لِّلعٰلمین

☆ یہ خانقاہ عالیہ اہلِ عشق کا مرکز ہے اور یہاں نگاہ عشق سے مُردہ دِل زندہ ہوتے ہیں ؏ [1]

بیا اے عشق آتش زن دل افسردۂ مارا　　　بنوُرِ خود منّور کُن تنِ پژمُردۂ مارا

مولانا موصُوف کی تقریر پُر تاثیر سے زائرین پر ایک عجیب کیف اور سرُور طاری تھا۔ جَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرَ الْجَزَآءِ، فقیر غُفِرَلَہُ الْمَوْلَی الْقَدِیْر نے دورۂ پاکستان میں آپ کے ہاں جمعۃ المبارک پڑھا اور مدّاحِ رسُول

---

[1] "از شکوہ بوریا لرزد سرِ تختِ شہنشاہان" مُغلیہ اِس خانقاہ کی خاک نشینی کو تاجپوشی سے بڑھ کر جانتے۔ جہانگیر لرزہ براندام اور شاہجہان ننگے پاؤں حاضِر ہوتا۔ یہاں کی بوریہ نشینی کو تخت نشینی پر ترجیح دیتے "با سوختان بنشیں شاید کہ تو ہم سوختی" ؎ "تحفۃ الصَّلوٰۃ یکے از قطرہ سحاب فیضے است از بحرِ معرفت مُجدّدِ الفِ ثانی قدّس سرّہ الرّحمانی در کامِ رُوحِ مؤلّف چکیدہ"

صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب دیا اور آپ کی دعوت پر آستانہ نقشبندیہ مجددیہ میں نسبت مجددیہ میں بیعت [1] کی اجازت دی اور خرقہ تبرک دیا۔ موصوف نے اپنے مکان کو متبرک سمجھ کر جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ کے لیے وقف کر دیا۔ جس کا فقیر نے سنگِ بنیاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجددِ اعظم نبیرۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے فیض کا یہ چشمہ تا قیامِ قیامت جاری وساری رہے۔ مصنف موصوف قابلِ صد ستائش ہے جس کا موضوعِ سخن دُرود شریف ہے۔ "یہ تحفۃ الصلوٰۃ ایک عظیم نعمت ہے اور محبتِ محبوب کا دعوت نامہ"

"یہ عنایاتِ بغایت شہنشاہ نقشبند چارہ ہر مستمند قدسنا اللہ بسرہٗ الاقدس کی نسبت سے ہیں۔"

عزیزے نقشہا زد از تحفہ بر صفحۂ عالم ہر آں نقشے کہ زد از فیضِ شاہِ نقشبنداں را

[علماءِ سرہند نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کو دورہ حاضرہ کی بہترین کتاب قرار دیا جو فضائل الصلوٰۃ و فوائد السلام پر ایک بیمثل مدلل، تحقیقی اور جامع مانع کتاب ہے]

اہلسنت وجماعت : درود شریف اسم اعظم ہے اور درود شریف اہل سنت وجماعت کا وظیفہ قطب غوث اولیاء سب اہلسنت سے ہوتے ہیں۔ منکرین درود شریف سے کوئی ولی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ معراج کا تحفہ نماز ہے اور نماز کا جزوِ اعظم درود شریف۔ محبوب کا محبت سے ذکر کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔ مولانا موصوف بھی اِن محبوب بندوں سے ہیں۔

وظیفہ درود شریف :- ایک بار مجھے بتایا کہ درود شریف کا وظیفہ پڑھنے کی اجازت مجھے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوئی ہے۔ اور مجھے دین و دنیا میں جو کچھ ملا۔ اِسی درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ "مدینہ شریف درود شریف کا گھر ہے۔" دلائل الخیرات کی اجازت اور سند یہیں سے مرحمت ہوئی۔ پاکستان میں کئی احباب اہلسنت باجازت یہ وظیفہ روزانہ پڑھ رہے ہیں۔

نعمتُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :- دنیا کی ہر نعمت "ربِّ جلیل" زحمت بن سکتی ہے مثلاً پانی"۔ زبدۃ الحکماء کا قول ہے۔ اَوَّلُہٗ شِفَاءٌ وَّ وَسْطُہٗ دَوَاءٌ وَّاٰخِرُہٗ دَآءٌ" کھانے سے پہلے پانی پینا شفاء، درمیان میں دوا۔ آخر میں "داء" بیماری ہے۔ لیکن درود شریف ایک ایسی نعمت و رحمت جو کسی صورت زحمت نہیں بنتی۔ درود شریف رحمت ہی رحمت ہے۔ درود شریف پر ہمیشگی کرنے والا معروف مشہور، مقبول، منظور محفوظ اور محبوب بن جاتا ہے۔ تارک۔ مہجور، مقہور۔

[1] یہ انعامات و الطاف مولائی مرشدی غوث العصر جنید وقت سرکار کیلانی نائب بشیر ربانی امین فیض مجدد الف ثانی علیہم الرحمۃ سے ہیں۔

اور مُنکِر مردُود، مطرُود، ممکُور اور مغضُوب ہے۔ اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ ط مجاز حقیقت کا زینہ ہے یہ وظیفہ نظیفہ درُود شریف عُروۃُ الوثقیٰ ہے۔ جس سے سالک بالاستقامت بلا خوف و خطر مقصُودِ اعلیٰ اور معبُودِ حقیقی تک پہنچ جاتا ہے۔ وَھُوَ الْمُرَادُ ط ؎

نغمہ کُجا و من کُجا سازِ سخن بہانہ ایست ۔۔۔ سُوئے قطار مے کشم ناقۂ بے زمام را

یہ تحفہ جلال و جمال کا حسین امتزاج ہے۔ اپنوں کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور غیروں پر چمکتی تلوار ۔ ذُوالفقار حیدری ہے اور پاکیزہ قلم کی تحریر عزّت و عظمتِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ڈھال“ ؎۱

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وَعِرْضِیْ ۔۔۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ

(حسّان بن ثابت)

یہ تحفۃ الصلوٰۃ مومن کے لیئے جامِ عرفان اور عاشق زار کے لیئے زیارت کی دستاویز ہے۔ ؎

مُسلماں آں فقیرے کجکلاہے ۔۔۔ رمید از سینۂ او سوز آہے

دلش نالد! چرا نالد؟ نداند ۔۔۔ نگاہے یا رسُولَ اللّٰہ نگاہے

(علامہ اقبال)

کتابت :- نہایت ہی نفیس آفسٹ، خوشخطی کا اعلیٰ نمونہ پیپر عُمدہ، مسطر نہایت دیدہ زیب خطِ نسخ و خطِ نستعلیق کا عظیم شاہکار۔ خوشنویس قاضی نثار النبی سَلّمہٗ رَبُّہُ الْعَلِیُّ ،، اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر دے انہوں نے نہایت ہی جانفشانی سے کتابت کی۔ کتاب ہذا کی آرائش و زیبائش قابلِ دید، اوّل آخر صفحہ پر اسمائے حُسنیٰ تحفہ کو اپنے دامن میں سمیٹے ہُوئے ہیں۔ مَیں مُصنّف موصُوف کو اِس ”تحفۃُ الصّلوٰۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار“ کی تصنیف پر مُبارک دیتا ہوں اور اِس عظیم شاہکار مجمُوعہ پر مسنُون کلماتِ طیّبات سے اَللّٰہ تعالیٰ کا شُکر بجا لاتا ہوں اور دلے دِرمے قلمے سخنے اور قدمے مُعاونین حضرات اور قارئین کرام کو ہدیۂ سلام مسنُون پیش کرتا ہوں ”فقط وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَامِ“ ط ؎۲

وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مُنْبَتِ شَعْرِیْ ۔۔۔ لِسَانًا یُّثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُقْتَصِرًا

دَعْوٰىھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ سورۂ یونس ۱۰

”صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط“

۱؎ میرے والدین اور میری عزّت سرورِ سروراں محمّد مُصطفےٰ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کی عزّت کی حفاظت کے لیئے ڈھال ہے۔

۲؎ اور اگر میرا رُونگٹا رُونگٹا بھی زُبان بن جائے تو تب بھی تیرا شُکر کرنے سے عاجز اور قاصر ہوں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

انتساب

☆ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط

تُحفۃُ الصَّلوٰۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار کو حضور مونسِ دل شکستگاں، راحتِ قلوبِ عاشقاں، راہبرِ راہِ سالکان، سیّدُ المرسلین، شفیعُ المذنبین، خاتمُ النّبیّین، رحمۃٌ للعٰلمین سیّدُ الانبیآء، نبیُّ الانبیآء، امامُ الانبیآء علیہ افضلُ التحیۃِ واطیبُ الثّناء کی بارگاہِ محبوبیت میں بوسیلۂ جلیلہ اَلشیخین الکریمین سیّدنا ابوبکر الصّدیقِ اکبر، سیّدنا عمر الفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ وتبارک عنہما سے منسوب کرتا ہوں اور شرفِ قبولیت اور بشارت کی امید رکھتا ہوں ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّہٗ یُبْدِیْ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیُخْتَمُ

۳۶۵۴ ○ محمد عنایت اللہ

ے یہ عدد کتاب ہذا میں درود شریف کی مقدار اور بشارت کے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمدِ باری تعالیٰ

کہاں طاقت زباں میں جو کرے حمد و ثنا تیری
کہ خلاقِ دو عالم ذات ہے رب العلیٰ تیری

چمن کے غنچہ و گل، سبز برگ و ثمر تیرے
چمن تیرا چمن کی پُر فضا تیری صبا تیری

تیری رحمت بچالے گی گنہگارانِ اُمت کو
درِ دوزخ سے واپس لائے گی شانِ عطا تیری

یہ میری بدنصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں
ثنا کرتے ہیں جب سب انبیاء اولیاء تیری

یہ تیرے پیغمبر کا مدعا کہ تو پوجا گیا ورنہ
پرستش کون کرتا تھا جہاں میں لے خدا تیری

بروزِ حشر یہ راز مجھ پر منکشف ہوگا
زیادہ ہیں گناہ میرے کہ رحمت ہے سوا تیری

فضائے دہر میں ہر آن، رہتی تیرگی غالب
چمکتا شمسؔ کس صورت نہ ملتی جو ضیاء تیری

نعتِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"

کیا کرے عاجز بشر توصیفِ شانِ مصطفیٰ
جب کہ ہے خلاقِ عالم مدح خوانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بھیجتا ہے خود خلاقِ عالم بھی درود
کرتا ہے قرآن عیاں عز و شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاں یہ ہیں وہ رسول، ملائک بھی پڑھتے ہیں درود
اللہ اللہ یہ مقامِ عز و شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں اولیائی تحت قبائی واقفِ اسرارِ صلوا و سلموا
ہاں یہی ہیں دلق پوش خادمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مل گئی جاد و جود سے ہر سائل کو منہ مانگی مراد
مرکزِ جود و عطا ہے آستانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جن کو چاہیں دیں جب چاہیں نوازیں مختار ہیں
اللہ معطی وانا قاسم ہے فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ شفاعت جب کریں گے ہوگی ہم سب کی نجات
حشر کے دن دیکھنا فیضِ زبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کے دن حق جنہیں اپنا دکھائے گا جمال
وہ یہی دل سوختہ ہیں درود خوانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

درحقیقت شمسؔ درود ہے رازِ خدا رازِ رسول
ہے کہاں روح الامین بھی راز دانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاجی شمس الحق علیہ الرحمۃ

روضۃ الاوّل — باب ۱

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِلْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَحَبِيْبِنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَةِ التُّقٰى ○

اَمَّا بَعْدُ :-

فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ شَانِ حَبِيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْبِرًا وَّ اٰمِرًا ط

قرآنِ پاک : پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۵۶

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ [۱]	بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے "نبی" پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

شانِ نزول : یہود بے بہبود جب بھی بارگاہِ رسالت میں آتے تو کہتے اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ معنیٰ ہلاکت، موت۔ ربّ کریم نے اُن کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی تو نبیِ کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مبارک دو کہ ایسی آیتِ پاک نازل ہوئی ہے جو مجھے دُنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے اور حضور پُر نور شافع یوم النشور سیّد الانبیاء علیہ افضل التحیۃ و احسن الثناء کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے مسرّت سے چہرہ چمک رہا تھا اور بشاشت سے سُرخ اور منوّر۔ تو صحابہ نے هَنِيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط سے مبارکیں دیں۔

☆ قرآن مجید گلدستۂ نعت ہے اِس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الٰہیہ لامتناہیہ

---

[۱] یہ آیتِ کریمہ فضیلۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص ہے بالفاظِ دگر، یہ وصف خاصہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے کُتبِ سماویہ یا کسی صحیفہ میں یہ نعمت درود شریف اصالۃً کسی ایک کو بھی عطا نہیں فرمائی۔ الفقیر الی اللہ و رسولہٖ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ ط

اور صفاتِ محمدیّہ اور احوالِ احمدیّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام کے پھول رکھلے ہوئے ہیں اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بُو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے اور خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کئے ہوئے ہیں۔ درود شریف اللہ تعاظم و تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور اظہارِ عظمت کے لئے نزولِ رحمت ہے۔

☆ **پہلا مفہوم** : تعظیم و تکریم۔ علمائے کرام نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کے معنیٰ یہ بیان کئے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ! سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرما۔ آمین یا ربّ العٰلمین ط

☆ **دوسرا مفہوم** : ملٰئکہ اور مومنین کی طرف سے دُعا۔

اَللّٰھُمَّ تَوِّجْہُ بِتَاجِ الْعِزَّۃِ وَالرِّضٰی وَالْکَرَامَۃِ ط	اے اللہ ! سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزّت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

○ یعنی دُنیا میں آپ کا دین بلند فرما کر، شریعتِ مطہرہ کو غلبہ عطا فرما کر، آخرت میں شفاعت، اُمّتِ مرحومہ کے حق میں قبول فرما کر اور اوّلین و آخرین پر آپ کی فضیلت کا ظہور فرما کر "عزّت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا"۔

قرآن پاک : پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۳، ۴۴

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ ج وَاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ○	وُہی ہے جو درود شریف بھیجتا ہے تم پر۔ وہ اور اُس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیرے سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے اور اُن کے ملتے وقت کی دعا تحفہ سلام ہے اور اُن کے لئے عزّت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

شانِ نزول : سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالےٰ نے آپ کو جس شرف سے مشرّف فرمایا اُس سے ہم نیازمندوں کو آپ کے طفیل حصہ ملا۔ لیکن یہ درود شریف آپ کے لئے خاص فرمایا۔ یُصَلُّوْنَ عَلٰی

؎ اللہ تعالیٰ اُس پر بھی درود شریف بھیجتا ہے۔ جو درود شریف پڑھتے ہیں۔

النَّبِيِّ" اتنا عرض کرنا تھا کہ یہ آیتِ کریمہ نازل ہُوئی۔ اِس سے ثابت ہُوا۔

ا : دُرود شریف "سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے لیئے جو بڑے درجے والے ہیں "ابو الفضل منکم" اُن پر ربِّ کریم بھیجتا ہے يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ ، ضمیر کُمْ خصوصی سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مخاطب ہیں اور آپ کے طفیل دیگر صحابہ کرام بھی شامل ہیں جیسے لفظ "صحابی" اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ (سورۃ التوبہ) "صاحبِ النبی" سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے فرمایا اور دیگر صحابہ کرام آپ کی وجہ سے اِس مُبارک القاب سے "صحابی" کہلائے اور آپکی صحابیّت کا انکار کُفر ہے کیونکہ نصِ قطعی کا انکار لازم آتا ہے۔

ب : حضُور پُرنُور شافعِ یومُ النشُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور وساطت سے آل، اصحاب اور جملہ مُومنین پر دُرود شریف بھیجنا جائز ہے۔

ج : تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ	اُن کے لیئے ملتے وقت کی دُعا "تحفہ" سلام ہے۔

○ مُلاقات کے وقت سے مُراد موت یا قبروں سے نکلنے یا جنّت میں داخلے کا وقت۔

☆ مروی ہے کہ ملکُ الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام مومن کی رُوح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تیرا ربّ جلّ شانہٗ تجھے سلام فرماتا ہے یا لقاءِ الٰہی کے وقت ربِّ کریم سلام فرماتے گا۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ یا ملٰئکہ کرام ہر دروازے سے جنّتی کو کہیں گے تُم پر تمہارے رحمت والے ربّ عزّ شانہٗ کا سلام۔ قرآنِ پاک میں واضح طور پر ربِّ کریم نے اِس دُنیا میں اپنے پیارے انبیاء و مُرسلین علیہم السلام پر سلام فرمایا ہے ؎

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط — پ ۲۰ سورۃ النمل آیتِ کریمہ ۵۹

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ — پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت 〃 ۱۰۹

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ○ — پ ۲۳ 〃 〃 〃 〃 ۷۹

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○ — پ ۲۳ 〃 〃 〃 〃 ۱۲۰

عل۱ انبیاء پر سلام اور سیّدُ الانبیاء پر صلوٰۃ و سلام اور مُستزاد یہ کہ ایمان والوں کو حکمِ خُداوندی عظمتِ محمّدی کی دلیلِ جلیل۔ علیٰ نبیّنا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات

عل۲ پ ۲۳ سورہ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۵۸ اُن پر سلام ہوگا ربِّ رحیم کا فرمایا ہُوا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ○ پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیتِ کریمہ ۱۳۰

وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ پ ۲۳ 〃 〃 〃 ۱۸۱

○ لہٰذا مندرجہ بالا بیان کردہ تمام معنوں میں نبیتہً طور پر قدرِ مشترک "تعظیم" ہے۔

☆۱ صَلٰوۃ : لغوی معنیٰ ۔ تحریکُ الصَّلَوَین ۔ شرعی معنیٰ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو۔ سورۃ البقرۃ ۴۳

○ یہاں صَلٰوۃ اصطلاحِ شرع میں نماز کے معنیٰ میں ہے جیسا کہ حضرت سیّدُ الملٰئکہ جبرائیل امین علیہ السّلام نے سیّدُ الانبیاء محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تعلیمِ اُمّت کے لئے سکھائی کعبۃُ اللہ مقامِ مُلتزم کے سامنے قیام ۔ رکوع ۔ سجود ۔ تشہّد اور سلام ۔ تو یہاں صَلٰوۃ بمعنیٰ نمازِ مخصوص ہوگی ۔ صَلٰوۃ کا معنیٰ ۔ نماز ۔ دُعا ۔ رحمت بھیجنا ۔ "درود شریف" ہے ۔

① سَلام : سَلام کا معنیٰ سلامتی " بَرَآءَۃٌ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالنَّقَائِصِ ط" عیب اور نقص سے پاک تو دونوں الفاظ صَلٰوۃ و سَلام کا شرعی مفہوم اور مطلب یہ ہُوا۔

☆۲ صَلٰوۃ : اَلْمُزَیَّنُ بِکُلِّ زَیْنٍ ط

② سَلام : اَلْمُنَزَّہُ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّ شَیْنٍ

☆ ہر زینت سے مُزَیّن ۔ ہر وصف سے مُتّصف اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ ۔۔۔ فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ۔۔۔ وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

○ تو اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کا مطلب یہ ہُوا کہ اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک صاحبِ لَولاک صلّی اللہ علیک وسلّم کو ہر صفت سے مُتّصف فرمایا اور ہر مکروہ اور عیب سے مُنزّہ فرمایا۔

وَمَلٰٓئِکَتَہٗ ط اور اُس کے فرشتے ، فرشتہ کی تعریف یہ ہے۔

نُوْرَانِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَۃٍ	نُوری ہے ۔ مُختلف اَشکال بن جاتا ہے ۔

علہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے محاسن میں شریک سے پاک ہیں اور حُسن جوہر آپ کا کسی دُوسرے میں مُنقسم نہیں ۔ پس اے مُخاطب تو جو بھی شرف چاہے آپ کی ذات کی طرف منسوب کر اور جن عظمتوں کو تُو چاہے آپ کی قدر والا کو نسبت دے عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃُ الْاَبْرَارِ صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارُ " سرّ قصیدہ البُردہ "

لَا يُذَكَّرُ وَلَا يُؤَنَّثُ ؕ | نہ مذکر اور نہ مؤنث ۔

○ ہٗ کی ضمیر واحد غائب میں یہ حکمت ہے کہ فرشتے اُس کی نیابت میں اُس کے حکم سے دُرود شریف بھیجتے ہیں اور اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی نیابت میں وُہ بھی شریکِ فعلِ خداوندی ہیں ۔

ا ۔ **صَلوٰۃ** : جب منسوب اِلی اللّٰہ ہو تو معنیٰ ہوگا دُرود بھیجنا ، رحمت نازل کرنا تعریف فرمانا اور اَللّٰہ ربِّ کائنات کی طرف سے یہ آپ پر ایک صَلوٰۃ بھیجنا تمام ملٰئکہ اور ارضی سماوی کائنات جنّ وانس سے شرافت ، عظمت ، نفاست ، کرامت میں کروڑہا درجہ سے بڑھ کر ہے ۔ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ "عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَتَعْظِيْمُهٗ ؕ اَللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ملٰئکہ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے "۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ دُرود شریف گلدستہِ نعت ہے ۔ " رَوَاہُ امام بُخاری عَنْ ابنِ ابی عالیہ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ الْعَالِيَّة ؕ

☆ علّامہ السید ابُوالفضل محمُود الآلوسی البغدادی عَلَيْهِ الرَّحْمَة وضاحت فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں ۔

تَعْظِيْمُهٗ تَعَالٰی اِيَّاهُ فِی الدُّنْيَا بِاِعْلَآءِ ذِكْرِهٖ وَاِظْهَارِ دِيْنِهٖ وَاِبْقَآءِ الْعَمَلِ بِشَرِيْعَتِهٖ وَفِی الْاٰخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِیْ اُمَّتِهٖ وَ اِجْزَالِ اَجْرِهٖ وَمَثُوْبَتِهٖ وَاِبْدَآءِ فَضْلِهٖ لِلْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِيْمِهٖ عَلٰی كَافَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالشُّهُوْدِ ؕ

" تفسیر روح المعانی "

" تفسیر الکشّاف لِعلّامہ جاراللہ زمخشری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ

اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے دُرود شریف بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کر کے اور آپ کے دین کو غلبہ دے کر اور آپ کی شریعت مُطہرہ پر عمل برقرار رکھ کر اس دُنیا میں حضُور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت بڑھا کر اور روزِ محشر اُمّت کیلئے شفاعت قبول فرما کر اور بہترین اَجر عطا فرما کر اور مقامِ محمود پر فائز کرنے کے بعد اوّلین وآخرین کے لئے حضور کی عظمت ، بزرگی کو ظاہر کر کے اور تمام مُقرّبین پر حضور کو شرفِ سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے ۔

○ صَلوٰۃ کے معنیٰ میں بہت وُسعت ہے ۔ تکریم ، تعظیم ، شرف ، عظمت ، مدح ، ثناء ، محبّت ، عطُوفت ، رحمت ، رفعتِ درجات ، بُلندیِ مقامات اور ارادۂ خیر سب کو شامل ہے اور اُس کا ظہور فضائل وکمالات کے بیان سے ہوتا ہے ۔

۲ ؎ روزِ شمار سب کے سامنے شفاعت پر منتج ہوگا ۔

۲۔ **صلوٰۃ** : جب منسوب اِلَی المَلٰٓئِکَۃِ ہو تو معنیٰ ہوگا۔ دُعا۔ استغفار۔

۱۔ استغفار ۲۔ کن کے لیئے؟ ایمان والوں کے لیئے۔

قرآنِ پاک : پ ۲۴ سورۃُ المؤمن آیتِ کریمہ ۷

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج	ملائکہ مغفرت طلب کرتے ہیں اُن کے لیئے جو ایمان لائے۔

ب۔ **رحمت** : ملائکہ کرام اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہِ رحمت میں اپنے پیارے حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے بلندیٔ درجات اور رفعتِ شان اور اُمتِ مرحومہ کے لیئے طلبِ بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ"

☆ سیدنا آدم صفی اللہ نے اپنے لختِ جگر نورِ چشم پیارے بیٹے سیدنا شیث علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو بوقتِ وصال وصیت فرمائی۔ بیٹا ذکرِ اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ضرور کرنا۔ یعنی درود پڑھتے رہنا۔ کہ ؎ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

اِنِّیْ رَاَیْتُ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَذْکُرُہٗ فِیْ کُلِّ سَاعَاتٍ ط	میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے وُہ ہمہ وقت آپ کے ذکر" درود شریف" میں مشغول رہتے ہیں

۳۔ **صلوٰۃ** : منسوب اِلَی المُؤمن ہو تو معنیٰ ہوگا۔

دُعا۔ طلبِ رحمت فی الدنیا اور طلبِ شفاعت فی الآخرۃ۔

قرآنِ پاک : پ ۲۴ سورۃُ المؤمن آیتِ کریمہ ۶۰

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط	اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔

○ لہٰذا اس آیتِ کریمہ کا مفہوم مختصراً یہ ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ در ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اُس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کے تذکرے کرتے رہتے ہیں۔

☆ تو اے ایمان والو! تم بھی سرکارِ محبوبِ کردگار نبیٔ مختار احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رفعتِ شان کا بیان ہمیشہ کیا کرو۔ یعنی درود شریف بھیجا کرو۔ اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے

؎ مختلف ادوار میں مختلف انداز و مختلف الفاظ سے درود شریف ثابت ہے۔ مرتب ط

کا ہم نیاز مندوں کو حکم فرمایا لیکن ہم نہ تو عظمتِ محبوب اور شانِ رسول کو کما حقہٗ جانتے ہیں اور نہ ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ اِس لئے احساسِ کہتری کرتے ہوئے کہتے ہیں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" اے اللہ پاک تو ہی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور قدر و منزلت کو خوب جانتا ہے اس لئے ہماری طرف سے بھی تو ہی تحفہ، "درود شریف"[1] بھیج۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"۔

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! اِس میں خطاب ہے ہم غلاموں اور نیاز مندوں کو سُبْحَانَ اللہ کتنا پیارا خطاب ہے۔ اے ایمان والو! جو درود شریف کو ورد زبان اور حرزِ جان بناتے ہیں۔ اُن کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے اور اللہ ربُّ العزّت اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام و اعزاز فرماتے ہوئے قرآنِ پاک میں کتنے پیارے القاب اور محبّت کے انداز میں فرماتا ہے ؎

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ　　یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ　　یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ　　طٰہٰ　　یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم

○ سُبْحَانَ اللہ کتنا محبت بھرا اور پُر کیف انداز اور کتنے پیارے القاب دِل کو بھانے والے ہیں۔ اور اِس میں اشارہ ہے کہ مخاطب مستحقِ تعظیم اور واجبُ الاحترام اور قابلِ توقیر ہے۔ جس کا اظہار اُمّتی ادب و محبت سے درود شریف پڑھ کر کرتا ہے ؎

نوٹ: مطلوبُ الکونین مقصودُ الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بمطابق سُنّتُ اللہ نصِ قطعی سے فرضِ عین ہے۔

[1] تفسیر کبیر امام فخرُ الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری ایک سوال کا جواب لکھتے ہیں جب اللہ جلّ شانُہٗ اور فرشتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ جواب فرمایا اِس کی غرض یہ کہ ۱۔ اظہارِ تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ ۲۔ عَود کرے فائدہ درود شریف کا خود ہم ہی کی طرف۔ از روئے رحمتِ تا تر ثواب دے اللہ سبحانہٗ اپنے بندوں کو اور بخشش فرمائے اُن کی۔ ۳۔ تاکہ اُمّتی درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہو۔ جو ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

۱۰

القاب کیسے کیسے حق نے کئے عطا — اَپنے محبوب پاک کو قرآن میں جا بجا
یٰسٓ کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا — حٰمٓ نٓ اور کہیں وَالشَّمس وَالضُّحیٰ

پھر میرا کیا مقدور کہ تعریف آپکی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

خود ہے خدا ہمارے پیغمبر کا مدح خوان — قرآن ہے سارا آپکے اوصاف کا بیان
اَلحمد کے الف سے ہے وَالنَّاس تک عیاں — نعت جناب جن و بشر ختم مرسلین کروں

میرا کیا علم و عقل صفت آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

حِکمت:۔ یَا مُحَمَّدُ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" اسمِ ذات سے پکارنا جائز ہے لیکن ادباً منع ہے۔ نہ کہ شرعاً اور عقیدۃً۔ از رُوئے محبت صفات سے پکارو۔

وَالْمَعْنٰی قُوْلُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ رِفْقٍ وَّلِیْنٍ وَلَا تَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّدُ بِتَجَهُّمٍ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ " لَا اَنْ یُّنَادِیَهٗ بِاسْمِهٖ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" بَلْ یَقُوْلُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" قَالَ قَتَادَةُ اَمَرَهُمْ اَنْ یُّشَرِّفُوْهُ اَوْ یُفَخِّمُوْهُ ط

نرمی اور ملاطفت کے ساتھ کہو یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اور گستاخانہ انداز میں یَا مُحَمَّد " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" نہ کہو۔ آپ کو اسمِ پاک سے نہ پکارو بلکہ اسمِ صفت سے پکارو۔ یَا نَبِیَّ اللّٰہ ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" یَا حَبِیْبَ اللّٰہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ " حکم دیا عزت اور شرف کے ساتھ پکارو ، اسمِ صفت سے پکارو۔

☆ یہ سب کرم ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے محبوب رسول کی پیاری اُمت کو کتنے مبارک لقب سے مخاطب فرمایا۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اے ایمان والو! یہ خطاب بمقتضائے عمل ہے۔ کہ

☆ جنگ جدال کے موقعہ پر سپاہیوں سے کہا جاتا ہے۔ اے بہادرو! سخاوت کرنے

۔ قولی فعلی عملی حالی تحریری تقریری احتیاط لازمی ہے۔

والوں کو اے سخیو! اور جہاد کرنے والوں کو، اے مجاہدو! اسی طرح درود شریف پڑھنے اور یہ تحفہ بھیجنے والوں کے لیئے فرمایا اے ایمان والو! درود شریف پڑھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے اور درود شریف نہ پڑھنا (بصورتِ انکار) بے ایمان ہونے کی دلیل، درود شریف محسنِ اعظم محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حقِ غلامی، حقِ نمک، حقِ احسان ادا کرنے کے لیئے حکم دیا گیا ہے۔ یہ سب نبیِ کریم و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور رفعتِ مکان کا اظہار بھی ہے اور ہم نیازمندوں کے لیئے فضل و کمال بھی۔

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○	آپ ﷺ پر درود شریف اور خوب سلام پڑھو

☆ درود شریف صلوٰۃ، سلام دونوں الفاظ سے ہو تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا دونوں امر کے صیغے ہیں" اکیلا لفظ صلوٰۃ ہو یا سلام اس سے اللہ جل شانہٗ کے امر کی نہ تعمیل ہوتی ہے اور نہ تکمیل اور یہ نامکمل درود شریف ہوگا" یہی مسلک ہے آئمہ مجتہدین، آئمہ ہدیٰ کا"

مسئلہ: بالاصالہ "مستقل بالذات" نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بالتبع دوسروں پر درود شریف پڑھنا چاہیئے اور یہ فرض، واجب، سُنّتِ مؤکدہ اور مستحب ہے۔ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا مومن پر امتثال للامر اللہ، فرض ہے۔ محفلِ میلادِ پاک اور مجلسِ وعظ میں نام اقدس لے یا سُنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ مستحب "حُب" سے ہے اہلِ محبت کے لیئے یہ مقامِ مستحب فرض کی طرح ہے اور سُنّۃ اللہ بھی۔ وجوبِ صلوٰۃ سلام کو علی الاطلاق ذکر کیا ہے یعنی جب بھی نام اطہر سُنے یا لے درود شریف پڑھنا واجب ہے۔
"دُرِّ مختار کتاب الصلوٰۃ"، ابوالحسن احمد بن محمد البغدادی القدوری علیہ الرحمۃ"

شیخ محقق رحمہ اللہ نے مستحب کو فرض دائم میں شمار کیا ہے۔ اور فرض[1] تین قسم کے ہیں۔

١: فرضِ عین! ہر ایک اپنے اپنے فرض کی ادائیگی کرے۔ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور وقت کے اندر پورا کرے۔

[1] فرض وہ جو نصِ قطعی سے ثابت ہو۔

۲ : فرضِ کفایہ ! جو مجلس سے ایک کے ادا ہونے سے پُورا ہو۔
۳ : فرضِ ظنّی ! جو مجتہد کے اجتہاد سے ثابت ہو۔

پھر فرضِ عین ۲ دو قسم ہے۔

۱ : فرضِ دائم ! مثلاً دُرود شریف بلاقیدِ وقت اور جگہ۔
۲ : فرضِ موقّت ! جیسے نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ یعنی وقت، ایّام، ماہ، سال میں۔

☆ حاصلِ کلام :- خالقِ مُطلق کا یہ امر دُرود و سلام کفائی نہیں وجوبی و دائمی ہے۔

○ عَلَی النَّبِیِّ : غیب کی خبریں دینے والے "نبی" پر

☆ عَلَی الرَّسُوْلِ : نہیں فرمایا حالانکہ رسُول نبی سے بُلند مرتبہ ہے بالتحقیق۔

○ رسُول کہتے ہیں اللہ تبارک تعالےٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے والا" یا" اللہ سُبحانہٗ تعالےٰ کا حکم اُس کے بندوں تک پہنچانے والا۔ ہمارے نبی پاک پر" رسُول " کا اطلاق اُس وقت ہُوا جب آپ پر قرآنِ پاک کا نزول ہُوا اور آپ نے تبلیغ فرمائی۔ اُس وقت آپ کی عُمر شریف چالیس برس تھی۔ تو مکّہ معظّمہ، جبلِ نور، غارِ حرا میں سُورۂ علق کی پہلی پانچ[1] آیات کریمہ سیّد الملائکہ رُوح الامین جبرائیل علیہ السّلام لے کر آئے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۭ

☆ عَلَی الْبَشَرِ : نہیں فرمایا۔ جب آپ کے بدن شریف کی اربعہ عناصر لطیف سے تخلیق فرمائی گئی اور آپ نے عالمِ شہود میں بشریّت کا جامہ زیبِ تن کیا۔

اللہ سُبحانہٗ تعالےٰ اور اُس کے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی پر" کا یہ مطلب ہے اللہ تعالےٰ کا دُرود شریف بھیجنا۔ نہ آپ کی پیدائش کے وقت سے ہے اور نہ چالیس

---

[1] پہلی وحی جلی۔ وحی متلو ۱۷ رمضان المبارک بروز پیر بوقت سحری سنہ نبوی مطابق ۴۱ سنہ عام الفیل کو نازل ہُوئی۔ پ ۳۰ سورۃ العلق آیت کریمہ ۱ تا ۵ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

سال کی عمرِ شریف کے وقت کہ جب آپ پر وحیِ الٰہی کا نزول ہُوا۔ مطلب یہ ہُوا اللہ سُبْحَانَہٗ کا دُرود شریف بھیجنا زمان اور مکان کی قید سے مُقید نہیں۔

○ **يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ** ؂: دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر "اَلنَّبِیِّ" فرمایا۔

حدیثِ پاک: سیّدنا ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ؂ "صحیح البُخاری"

☆ **قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** "صلی اللہ علیہ وسلم" **كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ** ؂

فرمایا رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَیں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔

☆ **كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ** ؂

فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹّی کے درمیان تھے۔

○ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر یعنی سیّدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق بھی نہیں ہُوئی تھی اور آپ ابھی پانی اور مٹّی کے درمیان یا بروایت "رُوح اور جسد کے درمیان ہی تھے۔ تب سے ربِ کریم رحمتیں نازل فرما رہا ہے روزِ اوّل سے روزِ ابد تک (بلا انقطاع)۔ اِن روایات سے بھی وقت کے تعیّن کی خوشبو آتی ہے حالانکہ رحمتِ باری کا نزُول بصُورت دُرود شریف زمان و مکان کی قید سے وَرَآءَ الْوَرَآء ہے۔ جو کہ عقلِ اوّل "جبرائیل علیہ السلام" کے احاطہ سے بھی باہر ہے۔

○ **يُصَلُّوْنَ** ؂ مضارع کا صیغہ ہے اس میں زمانہ حال اور مستقبل پایا جاتا ہے اور اس میں دوامِ استمراری، اور تجدّدی ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ کلامِ الٰہی "ہمیشہ بلا توقف بلا ناغہ ابدُالآباد"

؂ لُغت کے لحاظ سے نَبِیٌّ "نَبَأٌ" سے ماخُوذ ہے اس کا معنیٰ ہے مُخبِرٌ عَنِ اللہ اور نبُوّت کا معنیٰ اطلاع علی الغیب غیب کی خبر دینے والا۔ جنّت دوزخ ملائکہ قیامت اور سب سے غیبُ الغیب اَللہ کی خبر بتلانے والا۔ مُطلق خبر دینے والا نہیں کہ اُس کو مُخبر کہتے ہیں۔ اور اُس کی خبروں کو اَخبار اور مُصطفٰے کی خبروں کو حدیثِ پاک اور اَللہ تعالیٰ کی خبروں کو قرآنِ پاک کہا جاتا ہے "فَافْهَمُوْا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ" ؂

میں دو جملے ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ، استمرار اور دوام کے لیئے اور جملہ فعلیہ حدوث و تجدد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

○ یعنی اللہ تقدس و تعالیٰ ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر لمحہ اپنے پیارے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ اس میں دوام بھی ہے اور تجدد بھی۔ یعنی پے بہ پے۔ یکے بعد دیگرے۔ "مرۃً بعد مرۃٍ اور علی التواتر"

☆ پہلا جملہ اسمیہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ یہ حقیقت ہے۔

☆ دوسرا جملہ فعلیہ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ یہ شریعت ہے۔

○ یہ آئتِ کریمہ مجموعہ ہے شریعت اور حقیقت کا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے مصداقین مؤمنین کو صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا کا حکم فرمانا اور اس پر مومنوں کا محبت و ادب سے عمل پیرا ہونا طریقت ہے جو مبنی بر عقیدت ہے۔

ثنائے زلف و رخسارِ تو اے ماہ — ملائک وردِ صبح و شام کردند
"عراقی"

قرآن پاک : پ ٦ سورۃ المائدہ آئتِ کریمہ نمبر ١٥

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○	بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

○ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو نور[1] فرمایا۔

در بحر الحقائق، آوردہ وجہ تسمیہ بنور صلی اللہ علیہ وسلم است اوّل چیزے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بنورِ قدم از ظلمت کدۂ عدم بوجود آوردہ نورِ وے بود صلی اللہ علیہ وسلم۔ "تفسیر حسینی فارسی"[3]	تفسیر بحر الحقائق[2] میں فرمایا "نور" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ "نورِ قدم" سے ظلمت کدۂ عدم سے وجود میں جس کو لایا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

عـ١ نور کی تعریف :۔ اَلنُّوْرُ هُوَ الظَّاهِرُ بِذَاتِهٖ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهٖ جو خود منور ہو اور دوسروں کو منور کرنے والا۔

عـ٢ الشیخ نجم الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری کی شہرۂ آفاق یہ تفسیر اشارات کنایات حقائق و دقائق شریعت، رموز و نکات طریقت میں مشہور معروف اور نہایت ہی مستند ہے۔ جو آپ کے علمی کمال اور عملی فضیلت کا بیّن ثبوت ہے۔ سلسلہ عالیہ کبرویہ میں شیخ الشیوخ نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمۃ الاقدس کے خاص الخاص خلفاء سے تھے۔ سن وصال ٦٥٦ ہجری المقدسہ ہے۔

عـ٣ "ملا حسین واعظ الکاشفی الہروی افاض اللہ علیہ الروح والریحان تفسیر ملاحظہ ہو۔ تحت آیت ہذا" ٦

قرآن پاک : پ ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ نمبر ۳۵

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ الخ

اللہ نور آسمانوں کا اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُس میں چراغ ہے اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہے اور وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا روشن۔

○ نُوْرٌ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ سے ہے اور مَثَلُ نُوْرِهٖ میں اِس نور سے مراد سیدالکائنات افضل الموجودات حضرت رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں اور یہ اضافت اور نسبت تشریفی ہے۔ جو کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عظمت نور کی شاہد ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ ابن عباس نے حضرت کعب احبار رضی اللہ ورسولہ عنہم جلیل القدر تابعی سے فرمایا اس آیت پاک کے معنیٰ بیان کرو تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثال بیان فرمائی روشندان طاق تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ "نبوت" کہ شجر نبوت سے روشن ہے۔ اور اس نور محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روشنی و اضائت اس مرتبہ کمال ظہور پہ ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تو جب بھی خلق پر آپ کا نبی ہونا ظاہر ہو جاتے "کنزالایمان"

☆ نوری شمع جو ہے، وہ دل اقدس ہے اللہ سبحانہٗ کے محبوب پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

☆ فانوس "چمنی" جس میں نوری شمع روشن ہے وہ سینہ فیض گنجینہ ہے سرکار مدینہ کا

☆ طاق جس میں فانوس رکھا ہے وہ سراپا جسم اطہر ہے اللہ کے پیارے ہم بے سہاروں کے سہارے، عرش عظیم کی آنکھ کے تارے حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیئے آیا ہے سورہ نور کا

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

ذرے مہر قدس تک تیرے توسط سے گئے
حد اوسط نے کیا صغریٰ سے کبریٰ نور کا "صلی اللہ علیہ وسلم"

ــہ منکشف والے نور صلی اللہ علیہ وسلم ط

حدیثِ پاک : بروائیت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ ورسولہٗ عنہما ط

قَالَ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُّوْرِهٖ ط "رواہ عبد الرزاق بسندہٖ"

مَیں نے نورِ مجسّم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے عرض کیا آپ کب سے نبی ہیں ؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جابر! بیشک اللہ سبحانہٗ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرما دیا۔

☆ اس حدیثِ پاک میں نبی کا لفظ زیرِ بحث ہوگا۔ جو مقصود ہے۔

حدیثِ پاک بروائیت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ ط

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَ كُلُّ خَلَائِقِ مِّنْ نُّوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ط

سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

قرآنِ پاک : پ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۸۲

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

○ اس آیتِ کریمہ میں لفظ شَيْئًا[علہ] فرمایا یعنی مشیت، ارادہ فرمایا تو کُلُّھم کائنات معرض

علہ امرِ مشیت ارادہ اور رضا یہ تینوں الفاظ اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتے ہیں جو اہلِ بصیرت پر مخفی نہیں مقصود رضا ہے یہاں لفظ شَيْئًا فرمایا۔ اللہ سبحانہٗ نے مشیت ارادہ فرمایا اور اس امرِ کُن سے کائنات کا ذرّہ ذرّہ پیدا فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا نہ ہوگئی ہو اور وہ علمِ الٰہی میں تھی اور اس کا ظہور بمطابق كُلُّ اَمْرٍ مَّرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا اپنے اپنے وقت پر ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔" وَاللّٰہُ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم ورسولہٗ" اور "نور" حضور سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم کا امرِ کُن سے بھی بہت پہلے تخلیق ہو چکا تھا اور پھر دنیا میں مبعوث فرما کر چالیس ۴۰ سال کی عمر شریف میں جبلِ رحمت غارِ حرا میں آپ کو اِقْرَأْ، سے مخاطب فرمایا۔ یہ پہلی وحی تھی۔ یعنی ارادۂ امرِ "اِقْرَأْ" کا فرمایا " فَتَدَبَّرْ "

۱۔ وہاں "کُنْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری ہوا

۱۔ یہاں "اِقْرَأْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری فرمایا۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۵

وجود میں آگئی۔ خالقِ کائنات نے تمام مخلوق کو امرِ کُن سے تخلیق فرمایا اور حدیثِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ میں "شیئًا" کا لفظ ہے۔ یعنی اتحادِ لفظی، مُحب اور محبوب کے کلامِ پاک میں قرآن وحدیث، وحیِ جلی اور وحیِ خفی میں ایک ہی لفظ شَیئٌ ہے۔ قرآنِ پاک متن ہے اور حدیثِ پاک اُس کی شرح۔ قرآن علم ہے اور صاحبِ قرآن سیرت۔ قرآن علمِ خدا ہے اور تفسیرِ قرآن سیرتِ مصطفےٰ۔ قرآن نور ہے اور صورتِ مصطفےٰ نُورٌ علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "تخلّقوا باخلاق اللّٰہ" سے مزیّن

بقیہ حاشیہ

۲۔ وہاں ارادہ اور مشیّت ہے۔	۲۔ یہاں ارادہ اور مشیّت کے ساتھ رضا بھی ہے جو مقصودِ کائنات ہے۔
۳۔ وہاں مخاطب شیئًا ہے جو متاعِ قلیل اور حقیر ہے۔	۳۔ یہاں مخاطب محض نبی و رسول ہی نہیں بلکہ محبوب ہے جو تمام کائنات سے متاعِ عزیز و جلیل ہے۔
۴۔ وہاں تخلیق ہے سب کچھ پیدا فرما دیا گیا	۴۔ یہاں تعلیم ہے کوئی ایسا علوم نہیں جو عطا نہ فرما دیا گیا

وَكُلُّ عُلُوْمٍ فِى الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ — تَقَاصَرُ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

☆ ۱ علومِ اسماء و صفاتِ الٰہیہ، علومِ اوّلین و آخرین، علومِ الشہادۃ والغیب علمِ لوح و قلم غرضیکہ علمِ ماکان وما یکون عطا فرما دیئے گئے۔ بلکہ یہ سب علوم تو علومِ مصطفےٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا جُزو ہیں۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (سورۃ النساء ۱۱۳) اس پر شاہد ہے۔

☆ ۲ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۱) رحمٰن نے اپنے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علومِ قرآن خود سکھائے۔ اور قرآنِ پاک کے علوم، قرآن پاک کے جملہ علوم کا بمطابق آیتِ کریمہ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ (سورۃ القمر ۵۳) مخزن آپ کا سینۂ اطہر بنا دیا۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا — وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب — گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

قرآنِ پاک: پ ۷ سورۂ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹، پ ۲۹ سورۃ القلم آیتِ کریمہ ۱

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ	اور اُسی کے پاس ہیں کُنجیاں غیب کی۔ انہیں وہی جانتا ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۴

قولِ حق قرآن ہے، قولِ پیغمبر ہے حدیث | اہلِ دل کے واسطے تقریر ہے دونوں کی ایک
نورِ حق نورِ نبی اصل میں دونوں ایک ہیں | وہ خدا اور یہ نبی تنویر ہے دونوں کی ایک
یا خدا یا مصطفےٰ مشکل میں دونوں نام لو | حاجتیں بر آئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک

حدیثِ پاک : بروایت سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

○ اُم المؤمنین سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق کیا تھا تو ارشاد فرمایا۔

☆ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ ط | آپ "ﷺ" کا خُلق قرآن تھا

قرآنِ مجید کے بیان کردہ جملہ اخلاقیات صاحبِ خُلقِ عظیم "ﷺ" میں زینت آراء ہیں۔

بقیہ حاشیہ

مِفلاح، مفتاح الجنۃ، مفتاح الرحمۃ، کنز اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماءِ حسنیٰ سے ہیں۔ محمد آیف

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۙ | قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مراد دہان مبارک، اور نقطہ سے مراد زبان مبارک اور مَا يَسْطُرُونَ سے مراد سینہ اطہر "لوحِ مبارک" مطلب یہ کہ ربِ کریم فرماتا ہے محبوب تیرے دہان کی قسم، تیری زبان کی قسم، سینہ نوری لوح اور "زبان" قلم کی قسم اور وہ مفتاح "کنجی" زبان مبارک ہے۔ جو اسم ذاتِ رسالت مآب "محمد" "ﷺ" ہے اور اس کنجی سے ربِ کریم کے علم و حکم کے خزانے، رزق و محبت کے خزانے، مغفرت، جنت کے خزانے رأفت و رحمت کے خزانے، اور "عالمِ امر۔ عالمِ تقدیر" "عالمِ خلق۔ عالمِ تدبیر" کے خزانے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلتے ہیں اور عرشِ عظیم اُن کا برزخ ہے۔ عالمِ غیب عالمِ شہادۃ حجرۂ اخفاء و عدم میں مقفل تھے جس کنجی سے اُن کا قفل کھولا گیا وہ مفتاح "کنجی" اسم محمد "ﷺ" ہے جس سے یہ عالم میدانِ ظہور میں آئے۔ قَالَ عَزَّ اِسْمُهٗ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ سورۃ الزمر ۶۳ | اُسی کے لیئے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

○ دو الفاظ کی طرف قرآنِ پاک نے اشارہ فرمایا۔ ۱۔ مفتاح۔ عالمِ امر۔ عالمِ غیب کی کنجیاں
۲۔ مقالید۔ عالمِ خلق کی کنجیاں "مفاتیح اور مقالید دونوں جمع کے صیغے ہیں جو کثرتِ خزائن پر دال ہیں"

○ مِفتاح کا پہلا حرف مَ اور آخری حَ اور مقالید کا پہلا حرف مَ اور آخری دَ یہ بنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ سبحانہٗ تمام کائنات کو نیستی سے ہستی میں، عدم سے وجود میں لایا اور اللہ سبحانہٗ نے اپنی ذاتِ پاک کا ظہور بھی اسی نام محمد "ﷺ" سے فرمایا۔ تو پھر روح و جسد سے انسان جو عالمِ امر، عالمِ خلق کا جامع ہے معرضِ وجود میں آیا جو لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا تھا۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی عملی تفسیر اور تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کی صفات سے کماحقہٗ متصف اور مزین اور اُمت مسلمہ کے لیئے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ عله کامل مکمل نمونہ ہیں سے

مدینہ میں مدینہ والے رُوئے تاباں دیکھ لیتے ہیں
جو ہیں صاحبِ نظر وہ قرآں میں قرآں دیکھ لیتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

○ مندرجہ بالا نصِ قطعی، آیاتِ کریمہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نور" ہیں اور اس نور کی تخلیق اُس وقت ہوئی جب کہ کائناتِ عالم کی کوئی شئ پیدا نہیں ہوئی تھی۔ جن پر اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (سورۃ الانعام ۱۶۴) دلیل کافی، وافی اور شافی ہے۔

آدم بر سرِ مقصد: فرمایا۔ اے سیدنا جابر رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ بے شک اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے ہر شئے سے پہلے۔ یعنی ارادہ امرِ کُن کے ظہورات عله۲ سے بھی بہت پہلے

عرش سے پہلے فرش سے پہلے، جنت سے پہلے دوزخ سے پہلے، شمس سے پہلے قمر سے پہلے
ذرہ سے پہلے پہاڑ سے پہلے، زمین سے پہلے زمان سے پہلے، قطرہ سے پہلے دریا سے پہلے
لوح سے پہلے قلم سے پہلے، خاک سے پہلے آب سے پہلے، آگ سے پہلے باد سے پہلے

غرضیکہ امرِ کُن سے تخلیق کی ہر شئ سے پہلے نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِہٖ تیرے نبی کے نور کو اپنے نور کی تجلی سے پیدا فرما دیا۔ "کَمَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ"

① یاد رہے۔ مادہ پہلے ہوتا ہے تو چیز بنتی ہے۔ لوہا ہو تو تلوار بنتی ہے۔ لکڑی ہو تو میز بنتا ہے اور اینٹ ہو تو مکان بنتا ہے۔ اگر پہلے مادہ ہی نہ ہو تو چیز کیسے بن سکتی ہے۔ آگ پانی، ہوا، مٹی سے انسان بنتا ہے۔

② اُس وقت اربعہ عناصر تھے کہاں؟ جس سے حضور بنتے۔ حضور اُس سے بنے جو حضور سے پہلے تھا۔ حضور سے پہلے نورِ اِلٰہ تھا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور نورِ اِلٰہ سے بنے اور ساری کائنات نورِ مصطفیٰ سے "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" ط سے

۴

عله پ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۲۱ بے شک تمہارے لیئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔
عله۲ عالمِ ملکوت، عالمِ جبروت، عالمِ ناسوت، عالمِ لاہوت، غرضیکہ ہفت اقلیم کے اٹھارہ ہزار عالم معہ چودہ طبق وغیرہ وغیرہ ط

باغِ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نُور کا   مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا
وضعِ واضع میں تیری صُورت ہے معنیٰ نُور کا   یُوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نُور کا

حدیثِ پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبدُاللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولُہ عنہما ط

☆ ربِّ کریم نے اُس نُور کو چار حصّوں میں تقسیم فرمایا پہلے سے قلم دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصّے کئے اور پہلے سے ملٰئکہ حاملینِ عرش۔ دوسرے سے کُرسی اور تیسرے سے فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصّے کئے۔ پہلے سے مُؤمنین کی آنکھوں کا نُور اور دوسرے سے مومنوں کے دِلوں کا نُور پیدا کیا جو معرفتِ الٰہی ہے تیسرے سے دین کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نُور پیدا کیا اور چوتھے سے نورِ ایمان۔ نورِ عرفان اور نورِ ایقان پیدا فرمایا۔ "زرقانی ج۱ صفحہ۴۶"

☆ لہٰذا دلائلِ قطعیّہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہُوا کہ نُور ذاتِ محمّدی علیٰ مصدرہا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ نورِ الٰہ کا مظہر بایں معنی ہے نہ کہ مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ "جُز" تمام کائنات پر تَو ہے نُورِ ذاتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فرع۔ اصل اور مقصودِ کائنات آپ کا نُور ہے ؎

بیا! تا در مدینہ نورِ احمد   ببینی از در و دیوار لامع
جمالِ مصطفٰے بے پردہ بینی   چہ خورشیدے کہ بے ابراست طالع
بیا! اے کور چشم تیرہ باطن   بہ بین ہر گوشہ صد برہان ساطع
نجومِ اِھتدیٰ آنجا فروزاں   شموسِ اصطفٰے آنجا طوالع

حدیثِ پاک : بروائیت سیدنا ابُوہریرۃ رضی اللہ ورسولُہ عنہ ط

☆ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم "سَئَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ کَمْ عُمْرُکَ مِنَ السِّنِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَسْتُ اَعْلَمُ غَیْرَ اَنَّہٗ فِی الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَجْمٌ یَّطْلَعُ فِیْ کُلِّ سَبْعِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ مَّرَّۃً

بیشک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پُوچھا تمہاری عُمر کتنی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے آقا میں نہیں جانتا کہ میری عُمر کتنی ہے۔ ہاں یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حجابِ رابع عرش پر ایک نُوری ستارہ ستّر ہزار سال بعد طلوع

رَأَیْتُہٗ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَرَّۃٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "یَا جِبْرِیْلُ وَعِزَّۃِ رَبِّیْ اَنَا ذٰلِكَ الْكَوْكَبُ اَیْ ذٰلِكَ النَّجْمُ" ؂ "رواہ البخاری فی تاریخہٖ"

ہوتا تھا ۔ جس کو میں نے ستّر ہزار مرتبہ دیکھا ہے ۔ فرمایا رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے رب کی عزّت و عظمت کی قسم اے جبریل علیہ السلام وُہ نوری تارہ میں تھا ؂

یہ سُن کے مُصطفےٰ نے کہا جان سکو گے
اے جبریل وُہ تارا اگر دیکھا تو پہچان سکو گے
یہ کہہ کر سرکار نے عمّامہ جو سر سے ہٹایا
پیشانیٔ مصطفےٰ پہ وہ چمکتا تارا نظر آیا

☆ علمِ جبرائیلی علیہ السلام کے مُطابق ، نورِ مجسّم شفیعِ مُعظّم فخرِ آدم احمدِ مجتبےٰ محمدِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی تخلیق ستّر ہزار در ستّر ہزار سال پہلے فرما دی گئی تھی "چار ارب ۹۰ نوّے کروڑ سال" اور یہ متناہی ہے ۔ وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِالصَّوَابِ ؂

○ تمام کائنات سے کروڑوں ، اربوں سال پہلے نورِ ذاتِ محمّدی ، نورِ نبوّت کی تخلیق ہو چکی تھی اُس وقت سے ربِّ کریم اپنے نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں "دُرود شریف" نازل فرما رہا ہے ۔ اتنا رحمتوں کا نزول کیا کہ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن بنا دیا ۔ اُس نور نے سب سے پہلے نبوّت کا لباس زیبِ تن کیا اور رحمت کا حُلّہ اوڑھا ۔ وُہ نورِ محمّدی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن لباس میں ملبوس ، ربِّ کریم کی رحمتِ مجسّمہ بن کر دُنیا میں مبعوث ہُوا ۔

احادیثِ قدسیّہ : اللہ کا کلام بزبانِ رسالت عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم ؂

☆ كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ؂

فرمایا میں مخفی خزانہ تھا مجھے محبت آئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا ۔

☆ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ لَاَظْہَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ ؂

اگر آپ نہ ہوتے تو اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا ۔

؂ فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام ستّر ہزار سال میں قیام کرتا اور ستّر ہزار سال سجدہ ۔ قیام میں مجھے تم دیکھتے لیکن جب سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا ۔ جبرائیل علیہ السلام کا بھی سجدہ ہزار سال اور دوسرا بھی ہزار سال کا تھا پہلا سجدہ عبُودیّت اور دوسرا سجدہ قبُولیّت کا ۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ؂

یہ احادیثِ مُبارکہ طرقِ مُتعددہ اور اسانید مختلفہ سے روائیت کی گئیں ہیں۔

○ یہ وحیِ خفی اور وحیِ غیر متلو کے زمرہ میں ہے فرمایا ربُّ العزت نے میں توحید کا مخفی خزانہ تھا۔ اَحَدٌ تھا صَمَدٌ تھا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ تھا اور اپنی ذات و صفات میں وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ تھا (سورۃ اخلاص ۴)۔ میں نے چاہا۔ پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ بایں معنیٰ کہ میرے بحرِ توحید سے ایک محبت فاجبت کی لہر اُبھری تو میں نے تجلّیِ محبت سے اپنا محبوب بنالیا ؎

ہے اُنہیں کے دمِ قدم سے باغِ عالم میں بہار — وُہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالم نہیں
غنچے مَا اَوْحٰی کے جو چٹکے دَنٰی کے باغ میں — بلبلِ سدرہ بھی اُس کی بُو سے محرم نہیں

حدیثِ پاک: بروائیت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نُّوْرِیْ ؎ | فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ کے نور سے اور تمام مومن میرے نور سے ہیں۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گُل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے صلی اللہ علیہ وسلم

☆ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا مَظہر نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور نورِ ایمان وعرفان اُس کی تجلیاں ہیں۔ یعنی ساری تخلیقاتِ الٰہیہ میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے ہیں۔

خلاصۂ آیتِ کریمہ: بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے نوری فرشتے تب سے اب تک بغیر قیدِ زمان و مکان (ازمان و مکان) صبحِ ازل سے شامِ ابد تک ہمیشہ در ہمیشہ، ہمہ وقت درود شریف بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ تم بھی اے ایمان والو! میرے محبوبِ پاک شاہِ لولاک نبی الانبیاء، سیّد الانبیاء، امام الانبیاء احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمہ وقت درود شریف پڑھا کرو۔ نوری[۲] ہو جاؤ گے۔

؎ من دُرّے بُودم نہاں در قعرِ بحرِ لم یَزَلْ — عشق غوّاصانہ ام آورد بیرون زاں محل

ترجمہ۔ میری رُوح تجلّیِ صفات کے بحرِ لم یزلی میں مخفی تھی۔ اللہ نے چاہا تو عشق غوطہ خور ہو کر ہمیں اس مقام سے باہر نکال لایا۔ اِسی عشق کی منزل کی جستجو میں اس عالمِ شہود میں آکر جنگل و بیابان میں پھر رہے ہیں۔" سرکار غریب نواز چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ ؎

نمبر ۲ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۰

حدیث الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام ط

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ط | میری اُمت کے عُلماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔

کَ حرف تشبیہ ہے اور یہ تشبیہ تبلیغ احکامِ الٰہیہ اور ترسیل شریعتِ مُطہرہ میں ہے یا جتنی تکلیفات شاقہ انبیاء نے برداشت کیں ایسی ہی عُلماءِ اُمت اُٹھائیں گے اور ضمناً اشارہ فرما دیا کہ پہلے رسُولوں کے دین کی تبلیغ کے لیئے انبیاء مبعوث ہوتے رہے چونکہ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ"، آخر زمان نبی "ہیں بدیں وجہ اس دینِ حقّہ کی تبلیغ کا منصب عُلماءِ حق کو سونپا گیا (العلماء ورثۃ الانبیاء ط)۔ جن کا تعلق قلبی رابطہ اور نسبت حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے پختہ ہے۔ یہ نسبت مُرشدِ کامل۔ اکمل۔ مُکمّل کی نگاہ اور دُرود شریف کی کثرت سے ملتی ہے۔ یہ ہیں وُہ لوگ جن کی محبت، جنّت کی کُنجی ہے حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ط اس حدیث

بقیہ حاشیہ

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط بلاتمثیل وبلاتشبیہ نُور، لفرمانِ رحمان واجبُ الاذعان قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ "حضور نُور صلی اللہ علیہ وسلم اور وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗ قرآن نُور" بارشادِ حدیث مظہرِ نُورِ کبریا تاجدارِ لَوْلَاکَ لَمَا صلی اللہ علیہ وسلم "روزِ شمار ہر نبی کو دو دو نُور ملیں گے اور میرے ہر مُوئے تن سے نُور کا فوارہ جاری ہوگا"۔ میری نگاہ کے پروردہ " دُرود خوانِ اُمتی " نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَبِاَیْمَانِہِمْ ط کے سامنے اور دائیں طرف نُور دوڑے گا۔ مزید برآں اُن کا ہر اعضائے وُضو نُور سے مُنور ہوگا اور دُرود شریف کا نُور اُن کو ہر چھ جہتوں چھ سمتوں چھ طرفوں آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں بائیں سے گھیرے ہُوئے ہوگا اور ہر مقام میزان پُلصراط پر دُعائے نُور رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا پڑھتے ہُوئے اور نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نُوری شفاعت سے سیدھے جنّتُ الفردوس میں داخل ہوں گے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِلُطْفِکَ یَا لَطِیْفُ ط

☆ نُورِ قُرآن۔ نُورِ ایمان، نُورِ عرفان، نُورِ اذعان، نُورِ ایقان، نُورِ فراست، نُورِ ولایت، نُورِ شریعت، نُورِ طریقت، نُورِ حقیقت، نُورِ معرفت کے حصُول کا ذریعہ دُرود شریف ہے اور یہ سب نُور ماہِ عرب مہرِ عجم نُورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کی ایک خفیف سی جھلک ہیں۔ " دُعائے نُور " تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار صفحہ ۵۶ پر ملاحظہ ہو۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُ لَنَا بِھَا قُلُوْبَنَا نُوْرًا وَّصُدُوْرَنَا نُوْرًا وَّعُیُوْنَنَا نُوْرًا وَّشِفَاھَنَا نُوْرًا وَّاَجْسَادَنَا نُوْرًا وَّاَرْوَاحَنَا نُوْرًا وَّقُبُوْرَنَا نُوْرًا ط اٰمِیْن یَا نُوْرَ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ط از محمد عنایت اللہ نوری

صَلُّوْا عَلَی النُّوْرِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً اَلْفَ صَلٰوۃٍ مَّعَ السَّلَامِ وَزِیْدٗ

پاک کے مصداق نہ مولویانِ زرّاق ہیں اور نہ پیرانِ رقّاص اور نہ علماءِ سُوء بلکہ وُہ علماءِ حق ہیں۔ جن کا ظاہر شریعتِ مطہّرہ سے آراستہ اور باطن انوارِ طریقت[علہ] سے پیراستہ ہو۔ دربارِ اکبری کے نورتن نہ ہوں۔ بارگاہِ محمدّی عَلَیْہِ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّ اَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ کے مجدّدی دُرویش اور سرہندی دُرویش بنیں۔ جن کے آستانہ کی خاک رُوبی بادشاہوں کے دربار کی تخت نشینی سے افضل ہے۔ فَتَدَبَّر ط

(قال حال کے باکمال)

علہ یہ ہستیاں علماءِ کرام، مشائخِ عظام علم وعمل، قول وفعل، قال وحال فقہ وفقر میں شریعت وطریقت کی جامع ہیں امامِ اعظم ابُو حنیفہ اور سلطانُ العارفین بایزید بُسطامی قَدَّسَ سِرُّھُمَا الْاَقْدَس دونوں سیدنا امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ آبائہ الصّلوٰۃ والسّلام کی ایک ہی نظر اور ایک ہی فکر سے صُحبت یافتہ اور فیض یافتہ ہیں لیکن اللہ عزّ اِسْمُہٗ نے امامِ ہمام کو شریعت میں قالِ رسُولُ اللہ ”ﷺ“ کیلئے چُن لیا اور سُلطانُ العارفین کو طریقت میں حالِ مُصطفےٰ ”ﷺ“ کے لیئے منتخب فرما لیا۔ حالانکہ یہ دونوں ہستیاں بہر پہلُو شریعت وطریقت میں کامل تھیں۔ آئمۂ محدّثین امام بُخاری، امام مُسلم بَرَّدَ اللہُ تُرْبَتَہٗ نے اخبار وآثار سے قالِ رسولُ اللہ ”ﷺ“ کو ضخیم دفتروں میں جمع کیا۔ جن سے آئمۂ مُجتہدین نے فقہی مسائل استنباط کیئے اور فقر کے امام حسن بصری، امامِ ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی علیہما الرّحمۃ نے اسرار وانوارِ رسُولُ اللہ ”ﷺ“ سے اپنے سینوں کو منوّر کیا اور پھر نگاہ سے چراغ پر چراغ روشن کر دیئے۔ مقصد یہ کہ اُدھر رسُولُ اللہ ”ﷺ“ کا قال ایک سینے سے دوسرے سینے میں منتقل ہوتا رہا اور اِدھر رسُولُ اللہ ”ﷺ“ کا حال ایک سینے سے دوسرے سینے کو طُورِ سینا بناتا رہا۔

سُنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز — شریعت وُضو ہے طریقت نماز

شریعت درِ محفلِ مُصطفےٰ — طریقت عرُوجِ دلِ مُصطفےٰ

شریعت میں ہے قیل وقالِ حبیب — طریقت میں ہے حُسن وجمالِ حبیب

”اکبر الٰہ آبادی“

قُرآن کا فیض ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (سورۃ البقرۃ ۲) ان نفوسِ قُدسیہ سے اُمّت تک پہنچا کر اُن کی تبلیغ پند وعظ اور ترسیلِ نگاہ ونظر سے اُمّتی۔ مؤمنین صالحین، صادقین، مُتّقین، محُسنین بن گئے یہ تبلیغ عین منشاءِ ربّانی کے مطابق تھی کہ پہلے پیغام بر پھر پیغام۔ پہلے طبیب پھر نُسخہ۔ پہلے ہادِی پھر ہدائت اگر ہادِی ”ﷺ“ سے بے نیاز ہو کر اور اُن نفوسِ قُدسیّہ سے صرفِ نظر کر کے محض اُصول ومسائل سے راہ چاہیں تو مقصدِ بندگی اور ہدائتِ ایصال اِلی المطلُوب نہیں پاسکتے۔ بزمِ رسُولُ اللہ ”ﷺ“ کا صُحبت یافتہ ”صحابی“، اور دربارِ رسُول ”ﷺ“ کا ہر حاضر مُفسّر بھی ہے۔ محدّث اور فقیہ بھی۔ مُراد بھی ہے اور مُرید بھی۔ مُبلّغ اور مجاہد بھی ہے۔ یہ ہیں علماءِ اُمّت جو اس حدیثِ پاک کے مصداق بنے۔ جن کی دوات کی سیاہی روزِ قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔ اے کریم جَلَّ سُلْطَانُہٗ! علماءِ حقّ کی اس سیاہی کی عزّت کے طفیل اِس رُوسیاہ کی سیاہی کو نُور اور سُرخروئی کا باعث بنانا۔ آمین یا نُور یا نُورَ النُّور ط ۱۲ منہ غَفَرَلَہُ الغفُور ط

☆ اَلشیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ایک روایت نقل فرماتے ہیں

○ جب شبِ معراج میرا براق وادی طورِ سینا سے گزرا ـــــــ تو فرمایا۔

☆ ایک روایت الرسول میں ارشاد فرمایا "رَأَیْتُ مُوْسٰی" رواہ البیہقی "نیز فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰی وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ط	فرمایا میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا تو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں لے

☆ احادیثِ مبارکہ اس ایک معنیٰ کو واضح کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم وسلامہ اپنی اپنی قبور میں عالمِ برزخ کی زندگی کے ساتھ ساتھ حیاتِ دنیوی سے بھی حیات ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔

○ سیدُ الانبیآء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی شان بہت ارفع ہے آپ کے مرقدِ منورہ میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ ورسولہ عنہن حاضرِ بارگاہ ہو کر زیارت سے مستفیض ہوتی ہیں اور آپ جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف لے جاتے ہیں جو

بقیہ حاشیہ

☆ دُنیا کے مال کے خزانے زمین اُگلتی ہے جو میراثِ فاروقی ہے۔ رحمتیں برکتیں آسمانوں سے نازل ہوتی ہیں آسمان ان خزانوں کا مرکز ہے اور دینِ اسلام سینۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوٹتا ہے۔ سرکارِ مدینہ کا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کی شان الاسینہ فیض گنجینہ دین کا منبع ہے۔ زبانِ دُرفشاں وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ترجمانِ دینِ اسلام ہے اور اُس پر رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کی مُہرِ رضا ہے شکرِ الٰہ اور ذکرِ مصطفےٰ درود شریف سے سرشار علماء کرام، اولیاءِ عظام کے نگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کے چشمے بنے۔ یہی نگاہ کے پروردہ علومِ نبوت کے وارث ہیں ۔ ؎

دین مجو اندر کتب اے بے خبر ۔۔۔ علم و حکمت از کتب دین از نظر

☆ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ط اس بات کی واضح دلیل ہے اگرچہ ظاہراً یہ روایت نماز کے متعلق ہے لیکن یہ توجیہہ بھی درجۂ صحت تک ہے اگرچہ تاویلِ بعیدہ ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر تعظیماً حضور صاحب المعراج صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہے تھے۔ مؤلف" وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ۔

☆ جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ط علامہ شمس الدین سخاوی علیہ رحمۃ الباری نے اپنی تصنیفِ لطیف، تالیف منیف "قَوْلُ الْبَدِیْعِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ" میں اس حدیث پاک کی ایک توجیہہ یہ بھی بیان کی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز درود شریف میں ہے وہ درود شریف جو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور مؤمنین مجھ پر بھیجتے ہیں۔ ۱۲ منہ "رواہ النسائی شریف"

احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے۔

○ اس سے قبل بھی مدینہ طیبہ ہجرت گاہ محبوب کردگار کے تذکرے انبیاء کرتے رہے ہیں۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا لشکر جب مدینۃ الرسول سے گزرا تو فرمایا۔

هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَةِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ طُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ۔ تفسیر مظہری	یہ آخر زمان نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ مبارک ہے وہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ شب معراج شریف آپ کا براق محترم جب سرزمین حجاز مدینہ منورہ زادہا اللہ تنویرًا پہنچا تو سیدنا روح الامین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتریے اور یہاں نماز نفل ادا فرمائیے کیونکہ یہ مبارک مقام آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہوگا۔

معراج النبی میں درود شریف :- برکۃ النبی فی الہند عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے ہنوز ستر ہزار نورانی حجاب ایسے تھے کہ ایک حجاب دوسرے حجاب کے ہم مثل نہ تھا۔ ہر حجاب کی تہہ کا سفر پانچ سو سال کا تھا ابھی ان کا طے کرنا باقی تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی امداد و اعانت سے قطع کیا اس وقت خاص قسم کی حیرت، دہشت اور جلالت و عظمت پیش آئی منادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہم آوازی میں ندا دی قِفْ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ (درود شریف) آپ متفکر ہوئے کہ یہ آواز کہاں سے آئی۔ آپ کو اس آواز سے انس حاصل ہوا اور گھبراہٹ سے باہر آئے جو درپیش تھی پھر حق تعالیٰ نے ندا دی اُدْنُ مِنِّيْ يَا اَحْمَدُ پھر میرے رب عزاسمہٗ نے مجھ سے اتنا قرب فرمایا کہ میں اتنا قریب ہوگیا۔ اِنَّ رَبَّكَ يَشْتَاقُ اِلَيْكَ کا ظہور وحی الٰہی سے ان الفاظ میں ہوا۔

قرآن پاک پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۸ - ۹

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ	پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

○ پھر میرے رب کریم نے مجھ سے دریافت کیا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے

ـــ بزمانہ ۶۱۰ ق م کا واقعہ ہے۔

سکتا اِس وقت ربِ کریم نے اپنا دستِ کرم "مَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ" میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف وحد رکھایا۔
"جیسا اس کی شان کے لائق"

☆ حدیثُ الحبیب میں بایں الفاظ مبارک ارشاد فرمایا۔ "رواہ البیہقی"

فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثُدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّعَرَفْتُ ط	پس رکھا اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان اور میں نے اُس کی ٹھنڈک سینہ میں پائی اور تمام اشیاء مجھ پر روشن ہوگئیں اور میں نے پہچان لیا۔

☆ ایک روائیت میں فرمایا۔ "رواہ البیہقی"

عَرَفْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط	پہچانا میں نے ہر اُس کو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں

☆ اور ایک روائیت میں ارشاد ہُوا۔ "رواہ البیہقی"

فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ ط	پس جان لیا میں نے مشرقین اور مغربین کے درمیان ہر چیز کو۔

○ اُس کی ٹھنڈک کو میں نے اپنے سینہ فیض گنجینہ میں محسوس کیا اُس وقت مجھے اللہ سبحانہٗ نے تمام علوم اوّلین و آخرین عطا فرما دیئے اور میں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔

○ اور فرمایا کہ پھر عرش سے ایک قطرہ میرے قریب آیا اور وہ میری زبان پر گرا میں نے اُس چیز کو چکھا اُس سے زیادہ شیریں نہ چکھا ہوگا۔ اور مجھے اوّلین و آخرین کی خبریں حاصل ہوئیں اور میرا دل روشن ہوگیا اور عرش کے نور نے میری آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔ اِس وقت میں نے تمام چیزوں کو دل سے دیکھا "عَرَفْتُ" اور اپنے پسِ پُشت "پیچھے" سے بھی دیکھنے لگا۔ جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کَمَا هِيَ ط

حدیثِ پاک :- بروائیت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ "مدارج النبوّت"

اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ	بے شک میرے لئے دُنیا اُٹھالی گئی تو میں نے

؎ قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک میں جہاں اللہ تعالیٰ کی نسبت سے لفظ نفس آنکھ کان اور ہاتھ کا ذکر آیا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔ علماءِ محققین نے ان کی تعبیر مَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ سے کی ہے اور اُن کو متشابہات سے شمار کیا ہے۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ بِحَقِيْقَتِهٖ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۲ منہ

اَلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ ط

تمام دُنیا کو اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسے اپنی اِس ہتھیلی کو۔

حریمِ قدس میں دُرود شریف:۔ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر پہنچے تو حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے پُوچھا محبوب ﷺ "میرے لئے کیا تحفہ لائے تو عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ تو جواب میں حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو آپ ﷺ نے جواباً کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیْنَ اور پھر تشہُّد فرمایا۔ آپ نے اپنی اُمّتِ مرحُومہ یعنی ہم نیازمندوں کو حریمِ قُدس میں بھی نہیں بھُلایا۔ معبُودِ حقیقی نے اپنے محبُوبِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ کو صلٰوۃ وسلام کے تحفے عطا فرماتے اور یہ ہے حقیقتِ صلٰوۃ وسلام سے

اِدھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں اُدھر سے اِنعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گُندھ کر گلُوئے پُرنور میں پڑے تھے

☆ سیّد غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سُوال کے جواب میں فرمایا۔

① اور جب خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ عَلَیْهِ التَّحِیَّةُ وَالثَّنَاءُ شبِ معراج کو مدارج ومقامات طے کرتے ہوئے قُربت تک پہنچے تو ندا آئی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ پس اس ساغر کو حضرت رسالت پناہ نے دو بخش فرمایا ایک حصّہ خود نوش جان اور دوسرا حصّہ بندگانِ خاص صالحین کو عنایت فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیْنَ حسرت تو یہ ہے کہ بندگانِ صالحین کو تو اُن کی صالحیت کافی تھی وہاں ہم تشنہ لباں، بادیۂ معصیت کو یاد کیوں نہ فرمایا۔ کہ مُستحقِ کرامت گُناہ گارانند"

② لیکن میں نے کہا کہ حضرت خیرُ الورٰی ﷺ نے تو گناہگاروں کو صالحین سے بھی پہلے دورِ ساغر میں اپنے ساتھ کمال شفقت سے شریک فرمایا ہے چنانچہ عَلَیْنَا میں ضمیر جمع متکلم اس پر شاہد ہے کہ صالحین کو بعد واوٗ عطف سے ذکر کیا ہے اور علیہوں کو اپنے ساتھ رکھا ہے بھلا اِس سے زیادہ اور عنایت کیا ہوسکتی ہے۔ "تذکرۂ غوثیہ"

سے مصرعِ اوّل " نصیب ما بہشت است اے خدا شناس برو "

○ نماز خاصُ الخاص اَللّٰہ تبارکَ وَ تعالٰی کی ہی عبادت ہے۔ اُس کا قیام، رکوع، سجود اور اِس میں تسبیح وتہلیل فَاعۡبُدِ اللّٰہَ کا فرمان اَور مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ کی شان میں۔ عبد "بندہ" عبادت سے بنتا ہے۔ بغیر عبادت بندہ نہیں، گندہ ہے۔

☆ ایک روائیت الحدیث میں ارشاد فرمایا۔

اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ط "حدیثِ جبرائیلی، صحیح البخاری"	یہ کہ عبادت کرو اللّٰہ کی گویا اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بس یہ خیال کرو کہ وُہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

③ پہلا مقام اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ والی نسبت کہاں یہ تو مقامِ خواص ہے اور دوسرا رتبہ خود سرکارِ انبیاء "ﷺ" نے ہم سے اُتار دیا اور فرمایا وَاِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ تَرَاہُ اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم نماز میں فَاِنَّہٗ یَرَاکَ والی ہی کیفیاتؑ اور احوال نصیب ہوں تو غنیمت ہیں ؎ "تذکرۂ غوثیہ"

کبھی حیرت کبھی مستی کبھی آہِ سحرگاہی — بدلتا ہے ہزاراں رنگ میرا دردِ مہجوری

قرآن پاک پ۳۰ سورۃُ الانشراح آئیتِ کریمہ ۴

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ۝	اور ہم نے تمہارے لیئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

○ اِسی آئیتِ کریمہ کے تحت وَاِذَا ذُکِرۡتَ ذُکِرۡتَ مَعِیۡ "حدیث قدسی" محبوب تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ معیت دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر روشن ہُوئی اور ہر مقام میں مومن کلمہ طیبہ میں، مؤذن آذان میں خطیب خطبۂ جمعہ، عیدین میں اور نمازی نماز میں ذکرِ الٰہ کے ساتھ ذکرِ مصطفٰے "ﷺ" بلند کر رہا ہے ؎

وُہ کہ اس در کا ہُوا خلقِ خدا اس کی ہُوئی — وُہ کہ اس در سے پھرا اللّٰہ اس سے پھر گیا
مؤمن ان کا کیا ہُوا اللّٰہ اس کا ہو گیا — کافر ان سے کیا پھرا اللّٰہ ہی سے پھر گیا

عـلـه پ۲۳ سورۃُ الزمر آئیتِ کریمہ ۲ تو اللّٰہ کو پوجو نرے خاص اُس کے بندے ہو کر۔

عـلـه نگاہ کماں اَیُّکُمۡ مِثۡلِیۡ اُصَلِّیۡ کے حسن پر اور قلب اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ کے جلووں میں گُم ہو تو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور یہ نماز معراج بنتی ہے کیا شانِ محبوب ہے خاص بارگاہِ اُلوہیت میں۔ سُبحان اللّٰہ ۱۲ منہٗ غفرلہٗ (رواہ امام بخاری)

ـہ اسلام، ایمان اور احسان کا مقام، پہلی حالت مشاہدہ دوسری مراقبہ۔

ٹھوکریں کھاتے پھروگے اُن کے در پر پڑ رہو ‎ ‎ ‎ قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے آپ کا ذکر دُنیا و آخرت میں بلند کیا کا یہ مطلب ہے کہ محبوب کے ذکر کو اپنے ذکر کی معیّت عطا فرمائی۔

قرآنِ پاک: پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۶۲ ، پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۴۰

۱ : اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○	بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وُہ مجھے اب راہ دیتا ہے۔
۲ : اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج	بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

○ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ذکر پہلے کیا اور بعدہ ربّ عزّ اسمہ کا ذکر کیا اور نبیِّ پاک "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے اللہ سبحانہٗ کا ذکر پہلے اور بعدہٗ اپنا ذکر کیا۔ حکمت یہ کہ یہ معیّت دائمی ازلی ابدی ہے جس کا انفکاک کسی وقت نہیں۔ نیز موسیٰ علیہ السلام نے معیّت کا ذکر خود کیا اور نبی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی معیّت کا ذکر اللہ سبحانہٗ نے فرمایا۔" اہلِ ذوق اس مقامِ معیّت کو جانیں مرتّب"

ایں معیّت مے نگنجد در بیان ‎ ‎ ‎ نے زماں دارد خبر زو نے مکان

قرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۃ الضحٰی آیت کریمہ ۱ تا ۴

وَالضُّحٰی ○ لا وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ○ لا مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ○ ط وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ○ ط	چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

شانِ نزول : ایک مرتبہ اتفاقاً چند روز وحی نہ آئی تو کفّار نے بطورِ طعن کہا کہ محمد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کو ربّ عزّ اسمہ نے چھوڑ دیا ہے۔ کفّار کی یہ بات آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے دلِ نازک پر گراں گزری تو ربِّ قدّوس نے فرمایا۔ وَالضُّحٰی قسم ہے، نورِ جمالِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی۔ وَالَّیْلِ اور قسم ہے گیسوئے عنبرین مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ تمہیں تمہارے ربّ عزّ اسمہ نے چھوڑا نہ علیحدہ ہُوا۔ محبوب "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تمہارے لئے پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی۔ "وَالسَّاعَةُ الْاُخْرٰی خَیْرٌ لَّكَ مِنَ السَّاعَةِ الْاُوْلٰی ط"

(۱) مفسّرین کرام نے دو معنیٰ بیان فرمائے پہلا معنیٰ آنے والے احوال تمہارے لئے

گزشتہ سے بہتر ہیں۔ گویا حق تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ روز بروز آپ کے درجات بلند فرماتا رہے گا۔ اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(۲) دوسرا معنیٰ یہ کہ آخرت دُنیا سے بہتر ہے وہاں آپ کے لئے مقامِ محمود، حوضِ مورُود اور تاجِ شفاعتِ کبریٰ ہے۔ نیز اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ کا ایک (حدیث قدسی شریف) مفہوم یہ ہے محبوب تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر قبول نہیں ہے۔

(۳) کفار نے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا (سورۃ رعد ۴۳) تو اللہ کریم نے جواباً فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (سورۃ الفتح ۲۹) صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ طیبہ نماز آذان میں اپنے محبوب کو معیّت عطا فرمائی۔ سُبْحَانَ اللّٰہ خداوند قدّوس کا اندازِ توصیف ؎

نورِ الٰہ کیا ہے محبت حبیب کی — جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے

ازالۂ وہم:۔ "نماز کے تشہد میں ادباً بیٹھ کر محبت ادب اور تعظیم سے سلام عرض کرنا" مقصودِ الثقلین حضورِ سیّد الکونین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا خیال مبارک[۱] اور تصورِ تعظیم کے ساتھ آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ نماز تو آپ کے ذکرِ پاک کے بغیر ہوتی ہی نہیں اس لئے التحیات میں حضور سے خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ[۲] سے اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کے تحفے نذرانے اور ہدیے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب حریمِ قدس میں ربِّ کریم کی بارگاہ میں ہوں اور آپ سے کلام بھی ہو اور سلام بھی، تو پھر اُمّتی کو پوری عظمت کے ساتھ خیال نہ آئے۔ اور تصوّر نہ جمے۔ فافہم

☆ اَشعۃُ اللّمعات شرح مشکوٰۃ میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ نمازی یہ خیال کرے کہ حضور بارگاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کر رہا ہوں اور

---

[۱] بعض خوارج علمائے سُوء نے اس کے خلاف لکھا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْھَفْوَاتِ اُنہوں نے اپنی دینِ باطل کی سیاہی سے کاغذ کو سیاہ کیا اور خود بھی رُوسیاہ ہوگئے اور مر کر مٹی میں مل گئے۔

[۲] بارگاہِ الوہیت میں تحیات صلوات طیبات کے تحفے اور مقامِ دَنَا فَتَدَلّٰی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں سلام پیام ہیں کیفیتِ حالی سے نمازِ مومن کی معراج بنی۔ کروڑہا اُمّتی خیرُ القرون علی الاطلاق قرنِ نبوی سے تاہنوز متواتر علی الاستمرار مسلسل بالاستقلال بغیر کسی ادنیٰ تامل و تردد اور بلا شک و شبہ نماز میں لک ضمیر مخاطب سے عقیدہ حاضر ناظر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

آپ بہ نفسِ نفیس اپنے سمعِ مبارک سے سُن رہے ہیں۔ کیونکہ حقیقتِ محمّدیّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کائناتِ عالم کے ذرّہ ذرّہ میں جلوہ گر ہے بلکہ اطاعتِ رسول کا تو یہ عالم ہو کہ حضور کسی کو بلائیں اور وہ فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اُس پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو۔

قرآنِ پاک : پ ۹ سورۃُ الانفال آیتِ کریمہ ۲۴

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ج	اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اُس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

شانِ نزول : سیّدنا سعید بن معلّی رضی اللہ و رسولہٗ عنہ نمازِ فرض ادا کر رہے تھے کہ حضور نے انہیں بلایا تو وہ جلد از جلد نماز مکمل کر کے ذرا تاخیر سے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں جواب دینے میں کیا چیز مانع ہوئی عرض کیا حضور نماز میں تھا تو فرمایا کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ آیتِ پاک نہیں پڑھی عرض کیا آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ "اِجَابَةُ الرَّسُوْلِ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ" کما ذکرہُ الامام فخرالدین رازی فی تفسیرہ الکبیر۔

☆ اِس آیتِ کریمہ کے تحت علّامہ قسطلانی شارحِ بخاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں۔

○ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ اُس نمازی نے کلام کیا تو کس سے کیا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جن کو نماز میں سلام و کلام عرض کرنا واجب ہے اور اگر کسی غیر کو سلام کیا تو نماز ٹوٹ جاتی اور اگر کعبۂ مشرّفہ سے "سینہ" پھیرا تو کس طرف پھیرا۔ آپ کی طرف جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اور اگر چلا تو کدھر، بارگاہِ محبوبیت کی طرف جب کہ ربُّ العزّت "جَآءُوْكَ" سے اپنے بندوں کو اسی درِ اقدس پر بلاتا اور دعوت دیتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

سے سلام عرض کرتے آ رہے ہیں اور خوش قسمت کہ اللہ فینا اکتا لھم بالمشافہ سلام کے جواب سے شرف پاتے ہیں۔ بعض مُشکّکین محجوب علمائِ حاضرہ اپنی ناقص الایمانی ذہنی اختراعی اور باطل استدلالی منطق سے اس سلام کی تنسیخ و ترمیم کے درپے ہیں اور اپنی ناکام مساعی اور تحریف سے اپنے باطن کو مسخ کر کے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (سورۃ الاعراف) بنے "چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"، حالانکہ بامتثال امر اللہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر درود شریف بھیجنا ایسا ہی ہے جیسا آپ کی نبوّت و رسالت کی شہادت دینا۔ ۱۲ منہ حفظہ اللہ وسلّمہ ربّہٗ ط

مسئلہ :- نماز میں کسی کو بلانا۔ پکارنا اور سلام و کلام کرنا منع ہے اِس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ لیکن رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کلام و سلام سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ عین نماز کی اِس مؤدبانہ حالت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے کلام و سلام خطاب کے صیغہ سے واجب ہے کہ مومن حالتِ حضوری میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو حریم کبریاء جَلَّ وَعُلٰی میں دیکھ کر تعظیم بجالاتا ہے تو بانیٔ اِسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حضوری میں سلام عرض کرکے منظوری پاتا ہے بفضلِہٖ تعَالٰی وَبکرمِ حَبِیْبِہِ الاَعْلٰی جَلَّ شَانُہٗ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَافْہَمْ ط

☆ ایک روایت میں ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط	نمازِ مؤمنین کی معراج ہے۔

○ رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی معراج تو یہ ہے کہ آپ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر اَللہ ربُّ العزّت کے دیدار سے مُشرّف ہُوئے اور آپ نے اپنی ظاہری سر کی آنکھوں سے بے حجاب ربِ کریم کا جمال دیکھا اور فرمایا کہ تعلیم اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ تَادِیْبِیْ کے کمالِ اَدب سے رَأَیْتُ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط کا مُشاہدہ عینی عطا ہُوا۔ یعنی معبودِ حقیقی نے اَپنے محبوب حقیقی پر تجلّی فرمائی۔

☆ ایک حدیثُ الحبیب میں ارشاد ہُوا۔

اَتٰنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط	میرا رب سب سے اَحسن تجلّی میں میرے پاس جلوہ گر ہُوا۔

○ اَور آپ نے کمال اَدب سے تجلّیِ ربّ جَلَّ شَانُہٗ کو دیکھا اس شان سے کہ ربِ کریم نے خود اس دیدار کا نقشہ کھینچا۔ اور کتنے واشگاف الفاظ مُبارکہ میں اظہار فرمایا۔

قرآن پاک : پ۲۷ سورۃُ النّجم آیتِ کریمہ ۱۷ – ۱۰

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○	آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی

○ صاحبِ مَازَاغَ الْبَصَرُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے خالق و مالک کو دیکھا ہے۔ جب کہ درمیان کوئی واسطہ نہ تھا۔ اور یہ دیدار آپ کی ذات پاک سے خاص ہے۔

فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ط	وحی فرمائی اَپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

○ ایسی وحی اللہ سُبحانَہٗ اور محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے درمیان اسرار ہیں جن پر آپ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ یا جس کو اُس کے مرتبہ کے مطابق جتنا بتا دیا۔

☆ حِبرُ الاُمّت سیّدنا عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا۔

رَأَیتُ رَبِّیْ بِعَینِیْ وَقَلْبِیْ ط	مَیں نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور دِل سے دیکھا۔
"رواہُ الطبرانی فی الاوسط باسنادٍ صحیح"	"صحیح مُسلم شریف"

○ دل کی آنکھ سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھ سے بھی دیکھا "تفسیر روحُ المعانی تحت سورۃ النجم"[۱]

مُوسیٰ ز ہوش رفت بیک پرتوِ صفات ۔۔۔ تو عینِ ذات مے نگری در تبسّمی ۔۔۔ "شیخ جمالی دہلوی"

☆ جب سیّدنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام پر وادیِ طُورِ سینا میں تجلّی فرمائی تو پہاڑ جل گیا۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش سنبھالا تو کہا قَالَ سُبْحٰنَکَ (سورۃ الاعراف ۱۴۳)۔ اَللہُ اکبر کیا شانِ نبوّت ہے کہ کتنے پیارے موزوں الفاظ سُبْحٰنَکَ سے عین موقعہ کے مُطابق کلمہ عرض کیا۔ "مولانائے رُوم، محمّد جلالُ الدین رُومی رحمۃُ اللہ علیہ نے کتنے بلیغانہ انداز میں فرمایا ہے"[۱]

آنچہ طورش برنتابد اے کیا ۔۔۔ قُدرتش اندر زُجاجے ساخت جا
گُفت مشکوٰۃ زُجاجی جائے نُور ۔۔۔ کہ ہمی درد زنُور آں قاف وطُور
در دِل مومن بگنجد ہمچو ضیف ۔۔۔ نے زچُوں و بے چگُوں و نے زکیف

○ دُنیا میں دیدارِ الٰہی کی تاب کسی میں نہیں اور یہ نعمتِ اعلیٰ فقط، مختص ہے۔ سیّدُ الانبیاء علیہ التحیّۃ والثّناء کے لیے میثاقِ اوّل، روزِ اوّل اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (سورۃ الاعراف ۱۷۲) کے جواب میں سب سے پہلے رُوحِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا۔ بعدہٗ رُوحوں نے یک زبان ہو کر قَالُوْا بَلٰی کہا تو پھر تمام رُوحوں کو دیدارِ جمالِ الٰہی ہُوا اور سجدہ کیا۔

حدیثِ قُدسی "کلامُ اللہ بزبانِ رسُولُ اللہ عزّوجلّ و صلی اللہ علیہ وسلم" ط

مَا وَسِعَنِیْ سَمَآئِیْ وَلَا اَرْضِیْ	مَیں نہ آسمانوں میں سماتا ہُوں اور نہ زمینوں میں

[۱] جس نور کا مُتحمّل کوہِ طُور نہ ہو سکا، حق تعالیٰ کی قُدرت اُس نور کو مومن کے دل میں رکھ دیا۔
۲۔ قُدرتِ حق سے مومن کا قلب اس نور کا محل بن گیا جس نور کی تجلّی سے کوہِ طُور ریزہ ریزہ ہو گیا۔
۳۔ مومن کے دِل میں سما جاتا ہے مثل مہمان وُہ بے چُون، بلا چگُونہ اور وُہ بے کیف۔

وَلٰكِنْ يَسَعُنِيْ فِيْ قَلْبِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ ط	لیکن میں اپنے بندہ مومن کے دل میں جلوہ دکھاتا ہُوں ۔ "موضوعات ملّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

قولِ فیصل : دلائلِ جلیلہ سے واضح ہُوا۔ یہ معراج شریف جسمانی تھا اور دیدارِ الٰہی "رُویت" دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہُوئی یہ مقام دارِ آخرت کی مانند ہے اس سے پہلے تینتیس معراجیں رُوحانی تھیں۔ اللہ سُبحانہٗ کو بصارت کی آنکھ سے دیکھا اور بصیرت کی آنکھ سے بھی دیکھا۔ یعنی مُشاہدۂ عینی وقلبی ہُوا۔

قرآنِ پاک پ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۱۰۴

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○	آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اُس کے احاطہ میں ہیں اور وُہی ہے پُورا باطن، پُورا خبردار۔

○ اِس آیتِ کریمہ میں نفی ادراک ہے رُویت نہیں۔ آنکھیں اس ذاتِ سبحانہٗ کا ادراک نہیں کرسکتیں کہ ادراک احاطہ کو مُستلزم ہے کہ وُہ ہمارے فہم وادراک میں آئے اور آنکھیں اس ذات کا احاطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔

☆ جمہور عُلماءِ عظام اہلِ سُنّت وجماعت کا مسلک ہے کہ صاحبِ مَازَاغَ الْبَصَرُ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بچشمِ سر، جمالِ ذاتِ الٰہی کا مُشاہدہ فرمایا یہ دیدار آپ کے لیئے خاص ہے اور اِس دُنیا کے وَرَاءُ الْوَرَاء میں ہُوا۔ جو دارِ آخرت کی مانند ہے۔

☆ امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا میں حدیث عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْھُمَا کا قائل ہُوں۔ کسی نے آپ سے پُوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے ربّ عزّ وجلّ کو دیکھا تو آپ نے جواباً فرمایا رَاٰہُ، رَاٰہُ، رَاٰہُ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ اتنی مرتبہ فرمایا حتّٰی اِنْقَطَعَ نَفَسُہٗ ط کہ آپ کا سانس ٹوٹ گیا۔ "رُوح المعانی" "کیونکہ دیدارِ الٰہی مُحال نہیں ادراک مُحال ہے۔"

☆ امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی صاحبِ احیاء العُلوم فرماتے ہیں۔

○ سیّدنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو ننانوے ۹۹ مرتبہ خواب

سے امام الائمۃ، قدوۃ اہلِ السنۃ، الصابر علی المحنۃ، ابوعبدُ اللہ احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، وبجاہہم علینا۔

نیند" میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت امامِ اعظم سیدنا نعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ربِّ کریم کو بحالتِ نیند "مُکاشفہ" ننانوے ۹۹ بار دیکھا ہے۔ یہ دیدار فانی آنکھ سے نہیں باقی آنکھ یعنی بَصَر سے نہیں بصیرت سے ہے۔ "شرح فقہ اکبر"

☆ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ ط مومن کا دِل تجلّی گاہِ خُداوندِ قدّوس ہے۔ اِس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اَوْلِیَاء کے مدارج ولائیت کی سیر اِلَی اللّٰہ یہ ولائیت صُغریٰ ہے۔ سیر فی اللّٰہ سیر عَنِ اللّٰہ یہ ولائیت کُبریٰ میں داخل ہیں۔ ولائیتِ عُلیا سے اوپر کمالات نُبوّت ہیں جنت میں مدارج کی ترقّی قلبی احوال و کیفیات سے ہوگی۔ اہلُ اللّٰہ کو بصیرت کی آنکھ سے دُنیا میں دیدارِ الٰہی ثابت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط۔

○ ہماری معراج، نبیِّ کریم ﷺ "تک پہنچنا ہے۔ دُرود شریف کی برکت سے حضُور کا اتنا قُرب حاصل ہو تو ہم اس دُنیا میں بحالتِ خواب "عوام کے لئے" اور بحالتِ بیداری "خواص کے لئے" حضُور ﷺ کا جمالِ مُبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی حکمت کے تحت مومن حالتِ ظاہری نماز میں آپ کی حضُوری سے مُشرّف ہوتا ہے۔ "اَب اگر کوئی اپنی پاکیزہ نفسی اور طہارت قلبی، مَحبّت اور اخلاص کو اس درجہ تک قوی کر لے اور سَلام عرض کرتے وقت اُس کی بصیرت نورِ جمالِ محمّدی ﷺ کو دیکھ لے۔ تو بس یہی معراج ہے مومن کی"۔ حضُور تک پہنچنا اللّٰہ سُبحانَہٗ تک پہنچنا ہے اور حضُور کو دیکھنا اللّٰہ جَلّ شانُہٗ کو دیکھنا ہے ؎

آنکھوں نے اپنے اندر سارا مدینہ سمو لیا — چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی
یہ کیفیت مجھ پہ بارہا گُذر گئی — دیکھا جلوۂ حضُور جہاں تک نظر گئی
مُوسیٰ بیہوش ہو گئے اور طُور جل گیا — نقابِ میم محمّد جو رُخ سے اُلٹ گئی
دوزخ جلا سکے گی بھلا مجھ کو کیا اسد — ہجرِ نبی میں زندگی جل جل کے کٹ گئی

○ حدیثِ قدسی، کلامُ اللّٰہ بزُبانِ رسُولُ اللّٰہ "عزّوجلّ فصلّی اللّٰہ علیہ وسلّم"

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ؎

مجھے اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے اُس میں میرے ساتھ کوئی بھی مُقرّب فرشتہ اور نبی مُرسَل گنجائش نہیں رکھتا۔

○ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی یہ معیت جو کہ ہمہ وقت مُیسّر تھی۔ بعد معراج شریف بھی یہ قُرب اور معیت دائمی اور مقامِ خاص نصیب تھا۔ مَلَکِ مُقرّب اور نبیِ مُرسل کی عدم وُسعت بھی دائمی ہوگی اور یہ مقامِ خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

حدیثِ پاک:۔ رواہ تلمسانی عن سیدنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ ایک بار سیدنا جبرائیل رُوحُ القُدس علیہ السلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاہِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ ط اور فرمایا وَھُوَ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمٌ ۝ [علہ]

○ تو آپ نے نگاہِ رحمت سے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا اے رُوحُ القُدس علیہ السلام! یہ صفات تو میرے ربِ کریم کی ہیں عرض کیا ہاں یا رَسُولَ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" لیکن اس نے حضور کو ان صفاتِ کمالیہ سے مُتّصف فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنیٰ سے

☆ اوّل صلی اللہ علیہ وسلم ، تخلیق نورِ محمدی " صلی اللہ علیہ وسلم " تمام کائنات سے پہلے ہوئی تھی۔

☆ آخر صلی اللہ علیہ وسلم ، بعثت میں تمام انبیاء کے بعد اور خاتم النّبییّن آخر زمان نبی بنایا۔

☆ ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم ، اپنی ذات و صفات کا مظہر بنایا آپکی صفات اظہر من الشمس ہیں۔

☆ باطن صلی اللہ علیہ وسلم ، آپ کی ذاتِ اطہر کو ستّر ہزار پردوں میں مبعوث فرمایا کہ آپ کی حقیقت کو سوائے ربِ قدُّوس کے کسی نے بھی نہ جانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوّل میں بے مثل، آخر میں بے نہایت، ظاہر میں لامع اور باطن میں جامع ہیں " لِلّٰہِ دَرُّ وَنِعْمَ مَنْ قَالَ ط "

" دُرّۃُ الغوّاص لِلامام عارف باللّٰہ عبدالوہاب شعرانی قُدّس سِرّہُ الرّبانی " سے

وہ دانائے سُبل ختم الرُّسل، مولائے کُل جس نے ۔۔۔ غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وُہی اوّل، وُہی آخر ۔۔۔ وُہی قرآں وُہی فُرقاں وُہی یٰسیں وُہی طٰہٰ

علہ خالقِ اکبر نے ناموسِ اکبر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں حاضر ہوکر ان صفات سے سلام عرض کرنے کا حکم دیا حضور کا رب اوّل آخر ظاہر باطن اور اُس کی عطا سے حضور اوّل آخر ظاہر باطن ہوئے۔ حضور کا رب محمود اور حضور محمد عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس بشارتِ عظیمہ پر آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ فِیْ اِسْمِیْ وَصِفَتِیْ ط تو ھُوَ ضمیر کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے اور بعطاءِ الٰہی ہر شئی کے جاننے والے۔ الحمدللہ تعالیٰ

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَاٰخِرِ ظُھُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وُجُوْدُہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط -

۱۴

قرآن پاک : پ ۳۰ سورۃ العلق آیت کریمہ ۱۹

○ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ (آیت سجدہ) | اور سجدہ کرا اور ہم سے قریب ہوجا۔

سجدہ[1] میں مومن رب کے قربِ خاص میں ہوتا ہے اور درود شریف سے قربِ مصطفٰے میں اور جو اللہ ربّ العزت کو سجدہ نہ کرے وُہ جاہل ہے اور جو مصطفٰے پر درود شریف کا انکار کرے وُہ ابُوجہل، اور جس نے ربِّ حکیم کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور تعظیم نہ کی وُہ عزازیل سے شیطان ہُوا اور جو اُس کے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ پر درُود شریف کا انکار کرے وُہ ذرّیتِ شیطان کے زمرہ میں ہو گا۔

☆ بندہ کا اللہ سُبحانہٗ کی بارگاہِ کبریائی میں سجدہ اظہارِ عجز و انکساری اور تذلّل (انتہائے تذلل و بغایت تعظیم) کا نام ہے اور درُود شریف بمُطابق آیتِ کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۃ الم نشرح ۴) اظہارِ عظمت اور رفعتِ شان ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ

غیر اللہ کو سجدہ :- کی دو صُورتیں ہیں۔ اوّلاً کسی کو معبُود قرار دیئے جانے پر یہ سجدہ مُطلقاً کُفر اور شرک ہے اور یہ کسی بھی شریعت میں مشروع نہیں ہُوا ثانیاً صفاتِ الٰہیّہ کے (وضع الجبہۃ علی الارض) مظہر کی بناء پر۔ یہ سجدہ بھی اس شریعتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام میں حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ سابقہ شرائع میں سجدۂ تحیت یا تعظیمی سیّدنا آدم و یُوسف علیہما السّلام کے لئے قرآن پاک سے ثابت ہے۔" مختصراً " " الزُّبدۃ الزکیّۃ فی تحریم سجود التحیّۃ "

☆ امام فخرُالدین رازی قُدّس سرُّہُ البَاری فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ جَبْهَةِ اٰدَمَ علیہ السلام	بے شک ملٰئکہ کو سجدہ کا حکم ہُوا کہ نورِ محمدی " صلی اللہ علیہ وسلم " آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا۔ "تفسیر کبیر"

① ثابت ہُوا جملہ انبیاء و رُسل افضل ہیں ملٰئکہ رُسل سے اور ملٰئکہ رُسل افضل ہیں صحابہ اجلّ سے، صحابہ افضل ہیں ملٰئکہ مطلق سے اور عام مومنین افضل ہیں عام ملٰئکہ سے اور سیّدالرُّسل افضل ہیں اِن سب سے۔ صلوٰۃُ اللہ وسلامُہٗ علیہ وعلیہم

[1] اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ بندہ سے اُس کی شاہرگ سے بھی قریب ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورۃ ق ۱۶) اور بندہ سجدہ سے قُرب پاتا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

② سجدہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو تھا حضرت آدم و یوسف علیہما السلام قائم مقام قبلہ تھے۔
گے ملک کردے بہ پیشِ آدمِ خاکی سجود نُورِ تو در رفے نبودے گر ودیعت اے بدر الدجیٰ

③ یہ سجدہ تعظیمی تھا نہ کہ عبادت کا۔ عزازیل، عظمتِ نبی کا منکر ہو کر شیطان بنا۔

☆ اللہ جل شانہٗ نے اپنے شاہکارِ اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے سینہ میں نورِ نبوت رکھا اور سرِ اقدس پر علم کا تاج پہنایا اور پیشانی میں باعثِ تخلیق کون و مکان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کو رکھ کر سجدہ کا حکم دیا۔ تمام ملٰئکہ کی عظمتیں عظمتِ نورِ "محمد" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے سجدہ کناں ہوئیں۔

☆ سجدہ عبادت ہے ربّ عزوجل کی اور ادا ہے مصطفےٰ کی "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

☆ درود شریف وظیفہ ہے ربّ عزوجل کا اور ذکر ہے مصطفےٰ کا "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

کلمۂ حکمت : ربِّ کریم کی رضا اس میں ہے کہ بندہ ہمہ وقت میرے محبوب کریم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" پر درود شریف بھیجتا رہے اور محبوبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم '

بقیہ حاشیہ

ہے اور نبی کریم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" اُمتی سے اسکی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور اُمتی یہ قرب درود شریف سے پاتا ہے۔

☆ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ ط "الحدیث" بندہ اپنے مولا کے سب سے زیادہ قریب بحالتِ سجدہ ہوتا ہے اَلسَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلٰی قَدَمِ اللہِ ط سجدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا ہے اور غلام اپنے آقا کے بہت قریب ہے جب تک وہ درود شریف میں مشغول ہے۔
کما یلیق بشانہٖ

☆ ادائے مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" سجدہ کی حالت میں لفظ اسمِ محمد "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" بنتا ہے م بمنزلہ سر ح بمنزلہ ہاتھ کہنیاں م ثانی بمنزلہ کمر اور د بمنزلہ پاؤں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے محبوب کے اسم پاک کو عددی مناسبت بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے حروف چار، اسم محمد "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے حروف چار اور دونوں اسمائے حسنیٰ بے نقطہ یعنی بے عیب۔ اسم ذات چہار حرفی نے اپنا سایہ چار حرفی اسم محبوب پر اور پھر چار یار پر سایہ فرمایا۔ اللہ کی ذات سبحان اور محبوب معصوم اور صحابہ محفوظ ٹھہرے۔ کلمۂ توحید کے حروف بارہ اور بے نقطہ اور کلمۂ رسالت کے حروف بارہ اور بے نقطہ اور صحابہ چار یار کے اسماء کے حروف بھی بارہ بارہ، ابوبکر الصدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابن عفان، علی بن ابی طالب رضی اللہ و رسولہٗ عنہم ط از محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ
وسرار الٰہیہ مناسبہ سے

11

کی رضا یہ ہے کہ میرا اُمتی کسی وقت بھی اللہ سبحانہ کے ذکر، نماز اور سجدہ سے غافل نہ ہو

حدیثِ پاک : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحوالہ "دلائل الخیرات"

○ روزِ قیامت حق سبحانہ وتعالیٰ نزولِ اجلال فرمائے گا اور تختِ ربُّ العٰلمین عزّ وجلّ کا مقامِ صخرہ بیتُ المقدس پر ہوگا " مَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ " اور فرمایا مقامِ محمود ہی مقامِ شفاعت ہے۔ شفیعُ المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیئے منبر، حق تعالےٰ کے بہت قریب اور نزدیک رکھا جائے گا ایسا قُرب کسی نبیِ مرسل اور ملکِ مقرب کو حاصل نہ ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِہٖ ط

خلاصۂ کلام : تمام عبادات کی اصل نماز اور نماز کا اصل سجدہ، سجدہ سے قُربِ الٰہی اور درود شریف سے قُربِ مصطفائی ملتا ہے [1]

سرنوشت واژگوں را راست مے سازد نماز   نقشِ معکوس نگیں از سجدہ مے گردد دوست
صلوٰۃ بر تو آرم کہ فزودہ باد قُربت   چو بقربِ کُل بگردد ہمہ جُز دہا مقرب[2]

☆ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ اسلمی سے فرمایا مانگ عطا ہوگا تو اُنہوں نے عرض کیا۔ میں آپ سے آپ کی جنّت مانگتا ہوں پھر فرمایا کچھ اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بس پھر فرمایا یہ تو تجھے عطا کر دیا کچھ اور مانگ لے عرض کیا بس کافی ہے فرمایا کثرتِ سجود کیا کر۔ نمازِ فرض کے بعد نمازِ نوافل کی کثرت کیا کر "صحیح مسلم شریف"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی قَدْرِ جُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

☆ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ جنّتُ الفردوس میں :۔ شبِ اسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ آگے آگے چلنے کی کس کی آواز آرہی ہے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کا عاشقِ زار غلام حضرت بلال رضی اللہ ورسولہ عنہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا اے بلال! یہ سعادت تجھے کیسے ملی۔ عرض کیا یا رسُول اللہ

[1] روزِ ازل سے پیشانی پر اُلٹی لکھی ہوئی تقدیر سجدہ میں سیدھی ہو جاتی ہے۔ جس طرح مُہر پر اُلٹے لکھے ہوئے نقش کاغذ پر لگنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں [2] ہم حضور" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " پر درود شریف کے تحفے لاتے ہیں تاکہ آپ سے قربت بڑھے جب کل مقرب ہوگیا تو جزو "قلب" بھی مقرب بن جانے گا یعنی کہ سجدہ میں اُلٹی تقدیر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

صلی اللہ علیک وسلم میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

☆ سُبحَانَ اللہ نوافل بھی کیا خوب نعمتِ عُظمٰی ہیں۔ اَللّٰہ ربُّ العِزّت نے اپنے محبُوبِ پاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کو ہر نعمت ہی کمال عطا فرمائی۔ مولائے کریم ہمیں بھی یہ نعمت علیہ فرائض، سُنن اور نوافل تہجد۔ اِشراق چاشت اور اَوّابین عطا فرمائے۔

مسئلہ: علم اَللّٰہ علیم خبیر کی صفت ہے اور حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " اَللّٰہ کے عُلوم کے مظہرِ اَتم ہیں بدیں سبب کائناتِ ارضی و سماوی میں سب سے افضل و اَعلم ہیں۔ تمام کائنات کے عُلوم حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " (خلیفۂ اعظم، نائبِ مطلق) کے علم کا ایک شمہ ہیں۔

★ خوارج فی زمانہ ابلیسی توحید کے پرستاروں نے اپنی کتابوں میں بڑی ڈھٹائی اور جسارت سے لکھ مارا کہ شیطان کا علم آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے علم سے زیادہ ہے۔ نَعُوذُ بِاللہِ مِنْ ذٰلِكَ الْــهفوات (خلاصۃ کلام) میدانِ محبّت میں " نقلِ کُفر، کُفر باشد "، سمجھتا ہُوں میرا یہ مقولہ اُن کے کُفریات لکھنے سے مانع ہے اور قلم لکھنے سے اِنکاری۔ جس سے نسبت قوی ہو انسان اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ پاکستان میں بعض جاہل صوفیہ پیری مُریدی کرنے والوں نے عزازیل لعین کو عاشق کہا اور کسی نے توحید پرست اور کوئی گویا ہُوا کہ ابلیس، خنّاس، مُعلِم الملکُوت تھا۔ اَلعِیَاذُ بِاللہِ " اور اپنے ممدُوح کی تعریف میں ایک دوسرے سے سبقت لے گئے۔ (مردود ازلی، ملعون سرمدی)

○ اگر عاشق ہوتا تو اَللّٰہ سُبحَانَہٗ کے نام لیوؤں کو گُمراہ کرتا پھرتا اور ذکرِ الٰہ اور ذکرِ مُصطفےٰ عَزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم (درود شریف) سے روکتا اور اگر صاحبِ علم ہوتا تو اَللّٰہ سُبحَانَہٗ کے حکم پر سجدہ نہ کرتا اور اُسے علم ہوتا کہ سجدہ نہ کرنے سے مردُود ہو جاؤں گا۔ یا بَعدَہٗ توبہ کرتا وُہ تو اکڑا بیٹھا تھا ؎ " علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت است " ۵

بقیہ حاشیہ

سیدھی ہو جاتی ہے اور قُربِ خُداوندی ملتا ہے اور دُرود شریف سے قُربِ مُصطفائی کے ساتھ اُلٹی تقدیر سیدھی ہو جاتی ہے

جملہ تحفۂ محمّدی تہجد، تحفۂ عبّاسی صلوٰۃ التسبیح، تحفۂ بلالی تحیۃ الوضو، تحفۂ سلمانی دُرود شریف ہے علیہ وآلہٖ الصّلوٰۃ والسّلام

۵۔ جُز یادِ دوست ہر چہ کُنی عُمر ضائع است ۔ جُز سرِ عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدی بشو تو لوحِ دل از نقشِ غیرِ حق ۔ علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت است

کا مصداق بن گیا اور اگر توحید پرست اور مُوحِّد ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتا اُس کے پیدا کیے ہُوئے شاہکار اَبُوالبَشر کی تعظیم کرتا، واضح ہو کہ شیطان کی اصل نار ہے نور نہیں۔ جہل ہے علم نہیں وُہ حقیقۃً جاہل تھا اور وُہ مقامِ عبدیت کو نہ جان سکا چہ جائیکہ وُہ مقامِ محبُوب اور شانِ معبُود کو جانتا اور ایک عظیم رسُول خلیفۃُ اللہ کی تعظیم و توقیر نہ کر کے اور معبُودِ حقیقی کے فرمان کا مُنکر ہو کر لعنت کا طوق گلے میں ڈال لیا اور راندۂ درگاہِ ربّ العٰلمین ہو گیا اور اُس پر مُستزاد یہ کہ وُہ اِس پر راضی ہے۔ اَلعِیاذُ بِاللہِ ط

تشہُّد میں سلام :- "حق را بہ سجُودے نبی را بہ دُرُودے"

☆ سیّدُ الطّائفہ حضرت بایزید طیفوری بُسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کو ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے لیئے مُصلّیٰ پر کھڑا کر دیا گیا تو آپ نے آدابِ نماز کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہُوئے نماز پڑھائی اور تشہُّد بہت طویل کر دیا اور جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب کیفیت سے سرشار، اور مسجد نُور سے معمُور تھی اور مُقتدی نماز کی کیفیت سے مُتاثر۔ ایسی نماز پڑھائی، کمالِ اوجِ معراج تک پُہنچا دیا۔ کسی محرمِ راز نے پُوچھا تو فرمایا میرا یہ معمول

علٰے صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ○ مکتُوب قُدسی، مراسلہ شریفہ، مکاتبہ لطیفہ کا حاشیہ :- سورۃ البیّنہ ۲

☆ مُلّا عبدُالواحد لاہوری رحمۃُ اللہِ علیہ وہ خُوش قسمت ہیں جنہیں السیّد محمّد رضی الدّین خواجہ فانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ الاَقدَس نے امامِ ربّانی سرکار مُجدّد الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی خدمت میں تربیت کے لیئے بھیجا تھا۔ آپ کثیرُ العبادۃ، کثیرُ المراقبہ تھے۔ ایک روز آپ نے ذوق و کیف میں اپنے پیر بھائی سے پوچھا کیا جنّت میں نماز ہوگی اُس نے کہا جنّت میں نماز نہیں ہوگی کہ جنّت دارُ الجزاء ہے دارُ العمل نہیں۔ آپ نے آہ بھری اور رو پڑے کہ جہاں اس ربُّ العزّت کی عبادت "نماز" نہ ہو۔ وہاں زندگی کیسی ہوگی۔

بِلّٰہ الحمد ہر آن چیزے کہ خاطر میخواست آخر آمد زپسِ پردہ تقدیر پدید

☆ اَللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ کی عنایت بیغایت بِاِذنِہٖ سے ایمان داعِیًا اِلَی اللہِ ط صلّی اللہُ علیہِ وسلّم کے دسترخوان کرم سے ہی ملتا ہے۔ شوقِ سجدہ، ذوقِ دُرود شریف کے یہ نُوری ریزے میزبانِ دوسرا علیہِ التّحیّۃُ والثّناءُ کے دسترخوان سے مہمانوں "غلاموں" نے چُنے اور اپنی زندگی کے شب روز نوافل اور دُرود شریف میں گزار دیئے جن پر قرآنِ حکیم، حدیثِ کریم شاہد ہیں۔ سجدہ خلاصۂ عبادت اور دُرود شریف گلدستۂ عقیدت ہے۔ ۱۲ منہ سلّمہٗ ربّہٗ سُبحانہٗ

ہے میں جب بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ پڑھتا ہوں تو اس مقام پر توقف کرتا ہوں تا آنکہ سرکارِ مدینہ کی طرف سے جوابِ سلام آ جائے پھر آگے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا پڑھتا ہوں چونکہ آج نمازیوں کی امامت کرا رہا تھا۔ جب تک سب کا سلام بارگاہِ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا سلام نہیں پھیرا ؎

بایزید اندر خراسان یا اُویس اندر قرن
قرنہا باید کہ تا یک صاحبدلے پیدا شود

☆ نیز ایک مقام پر فرمایا۔ میں جب بھی نماز میں سر سجدہ میں رکھ کر تسبیح پڑھتا ہوں تو جب تک سجدہ کی قبولیت کی نداء نہ آ جائے سر نہیں اُٹھاتا ؎

ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمالِ دوست
فتویٰ ہمیں دہم کہ نمازش قضا کند

☆ یہ تعلّق اِلٰہ سے تھا اور وُہ تعلّق مُصطفٰے "جَلَّ وَعَلٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ"

☆ یہ قبولیّتِ اِلٰہ سے تھی اور وُہ قبولیّتِ مُصطفٰے "جَلَّ وَعَلٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ"

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجُود بھی حجاب

☆ شیخِ مُحقّق عبدُالحق مُحدّث دہلوی مدارجُ النّبوّۃ میں فرماتے ہیں۔

○ مُقتدی جب تشہّد کے اِس مقام اَلسَّلَامُ پر پہنچے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ پر توقف کرے تا آنکہ بارگاہِ رسالتِ مآب "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" کی طرف سے جواب آئے جبکہ رَؤُف رَّحیم نبی "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" کی شان ہے كَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ آپ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے ؎

اَلسَّلَام اے قیمتی تر گوہر دریائے جُود
اَلسَّلَام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجُود

صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخرِ کرام
لُوئے کہ آید یک عَلَیْکُمْ در صد سلام "جامیؔ"

☆ امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی "اِحیاءُ العلوم" میں نماز کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ"	اُس ذاتِ کریمی کو قلب میں حاضر ناظر جان کر
وَشَخْصَهُ الْكَرِیْمَ وَقُلِ السَّلَامُ	اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سے
عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ	سلام عرض کرو کیونکہ جس دربار میں تم بیٹھے ہو

۔ "قلب" سے قلب، رُوح اور جان کی حضوری مراد ہے۔ ۔ علّہ حاشیہ اگلے صفحہ

وَبَرَكَاتُهٗ فَاِنَّهٗ لَا يُفَارِقُ حَضْرَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَبَدًا فَيُخَاطِبُوْنَهٗ بِالسَّلَامِ مُشَافِهَةً ط	اُس دربارِ پاک میں تمہارے نبی موجود ہیں۔ وہ کبھی وہاں سے جُدا نہیں ہوتے اور بالمشافہ رُوبرُو سلام عرض کرو۔

○ سُبْحَانَ اللّٰہ آپ نے کتنے واشگاف الفاظ میں سلام کی حقیقت کو بیان کردیا۔ مومن کو درجہ علم الیقین سے مقام عین الیقین تک پہنچا دیا۔ عینِ حالتِ نماز میں تشہد کے مقام پر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ عرض کرنا اِنشاءً اور حقیقۃً ہے نہ کہ حکایۃً۔ درود شریف کے بغیر عبادت نامکمل اور نامقبول ہے۔ "غایۃ الاوطار ترجمہ دُرِّ مختار"

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

☆ عظیم رسول کلیم اللّٰہ کو حکمِ درود شریف :-

○ اَللّٰہ ربُّ العِزّت نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللّٰہ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر میرے حمد کرنے والے دنیا میں نہ ہوتے تو بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ برساتا اور ایک دانہ بھی زمین پر نہ اگاتا اور بہت سی چیزیں ارشاد فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر تو چاہتا ہے کہ میں تیرے اس سے بھی قریب ہوجاؤں جو قرب ہے تیرے کلام کو تیری زبان سے، تیرے خطرات کو تیرے قلب سے اور تیری روح کو تیرے جسم سے اور تیری بینائی کو تیری آنکھ سے عرض کیا ہاں یا اَللّٰہ جلّ شانہٗ! فرمایا اے موسیٰ کلیم اللّٰہ علیہ السلام! میرے محبوب شہنشاہِ نبوّت و تاجدارِ مملکتِ رسالت محمد رسول اللّٰہ "صلی اللّٰہ علیہ وسلم" پر بکثرت درود شریف بھیجا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط "رواہ الحافظ ابونعیم فی الحلیۃ الاولیاء"

بقیہ حاشیہ

۱؎ اپنے قلب میں حاضر ناظر جاننا۔ یہ مقامِ حضوری ہے جب حضور "صلی اللّٰہ علیہ وسلم" سے ہی اُن کے دل خالی ہیں تو حضور "دل کا حاضر ہونا" کہاں سے آئے گا۔ جن کے دل بے حضور، اُن کی صلوٰۃ بھی اور سلام بھی بے سرور، صحابہ کرام کو ہر سہ قرب، جسمانی، روحانی اور قلبی نصیب تھا اور اُمّت مرحومہ کا قرب روحانی اور قلبی ہے۔ اس قرب کا نام حضوری ہے کہ آپ "صلی اللّٰہ علیہ وسلم" دل میں بس جائیں تو یہی دل زندہ ہے اور درود شریف کی برکت سے قرب پا گیا۔ منہ حفظہ ربہٗ سبحانہٗ ط

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی اور کیا ہوش تھا سجود کا　　تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

قرآنِ پاک : پ۳ سورۂ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۸۱

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط | تم ضرور ضرور آپ پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور آپ کی مدد کرنا۔

☆ سیدنا علی ابنِ ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم سے مروی ہے۔

"یہ دوسرا میثاق خاص انبیاء علیہم السلام سے تھا" بناءبریں شبِ معراج تمام انبیاء و مرسلین کا بیت المقدس حاضر ہونا فخرِ کائنات کی امامت میں آپ کی شریعت کے مطابق نماز پڑھنا اس عہدِ میثاق کی عملی توثیق تھی اور اپنے ایمان لانے کا ثبوت بھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کا شبِ معراج مکالمہ اور نماز اور روزہ کی تخفیف کے متعلق بار بار عرض کرنا اور یہ ایمان اور مدد اس بات کا ثبوت ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام نبوت اور رسالت سے متصف ہونے کے باوجود حضور سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہٗ وعلیہم کے نوّاب اور اُمتی ہیں۔

☆ الشیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہُ الاطہر فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں۔ ایک نبوت اور رسالت کے لحاظ سے کہ آپ اُولوالعزم رسول ہیں دوسرا اُمتی اور صحابی ہونے کی حیثیت سے۔

قرآنِ پاک : پ۸ سورۃُ الانعام آیتِ کریمہ ۱۲۵

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ط | اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

○ نبوت اور رسالت ایک ایسا عطیۂ ربانی اور منصبِ رفیعہ ہے کہ وہ ذات وحدہٗ جس کو عطا فرماتا ہے نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ واپس لیتا ہے۔ "نبوت نہ ظلی ہے نہ بروزی" حقیقتِ نبوت ایک ہی ہے جو کہ سب انبیاء کو عطا ہوئی اور سب نبی نبوت میں برابر ہیں۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف (سورۃ البقرۃ ۲۸۵)

جلوہ در ازل میثاقِ اوّل تمام ارواح سے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى" کا تھا۔ "سورۃ الاعراف ۱۷۲"

جلیل ہے ۔ اور بمطابق آیتِ کریمہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م سورۃ البقرۃ ۲۵۳ بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت ہے[1] ۔ اور سب پر فضیلت ہے اللہ سُبحانہٗ کے پیارے نبی ، رسول اور محبوب ﷺ کو بنابریں روزِ ازل ، عہدِ میثاق ثانی انبیاء سے لیا گیا کہ تمھاری موجودگی میں سرورِ عالم دعالمیاں سیدُ الانس وَالجانّ محمد رَّسُولُ اللہِ ﷺ ، تشریف لے آئیں تو ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا ۔

☆ ایک روائتُ الحدیث میں ہے ۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اُمّتِ مصطفوی کی شان ملاحظہ فرمائی تو آپ نے اُمتی ہونے کی تمنا کی تو بارگاہِ رحمٰن سے یہ تمنا قبول ہوئی تو بفضلہٖ تعالیٰ نبوت رسالت اور شانِ کلیمی کے باوجود روزِ شمار کو آپ کا شمار اُمتِ محمدی ﷺ میں ہوگا ۔ جبکہ حدیثِ پاک لَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا لَّمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ مدے واضح اشارہ ملتا ہے ۔

مسئلہ : موت سے اعمالِ جسمانی منقطع ہوجاتے ہیں رُوحانی نہیں ۔ بدلیل وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط سے ثابت ہے ۔ انبیاءِ عظام اور اولیاءِ کرام کا قبروں میں نماز پڑھنا ادائیگی فرض کی وجہ سے نہیں بلکہ قُربِ الٰہی اور حصولِ لذّت ، فرحت اور عطاءِ فیض کے لئے ہے ۔ کہ اولیاء و انبیاء کے مزارات فیض کے منابع و مراکز ہیں ۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضور کی بارگاہ میں نمازوں اور روزوں کی تخفیف کا بار بار عرض کرنا اور یہ پایۂ ثبوت پر ہے کہ پچاس کی پانچ ۵ رہ گئیں اور چھ ماہ کے روزوں سے ایک ماہ کے روزے رہ گئے ۔ یہ رُوحانی اعمال کے عدمِ منقطع پر دلیل

---

[1] نبوت اور رسالت میں بالذات ، بالعرض ، ظلّی ، بروزی کی تقسیم مطلقاً باطل ہے فِیْ نَفْسِ النُّبُوَّةِ لَا تَفَاضُلَ فِیْهِ ط نفسِ نبوت میں سب نبی برابر ہیں ۔ البتہ ذواتِ انبیاءِ کرام و رُسلِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی خصوصیت کی بناء پر ایک کی دوسرے پر فضیلت ، نصِ قطعی سے ثابت ہے اور حضور خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سورۃ الاحزاب ۴۰ آخر زمان نبی ، صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت ہے ۔ خاتمیت بربناء تاخرِ زمانی کے ہے بعض علماء نے اس معنیٰ کا انکار کیا اور نبوت بالذات و بالعرض کی ذہنی اختراعی تقسیمات ، باطل تاویلات سے نبوت کا دروازہ جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ جزوِ حدیث سے مقفل کر دیا تھا کھولنے کی سعی ناکام کی اور اپنے فاسد خیالات دروغ بے فروغ سے دجالوں اور کذابوں کے لیے دلیل فراہم کر کے اُمتِ مسلمہ میں فتنہ کا دروازہ کھول دیا " العیاذ باللہ تعالیٰ من ذالک ۱۲ منہ غفرلہ ولوالدیہ ط

۹

بھی اور رُوحانی مدد بھی اور استمدادِ موتیٰ کے لیئے ثبوت بھی ہے۔

زندہ نبی : علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام ط "صحیحین بخاری ومسلم"

☆ سیّدنا اِدریس ، علیہ السّلام ؛ جنّت میں بدنی زندگی سے جلوہ گر ہیں۔

☆ سیّدنا عیسیٰ ، علیہ السّلام ؛ آسمانوں پر تشریف فرما ہیں۔

☆ سیّدنا اِلیاس ، علیہ السّلام ؛ جنگلوں میں خدمات پر ماموُر ہیں۔

☆ سیّدنا خضر ، علیہ السّلام ؛ دریاؤں پر آپ کی ڈیوٹی ہے۔

یہ حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت سے شرفِ صحابیت بھی پائے ہوئے ہیں۔

☆ سیّدنا ادریس علیہ السّلام : سیّدنا ادریس بن سیّدنا شیث بن سیّدنا آدم صلی اللہ علیہم السّلام ط

○ سیّد الکل فخر الرُسل" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے شبِ معراج آپ کو جنّت میں دیکھا۔

حضرت ابُو الشیخ کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت اِدریس علیہ السّلام نے مَلَکُ الموت کو طلب کیا اور فرمایا اے عزرائیل علیہ السّلام میں موت کا ذائقہ چکھنا چاہتا ہُوں کہ کیسا ہوتا ہے تم میری رُوح قبض کر کے دکھاؤ اُنہوں نے اس حکم کی تعمیل اللہ سُبحانہٗ کے اذن سے کی اور رُوح قبض کر کے اُسی وقت لوٹا دی آپ پھر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر فرمایا اب مجھے جہنّم دکھاؤ تاکہ خوفِ[علہ] الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی باذنہٖ کیا گیا اور جہنّم دیکھ کر آپ نے داروغہِ جہنّم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر

علہ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ ط ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہے دِل میں خوفِ الٰہی بھی ہو اور اُس کے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ط (سورۃ الزمر ۵۳) کے مژدہ سے دل پُر اُمید بھی ہو کر دل ایمان کا برتن ہے۔ دل ایمان کی قرارگاہ ہے قَالَ عَزَّ اِسْمُہٗ ط وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۴۶) جو ربّ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے دو جنّتیں ہیں خوف کی علامت یہ ہے۔ فِیْھِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۵۰) اُس میں دو چشمے بہتے ہیں۔ اہلِ طریقت کہتے ہیں دو چشمے سے مُراد دو آنکھیں جو خوفِ الٰہی سے آنسو بہائیں اور اُس کا بدلہ دو جنّتیں۔ جنّتِ عدن خوف کا صلہ اور جنّتِ نعیم ترکِ شہوات کا صلہ۔ رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ ط دانائی کا سرچشمہ خوفِ خُدا ہے جس سے حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور عرفانِ الٰہی کے لاینحل مسائل کی گرہیں کھلتی ہیں۔ اَلرِّفْقُ رَأْسُ الْحِکْمَۃِ تلبی نرم دل حکمت اور دانائی کی جڑ ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سے گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اُس پر سے گزر گئے پھر آپ نے مَلَکُ الموت سے فرمایا کہ مجھے جنّت کی سیر کراؤ اور آپ کو جنّت میں لے جایا گیا تو آپ دروازہ جنّت کا کھلوا کر اندر داخل ہوئے تو تھوڑی دیر انتظار کر کے مَلَکُ الموت نے عرض کیا کہ سرکار

بقیہ حاشیہ

جو خوف اور خشیّتِ الٰہی کی دلیل قَالَ عَزَّ اِسْمُہٗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط (سورۃ الفاطر ۲۸) اللہ سے اُس کے بندوں میں وُہی ڈرتے ہیں جو علم والے (علم باللہ والے) ہیں۔ جن کو سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے اُن کو ہی سب سے زیادہ حُزن۔ اُمّتِ مُسلِم میں سب سے زیادہ اعرفُ النّاس سیّدنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (سورۃ التوبہ ۴۰) خشیّتِ الٰہی میں سب سے زیادہ تھے اور حُزن سے تسلّی عطا ہوئی اور بوسیلہ معیّتِ مصطفوی سے معیّتِ الٰہی بھی۔" اور یہ خدائے ذوالمنن کی عطا ہے۔ "مؤلف"

☆ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سورۂ طور کی یہ آیتِ کریمہ سُنی اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ بے شک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے تو آپ غش کھا کر بے ہوش ہو گئے اور ایسے بیمار ہوئے کہ کئی ماہ لوگ تیمارداری کرتے رہے۔

☆ امام محمد بن حسن شیبانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خوفِ خدا سے رو رہے تھے۔ الہام ہوا کہ میں جس کو کتاب و سنّت کا علم عطا کرتا ہوں اسے عذاب نہیں کرتا۔ اُٹھ میرے محبوب "ﷺ" کے دین کی خدمت کر۔ آپ اسلام کے درخشندہ ستارے تھے۔ آیتِ کریمہ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (سورۃ یونس ۶۲) سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یاد رہے۔ کہ ؎

عوام کو خوف بھی ہوتا ہے اور حُزن بھی لیکن اپنی جان کا
انبیاء کو خوف بھی ہوتا ہے اور حُزن بھی لیکن تمام جہان کا
اَولیاء کو نہ خوف ہوتا ہے نہ حُزن، نہ جان کا اور نہ جہان کا

○ اُمیدِ رحمت:۔ درود شریف سے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص کا نامۂ اعمال تولا گیا۔ تو بدیوں کا پلڑا بھاری تھا۔ نبیِ کریم "ﷺ" تشریف لائے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پُرزہ نکالا اور پلڑا میں رکھ دیا تو وُہ بھاری ہو گیا اور مغفرت ہو گئی۔ غلام نے عرض کیا فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" یہ کیا تھا فرمایا تم نے مجھ پر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

آپ اب واپس اپنے مقام پر تشریف لے چلیئے۔ فرمایا اب میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ خداوند قدوس جل مجدہٗ العلیٰ نے وحی بھیجی اے عزرائیل علیہ السلام! میرے پیارے نبی حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میرے اذن اور حکم سے ہی کہا ہے۔ اور وہ میری اجازت باکرامت

بقیہ حاشیہ

ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تھا۔ وہ میں نے سنبھال کر رکھا ہوا تھا یہ وہ درود شریف ہے۔

ا۔ شیخ الشیوخ برکۃ النبی فی الہند مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ الکرم "مدارج النبوۃ" میں لکھتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد کر اور ان پر درود شریف بھیج اور ذکر کے وقت ایسا ہو جا۔ گویا تم ان کی زندگی میں ان کے سامنے حاضر ہو اور ان کو دیکھ رہے ہو۔ پورے ادب اور تعظیم سے رہو۔ ہیبت بھی ہو اور امید رحمت بھی اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا درود شریف بنفس نفیس اپنی سمع مبارک سے سن رہے ہیں۔ کہ آپ صفات الٰہیہ سے متصف ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کی ایک وصف یہ ہے "اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ" حدیث قدسی شریف، جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ فافہم ط

چون بنامِ مصطفےٰ خوانم درود ازخجالت آب مے گردد وجود "صلی اللہ علیہ وسلم"

ے اے نمازی! تو رب العزت کے سامنے تشہد میں بیٹھ کر بغایت تعظیم تحیات صلوٰت طیبات کے تحفے پیش کر رہا ہے۔ جبکہ اسی دربار دنا فتدلی میں تیرے پیارے نبی رؤف رحیم بھی موجود ہیں۔ ادب و محبت سے آپ کو حاضر ناظر جان کر سلام عرض کر۔ درود شریف تحفۂ محبت ہے اور سلام تحفۂ بہشت، تحفوں سے محبت بڑھتی ہے۔ آپ سے جواب سلام چاہ اور پا۔ اور یقین کر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم متخلق باخلاق اللہ ہیں "بمقتضیٰ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ" اپنے ذاکر درود خواں کو یاد کرتے ہیں اور بہشت میں رب رحیم اپنے بندوں کو "سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" کے تحفے عطا فرمائے گا۔ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" ایک گدائے بے نوا کا تحفہ درود شریف ہے نبی مختار کی جناب ارفع میں۔ صفحہ ۱۸۰ ملاحظہ ہو۔

"شاہاں راچہ عجب گر بنوازند گدا را" "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم"

○ خوفِ الٰہ:۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کا حساب ہوا۔ تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی بھی نہ تھی۔ اور ہر اعضا نے اس کے خلاف گواہی دی اس کی آنکھ کا ایک بال پلک اڑا اور حاضر بارگاہ ہو گیا اور عرض کیا یا الٰہ العٰلمین! ایک مرتبہ یہ خوفِ الٰہ سے رو رہا تھا تو میں بھیگ گیا۔ رب کریم اس کی شہادت کو قبول فرماتے ہوئے بخشش فرما دے گا۔ خوفِ الٰہ بہت بڑی نعمت ہے اور امید رحمت بہت بڑا کرم ہے

گہے ابر کرم گہے ترشح گہہ بود باراں بیا در چشم ما بنگر ہوائے برشگالی را

خوف الٰہی سے چشم پرنم قلب حزین اور امید رحمت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ سے وابستگی درود شریف سے ملتی ہے ۲ امنہ
سورۃ الزمر ۵۳

سے ہی جنّت میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اب چھوڑ دو وہ ابدُالآباد جنّت میں ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ جنّتُ الفردوس میں بدنی اور جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں ؎ "کنزُالایمان فی ترجمۃِ القرآن"

سمجھتا ہوں جنّت ہے میراث اُس کی جو ادنیٰ سے ادنیٰ غلام آپ کا ہے

○ شبِ معراج کو نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جنّت میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام مبارک ہو کہ " حساب وکتاب ، روزِ قیامت اور حشر و نشر کے بغیر" آپ جنّت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یارسُول اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" جب کا جنّت میں داخل ہوا ہوں صبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو غیب سے آواز آجاتی ہے کہ اے سیدنا ادریس علیہ السلام! آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب محمدِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فلاں اُمتی کی جنّت ہے۔ ابھی تو میں آپ کے غلاموں، نیازمندوں اُمّتیوں کی جنّت کی سیر کررہا ہوں۔ جو دُرُود شریف کی برکت سے قربِ الٰہی سے نوازے گئے۔

☆ سیّدنا عیسٰی رُوحُ اللہ علیہ السلام حضرت عیسٰی بن مریم بنتِ عمران علیہما السلام ط

○ سیّدنا عیسٰی رُوحُ اللہ علیہ السلام کو آسمانوں پر اُٹھا لیا گیا آپ چوتھے آسمان پر بجسدہٖ زندہ ہیں[1]۔ قربِ قیامت دُنیا میں تشریف لائیں گے اور شریعتِ مطہرہ کا اجرا، بحیثیت اُمتی کریں گے۔ پوری دُنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اس لحاظ سے آپ نبی کی صفت سے متصف ہونے کے باوجود لاریب اُمتی بھی ہیں سیدنا عیسٰی علیہ السلام کا اجتہاد موافق اجتہاد امامِ اعظم ہوگا۔ اِس وقت سیّدنا امام محمد مہدی[2]

---

[1] لیکن وہاں آپ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ سوتے ہیں بباعث متصف ہونے صفات ملائکہ۔ "ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین"

[2] آپ تمام رُوئے زمین کی حکومت کے پانچویں بادشاہ اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں گے۔ اسم گرامی سیدنا محمد" امام مہدی لقب سے مشہور ہونگے۔ کعبۃ اللہ زادہ شرفہا العظیم کا طواف کرتے ہوئے لوگ آپ کو پہچانیں گے احادیثِ پاک میں دانائے غیوب مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام مہدی کا ظہور، خروجِ دجّال لعین پر درود خوان پر اللہ تعالیٰ تجلّی صمد وارد کرے گا جس سے اُن کا کھانا پینا ذکر ہوگا ۱۲ منہ "صفحہ ۲۸۳ ملاحظہ ہو"

رضی اللہ عنہ سے مل کر چالیس ۴۰ سال تک حکومت کریں گے۔ اور شریعتِ محمدیّہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام کے مطابق عمل کرینگے۔ اصحابِ کہف معاونت کریں گے۔

☆ سیّدنا الیاس بن ہشام علیہ السلام ط

○ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے اور صُورِ اسرافیل علیہ السلام پر آپ کو وعدۂ الٰہی کے مطابق موت آئے گی۔ آپ جنگلوں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ زائرین حرمین شریفین کی خدمات بجالاتے ہیں۔

☆ سیّدنا ابُوالعبّاس خضر علیہ السلام اسمِ گرامی بلیا بن ملکان۔

○ آپ علہ زندہ ہیں۔ سکندر ذُوالقرنین بادشاہ کے خالہ زاد بھائی ہیں جو تمام رُوئے زمین کے مسلمان بادشاہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کے صاحبِ لوآء وزیر۔ آپ چشمۂ آبِ ۲ حیات تک بعیت خضر علیہ السلام پہنچے۔ خضر علیہ السلام نے چشمۂ حیات کے پانی سے غسل کیا اور سیراب ہو کر حیاتِ جاوداں پا گئے لیکن ذُوالقرنین سکندر کے مُقدّر میں نہ تھا۔ نہ پی سکے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سُود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را
"لسان الغیب حافظ شیرازی" علیہ الرحمۃ

☆ سیّدنا خضر اور الیاس علیہما السلام رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور ارشادات سُنتے اور شریعتِ مُطہّرہ کی تبلیغ فرماتے۔ اُنھوں نے حضُور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے روائیتِ حدیث کی کہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے جسم اور قلب کو ایسا پاک اور صاف کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو۔ "قولُ البدیع فی الصّلوٰۃ علی الحبیب الشفیع"

علہ کسی رازدار، واقفِ علمِ لدنی، محرمِ اسرارِ نہانی و عرفانی نے کیا عُمدہ کہا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء ط ؎

حَیٌّ وَّحَقِّکَ لَمْ یَقُلْ بِوَفَاتِہٖ ۔ اِلَّا الَّذِیْ لَمْ یَلْقَ نُوْرَ جَمَالِہٖ
فَعَلَیْہِ مِنِّیْ کُلَّمَا ھَبَّ الصَّبَا ۔ اَزْکٰی سَلَامٌ طَابَ فِیْ اِرْسَالِہٖ

ترجمہ۔ حق کی قسم آپ زندہ ہیں اُن کی وفات کا وُہی قائل ہو گا جو آپ کے نُورِ جمال کا فیض نہ پا سکا۔
آپ پر میری طرف سے سلام ہو۔ جب کہ بادِ صبا چلے تو میرا ستھرا اور پاکیزہ سلام پہنچائے۔

علہ ۲ درحقیقت دُرُود شریف آبِ حیات ہے۔ جو اِس سے سرشار اور سیراب ہُوا وُہ دو جہاں کی پاکیزہ زندگی پا گیا۔ چشمۂ آبِ حیواں کا منبع و مرکز "دُرُود شریف" ہے جہاں سے حیاتِ جاودانی ملتی ہے۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ ط

دُرُودِ خضری: یہ دُرُود شریف مختصر ترین دُرُود شریف ہے جو درجات میں بلند تر، زُبان پر سہل اور مقامات میں جامِعُ الصِّفات ہے۔ حضرت خضر علیہ السّلام بمقامِ حطیم شریف مُؤمنین مُحِبِّین کو مُصافحہ سے نوازتے ہیں اور دُرُود خوان حضرات کو بُلندیٔ ارج میں مدد فرماتے اور زائرِ مدینہ مُنوّرہ کی خدمات کرتے ہیں۔" دُرُود شریف خضری یہ ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

دُرُود شریف کی عظمت اور فضیلت:۔ "مدارِجُ النّبوّت"

① رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر دُرُود بھیجنا اور دُرُود بھیجنے میں جتنی کمیّت و مقدار اور کیفیّت میں مُبالغہ کیا جاتا ہے اتنا ہی اُس پر ربُّ العزّت کی بارگاہ سے فیضان و نزُولِ رحمت زیادہ ہوگا۔ لیکن اس نوعیّت کے مُطابق ہوگا جتنا اُس کے حال کے لائق و مُناسب ہے کما لا یخفٰی!۔

② حضُور نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرُود شریف بھیجنا منبع انوار و برکات اور مفتاحِ اَبوابِ خیرات و سعادت ہے۔ اہلِ سلُوک اس باب میں بہت زیادہ شغف رکھنے کی بناء پر فتُوحاتِ عظیمہ کے مُستوجب اور عطیّۂ رحمانیّہ کے مُستحق ہوتے ہیں۔

☆ اِمامُ الاولیاءِ الکرام، خیرُ التّابعینَ العظام خواجہ حسن بصری رحمۃُ اللہ علیہ و بجاہہٖ علینا نے فرمایا۔

① مشائخ عظام شاذلیہ لکھتے ہیں۔ جب ایسا شیخ کامل اور مُرشدِ اکمل موجُود نہ ہو۔ یا نہ ملے۔ جو اُس کی تربیّت کر سکے تو اُسے چاہیئے کہ رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجنے کو لازم کرلے یہ ایک ایسا طریقہ ہے۔ جس سے طالب واصل بحق ہوجاتا ہے اور یہی دُرُود و سلام اور حضُور سرورِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف توجّہ کرنے سے احسن طریقہ سے آدابِ نبوّیہ اور اخلاقِ جمیلہ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام سے اُس کی تربیّت ہوتی ہے اور کمالات کے بُلند ترین مقامات اور قُربِ الٰہی سے فائزُ المرام کرتا اور قُربِ مُصطفائی سے سرفراز فرماتا ہے۔

عـلـہ "صاحبِ نبراس" اَلشّیخ عارف باللہ علّامہ عبدالعزیز پرہاروی علیہ الرّحمۃُ القوی دُرُودِ خضری کے عامل تھے۔ حضرت خضر علیہ السّلام نے حجرہ میں کرامۃً اندر آکر ایسا نوازا کہ آپ ۲۷ عُلوم مُتداولہ میں ماہر اور علمِ لدُنّی میں کامل ہوگئے ہیں۔ ۱۲ منہ

④ بندہ جب درود شریف میں اَللّٰھُمَّ کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اسماءُ الحسنیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جب صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتا ہے تو یہ سیدُ الکائنات ﷺ کے دریائے رحمت میں گم ہو جاتا ہے۔ اُس کے بعد جب وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کہتا ہے تو بندہ لامتناہی صفات کے دریاؤں میں شناوری[عل] کرتا ہوا کمالاتِ محمدی ﷺ کے انوار و تجلیات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ اجل واکرم قطبِ وقت عبدالوہاب متقی مہاجر مکی وَنَفَعَنَا اللّٰہُ بِرَکَاتِہٖ سَلُوْکِہٖ فرماتے ہیں۔

① درود شریف پڑھتے وقت جاننا چاہیئے کہ دریائے فضل و رحمت کے کون کونسے دریاؤں میں شناوری کر رہا ہوں اور کہاں کہاں غوطہ زن ہوں اور جب درود شریف پڑھتا ہے تو دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب مجھے "شیخ محقق" کو آپ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لیئے رخصت کیا تو فرمایا۔ یاد رکھنا کہ اس مبارک سفر میں بعد ادائے فرض اور تلاوتِ کلام پاک کے حضور پر درود شریف بھیجنے سے بلند تر کوئی عبادت نہیں جب تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں۔ جتنا ہو سکے پڑھو اور رطب اللسان ہو جاؤ۔ اخلاقِ محمدی اور سنتِ مصطفوی صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ اِن صفات سے متصف ہو جاؤ۔ جو نبیِ رحمت ﷺ کی بعثت کا منشا ہے۔ اللہ رب العزت اِن صفات کا خلعت

عل زیں سبب فرمود حق صَلُّوْا عَلَیْہِ ۔۔۔ کہ محمد برحق بود محتاج الیہ "ﷺ"

☆ ہم اَللّٰھُمَّ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ سبحانہٗ تو ہماری طرف سے درود بھیج کیونکہ تیرے محبوب نور سے معمور اور ہم گناہوں سے چور ہم اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ شرمسار ہیں ؎

چوں بنامِ مصطفیٰ خوانم درود ۔۔۔ از خجالت آب مے گردد وجود "ﷺ"

اَللّٰھُمَّ کے میم میں تمام اسماء و صفاتِ الٰہیہ مضمر ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ یَا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی بحرمتِ اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ سے بطورِ عجز و انکسار و اظہارِ ندامت عرض گذار ہیں ؎

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر ۔۔۔ روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر ۔۔۔ از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر "ﷺ"

۹

ظاہری باطنی اپنے محبوب صاحبِ لولاک "ﷺ" کا صدقہ عطا فرمائے ؎

دِل کی ہر دھڑکن عنایت ہر نفس اُن کا کرم
ایک دو ہوں تو گناؤں شمسؔ احسانِ رسول

☆ قَوْلُكَ حَقٌّ يَا اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَانُهٗ ؕ

○ اِنَّ اللّٰهَ بے شک اَللّٰہ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ اور اُس کے فرشتے يُصَلُّوْنَ دُرود بھیجتے ہیں عَلَى النَّبِيِّ غیب بتانے والے "نبی" پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو اے ایمان والو! تم بھی صَلُّوْا عَلَيْهِ (مُرشدِ حقیقی کا یہ امر دوامی ہے) آپ پر خوب درود شریف وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اور سلام بھیجو۔ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ درود شریف وظیفۂ خداوندی ہے ☆

☆ درود شریف مومن کے لئے تحفۂ خداوندی ہے اور عطیۂ محمدی ہے۔ "عزّ وجلّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

☆ درود شریف اندھیری راتوں میں مانندِ جگنو، مایوسیوں اور تاریکیوں میں مینارۂ نور ہے۔

☆ درود شریف عمرِ انسانی کے طویل اور عمیق سفر میں شفیق ترین رفیق ہے۔

☆ درود شریف سفرِ حیات میں خطرات، تفکرات، وسوساتِ قلبی و ذہنی کی ڈھال ہے۔

☆ درود شریف دُنیاوی دھندوں، قرضوں اور مالی پریشانیوں کا تیر بہدف نسخہ ہے۔

☆ درود شریف زندگی کی بیماریوں، مصیبتوں، مایوسیوں اور نزع کی تلخیوں کا تریاق ہے۔

☆ درود شریف زندگی کی سنگلاخ وادیوں میں یارِ وفا، دشوار گذار گھاٹیوں میں یارِ غار ہے۔

☆ درود شریف معبودِ حقیقی کا مطلوب، ملائکہ نوری کا مقصود اور مومن کا محبوب وظیفہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

نوٹ:- دُعا کے اوّل آخر درود شریف پڑھتے وقت "سَيِّدِنَا" ضرور پڑھا کرو۔ "از محمد عنایت اللّٰہ" ؕ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترکُ الصّلوٰۃِ علی النّبیِّ المختار

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

قرآن پاک : پ ۱۸ سورۃ النور آیتِ کریمہ ۶۳

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

تو ڈریں وُہ جو رسُول کے حُکم کے خلاف کرتے ہیں اُنہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پہنچے۔

○ حقیقت یہ ہے رضائے رسُولُ اللّٰہ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ رضاءِ الٰہی اور ناراضگی رسُولُ اللّٰہ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ بسبب انکارِ اطاعت کفر ہے اور بجہت ترکِ اطاعت فسق اور سبب ہے ناراضگی الٰہ کا۔ ہر مُسلمان کو ناراضگی رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف کھانا چاہیئے اس آئیتِ کریمہ میں مُنافقین کی حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ مُنافقین جُمعۃُ المبارک کو مسجد شریف سے چُپکے چُپکے، آہستہ آہستہ کوئی آڑ لے کر سرکتے سرکتے باہر نکل جاتے۔ حضُور کی مجلس میں بیٹھنا خُطبہ سُننا گراں گزرتا اور باہر آکر بے تکی ہانکتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ آؤ رسُولُ اللّٰہ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ تمہارے لئے مُعافی چاہیں تو وُہ اپنا سر بصورت انکار گھما دیتے اعراض کرتے مُعاندانہ اور مُخالفانہ انداز اختیار کرتے تھے۔ مُنافقین کا یہ طرزِ عمل قیامت تک اپنانے والوں کا حال یہی ہوگا اور یہ بات رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ پاک کی حاضری کے انکار کے مُترادف ہے۔

★ رأس المنافقین ابنِ اُبی علیہ ما علیہ کو جب حضُور کی بارگاہ کی طرف بُلایا جاتا تو متکبرانہ انداز میں گردن جھٹک کر کہتا۔ تم نے کہا ایمان لائیں ایمان لایا۔ تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کروں۔

"نعوذ باللہ" یہ کتنا بڑا کفر اور نفاق کا مظاہرہ ہے زبان سے کفر تو ظاہر تھا ہی لیکن دل میں نفاق بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ ربِ کریم جلّ شانہٗ نے اپنے حبیبِ اجمل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام الاکمل پر وحی نازل فرما کر ہمیشہ در ہمیشہ اُن کے نفاق پر مہر ثبت کر دی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْمُخْتَارِ
لِمَرْضَاۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" بروایت حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ حضور نورُ الانوار صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا آمین پھر دوسری سیڑھی پر جلوہ فگن ہوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی کو قدومِ میمنت سے نوازا تو فرمایا آمین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فداہُ اَبِی واُمّی اِن مقامات پر آمین فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دُعا پر آمین کہی ہے "اِس دُعا میں تارکین درود شریف کو زجر۔ توبیخ اور تنبیہ و تہدید فرمائی گئی ہے۔ مؤلف"

☆ **پہلی دُعا:۔** جو رمضانُ المبارک کا مہینہ پالے اور روزے نہ رکھے۔

☆ **دوسری دُعا:۔** جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے اُن کو راضی نہ کرلے۔

☆ **تیسری دُعا:۔** جو میرا نامِ اقدس "محمّد" صلی اللہ علیہ وسلم لے یا سُنے اور درود شریف نہ پڑھے تو وہ ہلاک ہُوا اَلعیاذُ باللہ ط ربِّ کریم نے یہ دُعائیں قبول فرمائیں۔ دربارِ خداوندی میں کیا شانِ مصطفائی ہے جو نامِ اقدس لے یا سُنے اور درود شریف نہ پڑھے تو اُس کا ایمان پر خاتمہ خطرہ میں ہو گا۔ سرکارِ مدینہ سُرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" پہ درود شریف پڑھنا جنّتی ہونے کی نشانی ہے۔ "رواہ حاکم فی المستدرک قال صحیح الاسناد"

حکمت:۔ ہم نیاز مندوں کے لئے درود و سلام کی عیدیں اور منکرین کے لئے وعیدیں اپنا اپنا نصیب، لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ع ؎ ۸
سورۃ الکٰفرون ۶

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

؎ اہلِ علم فصاحت بلاغت، اہلِ باطن طہارت سے اعضا کا ٹھہراؤ، اہل اللہ کے نزدیک مقامِ حضوری میں شائستگی کا نام ادب ہے

☆ سیدنا جبرائیل روح القدس علیہ السلام۔ سدرۃ المنتہیٰ سے مدینہ منورہ زادہا اللہ تنویراً، پہنچ کر حضور کے منبر شریف کے پاس قربِ رسول میں تعظیماً کھڑے ہو کر دعا مانگنے آئے۔ وہاں سدرۃ المنتہیٰ پر ہی جو قربِ الٰہی میں ہے دعا کیوں نہ مانگی؟ اوّلاً تاکہ اُمتِ مبشرہ کو معلوم ہو دعا وہی مستجاب ہوتی ہے جس پر آمینِ مصطفیٰ کی مُہر ہو۔ دعا سیدالملٰئکہ کی ہو اور آمین سیدالانبیاء کی۔ یقیناً لاریب یہ دعائیں بارگاہِ مجیب الدعوات میں قبول ہیں۔ حضور مدنی تاجدار احمدِ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے تو اُمت کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ثانیاً سیدالملائکہ کا یہ ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ مدینہ منورہ تمام کائناتِ ارضی، سماوی حتّیٰ کہ عرشِ عظیم اور سدرۃ المنتہیٰ کا مرکز اور حکومتِ الٰہیہ کا دارالسلطنت ہے۔ ثالثاً سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۸ بار آئے۔

☆ سیدنا نوح نجی اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس ۴۰ بار آئے۔

☆ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۰ بار آئے۔

☆ سیدالانبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس ۲۴ ہزار بار آئے۔

☆ سیدتنا اُم المؤمنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ ورسولہ عنہما نے فرمایا۔

○ وحیِ الٰہی کا سلسلہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وصال مبارک پر ختم ہو گیا لیکن ملائکہ مقربین اور جبرائیل علیہ السلام رب کی رحمتیں لے کر فرش پر اُترتے ہیں۔ لیلۃ القدر کو کعبہ مشرفہ حطیم میں اولیاء سے سلام اور مصافحہ فرماتے ہیں۔

★ جو درود شریف کے تارک ہیں اور اس پر مصر اور مستزاد یہ کہ درود شریف پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وہ منافقین کی راہ پر چل رہے ہیں یہی حالت رہی تو دنیا میں ذلیل اور چہرے مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيمٌ ۚ[1] کی تصویر اور روزِ قیامت سے پہلے جہنم میں جا گریں گے اور یہ لوگ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔ کبیرہ گناہ ساٹھ

۱؎ منہ کالا اور غصہ سے بھرا ہوا۔ سورۃ النحل ۵۸

۴

ہیں۔ اُن میں سے ایک درُود شریف نہ پڑھنا ہے۔

مسئلہ :۔ ثواب اور فضیلت جتنی بلند تر اور کامل تر ہو تو اتنا ہی اُس کا انکار اور ترک قبیح اور مذموم تر ہوتا ہے اور اسی قدر صلوٰۃ وسلام کے منکرین اور تارکین کے لئے احادیثِ پاک میں قباحت اور مذمّت کے ساتھ ساتھ عتاب اور عذاب کی وعیدیں مذکور ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ط

☆ بروائیت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ط

○ رسُولُ اللّٰہ ” ﷺ “ نے فرمایا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا ” سہ بار “ صحابہ نے عرض کیا فِداہُ رُوحی یا رسُولَ اللّٰہ ” ﷺ “ کون ؟ فرمایا وُہ جس کے سامنے مَیں ذِکر کیا گیا اور اُس نے درُود شریف نہ پڑھا۔

○ کتب تصنیف کرتے وقت نامِ اقدس پر درُود شریف نہ لکھنا اور بُخل سے کام لینا اور زبان سے بھی نہ پڑھنا یا وعظ کرتے وقت، درسِ قُرآن وحدیثِ پاک کے وقت یا تبلیغ احکاماتِ دین کے وقت درُود شریف نہ پڑھنا جنّت سے محرُومی کا سبب ہے۔ صاحبِ ایمان پہ لازم ہے درُود شریف نہایت محبّت وادب سے پاکیزہ قلم، پاکیزہ خیال، پاکیزہ جسم سے لکھے۔ کاغذ، وقت کی بچت کا خیال نہ رکھے سب کچھ تو حضور ” ﷺ “ کا صدقہ ہے اور وسوسۂ شیطانی اور خیالِ نفسانی سے بچے۔ یہ علاماتِ بدعات ۴ ، ۴ ، شیطان کی اختراعات ہیں۔

☆ بروائیت امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا۔

○ جس کے آگے میرا ذِکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر درُود شریف نہ پڑھا بلاشبہ

عله بمطابق حدیثِ پاک مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ط جس کا مَیں محبُوب ہُوں پس علی اُس کا محبُوب ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ مولیٰ کا معنیٰ محبُوب یعنی آپ لاریب محبُوبِ کائنات ہیں اور کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ کا معنیٰ ہے کہ مطابق اَلنَّظْرُ عَلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ط سرکار کے چہرہ کو ربِّ کریم نے وُہ وجاہت عطا فرمائی ہے کہ آپ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ یا اللّٰہ سُبْحَانَہٗ وُہ نوُری چہرہ دکھا۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

۵

اُس نے جنّت کی راہ بھلادی۔

★ جنّت کی راہ وُہی بھُولے گا جو بمطابق آیتِ کریمہ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ[1] کا مصداق ہوگا۔ جس کو ایمان کا نُور نصیب نہ ہوگا۔ اَلۡعِیَاذُ بِاللّٰہِ ؕ اِس سے بڑھ کر اور کیا بدنصیبی ہے ؎

جس دلِ بدنصیب سے رہ گئی یادِ مُصطفےٰ ۔۔۔ اُس کا بگڑ گیا نصیب اور وُہ اُجڑ کے رہ گیا

☆١ بروایت قتادہ رضی اللہ عنہ رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

○ جس نے میرا نام مُطہّر سُنا اور دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے مجھ پر ظُلم کیا۔

ایذاء دینا بمطابق آیتِ کریمہ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ[2] وُہ عذاب کا مصداق اور مُستحق ہے چہ جائیکہ ظُلم۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی ؕ

☆٢ بروایت حضرت ابُوسعید خُدری رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

○ ایک مجلس بیٹھی اور پھر اُٹھ گئی اور اُس نے میرا ذکر نہ کیا یعنی دُرود شریف نہ پڑھا یا فضائل و کمالات یا مُعجزات بیان نہ کیے۔ وُہ ایسی ہے جیسے مُردار سے گندی مجلس میں بیٹھے اور یہ روزِ قیامت حسرت اور محرُومی کا باعث ہوں گی۔ ایسی مجالس نہائیت قبیح، مبغوض اور منحوس ہیں۔ مجلس میں کثرتِ اژدحام علامتِ قبُولیت نہیں۔ مجلس کی قبُولیت ذکر، فکر، مُراقبہ، عبادت، دُعا اور صلوٰۃ وسلام سے ہے۔ تارکینِ دُرود وسلام اور مانعینِ صلوٰۃ وسلام کا کیا حال ہوگا وُہ تو جنّت کی ہوا کی بُو بھی نہ پاسکیں گے۔ مقبولانِ بارگاہِ رسالت اور مُصلّین بارگاہِ نبُوّت قدّس اللّٰہ اسرارہم کا تجربہ شُدہ ہے۔ ہمیشگی کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے والا۔ جان بُوجھ کر یا کبھی تساہُل یا کسی اور وجہ سے دُرود شریف کا ناغہ کر دے تو وُہ خواب میں بھٹکتا پھرتا ہے اور منزل کا راستہ بھُولا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک کی عملی تصویر خواب میں نظر آجاتی ہے۔

---

[1] پ۲۳ سورۃ الزُمر آیتِ شریفہ ۲۲ اُس جیسا ہو جائے گا جو تنگ دل ہے تو خرابی ہے اُن کی جن کے دل یادِ الٰہی کی طرف سے سخت ہوگئے۔

[2] پ۱۰ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۶۱ اور جو رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے

۱۔ **قولِ حکمت**: عقل جسمِ انسانی میں وزیرِ اعظم اور دِل بادشاہ ہے۔

☆ جس عضو کا دماغ سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اُس پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ تو اعضاء ہاتھ، سر، ٹانگوں میں لرزش آجاتی ہے تو وُہ کانپتے ہیں تو اُس کا اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہتا بعینہٖ تمام کائنات عالم میں ایمان کا منبع اور مرکز نبی طیّب و المُطیّب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قلبِ اقدس کی قوّتِ جاذبہ نے کائنات میں مؤمنین کے قلوب کو اپنی طرف کھینچ رکھا ہے اور نور کا فیضان اُن کے قلوب پر بارش کی طرح برستا ہے جب کسی بھی عالم یا عابد کا تعلق قلبی یا رابطہ رُوحی لہٗ الفدا حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قلبِ اطہر سے ٹوٹ جاتا ہے تو اُس کے علم و فہم اور عقیدہ میں لغزش آجاتی ہے۔ قلم میں لغزش، ہاتھ میں لغزش، پاؤں میں لغزش اور زُبان میں لغزش واقع ہوتی ہے۔ نہ علم، علم رہتا ہے کہ نور سے خالی، نہ عمل عمل کہ اجر سے خالی سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے اور وُہ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ (کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں) کے زُمرہ میں آجاتا ہے۔ جس کا اُس کو شعور تک نہیں ہوتا اور جب وُہ وعظ کرتا ہے تو شانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تنقیص اور جب تصنیف کرتا ہے تو تنقید اور جب زُبان کھولتا ہے تو توہین آمیز[۱] کلمات نکالتا ہے اور پھر اس حالتِ کفر کے وقوع پذیر ہونے پر سمجھ نہیں پاتا کیونکہ اُس کی عقل پر اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔ سورۃ الحجرات ۲) کی مُہر لگ چکی ہوتی ہے۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ۔۔۔ کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

مساجد میں پنجگانہ نماز اور آذان پر دُرود شریف پڑھنا تو درکنار۔ پڑھنے والوں کو منع کرنا۔ بحث و مباحثہ۔ لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کرنا اپنے ازلی، ابدی شقی ہونے کی دلیل فراہم کرتا ہے۔ وَاللّٰہِ مَا اَخْذَ لَهُمْ وَمَا اَشْقٰی لَهُمْ ط ۶

---

[۱] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیعہ میں بے ادبانہ طرز، بے باکانہ لہجہ، گستاخانہ گفتگو، سوقیانہ انداز، ایمان سوز عمل، مانند بے سروپا، یاوہ گوا، کی گندی سراہنڈ سے تمہارے ایمان کا وضو ٹوٹ جائے گا، بزعم خویش خواہ تم نمازی ہو یا غازی، قائم اللیل ہو یا صائم النہار، عابد ہو یا عالم، مفسر ہو یا محدث، مُبلغ ہو یا مُصنف، امام ہو یا خطیب، تمہارے مزعومہ اعمال کا کھیت بے ادبی کی بادِ سموم اور گستاخی کی بادِ صرصر سے اُجڑ جائے گا، اور تمھیں پتہ تک نہ چلے گا اور روزِ قیامت یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا کہتے ہوئے کفِ افسوس ملو گے۔ اَلْحَذَرُ اَلْحَذَرُ یٰاَیُّهَا النَّاسُ وَالْمُدَبِّرُ ط ۱۲ منہ سلّمہٗ ربّہٗ سبحانہٗ و تعالیٰ ط

۲- نورِ حکمت : تعظیمِ رسول " عَلَیْهِ اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ سَلَامٍ " عینِ ایمان " ہے ۔

☆ عقل جسم کے اعضا پر حکمران ہے۔ جو علم، فہم اور شعور کا مقر ہے۔ سینہ، الہام، انوان، ایمان اور حواسِ خمسہ انوار کا موطن ہے۔ بقولے اَلنُّوْرُ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ اِنْفَسَحَ ط نور جب سینہ میں آتا ہے تو کھلتا ہے۔ قلبِ صنوبری "مضغہ"، قلبِ حقیقی کا آشیانہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ اِس کو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں۔ قلبِ ایمان تعظیم توقیر اور محبت کا مستقر اور زبان اظہار کا آلہ ہے۔ مقلّبُ القلوب جَلَّ شَانُہٗ کا مقصود صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا سے عظمتِ رسول ہے۔ حضور کی ادا دین اور آپ کی تصدیق ایمان ہے اور تعظیم ایمان کا جزوِ اعظم ہے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَهُوَ الرَّفِيْقُ بِالتَّحْقِيْقِ ط

۳- گُلِ حکمت : - اِتّباعِ تامِ رسولِ انام عَلَیْهِ اَجْمَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ ط کمالِ ایمان " ہے۔

☆ حضور نور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط کے قلبِ اطہر میں نور کا سمندر موجزن ہے۔ جس سے فوارہ کی طرح نور کی شعاعیں اور لہریں ہر ایک مومن کے قلب میں پہنچ رہی ہیں اور ایمان اِس رشتۂ قلبی سے قائم ہے۔ اِس گلستانِ نور کا ہر غنچہ و گل " مومن " پُر نور اور ہر شگوفہ اور پودا رشکِ طور ہے۔ اشتیاقِ محبت سے جب غنچہ کی آنکھ کھلتی ہے تو بلبلِ باغِ رسالت کی زبان فرفشاں سے درود شریف کے انوار کے پھول کھلتے اور محبت کے نغمے پھوٹتے ہیں ؎

سلامے یا رسولَ اللّٰہ سلامے ۔۔۔ فرستادم بدرگاہت پیامے

خدارا سوئے مشتاقاں نگاہے ۔۔۔ بیا پیے گر نباشد گاہے گاہے

۴- آئینۂ حکمت : گستاخیِ رسول " صَلَّی اللّٰهُمَّ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط صریح کفر ہے۔

☆ ذاتِ مصطفٰے عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ ط سے عناد اور ذکرِ مصطفٰے " درود شریف " سے اعراض اور اعتراض " اَلْاَمَانُ الْحَفِيْظُ "، اپنے دل کے آئینہ میں دیکھ۔ مارِ بد عقیدگی نے ڈس کر تیرا جانِ ایمان سے رشتہ کاٹ دیا ہے، تیری زبان زہر آلود عقل بے شعور اور دل اندھا ہے۔ توہینِ رسالت، توہینِ الوہیت کو مستلزم ہے اور ادنیٰ بے ادبی رسولِ عربی صریح کفر ہے۔ " تف بر تو ہزار بار تف "

ط

لے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کی روح ہیں۔ ہر آن ہر زمان اور ہر مکان میں موجود " حاضر ناظر " جس عضو میں روح نہ ہو وہ عضو معطل، مفلوج اور بیکار مانند کفار " مردہ " ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیئے نور نہیں۔ روحِ مصطفٰے کو کائناتِ عالم کی ہر شئی میں موجود جاننا، پہچاننا اور

بقیہ اگلے صفحہ پر

○ فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ

★ معزز قارئین کرام! تارکین معاندین منکرین درود وسلام پر زجر و توبیخ عتاب عذاب کے چند ایک عبرت آموز واقعات تحریر کرتا ہوں۔ معاذنا اللہ بجاہ صاحب الصلوٰۃ والسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ط

★ صنعاء میں ایک قاری قرآن جو اندھا، گونگا اور بہرہ ہو گیا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی اور قرآن پاک خوش الحانی سے پڑھا کرتا تھا اس نے ایک روز جان بوجھ کر يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (سورۃ الاحزاب) کی بجائے عَلَى الْعَلِيِّ پڑھا تو اسی وقت اس کی یہ حالت ہو گئی۔ پہلے بالکل وہ صحیح وسلامت تھا۔ "نزہۃ المجالس"

★ ایک شخص بزمانہ حضور سید الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" نام مبارک بے ادبی سے لیتا اور از راہ تمسخر منہ ٹیڑھا کر کے پڑھتا تھا۔ اللہ عزیز ذوالانتقام کو اپنے محبوب پاک کی یہ بے ادبی اور گستاخی پسند نہ آئی اور اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ گستاخان بارگاہ حبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرے آخری عمر میں قبیح ہو جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کے چہرے بھیانک ہو کر قابل نفرین بن جاتے ہیں ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنہ پاکاں زند "مثنوی روی"

★ ایک رئیس اعظم جو مؤطا امام مالک علیہ الرحمۃ مستند کتاب مستطاب حدیث پاک سے بڑی محبت رکھتا تھا اس نے ایک کاتب سے کہا مجھے مؤطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کر دے۔ اس نے تحریر کر دیا لیکن جہاں حضور نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اسم گرامی آتا وہاں وہ خیانت کرتے ہوئے درود شریف نہ لکھتا۔ حالانکہ مؤطا شریف میں لکھا ہوتا جب اس نے رئیس کو وہ نسخہ مبارک پیش کیا اور انعام واکرام لینا چاہا تو اچانک اس کو کاتب کی خیانت کا پتہ چل گیا۔ اس رئیس نے انعام کی بجائے اسے دھتکار کر نکال دیا اور وہ کاتب کنگال ہو گیا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا اور اسی طرح فاقوں کی

بقیہ حاشیہ

ماننا دل کے نور سے ہے مومن کو دل کا نور اور قرب درود شریف سے ملتا ہے۔ لیکن جو دل ہی حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حضور بے نور ہو۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر، "بے نور" "اندھا" ہو گا اور شان مصطفےٰ سے بہرہ العیاذ باللہ "۱۲ منہ نور اللہ قلبہ بنور الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ط

حالت میں مرگیا۔ مَاتَ هُوَ اَقْبَحَ مَوْتَةٍ اور نہایت قبیح موت مرا۔

★ فقیر غفرلہ نے اپنے زمانہ میں کئی ایک ایسے عُلماءِ سُوء سُنے اور دیکھے ہیں۔ جو حضور نورِ مجسّم شفیعِ معظّم فخرِ آدم و بنی آدم احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفےٰ علیہ افضل التحیۃ و اطیب الثناء کی شانِ پاک میں اختلافی مسائل چھیڑ کر گستاخیاں بے باکیاں کیا کرتے وہ نہایت بُری موت مرے ایک شخص سرورِ کونین نبی الحرمین " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذاتِ پاک میں ایسے الفاظ کہتا جو یارسول اللہ کہے اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور وہ کافر ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ ط لوگوں نے دیکھا کہ وہ آخری عمر میں پاگل ہوگیا اور گندگی کھاتا پھرتا تھا اسی حالت میں گستاخیوں کی سزا پا کر مرگیا۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو اپنے محبوب رسول " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ادنیٰ سی توہین بھی گوارا نہیں

★ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں درود شریف کا ترک تو درکنار، مانعین اور منکرین کا کیا حال ہوگا اور گستاخیاں ؟ " اَلْعِیَاذُ بِاللہِ ط کیا وہ اِن وعیدات کے حامل نہ بنیں گے ؟ اللہ جل شانہٗ کے غضب اور قہر سے بچ جائیں گے ؟ انسان کا چہرہ اُس کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب دل بُغض اور عداوت کے غلّ سے بھرا ہوا اور حُبِّ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے یکسر خالی ہو تو کیا اُن کے چہرے اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ (سورۃ آل عمران) کی تصویر نہ ہونگے ؟ ؎

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سَر بسَر
ارے کھائے تجھ کو تپِ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

اُن کے دل " فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ [عله] سے بھرے ہوئے ہیں۔ اِن دلوں کا علاج تو توبہ اور درود شریف تھا۔ جس کے وہ منکر ہوگئے۔

★ ایک شخص جب بھی محبوب ربّ العٰلمین جل و علا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ پاک، ذکرِ پاک سُنتا تو درود شریف میں بُخل سے کام لیتا اور کنارہ کشی کرتا اور دوسروں کو بھی روکتا ٹوکتا تھا اس کی سزا اُس کو یہ ملی کہ اُس کی زبان بند ہوگئی اور وہ اشارے سے بات بھی نہیں کر

عله پ۱ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۰ اُن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے اور اُن کے طرزِ عمل سے اللہ سُبحانہٗ مرض کو اور زیادہ کرتا ہے۔ منافق کا مقام، جہنّم کی سب سے نچلی گھاٹی ہوگا۔ منافق کی ایک قسم صلح کُل ہے جو تمام دینی تبلیغی اور اعتقادی اُمور میں فساد کی جڑ ہے اور تقیّہ نفاق کی تصویر کا عکسی رُخ ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

سکتا تھا "پہنچی وُہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا" اور اسی حالت میں جہنّم رسید ہوگیا۔

★ ایک کاتب جب حدیثِ پاک کی کتابت کرتا قصدًا دُرُود شریف لکھنا چھوڑ دیتا۔ کاغذ یا وقت کی بچت کرتا۔ اس کے ہاتھ میں آکلہ "پھوڑا" نکل آیا۔ اور اُسی کے درد سے تڑپتا ہُوا مر گیا اور دوسروں کے لیئے عبرت بن گیا۔

★ ایک مُنشی بوقتِ کتابت نامِ اقدس پر دُرُود شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بجائے علاماتِ مُہملہ لکھ دیتا جو کہ شعارِ نجدیّہ، نُدوِیّہ ہے۔ اُس کو دُنیا میں سزا یہ ملی کہ اُس کا ہاتھ کٹ گیا اور قیامت کی سزا تو وُہ قہّار و جبّار ہی جانتا ہے کہ اُسے کیا ملے گی یا کیا مِل رہی ہے۔ اَللہُ ربُّ العِزّت محفُوظ فرمائے۔ "شفاءُ السّقام فی زیارۃِ خیرِالانام"

★ ایک شخص کا انتقال ہوگیا اُس کی قبر کھودی گئی تو ایک کالا سانپ نکلا۔ لوگوں نے گھبراہٹ میں قبر بند کردی۔ دوسری جگہ کھودی تو وُہی کالا سانپ موجُود تھا اِسی طرح ہوتا رہا۔ آخر کار سانپ نے زُبانِ حال سے کہا تُم جہاں کہیں بھی قبر کھودو گے میں وہاں موجُود ہوں گا کیونکہ یہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نام نامی اسمِ گرامی سُنتا تو دُرُود شریف پڑھنے سے بُخل کرتا تھا۔ اِس کے بُخل کا مَیں عالمِ برزخ میں شکلاً سانپ ہُوں۔ "شفاءُ القلوب" "ھٰذا" تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

○ تنبیہ:۔ "صحیح احادیثِ مُبارکہ سے" نبیّ کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اسمِ ہمایوں پر تحریرًا، تقریرًا دُرُود شریف لکھنا اور پڑھنا مومن پر لازمی الامر ہے۔ بُخل۔ کنجوسی۔ کینہ کی وجہ سے وقت، کاغذ کی بچت، دُرُود شریف کی بجائے مُہمل اشارات پر اکتفا کرنا خوارج کا طریق کار ہے۔ سب سے پہلے اِس کی ابتدا بنو اُمیّہ کے زمانہ میں ہُوئی۔ نجدیہ نے اُسے اپنایا اور وہابیّہ نے پروان چڑھایا تا حال اُن کی یہ بھونڈی روش اُن کی تصانیف سے ظاہر ہے اور تاویلاتِ فاسدہ کاسِدہ میں اُلجھ کر اب تک جاری رکھے ہُوئے ہیں یہ علامات، بدعتِ سیّئہ ہیں۔ لطیف، پاکیزہ ذہن کے لیئے مکروہ

ــہ یہ شخص نو تھے جو زمین میں فساد کرتے اور اصلاح نہ چاہتے۔ سورۃ النمل ۴۸

تحریر کی حد تک قابلِ نفرین ہیں۔ درود شریف جو ایک نہائیت پاکیزہ اور جامع دُعائیہ کلمہ ہے اور وہ زبان اور دہنِ مبارک ہے۔ جس سے درود شریف نکلتا ہے۔ اُس کی پاکیزگی اور طہارت کے کیا کہنے جن کو ملائکہ اپنے نوری پروں سے مس کرتے سونگھتے اور خوش ہو ہو کر چومتے ہیں یہ مومن کا محبّت سے حقِ غلامی ادا کرنے کا ایک اعلیٰ ترین طریقہ ہے۔ ایسے مبارک اور پاکیزہ کلماتِ دُعائیہ کو مہمل اور بے معنیٰ الفاظ سے بدلنا مومن کی شان سے بعید ہے اور یہ کاہلوں اور جاہلوں کا طریق کار ہے اور مومن کی شان کے لائق نہیں کہ ربِّ کریم کے وظیفہ کو لایعنی نشان سے بدل دے۔" وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۝ سورۃ طٰہٰ ۴۷

☆ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ ربی فرماتے ہیں۔

○ سب سے پہلے جس شخص نے درودِ پاک کو کلمۂ مہملہ میں لکھا تھا۔ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا قانونِ قدرت بھی یہی تھا۔ کیوں نہ ہو جو چور مال کی چوری کرتا ہے اُس کے متعلق حکم خالقِ کائنات یہ ہے فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا پس کاٹ دو اُن کے ہاتھ۔ سورۃ مائدہ ۳۸ اس بدنصیب نے مال تو نہیں مال سے گراں بہا چیز، "عظمتِ مصطفےٰ ﷺ" کی چوری کرنے کی سعی کی دُنیا میں تو اُس کا ہاتھ بطورِ سزا کٹا اور قیامت کی سزا اس پر مستزاد، حالانکہ عند اللہ مال کی چوری سے عظمتِ مصطفےٰ، شانِ مرتضےٰ، کمالِ مجتبےٰ ﷺ، کی چوری کی سزا بہت زیادہ اور سخت ہے۔ قُطِعَ ذُرِّيَّتَهٗ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدًا اُس کی نسل ہی منقطع ہو گئی۔

☆ امام محی الدین علیہ الرحمۃ کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں۔

يُكْرَهُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّرَقُّمِ بِالْكِتَابَةِ بَلْ يَكْتُبُ بِكَمَالِهٖ وَلَا يَسْأَمُ مِنْهُ الْاَحْرَمَ خَطًّا عَظِيْمًا	درود شریف کو اشارہ کنایہ سے لکھا مکروہ تحریمہ ہے بلکہ پورا درود شریف لکھے۔ کلمۂ مہمل سے درود شریف لکھنا حرام گناہِ عظیم ہے ۵

"گر حفظِ مراتب نہ کُنی زندیقی"

○ "اَلدِّيْنُ كُلُّهٗ اَدَبٌ" کے تحت اِس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اسمِ گرامی "محمد ﷺ" پر "عزّ وجلّ" نہ لکھا جائے۔ لاریب حضور "ﷺ" بارگاہِ صمدیت میں عزیز بھی ہیں اور جلیل بھی لیکن یہ وصف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے لئے

۵ بس راہبری میں راہزن۔

خاص ہے۔ عَزَّوَجَلَّ ، جَلَّ مَجْدُہٗ ، ربُّ العِزّت ، جَلَّ وَعَلَا ، تعالےٰ ، تبارک ، سُبْحَانَہٗ عَزَّ اِسْمُہٗ لکھا جائے گا۔ جب بھی اسمِ پاک لکھے یا پڑھے تو لازمی طور پر مُبارک القاب لکھے اور یہ آدابِ مُحبّت سے ہے۔ اور صرف رب یا اَللّٰہ لکھنا ادباً منع ہے۔

قُرآنِ پاک : پ۹ سورۃُ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۸۰

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص	اور اللّٰہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اُسے اُن سے پُکارو۔

○ معبودِ حقیقی تو ایک ہے اور اُس کے اسمآءِ مُبارک بہت اور وُہ سب توقیفی ہیں۔ حضور "ﷺ" سے سُنے ہُوئے اُن کے علاوہ کسی اور نام سے پُکارنا منع ہے۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کو اللّٰہ میاں کہنا یا لکھنا بالکل ہی خلافِ شریعتِ مُطہّرہ ہے اور یہ جُہلاء کا طریق ہے اور بعض عُلماء دورِ حاضرہ نے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کو اَللّٰہ صاحب لکھا ہے یہ لکھنا ممنوع اور معیُوب ہے۔ ایسی مُرَوّجہ اور قبیحہ عادات سے مُصنّفین کو بچنا چاہیئے۔

☆ حُضُور دانائے سُبُل فخرِ رُسُل مولائے کُل مُحمّدِ مُصطفےٰ "ﷺ" کے اسمآءِ گرامی پر" صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ، عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَآءُ ، عَلَيْهِ اَطْيَبُ الصَّلٰوةِ وَاَحْسَنُ السَّلَامِ " کے مُبارک القاب جو شایانِ شان ہیں لکھے اور شانِ اطہر سے گرے ہُوئے الفاظ، القاب ہرگز ہرگز نہ لکھے آنجناب آنحضور، آنحضرت، آنسرور کے الفاظ سے توہین کی بُو آتی ہے۔ اور یہ الفاظ شانِ نبُوّت کے لائق نہیں۔ فی زمانہ اِن کا بہت رواج بڑھ گیا ہے۔ احتراز کرنا چاہیئے۔ بچنا اَولیٰ ہے اور جُملہ انبیآء و مُرسلین کے لیئے عَلَيْهِ السَّلَامُ ، سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لکھے مثلاً سیدنا ابُو البشر آدم عَلَيْهِ السَّلَام لکھا جائے " ﷺ " نہ لکھا جائے۔ یا یُوں لکھا جائے ابُو الانبیآء سیدنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور تمام انبیآء کے لیئے عَلَيْهِم

علہ اَللّٰہ تعالیٰ جوّاد ہے کو سخی نہ لکھے یہ اسمِ پاک " خُدا " کی وجہ جواز یہ کہ برصغیر میں یہ نام اکثر اَولیآء کاملین، عُلماءِ ربّانیّین نے اپنی اپنی تصنیفات میں استعمال کیا ہے اِس کے سوا کوئی اور دلیل نہ پائی۔ یہ مستعمل لفظ فارسی ہے - چھوڑ دو اُن ناموں کو جو قیاسی وضعی اور بے معنی اور حُسنِ اَدب کے خلاف ہوں۔ ۱۲ منہ
(حاشیہ: عاشقِ معشوق)

السَّلَام کا لفظ ہوگا۔ جو قرآنِ پاک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ سے ثابت ہے اور صلوٰۃ کا (سورۃ الصّٰفّٰت ۱۸۱) لفظ بغیر وسیلہ جلیلہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نہ لکھا جائے۔ اسی طرح ملائکۂ مقربین اور ملائکۂ رُسل کے لئے بھی علیہ السلام لکھا جائے۔

علاماتِ مکروہ :۔ اللہ تعالیٰ کی بجائے تعہ اور جَلَّ شَانُہٗ کی بجائے جہ لکھنا منع ہے۔ درود شریف صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بجائے ص ، صہ ، صلعم ، صلّے اور علیہ السلام کی بجائے عہ ، عم اور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بجائے رض اور کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ کی بجائے ک اور رحمۃ اللہ علیہ کی بجائے رح لکھنا ناجائز ہے۔ "وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا"

وَكَذَا اِسْمُ رَسُوْلِهٖ بِاَنْ يَكْتُبَ عَقْبَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْخَلَفِ كَالسَّلَفِ وَلَا يَخْتَصِرُ كِتَابَتُهَا بِنَحْوِ صلعم م ، عم فَاِنَّهٗ عَادَةُ الْمَحْرُوْمِيْنَ ط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ پاک پر پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا طریقہ خلف تا سلف صالحین ہے اور علامتِ صلعم ۔ م ۔ عم لکھنا عادت محرومیوں کی ہے۔

" فتاوٰی حدیثیہ لامام زین العابدین عراقی علیہ الرحمۃ الباقی "

☆ صحابہ عظام، ازواجِ مطہرات، اہلِ بیت اطہار کے لئے علیہ السلام نہ لکھا جائے بلکہ اُن سب کے لئے قرآنی آیتِ کریمہ سے رضی اللہ عنہ قطعیت کے ساتھ مختص ہے۔[1] اور تابعین اور اولیائے مقربین کے لئے جواز کی دلیل کہ رضی اللہ عنہ لکھنا جائز ہے اور نہ لکھنا وجۂ امتیاز افضل و اولیٰ ہے۔ جملہ اولیاء ربِّ کریم کی رضا کی راہ میں ہیں اور صحابہ کبار رضا کے مقام پر پہنچے ہوئے۔ "رضا اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی بندہ کے حق میں کرامت، رحمت، فضل و کرم اور ارادۂ ہدایت و ثواب ہے اور بندہ کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ رضا دوسرا نام ہے اطاعتِ کاملہ اور اتباعِ تام کا اور یہ احوال سے ہے۔ مقامِ رضا پر صحابہ کرام کو

[1] آئمۂ فقہاء، مشائخ فقراء سلسلہائے عالیہ برگزیدہ صوفیہ شرفنا اللہ تعالیٰ باسرارہ القدسیہ پر لفظ ترضی بالاجماع بلا نزاع و بلا اختلاف مندوب مرغوب اور محبوب ہے۔ "باستدلال اشارۃ النص" وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (سورۃ التوبہ ۱۰۰) " قَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْاَذْكَارِ ج " رضاءِ الٰہی کے راہ حصول میں ہی وصول ہے۔ الخ

☆ ربُّ العزت نے اپنی رضا کا تاجِ زریں اُن کے سروں پر سجایا۔ جنہوں نے اپنے رب کو راضی کر لیا۔ اور وہ بھی اپنے رب پر راضی ہو گئے۔ رضا سراسر وہبی ہے نہ کہ از قسم مکاسب اس مقامِ رضا سے اوپر کوئی مقام نہیں۔ جو جذبہ سلوک کے مقامات کی انتہا ہے۔ سُبحان اللہ اِن سروں پر رضا کا تاج کتنا سجتا ہے ۱۲ منہ غفرلہٗ

م

فائز المرام کر دیا گیا۔ ولائیت کے سارے مدارج صحابہ کرام پر ختم ہو گئے جیسے نبوت و رسالت محبوبِ ﷺ پر ختم ہوئی۔ یہ مرتبۂ رضا کتنا عظیم عطیۂ خداوندی ہے۔

☆ سیدنا علی مرتضیٰ، حسنین کریمین کے لیئے علیہ السلام لکھنا یا کہنا منع ہے اور یہ شعائرِ رافضیہ ہے اس سے بچنا اَولیٰ و افضل ہے۔ اگرچہ معنیً اِس کا اطلاق اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کی مانند صحیح ہے۔ اَولیائِ عظام، عُلماءِ کرام آئمۂ دین سَلَف تا خَلَف اور مُومنینِ مُتقین کے لیئے قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز، رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ، نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ، طَابَ اللّٰہُ ثَرَاہُ، اَعْطَرَ اللّٰہُ تُرْبَتَہٗ کے القاب لکھے جائیں۔ اکثر جُہلاء کا طبقہ اپنا نام لکھتے وقت مثلاً محمدؐ علیؑ لکھتے ہیں۔ یہ علامات نہیں لکھنی چاہیئں اور نہ یہ نام لیتے وقت درود شریف پڑھا جائے۔ ہاں نام لیتے وقت اَدب ضروری ہے۔ ٹیڑھے میڑھے توڑ موڑ کر نام سے نہ پکارے اور نہ لکھے۔ مثلاً محمد شفیع کو م ش نہیں لکھنا چاہیئے۔ انگریزی میں M یا MOHD نہ لکھے بلکہ پورے سپیلنگ کے ساتھ MOHAMMAD لکھے نام کے اثرات سے شخصیت متأثر ہوتی ہے۔ لہٰذا سب سے افضل نام اَللّٰہ ربُّ العزّت اور نبیِ پاک ﷺ کے نام مُبارک ہیں۔ محمد عبدُاللہ، محمد عبدُالکریم، محمد عنایتُ اللہ، محمد عبدالرحمٰن نام رکھے نہ کہ دُشمنانِ اسلام کے نام رکھے مثلاً پرویز، یزید۔ عام مُومنین کے انتقال کے بعد مرحوم، مغفور کے الفاظ لکھنے جائز ہیں۔

تحقیق الفاظ :۔ عَبد، غُلام، وَلد "یہ تینوں عربی الفاظ ہیں مُولّف"

○ عبدُالرّسول[1]، عبدُالمُصطفیٰ یہ نام غلامِ رسُول، غُلامِ مُصطفیٰ کے معنوں میں ہوں گے۔ اگر غُلام کی نسبت اَللّٰہ کی طرف ہو تو اَللّٰہ کے اسمِ پاک کی عظمت اور عربیّت کاملہ کی وجہ سے معنیٰ بندہ ہوگا نہ کہ نوکر۔ لہٰذا غُلامُ اللّٰہ بھی نام جائز ہے بمعنی عبدُاللّٰہ اور اگر یہاں معنیٰ نوکر اَللّٰہ کا لیا جائے تو شانِ عظمتِ خُداوندی کے خلاف ہے۔ اگر غُلام کی نسبت

[1] عظمتِ کبریا اور عزّتِ مُصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم "خالق اور مخلوق" کا خاص خیال رکھا جائے تاکہ شائبۂ شرک کا خطرہ نہ رہے۔ اِس معنیٰ میں اگر غُلامُ اللّٰہ نام جائز ہے تو عبدُالمُصطفیٰ کیوں جائز نہیں؟ یہاں معنیٰ غُلامِ مُصطفیٰ ہوگا۔ عبدُالنّبی عبدُالعلی عبدُالمُطلب، عبدُالرّسول یہ افضل ترین نام ہیں کہ مَظہرِ جمالِ مُصطفوی ﷺ ہیں۔ عبدالمصطفیٰ محمد عنایتُ اللہ نقشبندی مجددی

مخلوق کی طرف ہو تو معنیٰ نوکرا ور غلام اور بیٹا بھی۔

قرآنِ پاک : پ۱۶ سورۂ مریم آیتِ کریمہ ۱۹۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○	بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہُوا ہوں کہ میں تجھے ایک سُتھرا بیٹا دُوں۔

① یہاں ہر دو مقام پر غلام کا معنیٰ بیٹا ہے لیکن اگر غلام کی نسبت اللّٰہ سُبحانہٗ وتعالےٰ کی طرف ہو مثلاً غلامُ اللّٰہ تو معنیٰ بیٹا نہیں ہوگا یہ کفر اور شرک ہے بلکہ اللّٰہ کا بندہ مُراد ہوگا۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط پ۲۴ سورۃ الزمر ۵۳	تم فرماؤ اے میرے وُہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللّٰہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو

② ان آیاتِ کریمہ میں ربِّ کریم نے اپنے رسُولِ کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کو حکم دیا کہ آپ اپنے غلاموں سے فرما دیں۔ اَے میرے بندو!

لِعِبَادِیْ کہہ کے ہم کو شہؐ نے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

احادیثِ مبارکہ میں مولیٰ، غلام کے معنیٰ میں بھی مُستعمل ہے مثلاً سالم مَوْلیٰ اَبِی حُذَیفہ، ابو رافع مَوْلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اور بھی کئی ایک معانی ہیں۔ محبُوب، مالک، قریب گہرادوست۔ مددگار۔ سردار۔ بادشاہ۔ خُداوند تعالیٰ۔ آزاد کردہ غلام وغیرہ۔

من کیستم کہ با تو دم دوستی زنم چندیں سگانِ کُوئے تو یک کمتریں منم

☆ حقیقت میں عبدُاللّٰہ، وُہ ہے جو عبدُ المُصطفےٰ ہے جو عبدُ المُصطفےٰ نہیں وُہ عبدُ الطّاغوت ہے مولائے کائنات علی مُرتضےٰ کرّم اللّٰہ تعالےٰ وجہہٗ کا قول ہے ؎[1]

اَحْسَنُ قَوْلُ الْمُرْتَضٰی فِیْ اَحْمَدَ رضی اللہ عنہ اِنِّیْ لَعَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

گفتم چہ گوئی؟ گفتا جان و دِل
گفتم چہ خواہی؟ گفتا غلامے

---

[1] کتنی اچھی بات سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ نے شانِ احمد "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" میں فرمائی کہ میں محمد "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے غلاموں سے ایک غلام ہُوں۔ یہ فقیر اضعفُ العبید عرض کُناں ہے ؎

تابِ وصلت کار پاکاں من از ایشاں نیستم چوں سگانم جائے دِہ در سایۂ دیوارِ خویش

تیرا کرم کہ آپ ہی میرے دِل میں بس گئے | مجھ کو تو جستجو تھی تیرا نقشِ پا ملے

☆ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "صحیحین مسلم و بخاری شریف"

○ ایک سفر میں رسولِ اعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ساتھ تھا تو میں کُنتُ عَبدَہٗ وَخَادِمَہٗ [ط] آپ کا غلام اور نوکر تھا۔ یہاں عبد سے مراد غلام اور خادم ہے [ط]

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ | مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

"القصیدۃ البردہ شریف" امام محمد بوصیری علیہ الرحمۃ ۱۳

[ط] بے شک اپنا نام محمّد رکھے جانے کی بدولت حضورِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" سے میرے لئے ایک عہدِ شفاعت ہے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تو ساری مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔

☆ بروایت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [ط]

اِنَّہٗ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَادٰی مُنَادٍ اَلَا لِیَقُمْ مَنْ اِسْمُہٗ مُحَمَّدٌ اَوْ اَحْمَدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَلِیَدْخُلَ الْجَنَّۃَ کَرَامَۃَ مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ الْاَئِمَّۃُ بِالتَّصْرِیْحِ [ط]	روزِ قیامت مُنادی ندا کرے گا۔ خبردار! جس کا نام محمّد یا احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنّت میں داخل ہو جائے اور یہ اعزازًا وکرامۃً باسمِ پاک محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

☆ ایک روائت میں فرمایا۔ اَللّٰہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں۔ جو تمام رُوئے زمین پر پھر کر اس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں کوئی محمّد یا احمد نامی شخص ہوتا ہے۔ نیز حدیثِ قدسی میں فرمایا۔

اِسْتَحْیِیْ اِنَّ عَذَابَ النَّارِ مَنِ اسْمُہٗ اِسْمُ حَبِیْبِیْ [ط] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "	اَللّٰہ حیا کرتا ہے کہ جہنّم کا اُسے عذاب دے جس کا نام میرے حبیب کے نام پر ہو۔

○ مطلب یہ کہ جس طرح اُس کا مُسمّٰی حق تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اِسی طرح یہ اسم بھی بہت پیارا ہے۔ یہاں تک کہ واسطے اکرامِ حضور محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے داخل نہیں کرے گا جہنّم میں مگر اُن کے تن کو مسخ کرکے [ه]

اندریں اُمّت نباشد مسخ تن | لیک مسخ دل بود اے ذُو الفطن

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ اِسْمُہٗ مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "	یقیناً اَللّٰہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بخشش اور رحمت کرتے ہیں اُس کے لئے جس کا نام محمّد، احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اسمِ محمّد، حمد سے مُشتق ہے اَللّٰہ ربُّ العرش محمود ہے۔ تورات میں اسمِ پاک محمّد اور انجیل میں احمد ہے۔ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" [ط]

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبدُ اللہ علیہما الرحمۃ سے روایت کی ہے۔ حافظُ الحدیث ابُوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُنکی موت کے بعد میں نے اُنہیں خواب میں دیکھا کہ وُہ آسمانِ دُنیا میں فرشتوں کی اِمامت کرا رہے ہیں۔ میں نے پُوچھا آپ نے یہ مرتبہ کیسے پایا تو اُنھوں نے

بقیہ حاشیہ

اُمت حمّادون، حمدًا، لواء الحمد اور مقامِ شفاعت مقامِ محمُود ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا ط

☆ یہ اسمِ محمّد " ﷺ " ایسا کریم و شریف ہے کہ اشرف اسمائے حضور سے ہے اور تمام اسماء سے خاصُ الخاص ہے۔ اِس نام کا آج تک کوئی نہیں ہُوا اور جنّت میں سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کو اُن کے اکرام کے لیئے ابُو محمّد کنیت سے پُکارا جائے گا۔ یہ اُن کے لیئے بہت بڑی عظمت کا مُظہر ہو گا۔

☆ اس فقیر پُر تقصیر کا نام محمّد عنایتُ اللہ ہے۔ اسمِ اللّٰہ، غفورٌ رحیم کا اور اسمِ محمّد رؤُفٌ رحیم کا جلّ وعزّ و صلّی اللہ علیہ وسلّم اور درمیان میں یہ بندہ عاصی۔ بفضلہٖ تعالیٰ اُمید واثق ہے کہ اِن اسماءِ مبارکہ کی برکت سے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہر مشکل منزل نزع، قبر، حشر، میزان، پُلصراط میں فضل فرمائے گا اور اِن اسماءِ پاک کے انوار ممد و مُعاوِن ہوں گے۔ میرے پاس تو یہ ہمنامی اسماءِ پاک ہی سرمایۂ نجات ہے اور کوئی عمل نہیں اس پر شکر پروردگار کرتا ہُوں کہ میرے لئے یہی کافی وافی شافی ہے ؎

تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر ہستیم میانِ دو کریم

اک غفورٌ رحیم تے اک رؤُفٌ رحیم منگتا میں اک سخی دربار نے دو
میری کشتی نوں موج دا ڈر کی اے میری کشتی دے کھیون ہارنے دو

☆ صلوٰۃ کا لفظ بغیر سلام اور اسی طرح سلام کا لفظ بغیر صلوٰۃ کے لکھنا۔ پڑھنا مکروہ تحریمہ اور ناجائز ہے ایک مُحدِث حدیث لکھتا اور آپ کے اسمِ مُبارک پر صرف صلوٰۃُ اللہ علیہ لکھا کرتا تو ایک بار خواب میں اُس نے نبی کریم " ﷺ " کی زیارت کی تو آپ نے اُسے جھڑکا اور فرمایا تو پُورا دُرُود شریف کیوں نہیں لکھتا اور تو چالیس نیکیوں سے کیوں محرُوم ہوتا ہے۔ "جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب"

☆ پُورا دُرُود شریف "صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم" ہے۔ نہ کہے صلی اللہ علیہ اور نہ کہے صرف علیہ السلام ط، یہ حکم بمقتضائے ظاہر آیتِ کریمہ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے ہے۔ کیونکہ اللہ سُبحانہٗ نے صلوٰۃ و سلام دونوں کا امر فرمایا ہے۔ دُرُود شریف " ﷺ " کے کلمہ مُبارکہ لکھنے کی بجائے مُہمل نشان لکھنا تخفیف ہی نہیں تنقیصِ شانِ نبُوّت بھی ہے اور اپنے قلبی غل کا مُظاہرہ جو کہ ایک مومن کی شان کے لائق نہیں۔ "ھٰکَذَا فِی الطحطاوی ط" اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کئی لاکھ احادیثِ مبارکہ لکھیں ہیں اور ہر حدیث پاک کے بیان میں عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لکھا کرتا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے درود شریف لکھنے کی برکت سے یہ شرف عطا فرمایا [1] "شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

۸

[1] حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پاک لکھتا جب وہ مرگیا تو میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ نوری سبز حلہ پہنے بیٹھا ہے میں نے کہا یار تم میرے دوست ہو یہ کیا ہے؟ فرمایا جب بھی اسم نبی "ﷺ" آتا تو میں درود شریف بانیت ثواب پورے کا پورے لکھا کرتا یہ خلعت بہشتی مجھے اسی کے عوض رب کریم سے عطا ہوئی ہے۔" یہ سعادت مؤلف دلائل الخیرات کے والد سلیمان الجزولی علیہ الرحمۃ کو بھی نصیب ہوئی"

☆ نیز فرمایا کہ ایک خوشنویس جو ہمیشہ کتابت کا کام باوضو کرتا۔ اُس کے پاس ایک بیاض تھی۔ جس پر وُہ لکھنے سے پہلے روزانہ درود شریف لکھتا اور پھر کتابت شروع کرتا۔ مرض الموت میں خوفِ خدا سے سخت گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ عمل صالح تو کوئی ہے ہی نہیں دیکھئے میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا ظہور ہوتا ہے۔ اُس کی اس حالت بے چینی میں ایک مجذوب غیب سے ظاہر ہوئے اور کہنے لگے تو کیوں گھبراتا ہے؟ تجھے مبارک ہو کہ تیری وُہ بیاض درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں پیش ہے اور اُس پر صاد ہو رہے ہیں۔

☆ علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ "مواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ" میں تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

○ اصالۃً صلوٰۃ وسلام حضور "ﷺ" کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہاں بالتبع آپ کے وسیلہ جلیلہ سے جملہ انبیاء ورسل، ملائکہ، اہلبیتِ اطہار، صحابہ کرام ازواج مطہرات علماء اور جمیع المؤمنین والمؤمنات غرضیکہ ہر اُمتی کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ وَشَفِیْعِ خَلْقِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ وَمَظْھَرِ لُطْفِہٖ وَقَاسِمِ رِزْقِہٖ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَصْحَارِہٖ وَمُھَاجِرِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَمِلَّتِہٖ وَاُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چالیس احادیث مبارکہ

فی فضل الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار
صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

○ احادیث مبارکہ میں سید الکائنات افضل الصلوات واکمل التسلیمات پر صلوٰۃ وسلام کے فضائل و فوائد لایعدّ ولا تحصٰی (لا تعداد و بے حد و بے حساب) "ان گنت" مذکور ہیں اور درود شریف پڑھنے والوں کی مدح و توصیف کے ساتھ وعدہ پر اجر عظیم کی بشارت اور تارکین، مانعین کے لیے عتاب و عذاب الیم کی وعیدیں مندرج ہیں۔ یہ منتخبہ چالیس* احادیث مبارکہ تحریر کرتا ہوں اور امت مسلمہ کے لیے رب کریم سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود وسلام بھیجنے کی ہدایت و توفیق مانگتا ہوں تاکہ اللہ جل مجدہ الکریم درود شریف کے انوار سے ہمیں بھی ایمان افروزی اور اطمینان قلبی کا کرشمہ عطا فرمائے آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم "وما توفیقی الا باللہ"

☆ ۱ **حدیث پاک**: بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی تُرٰی فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ

فرمایا بےشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی و مسرت ظاہر تھی اور فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ راضی نہیں اس سے کہ جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو ایک سلام آپ پر

* یہ چالیس احادیث مبارکہ بمطابق مبارک عدد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو اسم جلالۃ اللہ کے "م" کا مظہر اتم ہے۔ الفقیر

عَشْرًا ۔ | عرض کرے گا میں اُس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا۔

○ **تشریح:**۔ نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رضا کے لیئے اُمّتِ مرحومہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ایک درود شریف پڑھنے سے ربِّ کریم دس رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ شانِ کریمی ہے اور ایک سلام پر دس سلامتیاں نازل فرماتا یہ فضلِ الٰہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:**۔ بروایت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ "طبرانی"

قَالَ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ اَكْثَرُهُمْ صَلٰوةً وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا دَامَ يُصَلِّيْ عَلَيَّ فَلْيُقَلِّلْ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ لِيُكْثِرْ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سب سے زیادہ قریب میرا وُہ اُمّتی ہے جو سب سے زیادہ درود شریف بھیجتا ہے اور اُس پر فرشتے درود شریف بھیجتے رہیں گے جب تک وُہ درود شریف بھیجتا رہے اَب کم پڑھے یا زیادہ "

○ **تشریح:**۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کو اپنے قرب سے نوازا اور فرشتے اُس کے لیئے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک درود شریف پڑھتا رہے۔ ربِّ کریم کی رحمت اور فرشتوں کی دُعائے مغفرت کے لیئے اُمّتی کو اختیار دیا ہے کہ وُہ کم پڑھتا ہے یا زیادہ۔ اور مور، ماہی بھی (پرندے مچھلی) اُس کے لیے مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:**۔ بروایت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَرَّةً وَّاحِدَةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں

عَنْهُ عَشْرُ سَیِّاٰتٍ ط " رَوَاہُ النِّسَائِیُّ "

مٹا دی جائیں گی۔

○ **تشریح** :۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُن سے جب ارشاد فرمایا تو آپ سجدہ اُبو ذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ میں تشریف فرما تھے اور اس حدیثِ پاک میں جمعۃ المبارک کو آپ رضی اللہ عنہ کو درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس برائیاں مٹتی ہیں اور اظہارِ تشکر و امتنان پر لمبا سجدہ فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ط " دلائل الخیرات "

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتٰبٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتٰبِ ط " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " " رَوَاہُ مُسْلِم "

فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اُس کے گرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ اسمِ پاک کتاب میں لکھا رہے۔

○ **تشریح** :۔ اِس حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ جب تم کتاب، دیوار یا چارٹ بورڈ پر اسمِ مبارک لکھو تو درود شریف مکمل اور پورا لکھا کرو جب تک نام مبارک لکھا ہوا قائم رہے گا تجھے فرشتوں کے استغفار سے اجر اور مغفرت پہنچتی رہے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ط " دلائل الخیرات "

قَالَ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ[1] مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْئَلَ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ فَلْیُکْثِرْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ یَسْئَلِ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ وَلْیَخْتِمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم " فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ

کہا ابو سلیمان الدارانی نے (یعنی عبدالرحمٰن بن عطیہ علیہ الرحمۃ) کہ جو سوال کرے اللہ تعالٰی سے اپنی حاجت کا کثرت سے درود شریف پڑھے پھر اللہ تعالٰی سے دعا کرے اور دعا کے بعد بھی درود شریف پڑھے اور دعا ختم کرے۔ بے شک اللہ تعالٰی درود شریف اوّل آخر کو قبول

[1] ازاولیاءِ متقدمین، دمشق ملک شام ۲۰۵ھ

ــــه اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ ط

۸

ھُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَابَیْنَھُمَا ط

فرماتا ہے۔ وُہ کریم ہے درمیانِ دُعا کو بھی قبول فرمائے گا۔

○ **تشریح** :۔ حدیثِ پاک سے مُستنبط ہوتا ہے جو دُعا یا عِبادت کے اوّل آخر درُود شریف پڑھے۔ درُود شریف ہر صورت میں قبول ہے۔ وُہ رَد نہیں ہوتا تو ربِّ کریم دونوں درُودوں کے درمیان دُعا۔ عبادت کو بھی قبول فرمائے گا یہ اُس کی شانِ رحمت سے بعید ہے کہ اوّل آخر کے کلمات قبول کرے اور بیچ رد کر دے۔ درُود شریف اوّل آخر پرندے کے پَر کی مانند ہے۔ پرندہ پَروں سے اُڑتا ہے بِعَیْنِہٖ دُعا اور عِبادت درُود شریف کے پَروں سے اُڑ کر عرشِ عظیم پر جا کر قبولیت پائے گی۔ فی زمانِنا آئمۂ مساجد کے لئے خصوصی عرض ہے کہ دُعا مانگتے وقت اوّل، آخر درُود شریف پڑھا کریں اور مُقتدیوں کو بھی ہدایت کریں تاکہ دُعائیں قبول ہُوں۔ "درُود شریف کی عادت بھی عبادت ہے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّوْلَی النِّعْمَۃِ
وَمُؤْتِی الرَّحْمَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "رواہ صحیح مسلم"

قَالَ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃَ مَرَّۃٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَلْفَ مَرَّۃٍ حَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ وَثَبَّتَہٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ "عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ" وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَجَآءَتْ صَلٰوتُہٗ عَلَیَّ نُوْرًا لَّہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی

فرمایا رسولُ اللہ ﷺ "نے جو دُرُود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور جو دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ سَو بار اور جو پڑھے ہزار[۴] بار تو اللہ تعالیٰ دوزخ حرام فرما دیتا ہے اُس کے جسم پر اور بوقتِ نزع ثابت رکھے گا کلمہ طیبہ پر دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالمِ برزخ میں - قبر کے سُؤال وجواب پر ثابت قدم رکھے گا- درُود شریف کا نُور اُس کا مُمد ومُعاون ہوگا سُؤال و جواب میں اور داخل ہوگا وُہ جنّت میں اور اُس کے دُرود شریف کا نُور آئے گا پُل صراط پر جو پانچ سَو سال

۴ ــــ جو پڑھے سَو بار تو اللہ تعالیٰ ہزار بار

الصِّرَاطِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَّاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ ط

کی دُوری تک ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُس کو ہر درُود شریف کے بدلے جنّت میں محل عطا فرمائے گا۔ اب اُتنی کم پڑھے یا زیادہ ۔

مَیں گدائے مصطفےٰ ہُوں میری عظمتیں نہ پُوچھو
مجھے دیکھ کر جہنّم کو بھی آگیا پسینہ
نہ کلیم کا تصوّر نہ خیالِ طُورِ سِینا
میری جستجو محمّد، میری آرزو مدینہ

○ **تشریح** : ثابت ہُوا کہ دوزخ سے نجات، پُلصراط پر سلامتی اور عطیۂ جنّت درُود شریف سے ہے قبر، عالمِ قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اس منزل میں کامیاب ہُوا وہ بفضلِہٖ تعالیٰ اگلے سب مقامات حشر و نشر، حساب و کتاب، میزان و پُلصراط پر کامیاب ہوگا اور جنّت میں داخل ہوجائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا علی بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ وَّلَوْ قُسِّمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے جو شخص جمعہ کے دن سَو بار مجھ پر درُود شریف بھیجے۔ اور آئے گا قیامت کو تو اُس کے ساتھ نُور ہوگا۔ اگر یہ نور درُود و سلام کا تقسیم کیا جائے تمام مخلوق پر تو کافی ہو سَب کے لیئے۔

ذُكِرَ فِيْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَكْتُوْبٌ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَيَّ رَحِمْتُهٗ مَنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ط

بعض احادیث میں ذکر ہے۔ عرش کے ساق پر لکھا ہے کہ جو شوق سے درُود شریف پڑھے۔ اُس کی رحمت سے جو سُوال کرے وُہ عطا کرے گا اور اگر تقرّب چاہے حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا درُود شریف سے تو اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

ــــه سات ہیں۔ جہنم، جحیم، سعیر، سقر، ہاویہ، حُطمہ، لظیٰ - له دروازے ہُنیں! ۔۱۲ استغفرُ سُبحانہٗ تریتہا ط

○ **تشریح** : جمعۃُ المبارک کے روز درُود شریف کی فضیلتیں بیان فرمائیں۔ درُود شریف قیامت کے روز نورُ ہوگا۔ اللہ جلّ جلالہٗ کے عتابُ عذاب سے محفوظ و مامون فرمائے گا۔ ہر قسم کے گناہ خواہ کتنے بھی ہوں سب کی مغفرت کا مژدہ سُنایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیّدنا ابُو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ط "دلائل الخیرات"

رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اِنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ مَّجْلِسٍ یُّصَلّٰی فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ اِلَّا قَامَتْ مِنْہُ رَآئِحَةٌ طَیِّبَةٌ حَتّٰی تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَآءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ ھٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّیَ فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسُولُ اللہ "ﷺ" نے وُہ مجلس جس میں محمد مصطفےٰ "ﷺ" پر درُود شریف بھیجا گیا تو اُس مجلس سے ایک خُوشبُودار ہوا اُٹھے گی جو آسمان تک پہنچے گی اور ملائکہ کہیں گے کہ دُنیا میں کوئی ایسی مجلس ہُوئی ہے جس میں حضور "ﷺ" پر درُود شریف پڑھا گیا یہ اُس کی خُوشبُو ہے۔

○ **تشریح** :۔ جب درُود شریف پڑھا جائے۔ تو ربِّ کریم درُود شریف کے نُور سے ایک پاکیزہ خُوشبُو پیدا فرما دیتا ہے۔ جس سے فرش تا عرش فضا خُوشبُو سے بھر جاتی ہے۔ سیّدنا امام محمد بن اسمٰعیل بُخاری نوّر اللہ مرقدہٗ کی قبرِ انور سے حدیثِ پاک کا نُور اور مُشک کی خُوشبُو آتی ہے اور قطبُ الاقطاب بابا فریدُ الدین گنج شکر طاب اللہ ثراہٗ فرمایا کرتے کہ مجھے عرُوسُ البلاد لاہور کی فضا میں جنّت کی خُوشبُو آتی ہے۔ یعنی سرزمین مدینہ منوّرہ سے جو قدُومِ میمنت مجبُوبی سے نوازی گئی۔ ایک خاص قسم کی خُوشبُو مُومنِ جنّت مومن کو آتی ہے۔ جس ذات ستُودہ صفات "ﷺ" پر درُود شریف پڑھا جاتا ہے وُہ جہاں اور جس جگہ، آرام فرما ہوں وُہ مقام مُعطّر و مُعنبر کیوں نہ بن جائے۔

"درُود خواں کے درُود شریف کی خُوشبو ہر ایک کے اپنے اپنے احوال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔" سہ

مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

طَابَتْ بِطِیْبِکَ طَیْبَةٌ وَثَرَاھَا ☆ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ طَیْبَةٌ سَمَّاھَا

ترجمہ اگلے صفحہ

مَلَاُ الْوُجُوْدِ عَبِيْرُ عَنْبَرِ عِطْرِهَا ☆ وَعَلَا عَلَى الْآفَاقِ طِيْبُ شَذَاهَا

وَذَهَبَ لَوَامِعَ نُوْرِهَا مَعَ نُوْرِهٖ ☆ وَهَبَتْ رِيَاضُ قُبَاهَا وَقُبَاهَا

اَنَا وُفُوْدُكَ يَا خِتَامَ الْاَنْبِيَآءِ ☆ جِئْنَا لِفَاقَتِنَا وَاَنْتَ غِنَاهَا

جِئْنَا اِلَيْكَ بِضَاعَةً قَدْ اُزْجِيَتْ ☆ فَاقْبَلْ بِضَاعَتَنَا وَلَا تَخْفَاهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَطَّرَتِ الرِّيْحُ الطَّيِّبُ

بِذِكْرِهٖ وَرَيَّاهُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک**: بروایت رُویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَىَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكَثِّرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِى الْحَوَائِجَ ؏

فرمایا رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ بکثرت درُود شریف پڑھے کیونکہ درُود شریف غموں کو دُور اور تکلیفات کو محو کرتا ہے اور رِزق میں برکت اور حاجات پُوری ہوتی ہیں۔

○ **تشریح**: دُرود شریف سے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ ؎ مومن کی زندگی فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (سورۃ البقرۃ ۲۰۱) کی تصویر بن جاتی ہے۔ غم، الم، پریشانی وکرب سے نجات ملتی ہے اور رِزق میں برکت اور قناعت کی دولت اور مومن کی زندگی جنت نظیر

بقیہ ترجمہ

۱۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی مٹی خوشبودار ہوگئی۔ اِس وجہ سے اُس کا نام طیبہ ہُوا۔

۲۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خُوشبُو پاک سے سارا مدینہ منورہ بھر گیا اور زمین عنبر اور ہوا عبیر بن گئی اور آفاق پر اُس کی خوشبو غالب آگئی اور سب کو طیّب بنا دیا۔ اور غبار رشکِ مُشک ہوگیا۔

۳۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نُور سے زمیں نور لے گئیں اور باغوں کے پھُولوں کو تر و تازہ اور پہاڑوں کو منوّر کر دیا۔ جس سے چمن اور پہاڑ کی وادیاں مہک گئیں۔ جس سے دماغ معطّر ہو گئے۔

۴۔ اَے صاحبِ ختمِ نبوّت " صلی اللہ علیہ وسلم "، ہم آپ کے وفد ہیں۔ اپنی محتاجی کو لائے ہیں ہمیں غنی فرما دیجیے۔ بے شک آپ کے ہاں سے غنا ملتی ہے۔ جو آپ ہی کے شایان شان ہے۔

۵۔ ہم کھوٹی پونجی لائے ہیں۔ اِس کو قبول فرمایئے۔ آپ پر کوئی پوشیدہ نہیں۔

بن جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مومن درود شریف سے ہی جنّتی بنتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشِفِ الْغُمَّةِ
وَمُجْلِى الظُّلْمَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "دلائل الخیرات"

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" اَرَأَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاْتِيْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَ اَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا ط
"رواہ النسائی"

عرض کیا گیا یا رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" جو درود شریف پڑھنے والے آپ سے غائب ہیں۔ یا بعد زمانہ میں ہوں گے اُن کا حال فرمائیں۔ فرمایا میں اہلِ محبّت کے درود شریف کو خود سُنتا ہوں اور اُن کو پہچانتا بھی ہوں اور اہلِ محبّت کے علاوہ درود شریف پڑھنے والوں کا درود شریف پیش کیا جاتا ہے۔

○ **تشریح** : اس حدیثِ پاک میں آقائے نامدار مدنی تاجدار احمدِ مختار "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے اپنے غُلام کو عجیب انداز سے نوازا "آقا کی عطا اور غُلام کی ادا" غُلام کا درود شریف تو آقا بہ نفسِ نفیس اپنے سمعِ مبارک سے سُنتے ہیں۔ عرض کرنا آتا ہو تو عجیب بہاریں ہیں۔ اہلِ محبّت کا بھی کیا عجیب مقام ہے ۔

لب ہوں سکوتِ آشنا دل میں خیالِ یار ہو
اُن کو خبر ہو یا مجھے کوئی نہ رازدار ہو

○ محبوبِ کردگار "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" ہر آن، ہر لحظہ، ہر لمحہ، ہر گھڑی اور ہر دِن اور ہر رات اپنی پیاری اُمت کا درود و سلام بلاواسطہ دُور و نزدیک سُنتے ہیں اور جانتے اور پہچانتے ہیں۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ" ۔

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرُ البشر کو خبر نہ ہو

اُنکے سوا رضا حامی نہیں جہاں
گُزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِكَ
وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆١١ **حدیثِ پاک** : طبرانی بسندہٖ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُ الْمَلَائِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ مِنْ حَیْثُ کَانَ قَالَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ط "رواہ الطبرانی"

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جمعہ کے روز دُرود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے۔ ملائکہ نوری آسمان سے اُترتے ہیں۔ تم میں سے جو اُمتی مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کے دُرود شریف کی آواز سُنتا ہُوں جہاں کہیں بھی ہو عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ نبی کے اجسام کو کھائے۔

☆ ایک روائیت حدیث میں بدین الفاظ ارشاد فرمایا۔

فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ط "رواہ ابن ماجہ" | اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

☆ ایک اور روائیت مبارکہ میں یہ ارشاد ہُوا۔

اَلْاَنْبِیَاءُ حَیٌّ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ | انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

"جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام لابن قیم جوزی"

○ **تشریح** : اِن احادیثِ پاک میں فضیلت دُرود پاک بروز جمعۃ المبارک کے ساتھ ساتھ عقیدہ اُمت "اہلِ سُنّت وجماعت" حیاتُ النبیؐ بھی بیان فرمایا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام فی الواقعہ زندہ ہیں، مانند ملائکہ نوری کے کہ وہ موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔ مگر جس ولی اللہ کو مولائے کریم کرامۃً دکھلا دے تو وہ دیکھ لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے حج کرتے ہیں اور عمرہ کرتے تلبیہ پڑھتے محبّین کے دُرود وسلام کو بہ نفسِ نفیس سُنتے ہیں۔ شرق ہو یا غرب، شمال ہو یا جنوب، سندھ ہو یا ہند غرضیکہ من حیث کان فرما کر قرب و بعد کے سب فاصلے اپنی ہر دو نسبت "حیات و بعد الممات" مُساوی فرما دیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّتَنَعَّمُ فِیْ ھٰذَا الدَّارِ وَتِلْكَ الدَّارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

یہ قلبی ذہنی روحانی لسانی ہر قسم کے دُرود شریف۔

★١٢ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

عَنِ النَّبِیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" لَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُ کُنْتُمْ فَسَیَبْلُغُنِیْ سَلَامُکُمْ وَصَلٰوتُکُمْ ط "رَوَاہُ النَّسَائِیُّ"

فرمایا نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اُن میں صلوٰۃ وسلام پڑھو جہاں بھی ہو تُم تمہارے سلام اور درُود شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

○ **تشریح** : فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم مُردے نہ بنو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نوافل اور درُود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا تحفہ بہر صورت بارگاہِ رسالت میں پہنچتا ہے۔ دِل اور گھر نماز اور درُود شریف سے منوّر اور آباد ہوتے ہیں "۔ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنَالُ رَحْمَۃَ
الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

★١٣ **حدیثِ پاک** : بروایت عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِنَّ اللّٰہَ اَعْطَانِیْ مَلِکًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَقُوْمُ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا قَامَتْ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ عَبْدٌ صَلَاۃً اِلَّا قَالَ یَا اَحْمَدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ یُسَمِّیْہِ بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ فَیُصَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَکَانَھَا عَشْرًا "فِیْ رِوَایَۃٍ" فَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ سبحانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جب کوئی اُمّتی مجھ پر درُود شریف بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے یا احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" فُلان بن فُلاں۔ "دادا تک نام لے کر" نے درُود شریف بھیجا ہے تو رحمت بھیجتا ہے اللہ سُبحانہٗ اُس پر اور اُس کے باپ پر دس رحمتیں۔ ایک روایت میں ہے۔ اور وہ فرشتہ قیامت تک میری قبرِ انور پر کھڑا ہے

○ **تشریح** : اِس سے بڑھ کر درُود شریف پڑھنے والوں کے لیئے اور کیا بشارت اور سعادت ہوگی کہ ہم بے نواؤں فقیروں کا نام معہ ولدیت اس بارگاہِ بیکس پناہ میں لیا جائے

اور دادا تک

٨

طیبہ کے جانے والو کوچۂ جاناں میں جب جاناں
ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جب دربار میں آئے

ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہُوا
ورنہ میری طرف خُوشی دیکھ کے مُسکرائی کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَفَتَّقَتْ مِنْ
نُوْرِہِ الْاَنْوَارِ وَالْاَزْھَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ ط فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ط اَوْکَمَا قَالَ"

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے افضل ترین دنوں سے قیامت کے روز وُہ دن ہوگا۔ جس دن تُم نے مجھ پر کثرت سے درُود شریف بھیجا۔ کیونکہ تُمہارا درُود شریف مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ پس عرض کیا یا رسُول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" ہم کس طرح اپنے درُود شریف بھیجیں جبکہ آپ بوسیدہ ہو گئے ہوں فرمایا بے شک اَللّٰہ سُبحانہٗ نے حرام کر دیا ہے مٹی پر کھانا اجسامِ انبیاء کا[1]

"رَوَاہُ البیہقی فی الدعوات الکبیر"

○ **تشریح:۔** اس حدیثِ پاک سے ثابت ہُوا۔ حیاتُ النبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کا عقیدہ حق ہے جن کے صدقے میں غلاموں کو حَیٰوۃً طَیِّبَۃً (سورۃ النحل ۹۷) کا مُژدہ ملا اور شہیدوں کے متعلق فرمایا گیا بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ (سورۃ البقرۃ ۱۵۴)

---

[1] مِٹّی کی خاصیت:۔ تیمم جُنبی اور ناپاک جسم کو پاک کر کے قابلِ نماز بناتا ہے۔ مٹی ہر قسم کی گندگی اور نجاست کو پاک صاف کرتی ہے خواہ وُہ گندگی ظاہری ہو یا باطنی، رُوحانی ہو یا جسمانی۔ چونکہ گناہ تمام غلاظتوں سے زیادہ نجس اور قبیح ہیں۔ جن کی پاکیزگی کے لئے مٹی کی احتیاج پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ عوامُ النّاس کو ۔ جو گناہوں کی آلودگیوں سے آلودہ تھے ۔ قبر کی مٹی نے اُنھیں کھا لیا اور پاک صاف کر دیا۔ " بروایت " اُمتِ مرحُومہ کو غفور رحیم گناہوں سے پاک کر کے قبر سے اُٹھائے گا تاکہ وُہ بھی مغفور ہوں۔ بخلاف انبیاء و اولیاء و شُہداء ۔ کہ وُہ گناہ سے معصوم اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اُن کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ منہ حفظہ ربہٗ ط

لَا تَشْعُرُوْنَ ○ [1] محبوبِ پاک "ﷺ" کی زندگی پاک کا بیان نہ قلم میں طاقت کہ لکھ سکے اور نہ عقل میں شعور کہ سمجھ سکے آپ "ﷺ" کی زندگی سے اُمّت کے قلوب زندہ ہیں۔ اجلّہ اولیاء و کاملین کے قبور بھی زندہ اور جنّت نظیر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ یَّرٰی مَنْ
خَلْفَہٗ کَمَا یَرٰی مَنْ اَمَامَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۵ **حدیثِ پاک**: بروایت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ط

فرمایا رسول اللہ "ﷺ" نے انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم میں سے کوئی جب مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو اللہ سبحانہٗ میری روح کو لوٹا دیتا ہے

○ **تشریح**: حافظ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

اَلْاَوَّلُ: اِنَّ الْمَعْنٰی اِلَّا وَقَدْ رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ یَعْنِیْ اِنَّ النَّبِیَّ "ﷺ" بَعْدَ مَا مَاتَ وَدُفِنَ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ رُوْحَہٗ لِاَجْلِ سَلَامِ مَنْ یُّسَلِّمُ عَلَیْہِ وَاسْتَمَرَّتْ ط

اوّل: بے شک رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ علیٰ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی "ﷺ" کے وصال اور دفن کے بعد آپکی روح کو لوٹا دیا۔ تاکہ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیں اور روح ہمیشہ رہتی ہے جسمِ اطہر میں کہ روح حیات کا مستقر قلبِ انسانی ہے۔

وَالثَّانِیْ: یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ رَدًّا مَعْنَوِیًّا وَّاَنْ یَّکُوْنَ رُوْحُہُ الشَّرِیْفَۃُ مَشْغُوْلَۃً بِشُھُوْدِ الْحَضْرَۃِ

ثانی - احتمال ، ردِّ معنوی ہو۔ کہ روح شریف مشغول ہو بشہود اور حضرتِ الٰہیّہ میں اور ملاء الاعلیٰ کے اُس عالم سے اور جب کوئی آپ پر درود شریف

---

[1] جو شہیدانِ خدا ہیں اُن کو مُردہ مت کہو زندگی اُن کی خدا فرماتا ہے لَا تَشْعُرُوْنَ

[2] حضور "ﷺ" کی رُوحِ پاک یکسوئی اور توجّہ کے ساتھ ہمہ اوقات اللہ جلّ شانہٗ کے جلالی اور جمالی جلوؤں کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہے۔ جب کوئی درود و سلام عرض کرتا ہے تو آپ "ﷺ" کی روح اُس کی طرف متوجہ ہو کر سلام کا جواب دیتی ہے تو اِس روحانی توجّہ و التفات کو ردِّ روح سے تعبیر کیا گیا ہے۔ منہ غُفِرلہٗ

اَلْاِلٰهِيَّةِ وَالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ فَاِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اَقْبَلَتْ رُوْحُهُ الشَّرِيْفَةُ عَلٰى هٰذَا الْعَالَمِ فَيُدْرِكُ سَلَامَ مَنْ يُّسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ ط

سلام بھیجتا ہے تو روح شریف اُس عالم میں، اِدراک کرلیتی ہے تو اُس شخص کو جانتی ہے جس نے سلام عرض کیا یہاں تک سلام کا جواب دیتی ہے۔

وَالثَّالِثُ :- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" اَلْاَنْبِيَاءُ لَا يُتْرَكُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَّلٰكِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ حَتّٰى يُنْفَخَ فِي الصُّوْرِ ط

ثالث فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" "انبیاء اپنی قبور میں چالیس راتوں تک ٹھہرتے ہیں اور پھر حاضر ہوجاتے ہیں اللہ سبحانہٗ کی بارگاہ میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ صُور کے پھونکنے تک"۔

"شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

☆ امام علامہ تقی الدین علی بن عبد الکافی سُبکی شافعی علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا۔

○ اللہ تعالیٰ نے ذائقۃ الموت کے اجراءِ سُنّت اللہ کے بعد نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ کردیا اور رَدَّ اللّٰهُ رُوْحِيْ کا یہ مطلب نہیں کہ بوقت سلام اُمتی رُوح واپس آتی ہے۔ بلکہ وُہ تو اجرائے سُنّت اللہ کے بعد واپس آچکی تو اِس کا مطلب یہ ہُوا کہ امرِ الٰہی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (سورۃ الانبیاء ۳۵) کے مطابق رُوح ایک بار قبض کی گئی۔ پھر عالمِ برزخ میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسمِ اطہر واقدس میں رُوح کو لوٹا دیا گیا۔ کیونکہ رُوح کے لئے اعلیٰ علیّین، عرشِ عظیم، جنّتُ المعلّٰی، کعبۃُ اللّٰہ المشرّفہ اور کوئی بھی بلند تر مرتبہ کے لحاظ سے نہیں تھا سوائے جسمِ انور کے۔ بلکہ وُہ خاکِ پاک جو لحدِ مبارک میں جسمِ اطہر سے مُتعلّق ہے وُہ خاکِ پاک بھی اِن سب سے افضل، اطہر، اکرم، انور ہے۔

"شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَرَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ط

٦

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ رُدَدْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ مَکَانٍ آخَرَ بَلَغُوْا فِیْہِ ط	فرمایا رسُول اللہ ﷺ جو شخص درُود شریف پڑھتا ہے میری قبر انور پر میں اُس کا جواب دیتا ہُوں۔ اور جو کسی دوسری جگہ سے درُود شریف بھیجتا ہے اُسے فرشتے پہنچاتے ہیں۔

○ **تشریح**: یہ حدیث اس آیتِ کریمہ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا[عله] بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا کی عملی تفسیر ہے۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُمتی کے سلام کا جواب از رُوئے کمالِ رحمت و شفقت مرحمت فرماتے ہیں۔ خواہ وہ قریب ہو یا بعید اور سلام میں سبقت کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۲ **حدیثِ پاک**: بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِھَا مَلَکًا یُّبَلِّغُنِیْ وَکُفِیَ اَمْرَ آخِرَتِہٖ وَدُنْیَاہُ وَکُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَّ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط	فرمایا رسُولِ کریم ﷺ نے جو بھی غلام میری قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتا ہے ایک مُوکّل فرشتہ مجھے وہ درُود شریف پیش کرتا ہے کفایت کرے گا اُس کا اجر قیامت کو یہ کہ میں اُس کا شفیع اور گواہ ہُوں گا۔

○ **تشریح**:۔ اللہ تعالیٰ نے اُس فرشتہ کو ایسی قوت ودیعت فرمائی ہے۔ تمام مخلوقِ الٰہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اُسے سُننے کی طاقت رکھتا ہے چاہے آواز کہیں سے ہو۔ دُور سے ہو یا نزدیک یا کسی بھی زبان میں ہو یہ مخلوق فرشتہ بارگاہِ عرش جاہ سُلطانی صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ میں ہر وقت ایستادہ اور حاضر رہتا ہے اور زمین پر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی آن میں شرقاً غرباً شمالاً جنوباً تمام دُنیا والوں کے درُود پاک کی آوازیں بلسانِ مختلفہ سُن کر اسم معہ ولدیت پیش بارگاہِ رسالت کرتا

عله پ سورۃ النساء آیت کریمہ ۸۶ اور جب تمہیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا وہی لفظ کہہ دو۔ سلام سُنت ہے اور جواب فرض ہے۔ جب مومن نماز میں سلام عرض کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُمتی کے سلام کو سُنتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

ہے۔ یہ شانِ غلام ہے جو خدمت بجا لاتا ہے جیسے تخت لانے میں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کی خدمت کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الشَّفِیْعِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** ، بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غُفِرَتْ خَطِیْئَتُہٗ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً ط

فرمایا رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" جو میری قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کی اَسّی سال کی خطائیں مُعاف کر دیتا ہے۔

○ **تشریح** : اِس حدیثِ پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عمر بھر کے گناہ کی بخشش کا مژدہ سُنایا گیا ہے۔ ربِ کریم نے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اولاً عُمر کم دی تا کہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اُٹھانا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو۔ "یہ اللہ جل شانہٗ وعم نوالہٗ کا درود خوان پر فضلِ عمیم و کرمِ مستقیم ہے مؤلف"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْقَمَرِ التَّامِّ وَالْبَحْرِ الْخَضَمِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : رَوَاہُ الْحَافِظُ الْمُنْذِرِیُّ فِی الْکَامِلِ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ ط

فرمایا رسولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عیدگاہ بناؤ۔ درود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

☆ ایک روایت میں فرمایا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" عِلْمِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

فرمایا رسولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علمِ حیات کا۔

۱۰

○ **تشریح :** موت جسم پر وارد ہوتی ہے رُوح پر نہیں نبی بعد وفات بھی نبی ہوتا ہے اور ولی بعد الممات ولی ہوتا ہے۔ نبوّت کے لیئے دوام ہے ایک لمحہ کے لیئے بھی نبی سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ لہٰذا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا عِلم، مَمات کے بعد بھی مانندِ حیات ہے اور زیارت بھی بعد وصال قائم مقام زیارتِ حیات ہے۔ اگرچہ اس پر شرعی اُمُور مُرتّب نہیں ہوتے کہ وُہ زیارت کے انوار سے ولی ہے صحابی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الرَّسُوْلِ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک :** بروایت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرَھُمْ عَلٰی صَلٰوۃٍ کَانَ اَقْرَبُھُمْ مِّنِّیْ مَنْزِلَۃً ؕ

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جمعۃُ المبارک کو مجھ پر درُود شریف بکثرت پڑھا کرو پس بیشک میرے اُمتی کے درُود شریف ہر جمعۃُ المبارک کو میری بارگاہ میں پیش کیئے جاتے ہیں۔ جو مجھ پر جتنا کثرت سے درُود شریف پڑھتا ہے اُتنا ہی میرے قریب ہوتا ہے۔

○ **تشریح :** درُود شریف پڑھنے والے کو قربِ مُصطفوی نصیب ہوتا ہے۔ صلوٰۃ و سلام قُربِ مُصطفٰے کا ذریعہ ہے اور قُربِ مُصطفٰے سے ہی قُربِ الٰہ نصیب ہوتا ہے۔ صُوفیائے کِرام اور اربابِ اہلِ ذَوق کے نزدیک آپ کے قُرب سے بڑھ کر اور کوئی مقام "مرتبہ" نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ
الْبَرَکَۃُ بِذَاتِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک :** بروایت سیّدہ[1] فاطمہ بنتُ النّبی صلوٰۃُ اللہ وسلامُہُ علیہِ وعلیہا ط
"جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام"

---

[1] خاتونِ جنّت۔ سیّدۃُ النساء بنت خدیجۃ الکبریٰ۔ بانوئے علی مرتضےٰ۔ بتول الزہرا۔ مادرِ سبطین کریمین۔ سیّدۃ بنت سیّد الانبیاء
☆ وصال مُبارک :۔ ۳ رمضانُ المبارک ۱۱ سنہ ہجری المقدسہ بعمر ۳۰ سال مرقد منوّرہ جنّتُ البقیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ " اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ کَذٰلِکَ ط زَادَ . اَللّٰھُمَّ صَلِّ الخ

فرمایا رسول اللہ ﷺ " جب داخل ہو مسجد شریف میں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اور وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ زائد کیا "۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ **تشریح** : مسجد میں داخلہ وخارجہ کی دعا کے ساتھ درود شریف لازمی ہے۔ فی زمانہ اس پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس سنت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ ورسولہ عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ " مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا مِنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ " اِلَّا وَقَامُوْا وَاَنْتُمْ جِیْفَۃً ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی قوم جمع ہو اور پھر منتشر ہو جائے اور نہ ذکر اللہ عزوجل کرے اور نہ درود شریف پڑھے وہ ایک مجلس مردار میں بیٹھے اور چلے گئے۔

" نقل النسائی فی سننہ الکبیر "

○ **تشریح** : مومن کی کوئی مجلس ذکر اللہ و ذکر مصطفٰی عزوجل ﷺ سے خالی نہیں ہونی چاہیئے ورنہ مجلس مردار ہوگی اور قلب مردہ اور وہ مردار کی بدترین بدبو سے بدترین مجلس میں بیٹھے قلب کی زندگی ذکر اللہ و ذکر مصطفٰی عزوجل ﷺ سے ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط " الطبرانی "

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ " اِذَا

فرمایا رسول اللہ ﷺ " جب کسی کے

طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِيْ وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللهُ مَنْ ذَكَرَنِيْ بِخَيْرٍ ؕ "جلاءُ الافہام"	کان بجیں تو وہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود شریف پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے اور میرا ذکر خیر کے ساتھ کرے۔

تشریح :۔ جانِ رحمت، کانِ رأفت ﷺ نے اپنی اُمّت کو ہر مقام میں یاد رکھا۔ تاآنکہ قبرِ انور سے یارَبِّ اُمّتی اُمّتی کی آواز گونجتی ہے گا ہے وہ آواز دلگداز ہم جیسے غافل شعار کے گوشِ ہوش تک پہنچی تو رُوح کو ادراک ہُوا کان بجنے لگے تو درود شریف پڑھنا مستحب ہُوا۔ تاکہ ہم بھی کچھ دیر یادِ معبود و یادِ محبوب کر لیں "قِس علیٰ ہٰذا"، بھُولنا، آنکھ پھڑکنا۔ پاؤں سُن ہونا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ؕ "رواہ جامع الترمذی"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ؕ	فرمایا رسُول اللہ "ﷺ" نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وُہ درود شریف نہ پڑھے اور مر جائے تو آگ میں داخل ہوگا۔

☆ اَخْرَجَہٗ ابنِ حبان امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا زیادہ کہا ہے۔

رَغِمَ اَنْفُهٗ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ ؕ	اُس کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

اور حاکم نے حدیث حضرت جابر رضی اللہ و رسولہ عنہ سے استدلال کیا ہے۔

شَقِيَ عَبْدٌ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ؕ	وُہ شقی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

اور بروایت سیدنا حسین رضی اللہ و رسولہ عنہ فرمایا گیا۔

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ؕ	وُہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

○ تشریح :۔ اِن چار احادیثِ پاک کے مختلف راوی ہیں فرمایا جس نے میرا

نامِ اَقدس وَ اَطہر سُن کر دُرُود شریف نہ پڑھا وُہ مُنافق[1]، جہنمی[2]، ذلیل[3]، بخیل[4]، شقی[5] اور لئیم ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

★ **مُنافق** : خود دُرُود شریف نہ پڑھنا، بلکہ پڑھنے والوں سے کُڑھنے، جلنے والا عملی مُنافق ہے۔ ایسے عملی مُنافق کا علاج دوزخ کی آگ ہے۔

★ **جہنمی** : حضور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کے کسی غُلام سے دُرُود شریف سُن پاتے ہیں تو غیظ و غضب میں ڈوب جاتے ہیں۔ ربِ کریم فرماتا ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ ط (سورۃ آلِ عمران ۱۱۹) غیظ و غضب[1] میں جل مرو۔ دُنیا میں غیظ کی آگ اور قیامت کو جہنم کی آگ۔

★ **ذلیل** : جو اِنکاراً دُرُود شریف نہ پڑھے وُہ ذلیل ہے۔ قرآنِ پاک نے مُشرک اور مُنافق کو نجس اور ذلیل فرمایا ہے۔ یہ شرعی و قلبی مُنافق ہیں۔

★ **بخیل** : لئیم، نہ خُود دُرُود شریف پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھنے دے۔

مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ اِنْ ذُکِرَ اسْمُہٗ ۔۔۔ فَھُوَ الْبَخِیْلُ وَزِدْہُ وَصْفَ الْجَبَانِ

بخیل ارلود زاہدِ بحر و بَر ۔۔۔ بہشتی نباشد بحکمِ خبر

★ **شقی** : فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ○ (سورۃ ہود ۱۰۵) | قرآن میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت۔

○ فضائل و کمالات، انوار و تجلیات اور مُعجزات یہ سب دُرُود شریف میں شامل ہیں اور خصوصاً دُرُود شریف سے اِنکار و رکنا ٹوکنا شقیِ[2] ازلی ابدی ہونے کی علامت ہے۔ ربّ العزّت محفوظ فرمائے۔ سعیدُ الفطرت ہونے کی علامت دُرُود شریف سے محبت اور اس پر مواظبت ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ○ (سورۃ طٰہٰ ۴۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ
وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

★ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط (حکیمُ الاُمّۃ فی الصحابہ) "طبرانی"

---

[1] ایسی حالت حسد سے مردود و مطرود، مقہور مہجور، مغلوب اور مغضوب بن گیا اَلْعِیَاذُ بِاللہِ تعالیٰ ط ۔

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست ۔۔۔ کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست

[2] کہ اپنی بدبختی و سیہ بختی سے رُوسیہ ہوگیا اور اپنے قلبی و باطنی سیاہی سے نامۂ اعمال سیہ کر لیا۔ منہ کان اللہ لہٗ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "نے جس نے مجھ پر صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

○ **تشریح:** اِس حدیث پاک میں صبح و شام کو قلیل یا کثیر تعداد میں درود شریف پڑھنے والوں کے لیئے قیامت کے روز شفاعت کی خوشخبری ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ڹ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "نسائی شریف"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "نے بے شک اللہ اور اُس کے ملائکہ کرام سیر کرتے ہیں زمین میں وُہ میرے اُمّتی کا سلام پہنچاتے ہیں۔

○ **تشریح:** اَللّٰہ ربُّ العزّت نے ملائکہ "سیر کرنے والے"، مقرر کر دیئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی کوئی غلام اپنے آقا پہ درود شریف پڑھتا ہے تو یہ اس مجلس مبارک میں شریک ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام کو بارگاہِ رسالت میں نام بنام پہنچاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تَذْكُرُوْهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ط "رواہ النسائی"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "نے جب تم کوئی چیز بھول جاؤ پس درود شریف پڑھو مجھ پر ان شاء اللہ یاد آجائے گی۔

○ **تشریح:** نسیان اور ذھول ایک قسم کے نفسیاتی امراض ہیں۔ مرض کی شفاء

ے نسیان وہ جو حافظہ سے نکل جائے اور ذھول حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو اور سہو دونوں کو شامل ہے۔

کے لیئے درُود شریف سے بڑھ کر اور کوئی علاج نہیں یہ حکمت نبوی کا نسخہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِكَ

وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ اُبَیُّ ابْنُ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْكَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَاشِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تَکْفِیْ ھَمَّكَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُكَ ط "بحوالہ ترمذی و رواہ المنذری فی الترغیب"

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ و رسولہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آپ پر کتنا درُود شریف پڑھوں فرمایا جتنا تُو چاہے عرض کیا چوتھائی فرمایا جتنا تُو چاہے اور اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ عرض کیا تمام وظائف کا نصف فرمایا جتنا تُو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لیئے بہتر ہے۔ عرض کیا میں ہمہ وقت ہی درُود شریف پڑھا کروں گا۔ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر تیرے ہر کام کے لیئے درُود شریف کفائیت کرے گا اور تیرے ہر قسم کے گناہ معاف ہوں گے۔

○ **تشریح** : سیّدنا اُبیّ ابن کعب رضی اللہ و رسولہ عنہ کو ہمہ وقت ہی درُود شریف کا ارشاد ہُوا۔ یہ ذکرِ الٰہی بھی ہے اور ذکرِ مصطفٰے بھی اَللّٰہ ربّ العزّت کا فعل اور ملائکہ کرام کا اِس کے حکم کے تحت عمل۔ بندہ[علہ] کو چاہیئے کہ ربِ سُبحانہٗ سے اِستکثار کی تمنّا طلب کثرت

علہ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر کا عمل حرمین شریفین، ۲۰ رجب المرجب ۱۴۰۹ ہجری المقدسہ ۱۴-۲-۱۹۸۹ بتوفیقہٖ تعالیٰ یہ رہا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت دُعاؤں کی جگہ درُود شریف ہی پڑھا۔ یہی خیال پیشِ نظر رہا کہ درُود شریف سب دُعاؤں سے افضل دُعا ہے اور اللہ سُبحانہٗ کی خاص بارگاہ میں اُس کے محبوب کے لیئے ایک عظیم تحفہ بھی ہے۔ جو کبھی ردّ نہیں ہوتا۔ اور صحنِ کعبۃُ اللہ اور حطیم شریف میں دلائل الخیرات
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

کرے اور توفیق ارزانی کی دُعا مانگے ۔ یقیناً قبولیت ہوگی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا
اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک : بروایت سیدنا علی مرتضیٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "الطبرانی معجم کبیر"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ مَنْزَلَ الْمُقَرَّبَ" فی روایۃ "اَلْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ" ط فی روایۃ "اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ" ط

فرمایا رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم " نے جو شخص بعد اذان یہ دُعا پڑھے اُس کو قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ مَنْزَلَ الْمُقَرَّبَ اَوِ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بروایت اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

○ **تشریح :** اللہ ربُّ العزت کے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم" نے اِس حدیث پاک میں اپنی پیاری اُمت کو یہ پیاری پیاری دُعا سکھائی ۔ تاکہ اِس دُعا سے میری اُمت شفاعت سے مُستفیض ہو۔ وسیلہ ، فضیلہ ، درجہ رفیعہ ، مقام محمود کا تو ربّ کریم نے اپنے حبیبِ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم " سے پہلے ہی وعدہ فرما رکھا ہے یہ مقامِ محمود ہی مقامِ شفاعت ہے ۔ اِس دُعا سے حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ خود فائدہ پانا مقصود ہے ۔ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محتاج نہیں اور کائنات ہمہ وقت آپ" صلی اللہ علیہ وسلم" کی محتاج ہے ۔

بقیہ حاشیہ

کا ختم بھی بتوفیقہٖ تعالےٰ اِسی نیت سے ہُوا ۔ ربُّ الکعبہ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک" صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ ۔ کعبۃُ اللہ کے انوار و تجلیات سے نوازے اور ہمارے طواف ، سعی ، تلاوت ، ذکر اور دُعا کو ، دُرود شریف کی برکت سے قبول فرمائے ۔" المدینۃُ المنوّرہ ، میں اقلیم رسالت کے شہنشاہ ، کشورِ نبوت کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف ہمہ وقت از خود زبان پر جاری ، قلب پر حاوی رہا اور بتوفیقہٖ الاعلیٰ ریاض الجنّۃ اسطوانۂ " الوُلُبابہ" ۔ جمعۃُ المبارک کے مبارک لمحات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری اور شیخین کریمین کی منظوری سے یکبارگی دلائل الخیرات کا ختم ہُوا ۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "جلاءُ الافہام"

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا وَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَھُمْ ط

فرمایا رسُول اللہ "ﷺ" نے ایک مجلس میں قوم بیٹھی اور اُس نے نہ اللہ سبحانہٗ کا ذکر کیا اور نہ مجھ پر دُرود شریف پڑھا۔ قیامت کے روز اُس پر حسرت ہوگی اور چاہے تو عذاب کرے اُن کو یا مُعاف کر دے اللہ تعالیٰ۔

○ **تشریح** : وُہ مجلس قیامت کے روز باعثِ خسران ہوگی جس پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد وثنا اور محبوبِ پاک "ﷺ" کی نعت اور صلوٰۃ وسلام نہ ہوگا دُنیا میں ہو جب غضب مانعین اور تارکین صلوٰۃ وسلام کے لیئے عذاب وعتاب۔ مشیّتِ قہاری سے چاہے وُہ عذاب دے یا شانِ غفاری سے مُعاف فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ
وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : امام ترمذی نے اپنی سُنن میں نقل کیا۔

بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ ﷺ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ط فَاقْعُدْ فَاَحْمِدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ فَقَالَ ھَلْ رَجُلٌ اٰمَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ الْاٰنَ

حضور "ﷺ" ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی داخل ہُوا اور اُس نے کہا اے اللہ میری مغفرت فرما اور رحم فرما تو فرمایا رسُول اللہ "ﷺ" نے اے نمازی تُو نے جلدی کی نماز کے بعد بیٹھ اور اللہ کی حمد کر جیسے اُس کا حق ہے۔ اور پھر دُرود شریف مجھ پر بھیج پھر دعا مانگ پس اُس آدمی نے ایسا ہی کیا حمد باری تعالیٰ بیان کی اور دُرود شریف پڑھا تو فرمایا رسُول اللہ "ﷺ"

اب اے نمازی جو چاہے رب سے دُعا مانگ قبول ہو گی۔	اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُهٗ تُجَبْ" اَوْکَمَا قَالَ "در مآثر الصلوات شرح دلائل الخیرات"

○ **تشریح** : اِس حدیثِ پاک میں صحابی کو نماز کا صحیح اور کامل طریقہ سکھایا کہ نماز پڑھ کر مولیٰ کریم کی حمد وثنا کر اور پھر درود شریف پڑھ بعد ازاں بمطابق حدیثِ پاک اُدْعُهٗ تُجَبْ دُعا مانگ قبول ہو گی۔ بغیر ذکر الٰہ اور درود شریف نماز نہ مکمل ہوتی ہے اور نہ قبول۔ اِس طریقۂ مسنونہ پر عُلماء حاضرہ کو عمل کرنا اور کرانا چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا ملاقات کرے گی ایک قوم مجھ سے حوضِ کوثر پر قیامت کے روز اور میں اُن کو بکثرت درود شریف پہچانوں گا۔ اور میں اُن کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔	قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَنَّهٗ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَكُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّشَهِيْدًا ط

○ **تشریح** : حضور شافع یوم النشور "صلی اللہ علیہ وسلم" درود شریف پڑھنے والے اپنے اُمتیوں کو حوضِ کوثر پر درودِ پاک کے نور سے پہچانیں گے جو اُن کی پیشانی پر چمک رہا ہو گا۔ جبکہ تارکین، مانعین اِس نور سے محروم ہوں گے۔ درود شریف کا نور چہرہ کی رونق دِل کی آبادی اور قبر میں روشنی ہے۔ آنکھوں کے نور کی بقا درود شریف سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهَا ط "قولِ بدیع"

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص چاہتا ہے۔ اللہ رب العزت خوشی سے ملاقات کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ بکثرت درود شریف پڑھے۔	قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ رَاضِيًا فَلْيُكْثِرِ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ ط

○ **تشریح:** سیدہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ ربّ العزّت اُس سے راضی ہوتا ہے جو دُرود شریف پڑھتا ہے اور دُرود شریف پڑھنے والا بھی اللہ سُبحانہٗ پر راضی، جس نے اپنے کمال وفضل سے اُس کو دُرود شریف کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاہُ لَکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** "دلائل الخیرات شریف"

ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اَوِالْاَمَۃَ الْمُؤْمِنَۃَ اِذَا بَدَاَ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ "ﷺ" فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَالسُّرَادِقَاتُ حَتّٰی اِلَی الْعَرْشِ فَلَا یَبْقٰی مَلَکٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِلَّا صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّیَسْتَغْفِرُوْنَ لِذٰلِکَ الْعَبْدِ اَوِالْاَمَۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ ط

بے شک مومن مرد یا مومنہ عورت رسُولُ اللہ "ﷺ" پر دُرود شریف بھیجتے ہیں تو اُن کے لیئے کھول دیئے جاتے ہیں دروازے آسمانوں کے اور کھڑکیاں عرشِ عظیم تک پس کوئی فرشتہ بھی ایسا نہیں جو دُرود شریف پڑھنے والوں کے لیئے ربِ کریم سے مغفرت نہ طلب کر رہا ہو۔ جب تک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ چاہے۔

○ **تشریح:** اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کے فرشتے اور تمام اہلُ الارض والسمآء حتیٰ کہ چیونٹیاں بلوں میں، مچھلیاں دریاؤں میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں اُس کے لیئے استغفار کرتے ہیں جو بکثرت دُرود شریف پڑھتا ہے اور وہ اس وقت تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جب تک فضلِ رحمانی اور تائیدِ ایزدی شاملِ حال ہو تاآنکہ وہ جنّت میں داخل ہو جائے یا جب تک اللہ سُبحانہٗ چاہے۔ "بروائیت" ایک فرشتہ اُس کی قبر پر تا قیامت کھڑا رہتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الشَّفِیْعِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط
" از عشرہ مُبشّرہ صحابی "

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَّمَنْ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے آئے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھیجا آپ پر اُمت سے دُرود شریف مگر یہ کہ اُس پر فرشتے ستر ہزار رحمت بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے رحمت بھیجیں وُہ اہلِ جنت سے ہے۔

○ **تشریح** :۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اُمتی دُرود شریف پڑھنے والا جب تک جنّت میں داخل نہ ہو جائے گا ملائکہ کرام اُس کی مغفرت کی دُعا مانگتے رہیں گے۔ عالمِ برزخ کی زندگی میں یہ ملائکہ کرام کی دُعا قائم مقام صدقہ جاریّہ سے بڑھ کر ہوگی اور قبر پر رحمتوں کا نزول ہوتا رہے گا اور اُس کی قبر جنّت کی کیاری بن جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْعَالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط "قول بدیع"

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَزْحَفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً وَيَحْبُوْا مَرَّةً وَّيَتَعَلَّقُ مَرَّةً فَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَاَقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى جَاوَزَهٗ ط " اوکما قال "

فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ مَیں نے ایک آدمی کو دیکھا جو میری اُمت سے ہے پُل صراط سے گرنے لگا۔ پھر سنبھلا پھر گرنے لگا تو اُس کے پاس دُرود شریف آیا جو اُس نے پڑھا تھا اور ہاتھ کو تھاما اور پُل صراط سے گزار دیا۔

○ **تشریح** : دُرود شریف کا نور پُل صراط پر اُس کی مُعاونت اور مدد کرے گا اور وُہ سلامتی سے پُل صراط عبور کرے گا۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے پر بچھانے کی روایت

بھی ملتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُہٗ ط ۔

پُل سے گزارو کہ رہ گذر کو خبر نہ ہو — جبریل پَر بچھائیں تو پَر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ ۔ **حدیث پاک** : بروایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَقَدْ اَخْطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنِّسْیَانِ التَّرْكُ وَاِذَا کَانَ التَّارِكُ یَخْطِئُ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ کَانَ الْمُصَلِّیْ عَلَیْہِ سَالِکًا اِلَی الْجَنَّۃِ ط

"الطبرانی فی المعجم"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص درود شریف پڑھنا بھول گیا تو اس نے جنت کے راستہ کو بھلا دیا۔ نسیان کا معنی ترک ہے اور جب ہوا چھوڑنے والا درود شریف کا بھولنے والا جنت کی راہ کا۔ تو ہوا درود شریف بھیجنے والا آپ پر چلنے والا جنت کی راہ کا۔

○ **تشریح** : اس حدیث پاک میں ارشاد ہوا جو شخص درود شریف پڑھنا ترک کر دے وہ صراطِ مستقیم اور جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔ جنت کے راستہ پر گامزن ہونا درود شریف کی برکت سے ہے اور درود شریف جنت میں سیدھا لے جائے گا۔ یعنی درود شریف جنتی بناتا ہے اور جنت کا راستہ دکھاتا اور اس پر قائم رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی
وَرَسُوْلِكَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیْ قَالَ مِنْ بَعْضِ الصّٰلِحِیْنَ مَاتَ لِیْ جَارٌ نَّسَّاخٌ فَرَاَیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَہٗ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ فَقَالَ غَفَرَ لِیْ فَقُلْتُ فِیْمَ ذٰلِكَ قَالَ کُنْتُ اِذَا کَتَبْتُ

عبید اللہ بن عمر قواریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض صالحین نے بیان کیا ہمارا ایک ہمسایہ تھا لیں میں نے اسے خواب میں دیکھا تو کہا تیرے ساتھ اللہ سبحانہٗ نے کیا کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے کہا وجہ؟ کہا جب میں اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اِسمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِی کِتَابٍ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ فَاَعْطَانِی رَبِّی مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ فِی قَلْبِ بَشَرٍ ؕ

لکھتا تو درود شریف بھی کتاب میں لکھتا تھا۔ اس کے اجر میں رب کریم نے مجھے وُہ کچھ عطا فرمایا نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا اور نہ کسی بندے کے دِل میں گزرا۔

○ تشریح: ایک صالح کے مرنے کے بعد اُس کی عالمِ برزخ کی زندگی میں بخشش کا ذکر فرمایا اور اُس کو ایسا انعام ملا انسان کا وہم وگمان بھی وہاں نہیں پہنچتا جو فضیلت اور فیض درود شریف نے عطا کیا خطوط ہوں یا کتب جہاں بھی اسم پاک آئے درود شریف لکھنے کی بہت بڑی سعادت اور فضیلت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ

وَجَمَالِهٖ وَکَمَالِهٖ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: ۔ بروایت سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ وَرَسُوْلُہٗ عنہٗ ط

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَتٰی اَکُوْنَ مُؤْمِنًا قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ اللّٰهَ ط فَقِیْلَ مَتٰی اُحِبُّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ رَسُوْلَهٗ فَقِیْلَ وَمَتٰی اُحِبُّ رَسُوْلَهٗ قَالَ اِذَا اتَّبَعْتَ طَرِیْقَتَهٗ وَاسْتَعْمَلْتَ سُنَّتَهٗ وَاَحْبَبْتَ بِحُبِّهٖ وَاَبْغَضْتَ بِبُغْضِهٖ وَوَالَیْتَ بِوِلَایَتِهٖ وَعَادَیْتَ بِعَدَاوَتِهٖ وَیَتَفَاوَتُ النَّاسُ فِی الْاِیْمَانِ عَلٰی قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِی مَحَبَّتِیْ وَیَتَفَاوَتُوْنَ فِی الْکُفْرِ عَلٰی قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِی بُغْضِیْ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ط اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ط

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں کیسے مومن ہوں گا فرمایا جب تو اللہ سبحانہٗ سے محبت کرے عرض کیا۔ میری کیسے محبت ہوگی اللہ سبحانہٗ سے فرمایا جب تو محبت کرے اُس کے رسول سے عرض کیا گیا میری رسول سے کیسے محبت ہوگی۔ فرمایا جب تو آپ کے طریقہ کی اتباع کرے اور آپ کی سُنت پر عمل کرے اور آپ کے محبت کرنے والے سے محبت کرے اور عداوت کرنے والوں سے عداوت اُن کی محبت اللہ کی محبت سے اور اُن کا بغض اللہ سے بغض کی وجہ سے ہے اور دوستی اللہ کی دوستی کی وجہ سے اور عداوت، اللہ سے عداوت کی وجہ سے ہے۔ متفاوت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں

ف بروایت مؤمنا صادقاً ط

اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط | تو وہ نفس میں بھی متفاوت ہیں۔

" خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو اللہ، رسول سے محبت نہیں" ۳ بار فرمایا۔

○ **تشریح:** مومن کی علامت بیان کی گئی ہے کہ مومن کون ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ اور اُس کے محبوب سے محبت رکھے۔ محبّت کی نشانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت اور اتباع پر صحیح طور پر عامل ہونا ہے جو اللہ سبحانہٗ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اُس سے محبّت کرے اور جو عداوت رکھے اُس سے عداوت رکھے اور فرمایا خبردار! اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو محبت نہیں۔ یہ کلمات طیّبات تین مرتبہ دُہراتے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ
مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک:** بروایت سیدنا ابُودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ اَلَّذِیْ اُمِرْنَا بِحُبِّھِمْ وَاِکْرَامِھِمْ وَالْبِرِّ بِھِمْ فَقَالَ اَھْلُ الصَّفَاءِ وَالْوَفَاءِ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَخْلَصَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَامَاتُھُمْ فَقَالَ اِیْثَارُ مَحَبَّتِیْ عَلٰی کُلِّ مَحْبُوْبٍ وَّاشْتِغَالُ الْبَاطِنِ بِذِکْرِیْ بَعْدَ ذِکْرِ اللّٰہِ ط "اَوْ کَمَا قَالَ"

عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں جن کی عزت و اکرام کا ہم حکم دیئے گئے ہیں۔ فرمایا وہ اہلِ صفا اور اہلِ وفا ہیں جو ایمان لائے اور خالص ہوئے۔ پس عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اُن کی علامات کیا ہیں۔ فرمایا ایثارِ محبت اپنی محبوب شئی پر اور باطن کا شُغل میرا ذکر" درود شریف اللہ سُبحانہٗ کے ذکر کے بعد۔

☆ ایک اور روایت میں فرمایا۔ | " شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار "

اَفْضَلُ الْاِکْثَارِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ | کثرتِ صلٰوۃ و سلام پر ہمیشگی "

○ **تشریح:** بحوالہ تفسیر کبیر للامام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ ط آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ فرمایا جو ایمان لائے خلوص کے ساتھ اور محبت رکھے اور اکرام و احترام کرے اور ہمیشہ در ہمیشہ، اُس کا اشتغالِ باطن محبت کے ساتھ درود شریف کثرت کے ساتھ

ہو تو وہ اہلِ سُنّت وجماعت ہے۔ مومن مُستکمل الایمان، شہید اور جنّتی ہے۔

تحقیق لفظِ آل:۔ "لغوی معنیٰ"۔ اولادِ پاک سیّدُ الانبیاءؑ، سیّدۃُ النّساء، آلِ عبّاس آلِ ہاشم، بنو مطلب آلِ جعفر و عقیل و علی۔ اولاد وبناتُ النّبیّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم "تفسیر ثعلبی" جن پر صدقہ و زکوٰۃ حرام ہے۔ سادات کرام، بنو ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط "شرعی معنیٰ"۔

☆ كُلُّ تَقِيٍّ وَّ نَقِيٍّ فَهُوَ آلِيْ ط	ہر گناہ سے بچنے والا اور خدا سے ڈرنے والا وہ میری آل ہے۔
☆ مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقَتِيْ فَهُوَ آلِيْ ط	جو میرے طریقہ سُنّت پر چلا پس وہ میری آل سے ہے۔

○ جمہور علمائے اہلِ سُنّت وجماعت شکر اللہ سعیہم کا یہی مسلک ہے۔ لفظِ آل و اَہل دونوں ایک لفظ ہی ہیں۔ بدلیل اُل کی تصغیر اُہَیل ہے۔ اس معنیٰ میں وسعت ہے۔

☆ اہل البیت اطہار تین حصوں میں منقسم ہیں۔ "اصل اہل البیت اطہار (اصالۃً)۔ داخل اہل البیت پاک۔ لاحق اہل البیت شریف (تبعاً)"

قرآنِ پاک: پ۲۲ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۳۳

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ	اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔

○ اس آیتِ تطہیر کے مصداقِ اوّل "اصالۃً" ازواجِ مطہرات ؓ ہیں اور تبعاً اولادِ پاک ع۲

ع۱ ازواجِ مطہرات کا ایمان اور قطعی جنّتی ہونا ثابت ہوا جیسے صحابہ عشرہ مبشرہ۔

ع۲ سیدنا علی مرتضیٰ، سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی اولاد سید کہلائی وہ آلِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے نہ کہ آلِ علی"

☆ قیامت تک آپ کی آل پاک کیسی بھی گناہ گار کیوں نہ ہو بالآخر اُن کو توبہ نصیب ہوگی اور خاتمہ ایمان پہ ہوگا۔ علاوہ ازیں شرف جوار سیدُ الابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کافی ووافی ہے جو کسی صورت زائل نہیں ہوتا وہ حُسنِ خاتمہ اور مغفرت پاتا ہے چہ جائیکہ شرفِ ذاتی خونِ نبوت" اہلبیتِ نبوت سے کوئی بھی شخص دُنیا سے انتقال اُس وقت تک نہ کرے گا۔ جب تک نجاستِ معنوی سے پاک نہ ہولے گا خواہ اُس کا سبب لحوقِ مرض ہو یا ضعف بامر بفضلہٖ تعالیٰ"

رِجس = کفر وضلالت۔ ارتکابِ محرمات، ارادۂ معصیت۔ خصائل مکروہ۔ ملکاتِ رذیلہ اور ظلماتِ نفسانیہ وغیرہ

مراد ہیں اور احادیثِ پاک کی رُو سے سیدۃُ النساء، سیدُ الاولیاء، سیدُ الشہدا آلِ اہلِ بیت میں داخل ہیں ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم "نے اِن چاروں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر دعا فرمائی ۔ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا ط آیتِ کریمہ اور یہ دعا اہلِ بیت کی تطہیرِ شان اور پاکیزگی کی مُبیّنہ دلیل ہے ۔

☆ امامِ اہلسنّت الشیخ ابو منصور ماتریدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۔ حضرت نوح علیہ السلام سے شرفِ نسب کی جو اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ سے نفی کی گئی ہے وہ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ (سورۃ ہود ۴۶) کی بنا پر ہے کہ وہ منافق تھا اور اپنا کفر چھپاتا تھا ۔ اور کفر نسب کے شرف کو مٹا دیتا ہے تو اِس سے ثابت ہُوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت افضل ہے اور قوی ۔ لیکن اگر فضلِ ربی سے نسبی قرابت کے ساتھ دینی قرابت بھی ہو تو یہ سب سے افضل اور اقویٰ ہے یعنی سید بھی ہو اور متقی بھی ، قریشی بھی ہو اور متقی بھی ۔ (علیٰ ہذا القیاس خاندانِ نبوت ہاشمی) فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امامت اور خلافت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے (الائمۃ من القریش) ۔ بدیں وجہ تیس سال تک کا دورِ خلافتِ راشدہ کاملہ تھی بعد ازاں خلافتِ ناقصہ ، اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت پاک کو یہ شرف عطا فرمایا ہے ۔

مسئلہ : سیدہ کا نکاح غیر سید سے اگرچہ عالمِ دین ہی کیوں نہ ہو؎ دانا نہ کرے اور ایک بے پڑھا سید صالح عالمِ دین غیر سید سے عزت و شرف میں زیادہ ہے " ھٰذَا مِنْ عِنْدِیْ وَعِلْمُهٗ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَتَمُّ " یہ شرف اور فضیلت نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کی بنا پر ہے کاش کہ سادات کرام اپنی وراثت علمی و عملی سے وافر حصہ پائیں ۔

حدیثُ الحبیب علیٰ صاحبہا اذکی الصلوٰۃ وازکی السلام ط

كُلُّ حَسَبٍ وَّنَسَبٍ یَّنْقَطِعُ اِلَّا حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ " اَوْکَمَا قَالَ	قیامت کے روز ہر حسب نسب منقطع ہو جائے گا مگر میرا حسب و نسب ۔

○ حسب صفاتی کمالات اور نسب "خونی رشتہ" ذاتی شرف کو کہا جاتا ہے ۔

☆ علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ نے شرح مواہب اللدنیہ میں باحادیث صحیحہ ثابت کیا ہے کہ جنابہ سیدۃ النساء بنت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آلِ پاک شرک اور کفر سے

؎ یہ تقویٰ ہے فتویٰ نہیں کیونکہ فقہی اور شرعی لحاظ سے نکاح جائز ہے ۔ المؤلف

مامون اور محفوظ کر دی گئی ہے ۔ سیدنا فاروقِ اعظم کا سیّدۃُ النِّسَاءِ الجنّۃ کی بیٹی اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نکاح قرابتِ نسب کی بنا پر تھا اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دو صاحبزادیاں سیدہ رقیہ و سیدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھیں تو ذوالنورین کا خطاب پایا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے وقت آل پاک کو بھی شامل کرنا چاہیئے ۔ بغیر ذکرِ آلِ پاک درود پاک مقطوع اور بغیر لفظِ سلام ناقص ہے اور آل میں ازواجِ مطہرات صحابہ عظام سب شامل ہیں ۔

☆ محدّثِ جلیل ابوعبداللہ حاکم علیہ الرحمۃ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اگر کوئی شخص مقامِ ابراہیم حجرِ اسود ، درِ کعبۃ اللہ اور حطیم شریف میں روزہ رکھ کر نمازیں پڑھتا رہے مگر اہلِ بیتِ اطہار سے بغض رکھے اور اسی پر مر جائے وہ جہنمی ہے ۔

☆ الشیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں کہ میں آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و تکریم بجا لاتا ہوں خواہ اُن کے اعمال کیسے ہی ہوں کیونکہ بُرے اعمال سے شرفِ نسب میں کمی نہیں آتی ۔ اور نہ بُرے اعمال سے نسب منقطع ہوتا ہے ۔ ہاں کفر اور شرک سے قرآن پاک کی رُو سے نسب منقطع ہو جاتا ہے ۔ لیکن بحمدہٖ تعالیٰ صحیح العقیدہ سُنّی سادات کو اس سے محفوظ و مامون کر دیا گیا ہے ۔

گوہر اگر در خلاب افتد ہماں گوہر است　　غبار گر بر آسماں رود ہماں غبار است

قرآنِ پاک : پ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱۳

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىکُمْ ؕ | بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ۔

○ اس آیتِ کریمہ میں نسب کی فضیلت کا انکار نہیں پایا جاتا ۔ اس کا مطلب ہے کہ کسے باشد "سید ہو یا غیر سید، قریشی ہو یا ہاشمی ، کالا ہو یا گورا ، تقویٰ ہی باعثِ اکرام ہے ۔ اگر سید متقی ہے تو وہ نسبتاً دوسرے غیر سید متقی سے بہر حال افضل ہے ۔ غوثیتِ عظمیٰ کی مسند سید السادات صلوٰت اللہ وسلامہٗ علیہ وآلہٖ کی آلِ پاک کے لئے ہی مختص ہے ۔ اور قربِ قیامت سیدنا امام محمد مہدی موعود اس مقام پر فائز المرام ہوں گے ۔

؎ نجیب الطرفین سید، امام حسن مجتبیٰ کی اولاد ، ہمنام والدین کریمین صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام وآلہٖ ط　۴

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان　　آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

اُنکے گھر میں بے اجازت جبریل بھی آتے نہیں　　قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

اہلبیتِ پاک سے بیباکیاں گستاخیاں

لعنۃُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ دشمنانِ اہلبیت

"حسن رضا"

☆ اہلِ بیتِ اطہار تین حصوں میں منقسم ہیں۔ اہلبیتِ ولادت[۱]، نسبی[۲]، سُکنی[۳]

آل: فضیلتِ آل میں ہر وہ شخص شامل ہے جو نسبؔ، حسبؔ اور نسبتؔ، صحبتؔ، قربِؔ قریبہ یا بعیدہ سے متصف ہو۔ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ نے ہر سہ مدارج سے وافر حصہ پایا اس میں اُمتِ مسلمہ کے متقی لوگ بھی اعزازاً و اکراماً شامل ہیں۔ اہلِ بیت، عترت اور ذرّیت ہم معنیٰ ہیں۔ اہلِ بیت کے تینوں اقسام اس فضیلتِ آل میں شامل ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت جزوی ثابت ہے۔

حدیثِ پاک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

یَا بُنَیَّۃُ اَمَا تَرْضِیْنَ اِنَّکِ سَیِّدَۃُ النِّسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ فِی الدُّنْیَا لَقَدْ زَوَّجْتُکِ سَیِّدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط	اے میری پیاری بیٹی کیا تو راضی نہیں اس سے کہ تو دُنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرا شوہر دُنیا و آخرت میں سب کا سردار

☆ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا۔

اِنَّھُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ط	دونوں میرے بیٹے اہلِ جنت کے سردار ہیں۔

☆ سیدۃُ النسا بنت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد پاک بسبطِ رسول اور سید کہلائی یہ صرف فلذۃ کبد خیر الانبیاء "سیدہ" کا نصیبہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خون اور خمیر کی طہارت و نظافت بہت بڑا اشرف ہے۔ [۱]
(جگر گوشۂ رسول)

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ　　فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ

کَفَاکُمْ مِّنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اِنَّکُمْ　　مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ

سیدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ [۲]

---

[۱] اے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہاری محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور قرآن گواہ ہے۔ اے اہلبیت تمہاری عظمت شان کے لئے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود شریف نہ پڑھے۔ اُس کی نماز نہیں۔ "خاکپائے اہلبیت پاک ستر ہزار ط"

☆ بناتِ مطہرات اور اُن کی اولادِ پاک بھی اِس میں شامل ہے۔

دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط بروایت حضرت اُسامہ ابن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما ط

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا ط

اے اللہ! میں اِن سے محبت کرتا ہوں تو بھی اِن سے محبت فرما اور اُن سے بھی محبت فرما جو اِن سے محبت رکھیں

سیّدہ، زاہرہ، طیّبہ، طاہرہ　　جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صُحُف، غُنچہ ہائے قُدُس　　اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

اصطلاح پنجتن پاک :-

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃ
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ

☆☆☆☆☆

○ لفظِ پنجتن پاک شرعی نہیں عجمی ہے اور اِس کو صرف اِن چار میں حصر کرنا بھی چنداں صحیح نہیں کہ اِن نفوسِ قُدسیہ کے علاوہ کوئی اور پاک نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم "تمام مُطہرِکُن اور طہورِ مُکوِّن کے رسول اور مُزکّی ہیں اور وَیُزَکِّیْھِمْ (سورۃ آلِ عمران ۱۶۴) کی صفت سے کماحقہٗ مُتصف آپ کے حلقۂ ارادت اور عقیدت میں جو بھی آگیا وہ ظاہراً، باطناً پاک ہوگیا۔ اور جس کو اپنے قدمِ میمنت سے نوازا اُس کو پاک سے پاک تر کر دیا۔ لہٰذا قرآن پاک اور احادیثِ پاک کی رُو سے چار یار پاک، پنجتن پاک، عشرہ مُبشّرہ پاک، صحابۂ مہاجرین پاک، انصار پاک اور اہلِ قُبا پاک اور اَزواج پاک صحابیہ بیبیاں پاک، غوث پاک امام پاک تاآنکہ مومن بھی پاک ہیں۔ ان سب کی پاکیزگی اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ہے ؎

☆ اوّلاً اللّٰہ سُبحانہٗ نے وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۳۳) سے اَزواجِ مُطہرات کو نوازا۔

☆ ثانیاً دُعائے فَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا سے اِن چاروں کو بھی چادرِ تطہیر میں شامل فرما دیا گیا۔

☆ ثالثاً وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ ۝ (سورۃ التوبہ ۱۰۸) سے صحابہ قُبا کو طہارت اور نظافت سے سرفراز فرمایا۔

☆ ایک روایتِ حدیث میں سیّدُ الارض والسماء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

○ میں فرش عرش والوں کا رسول ہوں میرے دو وزیر فرش پر ہیں۔ سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْھُمَا اور دو عرش پر سیّدنا جبرائیل امین، سیّدنا میکائیل عَلَیْھِمَا السَّلَامُ لہٰذا حضور سرورِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "جب اِن چاروں کے

؎ رجس، نجس سے مبرّا، منزّہ۔

☆ گھر میں جلوہ گر ہوں تو سیدۃ النساء، سید الاولیاء، سید الشہداء یہ پنجتن پاک

☆ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوں تو صدیقِ اکبر، فاروقِ اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ یہ پنجتن پاک

☆ عرش پر رونق افروز ہوں تو جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ پنجتن پاک

☆ انبیاء و رسل میں جلوہ گر ہوں تو آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ یہ پنجتن پاک

☆ ائمۂ طریقت میں نور افشاں ہوں تو نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی یہ پنجتن پاک

☆ ائمۂ مجتہدین میں جلوہ افروز ہوں تو امامِ اعظم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد یہ پنجتن پاک

☆ نور کا ظہور اربعہ عناصر میں ہو تو خاک، آب، باد، آگ یہ بھی پاک

"علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام" یہ سب اپنے اپنے مقامات اور درجات کے لحاظ سے طہارت، نظافت اور شرافت سے متصف ہیں لیکن درجہ و مقامات میں متفاوت ہیں۔ پہلے معنیٰ میں اُمتِ مرحومہ سے پنجتن پاک کی افضلیت نسبی لحاظ سے ثابت ہے اور ہمارا ایمان اور ترجیحاً یہ پہلا معنی مقصود۔

○ حضرت ابو ذکریا یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ الغفاری سے کسی علوی نے پوچھا۔ تم اہلبیتِ اطہار کے حق میں کیسا خیال رکھتے ہو تو فرمایا میں بھلا کیا (کہے از اولیاء متقدمین)، عرض کروں کہ جو وحی کے پانی سے سیراب ہوا اور اُس سے بحرِ مشکِ ہدایت اور خوشبوئے طہارت کے کیا سونگھا جاسکتا ہے تو علوی نے اُس کی قدر دانی کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنْ زُرْتَنَا فَبِفَضْلِكَ وَاِنْ زُرْنَاكَ فَلِفَضْلِكَ فَلَكَ الْفَضْلُ زَائِرًا اَوْ مَزُوْرًا	اگر تو ہماری زیارت کرے تو یہ تیری فضیلت ہے اور اگر ہم تیری زیارت کریں تو یہ بھی تیری فضیلت ہے۔ زائر ہو یا مزور۔

"حرز ثمین بحوالہ گلزار صحابیہ"

○ اُمتِ مسلمہ میں عوام و خواص، اصاغر و اکابر، علماء و مشائخ اور جملہ مؤمنین سادات کرام کی حسب و نسب اور سیادت کی بناء پر تعظیم و اکرام کرنا جزوِ ایمان سمجھتے ہیں۔

ﻋﻠﮧ شرفِ خونِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۸ھ غزوۂ موتہ "ملکِ شام" کے شہداء حضرات جعفر طیار، زید بن حارث، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر مدینہ منورہ میں حضور نے دی اور فرمایا جعفر طیار اپنے نوری بازوں سے اُڑ کر جنت میں جارہے ہیں اور پیچھے پیچھے ابن حارث، ابن رواحہ رضی اللہ عنہما۔ خیال آیا جہاد میں برابر تھے اور پھر جعفر طیار آگے آگے کیا حکمت وارد؟ وحی آئی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کا خون آپ کے خون سے ملتا ہے۔ "رواہ حاکم مستدرک" بیشل البشر ۱۲ منہ

○ "آلِ اطہار پر دُرود شریف پڑھنا کتاب و سُنّت سے واضح ہے۔"

☆ لفظِ علیٰ کے بغیر دُرود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نہ پڑھے۔ علیٰ کے ساتھ آل کا ذکر درود شریف میں سُنّت ماثور ہے۔ آئمہ محدثین کرام کا صلی اللہ علیہ وسلم پر اکتفا کرنا بایں وجہ صحیح ہے کہ وہ آلِ نبی کو کنفسِ واحدہ سمجھتے تھے۔ بدلیل جلیل آیتِ مُباہلہ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم تف

دست بداماں آل زن کہ نباشد | جز بہ محمد مآل و آلِ محمد | صلی اللہ علیہ وسلم
بصدق و صفا تواں گشت جامی | غلامے غلامانِ آلِ محمد | "صلی اللہ علیہ وسلم"

حدیثِ پاک : بروائیت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ط

مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا اِنْفَجَرَتْ مَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ ط

جو شخص خالصاً للہ چالیس صُبحیں کرے تو اُس کے قلب سے زبان پر حکمت کے چشمے اُبلیں گے۔

سہ چالیس عدد م، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ط فافہم،

○ لہٰذا چالیس مُبارک عدد کے مطابق یہ چالیس احادیثِ مُبارکہ متعلقہ درود شریف نقل کی گئیں جو مزید فضائل درود شریف چاہے تو کتبِ احادیث کی طرف رجوع کرے جو طرق متعددہ اور اسانیدِ مختلفہ سے بکثرت مروی ہیں۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْیَرْجِعْ ثَمَّہٗ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ
وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

*

عـ۱ یوں پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

عـ۲ پ۳ سورۃ آلِ عمران آیتِ کریمہ ۶۱۔ فرمادو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں۔ نجران کے نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ میں سیدُ الانبیاء کی گود میں سیدنا حسین کریمؓ دستِ مبارک میں سیدنا حسن مجتبیٰ کا ہاتھ اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ اور سیدُ الاولیاء علی مرتضےٰ پیچھے پیچھے تھے۔ ایک مرتبہ سبطِ رسول سیدنا امام حسن کرم اللہ وجہہ الکریم سے کسی اموی نے کہا آپکو ابنِ رسول کہا جاتا ہے حالانکہ آپ ابنِ علی ہیں تو آپ نے فی الفور فرمایا ابنِ رسول تو ہمیں قرآن پاک نے فرمایا ہے اور یہ آیتِ پاک پڑھی کہ یہاں اَبْنَآءَنَا سے مُراد ہم ہی تو ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط "بحرالعلوم حضرت اعلیٰ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابُ الصّلوٰۃِ والسّلام

سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم ٭ تاکہ پتّہ پتّہ کرے باوضو یاد تیری

☆ باوضو پڑھنا[1]

وضو کے فضائل

احادیثِ مُبارکہ۔ رسولِ مطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ دُم علی الوضوءِ یحبُکَ حافظُکَ ط ہمیشہ باوضو رہو۔ تمھارا محافظ تمھیں دوست رکھے گا۔ "رواہ البیہقی"

☆ اَلْوُضُوْءُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ	وضو اسرارِ الٰہی سے ہے۔
اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ط	وضو ایمان کا جز ہے
☆ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ[2]	وضو نماز کی کنجی ہے۔
اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ط	وضو جنت کی کنجی ہے۔
☆ اَلْوُضُوْءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ط	وضو مومن کا ہتھیار دشمنانِ جنی اِنسی اور سحر کے لئے ڈھال اور ایمان کا قلعہ ہے۔
وضو:۔ نظافت فرضیہ، طہارت شرعیہ۔	

[1] بے وضو درود شریف پڑھنا ادب کے خلاف ہے۔ سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ آپ روزانہ قصیدہ بردہ شریف اس غرض سے بطور وظیفہ پڑھتے کہ سرکار سلطانُ الانبیاء والرُّسل صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو حصولِ مقصد بنتے۔ کسی محرمِ راز سے کہا تو انہوں نے فرمایا قصیدہ بردہ شریف کا ہی درود شریف اوّل و آخر پڑھا کرو۔ آپ نے ایسا کیا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہو گئے آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور اسمِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بے وضو نہ لیتے۔ اولیاء عظام، علماء اعلام اور مسلم سلاطین مثلاً سلطان ناصر الدین محمود دہلوی علیہ الرحمۃ جیسے اولیاء بادشاہ کا اِن پر عمل رہا ہے۔ آپ کا ذاتِ نبوت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے ہیں "شرمم آمد کہ بے وضو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر زبان رانم" تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے گئے۔ "تاریخ فرشتہ ج۱"

[2] صلوٰۃ کے تین معنی ہیں۔ نماز۔ دعا۔ درود شریف وضو ان تینوں کے لئے مفتاح ہے۔

☆ لَا يُحَافِظُ الْوُضُوْءَ اِلَّا مُؤْمِنٌ	نہیں حفاظت کرسکتا ہمیشگی وضو پر مگر مومن۔
☆ اِنَّ اُمَّتِیْ غُرٌّ الْمُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ[1]	بے شک میرے اُمتی کے انوارِ وضو سے "سر چہرہ پیشانی ہاتھ پاؤں" منوّر اور چمکتے ہوں گے۔
☆ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ تَبْلُغُ الْوُضُوْءُ	مومن کے جن اعضاء پر وضو کا پانی مس ہو گیا اُن کو نُور کا زیور پہنایا جائے گا۔
☆ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَا مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْاَظْفَارِ	جس نے سُنّتِ مطہرہ پر وضو کیا اُس کے ہر اعضاءِ وضو سے حتّٰی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ ڈھل جائیں گے۔

☆ وضو سے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور تزکیۂ نفس نصیب ہوتا ہے۔

☆ وضو کرتے وقت ملائکہ نُور کی چادر تانتے ہیں اور وہ نُورٌ علٰی نُور بن جاتا ہے۔

☆ وضو مسواک سے سکرات الموت میں آسانی، نزع میں زبان پر کلمہ طیبہ، اور پُل صراط پر نُور ہو گا۔

○ طَیِّبُوْا اَفْوَاھَکُمْ بِالسِّوَاکِ۔ وضو میں سر کا مسح کرتے وقت درود شریف پڑھنا لاعلاج دماغی امراض کا علاج ہے۔

☆ ایک روایت الحدیث میں رسولِ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ	اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتا تو میں نماز کے ہر وضو میں مسواک کا حکم دیتا۔

○ وضو نعمت غیر مترقبہ ہے اور مومن کے اعضاء کی توبہ ہے "تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ"

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے ۔۔۔ رونا میرا وضو ہو نالہ مری دعا ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنَ الْمَآءِ الْوُضُوْءِ بِہِ الْوُجُوْہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

[1] اللہ سبحانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ باوضو رہنے کا فرمایا کہ مصیبت و حادثہ سے حفاظت میں رہو گے وضو پر وضو نُورٌ علٰی نُور ہے اسکے فوائد و انوار دُنیا و آخرت دونوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تحفۂ خداوندی ہے۔

☆ وضو پر مواظبت اور محافظت مومن کے ایمان کی علامت اور اولیاء اللہ کا شعار ہے۔ اجلّہ اولیاءِ عظام کا معمول ہے کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا اور ہمیشہ باوضو رہنا، تیمم وضو کا نعم البدل ہے اور فضائل عظیمہ کا حامل ہے۔ ۱۲ منہ

۳

☆ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات[1] کے تحت محض رضاءِ خدا اور رضاءِ مصطفےٰ ہو۔ "عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم"
☆ زبان سے آہستہ آہستہ بصد ذوق و شوق اور حضورِ قلب سے پڑھنا۔
☆ حواسِ ظاہریہ اور باطنیہ کو دُنیاوی خیالات سے پاک رکھنا۔
☆ محض امتثال لِاَمرِ اللہ اور محبت لرسُولِ اللہ "ﷺ" کے خیال سے پڑھنا۔
☆ پاکیزہ جگہ اور پاکیزہ لباس ہو۔
☆ رقّتِ قلب کے ساتھ حقِّ غلامی اَدا کرنے اور شفاعت کی اُمّید سے پڑھنا۔
☆ خشُوع و خضُوع کے ساتھ بارگاہِ مُصطفوی "ﷺ" کی عظمتِ شان کا خیال رکھنا۔
☆ آپ "ﷺ" کو حاضر ناظر جان کر پڑھے تاکہ دِل آپ سے محبّت پکڑے اور تصور کرے کہ مَیں روضۂ اطہر پر بیٹھا درُود شریف پڑھ رہا ہُوں اور آپ "ﷺ" میرا دُرود شریف بنفسِ نفیس سماعت فرما رہے ہیں۔
☆ قبلہ رُو، دوزانو بیٹھ کر پوری توجّہ اور انہماک سے پڑھے اور اَدب کا خاص خیال رکھے

"اَدب تاجیست از فضلِ الٰہی ... بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی"
از خُدا خواہیم توفیقِ اَدب ... بے اَدب محرُوم ماند از فضلِ ربّ
"تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

دُرود شریف پڑھنے کے مقامات

ہزار بار بشویم دہن بمُشک و گلاب ... ہنوز نامِ تو گُفتن کمال بے ادبی است

نیّت:۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَوَیْتُ بِصَلٰوتِیْ عَلَی النَّبِیِّ "ﷺ" اِمْتِثَالًا لِاَمْرِكَ[2] وَتَصْدِیْقًا لِنَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَمَحَبَّةً فِیْهِ وَشَوْقًا اِلَیْهِ وَتَعْظِیْمًا لِقَدْرِهٖ فَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ بِفَضْلِكَ یَا رَبِّیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بِجَاهِ طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط

---

[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی "صحیح البخاری"

[2] پروردگارِ عالم نے دُرود شریف کا حکم۔ عالمِ عُلوی، عالمِ سُفلی، عرب و عجم، شمالاً جنوباً، شرقاً غرباً، بحر و برّ، خُشک و تر، عرش و فرش، قُربِ استوٰی اور خریفِ اقلام میں نشر فرما دیا ہے۔ اِس ہفت کشور میں ہر جگہ اور "ماوراءُ النّہر تا ماوراءُ القطر"
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ ۔ بِهٰذَا بَدَا أَلْعَالَمِيْنَ كَمَالُهُ

حدیثِ پاک : رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَكُمْ ط علہ — جب تم مجھ پر درُود شریف بھیجو تو تحسین کرو اپنے درُود و سلام کو۔

○ یعنی آہستہ آہستہ۔ صحت لفظی اور حضورِ قلب کے ساتھ باآداب پڑھنا، حُسنِ صلٰوۃ ہے یہ مقاماتِ اجابت ہیں۔ جس دُعا کے ساتھ درُود شریف پڑھا جاتے وُہ بفضلہٖ تعالیٰ کبھی رد نہیں ہوتی اور ہمیشہ شرفِ قبولیت پاتی ہے۔

۲۔ مُرشدِ کامل کی زیارت پر

۳۔ آذان سے قبل اُور بعد علہ

۴۔ مسجد میں داخلہ اُور خارجہ کے وقت

۵۔ وُضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر

۶۔ وُضو کرتے وقت " لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ " سے کامل وُضو مُراد ہے۔

۷۔ تیمّم کرتے وقت۔

۸۔ لباس دھوتے اور پہنتے وقت

۹۔ جُبّہ پہنتے وقت

۱۰۔ دستار باندھتے وقت

۱۱۔ نماز کی نیّت سے پہلے

۱۲۔ بروز جمعۃُ المبارک " بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ " عسہ

۱۳۔ نمازِ پنجگانہ تشہد میں

۱۴۔ دُعا کے اوّل، آخر

۵

بقیہ حاشیہ

○ ہمہ وقت " کوئی لمحہ خالی نہیں جاتا " درُود شریف پڑھا جارہا ہے۔ اور یہ ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۃ الانشراح ۴) کی تفسیر کر فرمایا محبُوب جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِيْ ط میں نے تجھے اپنا ذکر بنایا۔ محبوب تیرا ذکر، میرا ذکر۔ (حدیثِ قدسی شریف)

علہ ہر سعید مومن کے ساتھ رُوحِ مُصطفٰی " صلی اللہ علیہ وسلم " ہوتی ہے۔ جس کی توجّہ سے وُہ بالاستقامۃ درُود شریف پڑھتا اور عملِ صالح کرتا ہے ہر مقام پر ہمہ وقت درُود شریف پڑھنا غلامی کا ثبوت ہے۔ تاہم چند ایک مقامات خصوصی بیان کئے ہیں تاکہ ان مقاماتِ مُقدسہ پر غفلت میں نہ رہے اور شغلِ درُود شریف سے دِل کو مُصفّٰی اور مُجلّٰی کرے اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی یاد کو تازہ رکھے۔ درُود شریف کا پڑھنا ہی قبولیت کی علامت ہے۔

علہ افضل طریقہ یہ ہے۔ درُود شریف پڑھ کر ذرا سا توقف کرے بعد ازاں کلماتِ آذان پُکارے۔ کہ فی زمانہ معاندین نے اس مسئلہ کو مُختلف فیہ بنا دیا ہے۔ جو محض اعتراض اور انقباض پر مبنی ہے۔ ۱۲ منہ غُفرلہٗ

عسہ غدوّ: طلوعِ فجر تا طلوعِ آفتاب۔ اصال عصر تا غروبِ آفتاب۔ یہ قبولیت کی گھڑی درُود شریف کیلئے موزوں تر ہے۔

۱۵۔ پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے بعد دُعا سے پہلے
۱۶۔ خُطبہ میں
۱۷۔ نمازِ جنازہ میں
۱۸۔ تلاوت کے وقت
۱۹۔ ذکر و فکر تسبیح و تہلیل اور تکبیر کے وقت
۲۰۔ عَلَى الصَّبَاحِ عَلَى الْمَسَآءِ وَالْعِشَآءِ
۲۱۔ کھانا کھاتے پانی پیتے وقت
۲۲۔ تعلیم و تعلّم کے وقت
۲۳۔ حفظِ قرآنِ پاک کے وقت
۲۴۔ درسِ قرآنِ پاک اور حدیث پاک کے وقت
۲۵۔ محفلِ میلاد میں نعت سے پہلے
۲۶۔ چاند نظر آنے پر
۲۷۔ روزہ کی سحری اور افطاری کے وقت
۲۸۔ کھجور اور پھل کھاتے وقت
۲۹۔ زکوٰۃ دیتے ۔ لیتے وقت
۳۰۔ سفر اور حضر میں
۳۱۔ چاند ۔ سورج گرہن کے وقت
۳۲۔ دوا کھاتے وقت۔
۳۳۔ وصیت لکھتے وقت
۳۴۔ مَیّت کو قبر میں رکھتے وقت
۳۵۔ ایصالِ ثواب کے وقت دُرود تاج پڑھے
۳۶۔ فتویٰ نویسی کے وقت
۳۷۔ قرضہ کی ادائیگی کے لیئے
۳۸۔ کسی چیز کے عطا ہونے پر
۳۹۔ کامیابی اور کامرانی کے وقت
۴۰۔ میّت کے سرہانے کلمہ طیّبہ کے بعد
۴۱۔ حادثہ کے وقت
۴۲۔ خوفِ طوفان یا زلزلہ کے وقت
۴۳۔ کوئی حاجت پیش ہو
۴۴۔ مُفلسی اور غریبی سے نجات کے لیئے
۴۵۔ کسی چیز کے گم ہونے پر
۴۶۔ اِنشراحِ صدر اور فتوحِ قلبی کے لیئے
۴۷۔ رُوحانی قلبی قبض کے لیئے
۴۸۔ رزق محبّت، ادب کے لیئے
۴۹۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے لیئے
۵۰۔ پیر کامل کی تلاش کے لیئے
۵۱۔ جنگل میں رستہ بھول جائے تو
۵۲۔ تہمات اور ظلم سے بچنے کے لیئے
۵۳۔ عام وَبَاء یا طاعُون کے وقت
۵۴۔ درجۂ قبولیت اور قطبیت کے لیئے
۵۵۔ اچانک مُصیبت پڑنے پر
۵۶۔ شِدّت کی پیاس پر
۵۷۔ لاعلاج مرض کے لیئے خصوصاً یرقان "
۵۸۔ بھول جانے کے وقت
۵۹۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لیئے ؎
۶۰۔ کُتب کی تالیف و تصنیف لکھے اور پڑھے

؎ مُسبّب الاسباب، سبب پیدا فرمادے گا۔

۹۹۔ گُلاب کا پھُول دیکھتے، سُونگھتے وقت اور خوشبُو لگاتے وقت دُرُود شریف پڑھے کہ حضور طیّب طاہر " صلی اللہ علیہ وسلم " کا پسینہ جہاں گرا وہاں گُلاب کا پودا پھُوٹا تھا۔

☆ ایک روایت الحبیب علیہ اطیب التحیۃ والثناء میں فرمایا۔

○ سفید گُلاب کا پھُول میرے پسینہ سے اور سُرخ گُلاب جبرائیل علیہ السلام کے پسینے اور زرد رنگ کے گُلاب کا پھُول "چمپا" بُراق کے پسینہ سے پیدا ہُوا۔ بدیں وجہ فرمایا گُلاب کے پھُول میں میرے پسینہ کی خوشبُو ہے۔ تو یہ سارے پھُولوں کا سردار کہلایا۔

☆ السیدی ابُوعبداللہ احمد بن مرزوق علیہ الرحمۃ " از اعاظم مشائخ دیارِ مغرب " سے مروی ہے۔

○ ہم بحرِ ہند میں سفر کر رہے تھے۔ تیز ہوائیں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں اُبھرنے لگیں۔ ہم ایک جزیرہ میں ٹھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گُلاب کا پھُول دیکھا جس کی تیز بھینی بھینی خوشبُو تھی اُس پر خطِ سفید سے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " ابُوبکر الصدیق، عمر الفارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے دِل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ لکھ دیا ہو تو ہم نے ایک پھُول اور دیکھا جو ابھی پُورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا۔ تو اُس میں بھی اِسی طرح سے لکھا ہُوا پایا۔

☆ ابُوالبشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنّت سے زمین پر آئے تو آپ روتے رہے۔ آپ کے آنسو جہاں جہاں زمین پر گرے تو وہاں صندل، عُود، رَطب پیدا ہُوا۔ اور اُمّ البشر سیّدہ حوّا رضی اللہ عنہا کے آنسوؤں سے لونگ کی خوشبُو پھیل گئی۔ یہ سب خوشبُویات حضور طیّب المطیّبین " صلی اللہ علیہ وسلم " سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہور پذیر ہُوئیں جیسے ہرن سے مُشک نافہ۔ اور پھُول میں خوشبُو۔ " دلائل الخیرات "

○ ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دِل گُلاب کے پھُول کو دیکھ کر اور سُونگھ کر تسلی پاتے ہیں کہ اس میں محبوب کی خوشبُو ہے۔ گُلاب کے پھُول نے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے پسینہ کو اپنی نازک پتّیوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بسا رکھا ہے۔

۵

عـلـہ شیخ المحدثین امام اجل الشیخ علی نور الدین حلبی قدس سرہ الجلی والخفی کی تصنیف لطیف (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو اُس وقت آپ ذکرِ محبوب محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں رطب اللسان تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب کا پھول پیش کیا اور عرض کیا حاضری بارگاہ کے ارادہ سے آرہا تھا راہ میں ایک عالی شان باغ "جنّت" کو دیکھا تو گلاب[1] کے پھول عجیب بہار میں تھے تحفہ کے طور پر ایک پھول لے آیا۔ جب آپ نے سونگھا تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو نے ہجر کو تیز تر کر دیا اور اسی حالت میں پھول کو سونگھتے ہی رُوحِ مشتاق قفسِ عنصری[2] سے پرواز کر کے جنّت الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلستانِ ابراہیمی کے پھول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشبو تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

○

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

○

بقیہ حاشیہ

تعریفُ اَھلِ الاِسلامِ والاِیمانِ بِاَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم لَایَخلُوا مِنہُ زَمَانٌ وَّلَامَکَانٌ طنے اِس لاینحل مسئلہ کو حل کر دیا نیز مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح الشفاء میں بروایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما تحریر کیا ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رُوح سید الارواح "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ ہر اہلِ اسلام کے گھر میں رُوحِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" جلوہ گر ہوتی ہے۔ لہٰذا جب حجرہ یا گھر میں داخل ہو تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ مومن کا یہ مبارک اور پاکیزہ تحفہ اپنے محبوب رسول کی بارگاہ میں اللہ ربّ العزّت کی عنایت بے غائت سے ہے۔ "اَلدُّرُّ المنظم فی مولد النّبیّ المعظّم"

[1] گلاب کے پھول کی نرم و نازک پنکھڑیاں شبنم کی خنکی سے مزاج سرد رکھتی ہیں۔ یاد رہے نیکی ٹھنڈی اور گناہ گرم ہے اور نور ٹھنڈا اور نار گرم ہے حضور سید الابرار "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ مبارک برف و ثلج کی طرح ٹھنڈا تھا۔ اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ذکر درود شریف بھی ٹھنڈا ہے جس میں مومن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور رکھ دیا گیا ہے۔ مومن حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام اقدس پر انگوٹھوں کو چوم کر درود شریف پڑھ کر قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتا ہے۔

[2] ملک الموت علیہ السلام نے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک سیب بہشت کا لا کر سونگھایا تو اس کی خوشبو سے اُن کی رُوح پیکرِ خاکی سے آزاد ہو کر اَللّٰہ اَللّٰہ کرتی حضورِ الٰہی میں چلی گئی ۔ بُوئے گُل را از کہ جوئم از گلاب ۔ ۱۲ منہ سلّمہٗ ربّہٗ سبحانہٗ ط

قسم ذاتِ مُصطفٰی

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحٰی تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

① اللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اپنے کلامِ معجز نما میں اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک کی قسمیں بیان کیں۔ آپ کی مثل محبوب رسول نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ دائرہ امکان میں کہ ایسا محبوب کوئی اور پیدا ہو۔ ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم کی سیرت کا ہی قرآنِ پاک میں تذکرہ نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآنِ عظیم کی ہر سورتِ پاک نے نجانا محبوب کی صورتِ پاک کا بھی نقشہ کھینچا ہے اور دونوں سیرت اور صورت کی قسمیں اُٹھائیں اور یہ مرتبہ محض آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہی کے لیئے ہے۔

② معبودِ حقیقی نے کہیں محبوب کے نوری مکھڑے کی قسم اُٹھائی اور کہیں گیسوئے عنبریں کی اور کہیں درِ رسول اور بلدِ رسول کی قسم اور کہیں زُبان کی قسم، دہان کی قسم، مسکن و مکان کی قسم بیان ہوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُس خاکِ پاک کی قسم جو گذرگاہِ محبوب بنی۔ در کی قسم، دیوار کی قسم اور پہاڑ کی قسم، گلی و بازار کی قسم عمر شریف کی قسم یعنی سانس کا ہر لحظہ ہر لمحہ ہر سیکنڈ اور روز و شب، ماہ و سال کی قسم بیان فرمائی۔ ایسے عظیم رسول پر درود ہو سلام ہو۔

قرآنِ پاک : پ سورۃ النساء آیت کریمہ ۶۵

فَلَا وَرَبِّكَ	تو اے محبوب تمہارے ربؐ کی قسم

☆ اپنے ربّ ہونے کی قسم اُٹھائی تو محبوب کی نسبت سے۔
یہ نسبت حقیقی ہے۔ باقی کسب عرش، ارض، کعبہ وغیرہ کی طرف رب کی نسبت ذیلی و طفیلی ہے۔ ۲

قرآنِ پاک : پ ۲۲ سورۂ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۱

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ	قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک تم رسول ہو۔

☆ ربِ کریم نے قسم اُٹھا کر فرمایا اے سیدِ کائنات ! مجھے قرآن کی قسم کہ تم میرے رسول ہو

قرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۱-۲

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ	چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے

☆ وَالضُّحٰی چہرۂ نورِ جمالِ مصطفےٰ ، وَالَّیْل کنایہ ہے گیسوئے عنبرین کی قسم ، [۱]

فرصت کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را یک دو شکن زیادہ کن گیسوئے تابدار را

قرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۃ الفجر آیتِ کریمہ ۱-۲

وَالْفَجْرِ ۙ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ۙ	اُس صبح کی قسم اور دس راتوں کی

☆ شب لحیہ و شارب ہے رُخ روشن دن گیسوئے دو شب قدر و براتِ مومن

مژگاں کی صفیں چار ہیں اور دو ابرُو وَالْفَجْر کے پہلو میں وَلَیَالٍ عَشْر

قرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۃ البلد آیتِ کریمہ ۱ تا ۳

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ	مجھے اُس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "کے مسکن و مکان ، در و دیوار ، محلّہ و بازار ، گلی اور شہر کی قسم - والد سے مُراد سیدِ عالم" صلی اللہ علیہ وسلم " ، اور مَا وَلَدَ سے مُراد اُمّت ۔ " تفسیر حسینی "

قرآنِ پاک : پ ۲۹ سورۃ القلم آیتِ کریمہ ۱

گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف لا کے تیغِ لا تم پہ کروڑوں درود

[۱] دو گیسو مبارک مانند حرف ل کے ہیں اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے اسم اَللّٰہ بن جاتا ہے۔

اَللّٰہ تعالیٰ کی محبت و عشق میں جب عاشق کی آہ کعبۃ اللہ سے اپنا سر ٹکراتی ہے تو سر پھٹتا ہے تو وہ قائم مقام ل ہے ؎

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر دل میں لام پیدا ہو ہی جائے گا

[۲] یہ معانی اشارۃ النص ، دلالۃ النص ، اقتضاء النص اور عبارۃ النص کے لحاظ سے تحریر کیے گئے ہیں - ۱۲ منہ [۳]

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝ | قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مراد دہانِ مصطفٰے، قلم سے زبانِ مصطفٰے، وَمَا یَسْطُرُوْنَ سینۂ مصطفٰے کی قسم

قرآن پاک : پ۳۰ سورۃ العصر آیتِ کریمہ ۱

وَالْعَصْرِ ۝ | اس زمانۂ محبوب کی قسم "ﷺ"

☆ تمام زمانوں سے فضیلت والے خیر القرون قرنی کے نورانی زمانہ کی قسم۔ عمر شریف کے روز و شب ماہ و سال کی قسم اور زندگی پاک کے ایک ایک لمحہ کی قسم بیان ہوئی۔

قرآن پاک : پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۱

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۝ | اُس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم "ﷺ"

☆ نجم سے مراد ذاتِ گرامی سید الانبیاء محمد مصطفٰے "ﷺ" "تفسیر خازن"

قرآن پاک : پ۱۴ سورۃ الحجر آیتِ کریمہ ۷۲

لَعَمْرُكَ | اے محبوب تمہاری جان کی قسم

☆ محبوب کی جانِ پاک سے بڑھ کر کوئی اور جان بعزت و حرمت میں بڑھ کر نہیں۔

قرآن پاک : پ۲۵ سورۃ الزخرف آیتِ کریمہ ۸۸

وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ | تو مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم

☆ محبوب کی گفتگو، قول اور کلام۔ دعا و التجا کتنا اکرام و اعزاز ہے، کی قسم۔

○ وہ آیاتِ کریمہ جن میں رب العزت نے اپنے ناموں سے حضور "ﷺ" کو موسوم فرمایا

قرآن پاک : پ۱۸ سورۃ النور آیتِ کریمہ ۳۵ ، پ۶ سورۃ المائدہ آیتِ کریمہ ۱۵

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ | اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۝ | بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

☆ اِن آیاتِ کریمہ میں اپنا اسمِ مبارک نور، محبوب کو عطا کیا۔ یہ کمالِ عظمت ہے۔

قرآن پاک : پ۱ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۳ ، پ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۲۸

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ | بے شک اللہ آدمیوں پر مہربان مہر والا ہے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ — مُسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

☆ اِن آیاتِ کریمہ میں اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ نے اپنے نام نورُ رَؤُف، رحیم سے محبُوب کو یاد فرمایا مزید برآں جن اَسْمَاء وصفات کے زیور سے محبُوب کے جمال وکمال کو چمکایا۔ اُن میں اوّل۔ آخر ظاہر۔ باطن۔ مُحیِ۔ مُجیب۔ عفو۔ حق۔ قوی۔ کریم۔ مُؤمن۔ ہادی۔ ولی۔ مُطاع۔ رحمت۔ مُختار[عله]۔ کاف۔ عزیز شہید۔ علیم[عله]۔ حکیم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ "اَلْعُرُوْسُ لِاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی فِیْمَا لِنَبِیِّنَا مِنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی"

○ مخفی نہ رہے۔ حق سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے اسمآء وصفات ذاتی اور قدیمی ہیں (ازلی ابدی سرمدی دیموی) اور محبُوب برحق کے اَسْمَاء وصفات عطائی اور وہبی ہیں۔ عِلم خالِق ذاتی اور حضوری۔ علمِ مخلوق عطائی اور حصولی ہے۔ وُہ واجب یہ مُمکن، وُہ قدیم یہ حادِث، وُہ نامقدُور یہ مقدُور، وُہ لامتناہی اور یہ متناہی۔ وُہ واجبُ البقاء یہ جائزُ البقاء، وُہ مُمتنع المتغیر یہ مُمکنُ التبدُّل۔ اتنے بیّن فرق سے شرک اور شائبہ شرک کا خیال وَسوسۂ شیطانی ہے۔ مزید برآں حضور" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَسْمَاء تخلیقی اور ربّ حضور عزّوجلّ نے صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اَسْمَاء وصفات توقیفی اور اپنی اپنی شان کے لائق اُن کا ظہور ہے۔

عله حضور سیدِ عالم " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " اُمورِ تشریعی وتکوینی میں باَمرِہٖ تعالیٰ مُختار ہیں۔ ١۔ سیّدۃُ النّسآء سلام اللہ علیہا کی موجودگی میں سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر نکاحِ ثانی حرام کردیا۔ ٢۔ مقبولُ الشّہادۃ حضرت ابُوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شہادت کو دو کے برابر کا قرار دیا۔ ٣۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے سَلْ مَاشِئْتَ کے الفاظ مُختارِ کُل پر صریح دلیل ہیں۔ ٤۔ جلیلُ القدر صحابی حضرت سُراقہ بن مالک بن جعشم کنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ "سردارِ رابغ" نے حج کی فرضیت پر بار بار عرض کیا عَ فِیْ کُلِّ عَامٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلّی اللہ علیک وسلّم تو آپ خاموش رہے بعد ازاں فرمایا لَا تو پھر ادب سکھاتے ہوئے اپنی خاموشی کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ تمہارے سُؤال پر لَوْقُلْتُ نَعَمْ اگر میں ہاں کہہ دیتا لَوَجَبَتْ تو حج ہر سال فرض ہوجاتا۔ وَمَا اسْتَطَعْتُمْ اور تم طاقت نہ رکھتے اور مشقت میں پڑجاتے۔ ٥۔ سیّدنا یوسف نبی اللہ علیہ السّلام سے حکومتی آدمیوں نے جیل میں یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ (پ ١٢) کہہ کر خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے بتادی بعدہٗ وُہ اِستہزاءً کہنے لگے ہم کو تو خواب ہی نہیں آیا۔ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ۝ (سورۃ یوسف ٤١) عالمِ جلالیّت میں فرمایا تمھیں خواب آیا ہے یا نہیں ہماری زبان سے جو نکل گیا وُہ ہو کر رہے گا۔ مزید نظائر کتب میں ہیں فَلْیَنْتَظِرْ بِالنَّظَرِ الْاِیْمَانِ ثُمَّہٗ ط س

عله علیم:۔ فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ "علامہ بوصیری"
یارسُولَ اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم دُنیا و آخرت آپکے دسترخوانِ جُودوکرم سے ایک ٹکڑا ہیں۔ مکتُوباتِ لوح اور ملفُوظاتِ قلم کے عُلُوم "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ قرآنِ عظیم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاءِ شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرۂ جمیلہ جلیلہ :-

(۱) قلبِ انور ——— مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝

(۲) زبانِ فیض ترجمان ——— وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

(۳) آنکھ نوری ——— مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝

(۴) چہرۂ انور ——— قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

(۵) سینۂ گنجینہ ——— اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝

(۶) ہاتھ مبارک ——— وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

(۷) پُشت مبارک ——— وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝

(۸) کان مبارک ——— قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَرِ الْاَعْطَرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُعَطَّرِ ؕ

بقیہ حاشیہ

سے علوم ما کان و ما یکون آپ کے علمِ شریف کا ایک جز ہیں یعنی جمیع مخلوقات ابتداء تا انتہا کے تمامی علوم ۔ علمِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سطروں میں ایک سطر ہیں اور علومِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم علمی سمندروں میں سے ایک نہر یا بے پایاں علمی موجوں میں سے ایک لہر ہیں ۔ لیکن بایں ہمہ علومِ عالیہ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام وتحیۃ ، اپنے علیم و خبیر خالق و مالک عزّ اسمہٗ کے لامتناہی علمی سمندروں میں سے ایک قطرہ ہیں ۔ لیکن یہ قطرہ علمِ انبیاء و رسل اور علمِ جبرائیل و عزرائیل علیہم السلام اور معتزلہ کے ممدوح عزازیل "شیطان" کے علمی مجموعہ سے لاکھوں سمندروں سے بڑھ کر ہے "اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ" ۔

۱۔ پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۱ دِل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۔

۲۔ پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۳ وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے ۔

۳۔ پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۷ آنکھ نہ کسی ، طرف پھری نہ حد سے بڑھی ۔

۴۔ پ ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۴ ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا آسمان پر چہرہ بار بار کرنا ۔

۵۔ پ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت کریمہ ۱ کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ۔

۶۔ پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۲۹ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ ۔

۷۔ پ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت کریمہ ۲۔۳ اور تم سے تمہارا وہ بوجھ اُتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی ۔

۸۔ پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۶۱ تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں ۔

۵

☆ اَللہُ اَکْبَرُ شانِ محبوبی! لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ (اَنْتَ) کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ بطورِ اظہارِ عجز عرض کیا۔ تو ربُّ العزّت نے اپنے محبوبِ پاک کو درُود شریف کے عظیم انعام سے نوازا۔ مُدّعا یہ کہ محبوبِ پاک صاحبِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسمِ اطہر کے ایک ایک اعضاءِ شریفہ کریمہ اور رونگٹے رونگٹے پر ربِّ کریم نے رحمتوں کے پھول " درُود شریف " نچھاور کئے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ[1] کے نوری لشکر کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا اور نورِ ایمان والوں کو بھی حکم دے دیا کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب اور اپنے رسُول کے لیے تحفے اور ہدیے درُود شریف بھیجو[2]۔ وَاللہُ اَمَرَنَا بِھٰذَا ؕ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ
وَکَمَالِہٖ بِعَدَدِ اَسْمَآءِکَ الْحُسْنٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

عہ ۱ پ ۲۹ سورۃ المدثر آیتِ کریمہ ۳۱ ـــــ تمہارے رب کے لشکروں کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

عہ ۲ اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا قُدّس سرّہُ العزیز نے حضور شاہِ کونین " صلی اللہ علیہ وسلم " کے ایک ایک اعضا شریفہ کریمہ پر اپنے مخصوص اندازِ محبّت سے خالقِ کائنات کا ترجمان بن کر اپنی زُبان میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور قرآنِ پاک کے الفاظِ منوّرہ کو مستعار لے کر اپنے شعروں میں ہیروں اور نگینوں کی طرح جڑ کے محبّت کے انداز محبّتین جانتے ہیں کہ وُہ چشمۂ محبّت سے سیراب ہوکر گلستانِ محبّت سے تشبیہات کے خُوش رنگ خُوشنما پھول چُن چُن کر لائے اور گلدستہ صلوٰۃ و سلام میں اشاروں، کنایوں، تلمیحات، تصریحات کی طرزِ ادا، صنائع بدائع لفظی و معنوی سے اپنے قلبی نازک جذبات کو کمال ادب سے پیش کیا۔ واقعی رضا کی زُبان آبِ کوثر سے دُھلی ہُوئی تو تھی ہی اُن کے کلام پر آبِ سلسبیل کے نوری شبنم کے قطرات کا ترشح بھی پایا گیا اور بارگاہِ محبوب سے ایسا شرفِ قبولیت ملا کہ اِس صلوٰۃ و سلام سے مُلک و ملکوت شہر و جبل گُونج اُٹھے۔ "صلوٰۃ و سلام ملاحظہ ہو"۔

وُہ زُباں جس کو سب کُنْ کی کُنجی کہیں ۔۔۔ اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق ۔۔۔ مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
مَعْنِیِٔ قَدْ رَاٰی مَقْصَدِ مَا طَغٰی ۔۔۔ نرگسِ باغِ قُدرت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ دَنَا ھُوَ میں گُم کُنْ اَنَا ۔۔۔ شرحِ مَتنِ ہُوِیَّت پہ لاکھوں سلام

☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عظمتِ صفاتِ مصطفٰے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰے عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ

قرآنِ مجید پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۵ - ۴۶

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا ○

اے غیب کی خبریں بتانے والے "نبی" بیشک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر ناظر[1] اور خوشخبری دیتا - ڈر سُناتا اور اللّٰہ کی طرف اُس کے حکم سے بُلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب -

○ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ کا خطاب کتنا دلکش پیارا اور محبّت کا مظہر ہے - اللّٰہ تعالےٰ نے اپنے محبوبؐ "ﷺ" کو شاہد، مُبَشِّر، نذیر، داعیَ اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ اور سراجِ مُنیر بناکر مبعوث فرمایا اور اَرۡسَلۡنٰكَ سے اشارہ ہے یہ صفاتِ خمسہ بلا محنت بلا طلب کے حق سُبحانہٗ نے محض اپنے فضل سے بطورِ عطیّہ عنایت کیں اور ایمان والوں کو وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَضۡلًا كَبِیۡرًا ○[2] (سورۃ الاحزاب ۴۷) کا مژدہ سُنایا اور مومنوں کو مُبارک اور بشارت سے نوازا کہ تمھیں ایسا جامع الصفات عظیم نبی عطا فرمایا -

☆ شَاهِدٌ : لُغوی معنیٰ ۱- گواہ ۲- نگہبان - " شرعی معنیٰ حاضر ہر جگہ کا اور ناظر ہر شئی کا - شاہد صفاتِ فعلیہ سے ہے اور اس صیغہ کے ہر لفظ کے معنیٰ میں "حضور" ہے - ۲- محبوب یہ ان چاروں معنوں میں مُستعمل ہے - کلامِ پاک میں ، اللّٰہ پاک نے محبوب کو مشہود بھی فرمایا وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ ○[3] (سورۃ البروج ۳) شاہد " ﷺ " اور

[1] قارئین "تفریح الخاطر" فِی کَوۡنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِی کُلِّ مَکَانٍ وَّزَمَانٍ حَاضِرٌ وَّنَاظِرٌ کا مطالعہ کریں - الخ

[2] اور ایمان والوں کو خوش خبری دو کہ اُن کے لیئے اللّٰہ کا بڑا فضل ہے -

[3] شاہد سے مُراد انبیاء کرام اور مشہود سے سیّدالانبیاء علیہ وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام ھ " کذا توجیہات اربعہ " ۱۲ منہ "

مشہود "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" ہی ہیں اور شَہِیدٌ صفاتِ ذاتیہ سے ہے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا[1] دونوں صفات "شاہد شہید" کا محبوب کو عطا ہونا کمال علم اور حال کی دلیل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي (مسند ابوداؤد) اس پر شاہد یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں دِل نہیں سوتا۔ قلبِ اطہر، وحیِ منامی کے انتظار میں بیدار رہتا اور اعمالِ اُمّت سے خبردار کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ کہ بے وُضو ہونا حدث ہے۔ اِس وُضو کے ٹوٹنے سے تعلق باللہ ٹوٹ جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبِ اطہر اور قالبِ اقدس دونوں کا تعلق اللہ سُبحانہٗ سے بھی ہے اور احوال و اعمالِ اُمّت سے بھی قائم ہے۔ اعمالِ اُمّت کے نگران و محافظ بھی ہیں اور اُن کے شاہد بھی۔ وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ○[2]

☆ سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تفسیر فتح العزیز میں لکھا۔

باشد رسولِ شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلّع است بنورِ نبوّت بر رتبہ ہر متدیّن بدینِ خود کہ در کدام درجہ از دینِ من رسیدہ و حقیقتِ ایمان او چیست حجابے کہ بداں از ترقّی محجوب ماندہ است، کدام است پس اُو مے شناسد گناہانِ شمارا و درجاتِ ایمان شمارا و اعمالِ نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا لہٰذا شہادتِ او در دُنیا بحکمِ شرع در حقِ اُمّت مقبول و واجب العمل است۔

ہیں رسول تمہارے تم پر گواہ۔ کیونکہ وہ نورِ نبوت سے مطلّع ہیں ہر دیندار کے دین سے کہ وُہ اپنے دین میں کس مرتبہ تک پہنچا اور اُس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ وُہ حجاب جس سے دین میں ترقّی سے محجوب ہُوا وُہ کیا ہے۔ پس وُہ پہچانتے ہیں تمہارے نیک اور بد اعمال کو اور اِخلاص اور نفاق کو۔ لہٰذا اُن کی شہادت دُنیا میں شرع شریف میں اُمّت کے حق میں مقبول اور واجب العمل ہے۔

"تفسیر عزیزی"

" الانسانُ فی القرآن " سیّدی اجمل مرشدی اکمل علیہ الرحمۃ ط

---

[1] پ۲ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۴۳ یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ۔ شاہد شہود سے ہے اور شہود "حضور" ہے شاہد مشاہدہ سے ہے اور مشاہدہ رؤیت تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" بیشک حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ۱۲ منہ غفرلہ

[2] پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۱۱۳ اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔

☆ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحرمہٖ تعالیٰ نورِ نبوّت سے ہر شخص کے حال اور اُس کی حقیقتِ ایمان و اعمالِ نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مُطلع ہیں اور اُمّت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ احوال سابقہ اُمم و تبلیغ انبیاء کا علم قطعی و یقینی ہُوا۔

اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ	اَلشُّہود ، اَلشَّہادۃُ میں "حضور المشاہدۃ بصارت اور بصیرت سے۔

○ یہ علم اور اطلاع "بصر" سر کی آنکھ اور "بصیرت" دل کی آنکھ سے بھی ہے۔ شاہد صلی اللہ علیہ وسلم شرعی معنیٰ کے لحاظ سے "اللہ عزّ اسمہٗ کے ہاں "حضور اور مشاہدہ میں ہیں اور احوال و اعمال اُمّت میں بھی ہر لمحہ ہر لحظہ اور ہر ساعۃ "علی التساوی" حاضر و ناظر ہیں۔ اس معنیٰ میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں کہ شہود، شہادت کا یہ شرعی معنیٰ حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے ثابت ہُوا۔ اور گواہ کو بھی "شاہد" اسی لیے کہتے ہیں۔ کہ وُہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اُسے من و عن بیان کرتا ہے۔ لَا يَخْفٰى اَهْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ۔

نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

○ حاضر ناظر کا مفہوم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی حیثیت سے ہر آن ہر جگہ کو محیط ہیں۔ جیسا کہ بعض محجوب علماء نے سمجھا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ فی الہند عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجمع البرکات میں ارقام فرمایا۔

وے علیہ السلام بر احوال و اعمالِ اُمّت مُطلع است و بر مقرّبان و خاصانِ بارگاہ خود مُفیض و حاضر ناظر است۔	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمّت کے حالات، اعمال پر مُطلع ہیں اور حاضرین بارگاہ کو فیض دینے والے اور حاضر ناظر ہیں۔

○ حاضر اور ناظر اسم فاعل کے صیغے ہیں۔ اور فعل کسی شئی پر اپنا عمل جاری کرے تو فاعل کہلاتا ہے۔ بدیں معنیٰ حق سبحانہٗ و تعالےٰ حاضر ناظر نہیں کہ پہلے وُہ غائب تھا۔ اب حاضر ہُوا یا پہلے وُہ غافل تھا اب ناظر ہُوا۔ اسم فاعل میں استمرار اور دوام نہیں لہٰذا اس معنیٰ میں اللہ سبحانہٗ کو حاضر ناظر کہنا کفر ہے۔ اللہ تعاظم و تعالیٰ کی شان سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ○ ہے۔ نبیِّ کریم رؤف رحیم

اسے پاکی اور برتری اُن کی باتوں سے بڑی برتری ، سورۃ بنی اسرائیل ۴۳

صلی اللہ علیہ وسلم کی نورِ نبوت کے لحاظ سے ہر جگہ جلوہ گری ہے[1] اور ذات کے لحاظ سے ایک مقام پر جلوہ افروز۔ اس معنیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر ماننا ، جاننا اور کہنا نہ کفر ہے نہ شرک اور یہی عقیدہ ہے اہلِ سنت وجماعت کا۔ "فافہم"

☆ السیدی عارف باللہ امام اجل عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے "لواقح الانوار فی طبقات الاخیار" میں فرمایا۔

"حاضر ناظر کا مسئلہ سلوک کی دو سو منزلیں طے کرنے کے بعد سمجھ آتا ہے"

○ مُبَشِّرًا " بشارت دینے والا ظاہری صورت میں ایمان والوں کو جنت الفردوس اور نعمتوں کی اور باطنی صورت میں مومن کے ایمانی احوال کی ترقی اور حجاب کے دور ہونے کی صورت میں عالم رؤیا میں بشارت دینا۔ "ھٰذا ھو المراد" ط

قرآن پاک : پ ۲۸ سورۃ الصف آیت کریمہ ۶

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ط "صلی اللہ علیہ وسلم"	اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نام نامی احمد ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبشر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " مبشر ہیں اپنے رب عزّ اسمہ کے اور باذنہٖ تعالیٰ اپنی امت کے "عشرۂ مبشرہ کو جنت کی بشارت"

○ نَذِيرًا " ڈر سنانے والا۔ امت کو خوفِ خدا دلانا اور کفار کو عذاب کا۔

○ دَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ " اللہ جل شانہٗ کی طرف بلانے والے اس کے اذن سے یعنی بِإِذْنِهِ کا تعلق ان پانچوں صفات سے ہے اور یہ امر تصرفی آپ کے عنصری وجود میں رکھ دیا گیا اور آپ کو ان صفات سے کماحقہٗ متصف فرمایا گیا اور مومنوں کو بشارت دی کہ تم پر اللہ سبحانہٗ کا بڑا فضل ہے کہ ایسا باتصرف نبی عطا فرمایا۔ جن کا تصرف باذنہٖ عالم دنیا، عالم برزخ میں اب بھی الآن کما کان جاری وساری ہے اور قیامت کے روز تمام اہلِ محشر

---

[1] غرضیکہ تمام عالم کائنات کے ذرہ ذرہ میں سرکار رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہے کہ وہ سب آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی شی آپ سے دور نہیں۔ حاضر ناظر بجہت نورانیت اور روحانیت ہے ادراکاتِ عالم میں آنا جانا بشریت مقدسہ کے لحاظ سے ہے اور اس کا انکار بسبب اہمیت ہوگا۔ منہ

[2] ☆ سرکار عرش وقار سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم صرف درود شریف ہی نہیں بلکہ امت کے تمام اقوال اعمال

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

ان اختیارات اور تصرّفات کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام کو صِرف پانچ چیزوں کا اِذن عطا فرمایا گیا اور ان کے سوا اور کسی قسم کا اِذن نہیں دیا گیا اور نہ ہی اِن کے علاوہ آپ سے کوئی کرشمہ یا مُعجزہ ظاہر ہُوا۔ اُن کی نبُوّت کا دائرہ مخصُوص اور محدُود تھا اور اپنے محبُوب مُبرِئُ الاَکمَہِ وَالاَبرَص وَمُحیِ المَوتیٰ" ﷺ "کو مطلقاً بِاِذنِہٖ (بِاِذنِ اللّٰہِ لِشَیٍٔ مَا اَذِنَ) فرما کر آپ کے اختیارات اور تصرّفات کو لامحدُود کر دیا۔ بناء بریں آپ سے کروڑہا مُعجزات ظہُور پذیر ہوئے۔ اور جب چاہیں۔ حق تعالیٰ کی تمام کائنات میں اپنے اختیار سے تصرُّف فرمائیں۔ آپ ﷺ ہردو اُمُور تشریعی اور اُمور تکوینی میں مختار ہیں۔ کہ بِاِذنِہٖ آپ کے خمیر میں گُوندھ دیا گیا۔

○ سِرَاجًا مُّنِیرًا ط (رسولِ اعظم منوّر کر دینے والا روشن چراغ) حضُور پُرنُور" ﷺ "کو فرمایا اور شمس کو سِرَاجًا وَّهَّاجًا ○ ("نیرِّ اعظم" سورۃ النّبا، آیت کریمہ ۱۳) علٰہ

بقیہ حاشیہ

افعالِ حسنہ وسیّئہ کا روزانہ دو وقت مُعاینہ فرمانا اور اُن کے اچھے اعمال پر راضی اور گناہوں سے مغفرت چاہنا اور اُمّت کے لیئے دُعائیں کرنا۔ عالمِ ارواح میں اپنی اُمّت کا مُعاینہ فرمانا اور عالمِ برزخ میں عالمِ ملکوت اور اقطارِ زمین میں برکت کے لیئے تشریف لے جانا صالحین اُمت کے وصال پر اُن کو زیارت کرا کے بشارتِ عظیم سے نوازنا اور اُن کے جنازوں میں شرکت فرمانا۔ یہ عالمِ برزخ میں حضُور" ﷺ "کے چند اشغال مُبارکہ مختصراً نقل کیئے گئے۔ ورنہ مُمکنہ تصرّفات تک بھی کِس کی رسائی ہے۔ جو بیان کر سکے" کُجا حدیث وصفت راہنوز آغاز مے بینم"

☆ اللہ ربُّ العزّت" نے حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے اَولیاءِ خواص کو لفظ کُنۡ سے تصرُّف کرنا عطا فرمایا ہے۔ لیکن وُہ تصرّفات میں اَدَباً " لِقَادِرِ المُطلَق " کُن کہنے میں حیا کرتے ہیں۔ وُہ بجائے کُن کے بِسمِ اللہ کہہ لیتے ہیں تو اُس چیز کا ظہُور ہو جاتا ہے۔ تاکہ اُمورِ تکوینی میں ظاہری نسبت بھی اَللہُ سُبحانَہٗ ہی کی طرف سے جیسا کہ باطناً ہے۔ " فتوحُ الغیب امام عبدُ الوہّاب شعرانی علیہ الرّحمۃ الرّحمانی"۔

☆ آقائے مختارِ کُل" ﷺ "سے احادیثِ پاک میں یہ ثابت ہے۔ کُن اَبَا ذَرٍّ، کُن کَذٰلِکَ، (تفسیر مظہری قاضی ثناءُ اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ) فَضَھَارَ یہ مقاماتِ نازک ہیں یہاں لب کشائی سُوءِ ادب ہے۔ اُمورِ تشریعی ہوں یا اُمورِ تکوینی "باعثِ تخلیقِ عالم" حضُور" ﷺ " ہی ہیں اور اُن پر آپ کو دسترس حاصل ہے " فَافہَم"

علٰہ حضُور سِرَاجًا وَّهَّاجًا " ﷺ " نہایت چمکتا سُورج ہیں۔ سُورج سے قمر روشن ہے اور پھر ستارے جگمگاتے ہیں اور سِرَاجًا مُّنِیرًا " ﷺ " نے اپنے نُور سے صحابہ کو منوّر کیا۔ اُنکے چراغ سے اَولیاءؒ نے چراغ روشن کیئے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہیگا

۱۰

لہٰذا سورج "شمس" کو حضور "شمس النبوت و قمر الرسالت صلی اللہ علیہ وسلم" سے یک گونہ نسبت ہے۔ سورج کی روشنی ضیاء اور قمر کی روشنی نور ہے۔ ؎

○ فَجَآءَ مُحَمَّدٌ سِرَاجًا مُّنِيرًا فَصَلُّوا عَلَيْهِ كَثِيرًا

☆ شمس چراغ آسمان ہے اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " چراغ زمین و آسمان
☆ شمس چراغ دنیا ہے اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " چراغ دین و ایمان
☆ شمس چراغ بروج ہے اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " چراغ محفل و مجالس
☆ شمس چراغ اجسام ہے اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " چراغ ایمان و عرفان

○ اس آسمانی چراغ شمس السمٰوات سے انسان نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور شمس النبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگ عدم سے وجود، نیست سے ہست میں آتے ہیں۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ولادت مکہ معظمہ اور رہائش المدینۃ المنورہ میں اور قیام ہر مومن کے سینہ بے کینہ میں جیسے سورج رہتا چوتھے آسمان پر ہے اور چمکتا تمام جہاں پر۔ سورج کا فیض، نور، روشنی ہر جگہ ہے لیکن خاص فیض خاص جگہ کھیتوں میں دانہ اگاتا ہے اور چمن میں پھول، باغوں میں پھل اور بدخشاں کے پہاڑوں میں لعل و یاقوت اور یمن میں عقیق بعینہٖ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو مہر سپہر اصطفاء اور ماہ منیر اجتباء ہیں۔ آپ کا عام فیض ہر ایک مومن کو پہنچتا ہے اور خاص الخاص فیض صحابہ کو پہنچتا ہے۔ سورج پودوں کو اگاتا اور بڑھاتا ہے جس سے ٹہنیاں شاخیں پتے پھول کی نمو ہوتی ہے اور چاند مقام غفر میں پھولوں کو رنگ و بو اور پھلوں کو حلاوت اور شیرینی دیتا ہے۔ شمس النبوت کے فیض سے مومن کے قلب میں نور ایمان اور قمر الرسالت کے درود خوان کو انوار سنت کی رنگینی ملتی ہے ؎

دنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

○ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے وصال سے آپ کی ولادت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ لیکن جلوہ گری ختم نہیں ہوتی آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آ گئے۔ جیسے سورج کے غروب ہونے سے اس کا ظہور ختم ہو جاتا ہے وجود نہیں۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ ؎

از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ ؎

دن کو انہی سے روشنی شب کو انہی سے چاندنی سچ تو یہ ہے کہ روئے یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

؎ پس تشریف لائے محمد سراجاً منیراً پس درود پڑھو تم آپ پر کثیراً "صلی اللہ علیہ وسلم"

اَلسَّلام اے آنکہ ذاتِ پاکِ تو در کائنات حاضر و ناظر بود در ہر زمان و ہر مکان

☆ حیاتُ النّبیّ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام ط

① جمہور علماءِ محققین اہلِ سنّت وجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیاتُ النّبیّ ہیں جس حیاتی سے آپ وصال سے پہلے حیات تھے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اب بھی اُس حیاتی اور مزید برزخی حیاتی سے حیات ہیں آپ حیات کے محتاج نہیں بلکہ حیات آپ کی محتاج ہے اولیاءِ نقشبند نے اِس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔ جو تصرّفات اور اختیارات حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بحینِ حیات بدن میں تھے وُہ اب رُوح مُبارک سے بدستور جاری ہیں! اور رُوح پُرفتوح سے ہمیشہ اُمّت کی پرورش فرماتے ہیں۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ فیض گنجینہ سے نُور کی نہریں اور فوارے شرقاً غرباً، شمالاً جنوباً ہمہ وقت جاری ہیں۔ اور رُوح مُبارک کی پرورش سے ہزارہا غوث قُطب ابدال مُجدّد اور اولیاؔ اصفیاؔ ہوتے ہیں اور علماءِ کرام قال اللہ وقال الرّسول کے چرچے کر کے تبلیغ دینِ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ سب رُوحانی تصرّفات سے ہے۔ "ملخّص خزینۂ کرم"

② حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے جسم اور رُوح کے ساتھ علم، سمع، بصر اور ادراک سے علَی الدّوام وعلَی الاستمرار حیات ہیں اور اپنی اُسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری آنکھوں سے اِس طرح پوشیدہ ہیں۔ جس طرح نُوری ملائکہ اپنے اجساد سے زندہ ہونے کے باوجود ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اُسے دکھا دیتے ہیں۔

☆ خواجہ توکّل شاہ نقشبندی مجدّدی قُدّسَ سِرُّہُ الاَقدَس "ذکرِ خیر" میں تحریر فرماتے ہیں۔ (المتوفی ۱۳۱۵ ہجری المقدسیہ)

○ سابقین انبیاء و رُسل علیہم السّلام پر حقیقتِ محمّدیہ (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام) جب وارد ہوتی تھی جس کے سبب سے اُن کی نبوّت سے ارشاد و ہدایت کا ظہور ہوتا اور جب ان کا وصال ہو جاتا تو اس حقیقتِ محمّدیہ (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام) کا تعلق اُن کے بدن سے ٹوٹ جاتا۔ اِسی وجہ سے اُن کی اُمّتیں اپنے ہی دین کو بدل دیتیں حقیقتِ محمّدیہ (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام) کا تعلق جس طرح ذاتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے بعینہٖ وُہی تعلق اب بعد وصال عالمِ برزخ میں بھی بدستور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دینِ اسلام غیر مُبدّل ہے۔ اسی (تمام حقیقتوں کے جامع)

وجہ سے قطب غوث ابدال اور اوتاد اولیاء، اُمت میں ہوتے ہیں اور اب کسی دوسری اُمت میں نہیں ۔ ان سب اولیاء کا تعلق اسی حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوتا ہے اور اولیاء سے بھی بطفیل حضرت محمدٌ رسولُ اللّٰہ "ﷺ"، وہی تصرفات جاری ہوتے ہیں تبھی ان کی قبور زندہ ہیں۔ "فیض و برکات کا منبع ہیں اور دینِ اسلام کے چشمے ہیں"۔

☆ عقیدہ حیاتُ النبی اور ختمُ النبوت ﷺ ط

① یہ دونوں جزوِ لاینفک ہیں۔ کسی ایک کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حضور "ﷺ" حیاتِ جسمانی حقیقی اور حیاتِ برزخی سے متصف ہیں یعنی آپ "ﷺ" بالذات حیات سے متصف ہیں اور قیامت تک آپ ﷺ کا زمانہ ہے ۔

ہے اُنہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار　　وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں
غنچے مَا اَوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں　　بلبلِ سدرہ تک اُن کی بُو سے بھی محرم نہیں

② جو شخص دل سے محبت کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اُس کے درود شریف کو جہری یا سری ہو جلی یا خفی ہو لسانی یا قلبی ہو قریب سے یا بعید مسافت سے ہو، آپ ﷺ اپنے کانوں سے بنفسِ نفیس سنتے ہیں۔ اُس کو جانتے اور پہچانتے ہیں کثیر اخبار و آثار، اولیاء کرام کے مشاہدات اور مومنین کے مبشرات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے جس میں اب کسی قسم کا ابہام یا اخفاء نہیں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط

☆ سیدی اجمل مرشدی اکمل شمس العارفین سراجُ السالکین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قُدِّسَ سِرُّہُ الباری نے اپنی کتاب مستطاب "الانسان فی القرآن" میں ارقام فرمایا۔

○ اب غور و فکر سے بفرمانِ ایزدِ متعال کا مطالعہ باعثِ رشد و ہدایت ہوگا۔ مولیٰ کریم نے آپ "ﷺ" کو سِرَاجًا مُّنِیْرًا یعنی منور کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی مثال کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ [سورۃ الفتح ٢٩] یعنی نبات سے فرمائی۔ جس طرح عالمِ دنیا میں جسمانیت کا رہبر شمس کو مقرر فرمایا ہے اسی طرح روحانیت میں حضور ﷺ کو سِراجًا مُّنیرًا سے نامزد فرمایا ہے۔ ہر چند یہ دونوں سورج مخلوق کے سردار اور فیاض ہیں۔ تاقیامت اِن کا تصرف جاری و ساری رہے گا۔ سِراجًا مُّنیرًا جو لغت میں اسم فاعل

ے جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا۔

ہے تو موافق ارشاد سیدنا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم " وَاللّٰهُ مُعْطِي وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ[1] صحیح البخاری
اللہ سبحانہٗ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ فَافْہَمْ ط المطلق بحربی علی اطلاقہٖ ط

☆ سِرَاجًا مُّنِيرًا کے معنی منور کر دینے والے ہیں تو نص قطعی سے ثابت ہوا آپ باذنہٖ تعالیٰ مومنوں کے ضمیر کو منور کرنے والے ہیں۔ اور اس فاعل حقیقی نے اپنے فعل کا اجراء حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ضمیر میں جاری کر دیا یا صحیح معنوں میں فاعل کی رُو سے مختار کر دیا ہے اور اس کے خلاف خیال کرنا سراسر انکارِ کلام اللہ اور مشیت ایزدمتعال پر اعتراض ہے جو سراپا کفر پر مبنی ہے۔ مختصر طور پر اتنا کافی ہے کہ مطابق قرآنِ پاک تمام خیر و برکات ثواب و رحمت، توفیق و اطاعت نور و ہدایت مِنَ اللّٰہِ[2] ہی ہے اور اُس کی سبیل و صراطِ مستقیم ہادی و راہنما اپنی سنت کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بنایا اور سِرَاجًا مُّنِيرًا کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ یعنی منور کر دینے والا سورج جس طرح وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ[3] ط کے ضمن میں يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ[4] کو اپنی نسبت سے منسوب
ہے مصنفین کرام نے فافہم سے وہاں اشارہ کیا۔ جہاں علمی الفاظ پہنچنے سے قاصر ہوں۔ مؤلف "

[1] اللہ سبحانہٗ وہاب مطلق ہے اور عطا کرنے والا اور تقسیم فرمانے والے محمد مصطفٰے " صلی اللہ علیہ وسلم " یہاں دونوں جملوں میں مطلق تعمیم ہے یعنی جو چیز جس کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے عطا کی اس کے تقسیم فرمانے والے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں جو جس کو ملا اور ملتا ہے اور ملتا رہے گا۔ ابتدائے خلق سے ابد الآباد تک ظاہر و باطن روح و جسم، فرش و عرش پر اور ارض و سما، ایمان و عرفان ولایت نبوت دنیا و آخرت اور مغفرت جنت یعنی جو کچھ جس جس کو ملا حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " ہی کے دستِ کرم سے ملا کہ مبدأ فیاض اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے اور دستِ رحمت سے تقسیم فرمانے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ اَقُوْلُ، اَحَقُّ بِالْقَبُوْلِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَهُوْلُ ط

[2] اللہ کی طرف سے۔ ہدایت کے دونوں معنوں اراءۃ الطریق، ایصال الی المطلوب کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے تَهْدِيْ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو ہی ہادی بنا کر مبعوث فرمایا اور اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ سورۃ القصص ۵۶ میں تخلیق ہدایت کی نفی ہے جبکہ توفیق ہدایت اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " علی الاطلاق ہادی اور مہدی ہیں۔

[3] پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۶۵ اور وہ لوگ جو ایمان لائے شدید محبت " عشق " کرتے ہیں اللہ سبحانہٗ سے۔

[4] پ ۶ سورۃ المآئدۃ آیت کریمہ ۵۴ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا۔

۱۰

کیا لیکن صراطِ مستقیم اور صحتِ حال کی رُو سے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ[1] پر انحصار رکھا۔ اسی طرح نُور و ہدائیت کو اپنی طرف منسوب کیا۔ لیکن طریقت کے لحاظ سے سِراجًا مُّنِیْرًا کو راہنما بنایا اور یہ سلسلہ سینہ لبسینہ جاری ہے اور تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

"انتہیٰ کلامُ السید قدّس سرّہُ المجید"

قرآنِ پاک : پ۵ سورۃُ النِّسَآءِ آیتِ کریمہ ۴۱

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍۭ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا ؕ	تو کیسی ہو گی جب ہم ہر اُمّت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

○ روزِ قیامت ہر نبی اپنی اپنی اُمّت کے ایمان، کفر، نفاق پر گواہی دیں گے تو اے محبوب چونکہ تم نبیُّ الانبیاء صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ ہو اور سارے انبیاء آپ کی اُمّت تو حضور پُر نور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن پر گواہی کے درست ہونے کی شہادت دیں گے۔

حدیثِ پاک : بروائیت سیّدُ القرّاء اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

○ فرماتے ہیں۔ مسجدِ بنی ظفر میں حضور صاحبُ القرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف فرما تھے کہ مجھے فرمایا قرآن سُناؤ میں نے تلاوت شروع کی جب مندرجہ بالا آیتِ کریمہ کو پڑھ چکا تو اچانک میری نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر پڑی تو دیکھا کہ حضور کی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی[2] والی دو چشمان مُبارک سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح جاری ہیں۔ یہ اظہارِ تشکّر و امتنانِ الٰہی سے تھا اور بطورِ تحدیثِ نعمت فرمایا گیا۔ آدَمُ وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَآءِیْ" اس عظمت کا ظہور روزِ قیامت ہو گا۔ تمام انبیاء و رُسُل اور نسبتِ محمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ پانے والے لوآءُ الحمد کے سایہ میں ہوں گے اور یہ نسبت صرف دُرود شریف سے ملتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الشَّاھِدِ
الشَّہِیْدِ الْمَشْھُوْدِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّم

---

[1] پ۳ سورۂ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۳۱ اے محبوب تُم فرما دو کہ لوگو اگر تم اَللّٰہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ

[2] پ۲۷ سورۃُ النجم آیتِ کریمہ ۱۷ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ یعنی جس نُور کا دیدار مقصود تھا اُس سے بہرہ مند ہوئے۔ دائیں بائیں کسی طرف مُلتفت نہ ہوئے اور نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری اور نہ بے ہوش ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمتِ مُصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

① تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

قرآنِ پاک : پ ۲۶ سورۃُ الفتح آیت کریمہ ۸ - ۹

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ تم اے لوگو اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکیزگی بولو۔ " خزائن العرفان "

☆ تُعَزِّرُوْهُ :- عزت کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کا تعلق ظاہری ارکانِ اجسام "سر، ہاتھ، جسم" سے ہے اور ضمیر ہ راجع ہے نبی اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف ،

☆ تُوَقِّرُوْهُ :- توقیر، تعظیم کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کا تعلق باطن قلب سے ہے

☆ وَتُسَبِّحُوْهُ :- اور تسبیح پڑھو تم اللہ سبحانہٗ کی صبح و شام یہاں ضمیر ہ بارز راجع ہے۔ اللہ وحدہٗ کی طرف اور بقول مُبرّد ، تُوَقِّرُوْهُ وَتُعَزِّرُوْهُ اَیْ تُبَالِغُوْا فِیْ تَعْظِیْمِهٖ تعظیم میں مبالغہ کرو تُعَزِّرُوْهُ : کی ضمیر ہ راجع ہے نبیِّ اطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف یعنی نبی اطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کے صبح و شام فضائل و کمالات بیان کرو۔ اور درود شریف پڑھو۔

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" عالمِ کائنات میں جمال و کمال ، علم و معرفت ، تعظیم و توقیر ، شمائل و خصائل اور فضائل میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور کارخانۂ قدرت میں سب سے زیادہ واجب التعظیم اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے مُتّبعین مستحقِ تعظیم ٹھہرے [1]

[1] رسولِ معظّم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تعظیم فرضِ عین ہے جو محبت اور ادب کے بغیر ناممکن ہے۔ توقیر وہی توقیر ہے جس کا مبدأ ادب ہو اور تعظیم وہی تعظیم ہے جس کا منشا محبت ہو۔ محبت ادب سکھاتی ہے اور ادب اتباع۔ منہ غفرلہٗ

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللهِ لَيْسَ لَهُ حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ [1]

"قصیدہ بُردہ شریف"

(۱) تعظیم[1] کے لیے قیام سُنّت ہے

☆ سیّدۃ النساء العٰلمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا شکل و شمائل، عادات و اطوار اور حُسنِ کردار میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مُشابہ تھیں۔ نبیِّ اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تشریف آوری پر آپ قیام فرمائیں اور حضورِ اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کاشانۂ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو کر اکرام اور شفقت فرماتے اور سر کو بوسہ دیتے۔

☆ ایک مقام پر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حضرت سعد[2] بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اِکرام فرماتے ہُوئے فرمایا۔ قُومُوا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ[2] اپنے سردار یا اپنے سے بہتر کے لیے کھڑے ہوجاؤ۔ یہ قولی، فعلی سُنّت ہے۔ "صحیح البخاری"

○ اپنے بزرگوں، عُلماء و مشائخ کے لیے قیام آدابِ سُنّت سے ہے اور جو قیام

[1] تعظیم کا تعلق باطن "قلب" سے ہے۔ اور اعضاءِ جسمانی سے اُس کا ظہور ہوتا ہے "مُرتّب تحفۃ الصلوٰۃ"

---

[1] آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ اقدس کے ظاہری باطنی کمالات سیرت اور صورت درجہ کمال تک پہنچے ہُوئے ہیں پھر خالقِ کائنات نے آپ کو برگزیدہ کر کے حبیب چُن لیا۔ بے شک رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضل اور فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ بولنے والا زُبان فصاحت و بلاغت سے کچھ بیان کر سکے۔

[2] اِس سے کسی بھی صاحبِ فضیلت کی آمد پر کھڑا ہونے کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہ قیام صرف کھڑا ہونا یا اُٹھنا کے معنیٰ میں ہے اور وُہ قیام جس سے منع کیا گیا ہے وُہ قیام کھڑے رہنے کے معنیٰ میں ہے۔ یہاں اگر مقصود تعظیم نہ ہوتی یا بوجہ نقاہت حکم ہوتا تو فرمایا جاتا قُومُوا اِلَی السَّعْدِ پھر سواری سے اُتارنے کے لیے ایک دو آدمی کافی تھے نہ کہ سب کو حکمِ قیام ہوتا۔ معہٰذا حضور مُعزّز و مُعظّم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے کئی مقامات پر یہ قیام ثابت ہے۔ فتح مکّہ پر حضرت عکرمہ بن ابی جہل کے لیے قیام فرمایا اور حضرت عدی بن حاتم طائی جب بھی حاضرِ حضور ہوتے تو قیام سے عزّت افزائی فرماتے اور حضرت زید بن حارث، سیّدہ اُمّ النّبی حلیمہ اور حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے قیام ثابت ہے۔ بروایت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بنی ہاشم و آلِ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لیے اُمّتِ مُسلمہ کو ان کے لیے قیام کا حکم صادر فرمایا۔ "علامہ عینی شارح مشکوٰۃ المصابیح" ۹

[2] "جلیل القدر صحابی مدنی انصاری سیّد الاوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بجا سہ علیہا شہادت ۵ ہجری"

حاکم یا بادشاہ کے لیئے ہوتا ہے کہ وُہ تخت یا کرسی پر بیٹھا ہے اور نوکر چاکر خدمت میں ہاتھ باندھے ہمہ وقت ایستادہ ہیں۔ ایسا طریق شاہانِ عجم اور اغنیاء کا ہے جو سراسر مذموم اور خلافِ سُنّت ہے۔ ایسے قیام سے روکا گیا ہے۔

☆ شیخ الاسلام تاجُ الدین سُبکی جلیلُ القدر علماءِ شوافع سے ہیں۔ ایک محفل میں ذکرِ پاک سُن کر تعظیماً اُٹھ کھڑے ہُوئے اُن کی متابعت میں سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا تَعْظِیْمًا یہ قیام ذکرِ حبیب پر تھا اور تعظیم کے اِس انداز سے مجلس پر ایک عجیب سرور اَور نور چھا گیا۔ اور مابعد والوں کے لیئے راہِ ہدایت کی روشنی بکھیر گئے۔

☆ علاّمہ شہیر فقیہہِ اہلسنّت السیّد محمّد امین ابنِ عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فتاوٰی شامی میں ارقام فرمایا۔

جَرَتْ عَادَۃُ کَثِیْرٌ مِنَ الْمُحِبِّیْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِکْرِ وِلَادَتِہٖ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَنْ یَّقُوْمَ تَعْظِیْمًا قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفَۃِ ط

مُحبّین میں یہ عادت کثرت سے جاری ہے کہ نبی طہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت کا ذکرِ مبارک جب سُنتے ہیں تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں اور مولُود شریف میں قیام کو مُحبّین محمُود اور مستحسن جانتے ہیں۔

○ اہلِ محبّت و صاحبانِ ذوق و شوق "سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ" صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہُوئے قیام کرتے تو عجیب قلبی مُسرّت و رُوحی فرحت کا ظہور ہوتا۔ فَضَائِلُھَا لَا یُحْتَاجُ اِلَی الْبَیَانِ ط اِس کے فضائل بیان کی حد سے باہر ہیں۔

فتویٰ از آئمہ اربعہ مجتہدین :۔ وَنَفَعَنَا اللہُ تَعَالٰی بَرَکَاۃَ عُلُوْمِہِمْ ط

☆ سراجُ الفضلاء عبدُالرحمٰن سراج مُفتی حنفیہ ☆ سیّدُ العلماء احمد دحلان مفتی شافعیہ

☆ اشرفُ العُلماء مولانا محمّد اشرفی مُفتی مالکیہ ☆ حسنُ العُلماء سیّد حسن مُفتی حنبلیہ

○ نیز فتاوٰی عُلماءِ المدینۃُ المنوّرہ اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَ فُیُوْضِہِمْ سے ذکرِ مولدُ النّبیِ الاعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تعظیماً قیام مُستحسن اَور مُستحب ہے۔ وَاللہُ الْمُوَفِّقُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ

وَصَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ ط

☆ **چشمۂ زمزم** :۔ وُہ مقدّس چشمہ ہے جو سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کی ایڑیوں سے پھُوٹا۔ اس پانی نے آپکے قدم مُبارک چُومے اَور دھوتے

ے جنہوں نے اَدِلّہ اربعہ کتابُ اللہ، سُنّت رسولُ اللہ، اجماع، قیاس سے مسائل استنباط و استخراج کر کے اُمّت کی راہبری کی۔

اور عنا لہ اپنے اندر سمو لیا۔ جس سے وہ مقدّس ترین بن گیا۔ آبِ زمزم کی فضیلت سے ہے کہ ہر وقت اُس کا ذائقہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کھارا، کبھی بھارا کسی وقت نہایت شیریں اور آدھی رات کے بعد گائے کے تازہ دُودھ کی طرح اور جس کسی کے پاس زمزم ہو اُسے نہ کسی غذاء کی ضرورت ہے اور نہ دوا کی۔ آبِ زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور پینے کی جگہ پینا اور ہر مرض کے لیئے دواءِ شفا ہے اور جو کوئی جس نیّت سے پیئے وہ مُراد پوری ہو۔

☆ سیّدنا عمر فارُوقِ اعظم "مُرادِ رسُول" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ایک پیالہ پانی سے لبالب بھر کر حاضرِ حضور ہو گئے۔ عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ کو گواہ بنا کر آبِ زمزم اِس لیئے پیتا ہوں کہ قیامت کے روز مجھے پیاس نہ لگے اور پھر درُود پاک پڑھ کر پی گئے۔ ساقیِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا قیامت کے روز میرا عمر" رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ " پیاس سے محفوظ ہو گا۔ آبِ زمزم اور وضو کا بچا ہُوا پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سُنّت ہے۔ اور یہ قیام پانی کی تعظیم کے لیئے ہے۔ مومن آبِ زمزم پیٹ بھر کر پیتا اور بطورِ شکر درُود شریف پڑھتا ہے

○ جس "چیز" کی نسبت اللّٰہ سُبحانَہٗ کے مقبولانِ بارگاہ سے ہو اُس کی تعظیم واجب ہے یہ ایک صاف شفّاف چشمہ، سیّدنا ایوّب عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں کی ایڑیوں سے چھُوٹا، اللّٰہ سُبحانَہٗ کی طرف سے یہ صبر کا پھل تھا جس سے آپ نے پیا اور غسل کیا تو شفا پائی۔ سیّدتنا مریم پاک کے لیئے قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا[1] چشمہ جاری ہُوا یہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑی مارنے سے پھُوٹا۔ جس کا پانی نہایت شیریں تھا۔

○ وُہ کتنا مُبارک اور پاکیزہ چشمہ ہے۔ جس چشمہ کی نسبت اللّٰہ سُبحانَہٗ کے پیاروں سے ہو گئی جس سے یہ فضیلت پا گیا اور اگر غیر اللّٰہ[2]، مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کی طرف نسبت ہو تو اُس کی نہ کوئی عزت ہے اور نہ توقیر و تعظیم جیسے گنگا کا پانی۔ اِن کی تعظیم بوجہ شبیہ کُفّار اور نسبتِ من دُونِ اللّٰہ حرام ہے لیکن اس کا استعمال پینا، غسل کرنا وغیرہ جائز ہے۔

☆ حضرت سیّدنا اسمٰعیل، سیّدنا ایوّب، سیّدۃ مریم عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسلیم کو یہ چشمے نہایت

---

[1] پ ۱۶ سورۃ مریم آیت کریمہ ۲۴ بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے۔

[2] یہاں غیر اللّٰہ سے مراد من دُونِ اللّٰہ یعنی اللّٰہ سُبحانَہٗ کے مخالف، مقابل بُت طاغوت کافر ہیں۔" حاشیہ صفحہ ۱۶۰ ملاحظہ

محنت مشقت اور شدید ابتلاء کے بعد عطا ہوئے اور سید الانبیاء والمرسلین علیہ افضل الصلوٰت واکرم التسلیمات کو بھی ربِّ کریم نے ایک چشمہ عطا فرمایا

قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۃ الکوثر آیتِ کریمہ ۱

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ۝	اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں

○ کوثر سے مراد خیرِ کثیر بے حد و حساب فضائل و کمالات معجزات محامد و محاسن عطا فرمائے۔ یا اُمتِ کثیرہ یا حوضِ کوثر مراد ہے اور یہ حوضِ کوثر تو بے طلب بے مانگے بے محنت مالکِ متعال نے مصطفےٰ کریم کو عطا فرما کر مالکِ کوثر و تسنیم "اَللّٰھُمَّ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ" بنا دیا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یعنی محبوب و محب میں نہیں ہے میرا تیرا

☆ تفسیر روح البیان میں علامہ الشیخ اسمٰعیل حقی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

○ حوضِ کوثر جنت میں ہے۔ عرشِ عظیم پر لکھا ہے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بِسۡمِ کی م سے پانی کا چشمہ، اَللّٰہ کی ہ سے دودھ کا چشمہ الرَّحۡمٰنِ کی م سے شراباً طہورًا کا چشمہ اور الرَّحِیۡمِ کی م سے شہد کا چشمہ جاری ہے اور پھر چاروں مل کر حوضِ کوثر میں آگرتے ہیں اور یہ حوضِ کوثر، قیامت کے روز مومنین کی پیاس بجھانے کے لیے جنت سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ اور پھر جنت میں منتقل کر دیا جائے گا اور درود شریف پڑھنے والے اس سے سیراب ہونگے اور زمزم کا مقدس چشمہ تا قیامِ قیامت کعبۃ اللہ کے صحن میں مومنین کو سیراب کرتا رہے گا اور حوضِ کوثر ابدًا الآباد رہے گا۔

اِس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اِس میں جم جم ہے کہ بیش ۔۔۔ کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں
اِن کو بے مانگے ملے اُن کو رگڑ کر ایڑیاں ۔۔۔ صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسر صاحبِ زم زم علیہ السلام نہیں

☆ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ فَاَعۡطِ اَنۡتَ الۡکَثِیۡرَ ط پیارے ہم نے آپ کو بہت کچھ دیا اور آپ بھی اپنوں کو بہت کچھ دیا کریں۔ یہ آپ ہی کی شان کے لائق ہے۔ "روضۃ القیومیہ"

☆ شہیر العصر السید عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ جو اجلہ اولیاءِ کرام سے ہیں۔ جب بھی وضو

ے لَوۡلَا السِّیَاسَۃُ لَھَلَکَ الۡبَرِیَّۃُ قول سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بجا ہم علینا۔

فرماتے تو وضو کا بقیہ پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پیتے اور اس سے شفا چاہتے۔ تو ربِ کریم شفا عطا فرما دیتا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

☆ امامِ ربانی سرکار مجددِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ العزیز کا کمال تقویٰ :-

آپ نے دورانِ سفر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ کسی نے دریائے گنگا کا پانی پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا وضو کرنے اور پینے میں ایک قسم کے پانی کی تعظیم ہے چونکہ کفرستانِ ہند کے بت پرست (بروز ہولی، دیوالی) اِس دریا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ فلہٰذا ہم اس پانی سے استنجا کریں گے۔ وضو نہیں۔

☆ **احادیثِ پاک** : عمامہ سنتِ لازمہ دائمہ اور مؤکدہ ہے۔

☆ شُدُّوْا الْعَمَائِمَ فَاِنَّ الْعِمَامَۃَ سِیْمَاھُمُ الْاِسْلَامِ ط	عمامہ باندھا کرو یہ اسلام کی نشانی ہے۔ اور اس کی زینت۔
☆ اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْمُسْلِمِیْنَ ط	عمامے مسلمانوں کی عزت کے تاج ہیں۔

☆ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح مشکوۃ المصابیح میں فرمایا۔

لَمْ یَرَوْنَ اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَبِسَ قَلَنْسُوَۃً بِغَیْرِ الْعِمَامَۃِ ط	کسی نے نہیں دیکھا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو۔

○ اصلاً مروی نہ ہوا کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کبھی بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی ہی پہنی ہو۔ عمامہ کا سنت ہونا سنتِ متواترہ سے ہے اور اس کا استخفاف از کفر ہے۔

☆ سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام عمامہ باندھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے عمامہ سفید۔ کالا اور سبز رنگ تینوں احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہیں۔ فتح مکہ معظمہ پر کالا عمامہ تھا اور قیامت کے روز مقامِ محمود پر سبز عمامہ ہوگا اور جمعۃ المبارک کو سفید عمامہ باندھتے اور سفید عمامہ آپ کو پسند تھا۔ جبکہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو سفید لباس مرغوب اور محبوب تھا۔

تحفے : ☆ سفید عمامہ[1] یہ سنتِ مؤکدہ ہے اس کے باندھتے وقت

---

[1] کالا عمامہ بوجہ شعارِ شیعہ متروک ہے۔ اولیائے نقشبند مسنون طریقہ کے مطابق پنج کلی ٹوپی پر سفید دستار باندھتے ہیں۔ پنج کلی کی نسبت پنج تن پاک سے ہے اس کی گولائی کی نسبت سبز گنبد اور نیچے کی پٹی کائناتِ عالم کے حصار سے تعبیر ہے۔ یہ پنج کلی ٹوپی کُلاہِ فقر ہے۔ اس پر دستار باندھنا سنت ہے۔ ۱۲ منہ

کھڑا ہونا یہ عمامہ کی تعظیم ہے۔ جب سے علماءِ ظواہر فی زمانہ نے اِس سُنّتِ مبارکہ کو ترک کیا۔ اُن کی عزت جاتی رہی اُن کے لیے قراقلی کی ٹوپیاں عقل پر حجاب بن کر رہ گئیں۔

☆ سفید داڑھی ہے[1]۔ یہ دو تحفے شبِ معراج کو ربُّ العزت نے اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُمت کے لیے عطا فرمائے۔

○ حضرت یحییٰ بن اکثم علیہ الرحمۃ ایک جلیل القدر محدث گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اپنے ایک محرمِ راز دوست کو خواب میں ملے تو اُس نے پوچھا اے یحییٰ ساری زندگی تم نے قال اللہ وقال الرسول عزّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرا کیا حال ہے۔ کہا جب میں بارگاہِ کریمی میں پہنچا تو حکم ہوا۔ اے یحییٰ! مجھے بھی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤ۔ عرض کیا اے کریم! تیرا فرمان "حدیثِ قدسی" ہے۔ "جس کی داڑھی کے بال سفید ہوں گے میں اُسے روزِ قیامت عذاب نہیں دوں گا۔" ربِ کریم نے فرمایا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ جا۔ میں نے تجھے بخش دیا اور میرے جنتُ النعیم میں داخل ہو جا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہٖ۔

[1] سفید بالوں کی اللہ ربُّ العزت کے ہاں بڑی عزت ہے۔ معلوم! بعض نام نہاد مفتی، علماء و فضلاء "خضاب کو جائز قرار دینے والوں نے" نور کو ظلمت سے اور وجاہت کو قباحت سے اور سفید داڑھی کو کالے رنگ سے کیوں بدل دیا۔ یہ کتنا بھونڈا اور قبیح فعل ہے۔ کالے خضاب کو کس طریق سے بزعمِ خود امرِ مشروع قرار دے کر عجیب تاویلات کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ یہ حرام ہے (دھوکہ ہے جو یا التبس۔ فتاویٰ عالمگیری)۔ جس کو معاذ اللہ سُنّت تک ثابت کرنے میں خوفِ خدا نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو بڑھاپے میں چہرے پہ جھریاں اور نوجوانوں کی طرح کالی سیاہ رنگت کی گئی داڑھی یہ کتنا عجیب تماشا لگتا ہے۔ "یا للعجبا!" اور طرفہ یہ کہ خلافِ سُنّت داڑھی کے کٹانے سے تقویٰ کے انوار مفقود ہو جاتے ہیں۔ چہرہ قابلِ زیارت وُہی ہوتا ہے جس پر انوار سُنّت برس رہے ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ○ "تمک العیب فی حرمۃ تسوید الشیب"

[2] اولیاء ابدال نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ تم نے ہمت باطنی میں اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بھی کسی کو پایا ہے فرمایا ہاں ایک مرتبہ مسجدِ نبوی شریف میں المحدث عبدالرزاق علیہ الرحمۃ کے درسِ حدیث میں شریک تھا۔ انوارِ حدیث بکھر رہے تھے۔ اچانک میری نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور باادب دو زانو بیٹھا درود شریف پڑھ رہا تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور کہا۔ کتنا پیارا درس ہو رہا ہے۔ تم بھی

☆ **نعت خوانی:** صحابہ کرام حضرات عبداللہ بن رواحہ انصاری، زید بن ثابت، کعب بن زہیر (قصیدہ بانت سعاد)، حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ عہدِ رسالت سے قیامت تک آنے والے نعت خوانان۔ نعت گویاں کے امام ہیں۔ (المؤید بروح القدس) حضور ﷺ کی زندگی میں اُن کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچھایا جاتا۔ جس پر آپ کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ عقیدت نعت پیش کرتے اور آپ کھڑے ہو کر تعظیماً صفاتِ رسالت بیان کرتے۔ جن کی تائید سیدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے اور حضور ﷺ آپ کو عطائیں اور دُعائیں دیتے یہ قیام عظمت نعت مبارک کے لئے ہے جو سُنّت سے ثابت ہے۔

ایک طرف اپنے نعتیہ کلام میں فضائل و خصائص بیان فرماتے اور دوسری طرف کفار کے لایعنی اعتراضات و الزامات کا بڑی شدّ و مد سے دندان شکن جواب دیتے۔ کتنے مبارک اشعار ہیں جو آج چودہ سو سال کے بعد بھی ایمان افروز و سرور بخش ہیں۔ عظیم شاعرِ رسول کے لئے عظیم دُعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ حَسَّانًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ	اے اللہ سبحانہٗ! تائید فرما میرے حسان ابن ثابت
مَادَامَ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ	کی لسانِ جبرائیل علیہ السلام سے جب تک وہ تیرے رسول
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ	کی مدح میں اور دشمنوں کے دفعیہ میں رہیں۔

○ وہ مبارک نعتیں جن کی تائید ربِّ کریم نے دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں روح القدس سے کی وہ کتنی عظیم ہیں۔ اَعَزَّ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ بِعِزَّۃِ الدَّارَیْنِ وَجَزَاہُ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ؕ ۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ　　وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ　　کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

بقیہ حاشیہ

چل کر حدیثِ پاک سنو۔ کہنے لگا تم جاؤ جا کر عبدالرزاق سے حدیث سنو ہم تو حدیث حدیث والوں سے سن رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ اس کی دلیل۔ فرمایا میرا نورِ فراست کہتا ہے تم خضر علیہ السلام ہو۔ لہٰذا میں جان گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ولی ایسے بھی ہیں جن کے علوِّ مرتبہ کو میں نہ جان سکا لیکن وہ مجھے پہچانتے ہیں"۔

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی　　وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو
اللہ یونہی عمر گزر جائے گدا کی　　سر خم ہو درِ پاک پہ اور ہاتھ اُٹھا ہو

☆ درسِ قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک :-

○ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بعد از نمازِ فجر یا قبل از نمازِ مغرب حضور نبی اُمّی، فداہُ اَبی وَاُمّی" صلی اللہ علیہ وسلم "مسجد نبوی شریف میں درس ارشاد فرمایا کرتے۔ بعد ازاں جب تشریف لے جاتے تو ہم تعظیماً، ادباً آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تاآنکہ آپ حجرہ مطہرہ کے اندر داخل ہوجاتے۔ تو پھر ہم کسی دوسری طرف متوجہ ہوتے۔

☆ سُلطان عُثمان تُرکی خاقانِ اوّل بانی خلافتِ عُثمانیہ علیہ الرحمۃ الحنانیۃ ؎

○ ایک دفعہ دورانِ سفر جنگل میں ایک جھونپڑی میں پناہ گزین ہوئے اور جب سونے لگے تو اچانک دیکھا کہ ایک طرف حمائل شریف لٹکی ہوئی ہے۔ قرآن پاک کے ادب میں ساری رات کھڑے کھڑے گزار دی اور اُس طرف پاؤں کرنا گوارہ نہ کیا تو ہاتفِ غیب سے آواز آئی۔ اے عثمان! ہم نے تمہیں سارے عالمِ اسلام کی سلطنت عطا کی اِسی طرح اس پر عمل کرنا۔ خلافتِ عُثمانیہ میں ترکوں نے جو حرمین شریفین کی خدمات سرانجام دیں اور تعظیم ادب واحترام کو ملحوظ رکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثارِ مبارکہ اور تبرکات کی حفاظت اور درود شریف پر مواظبت کی یہ اُنہی کا حصّہ تھا۔ "قَلَّ اَحَدٌ عَشَرَۃَ کَذٰکِیًا"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۲ توقیرِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

☆ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ جو مشہور محدث اور آئمہ مجتہدین سے ہیں۔ آپ حدیثِ رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مبالغہ کی حد تک کرتے تھے۔ اوّل غسل فرماتے اور پھر فرش بچھایا جاتا اور مسند ٹھیک ہوتی۔ لوبان خوشبو سُلگتی پھر منبر شریف پر بیٹھ کر کمال تعظیم وادب سے حدیثِ پاک بیان فرماتے۔ کسی نے پوچھا۔ جناب! اتنا اہتمام کیوں کرتے ہو تو فرمایا تَعْظِیْمًا وَّاَدَبًا لِّحَدِیْثٍ ؎

☆ بعض اوقات آپ مدینۃُ النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گلیوں میں نوافل ادا فرماتے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا ان مقدس گلیوں میں اِس لئے نوافل پڑھتا ہوں

کہ میرا سجدہ اُس جگہ ہو جائے جہاں رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدمِ اقدس لگے ہوں تو نقشِ پا کا صدقہ میرا سجدہ قبول ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ طٗ ؎

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں   جہاں نقشِ قدم دیکھا وہیں سنگِ جبیں پایا

○ حقیقت ہے کہ صاحبِ خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی محبّت، تعظیم اور اتّباع سے ہی انسان عظیم بنتا ہے۔ صحابہ کرام میں فارُوقِ اعظم، اَولیاءِ عظام میں غوثِ اعظم اور عُلماءِ مجتہدین میں امامِ اعظم اور شریعت اور طریقت کے مجمعُ البحرین، مُجدّدِ اعظم قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمْ ط

☆ قُراٰنِ پاک : پ۲۸ سورۃُ المُنٰفِقُوْن آیتِ کریمہ ۸

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ | عزّت تو اللہ اور اُس کے رسُول اور مُسلمانوں کے لیئے ہے

○ بے شک عزّتوں کا حقیقی مالک اور خالق اَللّٰہ عَزَّ اِسْمُہٗ ہی ہے جو ذُوالجلال وَالاِکرام ہے لیکن اَللّٰہ عَزَّ اِسْمُہٗ نے ساری عزّتیں اپنے رسُول عزیز و جلیل کے لیئے پیدا کیں اور طرح طرح کی صفتوں، فضیلتوں، عظمتوں کے نگینے جڑ کر عزّتوں کے یہ مُرصّع تاج سَرو سَرورِ محبُوبِ مُطلق "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سرِ مُبارک پر سجائے اور قیامت کے روز تمام عالمِ محشر کے سامنے شفاعتِ کبریٰ کا تاج مُکلّل اپنی صفات کے نُور سے مُزیّن کر کے مقامِ محمُود پر اپنے دستِ رحمت سے محبُوب کے سر پر رکھے گا۔ مؤمنین عزّت کے جھنڈے "لِوَاءُ الحَمْد" کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ"

○ مُنافِقین اور اُن کی ذرّیت کی لُغت "سینہ گزٹ" میں عزّت کسے کہتے ہیں؟ اَور قبیح لفظ ذلیل سے کیا مفہوم مُراد لیا۔ اِن ذلیل ضلیل عَلَیۡہِ اللَّوْمُ وَالتَّذْلِیْل ط ہمزادوں نے رسُول عزیز و جلیل "صلی اللہ علیہ وسلم" اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمُ المَنَّانُ کو مقامِ اَدب سے فروتر اور گِرے ہُوئے یہی الفاظِ شنیعہ مُنافقین کی موافقت طبع میں اپنی کتابوں[ع] میں لکھے۔ حالانکہ اَللّٰہ ربُّ العزّت نے اُن کے سروں پر تاج "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اور تاج "رضی اللہ عنہ" کے

ع۱ اُبی ابنِ سلول مُنافق نے عظیم و کریم رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" اور صحابۂ عظام کے لیئے یہ کلمِ ملعُونہ کہا تھا "لَعَنَ اللّٰهُ قَائِلَهَا وَقَابِلَهَا" فی زمانہ کے بعض مُصنّفین نے بھی یہ کلمہ نازیبا لکھ کر اپنے آپ کو اُس کا ہمزاد ثابت کیا ؎ اَعَاذَنَا اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ الْهَفَوَاتِ اُن کی تصنیفات اُن کی گستاخانہ عبارات اور توہین آمیز کلمات کی آج بھی گواہ ہیں۔ اور صحابہ کرام ذوی الاحترام وَالاِحتشام اَعَزَّہُ اللّٰہُ العَزِیْزُ بِعِزَّۃِ الدَّارَیْنِ کی عزّت پر قُراٰنِ عزیز شاہد ہے۔ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ع پ۲۸ سورۃ المنٰفقون ۸

سجائے ہیں اور رحمۃ اللہ علیہ کی عزت کی دستاریں مومنوں کو عطا ہوئیں لے

○ رأس المنافقین نے غزوہ مریسیع کے بعد ایک کمسن لیکن جلیل القدر صحابی زید بن ارقم رضی اللہ و رسولہ عنہما کے سامنے یہی الفاظ کہے۔ جس پر وحی الٰہی کا نزول ہوا۔ لیخرجن الاعز منہا الاذل سورۃ المنفقون ۸ منافقین نے اپنے لئے اعز کا لفظ بولا تھا۔ اس پُر منافق کے بیٹے نے جو ایک مخلص اور عظیم المرتبت صحابی تھے۔ باپ پر تلوار سونت لی اور کہا اے ابا کہہ میں ذلیل اور صحابہ عزت والے۔ اُس سے یہ الفاظ کہلوائے تو پھر چھوڑا۔ یہ ہے محبتِ رسول کا مظاہرہ۔ لیکن وہ تو اپنے خبثِ باطن اور قلبی مرض اور منافقت کا ثبوت بہم پہنچا چکا تھا۔ اس آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد جلد ہی رئیس المنافقین اُبی بن سلول علیہ ما علیہ کو ربِ کریم نے مدینہ منورہ اور اس دنیا سے نکال کر جہنم میں داخل کر دیا۔

☆ بطلِ جلیل عالمِ نبیل سیدنا امام احمد بن حنبل از آئمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ عباسی خلیفہ مامون نے معتزلہ کے فتنہ میں آپ کو خلقِ قرآن کے مسئلہ پر ایسے کوڑے مارے۔ کہ اگر وہ ہاتھی کو بھی مارے جاتے تو وہ چنگھاڑ اٹھتا لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور قرآنِ عزیز کی عزت رکھ لی اور خاندانی آداب کا یہ عالم تھا جب خلیفہ متوکل نے معذرت خواہانہ انداز اختیار کیا تو آپ نے فرمایا۔ جب مجھے کوڑا لگتا تو جسم سے علیحدہ ہونے سے پہلے معاف کر دیتا تھا کوڑا مارنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکرم چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً ط

☆ مشہور محدث عبداللہ بن مبارک تلمیذِ عزیز فقیہِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

○ فرماتے ہیں میں ایک دن سیدنا امام مالک علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ آپ

لے للہ العزۃ جمیعا ط و تؤتیہ من تشاء عزتوں کا مالک اللہ عزاسمہ ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

لے آپ جلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ و رسولہ عنہما کے لختِ جگر اور نورِ چشم، متقدمین میں امام المحدثین اور مشہور فقیہِ اعظم اور یکے از آئمہ مجتہدین تھے حضور دانائے خفایا و غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے علمی فضائل کی خبر ان کی پیدائش سے پہلے ہی دے دی تھی۔ محدثین عظام حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم النشور کی غیب کی خبر "پیشین گوئی" کا مصداق سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو سمجھتے تھے۔ ۱۲ منہ

۳

درسِ حدیثِ پاک بیان فرمارہے تھے یکدم آپ کا رنگ مُتغیّر ہوگیا مگر آپ نے تسلسل حدیث پاک بدستور جاری رکھا ۔ اور بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہُوا۔ جب درس حدیثِ مُبارک ختم ہُوا تو دُعا مانگی گئی تو میرے استفسار پر ارشاد فرمایا ۔ آج مجھے بچھو نے سولہ ۱۶ مرتبہ ڈنگ مارا ہے ۔ لیکن مَیں نے رسُولُ اللہ "ﷺ" کی حدیثِ پاک کی عزّت و عظمت ، اجلال واکرام ، ادب و احترام کے باعث صبر کیا ۔

☆ اَدب کا یہ عالم تھا ساری زندگی مدینہ مُنوّرہ میں گزاری لیکن کبھی سواری نہیں کی فرماتے ہیں مجھے اَللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے ۔ میں اِس سرزمین میں گھوڑے پر سواری کروں ۔ جس زمین پاک میں حضور اَللہ کے محبوب "ﷺ" اِستراحت فرما رہے ہوں اَور مدینہ مُنوّرہ سے محبت کا یہ عالم تھا ۔ ساری زندگی صِرف ایک دفعہ فریضۂ حج کے لیئے مکّہ مُعظّمہ گئے ۔ ساری زندگی یہیں گزار دی کہ کہیں موت مدینہ مُنوّرہ سے باہر نہ آجائے اور محبوبِ ربِّ کریم "عَزَّوَجَلَّ" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "کی آپ پر وُہ نظرِ عنایت تھی کہ کبھی آپ نے مُشاہدۂ جمالِ جہاں آراء سے انہیں محرُوم نہیں رکھا خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا بِتُّ لَیْلَۃً اِلَّا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ ط

کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں رسُولِ کریم ، "ﷺ" کی زیارت سے مُستفیض نہ ہوتا ہوں۔

حدیثِ پاک : رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ۔

یُوْشَکُ النَّاسُ اَنْ یَّضْرِبُوْا اَکْبَادَ الْاِبِلِ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَلَا یَجِدُوْنَ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ ط

عنقریب لوگ طلبِ علم کے لیئے لمبا سفر کرتے ہُوئے اُونٹوں پر آئیں گے مُشقّت کی وجہ سے اُن کے جگر گھل جائیں گے لیکن اُنہیں مدینہ مُنوّرہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا ۔

☆ مشہور بزرگ ابُوعبدُاللہ رَحمۃُ اللہ فرماتے ہیں ۔

○ مَیں نے ایک رات خوابﷺ میں دیکھا حضور رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجدِ نبوی شریف میں جلوہ افروز ہَیں اَور امام مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہیں اور بہُت سے لوگوں کا ہجوم ہے ۔ اَور مجمع کی کثرت کا کوئی شمار نہیں ۔

ﷺ مومن کا خواب ، نبوّت کے فیضان کا حصّہ ہے ۔

عالمِ علومِ اوّلین و آخرین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس کستوری رکھی ہوئی ہے۔ آپ مٹھی بھر بھر کر سیّدنا امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دے رہے ہیں اور آپ اُس کستوری کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں لوگ کستوری سے اپنی اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں اور کستوری کی خوشبو سے مسجدِ نبوی اور دور دور سے آنے والے لوگوں سے خوشبو کی لپیٹیں آ رہی ہیں فَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ الْعِلْمَ وَ اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ میں نے اِس خواب کی تعبیر علمِ حدیث پاک اور اتباعِ سُنّت سے کی یہ تعظیم کا جمال تھا اب ذرا جلال کی کیفیت بھی اِن نفوسِ قدسیہ کی ملاحظہ ہو۔

☆ ایک دن قاضی القضاۃ امام ابو یوسف شاگردِ رشید سیّدنا امامِ اعظم رحمہما اللہ کی مجلس میں ذکر ہُوا کہ سرکارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو کدو بہت پسند تھا۔ ایک شخص نے کہا مَا اَنَا اُحِبُّہٗ مجھے تو پسند نہیں۔ آپ غیض و غضب سے آگ بگولہ ہو گئے اور تلوار سونت لی اور فرمایا جَدِّدِ الْاِیْمَانَ وَاِلَّا لَاَقْتُلَنَّكَ ابھی تجدیدِ ایمان کر ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔ یہ غیرتِ ایمانی اور جذبۂ عشق تھا۔ جو جلال سے ظاہر فرمایا۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ"

☆ ایک ولی اللہ نے کدو شریف کھایا۔ لیکن پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی تو فرمایا میرا معدہ خبیث ہو گیا ہے جو سُنّتِ رسُول کو قبول نہیں کرتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ کدو شریف خراب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ ذٰلِكَ ط

☆ خواجۂ خواجگان سیّد معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۶۳۳ ہجری) فوائد السالکین میں فرماتے ہیں۔

○ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے جب بھی داہنے جانب نظر پڑتی تو ساتھ ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ اِسی طرح آپ دورانِ وعظ کئی مرتبہ کھڑے ہوئے بعد از اختتامِ مجلس کسی نے پُوچھا تو فرمایا میری نظر جب بھی دربارِ مرشد پاک خواجۂ خواجگان حضرت عثمان ہرونی قدس سرہ الرحمانی کے روضۂ پاک پر پڑتی تو ادب بجالاتے ہوئے تعظیماً کھڑا ہو جاتا تھا۔ کیونکہ مُرشد کامل حیات و ممات میں واجب التعظیم ہے بلکہ بعد از ممات زیادہ قابلِ تعظیم ہوتے ہیں اولیاء کاملین نے میدانِ محبت میں مُرشد کے شہر کے کُتّوں کا بھی ادب کیا ہے۔ مُرشد کا ادب درجاتِ ولائیت کی پہلی سیڑھی ہے ؎

نہی صد دستہ ریحان پیش بُلبل ۔ نخواہد خاطرش بجز نکہتِ گُل

؎ مروی ہے کہ بعد از وصال آپ کی پیشانی پر نوری الفاظ سے لکھا ہوا تھا "مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ ط"

☆۲۰ محبوبِ الٰہی السید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی بدایونی، نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ

○ ایک مرتبہ آپ علیہ معہ مریدین دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے ایک کتا نظر آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر ادباً کھڑے ہوگئے۔ اس کے چلے جانے کے بعد جب واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکار وہاں ادباً کھڑا ہونا چہ حکمت دارد؟ فرمایا ایک کتا نظر آیا۔ ایسا کتا ایک مرتبہ میں نے پاکپتن شریف کی گلی میں دیکھا تھا۔

اگر پائے سگے بوسم اے ناصح مزن طعنہ کہ من چنداں بکوئے آشنائے دیدہ ام اورا

☆۲۱ صلوٰۃ وسلام بحضور سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

○ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً بارگاہِ رحمۃ للعلمینی میں مواجہ شریف کے سامنے غلامانہ اندازِ محبت میں نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور تعظیماً کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کیا جاتا ہے۔ تمام اُمت کا اس پر اجماع ہے۔ بعدہٗ شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم (صفحہ ۳۹۱ ملاحظہ ہو) رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کرنا اُمتِ مُسلمہ کا طریق ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔ بیٹھ کر سلام عرض کرنا ترقیب وتعظیم کے خلاف ہے۔

"تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَةَ كَوْكَبًا"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

علہ سلطان المشائخ السید محمد نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی (وصال ۷۲۵ھ)۔ قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر (وصال ۶۶۴ھ) رحمہما اللہ رحمۃً واسعۃً کے محبوب خلیفہ تھے۔ دہلی میں آپ کے زمانہ میں سات بادشاہ گزرے جو سوائے ایک کے سب عقیدت مند تھے۔ آپ کے لاکھوں مُرید صادق اور سینکڑوں خلفاء تھے جو ولایت میں اکمل تھے۔ آپ کے ملفوظات مبارکہ پر دو مجموعے فوائد الفؤاد، امیر سید حسن سنجری اور افضل الفوائد امیر خسرو علیہما الرحمۃ جو آپ کے چہیتے مرید اور خلیفہ تھے جن کے متعلق آپ کا مشہور مقولہ ہے کہ روزِ قیامت مجھ سے رب تعالیٰ پوچھے گا کہ محبوب! کیا لائے تو میں امیر خسرو کو پیش کر دوں گا۔ چشتیہ نظامیہ سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ دہلی شریف میں آپ کا مزار مقدس مرجع عوام وخواص ہے۔ "دلائل الخیرات" کا آپ روزانہ ختم فرمایا کرتے جس سے مرتبہ محبوبی پایا۔ اور اپنے خلفاء اور مریدین کو دلائل الخیرات کی اجازتیں عطا فرمایا کرتے۔ اولیاءِ چشت نے درود شریف سے اہلِ بہشت کا لقب بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پایا۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

تقبیلِ اسمِ محمّد
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

☆ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ (المتوفی ۵۴۴ھ) نے "الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے" میں فرمایا۔

○ جہاں اسمِ محمّد علیہ الف صلوٰۃ و الف الف سلام چارٹ، کتبہ، طغریٰ، دیوار یا کاغذ پر لکھا ہو وہاں ملائکہ کرام چاروں طرف ارد گرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے ہیں جب تک نامِ اقدس کی لکھائی کا نشان قائم ہے۔ چومتے ہیں اور اسمِ پاک کے ارد گرد طواف کرتے رہتے ہیں اور اظہارِ مسرّت کرتے ہیں۔ صفحہ ۸۱ تا ۱۱۱ حفظ ہو۔

نامِ اقدس پر بوسہ :- آذان یا محفلِ ذکر میں نامِ اقدس سُن کر جھومنا۔ اظہارِ مسرّت سے چومنا۔ بوسہ لینا یہ توقیر و تعظیم میں شامل ہے اور محبّت کی دلیل، ایمان کی علامت ہے۔ بوسہ تین قسم ہے ۔

۱۔ بوسۂ شفقت ۲۔ بوسۂ اظہارِ محبّت ۳۔ بوسۂ عظمت

عرفِ عام میں پیشانی اور سر کو چومنا بوسۂ شفقت اور محبّت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا بوسۂ عظمت ہے۔ بوسہ اظہارِ عقیدت کا ایک انداز ہوتا ہے۔

☆ بوسۂ شفقت مطلعِ کُن فکاں مقطعِ مرسلان صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنّت سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو سیّدہ ادباً کھڑے ہو کر تعظیم بجا لاتیں اور استقبال کرتیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی کی پیشانی کو چومتے۔

(۲) سیّدنا جعفر طیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حبشہ سے مدینہ منوّرہ فتحِ بدر کے بعد پہنچے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا اکرام کھڑے ہو کر کیا اور انتہائی خوشی اور مسرّت کا

اظہار کرتے ہوئے فرمایا اَللّٰہُ اَعْلَمُ! مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر رضی اللہ عنہ کی آمد کی اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن کی پیشانی کو آنکھوں کے درمیان بار بار چوما۔

☆ **بوسۂ محبّت:** سیّد المحبوبین حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے نواسوں کو کبھی کندھوں پر بٹھاتے اور کبھی گود لیتے اور کبھی اُن کو کھلاتے اور اُچھالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے نواسوں کے رخسار کو چومتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ حسنین کریمین کو سونگھتے اور فرماتے مجھے اِن سے جنّت کی خوشبو آتی ہے۔ حق ہے حسنین کریمین باغ مصطفوی کے دو جنّتی خوشبودار پھول ہیں۔ اِن کلیوں اور پھولوں کی نکہت اور خوشبو سے سارا باغِ قدرت مہک رہا ہے اور اس مہک سے مومنین کے دماغ معطّر ہیں ؎

جنّت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو　　اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سوالِ گُل
شیخین اِدھر نثار، غنی و علی اُدھر　　غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمالِ گُل
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں　　کیجیے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

هُمَا رَيْحَانَتَايَ فِي الْجَنَّةِ حسنین کریمین میرے جنّت کے دو پھول ہیں" الحدیث المبارکہ

وہ حسن حسین ابنِ علی جن کی یاد سے کھلتی ہے دل کی کلی،
جب چومتے ہوں گے اُن کو پیارے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا

(ناظم صاحب)

○ بروایت سیّدنا انس بن مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ　　جس نے ان سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت
وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ ط　　کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی اُس نے اللہ سبحانہٗ سے محبّت کی۔

○ **دعاءِ حبیب** "صلی اللہ علیہ وسلم" اے اللہ! جو ان سے محبّت کرے تو اُن سے محبّت فرما ؎

سر تا بقدم تن سلطانِ زمن پھول　　لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی　　ہیں دُرِّ عدن، لعلِ یمن، مشکِ ختن پھول
دل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخنِ پا کا　　اتنا بھی مہِ نو پہ، نہ اے چرخِ کہن پھول
کیا بات رضا اِس چمنستانِ رسالت کی ہے
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

"صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم"

☆ **بوسۂ عظمت** : سیّدُ المعظّمین، نبیِّ اطہر و اکرم" صلی اللہ علیہ وسلم " کے اسمِ گرامی کو سُن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا اور درُود شریف بھیجنا۔ محبّت والوں کا نذرانہ اور تعظیم و اَدب کا ایک اَنداز ہے۔ انبیاء میں سیّدنا ابُوالبشر آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام اور صحابہ میں سیّدنا ابُوبکر صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ کی سُنّت ہے۔

☆ سیّدنا ابُوخُزیمہ انصاری رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ حاضرِ بارگاہِ رسالت ہوئے تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آپ کی جبینِ مبارک کو چُوم رہا ہُوں تو مرکزِ محبّت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسّم فرماتے ہُوئے فرمایا آؤ آکر اپنے خواب کی تعبیر پوری کر لو تو وہ فرطِ شوق اور جذبۂ محبّت سے بیخود ہو گئے اور والہانہ انداز میں سیّدُ الکائنات محبُوبِ ربّ احمدِ مختار" صلی اللہ علیہ وسلم " کی پیشانی کو چُوم لیا۔ دیکھنے والوں نے یہ عجیب منظر دیکھا اور لکھنے والوں نے محبّت و اَدب سے لکھا اور ماننے والوں نے سرِ تسلیم خم کر کے مانا۔

☆ جب وفدِ عبد القیس المدینۃ المنوّرہ حاضر ہُوا تو وہ جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولِ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم " کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور کبھی پاؤں مبارک کو چُومتے تھے۔ یہ خُوشی اور مسرّت کے جذبات کا اظہار اور عظمت کے بوسے تھے۔

☆ حافظُ الحدیث ابُوذرعہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ فرماتے ہیں صحابہ کبار جب المدینۃُ المنوّرہ کو واپس آتے تو وہ جلد از جلد اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولُ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم " کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور چُومتے تھے اور اپنے ہاتھ چہروں پر پھیرتے۔ "سُنَن ابُوداؤد"

☆ ہر وُہ چیز جو آپ" صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذاتِ اقدس سے مَس ہو گئی۔ آنکھوں سے لگانا اور اس سے محبّت کرنا۔ طُغریٰ شریف کو گھر میں آویزاں کرنا اور ہاتھوں کو مَس کر کے چہرہ پر مَلنا، چُومنا اور درُود شریف پڑھنا آدابِ عزّت و عظمت کے زُمرہ میں آتا ہے۔

☆ حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام سے لغزش ہُوئی تو آپ نے تین سَو سال تک بوجہ حیا آسمان کی طرف سر نہ اُٹھایا اور آپ کے آنسُو تمام رُوئے زمین والوں کے آنسُوؤں سے زیادہ ہیں۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیرُ البُکاء تھے۔ ربّ کریم نے رحم فرمایا۔

قرآنِ پاک : پ۱ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۳۷

؎ مقبولُ الشہادہ جن کی شہادت دو کے برابر کر دی گئی۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ الذنب ط

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○	پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کی بے شک وُہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔
پ سورۃُ الاعراف آیتِ کریمہ ۲۳	
قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○	دونوں نے عرض کیا اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر بخشش نہ فرمائے گا تو اور نہ رحم فرمائے گا ہم پر تو یقیناً ہم ضرور نقصان والوں سے ہوں گے۔

○ پہلی آیتِ کریمہ میں دو اِلقاء کی طرف اشارہ ہے۔ ایک اِلقاء مُندرجہ بالا وحی جلی اور (وحی متلو)
دوسرا اِلقاء مُندرجہ ذیل وحی خفی (وحی غیر متلو) ہے تو آپ نے اِن الفاظ سے دُعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ خَطِيْئَتِيْ بِاِسْمِ مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم"	اے اللہ میں تجھ سے اپنی لغزش کی مغفرت طلب کرتا ہوں تیرے محبوب کے اسمِ پاک "محمد" "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ۔
"صحیح المستدرک ج ۲ از حاکم ابُو عبد اللہ محمد نیشاپوری علیہ الرحمۃ"	

تو بارگاہِ مجیبُ الدّعوات سے حکم ہُوا تم نے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو کس طرح پہچانا۔ ابھی تو آپ کا جوہرِ رُوحانی، صَدفِ جسمانی میں بھی نہیں آیا۔ عرض کیا اے ربِّ کریم جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں رُوحِ علوی کو پھُونکا تو مَیں نے ساقِ عرش پر لکھا دیکھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط (علہ) لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صلی اللہ علیہ وسلم تو مَیں نے جان لیا یہ تیرا ایک بندہ ہے۔ جو ساری کائنات میں محبوب اور مُقرب ترین ہے۔ حکم ہُوا تو میری بارگاہِ کریمی میں وسیلہ میرے محبوب رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لایا۔ لہٰذا مَیں نے تیری لغزش مُعاف کی اور فرمایا اے ابُو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ اگر آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ کرتا۔ "مُعجم صغیر الطبرانی صفحہ ۲۷"

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سُبکی علیہ الرحمۃ نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں فرمایا۔

○ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے مولائے کریم مجھے اپنے پیارے محبوب

علہ کلمہ طیبہ کے دو جُز ہیں۔ ۱۔ کلمۂ توحید۔ اِس کے برکات تسمیہ سے ملتے ہیں۔ ۲۔ کلمۂ رسالت۔ اس کے انوار تب کھُلتے ہیں جب کہ درُود شریف بھی ساتھ پڑھا جائے کہ کلمہ طیبہ کی دستار تسمیہ اور لباس درُود شریف ہے۔ یہ تسمیہ قرآن پاک کی ہر سُورت کے سر کا تاج ہے۔ اور سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہمیشہ درُود شریف سے رطب اللسان رہے۔ ۱۲ منہ

کی زیارت سے مُستفیض فرمایا تو ربِ کریم نے جو اُن کی پیشانی میں نورِ محمدی علٰی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام جلوہ گر تھا ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخن میں مُنتقل فرمایا تو حضرت آدم علیہ السّلام نے چُوم کر اپنی آنکھوں پر لگایا اور کہا قُرّۃُ عَینِی بِكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ط صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

حِکمتِ نورِیہ:- سیدنا آدم علیہ السّلام کا لباس لطیف جنّت میں ہی تھا۔ جب دُنیا میں تشریف لائے تو یہ لباس اُتار لیا گیا اور نشانی کے طور پر اُنگلیوں پر باقی رکھا تاکہ لباس کی یاد رہے اِس جنّتی لباس میں نورِ محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مُنتقل فرمایا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر محبّت سے بوسہ دیا ہم نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس کو جنّتی غلاف میں چُومتے ہیں۔ جیسے کعبۃُ اللّٰہ میں زائر، جنّتی حجرِ اسود کو چُومتے ہیں اور باقی تمام کعبۃُ اللّٰہ کو نہیں چُوما جاتا۔ حجرِ اسود کعبۃُ اللّٰہ میں نصب ہے اور ناخن جنّتی لباس کی یادگار ہر مومن کے پاس ہے۔ حجرِ اسود جنّتی۔ ناخن لباسِ جنّتی اور بحمدہٖ تعالیٰ یہ مومن بھی جنّتی ہے۔ "روح البیان"

☆ مُسندُ الفِردوس کی حدیثِ پاک بروایت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ ورسولہٗ عنہ۔

○ آپ نے آذان میں نامِ اقدس سُن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا تو رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ حَبِیْبِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ط	جو ایسا کرے جیسا میرے "حبیب" پیارے نے کیا تو اُس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

○ جامع اُمور و کنزُ العباد میں ہے۔

فَاِنَّهٗ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " یَکُوْنُ لَهٗ قَائِدًا فِی الْجَنَّةِ ط	جو ایسا کرے رسُولُ اللّٰہ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " اس کو جنّت میں ساتھ لے جائیں گے۔

☆ علّامہ قہستانی شرح الکبیر میں بحوالہ کنزُ العباد از ابن عُیینہ رفع اللّٰہ درجتہٗ فرمایا۔

○ حضرت رسُولِ پاک بمسجد درآمد و ابوبکر رضی اللہ عنہٗ ظفر اِبہامین چشم خود را مسح کرد و گفت قُرّۃُ عَینِی بِكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ و چوں بلال رضی اللہ عنہٗ از آذان	رسُولِ پاک " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " مسجدِ نبوی شریف میں تشریف لائے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہٗ نے انگوٹھے کے ناخن چُوم کر آنکھوں پر لگایا اور پڑھا قُرّۃُ عَینِی بِكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اور جب

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَسَلَّمَ ط

۹

فرائے رُوئے خود حضرت رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" فرمود کہ ابابکر رضی اللہ عنہ ہرچہ بگوید آنچہ تو گفتی او۔ از رُوئے شوق بلقاءِ من وبکند آنچہ تو کردی خدائے ذوالجلال درگذر گناہاں دیرانچہ باشد نو، کہنہ، خطاً، عمد، نہاں، آشکارا و مضمرات بریں وجہ نقل کردہ۔

بلال رضی اللہ عنہ نے آذان سے فراغت آپ نے اُن کی طرف مُنہ کر کے فرمایا جو کچھ ابو رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور پڑھا ہے درود شر میری لقاء کے شوق میں جو کوئی ایسا کرے رب اُس کے تمام گناہ نئے پُرانے، عمداً، بھولے پوشیدہ سب مُعاف فرمائے گا۔

"شرح الکبیر بحوالہ کنز العباد"

☆ ایک روائیت میں ہے۔

مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظَفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ مَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ رَمَدًا ط

جس نے میرا اسم پاک آذان میں سُنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے مَس کیا۔ اور درود شریف پڑھا۔ وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

☆ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی، بانی سلسلۂ عالیہ سہروردیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "عوارف المعارف" شریف میں مسئلۂ تقبیل الابہامین کی تصدیق فرمائی ہے۔

☆ ایک روائیت حدیث الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ہے۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْکُمْ بِالنَّوَاجِذِ ط

تم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خلفاءِ راشدین مہدیین کی سُنّت اور تم پر لازم ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو۔

○ ایسا عمل انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھوں میں نور، قلب میں سرور پیدا کرتا ہے۔ درود شریف کا اثر جسم اور رُوح دونوں پہ ہوتا ہے۔ جسم محظوظ ہوتا ہے اور رُوح مسرور، اور اس مُبارک عمل کا نور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے۔

☆ اِعانۃ الطالبین "فقہ شافعی" میں فرمایا۔ "مُنیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" ے

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ

جو شخص مؤذن کے الفاظ اشھد ان محمدًا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سُنے اور انگوٹھے چُوم

ے تقبیل الابہامین اولیاءِ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ کا متفقہ علیہ مسئلہ استحباب ہے۔ لا اختلاف فیہ۔ ملا از مجموعہ عنایات اللہ

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْھَامَیْہِ وَ یَجْعَلُھُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ ط

کر آنکھوں پر لگائے اور پڑھے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ط تو نہ وہ اندھا ہوگا اور نہ ہی کوئی بیماری آنکھوں کو لگے گی۔

احادیثِ پاک : بروایت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ سیّدنا ابُوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے تو پڑھتے۔ (یہ دُعا انگلیوں کو آنکھوں سے اُٹھاتے ہُوئے پڑھے۔ مؤلف)

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ط

مَیں راضی ہُوں کہ اللّٰہ میرا ربّ ہے اور اسلام میرا دین اور قرآن میرا امام اور سیّدنا محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" میرے نبی ہیں ۔؎

☆ ایک اَور روایت میں ہے ۔ "نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا"

ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ط

ایمان کا ذائقہ اُس نے چکھا۔ جو اللّٰہ کے رب ہونے پر۔ اِسلام کے دین ہونے پر اور محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسُول ہونے پر راضی ہوگیا۔

اور جو شخص آذان سُن کر یہ دُعا پڑھے تو اُس کی زندگی کے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔

؎ قُدرت نے تخلیقاتِ عالَم سے ہزار ہا سال پہلے لوحِ محفُوظ پر نُوری قلم سے دُرُّ اللّٰہِ المکنُون، سِرُّ اللّٰہ المخزُون، نُورُ الاَفئدۃِ وَالعیُون، سرُورُ القلبِ المحزُون مَطلعِ کُن فیکُون مَقطعِ مُرسَلُون کا نام سیّدُ الانام "محمّد" صلی اللہ علیہ وسلم لکھا۔ نیز گُلاب کے پھُولوں، پتھروں کے سینوں پر یہ اسمِ پاک کندہ پایا گیا۔ جو عجائباتِ قُدرت اور تبرّکات کے نمونے ہیں۔ مومن زیارت سے والہانہ دُرُود شریف پڑھتے اور آنکھوں سے چُومتے ہیں۔ اَلحمدُ للّٰہِ والمِنّۃ فقیر کے دِل کو یہ سعادت برکتِ دُرُود نصیب ہی کہ اگر اُسے چیرا جاتے تو خُون کے قطرہ قطرہ سے اسمِ جلالیہ "اللّٰہ" نامِ جمالیہ "محمّد" جلّ جلالہٗ وصلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم کا نقش بنے۔

چو بعد از مرگِ من بینی گیہ بر گورِ من رُستہ
نوشتہ نامِ آنجاناں بر ہر برگِ گیہ خیزد

☆ دُرُود شریف خُداوندِ قدُّوس کا تحفۂ عظیمہ نُوریوں کا نذرانۂ محبت اور خاکیوں کا ہدیۂ عقیدت ہے۔

نہ فخر ہے کسی کام پر نہ قیام پر نہ سجُود پر
مگر اے محمّد مصطفےٰ مجھے ناز ہے تیرے نام پر

☆ ایک روائیت میں ہے کہ یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفِظْنِی حَدَقَتِیَ وَنُوْرِھِمَا بِبَرْکَۃِ حَدَقَتِیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

○ **تقبیلُ الابہامین محبوب مُستحسن اور سُنّتِ مُستحبّہ ہے۔**

☆ اِس عمل میں مومن کے لیئے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور نبیِ کریم ﷺ پر دُرود شریف بھی۔ اللہ عزّوجلّ کی اطاعت اور اُس کی ذات سے دُعا بھی۔ ذکر رُوحِ عبادت ہے اور دُعا مغزِ عبادت اور درُود شریف مومن کا ایمان اور ایمان کی جان اور جان کی رُوح ہے مومن اِس عمل مُبارک سے محبُوب بن جاتا ہے۔ "نہجۃ السّلامہ امام احمد رضا"

☆ "حُلیہ" میں حافظ ابُو نُعیم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک مسطع نامی یہودی نے تورات پاک میں اسمِ پاک محمّد ﷺ دیکھا اور تعریف پڑھی تو عقیدت و محبّت سے چُوم لیا جب وُہ فوت ہُوا تو ربِ کریم نے مُوسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اُس کی جا کر تجہیز و تکفین کر کے جنازہ خود پڑھائیں عرض کیا اے الٰہ العٰلمین! وُہ تو ایسا ایسا تھا یعنی فاسق فاجر تھا فرمایا اے میرے پیارے مُوسیٰ علیہ السلام اُس نے تورات شریف میں میرے محبُوب کا نام پاک دیکھا تو محبّت و ادب سے چُوما اور آنکھوں سے لگا کر دُرود شریف پڑھا اُس کی یہ ادا مجھے پسند آگئی تو میں نے اُس کے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے اور ایمان کی دولت عطا کر دی اب جنّتِ عدن اُس کا مقام ہے۔ تو مُوسیٰ علیہ السلام نے ربِ رحیم کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

☆ حضور ﷺ کا اِسم پاک محمّد ﷺ کو انبیاء و مُرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے چُوما اور آنکھوں سے لگایا اور درُود شریف کو اپنا وسیلہ بنایا اور اُمّت نے اس نامِ مُبارک سے اپنے قلوب کو تسکین دی اور بیماریوں سے شفا چاہی اور ملی۔ اور یہ بوسہ عظمت جنّتی ہونے کی علامت ہے۔" اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

★ تقبیلُ الابہامین کے اس مُبارک عمل کا انکار کرتے ہُوئے بعض محجُوبین خذلہم اللہ نے اپنی کتاب نامسعود میں رمد "منتر" لکھا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ عَنْ ذٰلِکَ الْھَفْوَاتِ وَالْخُرَافَاتِ ط اعلیٰ حضرت اُس کا تعاقب کرتے ہُوئے منہیہ سے پوچھتے ہیں کہ کوئی اپنی آنکھوں کا علاج جالینوس کا سیاف اور ابنِ سینا کی سلائی سے کرتا ہے۔ اور ایک مسلمان

ــــه اَلدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَۃِ ط ــــه عقلی استدلال سراپا اختلال اور تلبیس اغلال کا مظاہرہ:-

اسمِ الٰہی "نور" اور صلوٰۃِ نور "درود شریف" سے کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟

○ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ط تو وُہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ سورۃ البقرۃ ٢٥٨ پھر اُس کا جواب بھی خود ہی دیتے ہیں کہ کہاں جالینوس اور ابنِ سینا ؟ کہاں کلامُ اللہ کا نورُ الہُدٰی اور اسماءِ الٰہی کے توسّل سے شفا، قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ط فرما دو کیا اندھا اور بینا برابر ہیں ؟ سورۃ الانعام

★ مُنہیہ بمصداق آیتِ مبارکہ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ٥ علٰه کی طبعی مطابقت اور غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ علٰه کی بناء پر واصلِ جہنم ہو گیا اور جہنم بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لِمَنْ بِالْقَبُوْلِ وَلَوْ كَرِهَ الْجُهُوْلُ ط

☆ امام اَجَل ابوزکریا نووی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَآءُ عَلٰى جَوَازِ الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ الضَّعِيْفِ فِىْ فَضَآئِلِ الْاَعْمَالِ ط

تحقیق علماء کا اِس بات پر اتفاق ہے فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔

☆ مشہور محدّث فقیہہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔

مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ط "رواہ البیہقی ط فَكَفٰى بِابْنِ مَسْعُوْدٍ حُجَّةً وَّ اِمَامًا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ"

جس کو مسلمان پسند کریں وُہ اللہ سُبحانہٗ کو بھی پسند ہے

☆ علامہ احمد ابنِ حجر مکّی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ "جوہرِ منظّم فی زیاراتِ قبرِ النبیّ المکرّم" میں فرماتے ہیں۔

تَعْظِيْمُ النَّبِىِّ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" بِجَمِيْعِ اَنْوَاعِ التَّعْظِيْمِ الَّتِىْ لَيْسَ فِيْهَا مُشَارَكَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْاُلُوْهِيَّةِ اَمْرٌ مُسْتَحْسَنٌ عِنْدَ مَنْ نَوَّرَ اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ ط

تعظیمِ نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" بجمیع انواعِ تعظیم وہ جس میں مُشارکت فی الالوہیۃ نہ ہو، امرِ مستحسن ہے اُس شخص کے نزدیک جس کی آنکھوں کو اللہ سُبحانہٗ نے نور بخشا۔

سے سورۃ الفاتحہ اسم جلالیہ بسمیا اور درود شریف شفا ہے

پ سورۃُ النساء آیتِ کریمہ ١١٥ ہم اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُس کو دوزخ میں داخل کریں گے کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی سے جو مسلمانوں کی راہ سے جُدا چلے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم ہی مقصودِ شرع اور مطلوبِ دین ہے اسکے بغیر ایمان ایمان نہیں، اسلام اسلام نہیں سے

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِىْ نَبِيِّهِمِ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

٦

☆ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر کہتا ہے۔

○ تقبیل الابہامین کے مسئلہ میں صرف انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ہی کافی نہیں بلکہ زبان سے درود شریف پڑھے یہ ایک مبارک عمل ہے جو اس پر مداومت کرے گا وہ اندھا، چُندھا اور ہر قسم کے آشوبِ چشم سے محفوظ ہوگا۔ یہاں درود شریف وہی کام کرتا ہے جو قمیص سیدنا یوسف علیہ السلام نے دیدۂ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے لیئے کیا تھا۔ وہاں محبوب "یوسف کریم" تھے اور یہاں محبوبِ کریم "مصطفےٰ" صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم" وہاں نور آنکھوں میں آیا یہاں نور قلب ونظر میں۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَعُیُوْنَنَا بِحُرْمَۃِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ؀ قمیص کا نور محبوب "مصطفےٰ" صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا جلوہ تھا۔ "مرتب تحفۃ الصلوٰۃ"

☆ علامہ الشیخ علی الصعیدی قدس سرہٗ کا عمل مبارک :۔

○ شیخ القرآن نور الدین خراسانی فرماتے ہیں کہ میں آذان کے وقت آپ سے ملا تو انہوں نے کلمۂ شہادت میں اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنا تو دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں علہ سے لگائے تو میں نے دریافت کیا تو فرمایا میں یہ عمل مبارک کیا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا تو میری دونوں آنکھیں خراب ہوگئیں۔ تو میں ایک دن خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آرا سے مشرف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آذان میں میرے اسم مبارک پر انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانا اور درود شریف پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جب بیدار ہوا تو میں نے وہی عمل محبت کیا تو فی الفور میری آنکھیں تندرست ہوگئیں علہ

قَدْ تُنْکِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ ۔۔۔ وَیُنْکِرُ الْفَمُّ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمٍ

اِذَا مَا مُقْلَتِیْ رَمَدَتْ فَکُحْلِیْ
تُرَابٌ مِّنْ نِّعَالِ اَبِیْ تُرَابٍ

علہ عرب شریف میں مصری یمنی اور بخاری جب آپس میں ملتے ہیں تو مصافحہ کے بعد آپس میں گردنوں اور رخساروں پر بوسوں کا تبادلہ کرتے دیکھا گیا ہے۔ یہ اظہارِ محبت کا ایک طریق ہے۔

علہ تحقیق بیمار آنکھ کو سورج کی روشنی اچھی نہیں لگتی اور بیمار آدمی کو پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے مقلہ، آنکھ کے ڈھیلے میں رمد آشوبِ چشم ہوا تو اس کا سرمہ ابوتراب کے نعلین کی خاک ہے۔

حجرِ اسود :- ؎ حجرِ اسود کو کعبۃُ اللہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا تھا طواف کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ یہ ایک جنّتی پتھر ہے جو کہ حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام جنّت سے لائے اور اُس کے نُور سے حرم پاک روشن رہتا۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے کثیر فضائل احادیثِ پاک کی کُتب میں موجود ہیں۔ اگر کثرتِ اژدحام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو استلام علہ کافی ہے۔ استلام ہو یا بوسہ ہر دو صورتوں میں جب مومن کے ہونٹ اُس سے مَس ہوتے ہیں۔ تو وُہ اس کی زندگی کے تمام گناہ چُوس لیتا ہے اور ایسا پاک صاف کر دیتا ہے جیسا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا ہو۔ صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے رسُولُ اللہ "ﷺ" کو حجرِ اسود کا بوسہ لیتے دیکھا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ، حجرِ اسود، دُودھ کی طرح سفید تھا۔ ابنِ آدم کے گُناہوں نے اسے کالا کر دیا اِسی وجہ سے حجرِ اسود (حجرِ ابیض) کے نام سے موسُوم ہو گیا۔ بوسہ کے وقت یہ دُرود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ قاضی ثناءُ اللہ نقشبندی مُجدّدی "پانی پتی" علیہ الرحمۃ تفسیرِ مظہری میں فرماتے ہیں۔

○ جب سیّدہ حلیمہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہا آپ کو لے کر کعبۃُ اللہ میں آئیں تو تمام بتوں نے تعظیماً سر جُھکا دیئے۔ اور کعبۂ مشرفہ بھی تعظیم کے لئے جُھک جُھک جاتا تھا۔

جَآءَتْ بِهٖ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِتُقَبِّلَهٗ فَخَرَجَ مِنْ مَّكَانِهٖ حَتّٰى اِلْتَصَقَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ علہ ط

اور جب وُہ سیدِ عالم ﷺ کو گود میں اُٹھا کر حجرِ اسود کے پاس آئیں تو حجرِ اسود نے آگے بڑھ کر اکرام کیا اور آپ کے چہرۂ انور کو چُوم لیا۔

؎ حجرِ اسود کی بےحرمتی کرنے والے قرامطہ مانند ابرہہ اشرم نہایت بُری موت مرے۔ تاریخ مکہ معظمہ ط

علہ ہاتھ یا لاٹھی سے حجرِ اسود، کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ یا لاٹھی کو چُومنا استلام ہے۔

علہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت پر کعبۃُ اللہ کا آپ "ﷺ" کے گھر کی سمت تعظیماً جُھکنا اور سجدہ کرنا بطورِ معجزہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ مولُودِ کعبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ولادتِ پاک پر گُلِ بیانی سے کعبۃُ اللہ کا پھٹنا اور سیّدہ والدہ ماجدہ کا داخل ہونا ثابت ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہٖ ط

روزِ اوّل ارواح سے جو میثاق " اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى " کا لیا گیا تھا۔ وُہ عہدنامہ (سورۃ الاعراف ۱۷۲) بطورِ امانت اُس میں رکھ دیا گیا اور اس حجرِ اسود کے انوار قلبِ مومن میں رکھے گئے تبھی مومن اُن انوار سے کھچا چلا آتا ہے اور پروانہ وار قربان ہوتا اور چومتا ہے۔

☆ محدثِ جلیل ابُو عبداللہ حاکم علیہ الرحمۃ کی ایک روایت ہے۔ " مستدرک "

○ سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہٗ نے طواف کرتے وقت حجرِ اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا اے حجرِ اسود میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ (بالذات) نقصان اگر تجھے رسُولُ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ نے طواف کی حالت میں سُنا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ میں نے رسُولُ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو فرماتے سُنا ہے کہ حجرِ اسود نافع بھی اور ضار بھی (بعطاءِ الٰہی)۔ قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو دو آنکھیں اور زُبان عطا فرمائے گا اور وہ مومنین جنہوں نے اس کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ چوما۔ یہ اُن کو شہادت اور شفاعت سے نوازے گا۔

☆ اَعْدَلُ الاصحاب مُزَیِّنُ المنبر والمحراب سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا۔

لَا اَبْقَانِیَ اللّٰهُ بِاَرْضٍ لَّسْتَ فِیْهَا یَا اَبَا الْحَسَنِ ط	اللہ تعالیٰ مجھے اس سرزمین میں نہ رکھے جہاں آپ اے ابُو الحسن نہ ہوں۔

○ حجرِ اسود جو شعائر اللہ سے ہے اس کی تعظیم اللہ سُبحانہٗ کی تعظیم ہے۔ حرم کعبۃ اللہ المشرفہ میں رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس کے شرف کو بڑھا دیا اور اس کی فضیلت کو ظاہر کر دیا اور اُمتِ مغفورہ کو اپنے عمل سے بتا دیا یہ ایک محض پتھر نہیں بلکہ یہ جنتی یاقُوت ہے جو اس ظاہری لبادہ میں آیا اور اُمت کو دعوتِ بوسہ دی۔ یہ حرم کعبہ مشرفہ کا وُہ پتھر ہے جس کو رسُولُ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے چوما اور وُہ مدینہ منورہ حرمِ نبوی کے پتھر ہیں۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو چوما اور قدم بوسی سے شرف پایا اور سلامی دی۔ ؎

کہاں ایسے نصیب اللہ اکبر حجرِ اسود کے
یہاں کے پتھروں نے پاؤں چومے ہیں محمد کے " صلی اللہ علیہ وسلم "

★ یاد رہے! پُوجنا اور ہوتا ہے اور چومنا اور، فرق بیّن ہے۔ پُوجنا عبادت ہے اور چومنا تعظیم اور غیر اللہ کی عبادت مطلقاً حرام ہے اور کفر ہے۔ اور ہم حجرِ اسود اور نامِ اقدس کو چومتے

؎ اِنَّ اللّٰهَ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ط الحدیث المبارکہ ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وعن صحابہٖ علینا ۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ط ۶

ہیں پوجتے نہیں۔ ہم تبرکات کی زیارت کرتے ہیں عبادت نہیں۔ زیارت اور چومنا سُنّتِ صحابہ ہے۔ اور صحابہ کی سُنّت، سُنّتِ مُستعملہ ہے۔

★ کعبۃُ اللہ المشرّفہ کے صحنِ حرم میں جتنا ہجوم حجرِ اسود کے پاس ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا یہ حجرِ اسود کی عظمتِ شان کی دلیل ہے۔ مقامِ ابراہیم بھی ایک جنّتی مقام ہے۔ جہاں ہجوم ربّ کریم کو سجدے کرتا ہے۔ یہ نقشِ قدمِ خلیل کا فیض ہے کہ اِس مقام پر مؤمنین کی پیشانیوں میں سجدے مچلتے ہیں اور وہ سجدہ کے لئے تڑپتے ہیں اور نوافل ادا کرتے رہتے ہیں ؎

کبھی تو اے حقیقتِ مُنتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

★ عبادت کرنا اور چیز ہے زیارت کرنا اور چیز۔ زیارت عبادت نہیں ہوتی۔ عبادت معبودِ حقیقی کی غایتِ تعظیم ہے اور اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں وہ ہی مستجمع بجمیع صفاتِ کمالیہ ازلیہ ابدیہ ہے بظاہر حجرِ اسود ایک پتھر ہے لیکن حقیقت میں وہ جنّتی یاقوت ہے جو اس لباس میں آیا۔ بعینہٖ فضیلت مآب سرورِ کائنات محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بشری لباس میں جلوہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں اللہ کا نور ہیں ؎[1]

(انتہائی تذلل کے ساتھ)

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا كَالْبَشَرِ   يَاقُوتٌ حَجَرٌ لَا كَالْحَجَرِ
"صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ امام شعرانی نے الشیخ ابو المواہب شاذلی اَعْلَی اللہُ دَرَجَتَہٗ کے متعلق فرمایا۔

○ آپ نے ایک مرتبہ مجلسِ وعظ میں نہایت اعلیٰ اور مؤثر انداز میں یہ شعر پڑھا اور ساری محفل نے پُرجوش انداز میں داد دی اور تائید کی اور سامعین مسرور ہو کر نعرۂ تکبیر و تحسین بلند کرتے رہے تو فرماتے ہیں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا اے شاذلی! اللہ تعالیٰ نے تجھے اور جتنے آدمی اِس قول کی تائید میں تیرے ہم زبان تھے سب کو بخش دیا۔ آپ ساری زندگی مرتے دم تک اپنی ہر مجلس میں یہی مؤقف دُہرایا کرتے تھے۔ اور اپنی سعادت پر سجدۂ شکر بجا لاتے ؎[2]

"برکات البردۃ شرح القصیدۃ البردۃ"

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

---

[1] فضیلت مآب محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن بشروں کی مثل نہیں یاقوت پتھر ہے لیکن پتھروں کی مانند نہیں۔
[2] اے میرے رب! ہمیشہ در ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہوں تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے۔

☆ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسے دیئے پاؤں کو چوما اور ایک انصاری صحابی نے کمال ادب اور محبت سے پیشانی مبارک کو اجازت لے کر بوسہ دیا۔ سابق الفارس سلمان فارسی رضی اللہ ورسولہٗ عنہ نے مقامِ قبا میں مہرِ نبوت کو چوما تو ایمان پایا۔

☆ "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" ہاتھ انہی کے چومے جاتے ہیں جنہوں نے کسی کے چومے ہوں۔ آج بھی اجلّہ اولیاء کاملین کے مزارات بوسہ گاہِ خلائق اور صحابہ کرام اور اہلِ بیت نبوت کے روضے زیارت گاہِ ملائک ہیں۔ اور امتِ مسلمہ کے لیئے فیوض و برکات اور انوار کے منابع اور مراکز ہیں اور مومن ان کی خاکِ در کو بوسے دیتے ہیں۔ اور فیض پاتے ہیں ؎

کیمیا پیدا کن از مشتِ گلے   بوسہ زن بر آستانے کاملے

حکمت کے موتی :۔ حجرِ اسود کو کعبۃ اللہ کی آنکھ کی پتلی سے تشبیہ ہے اور حجرِ اسود یمینُ اللہ ہے یعنی قدرتِ کاملہ کا دایاں ہاتھ، وَالْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ زائر دستِ قدرت سے مصافحہ بھی کرتا ہے اور چومتا بھی ہے (مائلین کشاں) اور حطیم میں میزابِ زر کے عین نیچے سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی تربت مبارک ہے اور یہ حطیم قادرِ مطلق کی گود ہے جس میں لاکھوں بندے اس طرح سما جاتے ہیں جیسے بچہ ماں کے پیٹ میں اور مقامِ ملتزم سے لپٹنا، معانقہ کے قائم مقام ہے۔ کعبۃ اللہ المشرفہ میں استلام۔ مصافحہ۔ معانقہ اور دست بوسی سے مومن کے ہر جذبۂ محبت کو درود شریف سے سکون ملا اور سجدے سے دل کو تسکین ؎

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی   اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

عہ اے ربِ کریم یہ سب کچھ تیرے فضل سے نصیب ہوا۔ مکان تو دیکھ لیا اب مکین کا انتظار ہے۔ مولا کریم تیری بارگاہِ رحمت میں کوئی استحقاق نہیں پس پہلے بھی جو تھا تیرا فضل تھا اور جو ہو گا وہ بھی تیرا فضل اے ذُوالفضلِ العظیم تیرے فضل کی امید ہے کہ اپنی محبت اور معرفت سے ایک رشحہ عطا ہو ؎ از محمد عنایت اللہ

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہو گا   ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا
جو کچھ ہُوا ، ہُوا کرم سے تیرے   جو کچھ ہو گا ، تیرے کرم سے ہو گا

روضۃ الثالثہ

نعلینِ مُقدّس

جَنَّتُ المُعَلّٰی ب ٢
اَعْظَمُ هَدِيَّة تَهْدِى الْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَة

عَلٰى رَأْسِ هٰذَا الْكَوْنِ نَعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ — عَلَا فَجَمِيْعُ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِهٖ ﷺ

اِنِّىْ خَدِمْتُ مِثَالَ نِعَالِ الْمُصْطَفٰى ﷺ — لَاَعِيْشَ فِى الدَّارَيْنِ تَحْتَ ظِلَالِهٖ ﷺ

لَدَى الطُّوْرِ مُوْسٰى علیہ السلام نُوْدِىَ اِخْلَعْ وَاَحْمَدُ — عَلَى الْعَرْشِ لَمْ يُؤْذَنْ بِخَلْعِ نِعَالِهٖ ﷺ

سَعْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما بِخِدْمَةِ نَعْلِهٖ — وَاَنَا السَّعْدُ بِخِدْمَتِىْ بِمِثَالِهٖ ﷺ

لِمِثَالِ النَّعْلِ الْمُصْطَفٰى ﷺ مَا لَهٗ مِثْلٌ

لِرُوْحِىْ بِهٖ رَاحٌ لِعَيْنِىْ كُحْلٌ ﷺ

هٰذَا مِثَالُ نِعَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

☆ سیّدنا ابوہریرہ جلیل القدر محدّث فی الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق نعلین شریفین کو تبرکاً قبر میں آپ کے سینہ مبارک پر رکھ کر دفن کیا گیا۔

☆ امام قسطلانی ابواسحاق ابراہیم بن الحاج سے نقل ہے کہ اُن کے شیخ الشیخ ابوالقاسم بن محمد علیہم الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نقشہ متبرک کہ جس کے پاس ہو وہ ظلم ظالمین، شرِ شیاطین اور چشمِ زخمِ حاسدین سے محفوظ رہے گا اور نگاہِ خلق میں معزز ہو۔ "بدر الانوار فی آداب الآثار"

○ علمائے کرام نے اس نعلینِ مقدّس کے وہی آداب بتائے ہیں جو اصل کے لئے ثابت ہیں۔

" نوٹ: نقش کا عکس اہلِ محبت کے لئے مثلِ اصل ہے۔ العبد "

١۔ کونین کے سر پر محمد مصطفیٰ " ﷺ " کے نعلین پاک ہیں اور تمامی مخلوق اُس کے سایہ میں ہے۔

٢۔ میں خدمت گار ہوں مصطفیٰ " ﷺ " کے نعلین پاک کے طغریٰ شریف کا۔

٣۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر حکم ہوا اپنا جوڑا اُتارو اور عرش پر محبوب کو فرمایا گیا جوڑا سمیت آؤ۔

٤۔ میں سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے نعلین پاک کا خادم ہوں اور اِس خدمت سے سعید ہوں۔

۵۔ مصطفیٰ " ﷺ " کے نعلین پاک کے نقش کی مثل نہیں۔ میری روح اس پر فدا ہو کہ میری آنکھوں کا سرمہ ہے۔

٦۔ یہ حضور " ﷺ " کے نعلین شریف کی تصویر ہے اُس کی زیارت پر حضور " ﷺ " اور آپ کی آل پاک پر درود شریف پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

١٣

جو سر پہ رکھنے کو مِل جائے نعلِ پاک حضور "صلی اللہ علیہ وسلم"
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں"، تاجدار ہم بھی ہیں "حسن رضا"

☆ امامُ العلّامہ الشہاب احمد علیہ الرحمۃ نے "فتحُ المتعال فی مدحِ النّعال" میں فرمایا۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشہ نعلین شریف کی زیارت پر عُشاق کے ہونٹوں پر درود شریف کے نغمے پھوٹتے ہیں اور قلب، انوار تبرکات سے سیری پاتے ہیں اور یہ نقشہ مبارکہ جس کے پاس ہو وہ ہر قسم کی بلا و وباء سے محفوظ ہوگا یہ کائنات کی سب سے اعظم، افضل بُلند و بالا، بہتر و برتر اور عظیم البرکت نعمت ہے۔ اُسے خواب میں زیارت سراپا طہارت جمال جہاں آراء "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہو اور اُس کو بکرمہٖ تعالیٰ زیارت روضہ مُقدسہ کے لیئے بُلایا جائے گا۔ یہ اولیاءِ عظام کا تیر بہدف آزمودہ نسخہ ہے۔ نقشہ نعلین مبارک کا ادب ملحوظ رہے۔ اور درود شریف پڑھے۔ "شفاءُ الوالہ فی صُورِ الحبیب ونِعالِہٖ"

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِ جَمَالِ حَبِیْبِکَ الْمُکَرَّمِ وَرَوْضَۃِ الْمُفَخَّمِ" صلی اللہ علیہ وسلم "فوائد و برکات نقشہ نعلین مُقدّسین"

☆ اَلشیخ صَالح ابُو جعفر احمد "صاحب وَرع و تقویٰ علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

○ اگر کسی پر ایسی اُفتاد پڑے جس کا حل مُمکن نہ ہو تو رات کی تاریکی میں نفل پڑھ کر چُومے اور ننگے سر پر نقش مبارک رکھ کر دُعا مانگے تو فی الفور قبولیت ہو۔ اور اگر درد کی جگہ پر رکھے تو فَشَفَاھَا اللّٰہُ لِلْحِیْنِ بِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم "شَرَفًا وَّکَرَمًا" خصوصاً اپنے گھر کے دروازہ کے اوپر لٹکائے تاکہ ہر کوئی گزرنے والا فقیر ہو یا بادشاہ نعلین شریف کے نیچے سے جُھک کر گزرے اور دو جہاں کی سعادت سے بہرہ مند ہو اور ہر قسم کے خیرات و برکات کا حامل ہو۔ وَفِیْہِ الْفَوَائِدُ کَثِیْرَۃُ الَّتِیْ لَاتُحْصٰی ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النَّعْلَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ
تَفَتَّقَتْ مِنْ نُوْرِہٖ الْاَزْھَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ے فقیر نے اپنے گھر کے ہر دروازے پر یہ نقش آویزاں کر رکھے ہیں جس کے اَنگنت فوائد دیکھے۔ العنم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتباعِ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآنِ پاک پ ۳ سورۂ آلِ عمران آیتِ کریمہ ۳۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

○ اللہ سبحانہٗ محافظ ہے ذاتِ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اور کلام اللہ محافظ ہے شانِ رسول کا اور اللہ سبحانہٗ سے محبت کے دعویٰ کی دلیل فَاتَّبِعُوْنِیْ سے متابعتِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ٹھہری جو تقاضائے محبت ہے۔ اگر اتباعِ سنت نہیں تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ مقامِ اطاعت اور اتباع کو قرآنِ پاک نے مجملاً و تفصیلاً بیان فرمایا اور اتباع کا مفہوم واضح کیا ہے۔ جو مقصودِ قرآن و مطلوب صاحبِ قرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

○ اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔ نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے یہی مفہوم ہے "خُذْ مَا صَفَا، دَعْ مَا كَدَرْ" کا۔ حمدِ الٰہی اور درود رسالت پناہی صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے تکمیلِ اتباع ہے (امر بالمعروف، تکمیلِ امر، نہی عن المنکر، ترکِ نواہی) اور مراعاتِ سنن و آداب سے عمل کی قبولیت ہے اور اسی پر اجر اور نور کے وعدے ہیں۔ شریعتِ مصطفوی اور سنتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوڑے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدموں کی خاکِ پاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے اتباع اور عملِ صالح کی منزل پر دو چیزوں اکلِ حلال اور صدقِ مقال کا خاص خیال رکھے۔ اُن کے بغیر عمل تو ہو گا لیکن صالح نہیں ہو گا۔

خلافِ پیغمبر کسے رہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اتباعِ سنتِ سنیّہ اور اجتنابِ بدعتِ غیر مرضیّہ۔

☆ سیدُ الطائفہ جُنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَاِذَا رَأَیْتَ رَجُلًا یَطِیْرُ فِی الْهَوَآءِ اَوْ یَمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ اَوْ یَاْکُلُ النَّارَ وَتَرَکَ سُنَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ " صلی اللہ علیہ وسلم " فَاضْرِبْهُ بِالنَّعْلَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ وَمَا صَدَرَ مِنْهُ وَهُوَ مَکْرٌ وَّاِسْتِدْرَاجٌ ط

جو کسی مرد کو دیکھے وُہ ہوا میں اُڑتا اور پانی پر چلتا اور آگ کو نگلتا ہے اور وُہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی کسی ایک سُنّت کا تارک ہو تو اُسے جوتے مارو۔ وُہ شیطان ہے اور جو اُس سے صادر ہو وُہ مکر اور استدراج ہے۔

استدراج :۔ سحر۔ مسمریزم۔ شعبدہ بازی"

○ بتوفیقہٖ تعالیٰ غلام کا کام شریعتِ مُطہّرہ کے معیار پر اُترے تو یہ اِتّباع ہے۔ رُخصت کی بجائے عزیمت پر عمل ہو اور فتویٰ کی بجائے تقویٰ پر عـلـہ اور اولیاءِ اہلِ طریقت کی استقامت میں استقامت ہی سب کرامتوں سے اعظم کرامت ہے اِس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی کہ سُنّت علی التقیہ سنتِ بیضآء سے حصہ مل گیا۔ سُنّت :۔ " قالِ مصطفےٰ، حالِ مصطفےٰ" دونوں کی اتباع کا مجموعہ ہے" سنّت

○ نکتہ :۔

جملہ انبیآء و مرسلین کا محوَر	ذاتِ محمد " صلی اللہ علیہ وسلم "
جملہ ستّر " ادیان کا تکملہ ،	دینِ اسلام
جملہ کُتبِ الہامیہ و صحائف کا مرقعہ ،	قرآنِ پاک
جملہ عبادات کا خلاصہ ،	نماز عـلـہ اور سجدہ
جملہ اوراد کا جامع وظیفہ ،	ذکر اللہ۔ دُرود شریف

عـلـہ " انوارِ لاثانی " سے یہ الفاظ لکھتے وقت اپنے پر نظر پڑی تو شرم سے آنسو نکل آئے کہ لکھ کیا رہا ہے اور تیری اپنی حالت کیا؟ تو فی الفور یہ الفاظ بھی شاہِ لاثانی قدّس سرّہٗ السّامی کی کرامت اور فیضِ نگاہ سے نظر آگئے تو کچھ اطمینان ہوا ؎ " گرچہ من ناپاک ہستم دل بہ پاکاں بستہ ام "
کسی نے کیا عمدہ کہا ہے جَزَاکَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا ط ؎
بارگاہِ کریم سے مجھ کو کرم کی ہے اُمید　　آپ کا کلمہ گو تو ہُوں مانا کہ مُتّقی نہیں

عـلـہ نمازِ پنجگانہ اللہ عزّ و جلّ کی وُہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو اُس نے اپنے کرمِ عظیم سے ہم کو عطا فرمائی۔ ہم سے پہلے کسی اُمّت کو نہ ملی۔ نمازِ پنجگانہ میں کونسی نماز کس نبی نے پڑھی تو ترجیحاً قول یہ ہے فجر سیدنا آدم صفی اللہ، ظہر سیدنا داؤد، عصر سیدنا سلیمان، مغرب سیدنا یعقوب اور عشاء سیدنا یونس اور پانچوں نمازیں حضور سیدالانبیاء
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

☆ اِتباعِ رسُول" صلی اللہ علیہ وسلم "کا ما حاصل :-

○ اِتباعِ تام سے مغفرت کی بشارت اور تزکیۂ باطن اور تصفیۂ قلب ہے تو پھر ولائیت کُبریٰ کے فیضان سے حصّہ نصیب علیٰ ہوتا ہے۔ محبّت ایمان کی جڑ ہے - عملِ صالح اس کے انوار و اَجرات - آداب ایمان کے برگ و بار اور فیوضات ثمرات ہیں - تقویٰ ابتدائی زینہ ہے ولائیت کا اور مقامِ مطابقت انتہائی مقام - جس پر کُملاءِ اولیاء اور صحابۂ عظام توفیق ایزدی اور فضلِ رَبّی سے فائزُ المرام ہیں۔ مقامِ مُطابقت کی مثالیں -

☆ ایک مرتبہ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کے سرِ مُبارک میں سخت درد تھا۔ اسی عالم میں حُجرۂ مطہرہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ محبوبۂ محبوب ربّ العُلیٰ عزّ وجلّ فصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر بھی شدید درد سے باندھ رکھا تھا اور وَارَاسَاہُ وَارَاسَاہُ کہہ رہی تھیں -

☆ سہیل یمنی خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ جب حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کا دانت مُبارک غزوۂ اُحد میں شہید ہُوا تو آپ کا وُہ دانت خود بخود اُکھڑ کر گر گیا - یہ مقامِ مطابقت ہے۔ بطابق ایک قول کہ آپ نے ازخود سارے دانت نکال دیئے تھے - یہ روائیت صحیح نہیں اس میں شریعتِ مُقدّسہ کے خلاف کی بُو ہے۔

بقیہ حاشیہ

مُرسلین علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والتّسلیم کو عطا ہوئیں اور نمازِ تہجد خاص حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کو ملی۔

ے اللہ تعالیٰ نے اپنے طالبین کو دو حصّوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ صفاتِ جلالیہ اور صفاتِ جمالیہ سے تربیت فرماتا ہے ایک گروہ کو غم و اندوہ کی راہ سے اور ایک گروہ کو خوشی اور شادمانی کی راہ عطا فرماتا ہے - انبیاء علیہم السّلام سے حضرت آدم علیہ السّلام تین سَو سال تک روتے رہے اور آپ کے آنسُو تمام کائنات کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں گرچہ حضرت یحییٰ علیہ السّلام بھی کثیرُ البکاء تھے یہ ظہورِ صفاتِ جلالیہ سے ہے اور حضرت نوح علیہ السّلام کے متعلق تو فرمایا یَا نُوْحُ اِلٰی کَمْ تَنُوْحُ (اے نوح آپ کب تک روتے رہوگے) اور ظہورِ صفاتِ جمالیہ خوشی اور شادمانی کی راہ حضرت سلیمان اور "حضرت یوسف" علیہما السّلام ہیں بعینہٖ اولیاءِ اُمّت میں دو گروہ ہیں۔ نفیرِ عفی عنہ ،

الفاظ سے کوئی مفہومِ مخالف نہ نکلے کہ خوفِ الٰہی کی نفی ہے۔ حالانکہ بینَ الخوفِ وَالرّجاء، ایمان ہے شباب میں خوفِ الٰہی کا غلبہ ہو اور بڑھاپے میں عمل کی راہ سے رجاء کا غلبہ ہو ؎

عِصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما — ایں را نہایتیست نہ آں را نہایتے — گرامی

○ اِس کے بدلہ میں ربِ کریم نے جنّت سے جنّتی پھل کیلا بھیجا اور اُس نے دُنیا میں قرار پکڑا اور یہ پھل ہر موسم میں ہوتا ہے۔ یہ تحفہ انعامِ محبّت ہے جو معبودِ حق نے عطا فرمایا اور خرقہ تبرّک محبوبِ برحق "ﷺ" سے پایا۔ یا حَبَّذَا سَعَادَةُ مَنْ فَازَ ذٰلِكَ ط

○ **درجۂ اتباع میں دُرود شریف کا مقام**:- دُرود شریف میدانِ اتباعِ اعمال میں نُورٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ اور اتباعِ احوال میں سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہے۔ بارگاہِ احدیّت میں پہنچنے کی آسان ترین راہ نبی کریم ﷺ پر دُرود شریف بھیجنا ہے۔ جو شخص خصوصیّت اور اہتمام کے ساتھ دُرود شریف کے تحفے نہیں بھیجتا۔ وُہ اہلِ محبّت سے نہیں یعنی وُہ نہ مقبولِ خلائق سے ہے اور نہ ہی وُہ حریمِ قُدس کے لائق۔ اگرچہ اُس نے حطیمِ کعبہ عَلٰی مُنَوِّرِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ میں ملائکہ، جن اور اِنس کی سی عبادت کی ہو۔ سالک کے لیے اس جادہِ سفر میں دُرود شریف زادِ سفر ہے۔ دُرود خوان بارگاہِ شہنشاہ لَوْلَاکَ لَمَا عَلَیْهِ التَّحِیَّةُ وَالثَّنَاءُ سے اِنعاماتِ محبّت کے بے شمار تحفے پاتے ہیں ؎

دِل کی ہر دھڑکن عنایت ہر نفس اُن کا کرم ایک دو ہوں تو گناؤں شمس احسانِ رسول

☆ حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَامُ کو کھجور، حضرت یونس عَلَیْهِ السَّلَامُ کو کدّو اور حضرت اُویس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ کو کیلا۔ حضور ﷺ کو کھجور۔ شہد اور کدّو بہت پسند تھا۔ آپ کھانا تناول فرماتے وقت کدّو مبارک کی قاشیں سالن سے نکال نکال کر کھاتے۔

○ فقیر غُفِرَلَہٗ نے مدینہ طیّبہ زَادَ اللّٰہُ تَعْزِیْزًا کی حاضری میں تبرّکاً کھجور، کدّو اور کیلا بڑی رغبت اور چاہت سے کھایا۔ اُن کی برکت سے جسم وجان میں طاقت اور ہر قسم کی وَبا سے حفاظت رہی۔ مدینہ طیّبہ کے پاک پھلوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ذکرِ محبّت ہے اور اللّٰہ سُبْحَانَہٗ کو پسند، مدنی مدینہ منوّرہ کے گلی و بازار میں ریڑھیوں پر سبزی بیچتے ہیں اور بڑی محبّت سے اُن پر پانی چھڑکتے وقت بُلند آواز اور دلکش انداز سے کہتے ہیں۔ یَا بَرَکَةَ النَّبِیِّ تَعَالٰی اِنْزِلِیْ ثُمَّ لَا تَتَحَلِّیْ ط اے نبی! ﷺ کی برکت۔ آجا اور برس جا پھر واپس نہ جا کھجوروں، پھلوں، سبزیوں میں اِس دُعا سے عجیب حلاوت، برکت اور شفا ہے۔

یہاں دو چیزیں بیان ہُوئیں۔ ١- اَطاعت، ثمرۂ ہدایت ٢- اِتّباع ثمرۂ محبّت

یک زمانہ بااتّباعِ مُصطفٰے "ﷺ" بہتر از سُلطانیِ ارض وسما

ے جناب حضرت زاہر بن الحرام الاشجعی رضی اللہ عنہ سبزی فروش جلیل القدر صحابی بدوی بدری ط

اَطاعت	اِتبَاع
۱۔ اِسلام ہے اور ظاہری ارکان سے مُتعلّق ہے	ایمَان ۔ قلب اَور رُوح سے مُتعلّق ہے ۔
۲۔ اَطاعت حُکم کی تعمیل کرنا ہے	اِتبَاع قدَم بقدَم چلنا ہے ۔
۳۔ اَطاعت میں بیگانگی ہے	اِتبَاع میں یگانگت ہے ۔
۴۔ اَطاعت اعمَال سے مُتعلّق ہے ۔	اِتبَاع ۔ اعمَال معہ عقائد ہے ،

○ اطاعت کی تکمیل ، اِتباع ہے ۔ اور اِتباع[ا] سُنّتِ مُطہرہ کو کہتے ہیں ۔ نیز اَطاعت اور اِتبَاع وہی مُعتبر ہے جو عشقِ رسُول " صلی اللہ علیہ وسلم " کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریبِ نفس ہے ۔ اِتباع سے جسم پرسُنّت کا رنگ چڑھتا ہے اور محبّت سے قلب و رُوح پر ہے

" اصلِ سُنّت جز محبّت ہیچ نیست "

☆ اِتّباع میں مُجاہدہ شرط ہے ۔ ربّ العزّت جلّت شانُہٗ نے فرمایا وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا[ب] مُجاہدہ سے مُشاہدہ نصیب ہوتا ہے ۔ دُنیا میں مجاہدہ سے اور آخرت میں رضا اور لِقاء سے نوازا جائے گا ۔ اِتبّاع میں اَمر بالمعرُوف اور نہی عن المنکر پر صبر سے گامزن ہونا مجاہدہ ہے اور مجاہدہ سے ہدائیت کے راستے کھُلتے ہیں ۔ تکمیلِ دین اِتمامِ نعمت اور دینِ اسلام پر رضا کا اظہار حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " پر ہُوا ۔ اسلام ظاہری ارکان کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقادات کا اور دین دونوں کا مجموعہ ہے ۔ دینِ اسلام کے دو رُکن ہیں تعظیمِ مصطفٰے اور اِتباعِ مُصطفٰے " صلی اللہ علیہ وسلم " ۔ " مابندۂ عشقیم دگر ہیچ نمے دانیم " جن کی تو سرشت میں اِتبّاع اور عشق کا بیج رکھ دیا گیا ہے ؎

بمُصطفٰے برساں خویش را کہ دین ہمہ اُوست " صلی اللہ علیہ وسلم "
گر بہ اُو نرسیدی تمام بولہبی ست " علّامہ اقبال "

عمل صالح مومن کے ایمان کی علامت ہے جیسے لائیٹ کے لیے کرنٹ اور نبوّت کیلئے معجزہ دلیل ہے ۔ بغیر اعمال ایمان کامل ایمان " اِقرار باللّسان ـ تصدیق بالقلب اور عمل بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے ۔ خلاصہ فیضؔ

[ا] اِتباع کا معنیٰ ہے پیچھے آنا نہ بھائی بن کر برابر چلنا اور نہ باوا بن کر آگے ، بلکہ غلام بن کر قدم بقدم چلنا ۔

[ب] ۔ سورۃُ العنکبوت آیتِ کریمہ ۶۹ اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں اپنے راستے دکھائیں گے ۔

تکمیل اِتباع سُنّتِ سیّئہ ، مکمل اجتناب بدعتِ نامرضیہ سے مقامِ محبوبیت ملتا ہے ۔

☆ مکتوب [1]: عروۃ الوثقیٰ قیومِ ثانی خواجہ محمد معصوم کا جو مروّجُ الشریعہ خواجہ عُبید اللہ رضی اللہ عنہما نے نقل کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط نقدِ سعادت دارین، متابعت سیدِ الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے دوزخ سے نجات اور دار القرار جنت کا داخلہ سیدُ الابرار، قدوۃُ الاخیار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر موقوف ہے۔ نیز رضائے پروردگار، پیروی رسولِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشروط ہے تو یہ زہد توکل اور تبتّل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کے بغیر نامقبول اور اذکار و افکار، اشواق و اذواق بے توسّل سرکارِ دوعالم "صلی اللہ علیہ وسلم" غیر معمول ہے۔ اولیاء آقائے نامدار" صلی اللہ علیہ وسلم "کے بحرِ بے پایاں فیض کے ایک جرعہ سے مستفیض انبیاء انکے سرچشمہ آبِ حیات کے ایک قدح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ اُن کا طفیلی، فلک اُن کی حویلی، رشتہ وجود انھیں کے وجود سے متصل۔ سلسلۂ ایجاد انھیں سے مربوط ہے۔ جملہ کائنات اُن کی تابعدار اور تمام عالم کے بادشاہ اُن کی رضا کے طلب گار ہیں اور یہ اتباع میں خاکروبی کی دولت درود شریف کی ہمیشگی سے میسر آتی ہے ؎

خاک شو خاک تا بروید گُل ۔۔۔ کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل
در بہاراں کے شود سرسبز سنگ ۔۔۔ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ [2]

[1] امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی الشیخ احمد علیہ الرحمۃ کے فرزندِ ثالث ہیں۔ فرمایا میرے اِس فرزند کی ولادت باسعادت میرے لیئے نہایت مبارک اور مسعود ثابت ہوئی کہ خواجہ بزرگ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا اور دولتِ روحانی سے مالامال ہوا۔ آپ آیۃٌ مِّنْ آیَاتِ اللّٰہِ تھے۔ علم مروّجہ شریعیہ الشیخ محمد طاہر بندگی علیہ الرحمۃ سے بھی حاصل کیا۔ پھر اپنے والد کے فیض کو عالمِ دنیا کے چپّے چپّے تک پہنچایا۔ آپ کے نو لاکھ مرید تھے اور سات ہزار خلفاء جو اسرار غریبہ علوم بدیہیہ معقول و منقول میں جید تھے۔ سلطنتِ مغلیہ کے تین بادشاہ جہانگیر، شاہجہان اور نگ زیب اور ارکینِ سلطنت اُمراء، وزراء مرید تھے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے جو شریعت اور طریقت میں باکمال تھے۔ بہتّر سال کی عمر شریف میں اِس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو رحلت فرما کر جنتُ الفردوس میں جاگزیں ہوئے آپکا مزار پُرانوار سرہند شریف میں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فقیر کی حاضری ہوئی۔ فیض جمالی اور نگاہ جلالی ہے۔ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہ۔

[2] خاک ہو خاک تاکہ پھول اُگیں کہ خاک ہی مظہرِ گل ہے ؎ مبارک ہیں وہ جو اس درِ پاک کی خاک ہو گئے
پتھر بہار کے زمانے میں بھی کب سرسبز ہوتا ہے ۔۔۔ خاک ہو جا تا کہ رنگ برنگ کے پھول کھلیں

؎ قطبُ الاقطاب، غوث اُولی الالباب، خواجہ خواجگان، عُروۃ الوثقیٰ محمد معصوم قیّوم ثانی قدسنا اللّٰہ باسرارہ السّامی طاب ثراہ

○ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سورۃ آل عمران ۳۱) :۔ محبّت دو قسم ہے۔ ۱۔ محبّت لِذاتہٖ عل ۲۔ محبّت لِغیرہٖ عل

۱۔ محبّت لِذاتہٖ : اَللّٰہ تعَالیٰ کی ذاتِ پاک سے محبّت یہ ذاتی شان سے ہے اور اپنے خاصُ الخاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اُن کا مُنشا دیدارِ الٰہی اور تقرّبِ اِلیٰ اللّٰہ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ دُنیاوی اسباب اور ماسوآء اللّٰہ سے مکمّل اعراض ہوتا ہے۔ "مقامِ فنا فی اللّٰہ"

☆ سیّدہ رابعہ عدویہ رضیَ اللّٰہ عنہا ایک مرتبہ حالتِ جذب عل میں ایک ہاتھ میں پانی کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں آگ لے کر باہر نکلیں اور فرمانے لگیں۔

مَیں چاہتی ہُوں اس آگ سے جنّت کو جلا دُوں اور پانی سے جہنّم کو بُجھا دُوں تاکہ جو لوگ جنّت کے طمع سے یا جہنّم کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں۔ وُہ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کی خالص محبّت اور رضا کے لیئے عبادت کریں نہ طمع جنّت ہو نہ ڈر جہنّم کا ہو، یہ اَولیائے مُقرّبین کا مقام عل ہے۔ جن کے درجات ہمارے علم و فہم سے بُلند تر ہیں۔

عل اے اَللّٰہ! جو تُو نے میرے لیئے دُنیا سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دشمنوں کو دے دے اور جو تُو نے میرے لیئے آخرت سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دوستوں کو دے دے۔ میرے لیئے تو تُو ہی کافی ہے۔ "تمنّا رابعہ بصریہ علیہا الرحمۃ"

عل لِغیرہٖ سے مُراد عالَمِ ماسوآء اللّٰہ ہے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے سوا ہر عالم ہی ماسوآء اور غیر ہے اور وُہ مخلوق ہے اور پھر اس عالَمِ ماسوآء میں دو گروہ ہیں۔ ۱۔ حزبُ اللّٰہ۔ اَللّٰہ والوں کا گروہ اِس میں فِی سبیلِ اللّٰہ، باذنِ اللّٰہ والے انبیآء و اَولیآء مُومنین شامل ہیں۔ ۲۔ حزبُ الشّیطان (متبع الشیطان، مخالفِ اللّٰہ)۔ اس میں کُفّار، بُت، طاغوت، شیاطین یعنی دُونِ اللّٰہ والے شامل ہیں۔ خوارِج نے مِن دُونِ اللّٰہ والی آیاتِ بیّنات انبیآء، اَولیآء اور مُومنین پر چسپاں کر دیں اور گمراہی کے گڑھے میں گر گئے جہاں سے نکلنا مُحال ہے۔ حالانکہ مِن دُونِ اللّٰہ نہ قابلِ محبت ہیں نہ قابلِ شفاعت اور نہ ہی اِن کی محبت اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتعَالیٰ کی محبّت ہے۔ انبیآء و اَولیآء جو اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کی بارگاہِ رحمت میں باذنِ اللّٰہ، فِی سبیلِ اللّٰہ کے زُمرہ میں ہیں اُن کو مَعَاذَ اللّٰہ ثُمّ مَعَاذَ اللّٰہ مِن دُونِ اللّٰہ (اللّٰہ کے مقابل والے) بُتوں کی صف میں شُمار کرنا یا اُن سے تشبیہ دینا گمراہوں کا طریق ہے اور یہ مُبارک گروہ تو وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ (سورۃ النساء ۶۹) ہے جو اپنے مَنازِل، مقابر میں زندہ ہیں سُنتے۔ دیکھتے اور دُعا سے حاجت براری کرتے ہیں دُونِ اللّٰہ والے عالمِ برزخ میں گرفتار اور وُہ اپنی اپنی برزخی حالت میں بے حس جماد مثلِ بُت ہیں۔ یہ عقیدہ نجد اور ہند کے حنفی کا ہے جو لباسِ حنبلی میں سلفی اور لبادہ حنفی میں مَنفی ہیں۔ العیاذُ باللّٰہِ مد

عل درحقیقت یہ عالتِ سکرات ہے ورنہ جنّت کی تمنّا اور دوزخ سے بچنے کے لیئے عبادت مشروع ہے۔ ۱

۲۔ محبت لغیرہٖ :۔ اَللّٰہ سُبحَانَہٗ کے ماسوا سے محبت ہو لیکن اُس کے لیے یعنی اُس کی عطا سے محبت لغیرہٖ ہے۔ عبادت اُمّیدِ جنّت اور خوفِ دوزخ سے ہو تو یہ مقام ابرار کا ہے۔ کیونکہ مومن کی تسبیح سے جنّت میں باغ کھلتا ہے۔ جنّت درود شریف سے جھومتی اور خوش ہوتی ہے اگر کوئی مومن جنّت کی دعا کرتا ہے تو جنّت بھی اُس کو چاہتی ہے اور ربِّ عزّ اسمُہٗ سے دعا کرتی ہے یہ بندہ مجھے عطا فرما۔

☆ سیدنا امام حسن مجتبیٰ نے اپنے والد سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہما سے پوچھا اے اَبّا جان! آپ کے دل میں میری محبت ہے فرمایا ہاں۔ عرض کیا چھوٹے بھائی کی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا میرے ناناجان کی۔ تو فرمایا اُنکی بھی عرض کیا اَبّا جان یہ دل ہے یا سرائے جس میں سب کی محبت سما گئی۔ "سُبحَانَ اللّٰہ" اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ اتنی چھوٹی سی عمر شریف اور یہ کلام معرفت، فرمایا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ بیٹا اِن سب کی محبت اَللّٰہ کے لیے ہے۔

☆ سیدُ العرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روایت خبرِ واحد میں فرمایا۔

اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ اَنَا عَرَبِیٌّ وَّقُرْاٰنٌ عَرَبِیٌّ وَّلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ ط	عربوں سے محبت کرو کہ میں عربی ہوں قرآن عربی اور جنتیوں کی زبان عربی ہے۔ "عربوں سے محبت نہ کہ نجدیوں سعودیوں یزیدیوں سے"

☆ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اِن سب سے محبت درحقیقت اَللّٰہ سُبحَانَہٗ سے محبت ہے۔

معیارِ محبت : ربِّ کریم کسی کو عطیہ عطا فرمائے۔ اگر وہ اِس عطیہ میں مشغول ہو کر مُعطی کو بھول جائے تو یہ مقام محجوبین کا ہے۔ اور اگر عطیہ کے ملنے پر مُعطی کی طرف توجہ اور ہوجائے اور اُس کے حمد و شکر میں لگ جائے تو یہ مقام محبین کا ہے۔ عطا تو مُعطی کی یاد دلاتی ہے۔ بھلاتی نہیں۔ اَللّٰہ سُبحَانَہٗ وتعالیٰ محبوب لذاتہٖ ہے اور اُس کی عطا محبوب لغیرہٖ ہم اُس کی عطا سے اس لیے محبت کرتے ہیں کہ محبوب کی عطا ہے اور یہ بھی محبت لذاتہٖ میں داخل ہے اور یہ مقام صالحین، مومنین کا ہے۔ "ملخص تفسیر روح البیان"

○ اَللّٰہ سُبحَانَہٗ وتعالیٰ جس کو محبوب بنالیتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام سے پہلے آسمانوں میں اور پھر زمین میں منادی کراتا ہے کہ سب اِس کو محبوب رکھیں۔ مومنین صالحین اور

؎ سب سے بڑا عطیہ، ذکرِ الٰہی، ذکرِ درود و رسالت پناہی ہے۔

اولیاءِ کاملین کی مقبولیت عامہ اُن کی محبوبیت کی دلیل ہے اور اولیاءِ کرام سے محبت کرنا انسان کی اپنی نیک بختی کی نشانی ہے۔ محبوب کے ذکرِ گرامی پر دل نہ دھڑکے۔ سینہ پُرسوز اور آنکھیں نَم آلودہ نہ ہوں تو نہ ایمان، ایمانِ کامل اور نہ اسلام، اسلامِ کامل ہے۔

شرائطِ محبّت:۔ کثرت ذکرِ محبوب[۱]، آزمائش پر صبر[۲]، اِنقطاع از ماسوائے المحبوب[۳] یہ شرائط طے کرنے کے بعد مقامِ محبّت پاتا ہے یہ سب اِتباع کے نتیجہ سے ہے۔

○ حصولِ فیضِ محبّت دو طرح ہے۔ اوّلاً نگاہ سے جب مُوسیٰ علیہِ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے مَحَبَّةً مِّنِّي سے نوازا تو وُہ جس طرف نگاہ کرتے وُہ دل سے محبّت کرتا تا نیاً لب سے۔ سورۃ طٰہٰ ۳۹ یہ دونوں اندازِ محبّت ہیں جسے جس سے چاہیں نواز دیں۔ اِس میدانِ محبّت میں کوئی اُویس قرنی بنا اور کوئی بُوعلی قلندر، کوئی غریب نواز بنا اور کوئی دستگیر بنا کوئی گنج بخش، اور گنجشکر بنا اور کوئی نوشہ گنج بخش یہ سب محبّت کے کرشمے ہیں۔ ربِّ کریم نے محبُوب کے چشمۂ محبّت سے اُمّت کو سیراب کرایا اور چشمہ ہائے فیضانِ محبُوب سے وافر حصّے عطا فرمائے۔ اُمّتِ مُسلمہ میں درُود شریف سے مرتبہ محبُوب پا گئے ؎

☆ محبُوبِ سُبحانی، سیّدُ الاولیاء، غوثِ اعظم الشّیخ محمّد عبدُالقادر جیلانی قدّس سرّہُ الرّحمانی

☆ محبُوبِ صمدانی، مجمعُ البحرین، مُجدّدِ الف ثانی الشّیخ احمد فاروقی سرہندی قدّس سرّہُ الرّحمانی

☆ محبُوبِ یزدانی، سندُ الکاملین، السیّد محمّد اشرف جہانگیر سمنانی قدّس سرّہُ الرّحمانی

☆ محبُوبِ الٰہی، سُلطانُ المشائخ، السیّد محمّد نظامُ الدین اولیاء دہلوی قدّس سرّہُ الرّحمانی

○ محبُوب ربّ العٰلمین عزّ وجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چشمۂ محبّت سے مُستفیض ہو کر اولیاءِ عظام اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کے جامِ عشق سے سرشار ہوئے اور اللہ ربُّ العزّت جلّت ثناؤہٗ کو بھی اُن سے محبّت یہی يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ کی تفسیر ہے۔ سورۃ البقرۃ ۱۶۵ — سورۃ المائدۃ ۵۴

قرآنِ پاک، پ۱ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۳۸

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○	ہم اللہ کا رنگ چڑھاتے ہیں اور کس کا رنگ خوبصورت ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اُسی کو پُوجتے ہیں۔

○ جس طرح رنگ کپڑے کو ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اِسی طرح اللہ کا رنگ

اہلِ اِتباع اقوال، اعمال اور احوال سے درجہ محبُوب ملتا ہے۔

۲

"اعتقاداتِ حقّہ" ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر "قالب" اور باطن "قلب" اُس کے رنگ میں رنگے گئے اور رنگ چڑھانا ہو تو اللہ سُبحانہٗ کا رنگ چڑھاؤ۔ جو پانی سے دُھلے اور نہ دھوپ سے اُڑے اور جو نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑے۔ اللہ سُبحانہٗ کا رنگ وُہی ہے جو رنگِ مُصطفائی ہے۔ جس سے دل ایمان اور محبت کے رنگ سے رنگے گئے۔ یعنی مومن کی زندگی حضور "ﷺ" کی سیرتِ طیبہ کا نقشہ، لباس، خوراک، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرضیکہ ہر افعال میں گفتار کردار میں توحید کا رنگ اور سُنّتِ مُطہرہ کا نقشہ ہو یعنی صورت ہو نمونہ سُنّتِ مُطہرہ کا اور زُبان تر ہو ذکرِ مُصطفےٰ "ﷺ" درود شریف سے۔

"صِبغَۃَ اللہِ" کا رنگ ظاہری جسم پر چڑھتا ہے " " عزّاء کا نمونہ بن جاتا ہے

دُرود شریف کا رنگ باطن "قلب" پر چڑھتا ہے تو تمام کا ○ بِ عالم میں اللہ پاک کا محبوب [1] بن جاتا ہے اور سُنّتِ مُطہرہ پر عمل کی راہ سے اُنھیں انوارِ ولایت ملے۔

○ اَلنّبوّۃُ اَفضَلُ مِنَ الوَلایۃِ ط نبوت، ولایت سے بہر جہت، بہر وجہ اَفضل، اکمل و اعظم ہے۔ الخ

---

[1] جنہوں نے ولائت کو نبوّت سے افضل کہا وُہ اپنی اِس استدلالی منطق کی راہ سے بھٹک گئے کہ نبی رجوع اِلی الخلق اور ولی رجوع اِلیَ اللہ ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ سُبحانہٗ کے ہاں تکمیل پاکر، منزلِ مقصود پر فائز ہو کر اُس کے حکم سے خلق کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوتا ہے۔ اور ولی رجوع اِلی اللہ ہونے میں ابھی اپنی منزل کی راہ میں ہے اور مقصود کو پانے والا "نبی" نبی بھی ہوتا ہے اور ولی بھی۔ یعنی رجوع الی الخلق اور رجوع الی اللہ دونوں پر مقصود کو پائے ہوئے۔ نبی کی نبوّت نبی کی اپنی ولایت سے بھی افضل ہوتی ہے"۔ لَاخِلَافَ فِیْہِ پھر بھلا کسی ولی کی ولائیت نبی سے افضل ہو؟ نبی معصوم اور ولی محفوظ ہے۔ معصوم وُہ ہوتا ہے جس میں گُناہ کی طاقت ہی نہ ہو اور محفوظ وُہ جس میں گُناہ کی طاقت تو ہو لیکن حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو۔ ولی ولائیت میں کتنا ہی ترقی کر جائے درجۂ معصوم کو نہیں پاسکتا۔ اور بندہ بہرحال بندہ ہے وُہ کسی حال و مقام میں بندگی سے باہر نہیں ہو سکتا اور نہ خدائی میں داخل اور شریک ہو سکتا ہے۔ "بندہ بندگی سے بندہ ہے ورنہ گندہ"۔ زندگی بے بندگی شرمندگی ہے

☆ امام علی بن ابی بکر قُدِّسَ سِرّہٗ نے "معارج الدیہیہ" میں فرمایا ولی کا تمام اُمور میں حُسن و کمال۔ ظاہراً و باطناً اصولاً و فروعاً۔ عقلاً و نقلاً۔ عادۃً و عبادۃً کامل اِتباعِ سُنّت و اجتناب از بدعت میں مُضمر ہے۔

اَلشَّرِیعَۃُ ھِیَ الشَّجَرَۃُ وَالحَقِیقَۃُ ھِیَ الثَّمرَۃُ شریعت درخت ہے اور حقیقت معرفت ثمرات ہیں۔ مکتوبات معصومیہ

☆ انبیاءِ عظام، اولیاءِ کرام کا درود شریف سے رطب اللسان ہو کر انوار اور مراتب پانا۔

○ درود شریف میں ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کے ساتھ یُصَلُّوْنَ میں شامل ہیں۔ اور صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ کے مخاطب اٰمَنُوْا ہیں۔ جو درود شریف کے انوار کے پروردہ ہیں۔ روزِ ازل انبیاءِ عظام کا نورِ نبوت پرتوِ نورِ محمدی[علیہ] سے چمکا اور درود شریف کے وظیفہ سے فضیلتیں پا گئے۔ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

[علیہ] درود خوان انبیاءِ عظام۔ اول البشر حضرت آدم علیہ السلام کو حکم اول درود شریف کا ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام کا اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے مطابق ہمیشہ درود شریف وِرد رہا۔ درود ابراہیمی علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درود شریف اظہر من الشمس و الامس ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے صاحب الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیک وسلم سے درود خضری کی اجازت چاہی اور باقی ملائکہ نوری عقل اول جبرائیل علیہ السلام مع لاانتہا ملائکہ کا بے انتہا درود شریف واضح۔ صحابہ کبار چار یار خصوصًا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ہمہ وقت درود شریف وظیفہ رہا۔ آئمہ اہل بیتِ اطہار از بارہ امام تاج الرجال مجمع الافضال امام جعفر الصادق "دو نسبت صدیقی نسبًا علوی" رضی اللہ تعالیٰ عنہما و بجاہہما علینا سے خصوصًا اولیاءِ نقشبندیہ و دیگر سلاسل ثلٰثہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ درود شریف سے دو چشت اہل بہشت بنے۔ محدثین کرام نے ہمیشہ درود شریف لکھا پڑھا اور پڑھایا۔ آئمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ انار اللہ برہانہٗ فنا فی الدرود شریف تھے۔ اولیاءِ متقدمین خواجہ اویس قرنی یمنی روح اللہ روحہٗ غوث الاولیاء بایزید بسطامی قدس سرہ السامی کو بکثرت درود شریف استغراق کلی رہا۔ اولیاءِ متاخرین قطب العالم السید الشریف الشیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی شہنشاہِ بغداد علیہ الرحمۃ کو درود شریف سے مرتبہ محبوبِ سبحانی ملا۔ اولیاءِ کاملین حلقہ اویسیہ شاذلیہ صاحب الصلوٰۃ والسلام سے مانند صحابہ مجلس کرتے اور فضائل درود شریف کے مسائل پوچھتے نیز اولیاء نقشبند عاشق و عامل درود شریف ہیں۔ کاشف الاسرار و اصف الابرار السید محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری اپنے قیامِ مدینہ کمرے ہو کر روزانہ چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) درود شریف پڑھتے اور شہنشاہِ نقشبند کا لقب پایا۔ قیوم اول محبوب صمدانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی افاض علینا فتوحہٗ کا بوقت سحری پانچ ہزار روز درود خضری اور دلائل الخیرات کا معمول رہا۔ زائر الحرمین حاجی الحرمین الشریفین شاہ حسین طاب اللہ ثراہ مکان شریفی کا وظیفہ درود شریف [illegible] تھا فقیر کے طریقت میں جد اعلیٰ قدوۃ الابرار زبدۃ الاخیار میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کا روزانہ درود شریف پانچ ہزار (۵۰۰۰) سیدی اجمل مرشدی السید نور الحسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ الباری بوقت سحری تسبیح پر تین ہزار (۳۰۰۰) اور کھجور کی "گٹھلیوں" شماروں پہ بے شمار درود شریف پڑھا۔ [illegible] اسلام سلطان ناصر الدین محمود دہلوی، سلطان محمود غزنوی کا ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) درود شریف وظیفہ تھا۔ شاہان مغلیہ درود شریف کے [illegible] تھے۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر چشتاتی کا بھی محبوب وظیفہ درود شریف ہے۔ ۱۲ منہ

شدیم خاک ولیکن زبوئے تربتِ ما　　توان شناخت کز یں خاک فقیرے خفتہ

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّةً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط"

اطاعت رسُول
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قرآنِ پاک پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۶۹

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اُس کے رسُول کی وُہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں ساتھی

شانِ نزول : حضرت ثوبان حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے کمال محبت رکھتے تھے۔ ایک دن اِس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضرِ خدمت ہوئے کہ چہرہ کا رنگ متغیر ہو چکا تھا اور پریشانِ حالی ظاہر ہو رہی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہُوا ہے۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ درد بجز اِس کے کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ سامنے نظر نہیں آتے تو انتہا درجہ گھبراہٹ اور پریشانی ہو جاتی ہے اور جب آخرت کو یاد کرتا ہُوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں کیسے دیدار پا سکوں گا۔ آپ اعلیٰ ترین درجات و مقامات پر ہوں گے اور اگر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اپنے فضل سے مجھے جنّت دے بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں ؟ اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہُوئی اور آپ کو آخرت میں معیّتِ مصطفوی کا مژدہ سُنایا گیا اور حضرت ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقہ سے اُمّت کا نصیبہ کُھل گیا اور دِل تسلّی پا گئے۔ اے سیدنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ تیرے فیض سے ہم نالائقوں کے لیئے تسلّی ہے۔ کہاں دَنَا فَتَدَلّٰی کے مکین اور کہاں ہم کمین۔ " چہ نسبت خاک را عالم پاک" ؎

اتنا عجب بُلندی جنّت کا کس لیئے ۔ دیکھا نہیں کہ بھیک کس اُونچے در کی ہے

؎ اے ثوبان علیہ الرضوان میرا تن ، مَن ، دَھن تجھ پہ قربان ۔ المؤلف

حدیثِ پاک : بروایت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ط

○ مجھ سے زیادہ محبّت کرنے والے وُہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ اُن میں ہر کوئی خواہش کرے گا۔ کاشکہ! مجھے ایک نظر جمالِ پاک پر ڈالنے کی سعادت ملے اور اُس کے مقابلے میں مجھ سے میرا مال ومنال، دولت و ثروت لے لیئے جائیں اور مجھے دیدارِ محبوب ربّ العٰلمین عزّ و جلّ "صلی اللہ علیہ وسلم" حاصل ہوجاتا اور یہ دیدار کی تمنّا حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے اظہارِ محبّت ہے۔ "رواہ الدارمی" بحوالہ دلائل الخیرات"

☆ رسُول کے مبعُوث فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ سُبحانہٗ و تعالٰی کے حُکم سے آپ کی اطاعت[1] کی جائے اور اپنی ہوائے نفس کو اُس کے تحت کیا جائے جو وُہ لائے ایک مقام پر ربِّ کریم نے انسان کی حالت کو بیان فرمایا۔ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (سورۃ الجاثیہ ۲۳) آیا تم نے اُسے نہیں دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خُدا بنالیا۔ تخلیقِ انسانی کا مقصد ومنشا یہ ہے کہ وُہ اپنے قلبی و ذہنی خیال کو بتابعتِ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کرے اور ہوائے نفس کو چھوڑ کر رضاءِ الٰہی تک پہنچائے۔ لیکن حیران کُن بات یہ کہ انسان نے تو اپنی خواہشات کو یعنی اپنے آپ کو "اپنا خُدا" بنا رکھا ہے۔

○ تعجّب ہے انسان پر خالقِ کُل کی اَدنیٰ سے اَدنیٰ مخلوق چیونٹی تو نہ بنا سکا۔ لیکن خُدا معاذ اللہ، کئی بنائے ہوئے ہیں (اہلِ ہواء، اہلِ ریاء)۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ مِنْ ذٰلِكَ ط یہ سب ہوائے نفس کے کرشمے ہیں۔ بندہ کو جنابِ کبریائی میں اِس امر کا ہمیشہ ملتجی رہنا چاہیئے کہ حق سُبحانہٗ و تعالٰی اپنے کرم سے شرِّ شیطان، شرِّ نفس اور خصوصًا ہوائے نفس[1] سے بچائے رکھے۔

انوارِ فیضانِ نبوّت : ایک روایتُ الحدیث میں فرمایا۔

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ط	بہترین زمانہ میرا ہے پھر وُہ جو اُس سے ملا ہُوا اور پھر وُہ جو اُس سے ملا ہُوا۔ "صحیح البخاری"

☆ طبقہ اوّلی :- طوبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ کا مصداق ہے۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ صدرِ اوّل کہلایا۔

☆ طبقہ ثانی :- وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ میں جنہوں نے کسی ایک صحابی کو دیکھا۔ "نشاۃِ ثانیہ"

[1] مخالفانِ اہلسنّت وجماعت کے تمام طوائف جدیدہ وقدیمہ خذلہم اللہ کے رذائلِ مکائد کے عقائد ہوائے نفس ہیں۔ الخ

☆ طبقۂ ثالثہ۔ تبع تابعین جنہوں نے تابعین کی زیارت کی۔ یہ تینوں زمانے رُویت، روائیت اور درائیت میں قرب کی بناء پر خیر ؓ میں شامل ہیں۔

گُلِ حکمت :- قرآن عظیم میں ربُّ العرشِ العظیم نے وَالْعَصْرِ سے جس کی قسم اُٹھائی وُہ قرنی ہے۔ قؔ صدیق، رؔ عُمر، نؔ عُثمان، یؔ عَلی اور لفظ عؔ سب میں مُشترک ہے مثلاً عؔ عتیق، عؔ عُمر، عؔ عُثمان، عؔ علی اور یہ سب آپس میں باہم یکدیگر عین ہیں۔ جو اِن عین کو غین جانے بخدا اُس کی عین "آنکھ" میں غین "پردہ" ہے۔

☆ اَلشیخ ابُو الفضل محمّد بن الحسن الخُتلی قُدِّس سِرُّہُ الجلی والخفی کا مقولہ ہے ؎

اَلدُّنیَا یَوْمٌ وَّلَنَا فِیھَا صَوْمٌ	دُنیا ہے ایک یوم ؑ، ہمارا ہے اِس میں صوم،
اَلدُّنیَا سَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃً	دُنیا ہے ایک ساعت، ہم اِس میں کریں اطاعت

☆ حُضور "ﷺ" مُطاع ہیں اور آپکی اطاعت، اطاعتِ الٰہی ہے۔ اطاعت کے صحیح مفہوم کو وُہ کیا جانے جو آپ "ﷺ" کی ذات و صفات سے محجُوب اور ناواقف ہو۔ حقیقتہً اَللہُ سُبحانَہٗ کا اطاعت گزار وُہی ہوگا جو سُنّتَ اللہ کے مُطابق آپ پر دُرود و سلام بھیجے گا۔ اور سُنّتِ نبوی پر عمل کرے گا۔ حضور سیّدُ البشر علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃُ والسّلام مِنَ اللہِ الاکبر نے اپنی نورِ نظر، لختِ جگر سے فرمایا یَافَاطِمَۃُ اِنَّکِ تُسْئَلِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا اکْتَسَبْتِ وَلَا لِمَنْ نَسَبْتِ اِعْمَلِیْ اِعْمَلِیْ بیٹی! روزِ جزا تجھ سے کسب پُوچھا جائے گا نہ کہ نسب "عمل کرنا عمل"۔ قُرّۃُ العینِ رسُول زہراءِ بتُول جگر گوشۂ رسُول ہونے کے باوجود مُبشّرۃٌ بِسَیِّدۃِ النِّسَاءِ فِی الْجَنَّۃِ ؓ ہیں اور آپ پر دُرُود شریف پڑھنا جزوِ ایمان ہے۔ جنہوں نے اِس راہِ عمل سے دُرُود شریف کو اپنایا وُہ جو دُرُود شریف کی رنگن میں رنگے گئے۔ اُن پہ دُرُود شریف کے انوار سے وُہی اثرات ظاہر ہوں گے جو حضورؐ ﷺ کے جسم و جان ؐ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ع۱ ولادت پر کانوں میں آذان اور وفات پہ نمازِ جنازہ۔ زندگی بس اتنی ہے۔ جتنا آذان اور نماز کا وقفہ۔ روزِ قیامت پچاس ہزار سال کا جو عند اللہ ایک دن ہے۔ اتنا طویل و عریض دن عابد ساجد مومن درُود خوان کے لیئے کَلَمْحِ الْبَصَرِ ہوگا۔ میت.....

ع۲ ایک ولی اللہ باسی روٹی کو ترجیحاً تناوُل فرماتے اور اُسے جمالی کہتے کہ یہ رسُولُ اللہ "ﷺ" کے زمانہ سے بہ نسبت تازی کے زیادہ قریب ہے۔ امام علی حکیم ترمذی علیہ الرحمۃ بڑھاپے میں وُہ لذّتِ عبادت نہ پاتے جو جوانی میں تھی۔ یہ لذّتِ عبادت اور جمالی کا شرف اور فضیلت قُربِ زمانی سرکارِ مدنی "ﷺ" کی بناء پر تھی۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

☆ السید محی الدین خواجہ ثانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ حضور ﷺ کے فیضان سے مستفیض، انوار یافتہ اولیاء کرام کے جسم پر مکھی نہ بیٹھتی کیونکہ حضور ﷺ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ "بجسم پاک پیغمبر مگس نہ نشست و نہ نشیند"۔ ملہ

☆ خواجۂ خواجگان السید محمد بہاؤ الملت والدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری بانی مبانی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ "ملفوظات" میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ میں نے مقام قرن ملک یمن میں حضور ﷺ کے خرقہ، جبۂ مبارک کی زیارت کی جو نبی اکرم ﷺ نے خواجہ اویس قرنی کو عطا فرمایا تھا۔ جبۂ شریف کو چوما اور کمال محبت سے آنکھوں پر لگایا اور سر پر برکت کے لیئے رکھا تو میرا سایہ بھی نہ رہا۔ یہ فیضان ہے متعلقات نبوی، تبرکات مصطفوی کا۔ انوار محمدی ﷺ اولیاء کرام کے قلوب پر برستے ہیں اور ان انوار فیضان سے آپ کا بھی سایہ نہ رہا۔

☆ سید غوث علی شاہ پانی پتی قدس سرہ الخفی "تذکرہ غوثیہ" میں فرماتے ہیں۔

○ مقام قرن ' زبید ' میں جبۂ مبارک کی زیارت ہوئی تو مارے شوق کے جبۂ شریف کو میں نے سر پر رکھ لیا۔ اس وقت جبۂ مبارک کا سایہ تو درکنار، ہمارا سایہ بھی پیدا ردہ

گلستان میں جا کر سبھی گل کو دیکھا تیری ہی سی رنگت تیری ہی سی بو ہے

○ عالم شہادۃ میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے۔ جب حضور ﷺ سے کوئی جہان میں زیادہ لطیف ہے ہی نہیں تو آپ کے بدن شریف عنصر لطیف کے سایہ کیسے ہو، اولیاء اللہ کی بارگاہیں حضور ﷺ کی ہی بارگاہیں ہیں۔ حضور ہی کی پیداری سے ہی وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ اور وسیلہ بنے حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی حضور ﷺ کے طفیلی اور عطاءِ فیض میں حضور کے نائب ہیں۔

تقویٰ :۔ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (سورۃ الانفال ۳۴ پ ۹) اولیاء اللہ تقویٰ کے منابع اور مراکز ہیں۔

ملہ حکیم نے مجملہ اول بہ محبت سے لکھا کہ اسم پاک اَللّٰہُ جل شانہٗ کی طرح اسم پاک "مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کا حرف منقوط نہیں رکھا کہ نقطہ مشابہ مکھی ہے۔ اللہ پاک نے محبوب کے اسم پاک کو اس مشابہ سے بھی اسی وجہ سے بچایا کہ "جسم اور لباس" پر گندی مکھی نہیں بیٹھتی۔ اولیاء اللہ کو بھی گندی مکھی سے بچا لیا ہے "سبحان تیری قدرت" کما شرح ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فی شمائل الترمذی۔ "تذکرہ غوثیہ"۔ ۱۰

شریعت اور حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی سالک کے لیئے یہ سب معبود تک پہنچنے کے راہ ہیں، نشانِ منزل ہیں، منزل نہیں۔ منزلِ مقصود تو حضور ﷺ تک پہنچ کر اللہ سبحانہٗ "معبودِ حقیقی" کی معرفت، قرب اور رضا ہے۔

یقین دانم دریں عالم لَامَعْبُوْدَ اِلَّا ھُوْ وَلَا مَوْجُوْدَ فِی الْکَوْنَیْنِ لَامَقْصُوْدَ اِلَّا ھُوْ

اصل دین شریعتِ مطہرہ پر عمل ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ سے قائم اللیل اور صائم النہار رہتے تو آپ نے فرمایا اس نے اپنے اندر مجاہدہ سے صفاتِ ملائکہ پیدا کریں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولائیت اور فرمایا کمال ولائیت یہ ہے اپنے اندر صفاتِ محمدی ﷺ پیدا کرے یعنی اپنی زندگی کے ہمہ اوقات اپنے قیام وصیام کلام وطعام اور منام کو سنتِ مطہرہ کے مطابق کرلے۔

○ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ ربی" بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے اپنی کتاب مستطاب "عوارف المعارف شریف" میں فرمایا۔

کُلُّ حَقِیْقَۃٍ رَدَّتْہُ الشَّرِیْعَۃُ فَھُوَ زَنْدِیْقَۃٌ ط	ہر وہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وہ زندیقہ ہے۔" زندیق بظاہر دیندار، بباطن بیدین بدعقیدہ"

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

☆ شریعت کے بغیر طریقت کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ شریعت اور طریقت میں جسم و جان، جسد و روح، ظاہر و باطن، الفاظ و معنیٰ، پوست اور مغز کی نسبت ہے یعنی یک قالب دو جان ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر دعوے ولائیت مکر ہے اور فقر مکر سے پاک ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کو چھوڑ کر توحید، توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی

لے حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہُ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہِ ط نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ وظیفہ حقیقت ہے۔
لے اے مخاطب! اگر تو نے میرے محبوب ﷺ کی اتباع کی تو یہ عالم رنگ دبو کیا چیز ہے۔ ہم تیرے ہیں۔ لوح قلم تیرے ہیں پھر لوح محفوظ اور قلم ربانی جو تقدیریں لکھتی ہے۔ تجھے عطا کردوں گا۔ اپنی مرضی سے اپنی تقدیر آپ لکھنا تو مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کی تفسیر بن جاؤ گے یہ شعر آئیت کریمہ فَاتَّبِعُوْنِیْ کا ترجمہ ہے۔
لے ...... دوام صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وصحبہ المجتبیٰ وبارک وسلم کی عظمت اور محبت کا ثبوت ہے۔ ...

ہے۔ توحید اصل دین ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ رہ کر ہی ملتی ہے۔

☆ خواجہ عُبَیْدُ اللّٰہ المعروف خواجہ خورد ابنِ خواجہ باقی باللّٰہ بیرنگ علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ جاننا چاہیئے۔ شریعت صورت حقیقت ہے اور حقیقت معنیٰ شریعت، صورت معنیٰ سے اور معنیٰ صورت سے جدا نہیں۔ معنیٰ تک پہنچنا بے توسط صورت مستحیل محال ہے اور محض صورت پر اکتفا کرنا اور معنیٰ سے جو کہ مقصود ہے غافل ہونا صریح نقصان کی بات ہے۔ اِس سے زیادہ کیا لکھا جائے "تذکرۂ خواجہ بزرگ حضرت باقی باللّٰہ مرتبہ نسیم احمد امروہی فریدی لکھنؤ"

☆ امامِ ربّانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہُ النورانی نے مبدأ و معاد میں فرمایا۔

○ من عبادتِ خدا بایں طور کردم کہ اُو ربِ محمد جل و عز و صلی اللہ علیہ وسلم است۔ | میں اللہ سبحانہٗ کی عبادت اس وجہ سے کرتا ہوں کہ وہ محمد کا رب ہے عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

بدلیلِ جلیل، کلام اللہ میں ربِ جلیل نے فرمایا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ○ سورۃ الاعراف ۱۲۱ "نبی کے دامن کو چھوڑ کر ربّ تعالیٰ کو ماننا یہ ایمان نہیں جادوگروں نے سجدہ میں اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا چاہیئے تھا تکمیل ایمان ہو جاتی الخ جب انھوں نے "رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ" کہا تو اب ایمان صحیح ہوا اور عند اللہ وہ مومن اور جنتی ہوئے۔

☆ حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ، غوث الاَنامی سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہُ السامی کا واقعہ لکھ کر انکشاف فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کعبۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو وہاں گھر دیکھا گھر والا نظر نہ آیا پس میں سمجھا کہ میرا حج قبول نہیں۔ دوسری مرتبہ کعبۃ اللہ گئے تو گھر بھی دیکھا اور گھر والا بھی لیکن جب تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو گھر والے کا خوب مشاہدہ کیا اور گھر نظر نہیں آیا اور یہ کمال فنا فی اللہ کی دلیل[1] ہے۔ "کشف المحجوب شریف"

○ ایک مسلمان جب مکہ معظمہ فریضۂ حج ادا کرتا ہے تو جلالِ الٰہیہ کی تابانیوں کا مشاہدہ

علہ ایک شخص کعبۃ اللہ گیا۔ عشقِ الٰہی سے سرشار، زور زور سے آہ و زاری کرتا ہوا عالمِ وارفتگی میں درِ کعبہ کو کھٹکھٹانے لگا۔ کسی نے کہا کسے ملنا ہے تو اوپر اشارہ کر کے کہنے لگا۔ اُس کو ملنا ہے جس کا اُوپر نام لکھا ہوا ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ گرا اور واصل بحق ہو گیا کہ گھر والے نے اُسے اپنے پاس بلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ○ ۱۲ منہ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ط

ہر کہ شد عاشق جمالِ ذات را — اوست سید جملہ موجودات را

کرتا ہے تو یہی جذبہ اُسے کشاں کشاں مدینہ منوّرہ درِ رسول ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ پر لے جاتا ہے۔ جہاں جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایمان افروز تابانیاں ہیں۔ مکہ معظمہ کے بعد زیارتِ مدینہ منوّرہ اپنی جگہ درست لیکن عشق و محبّت کی دُنیا کی منزل کے راہی کا کچھ اور ہی مقام ہے۔ مکہ معظمہ کے بعد آپ مدینہ منوّرہ نہیں گئے واپس وطن آگئے اور یہاں وطن سے بہ نیت حاضری بارگاہِ رسالت ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ مستقلاً کر کے گئے [1]

اَدِّبُوا النَّفْسَ اَیُّهَا الْاَصْحَابُ فَالطُّرُقُ الْعِشْقُ کُلُّهَا آدَابُ

اور فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حاضری مدینہ پاک کو مکہ معظمہ کے تحت کر لوں اور حبیب بارگاہ محبوب رب العٰلمین عزّ وجلّ فصلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہوئی تو دیر تک روتے رہے۔ اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہے قیامِ مدینہ طیّبہ میں دُرود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اولیاءِ عظام نے جو کچھ مدارج ولایت سے حصّہ پایا۔ اِسی دُرود شریف سے پایا۔ حضرت الشیخ الرحمۃ کے سامنے بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ بِھٰذِہِ الْھِمَّةِ نَالَ مَا نَالَ ط بایزید نے جو کچھ پایا اسی استقامتِ ہمّت اور دُرود شریف سے پایا۔ شریعتِ مطہّرہ کا ادب رُوح اور محبّت جان ہے یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق فرمایا۔

حدیثِ قُدسی :۔ کلامُ اللہ بزبانِ رسول اللہ عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”ط

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ وَھُمْ جُلَسَآءُ اللہِ ط | میں اُس کا ہم نشین ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے اور وہ اولیاء اللہ ربُّ العزّت کے جلیس ہیں۔

ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ بِھِمْ یُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ یُرْزَقُوْنَ ط | اُن کی مجلس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا اور اُنہیں کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ بودن با اِتقاء

اللہ کا ذکر آبِ حیات اور دُرود شریف جامِ عرفان ہے۔ ان چشموں سے اولیاء سیراب ہوتے ہیں

آب خواہ از جُو بجُو خواہ از سبُو کایں سبُورا ہم مدد باشد زجُو

---

[1] اے لوگو! اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے ادب پر منحصر ہیں۔

[2] حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے قلبِ انور سے نور کی نہریں اور چشمے جاری ہیں۔ جن سے نور کی شعاعیں نکل کر نفعہ پہنچاتی ہیں جن سے وہ عرفان کی منزلیں طے کر کے معبودِ حقیقی تک پہنچتے ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

ذِکرِ اسمِ ذات پر مجاہدہ سے مشاہدہ تک پہنچا جاتا ہے۔ اَللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کا ذِکر کرو اور دُرود شریف پڑھو اور حالتِ ذِکر میں وُہ تمہارا ہم نشین ہو گا اور ذِکر، دُرود شریف، میں ایسے رہو کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" حالتِ حیات میں تمہارے سامنے ہیں اور تم آپ کو دیکھ رہے ہو ادب، اجلال واکرام، تعظیم اور حیا سے رہو اور یقین جانو کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمہیں دیکھتے اور سُنتے ہیں تمہارے کلام کو اور تمہارے اعمال و احوال پر نگاہ ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صفاتِ الٰہی سے موصُوف ہیں اور اَللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کی ایک وصف یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا ہم نشین ہوتا ہُوں۔ اور یہ باطنی خزانے کھولنے کی کُنجی ہے ؎ "مدارج النبوّت"

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخُدا   او نشیند در حضورِ اَوْلِیَآء

اقوالِ حکمت

۱۔ مقولہ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ[1] اور اَلْاَدَبُ فَوْقَ الْاَمْرِ اپنے اپنے مدارج اور مقام کے لحاظ سے ہے۔ پہلا مقام مُبتدیٔ شریعت اور دُوسرا مقام مُنتہی طریقت کا ہے۔ مخفی نہ رہے ادب میں خطا بے ادبی کے صواب سے افضل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ حُسْنَ الْاَدَبِ بِاَوْلِیَآءِكَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْٓءِ الْاَدَبِ بِاَصْفِیَآئِكَ بِجَاهِ طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ط

۲۔ اَوْلِیَآءُ اللہ، مقامِ فنا میں، از خود رفتہ، اَنَا الْحَق کہہ دیتے ہیں۔ جیسے شاہ منصور حلاج علیہ الرحمۃ نے اَنَا الْحَق کہا۔ لیکن فنا فی الرّسُول کی منزل میں "اَنَا مُحَمَّد" صلی اللہ علیہ وسلم کسی نے نہیں کہا اور نہ آئندہ کوئی کہے گا۔ وُہ مقامِ نیاز یہ مقامِ ناز ہے مقامِ ناز مقامِ محبوب ہے۔

با خُدا دیوانہ و با مُصطفےٰ ہُشیار باش   "عزّوجلّ، صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ محبوبِ صمدانی شہبازِ لامکانی کشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ امواجِ ہمہ دانی شمعِ بزمِ عرفانی مقتدائے اربابِ

---

[1] مرتبۂ اولیٰ، اَمر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کی تکمیل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور ترجمۂ شارحہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صُلح حُدیبیہ میں شرائط لکھنے سے پہلے تسمیہ اور کلمہ طیبہ لکھا مشرکین نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا اے علی! رضی اللہ عنہ لفظ رسُول اللہ کاٹ کر ابنِ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ دو تو عرض کیا لَا اَمْحُوكَ اَبَدًا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ مُبارک سے قلمزد کیا یہ مثال ہے ادب، امرِ بلند مرتبہ ہے۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں ☆ نتیجہ کم معظّم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

معانی امام ربانی حضرت مجددِ الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ الرُّوحانی نے فرمایا۔

○ فنا کے یہ معنیٰ نہیں کہ وجودِ عنصری زائل ہو جائے اور نہ ہی بقاء کے یہ معنیٰ ہیں کہ ممکن سے امکان بالکل زائل ہو جائے اور اس کو وجوب حاصل ہو جائے یہ مُحال ہے اور اس کے قائل ہونے سے کُفر لازم آتا ہے بلکہ اِس امکانیت کے باقی رہنے کے باوجود خلع اور لبس کے یہ معنیٰ ہیں۔ صفاتِ بشریہ سے نکلنا اور صفاتِ الٰہیہ اور انوارِ احمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مُتّصف ہونا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

اپنے قدمِ ناز کو میرے کندھوں پر رکھ کر بتوں کو گرا دیں۔ فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ! تم بارِ نبوت نہیں اُٹھا سکتے تو امتثالُ لامرِ رسولِ اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے دوشِ مبارک پر کھڑے ہو کر بتوں کو گرایا۔ جب نیچے آئے تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے اپنے آپ کو عرشِ عظیم کی بلندی پہ پایا تھا فرمایا اے علی مرتضٰی! تمھیں اٹھانے والے محمد مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اور اُتارنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے۔ یہ مثال اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب کی ہے۔

☆ ایک آدمی کا دورانِ سفر اُونٹ چھوٹ گیا جس پر زادِ سفر کھانا پینا تھا۔ شدید گرمی وسیع و عریض ریگستان اور مہلک بیابان، عالمِ پریشانی میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ اچانک آنکھ لگ گئی جاگا تو دیکھا کہ اُونٹ سرہانے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے لیئے اسی عالمِ بیخودی میں بے ساختہ پکار اُٹھا اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ "تو میرا بندہ میں تیرا رب"، یہ تمثیل بیان فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ یہ الفاظ خطا ہیں۔ لیکن حالتِ محبت کے اس عالمِ وارفتگی و شیفتگی میں ربِ ودود اُس کے اِن الفاظ پہ راضی ہو گیا۔ مُقرّبین کی خطا بھی ہمارے صواب سے افضل ہوتی ہے۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا سِن دوسروں کے شِن سے افضل ترین ہے ؎

"براشہد اُو خندہ زند اسہد بلال" "رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وبجاہہٖ علینا"

☆ شاہ منصور سے کسی نے پوچھا فنا کی اِس منزل پر تم نے یہ کلمہ کیسے زبان سے نکالا۔ ارشاد فرمایا ؎

من نمے گویم اَنَا الحق، یار مے گوید بگو — چوں نمے گویم مرا دلدار مے گوید بگو

میں اپنے ارادہ سے اَنا الحق نہیں کہتا بلکہ میرا دوست مجھے کہتا کہ ایسا کہو۔ جب میرا یار یوں کہنے کا حکم دے تو میں کیسے نہ کہوں کیا جان کی خاطر دوست کا کہنا نہ مانوں۔ یہ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں اس دوستِ حق پر قربان ہو جائیں۔ یہ شطحیات از حالتِ سکرت ہے۔ شاہ حسین منصور حلاج اللاسرار مقبول اولیاء سے تھے۔ ۱۲ منہ

○ شمائلُ الترمذی کی ایک روایت کے مطابق امتِ مسلمہ میں تہتر فرقوں سے صرف ایک ناجی ہے وہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "وَمَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" سے واضح کر دیا ہے وہ نجات دہندہ اور جنتی گروہ کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یہی صراطِ مستقیم ہے۔ مرتبہ ولایت اہلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ کثّر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فِی الْاَمْصَارِ ط کے نصیبہ میں روزِ ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیثُ الحبیب علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "مشکوٰۃ المصابیح کتابُ الایمان"

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ ط	لازم کر لو میری سنت اور میرے خلفاءِ راشدین مہدیین علہ کی سنت کو اور دانتوں سے مضبوط تھام لو۔

☆ اس حدیث پاک کی رو سے امتِ مسلمہ مقلدین حضرات حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی اور اہلِ نسبت ہی اہلِ سنت و جماعت ہیں کہ محبتِ الٰہی کا شریعتِ بیضا اور سنتِ غرّاء کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصود تک پہنچائے اور اہلِ طریقت کے جملہ امورِ مشاہدات، مبشرات اور ظہورات باحوال وکیفیات، معارف اور مواجید کی حقیقت اہلسنت کے عین مطابق ہو تو ولایت ہے ورنہ استدراج، سنتِ رسولِ پاک اور سنتِ خلفاءِ پاک ہی دینِ ہدیٰ ہے۔

○ مشرفُ الخواطر والاسرار خواجہ ناصر الدین عُبید اللہ احرار نقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ الْغَفَّار المتوفی ۸۹۵ھ فرماتے ہیں۔

منقول است کہ اگر تمام مواجید واحوال را بما دہندہ، حقیقت ما را بعقائدِ اہلسنت وجماعت متجلی نہ سازند۔ جز خرابی ہیچ نمے دانیم واگر تمام خرابیہا را بر ما جمع کنند حقیقتِ ما را بعقائدِ اہلِ سنت وجماعت بنوازند ہیچ باکے نداریم "مکتوبات خواجہ ۱۹۲"	اگر تمام مواجید واحوال ہمیں دے دیں اور ہماری حقیقت کو عقائدِ اہلِ سنت وجماعت کے ساتھ منسلک نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں۔ لیکن ہماری حقیقت کو اہلِ سنت وجماعت کے عقائد سے نواز دیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔ ۲

علہ حدیثِ پاک میں ہے۔ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ط بڑے گروہ کی پیروی کرو کہ جو اکیلا رہا۔ وہ اکیلا دوزخ میں گیا اِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ بھیڑیا اسی کو کھاتا ہے جو گلّے سے علیحدہ ہو۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ فی زماننا مسلکِ مہذبہ محققہ اہلِ سنت وجماعت کا لبادہ کئی فرقہ ہائے ضالّہ نے اوڑھ لیا ہے اور ان زَائِغِیْنَ عَنِ الْعِلْمِ کے جملہ فرقِ باطلہ۔ کسی کا تعلق خوارج سے کسی کا ناصبہ سے اور کوئی معتزلہ سے جا ملتا ہے اور کسی نے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

○ اہلِ سُنّت وجماعت ہی مسلک حقہ مرضیہ ہے۔ صحابہ کرام کا مبارک گروہ ہی اہلِ سُنّت وجماعت کہلایا۔ بمطابق حدیث الحبیب "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ" سے سُنّتِ رسول اور "سُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ" سے خلفاءِ راشدین معہ جملہ صحابہ کرام کی جماعت مراد ہے۔ انھیں کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم صادر فرمایا۔ صریح ہدایت حضور "ﷺ" کی سُنّت اور جماعت صحابہ کی پیروی پر منحصر ہے۔ اہلِ علم نے حق کو فرقہ ناجیہ "اہلِ سُنّت وجماعت" اور دین اسلام کو خیرُ القرون، کے مذاہب اربعہ آئمہ مجتہدین میں منحصر قرار دیا ہے۔ اِس کے علاوہ خرطُ القتاد ہے۔

"کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلُ النَّظْرِ وَالْبَصِیْرَةِ" "علامہ السید طحطاوی"

☆ امامِ ربّانی قطبِ زمانی، محبوبِ صمدانی حضرت مجدّدِ الفِ ثانی الشیخ احمد فاروقی قدس سرہُ الاقدس مکتوب ۹۲ شریف میں بالوضاحت فرماتے ہیں۔ "۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ ہجری المقدسہ"

○ نجات کا راستہ صرف اہلِ سُنّت وجماعت شکر اللہ سعیہم کی متابعت میں ہے۔ اقوال میں بھی افعال میں بھی، اُصول و فروع میں بھی کیونکہ نجات پانے والا فرقہ صرف یہی ہے باقی تمام فرقے زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کسی کے علم میں یہ بات آئے نہ آئے۔ لیکن کل قیامت کو ہر ایک جان لے گا۔ مگر اُس وقت جاننا بے سُود ہو گا۔

بقیہ حاشیہ ___ برحق مسلک و مذہب اہلسُنّت وجماعت ہی ہے۔ اُس کی علامت درود شریف پر مواظبت۔

نجد کو اپنا قبلہ و امام بنایا اور اپنے دل میں بٹھایا اور سجایا۔ جو ہزار مکر و فریب زیارات المدینۃُ المنوّرہ سے روکنا اور فضائل پر ٹوکنا اپنا شعار بنایا۔ حضور سیّدُ السّادات وَالکائنات "ﷺ" کے فضائل و کمالات سے "مست بزمِ میخانہ نجدیت و بادۂ وہابیت" کو اعراض ہی نہیں بلکہ اعتراض بھی ہے جو سراسر مبنی بر الکار ہے۔ یہاں میرا مقصد مسلک مہذبہ محققہ اہلِ سُنّت وجماعت کا بیان ہے۔ کسی فرقے پر تنقید یا تنقیص بحث و مباحثہ یا قیل و قال نہیں یہ سب ہدایت سے دُور گرا دیتی ہیں۔ حاشا و کلّا کسی کی دِل آزاری مطمعِ نظر نہیں محض ہدایت مقصود اور مطلوب ہے۔ یہ سب فرقے بدعتی جو ضال اور مضل ہیں جنہوں نے نئے نئے گھڑ لئے۔ اُن کی تقاریر و تحاریر مبنیہ تضاد کا مجموعہ اور اُن کا عقیدہ اُن کے عمل کا۔ اُن کا قلب اُن کی زبان کا نہ رفیق ہے اور نہ مصدق۔ یاد رہے۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا (سورۃ النساء ۶۹) کا تمغۂ حُسن صداقت اہلِ سُنّت وجماعت کے لئے ہے جو سوادِ اعظم "عظمت والی جماعت" ہے۔ فَتَدَبَّرْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

"از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی غفرلہٗ ولوالدیہ" ط

☆ ایک حدیث "الرَّسُول" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "میں ارشاد فرمایا گیا۔

اِتَّبِعُوْا سَوَادَ الْاَعْظَمِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ط	تابعداری کرو " اہلِ سُنّت و جماعت " کی جو اُن سے علیحدہ ہُوا وہ جہنّم میں گر گیا۔

○ سوادِ اعظم، اہلِ سُنّت و جماعت سے خارج ہو کر گروہ اہلُ النَّارِ وَالسَّقَر میں اپنا نام لکھا لیا۔ اَللّٰہ کا کوئی ولی کسی دُوسرے مسلک میں نہیں ہُوا اور نہ ہو گا۔

☆ غوثِ زمان السید عبدُالعزیز دبّاغ شاذلی اَنَارَاللّٰہُ بُرْھَانَہٗ فرماتے ہیں۔

○ ایک بار فرمایا بندہ کو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک اہلِ سُنّت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو۔ اگر فتح کے وقت کسی دوسرے عقیدہ پر تھا تو اُس کو پہلے تو بے نصیب ہوتی ہے اور پھر فتح۔ یعنی وہ فوراً اہلِ سُنّت و جماعت کی طرف رجُوع کرتا ہے۔ مَیں نے آپ کو ہمیشہ اہلِ سُنّت و جماعت کی مدح و ثنا کرتے سُنا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اہلِ سُنّت و جماعت سے بہُت محبّت ہے اور اَللّٰہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہُوں کہ اس عقیدہ پر موت نصیب ہو۔

☆ علاّمہ بدرُالدین زرکشی علیہ الرّحمۃ نے جمع الجوامع میں اہلِ سُنّت و جماعت کی توصیف فرمائی کہ صراطِ مُستقیم پر صرف اہلِ سُنّت و جماعت ہیں۔ مولانا جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے نفحات الانس میں لکھا کہ سیّدنا بایزید طیفور بن عیسیٰ قُدِّسَ سِرُّہُ الْقُدْسِی کے وصال کے بعد کسی اہلُ اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پُوچھا اے بایزید! تم نے ساری زندگی مسلکِ اہلِ سُنّت اور اتّباعِ سُنّتِ مصطفوی میں گزار دی تو بتاؤ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا مجھ سے فرشتوں نے پُوچھا کہ اے بوڑھے تُو کیا لایا ہے؟ مَیں نے جواب دیا محبوب مُحِب کے دربار میں حاضر ہو تو پُوچھا جاتا ہے کیا لائے لیکن جب ایک فقیر شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے تو اُس سے یہ نہیں پُوچھا جاتا کہ تُو کیا لایا؟ بلکہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تُو کیا چاہتا ہے۔ بس اتنی بات پر ربِّ کریم نے مجھے بخش دیا۔ آپ اِسی مسلکِ اہلِ سُنّت و جماعت پر اُخروی نجات کا دارومدار فرمایا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابِ مصطفٰے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآنِ پاک : پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

اے ایمان والو ! اللہ اور اُس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کا اجلال و اکرام فرماتے ہوئے ادب واحترام سکھا رہا ہے تاکہ وہ میرے پاک رسول کی پاک محفل میں بیٹھنے کے قابل ہو جائیں۔ میرے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " پر تقدیم قولی، فعلی ہرگز ہرگز نہ کرنا اور عجز و انکساری سے آدابِ گفتگو کو ملحوظ رکھ کر آواز بلند نہ کرنا۔ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حرمت کو بعد وصال کے مثلِ حیات فرمایا اور اگر کوئی مسجدِ نبوی شریف میں کیل بھی ٹھونکتا تو منع فرما دیتیں کہ اس سے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو ایذاء پہنچتی ہے۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا ادب و تعظیم مثلِ حیات اب بھی فرضِ عین ہے۔

☆ ابن حمید علیہ الرحمۃ سے مروی ہے ایک بار خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے مسجدِ نبوی میں سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ سے مباحثہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ [1] تو وہ خاموش ہوگیا اور فی الفور خشوع و خضوع سے اس بات کو قبول کیا۔ پھر اس نے استفسار کیا ءَ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَ اَدْعُوْا اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

---

[1] اس مسجدِ نبوی شریف میں اپنی آواز بلند مت کر۔ " سرہند شریف " نائبِ رسول امام ربانی الشیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں دیکھا روضہ شریف کے دروازے کے کنڈوں سے ٹاکیاں بندھی ہوئی ہیں تاکہ کھولتے وقت آواز " کھڑک " نہ ہو۔ کیسا سکون واطمینان ہے۔ یہ دربارِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے نقشے ہیں

جہاں عشق بھی ہے سجود میں ، جہاں حسن بھی ہے نیاز میں
اُسی بارگاہِ جمال کا ، میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

" ﷺ " حضور کی بارگاہِ عالیہ میں صلوٰۃ و سلام کے بعد دُعا مانگوں تو کیا میں قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسُول اللہ " ﷺ " کی طرف ؟ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لِمَ تَصْرِفُ وَجْهَكَ عَنْهُ تو رسُول اللہ " ﷺ " سے کیوں منہ موڑتا ہے وہ تو تیرے اور تیرے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے لیئے اللہ سُبحانہٗ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں۔ بَلْ اِسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفِعْ بِهٖ وَ فَيُشَفِّعُكَ اللّٰهُ بلکہ آپ کی جانب توجہ کر اور اُنہی سے اپنی حاجت اور مُراد کی شفاعت چاہ اور وسیلہ بنا۔ پس قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ عزّت بُخاری نے کیا خوب کہا ہے۔ اَللہ ربُّ العزّت اُسے عزّت دے ؎

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گُم کردہ مے آید جُنید و بایزید ایں جا

☆ ایک مرتبہ فجر کی نماز نبیؐ کریم " ﷺ " پڑھا رہے تھے۔ قرآت سے ایک آیتِ کریمہ رہ گئی جب نماز ختم ہُوئی تو آپ " ﷺ " نے فرمایا اَيْنَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ کہاں ہیں ؟ اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہٗ آپ نے فی الفور خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ " تو فرمایا تم نے نماز پڑھی عرض کیا نعم " فرمایا ایک آیتِ پاک رہ گئی تم نے لقمہ کیوں نہیں دیا عرض کیا یا رسُول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ بتانے لگا تو فوراً میرے ایمان نے میری رہبری کی اور کہا اے اُبیّ ! آپ اللہ سُبحانہٗ کے محبوب اور رسُول ہیں جو آیت مصطفےٰ کی زبان پر جاری نہیں ہُوئی کیا پتہ کہ وہ ربِ کریم نے منسوخ ہی نہ فرما دی ہو۔ اس سے حضور " ﷺ " خوش ہو گئے۔

قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۃ الاعلیٰ آیتِ کریمہ ۶ ، ۷

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ	اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھُولو گے مگر جو اللہ چاہے۔

○ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے صاحبِ قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام ، بِكُلِّ حِيْنٍ تو آپ کو حفظِ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہُوئی۔ اتنی عظیم و ضخیم کتاب بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے حفظ ہو گئی نیز یہ کہ اِلَّا کا استثناء کبھی واقع نہیں ہُوا اور

ـــــــ سید القراء فی الصحابہ الخزرجی الانصاری بدری بخاری کا تب وحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحابہ علینا المتوفی ۲۰ ھ ۱۰

اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا آپ قرآنِ عزیز سے کچھ بھولیں۔ "تفسیر خازن، جمل"

حدیثِ پاک : بروائیت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "صحیح مسلم شریف"

اِنِّیْ لَآ اَنْسٰی وَلٰکِنْ اُنَسّٰی لِاَسُنَّ ط | میں نہیں بھولتا۔ لیکن بھلایا جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیئے سُنّت بنے۔

○ عالمِ علومِ اسرارِ الٰہیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھولنا اُمّت مرحومہ کے لیئے سُنّت اور پُرحکمت ہوتا ہے۔ ہمارے بھولنے کی طرح نہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر یا عصر پڑھا رہے تھے آپ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ بہت متعجب ہوئے۔ جماعت میں گو سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ وتعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ بھی موجود تھے مگر کسی کو بھی عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ایک صحابی حضرت ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ وتعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ءَ قَصُرَتِ الصَّلٰوۃَ اَمْ نَسِیْتَ کیا نماز کو قصر کیا یا آپ بھول گئے۔ فرمایا مَا نَسِیْتُ وَلٰکِنْ اُنَسِّیْتُ میں بھولتا نہیں لیکن بھلایا جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہوکر مزید دو رکعت نماز ادا فرمائی اسکے بعد سجدہ سہو کیا۔ اِس میں مصلحت اور حکمت یہ تھی اگر اُمّت میں کوئی بھول جائے تو تلافیٔ مافات کی صورت میں اُس کے سامنے آپ کا اُسوۂ حسنہ ہو صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ط سے یہ نسیان اُمّت کے لیئے نمونہ بن گیا۔ (الحدیث بخاری)

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات۔

○ سیدنا فقیہہ اعظم علیہ الرضوان کے تلمیذِ عزیز ہیں۔ آپ نے فقہ حنفی کی تدوین و ترویج میں بہت کام کیا۔ آپ علومِ قرآن و سُنّت اور فقہ کے خزینہ تھے فرمایا کرتے۔ مجھے یہ علمی خزینے حضرت آدم علیہ السلام سے بوجہ ادب عطا ہوئے۔ مجھے عالمِ ارواح میں

نسیان ذہول اور سہو نسیان کا تعلق علم سے ذہول کا فعل سے اور سہو کا دونوں سے ہے سہو کا معنی بھول جانا۔ اگر حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو تو ذہول اور اگر حافظہ میں ہی نہ ہو تو نسیان۔ یہ احقر العباد طالب الرشاد کہتا ہے نسیان۔ ذہول اور سہو کا کوئی مقام ہو۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حال کو اپنے حال پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے آپ نبی ہیں اور ہم اُمتی سے چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک کہ ادراک عاجز است از درکِ ادراک

"چہ نسبت کاہ را با آسمان عالیجاہ"

حضرت آدم صفیّ اللہ علیہ السّلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمد بن حسن "اِنِّیْ اَنْظُرُ عَلٰی وَجْھِکَ نُوْرَ الْقُرْاٰنِ" میں تیری پیشانی پر انوارِ قرآن دیکھتا ہوں۔ مجھے قرآن سُناؤ تو میں نے قرآن پاک سے تخلیق اور خلافت والا رکوع پڑھا اور جب اِس آیتِ کریمہ وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ۝ علہ پر پہنچا تو یہ آیتِ کریمہ چھوڑ کر آگے پڑھ گیا اِس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آیتِ پاک چھوڑ دی ہے عرض کیا ہاں اے سیدنا آدم صفیّ اللہ علیہ السّلام آپ کے اس حال کو بیان کرتے مجھے شرم آئی اور یہ ادب کا تقاضا تھا جو کچھ میں نے کیا اللہ سُبحانہٗ تو جیسے چاہے اپنے پیاروں کو مخاطب فرمائے۔ میں کون ہوں؟ اِس جواب پر حضرت آدم علیہ السّلام کے چہرے اقدس پر خوشی اور مسرّت کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے محبّت سے مجھے اپنے سینے سے لگالیا اور وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا (سورۃ البقرۃ ۳۱) کی عِلمی شان رکھنے والے اور عِلمی تاج پہننے والے نبی نے میرے سینہ کو علومِ ظاہری و باطنی کا گنجینہ بنا دیا۔ "سوانح حیات امام محمد علیہ الرحمۃ"

عقیدہ : حضور نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" خلیفۃُ اللہِ الاعظم ہیں اور اُس علّام الغیوب والشّہادہ نے آپ کو اَعلَمُ الخلق بنایا۔ علم ہی باعثِ (نائب کل) فضیلت اور عظمت ہوتا ہے۔ اللہ ربُّ العزّت نے حضرت آدم علیہ السّلام کے سر پر عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا (سورۃ البقرۃ ۳۱) کا تاج سجایا تو مسجودِ ملائکہ ہوئے اور حضرت سُلیمان علیہ السّلام کو شہنشاہیت بوجہ علم منطق الطّیر ملی اور حضرت یُوسف علیہ السّلام کو علمِ تاویل الاحادیث سے سلطنتِ مصر عطا ہوئی اور اپنے محبوبِ پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ علہ (سورۃ الرحمٰن ۲) کے عِلمی تاج سے وہ زینت بخشی "تمام انبیاء و رُسل اور ملائکہ کا علم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علم سے قطرہ اور سمندر کی نسبت رکھتا ہے" اور آپ کو شہنشاہِ لولاک بنایا۔

○ آمدم بر سرِ موضوعِ اِتّباع۔ تبرّک بے شک فضلِ ربّی ہے۔ لیکن کامل اِتّباع کے ساتھ

علہ پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۲۱ آدم علیہ السّلام سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہوئی جو مطلب چاہا اُس کی راہ نہ پائی۔

علہ پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیتِ کریمہ ۲ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ وہ کونسا علم باقی رہ گیا ہوگا جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نہ سکھایا گیا ہو علمِ ما کان وما یکون از ابتداء تا انتہاء ذرّہ ذرّہ کا علم اجمالاً و تفصیلاً سب عطا فرما دیا فللّٰہِ الْحُجَّۃُ السَّاطِعَۃُ ط

ہو محض عقیدت یا تبرّک اور خُشک اِتّباع اسمی یا رسمی سے منزلِ مقصود تک پہنچنا مُحال ہے۔ محبّت اور اتباع دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ لا سبق من الاسلام الا اسمہ

☆ سیّدُ الطائفہ جناب بایزید بسطامی رحمہُ اللہ سے کسی نے بطور تبرک قمیص مانگی تو آپ نے فرمایا یہ تو قمیص ہے۔ اگر بایزید تجھے اپنا چمڑہ بھی دے دے تو تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک تو بایزید جیسے عمل نہ کرے۔ اِس سے عمل کی اہمیت کی وضاحت بیان فرمائی گئی ہے۔ فی زمانہ نبیِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" سے محبّت اور بزرگانِ دین سے عقیدت کا اور اپنے تقویٰ طہارت کا اظہار بڑی شدّ و مد اور شدّتِ جذبات سے کیا جاتا ہے لیکن بصد افسوس! اس جذبۂ عقیدت کے ساتھ اِتّباع جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بعثت کا مقصد تھا اُس پر عمل نہیں کیا جاتا اللہ تقدّس و تعالیٰ نے تو ہمیں احسنِ التقویم کا شاہکار بنایا لیکن ہم نے اپنی بداعمالی سے اپنی شکل کو بگاڑ لیا "شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت"۔ [1]

از بیروں طعنہ زدی بر بایزید — وز درونت ننگ مے دارد یزید
گر اجامہ پاک است و سیرت پلید — دوزخش را نباشد کلید — سعدی

پند: ★ آدابِ شریعت اور طریقت پر عمل سے ہی قلب پر احوالِ حقیقت منکشف ہوتے ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا دعویٰ زندیقی ہے۔

★ دین کی اِصلاح، زُبان کی اِصلاح پر مُنحصر ہے۔ فحش گوئی اور کذب سے اجتناب کرے۔ اَلصِّدقُ یُنجِی وَالکِذبُ یُھلِکُ مدہ [2]

★ عُلماء کی مجلس میں زُبان کو اور اولیاء کی مجلس میں دِل کو نگاہ میں رکھے کہ عالم کی نظر زُبان پر اور اولیاء کی نگاہ قلب پر ہوتی ہے ؎

گرچہ من از نیکاں نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام — در ریاضِ آفرینش رشتہ ہائے گلدستہ ام

قرآنِ پاک : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۰۴

---

[1] باہر سے تو ایسے کہ حضرت بایزید سے بھی اچھے اور تقویٰ بایزید پر بھی طعنہ زن اور اندر سے ایسے کہ یزید سے بدتر کہ وہ بھی عار کھلتے ہ جس کا بظاہر لباس صوفیانہ، درویشانہ، عالمانہ ہو اور سیرت پلید۔ ایسے شخص کو دوزخ کی چابی کی ضرورت نہیں۔ [2] سچ نجات دیتا اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ	اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یُوں عرض کرو اُنْظُرْنَا ۔ پہلے ہی سے غور سے سُنو۔

○ ان آیاتِ کریمہ میں ربُّ العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کے ساتھ ہم نیاز مندوں کو اَدب سکھایا ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بلند آواز کرنا ۔ نام لے کر ایسے القاب سے بُلانا ۔ پکارنا اور چِلّانا حرام فرما دیا ۔ رَاعِنَا صحابہ کرام کا معمُول تھا ۔ لیکن یہودِ پُر عنُود اِس کو اپنی خبثِ باطنی سے قبیح معنی میں استعمال کرتے لہٰذا فرمایا جس لفظ میں سوءِ اَدب کا ذرہ بھر بھی پہلو نکلتا ہو وُہ میرے محبوب کی بارگاہ کے لائق نہیں لہٰذا تم اُنْظُرْنَا کہا کرو اُنْظُرْنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم ۔ اِس سے ثابت ہُوا انبیاء علیہم السّلام کی تعظیم و توقیر اَدب و احترام کا کلمہ عرض کرنا فرضِ عین ہے اور یہ کمال اَدب اور انتہائے تعظیم ہے جس کی تعلیم ذاتِ ذُوالمنن مالِکُ المُلک نے دی ۔ اَب غور طلب یہ کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیحد و حساب صفات اور القاباتِ طیّبات کو چھوڑ کر بڑا بھائی ، بَشَرًا مِّثْلَنَا (مقولہ کفار سُورۃ ہُود ۲۷) پر اپنی فکرِ عقلی او علمی قوتیں صرف کرتا ہے وُہ کس زُمرہ میں ہو گا ۔

○ جب وفدِ بنی تمیم نے حجراتِ مبارکہ میں حاضر ہو کر نام لے کر باہر سے آواز دی تو ربّ کریم نے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہُوئے انکو لَا یَعْقِلُوْنَ فرمایا اور پھر اَدب سکھایا ۔

☆ خلیفۃُ الرّسول سیّدنا ابُوبکر الصدیقُ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسُبْحَانَہٗ عَنْہُ :-

○ ایک دفعہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فریقین میں صُلح کرانے کہیں تشریف لے گئے اور بسیار انتظار کے بعد صحابہ کرام نے آپ کو بصد اصرار نماز پڑھانے کے لیئے کہا ۔ آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، تشریف لے آئے ۔ تو آپ پیچھے ہٹ گئے حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے منع بھی فرمایا تو آپ نے یہ کہہ کر اَدب و احترام کا معیار قائم کر دیا ۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ابُو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ آپ سے آگے بڑھے ۔ آپ نے اپنے کردار و عمل سے اُمتِ مرحُومہ کو اَدب و احترام ، توقیر و تعظیم کا نمونہ دیا ۔

علہ رَاعِنَا کے چار معنی ہیں ایک صحیح رعایت فرمائیے تین قبیح ۔ رعونت ۔ چرواہا ۔ یہودی اسکو ان کی بولی میں گالی اور مَلعُونِیْن سے اشارہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے اگرچہ نیت بے ادبی نہ بھی ہو ۱۲ سنہ غفر لہ ولوالدیہ ط

١٠

☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہما۔

○ صلح حدیبیہ پر جب آپ کو مکہ معظمہ بھیجا گیا کہ قریش کو جا کر سمجھائیں تو مشرکین نے کعبۃ اللہ کے طواف کی پیش کش کی تو آپ نے یہ کہہ کر مَاكُنْتُ اَفْعَلُ حَتّٰى يَطُوْفَ بتا دیا کہ اہل دین وایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر میں طواف کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

کعبہ بھی ہے اُنھی کی تجلّی کا ایک ظلّ روشن اُنھی کے نُور سے پُتلی حجر کی ہے

☆ سیدنا مولائے کائنات سرکار علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ مولودِ کعبہ ہیں۔ کہ جب سرورِ کائنات احمدِ مختار" صلی اللہ علیہ وسلم "تشریف لائے تو آپ کو گود میں لیا تو آنکھیں کھول دیں۔ سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے جس کی زیارت کی وُہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور خاموش زبان بتا دیا۔ مولودِ کعبہ، کعبہ کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا جب تک اِن آنکھوں سے کعبہ کے کعبہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کو نہ دیکھ لے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ۔

آؤ حاجیو! شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
غور سے سُن تو اے رضا کعبہ سے آتی ہے صدا میری آنکھوں سے میرے محبوب کا روضہ دیکھو

☆ رئیسُ المفسّرین فی الصّحابہ حبرُ الاُمّۃ سیدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما و بجاہہ علینا نے فرمایا۔ شریعتِ مطہرہ کی اصل حضور والاصفات کی ذات ہے۔ سرچشمۂ وظائف درود شریف جو مطلوبِ خداوندی ہے۔ کعبہ، نماز، جان، ایمان سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیلی انوار ہیں فتدبّر۔

مولیٰ علی نے واردی تیری نیند پر نماز اور وُہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اُن پہ دے چکے اور حفظِ جان تو جان فروضِ غرر کی ہے
ہاں تُو نے اُن کو جان اُنھیں پھیر دی نماز پر وُہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہُوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصلُ الاُصول بندگی اُس تاجور کی ہے

۱؎ سیدنا عبد اللہ، سیدنا عبّاس عمّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہزادے ہیں۔ حضور نے اُن کی پیدائش پر گود لے کر کھجور سے گُڑھتی اپنے لعابِ دہن سے دی۔ جس کے انوار رگ و ریشہ میں سرایت کر گئے اور تادمِ واپسیں درود شریف کے الفاظ کی شکل میں لب پر رہے۔ درود شریف کے اِنہیں جلووں میں وصال فرمایا۔ وجیہہ صحابی

۱۰

فضیلتِ صحابہ عظام اور ادب :- "کتاب و سُنّت کی روشنی میں"

قرآنِ پاک :- پ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۰۰ ۲۔ پ۲۸ سورۃ الحشر آیتِ کریمہ ۱۰

۱۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ	اور سب میں اگلے، پہلے مُہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ اُن کے پیرو ہُوئے اللہ اُن سے راضی اور وُہ اللہ سے راضی۔

☆ سابقون[1] اوّلون، مُہاجرین، انصار اور تابعین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلوب کو تقویٰ کے لیئے پرکھ لیا ہے اور اس محبّت، ادب، تعظیم واحترام اور اتباع سے اُن کے قلوب کو ایمان سے بھر دیا ہے اور مغفرت کا مژدہ سُنا کر رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ

بقیہ حاشیہ

حضرت عبداللہ بن عمر دُرُود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزرجیؓ جن سے ملائکہ باتیں کرتے تھے۔ فقیہہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا میں نے اِس راہ میں ستّر رنگ دیکھے ہیں جو سب کے سب درود شریف کے ہی انوار تھے۔ سَوَاذَا صَلَّيْتُمُوْهُ فَعَمِّمُوْا" نعت خوانی، مدح سرائی از قسم دُرُود شریف ہے۔ نعت خوان شانِ محبوب میں پورے خلوص اور جذبۂ محبّت سے گلہائے عقیدت پیش کرتا ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے خدا اپنے حبیب کی تعریف سُن کر خوش ہوتا ہے اور محبوب یہ دیکھ کر اُن کا ایک نام لیوا غلام بے دام حقوقِ نبوّتِ نبویہ کو بچانے لگا ہے اور رضاءِ ربِّ عزّ اسمہٗ کا کام کر رہا ہے تو حبیبِ پاک بھی بذاتِ خود خوش ہو جاتے ہیں۔ یہی مقصودِ اعلیٰ ہے۔

☆ نجم الہند شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قیامِ حرمین شریفین میں رُوحانی مشاہدات کی بناء پر دیکھا کہ رُوحی لہٗ الفداء صلّی اللہ علیہ وسلّم ایسے شخص سے بہت خوش ہوتے ہیں جو آپ پر دُرُود شریف پڑھے اور نعت خوانی کرے۔ درحقیقت مدحتِ رسالت ایک ایسا عمل ہے جو باعثِ خوشنودیٔ خدا و مصطفےٰ ہے ؎

تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں اُن کے دامان کے لیئے

[1] جملہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں تین سو تیرہ رسُول اور چار مرسل ہیں اور محمّد مصطفےٰ علیٰ نبیّنا علیہم الصلوٰۃ والسلام سیّدُ الانبیاء والمرسلین ہیں اور جملہ صحابہ سابقون اوّلون مہاجرین اور انصار کی تعداد بمطابق تعداد انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں تین سو تیرہ صحابہ بدر اور چار یار ہیں جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پروردہ اور انبیاء کے نقش و نگار اور نمونے ہیں۔ ستر انبیاءِ عظام اور سات ہزار صحابہ کرام کے اسمائے گرامی ظاہر ہیں۔ ۱۲ منہ، غفرلہٗ ولوالدیہ
۳

سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا۔ تقویٰ ناپ تول میں نہیں آسکتا اور نہ اُس کا وزن کیا جاسکتا ہے مگر اللہ سُبحانہٗ کے پاس اُس کے پرکھنے کا ایک معیار ہے وُہ یہ کہ جتنا کسی کے قلب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا جذبۂ محبّت اور تعظیم ہوگی اتنا ہی اُس کے دِل میں تقویٰ ہے اور جو قلب محبّت اور ادب سے خالی ہے اُس کے ظاہری اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ نہ وہ مُتقی ہے۔

☆ یہ پہلا گروہ صحابہ مُہاجرین کا ہے جن کو ربِ کریم نے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ کے مُبارک لقب سے یاد فرمایا اور انجام کار اَلصّٰدِقُوْنَ کے مُبارک لقب سے مُلقّب فرما دیا۔ "فَنِعْمَ الْمُهَاجِرُوْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُمْ"

☆ دوسرا گروہ صحابہ انصار کا ہے جن پر ربِ کریم نے اَلْمُفْلِحُوْنَ کا حکم صادر فرما دیا۔ "يَا نِعْمَ الْاَنْصَارُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُمْ"

☆ تیسرا گروہ اُن پیروکاروں پر مُشتمل ہے۔ ایمان جن کے قلوب میں راسخ ہو چکا ہے اور وُہ طبقۂ صحابہ مُہاجرین اور انصار سے جذبۂ محبّت اور اَدب رکھتے ہوں اور یہ جذبۂ راسخ مُرشدِ کامل کی نگاہ سے ملتا ہے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہمارے ایمان اور صحابہ کرام ایمان کا نمونہ مومن کے ایمان کی کسوٹی ہیں۔ ربِ کریم نے تیسرے گروہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

۲۔ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؏	اور وُہ جو اِن کے بعد آئے دُعا مانگتے ہیں اے رب ہمارے! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

○ میرا مقصود یہاں غِلًّا پر بحث ہے۔ غل کے معنی ہیں۔ بوجھ، کینہ، حسد، عناد، دُشمنی باطنی جس کا اظہار ہرزہ سرائی، تنقید، تنقیصِ شان اور توہین آمیز رویہ ہوتا ہے۔ یہ

علیہ

سزا:۔ اِن گستاخ فرقوں میں جو کثیر دَمَةٍ قَلِيْلَةٍ ہیں اُنکی صُحبت میں بیٹھنے سے حُبِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم دِل سے کھنچ لی جاتی ہے۔ اُستاد کی بے ادبی سے علم میں تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ مُرشد کی بے اَدبی سے قلب فیضانِ نُور سے خالی اور صحابہ کرام، اہلِ بیتِ عظام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے اَدبی سے "دل کا برتن" ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔
"منہ غفر الذنب"

سب اِس میں شامل ہیں۔ بالفرض اگر انسان کی اپنی آنکھ کا بال "پلک" دُہرا ہو جائے تو وُہ قابلِ برداشت نہیں بعینہٖ کسی ایک صحابی کے ساتھ ذرّہ بھر بھی غلّ ربِّ قدّوس کو پسند نہیں اور جن کے دلوں میں صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ نبوّت کا ذرّہ بھر بھی غلّ ہے وُہ اِس تیسرے گروہ مؤمنین سے خارج ہیں۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تیسرے گروہ مؤمنین میں قیامت تک وُہ شامل ہوں گے جو ہر دو گروہ کے مُحِبّ مؤدّب اور دُعاگو ہوں گے۔ یہ مُبارک ہر گروہ صحابہ مُہاجرین اور انصار وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ کا مقام پائے ہُوئے اور ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (سورۃ التوبہ ۷۲) کے مُژدہ سے مُشرّف ہیں جو تمام دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنّا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ صحابہ کرام کا ادب اور اہلبیتِ اطہار کی محبّت اہلِ سُنّت و جماعت کا شعار رہے۔ اس کے علاوہ سب فرقے نامُراد ہیں ؎

اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور ‌‌ نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسُول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ صحابہ کرام نگاہِ محمّدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے پروردہ اور درسِ احمدی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے فارغ التحصیل تھے کسی کو نگاہ سے کسی کو دُعا سے نوازا۔ جس کو جو دیا وُہ وُہی بن گیا اور صاحبِ خُلقِ عظیم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم نے اپنے صحابہ کو اپنی کسی نہ کسی وصفِ خاص کا مظہر اور منبع بنا دیا۔ جو آیا دامن بھر کر گیا یہ سب باغِ مصطفوی کے برگزیدہ اور پسندیدہ پھول ہیں۔ ان پھولوں میں مُصطفےٰ کی خوشبو ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

○ باغِ مُصطفوی کے خُوشنما شگفتہ پھول :-

☆ شریعت و طریقت کے بحرِ ذخّار حقیقت و معرفت کے دریائے بے کنار "صحابہ کبار"۔ سیّدنا عتیق کو صدّیقِ اکبر، سیّدنا عمر کو فارُوقِ اعظم، سیّدنا عُثمان غنی کو ذُوالنّورین، سیّدنا علی کو حیدرِ کرّار بنا دیا اور سیّدنا حسن کو شکر، سیّدنا حُسین کو صبر کا منبع بنا دیا۔ چھوٹی سی عُمر شریف میں ابُوالخلفاء سیّدنا عبدُاللہ بن عبّاس کو مُفسّرِ قرآن، سیّدنا اُبی بن کعب کو سیّدُ القُرّاء، سیّدنا ابُوہریرہ کو حافظُ الحدیث "مُحدّث"، سیّدنا انس کو عُمر، مال، اولاد کی برکت سے نواز دیا۔ سیّدنا معاذ بن جبل کو قاضی و فقیہ فی الصّحابہ، سیّدنا سعید بن زید کو علمِ اسرار اور سیّدنا ابُوذر غفاری کو مُستجابُ الدّعوات، سیّدنا عبدُاللہ ابن مسعود کنیفٌ مُلِئَ عِلْمًا، کو فقیہِ اُمّت،

سیدنا حذیفہ بن یمان کو واقفِ اسرارِ نبوت، سیدنا عبداللہ بن سلام کو عالمِ علمُ الاوّلین و الآخرین عالمِ تورات و انجیل بنا دیا۔ سیدنا ابو ایوب انصاری کو میزبانِ رسول، سیدنا خالد بن ولید کو سیفُ اللہ اور سعد بن ابی وقاص کو ماہرِ جہاد بنا دیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی وصف کا جامع بنایا اور اپنی صفتِ کمال کا مظہر بنا دیا۔ "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"، رباعی:۔
(بجُندٍ من جنود اللہ)

صدیق عکسِ حسن جمالِ محمد است ﷺ" فاروق ظلِ جاہ و جلالِ محمد است ﷺ"
عثمان ضیاءِ شمع جمالِ محمد است ﷺ" حیدر بہارِ باغِ خصالِ محمد است ﷺ"

☆ خالقِ کائنات تو اپنی اس کھیتی یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کے پھلنے پھولنے سے خوش اور ایمان والے بھی خوش رب کریم جس کا یہ باغ، باغِ مصطفوی ﷺ ہے۔ (سورۃ الفتح ۲۹) بعض ناہنجار اس باغ کے بوٹے بوٹے پھول اور پھل سے اپنی خبثِ باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اس باغ کا ہر پودا پاک صاف، شفاف اور خوشبودار ہے اور اس پر نوری شبنم کے قطرے مستزاد ہے

ایمانِ ما اطاعتِ خلفاءِ راشدین اسلام ما محبتِ آلِ محمد است ﷺ"

★ تلبیساتِ ابلیس: صحابہ کے فضائل و کرامات قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ تاریخ کے مآخذ سے صحابہ کی سیرت لکھنے والے کور باطن آتنا نہیں جانتے کہ تواریخ اور اخبارات اغلاط و کذب مجموعہ ہوتے ہیں۔ بعض جدید تہذیب یافتہ مفتر مزاج شناسِ رسول ﷺ" کا لیبل لگا کر صحابہ پر تنقید اور تنقیصِ شان کے ساتھ ساتھ توہین آمیز کلمات اور بے تکی عبارات اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ جو سراسر افتراء اور کذب پر مبنی ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ کیا حال ہوگا ان کا جنہوں نے صحابہ پر تنقیدات کے زہر آلود تیر برسائے۔ کیا یہ ممکن ہے اور عقل سلیم اس کو تسلیم کرتی ہے کہ دل میں تو محبت ہو اور پھر ان کی شان میں گستاخانہ اور جارحانہ انداز؟ جناب والا یہ بغض کا مظاہرہ ہے محبت کا انداز نہیں كُلُّ اِنَاۤءٍ يَّتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ ط

ابوبکر ہمچوں کعبہ، عمر در طواف او عثمان آبِ زمزم علی حجِ اکبر است "رضی اللہ عنہم"

★ تدلیسات: بدعاتِ خوارج، شناعاتِ روافض، خباثاتِ نواصب اور خرافاتِ معتزلہ اور شنیعاتِ نجدیہ یہ سب مذموم اور قابلِ تردید ہیں اور ان کی انتہائی ذلالت اور ذہنی پستی کا مشعر ہیں۔ یہ شرمآل اور بدسگال لوگ آپ اپنی ضلالت کا واضح اور

۱ نسب کے لحاظ سے چار یار، دو خسر اور دو داماد۔

بیّن ثبوت ہیں۔ اللہ سُبحانہٗ وَتعالیٰ ایسی بدعقیدگی اور گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

○ **فتویٰ** :۔ کسی ایک صحابی کا بے ادب گستاخ اور منکر محروم الایمان ہے۔

☆ نبیِّ اکرم وَاطہر ﷺ کے قلوب پر جو انوارِ ربّی برستے تھے وہ منقسم ہو کر صحابہ کے قلوب کو منوّر کرتے تھے اور کلامِ الٰہی کے مخاطبِ اوّل صحابہ ہی ہیں اور مَنْ رَّاٰنِیْ کے مظہرِ اوّل بھی یہی۔ صحابہ نے رنگ روپ اور سیرت وہی پائی جو سیرت وصورت محبوبِ ربّ العٰلمین عزّوجلّ ﷺ تھی یہی چہرے قابلِ زیارت ہیں اور اُن کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ عطیّہ بارگاہِ محمدی ﷺ تھا۔ شمس النبوّت کی جلوہ افروزیوں سے وہ منوّر اور قمر الرّسالت کی تابانیوں سے رنگین تھے۔ "یہ ذوالفضل العظیم کا محض فضل ہے۔

☆ "عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ھُمْ نُجُوْمُ الْھُدٰی" ☆

☆ حافظ الحدیث ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" میں فرمایا۔

اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَنْتَقِصُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ زِنْدِیْقٌ	اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ صحابہ رسول "ﷺ" پر تنقید کرتا ہے تو یقین کر لو کہ یہ زندیق ہے۔ یعنی بظاہر ملا مرفہامہ بباطن خبیث بیدین اور گمراہ۔

☆ صحابہ کرام کے فضائلِ کریمہ، مناقبِ جمیلہ، محامد ومحاسن، فضائل وکرامات بکثرت نصوصِ صریحہ واحادیثِ صحیحہ میں موجود ہیں۔ ایک مقام پر معطّر ومعنبر حضورِ انور ﷺ صحابہ میں ایسے "جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے ہالہ میں" رونق افروز تھے کہ قبرستان کے ایک طرف سے بھینی بھینی خوشبودار ہوا چلی اور دماغوں کو معطّر کرنے لگی۔ صحابہ کبار نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ "یہ خوشبو کیسی ہے۔ فرمایا اِدھر میرے کعب رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ سبحان اللہ غلاموں کی قبریں جنّت کے باغیچے ہیں یہ جنّت کی خوشبو تھی۔

☆ بروایت حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ فرمایا اُس شخص کا رسول اللہ "ﷺ" پر کوئی ایمان نہیں جو میرے صحابہ کا تعظیم و توقیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتا۔ نیز فرمایا میرا کوئی صحابی ایسا نہیں جسے روزِ قیامت حقِ شفاعت نہ دیا گیا ہو۔

○ حضور "ﷺ" کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ "ﷺ" نے اُس کی

نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا یہ شخص میرے سیّدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔ "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء"

اصطلاحِ شریعتِ مطہّرہ میں صحابی کی تعریف :-

○ جس شخص[1] نے حین حیاتِ ظاہری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور اسلام لایا۔ خاتمہ ایمان پر ہُوا۔ یہ زیارت حقیقۃً ہو یا حکماً۔ حقیقی زیارت سر کی آنکھ بصر سے دیکھنا اور حکمی زیارت جیسے نابینا کا دِل اور اعتقاد کی نگاہ سے دیکھنا جیسے سیّدنا عبداللہ بن مکتوم، جملہ صحابہ کرام "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ"[2] کے انعام یافتہ ہیں۔ سورۃ البیّنۃ ۸

☆ ایک حدیث الحبیب "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" میں ہے۔

○ حضور نبی معظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مقامِ بدر سے معہ صحابہ گزر رہے تھے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اِدھر مقامِ صفراء سے کستوری کی خوشبو آرہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہ ہو اُدھر میرے ابومعاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر جو ہے یہ کنیت ہے سیّدنا عُبیدہ بن حارث بن مُطلّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی جو غزوہ بدر میں ۶۳ سال کی عمر شریف میں شہید ہوئے۔

☆ صحابہ کرام پر درود شریف پڑھنا قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک سے ثابت ہے"۔

○ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ہے صحابہ کرام کی یہ شان کہ اس پہلے جزو میں کمال اتّباع سے شامل ہیں کہ درود شریف پڑھتے ہیں اور دوسرے جزو صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میں بھی شامل کہ اللہ سبحانہٗ و تعالٰی اور ملائکہ کرام کی سورۃ الاحزاب ۵۶

---

[1] صحابی ہونے کے لیئے اس دُنیا میں رؤیتِ مُعتادہ کے ساتھ دیکھنا شرط ہے۔ اگرچہ خواب میں رُویت زیارت "حضور ﷺ" کی ذاتِ مقدسہ کی ہی رؤیت ہے لیکن جب آپ ﷺ "عالم ملکوت کی طرف رحلت فرما گئے تو اب یہ رؤیت "رؤیتِ ملکوتی" ہوگی اب اس دیکھنے سے صحابی نہیں ہوسکتا لیکن وُہ خوش بخت ولی ضرور ہے۔ یہ شرف و سعادت اور سارے بیان کردہ فضل و کرامت صحابہ کبار و اہلبیت اطہار کو اللہ ربُّ العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی زیارت صحبت اور اطاعت کی بناء پر عطا فرمائے۔

[2] رضا جُملہ مقامات کی انتہا ہے اُس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ مقامِ رضا محبوب ﷺ "کے وسیلے سے صحابہ کو عطا ہُوا وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ اللہ کی رضا بہت بڑی نعمت ہے۔ سیّدنا موسیٰ سورۃ التوبۃ ۷۲

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

طرف سے اُن پر درُود شریف پڑھا بھی جاتا ہے۔ یہ ذُوا لفضلِ العظیم کا دُہرا فضل صحابہ کے لیئے مختص ہے جس میں اُن کا اِس فضلِ عمیم میں کوئی سہیم نہیں اور یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں مُخاطبِ اوّل بھی صحابہ ہی ہیں اور بالتبع اُمّتِ مُسلمہ کو حکم درُود شریف دیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ ـــ ۵ اِس مُخاطبہ سے ربُّ العزت نے جملہ صحابہ کرام کو مومنوں کے ایمان کا معیار بنا دیا۔ محمد عنایت اللہ

کلیمُ اللہ علیہ السّلام نے عرض کیا اے مولیٰ کریم مجھے ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس پر تو راضی ہو جائے حکم ہوا اے موسیٰ! علیہ السّلام اِنَّ رِضَآئِیْ فِیْ رِضَاکَ بِقَضَآئِیْ میری رضا تجھ میں ہی ہے کہ تو میری قضا پر راضی ہو جا تو میں تجھ پر راضی ہو جاؤں گا۔ اور اگر میرا قُرب چاہتے ہو تو میرے حبیبِ پاک پر بکثرت درُود شریف پڑھا کرو۔

○ ایک بار کلیم نے مُناجات کی۔ اے ربّ عزّاسمہٗ! کلیم اور حبیب، خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے فرمایا گیا۔

۱۔ کلیم وُہ جو ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے	حبیب وُہ جس کی ربّ تعالیٰ رضا چاہے۔
۲۔ کلیم طالب ہوتا ہے۔	حبیب طالب بھی اور مطلوب بھی ہوتا ہے۔
۳۔ کلیم وُہ جو کوہِ طُور پر سفر کی کُلفت طے کر کے آئے اور ربِّ اَرِنِیْ کہے تو جواب لَنْ تَرَانِیْ پائے۔	حبیب وُہ جو آرام سے کعبۃُ اللہ کی گود میں سوئے اور جبرائیل علیہ السّلام اِنَّ اللہَ یُشْتَاقُ اِلَیْکَ عرض کر کے جگائے ۵
☆ کلیم مدہوشِ لَنْ تَرَانِیْ حبیب مامورِ مَنْ رَّاٰنِیْ	بریں زفرق دریابی۔ میان ہر دو چنانچہ دانی
۱۔ خلیل بمعنیٰ فاعل اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللہِ صحیح لیکن اَللہُ خَلِیْلُ اِبْرَاھِیْمَ صحیح نہیں۔	حبیب بمعنیٰ فاعل و مفعول دونوں صحیح۔ اَللہُ حَبِیْبُ مُحَمَّدٍ، مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللہِ" صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"
۲۔ خلیل جو اُمّت کی بخشش کا اُمّیدوار ہو۔	حبیب وُہ جس سے اُمّت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا۔
۳۔ خلیل وُہ جو مانگے تو پائے	حبیب جو پائے بے مانگے۔ بے طلب پائے۔
۴۔ خلیل وُہ جو فرش پر جان، مال اور اولاد کو قُربان کر کے ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔ عزّوجلّ علیہ سلامُ الجلیل ط	حبیب وُہ جس کو ربّ تعالیٰ، عرش کی خلوتوں میں "اَفْدَیْتُ مُنْکِیْ عَلَیْکَ کہہ کر" عالمِ مُلک مَلکوت نچھاور کر کے" محبُوب کی رضا چاہے۔ عزّوجلّ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام الجمیل ط

"جواہرُ البحار فی فضائلِ النبیِّ المختار"

۴

متعلقاتِ نبوی

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

○ نبی کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " اللّٰہ ربُّ العزت کے اسماء و صفات کے مظہرِ اتم ہیں اور حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام اسماء الحسنیٰ اور صفاتِ الٰہیہ اور جمیع مراتب قرب اور تمام حقائق ۔ حقیقتِ نبوت ، حقیقتِ نماز ، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ کی جامع ہے اور وہ حقیقتِ محمدیہ بتمام و کمال اپنی جامعیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ عنصری قلبِ مبارک میں ورود کر آئی اور یہ بدن مبارک اس حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مظہر بن گیا ۔ اسی حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ورود ہو جانے کی بناء پر آپ میں تمام تصرفات اور اختیارات علیٰ وجہ الکمال موجود ہیں اور جن نفوسِ قدسیہ نے رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت کی ۔ درحقیقت اُن کو تمام اسماء و صفاتِ الٰہیہ اور تمام انبیاء معہ جمیع مراتبِ قرب اور تمام حقائق کی زیارت ہو گئی ۔ اور درود شریف سے اِن مدارج کی سیر ہوتی ہے ۔ بنا بریں ؎

☆ جملہ صحابہ کرام حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے فضائل و کمالات اور ستارے راہِ یقین ،
جمیع اہلِ بیت اطہار حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے انوار و تجلیات اور چراغ خانۂ دین ،
تمام اولیاء عظام اور علماء کرام حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے فیوض و برکات اور ہمہ ،
مومنین انوار کے ذرات ہیں ۔ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ط

۱۳

درود شریف سے قرب روحانی اور قلبی حاصل ہوتا ہے اور جسمِ اقدس و اطہر " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " سے قرب جسمانی بعین قرب پاک سوائے صحابہ کبار کے کسی کو میسر نہیں ہوا ۔ بریں سبب یہ مبارک گروہ انبیاء کے بعد تمام اُمم سے افضل ترین بنا ۔ اِس مبارک نفوس کی محبت ادب ایمان کا جزوِ لاینفک ہے ۔ بنا بریں صحابۂ کبار اہلِ بیتِ اطہار اور اولیاء عظام کا گستاخ اور منکر حضور کا منمنا منکر بنا ۔ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۱۲ منہ

☆ آثارِ نبوی کی زیارت پر درود شریف:۔

○ ہر وہ جو حضور ﷺ سے تعلق رکھے وہ صحابہ کبار ہوں یا اہلبیتِ نبوت، اماکن مقدسہ ہوں یا مقاماتِ متبرکہ، ہر وہ شئی جو حضور ﷺ سے مس ہو گئی یا آپ ﷺ نے جس کی مدحت فرمائی اُن سب کی زیارت پر درود شریف پڑھنا مومن کے لئے لازم ہے

بالِ مبارک:۔ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ "الشفا" میں لکھتے ہیں۔

☆ ابو محذورہ قرشی مدنی مؤذنِ رسول ﷺ کے سر کے بال مبارک اگلی جانب پیشانی کے بہت لمبے تھے اور بیٹھنے سے زمین پر مس کرتے لوگوں نے کہا کہ تم ان بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے تو فرمایا فَاَبْقَاهَا تَبَرُّكًا مَسَّهٗ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ۔ میں ان بالوں کو جدا نہیں کروں گا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے مس کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جس چیز کو حضور ﷺ کا ہاتھ لگ جائے صحابہ کرام کس قدر احترام کرتے تھے۔

☆ مجاہدِ اسلام خالد سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ فرمانے کے بعد سرِ مبارک کی حجامت کرائی صحابہ کرام موئے مبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور کوشش کرتے۔ میں نے بھی سبقت کی اور پیشانی مبارک کے چند بال مبارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور بقصد ادب و احترام اپنی ٹوپی میں رکھ لئے اور جب بھی کسی جنگ میں شامل ہوا تو یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اس بال مبارک کی برکت سے ہر ضرب و حرب میں فتح نے میرے قدم چومے۔ بزمانۂ خلافتِ صدیقی دورانِ جنگِ یرموک یہ مبارک ٹوپی گر گئی تو جان کی پرواہ کئے بغیر میں نے تلاش کر لی جس میں موئے مبارک تھے۔ "یہ تھا صحابہ کرام کا تبرک سے عقیدہ اور اُس کا احترام"۔ فقیر عفی عنہ کہتا ہے کہ جملہ صحبت یافتہ حضور ﷺ کا تبرک اور بمنزلہ معجزہ ہیں۔

نشست گاہ:۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا چہرہ بڑھاپے میں بھی بہت منور اور پُررونق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے کسی نے پوچھا۔ اتنا منور چہرہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا فرمایا یہ میرا کمال نہیں میں رسول اللہ ﷺ کی نشست گاہ مصلیٰ منیف، منبر شریف پر ہاتھ پھیر کر چہرہ پر ملتا تھا اور برکت

حاصل کرتا تھا۔ یہ سب انوار ہیں قدمِ مصطفےٰ ﷺ کی خاکِ پاک کے۔ فرماتے ہیں۔

فَیَدْخُلُ النَّاسُ اَیْدِیَھُمْ اِلَیْہِ وَیَمْسَحُوْنَہٗ بِھَا تَبَرُّکًا یَلْمَسُ ذٰلِکَ الْمَقْعَدَ الْکَرِیْمَ ط

پس لوگ داخل کرتے اپنے ہاتھوں کو مُصلّٰی کی طرف مَس کرتے اور تبرُّکاً اپنے چہروں پر مَلتے اور برکت حاصل کرتے۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰی"

☆ علّامہ محمد بن عبد الباقی زُرقانی علیہ الرحمۃ الباقی فرماتے ہیں۔ آپ کسی رہگذر میں چلتے تو جستجو کرتے جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی قیام یا جلوس فرمایا، شب باشی کی اُس جگہ اپنا ہاتھ پھیر کر بہ نیت حصولِ برکت و انوار تبرُّکاً اپنے چہرہ پر مَس کرتے تھے۔

☆ محدّث جلیل امام اجل سیدنا احمد بن حنبل قدس سرہ الاجمل سے منقول ہے۔

○ مَیں نے کبھی اپنی کمان کو بے وضو نہیں چھُوا۔ جب سے معلوم ہُوا کہ حضور ﷺ نے اِس کو ہاتھ مبارک سے مَس فرمایا ہے۔ سُبحان اللہ! صاحبُ المدینۃ المنورہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلقِ خاطر تھا اور مدینہ منورہ بلدۂ مکرّمہ کا نام بھی کتنا مبارک اور رُوح و جان کے لیے باعثِ سکون ہے اور اِس کی آب و ہوا اور فضا طبائع سلیمہ کے لیے موافق خوشگوار اور مُفید اور منافق کے مخالف ہے اور مدینہ منورہ کی ایک ایک شیٔ ایمان والوں کے لیے تبرک اور قابلِ زیارت ہے اور قابلِ ستائش ہیں وہ لوگ جن کو اُن سے وافر حصّہ ملا تو اُس سے اُن کا نصیبہ کھُلا۔ اور وہ دُرود شریف کی لگن میں مگن ہو گئے۔

☆ فتاوی السعدیہ میں ہے۔ غزوۂ اُحد میں دہنِ مبارک اور سرِ اقدس سے جو خون نکلا وہ مختارِ کل سید الرسل، ہادیٔ سُبل ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت مالک ابن سنان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیا کہ محفوظ جگہ پر دفن کر آئے۔ صحابی پہنچے بہت جگہ دیکھی پسند نہ آئی۔ ہر جگہ پر خیال ہُوا بے ادبی نہ ہو۔ محبت نے جوش مارا اور کہا کیوں پریشان ہوتے ہو اِس حفاظت کی جگہ تیرا پیٹ ہے۔ فنا فی المحبت، فوراً پی گئے اور اب، جب وہ دربارِ مصطفوی میں پہنچے تو اللہ کے پیارے محبوب، واقفِ دانائے غیوب ﷺ نے پوچھا۔ کہاں دفن کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پیٹ سے بڑھ کر کوئی اور جگہ محفوظ نہ پائی۔ پی گیا تو مصطفٰے کریم ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا ط	جس نے جنّتی کو دیکھنا ہو وُہ اِن کو یعنی حضرت مالک بن سنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے۔

○ اِس ادائے محبّت وادب کے نوازے جانے پہ قربان! محبّت میں صحابہ کرام نے عجیب انداز اپنائے۔ جس پر حضور" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اظہارِ مُسرّت فرماتے اور بشارتیں عطا فرماتے تھے۔

☆ ایک صحابیہ حضرت برکہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ کا بول مُبارک پی لیا تو حضور" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے استفسار کے بعد فرمایا اَصْحَمْتِ یَا اُمَّ یُوْسُفَ! اے اُمِّ یُوسف! تم ہمیشہ کے لئے شفا پا گئیں اِس کے بعد وُہ کبھی بیمار نہ ہُوئیں سوائے مرض الوفات کے"

☆ سیّدنا معمر بن عبداللہ حجام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پچھنے لگائے تو وُہ خون مُبارک پی گئے تو آپ حضور" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا۔ تُم نے پناہ تلاش کر لی اور ہر بَلا سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ وَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا نے بھی آپ کے پچھنوں کا خُون پیا تھا تو آپ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اُسے بشارت دی کہ تجھ پر جہنّم کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔

☆ حضور" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اپنی نگاہِ فیض سے جو نمونے بنائے۔ بعض اُن میں آپ کی سیرت کے مظہر تھے اور بعض صُورت کے، یعنی ہم شکل رسول تھے اور بعض صحابہ عظام کو سابقین انبیاء علیہم السّلام سے تشبیہہ دی [1]

☆ حضرت ابُوبکر صدیقِ اکبر، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو تشبیہہ دی، سیّدنا ابراہیم، علیہ السّلام سے؛

☆ حضرت عُمر فارُوقِ اعظم، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو تشبیہہ دی، سیّدنا نُوح، علیہ السّلام سے؛

☆ حضرت عُثمان ذُوالنُّورین، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو تشبیہہ دی، سیّدنا یُوسف، علیہ السّلام سے؛

☆ حضرت علی مُرتضٰے، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو تشبیہہ دی، سیّدنا ہارُون، علیہ السّلام سے؛

---

[1] حضرت عُروہ بن مسعود ثقفی کو سیّدنا مُوسیٰ اور حضرت ابُوذر الغفاری کو سیّدنا عیسیٰ سے تشبیہہ دی" علیہم السّلام" وغیرہ ذالک ط

ہم شکل رسول:۔ صحابہ میں حضرت عبداللہ بن نوفل، حضرت کابس بن ربیعہ، حضرت قثم بن عبّاس، حضرت سُفیان بن حارث، حضرت مصعب بن عُمیر۔ اہلبیتِ نبوّت سے حسنین کریمین سبطین شریفین، جگر گوشۂ مُصطفٰے، ریحانِ قلبِ مرتضٰے، قُرّۃ العین الزّہراء۔ تابعین سے عبداللہ بن جعفر، علی اکبر بن حُسین۔ نیز یحییٰ بن قاسم۔ اہلبیتِ اطہار میں شبیہہ رسُول کے نام سے ملقّب تھے۔ لوگ اُنھیں دیکھ کر اِردگرد جمع ہو جاتے اور گھیرے میں لے کر تبرکاً ہاتھ پاؤں چُومتے اور درُود شریف پڑھتے۔ سیّد رسُول ابنِ مسعود چال ڈھال میں رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھے۔ "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ سیدنا حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ؕ

○ ایک جلیل القدر رفیع المنزلت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے اور عرب کے ایک مشہور قبیلہ بنو کلب کے سردار تھے۔ جن کی شکل وصورت میں سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے۔ سبحان اللہ کیا ذات وصفات محبوب رب سبحانہٗ سے پائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے لیئے دست رحمت اُٹھا کر ربّ کریم سے دُعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ اے اللہ سبحانہٗ! اسے حسین وجمیل بنا دے۔ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ کی قسمت پہ قربان حسنِ صورت بھی ملا اور حسنِ سیرت بھی اور حسنِ ظاہری کے ساتھ ساتھ حسنِ باطنی بھی عطا ہوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کے اسلام لانے کو بہت چاہتے تھے۔ پھر دُعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْہُ الْاِسْلَامَ ؕ اے اللہ سبحانہٗ! دحیہ کلبی کو اسلام کی دولتِ عظمیٰ سے مالا مال فرما۔ سبحان اللہ دُعاءِ محبوب! ادائے محبوب وہ جس کو چاہ لیں۔ محبوب کی دونوں دُعائیں قبول ہوئیں۔ دُعا قبول کیوں نہ ہوتی جب کہ دُعا گو محبوب بھی ہیں اور رسول بھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا ۔۔۔ دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا ۔۔۔ بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆ اُدھر جب دحیہ کلبی ایمان لانے کے لیئے گھر سے چلے تو ربّ کریم نے اپنے محبوب کو بعد نمازِ فجر وحی فرمائی۔ اور بشارت عطا فرمائی۔

یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیک "قَدْ فَتَّ نُوْرَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِہٖ فَھُوَ یَدْخُلُ عَلَیْکَ الْاٰنَ ؕ	اے محمد صلی اللہ علیک "میں نے نورِ ایمان اُن کے قلب میں ڈال دیا ہے اور وہ نورِ ایمان کے ساتھ ابھی حاضر ہو رہے ہیں۔

☆ اور جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف کے دروازے باب السلام سے داخل ہو کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو دَفَعَ النَّبِیُّ رِدَآءَہٗ عَلٰی ظَھْرِہٖ ؕ تو

الحاشیۃ
حضرت عارِبس بن ربیعہ سیدنا امیر المؤمنین معاویہ کے ہاں ملک شام گئے تو آپ رضی اللہ عنہ انھیں دیکھتے ہی مسند سے نیچے اُتر آئے اور تعظیماً کھڑے ہو گئے مصافحہ ومعانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چوما کہ انھیں دیکھ کر رسول پاک کی صورت یاد آ گئی اور بطور نذرانہ علاقہ مرغاب پیش کیا۔ سیدنا حسن مجتبیٰ کو مسند پر بٹھا کر نذرانے اور تحفے پیش کرتے۔
"صَلَوٰۃُ اللہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَسَلَامُہٗ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ ؕ"

نبیِ رحمت ﷺ نے اپنی نوری چادر اپنے کندھے سے اُوپر اُٹھائی اور آتار کر صاحبِ خُلقِ عظیم، رسُولِ کریم، نبیِ رؤُف رحیم ﷺ نے بَسَطَ عَلَی الْاَرْضِ زمین پر بچھا دی اور اَشَارَ اِلٰی رِدَآئِہٖ اور اشارہ فرمایا اپنی چادر نوری کی طرف کہ اس پر بیٹھو۔ یہ مُظاہرہ تھا عظیم المرتبت رسُول کے خُلقِ عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمّدی ﷺ تھا اور یہ حُسنِ اخلاق دحیہ کلبی نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا تو بَکٰی اُن پر گریہ طاری ہو گیا اور اب غلام کا کردار ملاحظہ ہو اسی عالمِ محویّت میں دحیہ کلبی آگے بڑھے اور دَفَعَ رِدَآءَہٗ آپ کے مُبارک چادر کو زمین سے اُٹھا لیا اور قَبَّلَہٗ اور بوسہ دیا۔ چُوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ لیا "سُبحَانَ اللہ ادب و محبّت کے انداز"۔ سراجِ انبیاءؑ کی بارگاہ میں غلامانہ عرض ہے ؎

سر پہ رکھنے کو مِل جائے نعلِ پاکِ حضور
تو کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اور عرض کیا۔ یَآیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کی شان رکھنے والے آقا۔ مَیں تو غلامی کے لیئے آیا ہُوں غلامی چاہتا ہُوں۔ غلام بنا لیجئے۔ غلامی کے سوا کچھ نہیں چاہتا ؎

ہَوائے خلعتِ شاہی ندارم ۔۔۔ بگردن حلقۂ طوقِ غلامی

تا دیدہ رُخت عُمری سودائی تو درزیدہ ام
فارغ زتو کے باشم اکنوں کہ تُرا دیدہ ام

☆ غُلام پر آقا کی نگاہِ محبّت نے اس مقام تک پہنچا دیا کہ سینہ ایمانی کیفیات کا سمندر بن گیا اور جذبۂ محبّت سے باآوازِ بُلند کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود جُھک گئیں اور گویا ہُوئے کہ اے آقائے کائنات اِنِّی اَرْتَکَبْتُ ذُنُوْبًا کَثِیْرًا مَیں نے بڑے بڑے گُناہ کیئے ہیں۔ فَقَتَلْتُ سَبْعِیْنَ بَنَاتِیْ مَیں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں کو زندہ درگور کیا ہے۔ اُسی وقت ربِّ کریم نے سیّدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا۔

قُلْ لِدَحْیَۃِ کَلْبِیْ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ لَمَّا قُلْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ﷺ غَفَرَ لَکَ	فرما دو دحیہ کلبی کو کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم جب تُم نے کلمہ شہادت پڑھا تو مَیں نے تیری ستر سالہ زندگی کے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے

كُفُوْكَ سَبْعِيْنَ سَنَةً ط | کہ اُس وقت آپ کی عمر ستّر سال کی تھی۔ مؤلف

☆ فرمایا ربِ جلیل نے اسے جبرائیل علیہ السلام یہ ہمشکلی دحیہ کلبی سے میرے محبوب کو بڑی پسند ہے لہٰذا جب بھی تو میرا پیغام لے کر جایا کرے تو اسی شکل میں جایا کرنا۔ آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے ایک ہزار افراد نے ایمان قبول کیا۔

اداءِ صدیقی:۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو بوریا کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسا لباس ہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنے محبِّ صادق سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ فرمائیں اُنھوں نے سب کچھ اللہ سبحانہ کی راہ میں لٹا کر بوریا کا لباس پہن رکھا ہے تو ربِ کریم نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے محبِّ صادق کی اِتّباع میں ایسا ہی لباس پہنو۔ سب حاملینِ عرش اور ملائکہِ مقرّبین نے جنّتی لباس اُتار کر یہ لباس پہنے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بلا بھیجا اور فرمایا اس کے بدلے اللہ پاک عزّ شانہٗ کے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں لباس عطا کرتے ہیں۔ آپ نے لباس بدلا تو سب ملائکہ نے بھی لباس بدلے

خوشبوئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم:۔ محبت محبوب کی ہر شئی سے تعلق کا تقاضا کرتی ہے اور محبوب کی ہر شئی محب کو پیاری ہوتی ہے۔ محبتِ مصطفٰے علیہ اکمل التحیۃ واجمل الثناء ایک ایسا مصفّٰی اور شفاف چشمہ ہے جس سے تشنگانِ محبت اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ محب کی ہر ادا سے محبت جھلکتی ہے والہانہ محبت عقیدت کا اظہار اُس کی ایک ایک شئی سے ہوتا ہے۔ محبت کے انداز انوکھے اور اُس کے مظاہرے نرالے ہوتے ہیں اور اُس کی خوشبو بھی عجیب غریب ہوتی ہے۔ محبوب کی یاد کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے رخساروں پر اپنا معطّر و معنبر دستِ اقدس پھیرا تو فرماتے ہیں۔ مجھے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی جیسے ابھی ابھی آپ نے عطر کی ڈبیہ سے ہاتھ نکالا ہے۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے جب بھی معطّر و معنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا تو میرا ہاتھ آپ کے جسمِ اطہر سے مَس ہونے کی وجہ سے ایسا معطّر

ے الاسلام یہدم ما قبلہٗ کا مژدہ ملا۔ ۸

ہو گیا۔ میں تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا اور مشک سے بہتر خوشبو پاتا۔

☆ سیدہ اُمِّ سُلیم والدۂ معظّمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتی ہیں۔ میں ایک بار بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو کر خوشبو کی طلب گار ہوئی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے چند قطرات عطا فرمائے وہ میں نے شیشی میں سنبھال لئے عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ ؎ آپ کے پسینۂ معطّر سے، خوشبوئے زعفران، عنبر، مشک، اذفر اور گلاب سے بڑھ کر خوشبو پاتی ؎ "کنزالاعمال"

عطرِ جنّت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جو خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

☆ "بلسانِ مبارک سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ" جب کوئی صحابی بقصدِ حضوری حاضر ہوتا تو کاشانۂ اقدس میں نہ پاتا تو راہ میں آپکے وجودِ معطّر و معنبر کی میٹھی میٹھی بھینی بھینی خوشبو کی مہک سونگھتے ہوئے جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی گزرگاہ ہونے کے ـــــ سبب سے راہ میں بس جاتی۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی جس جس گلی و بازار، کوچہ و بازار، میں وہ خوشبو محسوس کرتے تو چلے جاتے کہ حضور اِس راہ سے گزرے ہیں وہ اپنے رسُولِ معطّر، نبیٔ مطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کو پا لیتے تو تسلّی پاتے ؎ اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ۔

کوئی جاں بس کے مہک رہی کسی دل میں تیری کھٹک رہی
نہیں تیرے جلوہ میں یکر ہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
جسے تیری صفِ نعال سے ملے دو نوالے زُلال سے
وہ بنا، کہ اُس کے اُگال سے، بھری سلطنت کا ادھار ہے

مومن اور منافق :- محبّت کی بجائے عداوت، تعریف کی بجائے تنقید، عظمت کی بجائے حقارت، عقیدت کی بجائے نفرت اور ادب کی بجائے اہانت؟ یہ کتنا تباہ کُن حال ہے۔ ایک مرتبہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" ایک دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انصار کی مجلس سے گزر ہوا۔ تھوڑا سا توقف فرمایا تو اُس جگہ دراز گوش نے پیشاب کر دیا۔ رئیس المنافقین ابنِ اُبی علیہ اللعنۃ نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا تو فرمایا آپ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر ہے۔

؎ ناپاک، نافرجام، ازلی ابدی بدبخت۔

○ غور کریں مُحبّانِ رسُول اور شاتمانِ رسُول کے درمیان جو آج تقریری، تحریری اور قولی فعلی جنگ جاری ہے یہی صدرِ اوّل میں بھی تھی اور یہاں بھی۔ مُحبّانِ رسُول سرکارِ دو عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی کی خاطر نبرد آزما ہیں اور دُشمنانِ رسُول، اہانتِ رسُول پر اَڑے ہُوئے اور مورچہ بند ہیں۔ ابنِ رَواحہ مومن اور ابنِ اُبَی منافق کے درمیان تلخی، ترشی پھر دونوں کی قوموں کے درمیان جنگ کی نوبت، رضی اللہ عنہ، عقیدتِ رسُول اور نفرتِ رسُول، احترامِ رسُول اور اہانتِ رسُول کی خاطر تھی۔ یہی عین حقیقت ہے یہی جنگ صدرِ اوّل سے آج تک برابر جاری ہے اور تاقیامت حزبُ اللّٰہ سے حزبُ الشیطان برسرِ پیکار رہیں گے ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی ﷺ سے شرارِ بُولہبی

☆ سیّدنا ابنِ رَواحہ رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مُبارک مبنی بر حق تھا اور اُن کا دن رات کا مُشاہدہ تھا کہ حضُور کا جسمِ اطہر معدنِ عطر و گلاب ہے۔ جس گلی سے حضُور گذر گئے وُہ راستہ وُہ گلی خُوشبُو سے بس گئی ؎ "تاریخِ کبیر سیّدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری"

وُہ تھا بدن یا کوئی گُل تر پھر اُس کی خُوشبُو وُہ رُوح پرور
جدھر سے گذرا بسا، وُہ رستہ، بہا پسینہ گلاب ہو کر

★ یُہ تھا تنازعہ کا باعث اور اصل سبب" ایک طرف احترامِ رسُول اور ایک طرف اہانتِ رسُول کا مُظاہرہ۔ حضُورِ اقدس ﷺ "کے پسینہ کی خُوشبُو زمین، ہوا، غبارِ راہ، گلی و بازار اور کُوچہ و دیار کو خُوشبُودار بنا دے اُس ذاتِ مُقدّسہ نے اگر درازگوش پر سواری کر کے اُس کو سراپا مُعطّر فرما دیا ہو اور اُس کے پیشاب کی حقیقت[1] کو بدل کر مُشک سے بہتر کر دیا ہو تو اس میں کیا تعجب؟ "انوارِ رضا مولانا شبنم کمال مُظفر پوری"

• اِس راہِ مُحبّت و عقیدت میں تنقید، تنقیص، اعتراض، اِعتراضِ نفرت، اہانت کی کوئی گنجائش نہیں۔ مؤلف

---

[1] رسُولُ اللّٰہ ﷺ نے غزوۂ بنی قُرَد میں ایک چشمہ پر نزول فرمایا جس کا نام بَیسان تھا۔ صحابہ نے عرض کیا ھُوَ بَیسَان نمکین شور شُدہ ہے۔ رسُولُ اللّٰہ ﷺ نے فرمایا لَا بَلْ ھُوَ نُعْمَانٌ طَیِّبٌ آپ ﷺ نے اُس کا نام بدلا تو خُداوند تعالیٰ نے اُس کی تاثیر اور مزہ بدل دیا یعنی قلبِ ماہیت اور تبدیلِ اعیان فرما دیا۔ یہ اللّٰہ کے محبُوب ہیں جن کی زبان میں تاثیرِ کُن ہے۔ "بیمثل بشر صفحہ ۸۷"

عنبر زمین عبیر ہوا اور مشک تر غبار ادنیٰ سی یہ شناخت تیری راہ گذر کی ہے

☆ جس طرح حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم اطہر کی خوشبو، دوسروں کو خوشبودار بنا دیتی ہے اسی طرح آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات "نور" غلاموں کو پُر نور بنا دیتی ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا غسالۂ وضو، غلاموں کو نور بلکہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْر بنا دیتا ہے۔

☆ حضور "نور" "صلی اللہ علیہ وسلم" کے غلاموں کے وضو کے پانی کے قطرات سے تو نوری فرشتے بنتے ہیں۔ یہ حقیر پُر تقصیر کیا عرض کرے، نہ علم نہ فہم، نہ عقل نہ عمل، نہ رنگ نہ روپ اور ثناءِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ "اللّٰہ اللّٰہ شانِ قدرتِ اِلٰہ"۔

○ فضائل و شمائل اور کمالاتِ نبی مرتبت کا کوئی ایک شمّہ بھی "نہ زبان را بیان نہ قلم را امکان" کے زمرہ میں آتا ہے بخوفِ ضخامت وطوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

ثناخوانِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جامی قدس سرہ السامی جیسا باکمال جسے حضور انور "صلی اللہ علیہ وسلم" اجازت مرحمت فرماتے وقت فرمائیں۔ "جامی سلامت روی و باز آئی" نے جب تعریف وتوصیف کے لیئے زبان کھولی تو کمالات و مقاماتِ محبوب کی انتہا نہ پاسکا اور مجسّم عجز بن کر پکار اٹھا "کجا حدیست وصفت را ہنوز آغاز مے بینم"۔ ؎

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نُوْرٍ ؎ کزو شُد نور ہا پیدا
زمین از حُبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا

اور سعدی قدس سرہٗ جیسا باکمال اور ہمہ وقت حضوری نے ساری زندگی اسی چشمۂ محبت سے سیراب ہو کر سفر در سفر گذار دی تو کنارہ نہ پاسکا تو وہ بھی جاتی دفعہ اپنی عمر کے آخری لمحات میں "جس کو بارگاہِ رسالت میں مورچھل جھلنے کی سعادت نصیب تھی" کہہ گیا ؎

ترا عزّ لولاک تمکین بس است ثنائے تو طٰہٰ و یٰس بس است
چہ وصفت کند سعدیِ نا تمام علیک السلام اے نبی والسلام

یعنی اس زندگی مستعار اور سفرِ حیات میں مقامِ کمالات کی ابتداء صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نُوْرٍ اور انتہا وَعَلَیْکَ السَّلَام، ہے۔ ابتداء بھی درود شریف سے اور انتہا بھی درود شریف یعنی اوّل آخر، ابتداء انتہاء، آغاز انجام حضور ہی حضور سے ہے اور حضور تک پہنچنا بغیر

؎ درود پاک ہو اس نور پر جس سے سارے نور پیدا ہوئے۔

درود شریف ناممکن کہ حضور ﷺ کا قرب ہی قربِ قدسی ہے۔ یعنی حضور ختمی مرتبت کا قرب ہی قربِ ربّ الارباب ہے یہ قرب اسمی و لفظی بھی ہے۔ جو مکتوب فی اللوح المحفوظ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط عزّوجلّ شانہٗ فصلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور یہ قربِ حقیقی اور معنوی بھی ہے جو اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا[1] سے ظاہر و باہر اور قربِ مُسمّٰی بھی جو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ط سے واضح ہے۔[2]

(پ۱۰ سورۃ التوبہ ۴۰) (سورۃ الضحیٰ ۳)

ضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ بِاسْمِهٖ ❁ اِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ ❁ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ

(حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

یہ قرب، مومن اپنے پیارے نبی ﷺ کا درود شریف سے پاتا ہے۔

رضائے محبوب اور تحویلِ قبلہ:

قرآنِ پاک پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج	ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا،
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ص	پس ہم پھیر دینگے تجھے اُس قبلہ کی طرف جس میں تیری رضا ہے۔

○ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَ اللّٰہُ تَنْوِیْرًا وَّ تَزْیِیْنًا لِعَدَدٍ زَیْن سنہ ہجری المقدسہ سترہ ماہ بعد یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس میں محبوب سے خطاب ہے اور کتنا حسین بیان اور اندازِ محبت سے بھرا ہے۔ محبوب تمہارا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اُٹھا ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہم ضرور بضرور تمھیں اس قبلہ کی طرف ہی پھیر دیں گے جس میں تیری رضا ہے۔ مسجد بنی سلمہ میں نمازِ ظہر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل حضور ﷺ نے کعبۃ اللہ کی طرف مُنہ پھیر لیا۔ صحابہ کرام بھی اُدھر پھر گئے جدھر

---

[1] قرب دو قسم ہے قربِ نوافل عبد ظاہر ہو اور حق باطن۔ حدیثِ قدسی وَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ وَبِيْ يَنْطِقُ اس کا شاہد ہے۔ قربِ فرائض حق ظاہر ہو اور عبد مستہلک فانی مستغرق اور باطن ہو بمطابق حدیثِ پاک اِنَّ اللّٰهَ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ ط یہ قربِ صوری اور معنوی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ مقام فنا سے بقا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۱۸۱ ملاحظہ ہو۔

☆ "از ملفوظات خواجہ خرد تذکرہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ نسیم احمد فریدی لکھنؤ"۔

[2] اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کے ساتھ اپنے نبی کا اسم ملایا۔ جس کی شہادت مؤذن پانچ وقت آذان میں دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے اپنے نام سے مشتق فرمایا۔ پس عرشِ عظیم کا مالک محمود ہے اور آپ محمد عزّوجلّ فصلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ط "ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب"

حضور نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا۔ نہ شک نہ شبہ اور نہ اِشتباہ اور کمال یہ کہ یقین کے ساتھ عین حالتِ نماز میں حضور کی اِتّباع کا ریکارڈ قائم کر دیا یہ کمال تھا صحابہ کرام کا "درجۂ کمال" میں اور صحابہ کرام بھی ربِ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ محبّتِ حقیقی کو اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائے محبوبانہ پسند آ گئی۔ تحویلِ قبلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور چاہنے سے ہوئی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مشیّت اور ارادہ اللہ سُبحانہٗ کی مشیّت اور ارادہ ہے۔ اور رضا کا مقام اِس سے بلند تر ہے۔ شبِ معراج مقامِ دَنَا پر اَفْدَيْتُ مُنْكَ عَلَيْكَ فرما کر کائنات کے مُلک و ملکوت کی ہر شئی کو محبوب کی رضا پر نچھاور کر دیا اور روزِ قیامت ربِ کریم وہی کرے گا جس پر محبوب کی رضا ہو گی۔ مزید براں قیامت کے روز بساطِ حساب و کتاب لپیٹنے (بفضلہٖ و بکرمہٖ) سے پہلے ربِ کریم اپنے محبوب مصطفےٰ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "سے پوچھے گا اَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيْتُ۔ ہاں اے میرے ربّ میں راضی ہوں تب جنّت اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے"۔ سُبحان اللہ شانِ کریمی کے قربان"۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

حکمت :- ہم "سیّدُ الانبیاء" صلی اللہ علیہ وسلم "کے نیاز مند غلام ہیں۔ ہمارا ایمان اُس نبیِّ محترم پر ہے جن کی ہر ہر ادا ربِ کریم کو پسند ہے آپ کی اَدائے محبوبانہ کا اشارہ کریمانہ ○ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ؔ (آیتِ کریمہ عظیمہ شریفہ) [1] سے ربِ کریم قبلہ بدل دے تو کیا محبوب کی

سے ذکرِ مصطفےٰ درود شریف کے انوار سے عتاب ثواب سے اور عذاب رحمت سے بدل جاتا ہے۔

---

[1] پ۲ سورۃُ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا "ادائے محبوب فدائے محبوب" اور فرمایا ہر ایک شئی کا قبلہ ہے۔ مومن کا قبلہ بیتُ اللہ، انبیاء کا قبلہ بیتُ المقدس اور ملائکہ نوری کا قبلہ بیتُ المعمور اور محبوب میرا قبلہ تیری ذات۔ کتُب سماویہ، توراۃ، انجیل اور زبور کا نزول بنی بنائی کتاب میں ہوا۔ لیکن محبوب پر جب وحی نازل فرمائی اُس کا انداز کچھ عجیب تھا ادائے محبوبانہ، کہ سیّدنا جبرائیل علیہ السلام غارِ حرا میں گئے جب کہ محبوب وہاں قیام پذیر تھے اور وحی فرمائی۔ اگر محبوب کعبۃُ اللہ میں ہیں تو وحی کعبۃُ اللہ میں اگر سفرِ ہجرت میں تو وحی وہاں اگر آپ مدینہ منورہ میں تو وحی وہاں ہوئی اگر محبوب بسترِ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہیں تو وحی وہاں نازل ہوئی۔ اور اگر حجۃُ الوداع میں قصویٰ اُونٹنی پر سوار خطبہ فرما رہے ہیں تو وحی میں

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

دعا اور نگاہ سے ہم غلاموں کی تقدیر نہیں بدل سکتی ؟" فافہم" حضور ﷺ کے غلاموں کی یہ شان ہے کہ وہ تقدیریں بدل دیتے ہیں۔ فرمایا۔ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ حَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ میری اُمّت علیہ میں ایسے بھی لوگ ہیں جن کے چہرے گرد آلود اور بکھرے بال بظاہر پریشان حال لیکن اگر کسی بات پر قسم اُٹھا دیں تو مولیٰ کریم اُن کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور اپنی تقدیر کو بدل دیتا ہے۔

حدیثِ قدسی : کلامُ اللّٰہ بزبانِ رسولُ اللّٰہ جلّ جلالہٗ فصلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَاَنَا	تمام کائنات میری رضا چاہتی اور میں تیری رضا
اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمْ	چاہتا ہوں اے محمد صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیک وسلّم،

☆ یہ مقامِ رضا کتنا عظیم شرف ہے اس شرف میں آپ ﷺ کی شانِ محبوبی جھلکتی ہے اور سرکارِ کائنات کا صدقہ اِس رضا سے خصوصاً صحابہ کبار اور عموماً اولیاءِ اُمّت کو وافر حصے ملے۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (سورۃ البیّنۃ) اَللّٰہ قادِر، قیّوم اُن سے راضی ہُوا اور وہ اَللّٰہ کریم پر راضی، اے اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سے بھی کوئی ایسا کام لے لے جس میں تیری اور تیرے محبوب کی رضا ہو بحُرمتِ النّبیّ الکریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم ؎

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ۔۔۔ خُدا چاہتا ہے رضائے محمّد ﷺ
بہم عہد باندھے ہیں روزِ ازل سے ۔۔۔ رضائے خُدا اور رضائے محمّد ﷺ
خُدا اُن کو کِس پیار سے دیکھتا ہے
جو نظریں ہیں محوِ لقائے محمّد ﷺ
اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا ۔۔۔ بڑھی ناز سے جب دُعائے محمّد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا ۔۔۔ دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمّد ﷺ

بقیہ حاشیہ

طیبہ میں اور اگر مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر میں نماز پڑھا رہے تو عین حالتِ نماز میں وحی کا نزول ہُوا ہر وہ سُورت جو مکہ معظمہ میں نازل ہُوئی وہ مکی کہلائی اور جو المدینۃ المنورہ میں نازل ہُوئی وہ مدنی کہلائی۔ حضور ﷺ، کائنات کی ہر شئی کا قبلہ ہیں شبِ معراج ربِ کریم نے فرمایا محبوب میرا قبلہ" مَا يَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ" تیری ذات شریف ہے ۔۔۔ اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ بُلْهٌ ط اکثر اہلِ جنت بھولے بھالے سیدھے سادھے لوگ ہوں گے " الحدیث المبارکہ "

۱۲

○ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۃ آل عمران ۳۱) سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات جمیع محاسن و محامد کی جامع ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس انوار و تجلیاتِ الٰہی کا مظہر اتم کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے مُحب بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اُمّت کو محبوبیّت کے مرتبہ کے حصول کا حکم فرماتا ہے "محبّت کیفیّتِ قلبی کا نام ہے۔ مَا وَقَرَ فِي قَلْبِهٖ جو چیز دل میں گھر کرے۔ اور جس کی یاد سے دِل دھڑکے وُہ محبوب ہے۔ یہاں تو بات معبودِ حقیقی کے محبوبِ حقیقی کی ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کے چہرۂ اقدس پر پسینہ مثلِ شبنم کے قطرات محبوب، جس چیز کو ہاتھ سے مَس کر دیں وُہ چیز محبوب، درِ محبوب، دیوارِ محبوب، فضا محبوب، ہوا محبوب گلی و بازار محبوب غرضیکہ وُہ محفل، مجلس محبوب، جس میں محبوب کا ذِکر ہو۔ یہ فیضِ محبوبیّت ربِ کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو بھی عطا فرمایا۔ جس پر نگاہ پڑ گئی وُہ غار محبوب، پہاڑ محبوب، وُہ شجر محبوب، حجر محبوب، و چشمہ تا ختم محبوب "ایسے محبوب پر درُود ہوں۔ ایسے رسُول پر سلام ہوں۔"

☆ اُمّ المؤمنین سیدہ اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں۔ جبلِ احُد کی زیارت کو جایا کرو اور اُس کی جھاڑیوں کے پھل کھایا کرو۔ اگر پھل نہ ہوں تو پتے ہی کھایا کرو کہ یہ وُہ پہاڑ ہے جن پر اللہ سبحانہٗ کے محبوب کی نگاہیں پڑی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدُوم میمنت سے نوازا گیا یہ محبوبِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" سے محبّت کرتا ہے اور حضور اُس سے محبّت کرتے یہ ایک جنّتی پہاڑ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ "

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں — جدھر جدھر سے وُہ شفیعِ عاصیاں گذر گئے
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک — وہاں وہاں سحر ہُوئی جہاں جہاں گذر گئے

اُمتی کو اِتباع سے جو انعام ملا وُہ کتنا کمال تحفۂ محبّت ہے۔ شجر حجر، غار پہاڑ، قطرہ دریا، چشمہ، چرند پرند سب اُس سے محبّت کرتے ہیں اور محبّت کی خوشبو مُحِب کو آ ہی جاتی ہے۔

خواجہ اُویس قرنی:۔ محبوب مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اِنِّی لَاَجِدُ رِیْحَ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ (تہذیب التہذیب)	تحقیق میں رحمٰن کی خوشبو یمن کی طرف سے پاتا ہُوں۔

☆ پُوچھے کوئی صُہیبؓ بلالؓ و اُویسؓ سے — حُبِّ نبی سے زندگی کیسی سنور گئی

نسیمِ رحمان، محبُ " ﷺ " کو آئی۔ یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوب اُویس قرنی ہیں۔ جن کا ذکرِ پاک ربُّ العزّت کے محبوب مسجدِ نبوی شریف کے منبرِ منیف پر بوقت خطبہ جمعۃ المبارک میں فرما رہے ہیں یہ عنبری خوشبو حُبِّ مُصطفیٰ کی خوشبو تھی۔ جو یادِ مُصطفیٰ " ﷺ " درود شریف سے ملتی ہے۔ "الدُّر المدنی شرح المعنی العدنی لِملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

بُوئے جانِ من آید از سُوئے عدن — از دمِ جان پرور اُویس قرن
سر بمہرِ دوستی اُویس قرن — بے خطا چوں نامہ مُشکِ خُتن

سُہیل یمنی کو حضور " ﷺ " کی طرف سے محبّت کا تحفہ خرقہ عطا ہُوا۔ صاحبین کریمین سیّدنا عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اُن سے کہنا کہ پہن کر میری اُمّت کے لیے دُعائے مغفرت کریں۔ آپ چشمۂ مُصفیٰ پر وضو فرما رہے تھے کہ مُلاقات ہُوئی اور خرقہ کو آنکھوں سے لگایا اور مُصلّیٰ لیا اور دُعا میں مصرُوف ہو گئے اب معبُود اور عابد، خالق اور بندہ کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں حکم ہُوا تیری دُعا سے ایک ہزار اُمّتی کی بخشش کی عرض کیا آور حکم ہُوا دس ہزار، عرض کیا آور حکم ہُوا مُضر اور ربیعہ کی بکریوں کے بالوں کے برابر بخشش کروں گا۔ یہ راز و نیاز محبّ اور محبُوب کے درمیان تھے سُبحان اللہ کیسا پیارا اندازِ محبّت کہ اتنے میں صاحبین کریمین رضی اللہ عنہما نے آواز دی تو فرمایا اچھا مرے مولیٰ کی یہی مرضی تھی " مرضیِ مولیٰ از ہمہ اَولیٰ " فللّٰہ الحمد۔

○ اے اُویس! قرن کے باشندے! تُو کتنا پیارا ہے اور اے اُمّتِ مُصطفویہ کے حضرا! جن کے پاس خرقہ دے کر صاحبین کریمین کو بھیجا گیا، تُو کتنا محبوب ہے اور یہ خرقہ، تبرک کتنا مُبارک ہے اور یہ تیری سرزمین جہاں خرقہ عطا ہُوا وہ خطۂ اَرضی کتنا بابرکت ہے اور تیرا دُعا مغفرت کرنا یہ ندرانہ ہے بارگاہِ محبُوب میں اور وہ لمحات کتنے عظیم تھے میں تُو نے اُمّتِ مرحُومہ کے لیے دُعا کی جو عرش پر محبّ نے سُنی اور فرش پر محبُوب

ف مقامِ محبّت میں بُعد، بُعد نہیں رہتا۔ قُرب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر ماہِ قرن سُہیل یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آفتابِ رسالت " ﷺ " سے دُور تھے لیکن بباطن قریب اور ہمہ وقت صاحبِ حضور تھے۔ منہ غفرلہٗ

۵

نے "عزّ و جلّ ﷺ" اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ! مجھے بھی مُضر اور ربیعہ کی بکریوں کے برابر معہودہ مغفورہ اُمّت سے ایک بکری کے کھُر کے ایک بال میں شمار فرما دینا۔

قرنہا اندر سجود آمد زمین در ہر زمن	بایزید اندر خُراساں یا اویس اندر قرن
ایں چنیں فرمودہ وصفش مصطفےٰ	از یمن مے آیدم بوئے خدا

○ آپ قافلۂ عشق کے سالارِ اعظم ہیں۔ آپ کا ذِکر، عشق و محبت کا ذِکر ہے جو تاقیامت مُحبّانِ رسُول کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرتا اور گرماتا رہے گا۔ آپ کو بکثرت درود شریف، ذاتِ رسُول ﷺ میں فنا ہوگئی تھی اور ہر وقت اِستغراق، حضوری اور دیدار مُیسّر تھا۔ آپ مستور اَولیاء کرام سے ہیں۔ دُنیا میں بھی مستور اور قبر بھی مستور اور قیامت کے روز بھی مستور ہی اُٹھیں گے کہ ربِّ کریم عزّ اسمہٗ آپ کے ہم شکل ایک ہزار فرشتوں میں اُٹھائے گا یعنی اَوْلِیَآءِیْ تَحْتَ قَبَآءِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ عله کی کمال تفسیر ہوں گے اور قُبّاءِ رحمانی اُوڑھے داخلِ خُلدِ ارم ہوں گے۔
حدیث قدسی شریف

☆ سلسلہ عالیہ اُویسیہ کا فیضان بغیر کسی ظاہری بیعت آپکی قبر مُطہر و مُعطر سے تاقیامت جاری رہے گا اور یہ نسبت اُویسیہ درود شریف سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن پر بعنایت عنایات فرماتا ہے۔ اِس نسبت سے بڑے بڑے عله۲ اولیاء مستفیض ہوئے ہیں۔

حدیثِ قدسی : کلام اللہ بزبانِ رسُولُ اللہ عزّ وجلّ و صلّی اللہ علیہ وسلّم ط

اُدْنُوْا اَحِبَّآءِیْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ	حُکم ہوگا میرے مُحب میرے قریب آجائیں فرشتے

عله میرے اَولیاء میرے دامن میں چھپے ہوئے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ انبیاء علیہم السّلام اپنے اعلانِ دعویٰ، اُسوۂ حسنہ اور تائیدِ منَ اللہ اور معجزات سے پہچانے جاتے ہیں۔ مگر اولیاء کی پہچان مُشکل ہے۔ جس طرح اللہ سُبحانہٗ کی ذات اپنی قدرتوں کے پردہ میں اور کلام اللہ نے کلام نفسی کو قرآنی الفاظ میں چھپا رکھا ہے۔ اِسی طرح مُقرّبانِ بارگاہ جامۂ بشریت میں چھپے رہتے ہیں۔ اِن کے سینہ میں انوار اور اسرارِ الٰہی مستور ہیں جس سے یہ پہچانے نہیں جاتے اور یہی اللہ سُبحانہٗ کے دامن میں چھپنے کا مفہوم ہے۔ ۱۲ منہٗ ستر اللہ عیوبہٗ ط

عله۲ حضرت ابوالحسن خرقانی نے سیّدنا بایزید بسطامی کے وصال کے ایک سو سال بعد انکی قبر سے فیض پایا اور حضرت بایزید بسطامی نے سیّدنا امام جعفر صادق کی قبر اطہر سے نسبت اُویسی میں فیض پایا۔ السیّد محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری نے جناب رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے یہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ پایا۔ جو کہ آپ کا اپنا طریقہ ہے ۱۲ منہ ستر ربہٗ ط

مِنْ اَحِبَّآئِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلْفُقَرَآءُ وَالْمَسَاكِيْنَ ط

عرض کریں گے کون محب؟ فرمائے گا اللہ تعالیٰ فقراء اور مساکین لوگ۔

○ دُعا:۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُعا فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ ط۱

خوشبوئے محبت:۔ سیدنا بایزید طیفور، بسطامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی ایک دفعہ رَے اور خرقان کے مقام سے گزرے تو فرمایا مجھے یہاں ایک شہنشاہِ طریقت، اَللہ کے بندے، کی خوشبو آرہی ہے۔ (اور زاوِ ولی قطب الارشاد) خوشبو وہاں ہوگی جہاں پھول ہوگا وہ ایک غیبی پھول ہے۔ جو گلستانِ رسالت اور چمنستانِ نبوت میں کھلے گا۔ جس کی آج مجھے خوشبو آرہی ہے اور جس کی نکہت اور بھینی بھینی خوشبو کی مہک سے سارا عالم معطر ہوگا۔ عرض کیا گیا وہ کون ہیں تو فرمایا میرے وصال کے سو سال بعد پیدا ہوں گے۔ اُن کا نامِ نامی اسمِ گرامی سیدنا ابُوالحسن علی ہوگا اور آپ کی شکل و صورت، حلیہ مبارک، ڈاڑھی مبارک (ولادت ۳۵۲ھ) زُلفیں، قد اور عمر تک بیان فرما دیا۔ شریعت و طریقت کے مدارج اور مقامات کو بھی ظاہر اور منکشف کر دیا اور فرمایا وہ باغِ طریقت ”رسولیہ نقشبندیہ مجددیہ“ لگائیں گے۔ اِس باغ کے رنگ برنگے غنچے اور پھول ”اَولیاء“ رہتی دُنیا تک قائم اور درود شریف کے انوار سے شگفتہ رہیں گے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۲ اَللّٰہُ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَالشَّہَادَۃِ نے حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے غلاموں کی نگاہوں سے قُرب و بُعد زمانی و مکانی عالمِ ارواح تک کے پردے

---

۱ اُنکی علامت دُنیا سے اعراض۔ رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ذِکر پر خوش ہونا اور درود شریف سے لذت پانا ہے۔

۲ اَولیاءِ کرام کی عالمِ ارواح، عالمِ دُنیا، عالمِ برزخ اور عالمِ قیامت تک دوستیاں قائم ہیں۔ وہ ایک قبر سے فیض لیتے دیتے اور زائرین کی مہمان نوازیاں کرتے دُعائیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور عالمِ قبر کی ایک دوسرے کے دوست اور مقامات سے باخبر ہیں۔

☆ شہنشاہِ طریقت، شہنشاہِ ولایت کی بارگاہ میں۔ حضور داتا گنج کے مزارِ مقدس پر شہنشاہِ ولایت ہند خواجہ اجمیری رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِمَا نے چلّہ کشی کی ظاہراً باطناً فیض سے مالا مال ہوئے اور واپسی پر فی البدیہہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اُٹھا دیئے اور آپ نے اُن کا پورا حال ستّو سال پہلے معلوم کر لیا اور فرمایا وُہ میری قبر کے "طریقہ عالیہ اُویسیہ[1] کے مُطابق" فیض سے تکمیل ولایت کریں گے۔" اَللّٰہ اَللّٰہ شانِ اولیاءِ کرام" مزارات

بقیہ حاشیہ

نذرانۂ عقیدت پیش کیا ۔ اِس شعر سے شانِ "کلامُ المُلوک مُلوکُ الکلام" عیاں ہے ؎

گنج بخش، فیضِ عالم، مظہرِ نُورِ خُدا | ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما

☆ حضور غوث الثقلین قدّس سرّہٗ نے عالمِ شہود میں سماعت فرمایا اور جواباً ارشاد فرمایا ؎

ہم زمانہ گر بُدے بُودم علی ہجویر را | تازہ بیعت کردمے بر دستِ آں بیضا لقاء

☆ شہنشاہِ بغداد الشیخ عبدالقادر جیلانی (وصال ۵۶۱ھ) کی قبرِ انور پر شہنشاہِ بُخارا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بُخاری قدّس اللّٰہ اَسرارہما (وصال ۷۹۱ھ) حاضر ہو کر مراقب ہُوئے تو سرکارِ غوثیت مآب نے بھرپُور توجہ فرمائی۔ تو آپ عرض کناں ہُوئے۔

اے دستگیرِ عالم دستِ مرا بگیر | دست چُناں بگیر کہ گویند دستگیر

تو مسندِ نشینِ غوثیت نے خُوش ہو کر قبر سے جواب مرحمت فرمایا ؎

اے نقشبندِ عالم نقش مرا ببند | نقشے چُناں ببند کہ گویند نقشبند

[1] نسبتِ اُویسیہ :۔ مشائخ طریقت، کُبرائے حقیقت کو نسبتِ اُویسیہ میں بلاواسطہ مُرشد رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی عنایت کی گود میں پالتے ہیں۔ جس طرح خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پالا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اکثر مشائخِ عظام سُلوک میں اسی نسبت کے پروردہ ہیں۔ درُود شریف سے ولایتِ مُحمّدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام جو تمام ولایتوں کی جامع ہے بہت جلد پالیتے ہیں۔ نُورُ القمرِ مُستفادٌ مِن نُورِ الشّمس۔ ورد اَللّٰہ جلّ ذِکرہٗ کے وقت اس کا نُور مانند قرصِ شمس نظر آتا ہے۔ یہ نُور جلالی اور شمس بھی جلالی ہے۔ بوقتِ درُود خوانی نُور شکل قرصِ قمر نظر آتا ہے کہ درُود شریف جمالی اور اُس کا نُور بھی جمالی ہے۔

☆ لطائفِ خمسہ۔ لطیفۂ رُوح کا نُور سُرخ، لطیفۂ سِرّ کا نُور سفید، لطیفۂ خفی کا نُور سرمئی۔ لطیفۂ اخفیٰ کا نُور سبز ہے۔ یہ سب درُود شریف کے نُور کے ظہُورات ہیں۔ یاد رہے۔ غنچہ میں خُوشبُو بند ہوتی ہے جب وُہ کھلتی ہے تو خُوشبُو اور رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ اِسی طرح جب درُود خوانی سے دل کا غُنچہ کھلتا ہے تو پھر بدن لباس اور پسینہ سے خُوشبُو پُھوٹتی ہے تو درُود شریف کا نُور رحمت کے بادل سے پھُولوں اور برف کے سفید گالوں کی شکل میں برستا ہے۔ قدوۃُ الاولیاءِ مُتاخّرین سائیں توکّل شاہ نقشبندی مُجدّدی طَابَ اللّٰہُ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ فرمایا کرتے جب میں درُود شریف پڑھتا ہوں تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رُوح مُبارک خوش ہو کر میرے گلے میں درُود شریف کے اَنوار کے پھُولوں کے ہار ڈالتی ہے اور تربیّتِ رُوحانی کرتی ہے۔" بلفیضِ ذخیرہ

۱۲ منہٗ نوّر اللہ قلبہٗ وصدرہٗ بنورِ الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّد الاَنام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ط

"صفحہ ۵۵۸ ملاحظہ ہو"

۴

اور قبورِ اولیاءِ عظام انوارِ فیضانِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے چشمے ہیں۔ زائر گوہرِ مراد سے اپنے اپنے دامن بھرتے ہیں اور کبھی بھی ناکام اور نامراد واپس نہیں لوٹتے۔

☆ یہ فقراء و مساکین[۱] محبانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ جن کی محبت اُمت کے دلوں میں ڈال دی گئی ہے اِن درویشوں کی محبت اصلِ دین اور جنت کی کنجی ہے۔ اولیاء اللہ جب مَنْ كَانَ لِلّٰهِ کی منزل طے کر کے كَانَ اللّٰهُ لَهٗ (الحدیث) کے مقام پر فائز ہوتے ہیں تو اُن کی نگاہ میں ماضی اور مستقبل کا زمانہ حال کی طرح بن جاتا ہے اور وہ اللہ پاک کے نور سے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔ خوشبو سونگھ لیتے ہیں۔ اُن کی نگاہ لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے اور احوالِ قیامت اُن کے سامنے ہوتے ہیں "کہ نور کے لئے کوئی شیٔ حجاب نہیں ہوتی"

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام "بروایت حضرت حارث بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"مسلماً جامع کبیر میں اس حدیث پاک کو خاتم المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا۔"

☆ سیدنا حارثہ بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ فرماتے ہیں۔ ایک بار علی الصبح نبی الرحمۃ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پوچھا يَا حَارِثَةُ كَيْفَ اَصْبَحْتَ اے حارثہ تم نے صبح کس حال میں کی؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا ط فرمایا تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

قَالَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرْشِ رَبِّىْ بَارِزًا كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغَوْنَ فِيْهَا ط	عرض کیا گویا میں عرشِ الٰہی کو دیکھ رہا ہوں ظاہرًا گویا جنتیوں کو جنت میں داخل ہوتے اور گویا میں دیکھ رہا ہوں دوزخیوں کو آگ میں۔ شور مچاتے۔ واویلا اور جزع فزع کرتے۔

○ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ۸ بہشت اور ۷ دوزخ میرے سامنے ہیں۔ میں جنتیوں کو پہچانتا ہوں اور دوزخیوں کو بھی جیسے مچھلی اور چیونٹی کو۔ آگے چپ رہوں یا عرض کروں

[۱] فقراءِ صحابہ سادا تنا خبیب، عبداللہ ذوالبجادین، ابوذر غفاری، ابودرداء، بلال حبشی عمار بن یاسر اور ابوہریرۃ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقراءِ اولیاء میں جو اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ والے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کو اتباع اور محبت قرآن السعدین نصیب ہوا کہ "حبِّ درویشان کلید جنت است" صحابہ صُفّہ کی تعداد ستر تھی۔ ۱۲ منہ عفر لہ ولوالدیہ ط

۶

تو حضور ﷺ نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ چپ رہو اور فرمایا اَصَبْتَ فَالْزَمْ ٹھیک ہے اسی پر قائم رہو۔[1] "فقہ اکبر مطبوعہ مراد آبادی سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔

○ آفتابِ نبوت کے ذرّوں کی نگاہ کا یہ حال ہے کہ جنت سات آسمانوں سے اوپر دوزخ سات زمینوں کے نیچے اور عرش و فرش سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں تو آفتابِ کونین "ﷺ" کی نگاہِ پاک کا کیا عالم ہو گا۔ حضور ﷺ پر درود شریف کی مواظبت سے یہ مرتبہ اولیاءِ کاملین کو عطا ہوا۔ "سبحان اللہ"

[1] بعض ضعیفُ الایمان وَالبُنیان "الحدیث" کو ضعیف کہہ کر انکار کرتے ہیں اور مزید برآں کہ شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اُن کو اس مندرج حدیث قدسی پر غور کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ ہدایت کی راہیں کھلیں حضور علیہ اجمل الصلوٰۃ وَاکمَلُ السّلام کی ذات معہ ہمہ صفات، اَللہ تقدّس وتعالیٰ مبدأ فیّاض کی عطا ہیں۔ آپ "ﷺ" سے جس علم و فضل اور شفاعت کا ظہور ہے یا ہو گا وہ سب اَللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے ارادہ مشیّت امر اور رضا سے ہے مختصرًا الفاظ میں آپ "ﷺ" اَللہ تعالیٰ کے مَظہرِ کل ہیں۔

حدیثِ قدسی۔ کلامُ اللہ بزبانِ رسُول اللہ "عزّ وجلّ و صلّی اللہ علیہ وسلّم" "صحیح البخاری"

☆ اَللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے اور جن چیزوں سے میرا بندہ مجھ سے قرب چاہتا ہے اُن میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں۔ بعد ازاں میرا بندہ نوافل سے میرا قرب چاہتا ہے تو میں اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگ کر کسی بُری چیز سے بچنا چاہتا ہے تو میں اُسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

☆ اِس حدیثِ پاک کا مفہوم یہ کہ صفاتِ بشریہ سے نکلنا اور صفاتِ حقّہ سے متّصف ہونا۔ اہلِ عرفان کے نزدیک فنا فی اللہ سے بقا باللہ کا مقام مراد ہے اَللہ تعالیٰ کی صفات سمع، بصر اور قدرت کے انوار بندہ کی سمع، بصر اور قدرت میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وہ اَللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے وہ نورِ الٰہ سے سنتا، دیکھتا، پکڑتا اور چلتا ہے۔ اولیاء کے یہ مقام حضور "ﷺ" کی نگاہِ فیض سے ہیں اور حضور ﷺ سے یہ کمالات مظہرِ ذات وصفات اَللہ تبارکَ وتعالیٰ سے ہیں۔ فقیر عفی عنہ کی اِس توجیہہ سے متشکّکین کے شک زائل ہو جانے چاہیئں وَالسّلام علیٰ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

علامتِ محبّت :- محبت آنکھ میں رقت، دل میں کیفیت اور جسم وجان میں وجد لاتی ہے۔ ان سب پر غلبہ ہو تو فانی فی المحبۃ اور جب اس میں محویت اور استغراق ہوتا ہے تو اسی کا نام عشق[1] ہے۔ محبّت، محبوب کی اِتّباع کا ثمرہ اور عطیۂ خداوندی ہے۔ اس

المحبۃ ثمرۃ المتابعۃ

بقیہ حاشیہ

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى○ (سورۃ طٰہٰ ۴۷) وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ عَلٰى وَجْهِ الْكَمَالِ ط

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مدینہ منوّرہ میں سحری کے وقت مکّہ معظّمہ سے بنی کنانہ کے ایک شخص کے استغاثہ کی آواز مسافتِ بعیدہ سے سُن لی اور نصرت سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہ یکی معنیٰ بِیْ یَسْمَعُ کے

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ الکسوف میں جنّت جو "سات آسمانوں کے اوپر" اور دوزخ "جو سات زمینوں کے نیچے" کو ملاحظہ فرمایا اور ہاتھ مبارک اونچا کر کے جنّت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ بھی فرمایا یہ مفہوم ہے بِیْ یَبْصُرُ کا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ط

☆ حضور نے صلی وسلم علیہ کے ہاتھ کو یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (سورۃ الفتح ۱۰) سے اپنا ہاتھ فرمایا اور غزوۂ اُحد میں کنکریاں پھینکنے اور مارنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورۃ الانفال ۱۷) یہ مطلب ہے بِیْ یَبْطِشُ کا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ط

☆ حضور علیہ التحیۃ والثناء شبِ اسراء کے دولہا نے سالوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لمحہ میں شبِ معراج کو طے کیا یہ مقصد ہے بِیْ یَمْشِیْ کا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

☆ فلہٰذا عقیدہ اہلِ سنّت وجماعت کے مطابق علمِ غیب، حاضر ناظر، مختارِ کُل، شفاعت اور قدرت یہ سب اللہ سبحانہٗ کے نور کے ظہور ہیں جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات میں سے ظاہر ہوئے اور اولیاء سے ان کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انوار سے ہوا نیز مسافتِ بعیدہ سے درود شریف کی آواز زمینی یا آسمانی، قلبی یا لسانی اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا دیتا ہے۔ بذریعہ بِیْ یَسْمَعُ کشف، وحی، فرشتہ یا ہوا وغیرہا جیسے سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام نے ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق چیونٹی کی آواز تین میل سے سُن لی یعنی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اُن تک یہ آواز بذریعہ ہوا پہنچا دی اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اکیلی ذاتِ پاک میں یہ جملہ صفات جمع فرما دیں۔ اَللّٰهُ يَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ط

[1] اَلْعِشْقُ نَارٌ تُحْرِقُ مَاسِوَآءَ الْمَحْبُوْبِ ط عشق ایسی آگ ہے جو ماسوائے محبوب کے سب کچھ جلا دیتی ہے۔ عشق جلال ہے اور محبت جمال۔ عشق سورج ہے اور محبت چاند۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ ۵

کی توفیق سے عطا ہوتی ہے۔ محبت کسبی نہیں وہبی ہے محبت میں جمال ہے اور شبنم کی سی ٹھنڈک۔ عشق میں جلال۔ غلام جب اپنے محبوب ﷺ پر درود پاک پڑھ کر اس بحرِ محبت میں غوطہ زن ہوتا ہے تو پھر اس کا ہر کام سُنّتِ مصطفوی کی رنگن میں از خود ڈھل جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں سُنّت کا نقشہ نظر آتا ہے۔ عامل بالسُّنّت ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ محبت میں کامل[1] ہے۔ ورنہ محبت خام اور بے عملی کی تصویر اور یہ کیفیت بے عملی، دعوائے محبت کی تغلیط ہے۔ عشق مصطفےٰ تو مومن کی میراث اور سرمایۂ حیات ہے

میری ہر ہر ادا سے یا نبی سُنّت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

○ مسئلہ :- اللہ جلّ شانہٗ کو عاشق یا معشوق کہنا عند الشریعت منع ہے۔

☆ فرع میں اصل کا رنگ اور تاثیر ہوتی ہے اور خلیفہ[2] وہ ہوتا ہے جو سیرۃً و صورۃً اصل کی مانند ہو۔ فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے۔ حضور ﷺ ہی ہر کمال کی اصل میں فافہم

☆ چکور عاشق ہے چاند کی۔ چکور کو ہی چاند کا نور نظر آتا ہے چمگادڑ کو نہیں۔

☆ چاند نور ہے اور چکور نوری ☆

☆ بلبل عاشق ہے پھول کی۔ بلبل کو ہی پھول کی خوشبو آتی ہے۔ بھڑ کو نہیں۔

☆ پھول لطیف ہے اور بلبل جسم لطیف ☆

☆ پروانہ عاشق ہے شمع کا، پروانہ کو شمع میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے بھونڈ کو نہیں

☆ پروانہ میں ساز ہے اور شمع میں سوز ☆

○ محبوبِ کائنات ﷺ "گلستانِ قدرت کے پھول ہیں۔ کی خوشبو سُنّیوں کو آتی ہے۔ غیروں کو نہیں۔ خوشبوئے محبت کا تعلق جسم و روح دونوں سے ہوتا ہے ؎

[1] پھل پکنے پر قدرت سے شیرینی اور مٹھاس پاتا ہے تو پھر خوشبو اور رنگ کا ظہور ہوتا ہے۔ خام پھل کا یہ نصیب نہیں۔ تقویٰ پر پختگی سے چہرہ پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے تو پھر خوشبوئے محبت آتی ہے تو یہ خوشبو زمان و مکان کی حدوں سے گزر جاتی ہے۔ نسبت والے اس خوشبو کو پا لیتے ہیں۔ غیروں کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

[2] خلیفۃُ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق اکبر خلیفۃُ اللہِ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت و صورت کے نمونہ اور کمالات صوری و معنوی کی فرع تھے۔ موجوداتِ عالم کا ہر کمال، اصلِ کائنات کمالاتِ محمدی سے ہے" صلی اللہ علیہ وسلم"

کہیں حسن بن کے رسول میں، کہیں رنگ بن کے وہ پھول میں " صلی اللہ علیہ وسلم "

کہیں نور بن کے رسول میں، وہ جلوہ اپنا دکھا گئے " صلی اللہ علیہ وسلم "

☆ سیدنا یوسف کی خوشبو سیدنا یعقوب علیہما السلام کو آتی ہے بھائیوں کو نہیں اور ولیوں کی خوشبو ولیوں کو آتی ہے نجدیوں کو نہیں۔

○ قرآنِ عزیز میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا ارشاد اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ "سورۂ یوسف" مجھے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آرہی ہے۔ سبحان اللہ، سیدنا یوسف علیہ السلام کی یہ خوشبوئے محبت تین سو میل دور اور اسّی سال بعد آگئی۔ میدانِ محبت میں قرب و بعد زمانی و مکانی کے فاصلے کتنے سمٹ جاتے ہیں۔ اِدھر کُرتا باعثِ نورِ چشم بنا اور اُدھر خرقہ اُمت کی بخشش کا سبب بنا۔ محبوب کی خوشبو تکمیلِ محبت کے بعد آہی جاتی ہے شرط یہ ہے کہ محبت صادق ہو اور نسبت پختہ اور ولیوں کی خوشبوءِ محبت ولیوں کو آتی ہے۔

☆ خواجہ خواجگان شہنشاہِ اولیاء نقشبنداں السید محمد بہاؤ الدین بخاری کی ولادت باسعادت (ولادت ۷۱۸ھ) کی خبر حضرت بابا محمد سماسی قدس سرہما الغفاری نے آپکے وطن مالوف بخارا میں جاکر دی کہ مجھے یہاں ایک مردِ کامل کی خوشبو آتی ہے۔ جو امام الطریقت، پیشوائے شریعت ہوگا اور آپ کی ولادت پر جب گود میں لیا تو فرمایا یہی وہ فرزند ہے اور اپنے خلیفہ سید امیر کلال قدس سرہٗ سے فرمایا اس کی تربیت غور سے کرنا حق ہے " ولی را ولی مے شناسد۔" (اسم گرامی خواجہ شمس الدین بخاری)

محبت اور اُس کا مقام :- مومن کی مومن سے محبت، کعبۃ اللہ سے محبت قرآن سے محبت، دین سے محبت، صحابہ کرام سے محبت اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اللہ کے لئے ہے لیکن مومن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اللہ ہی کی محبت ہے[1] ثَبَّتَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی عَلٰی مَحَبَّۃِ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ الَّتِیْ ھِیَ عَیْنُ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَزَّ اِسْمُہٗ، فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

○ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ "سورۂ آل عمران ۳۱" اِتباع[2]، ادب اور محبت سے حضور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں اپنی صفتِ رحیمی سے رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے گا اور تم اُس کے دُنیا و آخرت میں محبوب بن جاؤ گے۔

۵

[1] رسول اللہ کی محبت عین اللہ کی محبت ہے اس میں ذرہ بھر تفاوت نہیں۔ ہم سب کو اس پر ثابت رکھے فصلی اللہ علیہ وسلم۔

[2] حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

حدیثُ الحبیب علیٰ صاحِبِہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ ط

☆ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ط | جو مجھ سے محبت کرتا ہے وُہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا[1]

یَا سَاکِنَ اَکْنَافِ طَیْبَۃَ کُلُّکُمْ ۔۔۔ اِلَی الْقَلْبِ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ حَبِیْبٌ

مَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ ۔۔۔ وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَّالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً وَّافِیًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا ط

بقیہ حاشیہ

[1] اِتباع کے سات درجے ہیں۔ درجۂ اوّل تصدیقِ قلبی کے بعد احکامِ شرعیّہ کا بجا لانا اور سُنّتِ سَنیّہ کی متابعت کرنا۔ جبکہ اِس زمانہ کے عُلمائے ظواہر اس مقام پر ہی ٹھہر گئے۔ درجۂ دوم حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے اقوال سے اعمالِ باطنی مثلاً خشیتِ الٰہیّت، اخلاص، احسان کی طرف سعی کرنا درجہ سوم حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے احوال، اذواق اور مواجید پر مجاہدہ، "استقامت علی السُّنّۃ" سے حصولِ فیض کرنا۔ یہاں سالک ایک عجیب کیفیت اور سُرور پاتا ہے اور نفسِ لوّامہ، نفسِ مُطمئنہ بنتا ہے۔ درجہ چہارم سُنّتِ سَنیّہ کی کامل مُکمّل متابعت اور بدعتِ حَسنہ، سَیئہ، اِسمی، رسمی سے کُلّی اجتناب یہ مقام عُلمائے راسخین کیلئے مخصُوص ہے۔ درجہ پنجم کمالاتِ نبوّت کے انوار سے حصولِ فیض کرنا۔ یہ محض فضلِ ربّی سے ہے۔ درجہ ششم اِن کمالات کی اِتباع جو مقامِ محبُوبی سے خاص ہیں یہ ہوش در دَم، نظر بر قدم اور سفر در وطن کا ہے۔ "خواجہ عبدُالخالق غجدوانی علیہ الرّحمۃ"۔ درجہ ہفتم متابعت کے تمام درجات کا جامع ہے۔ اِس میں تصدیقِ قلبی بھی ہے اور تمکین بھی۔ نفس کا ٹھہراؤ اور قلب کا اطمینان بھی ہے۔ قالب اور نفس "جسم"، عالمِ خلق کا لطیفہ ہے اور عالمِ خلق قُربِ نبوّت سے ہے۔ لطائفِ خمسہ قلب، رُوح، سِرّ، خفی، اخفیٰ عالمِ امر سے ہیں۔ عالمِ امر "رُوح" قُربِ ولایت سے ہے۔ عالمِ امر فضائلِ طریقت اور عالمِ خلق اعمالِ شریعت سے متعلق ہے ☆ شرعی اُمور تکبیرِ اُولیٰ کا امام کے پیچھے پالینا تجلیات و ظہورات سے اور خشوع خضوع سے سجدہ پر نظر شہود و مشاہدے سے بہتر ہے۔ زکوٰۃ کا ایک حبّہ ادا کرنا لاکھوں صدقات سے افضل ہے لہٰذا عالمِ امر سے عالمِ خلق کا بہر جہت افضل ہونا ثابت ہے پس فَاتَّبِعُوْنِیْ سے مقصُود اِتباعِ عاشقانہ "شریعت" اور نسبتِ نبوی "طریقت" سے فیض پذیر ہو کر درجہ محبُوبیت حاصل ہوتا ہے۔

لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ ۔۔۔ فَاِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

[2] اے اطرافِ طیبہ کے رہنے والو! تم سب میرے دِل میں محبُوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی وجہ سے محبُوب ہو۔ میرا دِل شہر کی محبّت میں نہیں پھنسا وُہ تو شہر کے رہنے والے کی محبّت میں ایسا ہُوا ہے۔

۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازواجُ النبی ﷺ پر درود و سلام

عَلَیْہِ وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

قرآنِ پاک : پ ۲۱ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۶

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ " بمعنیٰ اَقرب "	یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ قریب ہے۔ یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ لگاؤ ہے۔
وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ ط	آپ " ﷺ " کی بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قربِ خاص ہے کہ خود اُن کی اپنی جانوں کو بھی حاصل نہیں۔ اُمَّہٰتُہُمْ کی کتنی پیاری اور پاکیزہ اور محبت آمیز نسبت ہے۔ ھُمْ کی ضمیر کا مرجع مؤمنین ہے جو مومن ہیں اُن کی مائیں۔ اُمّہاتُ الاُمّۃ نہیں فرمایا کیونکہ اُمتِ دعوت میں کافر، مُشرک اور اَشرار بھی تھے اُن کی نفی کر دی۔ نبی ﷺ مؤمنین (اُمتِ اجابت) کے رُوحانی باپ اور آپ کے ازواج پاک مؤمنین کی رُوحانی مائیں " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ط " ہیں ۔

☆ نصِ قطعی میں " اَلنَّبِیُّ " ﷺ " کے شرفِ نبوت کے ساتھ " ازواجِ مطہرات " رُوحانی ماؤں " کی تجلیل و تکریم کو بیان فرمایا اور تکمیلِ ایمان کو اُن کے ادب و تعظیم کے ساتھ مُنضم کر دیا تو قرآنی آیتِ کریمہ کی رُو سے اَزْوَاجُ النَّبِیِّ کو وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ (سورۃ النور ۲۶) کی مبارک صفت سے متصف اور فرمایا جیسے پاک مرد ایسی پاک بیبیاں اور اُمّہاتُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن پر بالتبع

☆ فضیلت ازواجِ مطہرات میں تین قول ہیں۔ ۱۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ۲۔ سیدہ عائشہ صدیقہ الکبریٰ ۳۔ سکوت

☆ بعض علماءِ محققین نے تصریح فرماتے ہوئے لکھا کہ: ازواجِ مطہرات میں سب سے افضل کون ہیں تو فرمایا عائشہ صدیقہ کہ خدیجۃ الکبریٰ کا نکاح محمد بن عبداللہ سے ہوا اور عائشہ صدیقہ کا نکاح محمد رسول اللہ سے ہوا۔ جتنا فرق ابنِ عبداللہ اور رسول اللہ میں ہے۔ اتنا فرق عائشہ صدیقہ اور خدیجۃ الکبریٰ میں ہے۔ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الصَّلٰوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَلْفَ مَرَّاتٍ ط وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَصْوَبُ ط

صَلوٰۃ وسَلام درُود شریف بھیجنا لازمی الامر ٹھہرا اور ازواجِ مُطہرات پر درُود شریف بھیجنا رُوحانی بیٹا ہونے کی علامت ہے۔

حدیثِ پاک:- بروائیت حضرت ابُوہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "صحیح البخاری"

☆ حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمُّ المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُولُہٗ عَنْہَا سے فرمایا یہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ ہیں اور ربِّ کریم کا سَلام لائے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا۔ یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میری طرف سے بھی عرض کر دیں عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔

"بروائیت" اُمُّ المؤمنین سیدہ طیّبہ عائشہ صدیقۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُولُہٗ عَنْہَا کو بھی ربِّ کریم نے سَلام سے نوازا اور اَزْوَاجُ النَّبِیِّ عہ کو ربِّ کریم نے وَیُطَہِّرَکُمْ سے تطہیر کی نوری چادر شرفاً اوڑھائی اور محبُوب پاک کے ساتھ تعظیم وتکریم اور درُود وسَلام میں شامل فرما دیا گیا ہے۔

عرش سے جن پہ تسلیم نازل ہوئی — اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
اہلِ اِسلام کی مادرانِ شفیق — بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ الطَّیِّبَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

عہ ربِّ کریم عزّ اسمہٗ نے قرآنِ پاک میں ازواجُ النَّبِیِّ، اُمَّہاتُ المؤمنین، اہلُ البیتِ الطہار، الطیّبات کے مُبارک القاب سے موسُوم کیا اور تبعاً لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "درُود وسَلام عرض کرنا شروع فرما دیا اور اَدب اِحترام، تعظیم وتکریم فرض کیا اور رسُول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُمَّہاتُ المؤمنین کا صدقہ ہماری اِن ماؤں کو یہ شرف عطا فرما دیا کہ ان کے قدموں کے نیچے جنّت ہے۔" لَارَیْبَ فِیْہِ ط

سیدہ خدیجۃ الکُبریٰ بنتِ خویلد	سیدہ سودہ بنتِ زمعہ	سیدہ عائشہ صدیقۃُ الکُبریٰ بنتِ صدیقِ اکبر
سیدہ حفصہ بنتِ فاروقِ اعظم	سیدہ زینب بنتِ خزیمہ	سیدہ اُمِّ سلمہ بنتِ ابی اُمیّہ
سیدہ زینب بنتِ جحش	سیدہ جُویریہ بنتُ الحارث	سیدہ اُمِّ حبیبہ بنتِ ابُوسفیان
سیدہ صفیّہ بنتِ حُیَیّ	سیدہ میمُونہ بنتُ الحارث	سیدہ ماریہ قبطیہ اُمِّ سیدنا ابراہیم

☆ سیدہ آسیہ بنتِ مزاحم، سیدہ مریم کا نکاح جنّت میں ہوگا۔ بقولِ مشہُور الغۃ لبصریہ" کا بھی۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ
"اخبار الاخیار۔ نزہۃُ المجالس ج ۲"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معجزاتُ النبیّ المختار

صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

لب لعل وخط سبز رخ زیبا داری — حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
شیوۂ شکل وشمائل حرکات وسکنات — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

○ معجزہ :۔ خرقِ عادت جیسی چیز کا ظہور اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ کی طرف سے ہو تو قدرت اور اگر نبی یا رسول کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو معجزہ اور اگر اس کی قدرت کا ظہور ولی سے ہو تو کرامت ہوتی ہے یہ تینوں برحق ہیں۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سراپا اعجاز ہیں اور آپ کے معجزاتِ عظیمہ کا حصر کرنا مستبعد ہے۔ معجزہ نبی کی واضح دلیل اور بذاتہٖ نبی، رب کی ذات کی دلیل ہوتا ہے۔ لہٰذا معجزہ کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جمیع انبیاء ورسل علیہم السلام کی صفات اور ان کے جملہ معجزات سے آپ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم وسلامہٗ حامل ہیں۔ مزید براں جو معجزات عطا ہوئے وہ لا تعد ولا تحصیٰ ہیں۔ حضور سرورِ عالم نصلی ونسلم علیہ کی مدح وثنا، فضائل وکمالات، اوصاف ومعجزات (انگشت، لیے عدد وحساب) اور نعت "شعری یا نثری" اور ذکر یہ سب درود شریف کے ذیل میں ہی آتے ہیں اور درود شریف ان جملہ صفات کا جامع ہے۔ لہٰذا چالیس معجزات کا ذکر بمطابق چالیس مبارک عدد کے تبرکاً کرتا ہوں ؎

ما ان مدحت محمداً صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتی — لکن مدحت مقالتی بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم

¹ یہ معجزات بمطابق مبارک اعداد چالیس م محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کیے جو اسم جلالیۃ اللّٰہ کے آ کا مظہر اتم بنا۔

انبیاءِ کرام اس کنزِ مکتوم ازل و دُرِ مکنونِ ابد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقت میں صفات بیان کرتے اور بشارت دیتے آئے گویا یہ سب راہِ ھدیٰ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقصودِ ھدیٰ۔ وہ سب خبرِ مقدم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موخر مبتدا وہ سب بشارت کی صدا تھے ذاتِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آذان کا مدعا اور ان کے جملہ صفات اور معجزات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزات کے انوار۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

وکل آیٍ اتی الرسل الکرام بہا — فانما اتصلت من نورہٖ بہم

☆۱ **معجزہ اَلنَّبِیُّ الْاُمِّیُّ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

یہ آپ کا ذاتی وصف ہے اُمّی ہونا یقیناً آپ کے معجزات سے ایک عظیم معجزہ ہے قرآن پاک۔ ۱۔ پ۹ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۵۷ ۲۔ پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیتِ کریمہ ۱ تا ۴

☆ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا	اور وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔ جسے لکھا ہوا پائیں گے۔

○ اُمّی کا معنیٰ ہے بے پڑھا کہ دنیا میں آپ کا کوئی اُستاذ نہیں۔ لفظ اَن پڑھ مجہول اور مہمل ہے جو شانِ نبوت کے لائق نہیں "اُمّ القریٰ اُمّ الکتاب والا" ﷺ ؎

ایسا اُمّی کس لئے منّت کش اُستاذ ہو،
کیا کفایت اُس کو اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ نہیں

☆ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ○	رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد ﷺ کو پیدا کیا۔ ما کان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

○ صاحبِ قرآن ﷺ لکھے اور کتاب سے کچھ پڑھے نہ تھے۔ یعنی غایت حضور علم سے اُس کی حاجت ہی نہ تھی۔ اَللّٰہ علیم و خبیر نے نبی اُمّی فداہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ ﷺ کو مجملاً تفصیلاً بیان مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ ازل تا ابد سکھا دیا بلکہ یہ علم تو علومِ مصطفےٰ ﷺ "کا ایک جزء ہے اور وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ؎ ارشاد فرما کر وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ○ کی مُہر ثبت فرما دی۔ آپ کا اُمّی ہونا ظاہراً و باطناً بہت بڑا معجزہ ہے اور آپ کی زبان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؎ سے جس اُمّ الکتٰب کا ظہور ہوا وہ لاریب اپنی شان میں بے مثال ہے اور جملہ معجزات اِس ایک معجزہ کی نوری کرنیں ہیں۔ حضور ﷺ "کو درود شریف اِن دو صفات اَلنَّبِیُّ الْاُمِّیُّ سے بہت پسند ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ؎

ؔ؎ سورۃ النجم ۳

ؔ؎ پ۵ سورۃ النساء ۱۱۳ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔ اور یہ عطائی علم مصطفائی ہے جو من جہت خلق کلی اور من جہت خالق جزئی و متناہی۔ اللہ تعالیٰ کا علم مطلق ذاتی اور لامتناہی جمیع معلومات الٰہیہ کو تفصیلی اور حقیقی طور پر محیط۔ فرق بیّن ہے علمِ خالق اور علمِ مخلوق میں فافہم۔ ۱۲ منہ سلّمہٗ ربّہٗ ؎

☆ **معجزہ قرآنِ پاک : علیٰ صاحبہا افضلُ الصّلوات واکملُ التسلیماتِ ط**

○ قرآن پاک نبیِّ کریم ﷺ کا دائمی اور زندہ اور تابندہ معجزہ ہے۔ یہ صرف ایک معجزہ نہیں بلکہ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو اس میں ہزارہا معجزات پوشیدہ ہیں یہ تاقیامت اظہر من الشمس معجزہ ہے اور قرآن پاک مختلف رنگ برنگے خوشبودار پھولوں توحید و رسالت، احکامات، اَسماء و صفاتِ الٰہیہ و جمال و کمالاتِ محمدیہ ﷺ کا گلدستہ ہے اور ہر ایک آیتِ کریمہ کے دامن میں صورت و سیرتِ رسول کی رنگینی و نکہت ہے اور صفاتِ حمیدہ کا تذکرہ ہے اور قرآن پاک بتمامہٖ نعتِ رسول بھی ہے اور ذکرِ رسول بھی اور قرآن پاک شانِ رسول کا محافظ بھی ہے اور عظیم تر معجزہ بھی۔

مصحفے را ورق ورق دیدم ہیچ سورت نہ مثلِ صورت اوست

☆ ربّ ذکرہٗ اپنی ربوبیت میں بیمثل اور قرآن اپنی شان میں بے مثل اور صاحبِ قرآن اپنی عظمت میں بے مثل۔ ربِّ کریم کی شان رَبِّ العٰلَمِیْنَ (سورۃ الفاتحہ ۱) قرآن ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ التکویر ۲۷) اور صاحب القرآن رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانبیاء ۱۰۷)، ربُّ العزت اپنی شان میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (سورۃ الشوریٰ ۱۱) اور قرآن پاک کی ایک ایک سورت اور ایک ایک آیتِ پاک کا دعویٰ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ (سورۃ البقرۃ ۲۳) اور صاحبُ القرآن ﷺ اپنی ذات و صفات میں بے مثال۔ آپ کا ایک ایک رونٹا بیمثل۔ بیمثل محب کا بیمثل محبوب، بیمثل کتاب لایا۔ جس کے سامنے قحطان کے بلند پایہ شاعر فصحاء اور عدنان کے نامور خطباء جاحظ، اصمعی جیسے فصیح و بلیغ کلام اللہ کے اعجاز کے سامنے دم بخود ہیں۔ قرآن کے علومِ لدنیہ، حِکَمِ الٰہیہ، اسرار و معارفِ ربانیہ اور امورِ غیبیہ سے آپ کا سینہ فیض گنجینہ، مخزن بن گیا۔

○ اس مصحف پاک کی کسی ایک سورت یا آیتِ کریمہ کا مثل لانا ناممکن ہے۔ بعینہٖ صاحبِ قرآن کے کسی ایک رونٹے کی مثال لانا ناممکن اور محال ہے۔

قِیْلَ کَرِیْمٌ لِنُزُوْلِہٖ مِنْ عِنْدِ کَرِیْمٍ	کریم ہے کیونکہ ربِّ کریم کی طرف سے اتری ہے۔ کریم
بِوَاسِطَۃِ الْکِرَامِ اِلٰی اَکْرَمِ الْخَلْقِ ط	فرشتہ لے کر آیا اور کریمُ الخلق رسول پر نازل ہوئی۔

☆ " اللہ سبحانہٗ کریم ہے، قرآن بھی کریم اور بعطاءِ کریم۔ رسول بھی کریم اور جبریل بھی

۵ مزید اشاعتِ نظیر کے لئے "الانسان فی القرآن" کا مطالعہ کریں

کریم" قرآنِ کریم میں ربِ کریم کا رسولِ کریم پر حکم دُرُود شریف دائمُ الکرم ہے۔"

احادیثِ پاک:۔ بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؓ

☆① خَیْرُ الدَّوَاءِ اَلْقُرْآنُ ط علہ | بہترین علاج قرآن ہے

قرآنِ مجید دوا ہے اور دُعا بھی۔ دماغی، رُوحانی اور قلبی امراض کے لیئے شفا بھی ہے

☆② عَلَیْکُمُ الشِّفَا بِالْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ ط | تم پر لازم ہے قرآن اور شہد سے شفا چاہو۔

قاضی ناصر الدین شافعی علیہ الرحمۃ نے تفسیر بیضاوی میں آیاتِ شفا علہ کا ذکر کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِنَا شِفَاءً عَاجِلًا بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ط" ﷺ"

مسنون طریقہ: تلاوت فِیْ نَفْسِہٖ شفاء۔ دم کرنا تعویز باندھنا یا پانی میں گھول کر پینا۔

○ قرآنِ پاک کی آیات دو طرح ہیں محکمات تو واضح اور بیّن ہیں۔ متشابہات علہ کا علم خواص کو ہے اور حروفِ مقطّعات جو محب اور محبوب کے درمیان راز ہیں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِمُرَادِہٖ یہ خاصُ الخاص کا حصہ ہے۔" جو رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْم ہیں"۔

حُرُوْفُ الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْاَسْرَارِ وَالْمَکْتُوْمَۃِ الَّتِیْ یَحْرُمُ اِفْشَاءُھَا لِغَیْرِ اَھْلِھَا ط "روح البیان" | حروف مقطعات اسرارِ الٰہیہ اور پوشیدہ ہیں۔ ان کا افشاء نااہل پر حرام ہے۔ اَللّٰہُ عَزَّ شَانُہٗ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِالصَّوَابِ اَتَمُّھَا وَاَکْمَلُھَا ط

○ ربُّ العزّت نے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فرما کر جملہ علومِ اوّلین توراۃ، انجیل، زبور، صحیفہ جات اور علوم اسرارِ الٰہیہ اور غیبیہ عطا فرما دیئے علمِ قرآنی تو آپ" ﷺ" کا علم شریف ہے اور آپ" ﷺ" کی سیرت پاک قرآنِ پاک کی مکمل عملی تفسیر ہے علہ

بر دفترِ جلالِ تو توراۃ یک رقم | در مُصحفِ جمالِ تو انجیل یک ورق

علہ قرآن دماغ میں جمع ہوتا ہے اور دل اس کا مخزن ہے اور عقل کی آنکھ دل کے نور سے روشن ہے۔ دل میں قرآن ہو شہد اس کے لیئے مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ شفا ہی شفا ہے۔ شہد پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دَم کر لیا جائے تو سُبْحَانَ اللہ وہ فوائد حاصل ہوں جو زُبْدَۃُ الحکماء کے تصوّر میں بھی نہ ہوں یہ نسخہ حکیم مطلق کا فرمودہ ہے۔ اساس القرآن شہد لاعلاج امراض کے لیئے شفا ہے۔ شہد میں تاثیر درود شریف کی ہے۔ علہ آیاتِ شفا شمع شبستانِ رضا ج ۱ میں دیکھو

علہ آپ کی صفتِ جلال کا کیا کہنا توراۃ صرف اس کا نور ہے اور آپ کی صفتِ جمال کی کیا بات ہے انجیل تو صرف ایک حرف ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ آیَاتِ الْقُرْآنِ وَحُرُوْفِہٖ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

○ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر ۲۷ رجب المرجب ۱۲ نبوی، مکہ معظمہ معراج شریف سے مشرف فرمایا اور ہر قسم کے علوم عینیہ وغیبیہ سے نوازا۔ یہ معراج شریف عالمِ لامکان میں ایک لمحہ تھی آپ گئے اور لوٹے بستر گرم رہا۔ کنڈا ہلتا رہا اور وضو کا پانی چلتا رہا اور عالمِ زمان ومکان کے لحاظ سے ۱۸ سال گزر گئے اور یہ معراج شریف جسمانی تھا۔

قرآنِ پاک:- ۱۔ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۱ ۲۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۸-۹-۱۰

☆ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم آپ کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وُہ سنتا دیکھتا ہے۔

☆ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ؕ ○

پھر وُہ جلوہ قریب ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

① اَلشیخ رکن الدین علاؤ الدولۃ والدین سمنانی قدس سرہٗ فرود آمدہ مذکور است کہ رسالت پناہ ﷺ "را سہ صورت است" ۔ تفسیر حسینی فارسی آیتِ کریمہ کٓھٰیٰعٓصٓ "سورۃ مریم پ۱۶" ۔

☆ صورتِ بشری:- بَشَرًا رَّسُوْلًا — کلام۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ الخ

☆ صورتِ ملکی:- اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ، وَیَسْقِیْنِیْ ط "حدیث قدسی" — کلام۔ حروفِ مقطعات درمیانِ حق وحبیب اور محب ومحبوب ﷺ

☆ صورتِ حقی:- مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ط — کلام۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ○

② خواجۂ خواجگان محبوبِ الٰہی السید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی علیہ الرحمۃ الخفی والجلی نے "فوائد الفواد" میں ارقام فرمایا:- کہ معراج شریف از سہ حصہ منقسم است۔

☆ اَسراء :۔ مسجدُ الحرام تا بیتُ المقدس

جہاں شبِ اسراء کے دُولہا، سُلطانِ بارگاہِ دَنَا فَتَدَلّٰی "صلی اللہ علیہ وسلم" نے انبیاء کو نماز پڑھائی

☆ معراج :۔ مسجدُ الاقصٰے تا عرشِ عظیم

انبیاءؑ کا آسمانوں میں استقبال اور سلام کرنا اور سائر عجائبات مُلکیہ و ملکوتیہ اور جنّت کی سیر فرمائی

☆ اِعراج :۔ سِدرۃُ المنتہیٰ تا قَابَ قَوسَینِ اَوْ اَدْنٰی

○ جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا۔ آؤ آگے چلیں تو عرض کیا یا رسُول اللہ "صلی اللہ علیک وسلم"

لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً	بدو گفت سالارِ بیتُ الحرام	کہ اے حاملِ وحی برتر خرام
لَاحْتَرَقْتُ	اگر یکسرِ موئے برتر پرم	فروغِ تجلّی بسوزد پرم

○ قَابَ قَوسَینِ میں دُرُود شریف کا تحفہ۔ آگے رَفرف میں مقامِ دَنَا پر پُہنچے تو لحنِ صدیقی میں آواز

آئی قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ صلی اللہ علیک وسلم رب سُبحانہٗ و تعالیٰ نے ایک ہزار
(تیرا رب درود شریف بھیجتا ہے)

مرتبہ فرمایا اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ پھر آگے قَابَ قَوسَینِ اَوْ اَدْنٰی پر فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ
(سورۃ النجم ۱۰)

اَوْحٰیؕ سے حق اور حبیب کے درمیان راز کھلے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَرَسُوْلُهٗ

☆ مقامِ لامکان پر وہ قُرب نصیب ہُوا جو صرف آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہی حصہ تھا اور

فرمایا رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِاَحْسَنِ صُوْرَةٍ اور علمُ الاوّلین وَ الآخرین سے سینہ معمور

اور قلبِ اطہر باَعلامِ الٰہی مُنوّر ہُوا اور دیدارِ الٰہی ہُوا جو مقصودِ سفر تھا "کَافْہَمْ" ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَرِقِ السَّبْعِ (بالبصر)

الطِّبَاقِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط

☆ مُعجزہ شقّ القمر :۔ عَلٰی مُنْشَقِّهَا اَكْمَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَجْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ" ط

قُرآنِ پاک :۔ پ۲۷ سورۃُ القمر آیتِ کریمہ ۱

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○	قریب آئی قیامت اور شق ہوگیا چاند

۹

عـــہ اس مقام پر فرمایا یا محمد "انا وانت وما سواك خلقت لاجلك" مُحبِّ حقیقی نے محبوب پر سب کچھ نچھاور کر دیا اور محبوب نے عرض کیا یا اللہ "انت وانا وما سواك تركت لاجلك" اور محبوب نے اپنے رب کے سوا سب کچھ ترک کر دیا۔ عرب کے رواج کے مُطابق جب دو سردار صلح کرتے تو کمانیں ملا کر عہد باندھتے۔ یہاں دو ذاتوں نے عہد راز باندھا کہ محبوب تیری عزت میری عزت، تیری محبت میری محبت، تیرا دشمن میرا دشمن۔ جو تیرا وُہ میرا، جو تیرا نہیں وُہ میرا نہیں۔ "صلی اللہ علیک وسلم"

○ ابُوجہل "عمرو بن ہشام" (راسُ الکفر نافرجام ناپاک) نے اپنے دوست حبیب بن مالک یمنی کو بُلایا تاکہ لوگوں کو اسلام سے روکنے میں ہماری مدد کرے جب وُہ مکہ معظمہ آیا تو ابُوجہل کی معیت میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو حبیب نے کہا۔ ہم بغیر بتائے دو معجزے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک آسمان کا اور دوسرا زمین کا۔ کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ جادُو آسمان پر نہیں چلتا۔ آپ ﷺ اُن کو ساتھ لے کر جبل ابُوقبیس پر تشریف لائے اِس وقت چاند اپنی پوری تابانی سے چمک رہا تھا تو آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاند کی طرف اُنگلی سے اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف تھا اور اُس نے قدم بوسی کرتے ہُوئے سلام عرض کیا اور پھر آپ کے اشارہ سے واپس لوٹ گیا۔ بعد ازاں فرمایا۔ اے حبیب! تم اپنے گھر چلے جاؤ دوسرا معجزہ وہاں دیکھو گے۔ تیری ایک لڑکی ہے جو اندھی اور گونگی ہے تُو چاہتا ہے اُس کو شفا مل جائے گھر جا اُس کو شفا ہوگئی ہے حبیب یمنی مع اپنے ساتھیوں کے ایمان لے آیا لیکن ابُوجہل نامُراد ہی رہا ؎

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اَنَّ لَہٗ ۔۔۔ مِنْ قَلْبِہٖ نِسْبَۃٌ مَّبْرُوْرَۃُ الْقَسَمِ

غریبم یا رسُولَ اللہ غریبم ۔۔۔ ندارم در جہاں جُز تو حبیبم
مرض دارم زعصیاں لادوائے ۔۔۔ وگر التفاتِ تو گردد طبیبم،
بریں نازم کہ ہستم اُمتِ تو ۔۔۔ گناہگارم و لیکن خُوش نصیبم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُنْشَقِّ
الْقَمَرَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ رجعتِ شمس عَلٰی صَاحِبِہَا اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَزْکَی التَّسْلِیْمَاتِ ط

○ روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے ابتداءِ آفرینش سے اب تک سُورج تین ۳ مرتبہ واپس لوٹا ہے چوتھی مرتبہ روزِ قیامت ربّ جلیل مغرب سے سُورج نکالے گا تاکہ خلیلُ اللہ علیہ السلام

۱؎ میں شق شدہ چاند کی قسم مبرور کھاتا ہوں کہ اُسے کسب نُور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب منور سے نسبت تام ہے۔ بناءً بریں چاند کو دیکھ کر دُرُود شریف پڑھنا مستحب ہے آؤ طیبہ کے چاند کی چاندنی، "دُرُود شریف" سے نگاہِ مدینہ کا مطلع بنائیں اور انوار پائیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ ط ۱۲ منہ غفرلہٗ

نے نمرود کو جو دلیل فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ کی دی تھی وُہ پوری ہو۔ سورۃ البقرۃ ۲۵۸

☆ اوّلاً حضرت سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ اقدس میں ثانیاً حضرت یُوشع بن نُون، حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کے خلیفہ نے بطور معجزہ واپس لوٹایا۔ ثالثاً حضور آقائے نامدار احمدِ مختار مَدنی تاجدار احمدِ مجتبےٰ محمدِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزمانہ خیرُ القُرُون میں سُورج کو واپس لوٹایا۔ حضور شمسُ النبوّت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کی واپسی پر مقامِ صہباء میں مسجدِ شمس میں فاتح خیبر کے زانوئے مُبارک پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ صِرف اِس خیال سے جُنبش نہ کی کہ زانو سرکاؤں تو شائد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند مُبارک میں خلل آئے۔ یہاں تک کہ سُورج غرُوب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہُوئے تو فرمایا اے علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ! کیا تُو نے نماز پڑھ لی۔ عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ "نہیں" رسُولِ اعظم نے دُعا مانگی۔ اے اَرحَمُ الرّاحِمین! میرا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْاَسْنٰی تیری اور تیرے رسُول کی اطاعت میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنگلی کا اشارہ کیا۔ نیّرِ اعظم جو غرُوب ہو گیا تھا اور تاریکی چھا چکی تھی اِسی لمحہ عصر کے وقت پر واپس لوٹ آیا اور پہاڑوں کے ٹیلے روشن ہو گئے۔ شہنشاہِ ولائیت نے نماز ادا فرمائی اور سُورج پھر ڈوب گیا یہ معجزہ رجعتِ شمس اظہر من الشمس ہے۔ "شہنشاہِ نبوّت پہ کروڑوں درُود، لاکھوں سلام ہوں" ؎

سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ النُّبُوَّۃِ
وَقَمَرِ الرِّسَالَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ احیاءِ موتیٰ:۔** علیٰ مُحییہا اَکرمُ الصَّلَوَاتِ وَاَحسَنُ التَّسلِیمَاتِ ط

○ اَسْمَاءُ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک اسم مُحیی[۱] ہے۔ زندہ فرمانے والا۔ سارے

---

[۱] اَلْمُؤْمِنُ حَیُّ الدَّارَیْنِ وَمُحِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَمَاتُہٗ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ تفسیر ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا۔ مؤمن ہر دو حالت میں زندہ ہے یہاں اس سے مُراد رُوحانی اور جسمانی احیاء و اماتت ہے۔ شانِ اولیاء ہے۔ اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ شیخ زندہ کرتا اور مارتا ہے باذنہٖ تعالیٰ یہ اَلشَّیْخ کے لوازمات سے ہے۔ یہاں معنیٰ رُوحانی احیاء و اماتت ہے نہ کہ جسمانی جو مقاماتِ ولائیت

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

جہانوں کی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " تو تمام جہانوں کی جان ہیں۔ موتی قرآن پاک کی رُو سے دو طرح ہیں۔ جسمانی، قلبی دونوں قسم کے مُردوں کو سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم " نے زندہ فرمایا ہے۔" حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر دونوں صاحبزادوں کا معہ بکری زندہ کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔" "شواہدُ النبوۃ"

○ عقیدہ :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ایمان کے تینوں[1] اقسام سے متّصف، مومن اور قطعی جنّتی ہیں۔ السیّد محمود البغدادی الالوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی معرکۃ الآرا تفسیر روح المعانی میں وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ (سورۃ الشعراء ۲۱۹) کے تحت لکھا اَنَا اَخْشَى الْكُفْرَ عَلٰى مَنْ يَّقُوْلُ فِيْهِمَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ ط جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں کلمہ بے ادبی کہتا ہے۔ مجھے اُس کے خاتمہ بالکفر کا اندیشہ ہے۔ ایسے عقیدہ شنیعہ سے فی الفور تائب ہو۔

☆ سیّدہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہا سے مروی ہے۔

○ رسولُ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم "، مقامِ عقبہ، حجون میں بہت افسردہ خاطر، رونق افروز تھے کہ وہاں جب تک اللہ سبحانہٗ نے چاہا آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے قیام کیا اور پھر وہاں سے نہایت خوش و خرّم واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ربّ ذوالجلال والاکرام سے اپنی والدہ کریمہ کے لیئے دعائے خیر کی تو اللہ سبحانہٗ نے اُن کو زندہ کیا اور وہ ایمان لا کر کلمہ طیّبہ پڑھ کر پھر وصال فرما گئیں۔ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہا ط

☆ والدۂ معظمہ، اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ جب آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو مدینہ منوّرہ اپنے ننھیال میں لائیں تو یہودی غور سے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے چہرۂ انور، آنکھ منوّر، خدّ و خال، خصائل و شمائل اور مہرِ نبوّت کو دیکھتے تو کہتے یہ آخر الزّمان نبی ہیں۔ جن کی پیشگوئیاں تورات و انجیل میں کی گئی ہیں۔ والدۂ ماجدہ اِس خوف سے کہ کہیں یہ گزند نہ پہنچائیں آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو

—— بقیہ حاشیہ

کمال تک پہنچائے یا اس حیات و ممات سے مراد مقام فنا و بقا ہے لیکن الشیخ جو مقتداء ہے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اِن جملہ اُمور کا متکفّل ہوگا۔ یہاں رُوح کا زندہ کرنا اور نفس کا مارنا اور فنا کرنا ہے۔

[1] دیکھو "ذوالعینین فی ایمان ابآئہ الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ ابآئہ الکریمین وبارک وسلم"

واپس مکہ معظمہ لا رہی تھیں کہ راہ میں مستورہ کے قریب وادیِ اَلوذان میں مقامِ اَبْواء" حضرت فاطمہ نبی پاک " ﷺ " کی وادی جان" کے گھر میں انتقال فرمایا اور وہیں ایک پہاڑی پہ مدفون ہیں اُس وقت عمر شریف بیس برس اور حضور " ﷺ " کی عمر شریف چھ سال تھی اور والد بزرگوار سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارِ نابغہ مدینہ منورہ میں مدفون تھے جو دارُ الصُّغریٰ کے بائیں سمت ہے اور اب جنّتُ البقیع میں رونق افروز ہیں۔

ابرِ رحمت تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے   حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

☆ علّامہ جلالُ الدّین السیوطی "مسالکُ الحنفاء فی نجاۃِ اَبَوَی المصطفےٰ"، اور علّامہ امامُ المحدّثین ابنِ حجر مکی شافعی نے "مولد" علّامہ بُوصیری نے قصیدۂ ہمزیہ اور حفّاظِ احادیث نے " احیاءِ اَبَوَین کریمین نبیِّ خیرِ البریّہ" میں بیان کیا۔ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہم ط

اَیْقَنْتَ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَاُمَّہٗ اَحْیَاھُمَا
رَبُّ الْکَرِیْمِ الْبَارِیْ حَتّٰی لَہٗ شَہِدَا
بِتَصْدِیْقِ الرِّسَالَۃِ وَاَسْلَمَا فَتِلْکَ
اَلْکَرَامَۃُ الْمُخْتَارُ ط ہٰذا حدیثٌ صحیحٌ "

یقین کر کہ نبی ﷺ کے ماں باپ کو ربِّ کریم نے زندہ کیا اور انہوں نے رسالت کی تصدیق کی اور ایمان لائے۔ یہ عزت و اکرام خاص ہے نبیِّ مختار " ﷺ " کے لیئے۔

☆ علّامہ تلمسانی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماءِ محققین نے بسندِ صحیحہ تحریر کیا ہے "یہ فقط خاص ہے۔ نبیِّ کریم " ﷺ " سے" بعد موت کے آپ کی دعا اور معجزہ سے آپ کے والدین شریفین زندہ ہو کر مشرّف باسلام ہوئے۔ متاخرین نے ان احادیث کو درجہ اعتبار تک پہنچایا ہے اور ان کا انکار گمراہی بددینی ہے۔ کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الْاَحَادِیْثُ"۔

○ ایمان کے تین اقسام ہیں اور والدین کریمین ایمان کے ان تینوں اقسام سے مشرّف ہیں۔

۱۔ **ایمانِ میثاقی**:۔ روزِ ازل کا عہدِ میثاق " اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی" (سورۃ الاعراف ۱۷۲) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آدم صفی اللہ علیہ السلام تک نسلاً بعد نسلٍ کوئی ایک بھی آباؤ اجداد میں نہ کافر ہوا ہے نہ فاسق، سب ایمانِ میثاقی پہ تھے۔

۲۔ **ایمانِ فترتی**:۔ ایک نبی کے وصال کے بعد دوسرے نبی کی بعثت تک کا وقفہ زمانۂ فترت کہلاتا ہے۔ حضور ﷺ کے والدین عظیمین اٰباً عن جدٍّ کے اسماءِ گرامی

ـــ کسی ایک بھی نبی کے والدین سعیدین نہ کافر ہوئے ہیں نہ معاذ اللہ فاسق۔ العنہ

ایمان فرکتی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔ والد ماجد کا نام مبارک[1] سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سب ناموں سے افضل ترین ہے اور والدہ ماجدہ کا نام پاک سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما " کائنات عالم میں سب سے قیمتی تر گوہر کی امانت دارہ " بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناناجان، نانی جان سیدنا وہب اور سیدتنا برّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دین ابراہیمی، دینِ فطرت پر تھے۔ کَمَا صَرَّحَ حُفَّاظُ الْحَدِیْثِ ط

☆ سورۃ الفیل " سیدنا شیبۃ الحمد " عرف عبد المطلب رضی اللہ عنہٗ کے ایمان فرکتی کی اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْاَمْسِ دلیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابرہہ! دیکھ یہ اُونٹ میرے ہیں۔ میں ان کا مالک ہوں ان کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔ وہ واپس کر دے۔ باقی رہا کعبۃ اللہ تو لِلْبَیْتِ رَبٌّ یَّمْنَعُہٗ اُس کا محافظ اللہ تعالیٰ وَحْدَہٗ ہے وہ خود اپنے خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائے گا اور دیگر کثیر واقعات سے ایمان کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ فَلْیَنْظُرْ تَتِمَّہٗ ط

۲۔ ایمان تبلیغی :۔ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ میں فرمایا۔

اَحْیَاءُ اَبَوَیْہِ " صلی اللہ علیہ وسلم " حَتّٰی اٰمَنَا بِہٖ ط	آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وہ ایمان لائے۔

○ ربُّ العزت عزّ وعلا نے اپنے نبی " صلی اللہ علیہ وسلم " کے صدقے میں اُن پر اتمام نعمت کے لیے اصحاب کہف رضی اللہ عنہم کی طرح زندہ کیا تو حضور اقدس " صلی اللہ علیہ وسلم " پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا لہٰذا حکمت الٰہیہ یہ کہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقعہ ہوا، جبکہ قرآن کریم پورا اُتر چکا اور دین کی تکمیل ہو چکی تاکہ والدین کریمین کا ایمان پورے دین اسلام اور کامل شرائع پر واقع ہو۔ بمطابق آیت کریمہ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ پ۱۰ سورۃ التوبہ ۲۸

ـــــــــــــ

[1] ۱۷ محرم الحرام ۵۷۰ھ مکہ معظمہ وادی محسّر میں واقعۂ عذاب :۔

[1] ۱۱ صفر المظفر بروز ہفتہ ۱۳۹۸ھ ہجری المقدسہ کو رسول کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کے والدِ مطہر سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا جسد اقدس مرقد منورہ اپنے گھر دار نابغہ سے نکال کر حکومت سعودیہ نے جنت البقیع میں دفن کیا ساڑھے چودہ سو سال ۱۴۵۰ سے آج تک جسم اقدس بالکل تر و تازہ اور پاکیزہ تھا اور جسم اطہر کی خوشبو سے سارا مدینہ منورہ مہک گیا۔ صحابی رسول حضرت مالک بن سونانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ہمراہ چھ صحابہ کرام کے جسد مبارک بھی بالکل صحیح وسالم تھے۔ منہ سلّمہٗ ربّہٗ

مُشرک پلید اور خسیس ہیں اور مطابق حدیثِ پاک اَلْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُسُ مومن پاک اور نفیس ہیں لہٰذا آبائے وَاُمّہاتِہِ الْعِظَام ننہال "نانکے" ددھیال "دادکے" تا حضرت آدمؑ و حوّا سفاح سے پاک اور فسق سے محفوظ اور طیّب و طاہر، مومن و جنّتی ہیں" عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط تِلْکَ تُحِیَّۃٌ

لَوْنَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا ۔ اُحْیِ اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

○ حضورِ جلیلُ القدر عظیمُ الاختیار رسول ﷺ کا اسمِ پاک حیات بخش ہے تو ذاتِ مُسمّٰی کے اختیارات و تصرفات کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اسم و مُسمّٰی کے ذکر دُرود پاک سے قلبی رابطہ مستحکم کر کے اولیائے وقت کے اسرافیل علیہ السلام بنے اور ہزارہا مُردوں بلکہ مُردہ دلوں کو زندہ کیا۔ کیونکہ دُرود شریف اسمِ اعظم ہے۔ سابقین انبیائے کرام حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ کو معجزاتِ احیاءِ موتٰی حقیقتِ محمّدیہ عَلٰی نَبِیِّنَا الْکَرِیْمِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کی نسبت سے عطا ہوئے اور صحابہ کرام سے کرامۃً احیاءِ موتٰی بسندِ جیّد صحیح ثابت، فَمَنْ شَاءَ فَلْیَنْظُرْ ثَمَّہٗ ۔ والدین کریمین کو زندہ فرمانا اور کلمہ پڑھانا یہ از خصوصیّاتِ "حضورِ سرورِ دو جہان، جانِ جان، جانِ ایمان باعثِ کُن فکان عَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَام وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

لبِ زُلالِ چشمۂ کُن سے گُندھے دقتِ خمیر ۔ مُردے زندہ کرنا آقا تجھ پہ کیا دُشوار ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ وَاُمَّھَاتِ الطَّیِّبَاتِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ انگشتہائے مُبارک سے پانی کا چشمہ پھوٹنا۔** "صحیحین مُسلم و بُخاری"

○ بروایت سیّدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں۔ ہم ہمرکابِ نبوی "ﷺ" تھے کہ حُدَیبیہ کے مقام پر ہمارے پاس پانی ختم ہو گیا اور ہم پیاسے تھے۔ وضو کے لئے پانی بالکل نہ تھا۔ حضور ساقیِ کوثر ﷺ" کے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا۔ جس سے آپ وضو فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے اردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ" ﷺ" نے فرمایا کیا بات ہے کیوں حلقہ باندھ کر کھڑے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ ہمارے پاس پانی نہیں کہ وضو کریں بجز اس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضورِ سرورِ کون و مکان نبیِّ انس و جانؐ" ﷺ" نے مشکیزہ میں اپنا دستِ مُبارک ڈال کر نکالا تو آپ کی اُنگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور جوش مارنے لگے۔ ہم سب نے پیا۔ وضو

سے قرآن و حدیث کی روشنی میں سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے والد ماجد حضرت تارخ ہیں۔ آزر چچا تھا۔ ۱۲ منہ۔ ۱۲

گیا۔ اُونٹ بھی سیراب ہُوئے اور ہم نے اپنے اپنے مشکیزے بھی بھر لئے۔ لوگوں نے سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پُوچھا تم کتنے تھے تو فرمایا ہم پندرہ[۱] سو تھے۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی کفایت کرتا۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَنْ تَفَجَّرَ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہِ الْمَآءُ النَّمِیْرُ ط"

"انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندّیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

○ مسئلہ :- دُنیا میں سب سے افضل پانی آبِ زمزم ہے جس نے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے قدم دھوئے اور چُومے "مومن دُرُود شریف پڑھ کر تبرّکاً پیتا ہے"۔ روزِ قیامت سب سے افضل پانی آبِ کوثر ہے اور جنّت میں سب سے افضل پانی آبِ سلسبیل و تسنیم ہے اور سیدنا ایوب علیہ السلام کی ایڑی مبارک سے بھی چشمہ پھُوٹا جو آپ کے لئے شافی الامراض بنا! اور سیدہ مریم کے قدموں کے نیچے چشمہ پھُوٹا جو اُن کے لئے باعثِ تسکین بنا۔ یہ سب مُبارک اور مُتبرک پانی ہیں اور اُن تمام پانیوں سے افضل ترین وہ پانی ہے جو مالکِ کوثر "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کی اُنگلیوں سے بطور معجزہ پھُوٹا۔

☆ حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو حکم ہُوا اِس پتھر پر اپنا عصا مارو تو تم میری قدرت دیکھو اور اُمّت کو اپنا معجزہ دکھاؤ۔ جب آپ نے عصا پتھر پر مارا تو بارہ[۲] چشمے جاری ہو گئے اور وہ چشمے آپ کی زندگی میں خشک ہو گئے لیکن کلیمُ اللہ کے نبی محمد مصطفٰے علیہما الصلوٰۃ والسلام نے قلبِ مومن پر نگاہ سے ضرب لگائی اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا ۝[۱] تو قلب کے تالے کھُل گئے اور چشمے جاری ہو گئے ؎

قُفل، ختم قلبی ابدی شقاوت کی علامت

؎ قلبِ مومن ایمان عرفان، علم و حکمت کا چشمہ اور خشیتِ الٰہی سے آنکھوں سے آنسو اُس کی دلیلِ جلیل اور وجہِ جمیل ۵

---

[۱] پ۲۶ سُورۃ محمد "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" آیتِ کریمہ ۲۴ یا بعضے دلوں پر اُن کے تالے لگے ہیں۔ جب سیدنا یُوسف نبیُّ اللہ علیہ السلام کو اُس عورت نے سات کمروں کے اندر دروازے کُنڈے تالے لگا کر بند کر دیا تو کہا ھَیْتَ لَکَ آپ نے فرمایا مَعَاذَ اللہِ (سورۃ یوسف ۲۳) تو اسی عالم میں حضرت یعقوب علیہ السلام "مُمَثَّلْ صُوْرَۃٌ اٰبِیْہ" کو دیکھا عالمِ حیرانی میں مُنہ میں اُنگلی دبائے کھڑے تھے تو آپ کی ضربِ نگاہ سے کُنڈے اور تالے کھُل گئے اور آپ دوڑ کر باہر نکل گئے اور اللہ نے اپنی پناہ میں لے لیا۔ نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اپنی نگاہِ پاک سے لوہے اور پتھر سے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ حکمت کے چار چشمے : شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت

☆ شریعت مطہرہ کے چار چشمے : حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی

☆ طریقت مطہرہ کے چار چشمے : نقشبندی ، قادری ، چشتی ، سہروردی

چار رُسل ، فرشتے چار ، چار کُتب اور دین چار
سلسلے دونوں چار چار لُطف عجب ہے چار میں
آب و باد آگ خاک سب کا اِنہی سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرہ ختم ہے چار یار میں

☆ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اِن چشموں سے سیراب ہوتی رہے گی۔ فقیر غفرلہ کو ربِ کریم نے شریعت میں چشمۂ حنفیہ اور طریقت میں چشمۂ نقشبندیہ سے محبت کا جامِ شیریں "دُرود شریف" عطا فرمایا۔ ربِ دَدُود دُرود شریف کے انوار و برکات سے کماحقہٗ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بندۂ پروردگارم اُمتِ احمد نبی ، دوست دارم چار یارم تابع اولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل ، خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

☆ معجزہ شفاءُ الامراض :- "خصائص کبریٰ"

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءُ الحسنیٰ" شافِ ، کافِ ہیں " شفا دینے والا [1]
حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔ میری آنکھ کا ڈھیلا غزوۂ اُحد میں تیر لگنے سے باہر نکل گیا تو بارگاہِ شافی و کافی " صلی اللہ علیہ وسلم " میں حاضر ہو گیا ۔ تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے میری آنکھ کا ڈھیلا پکڑ کر اُسکے حلقہ میں رکھ دیا اور کپڑا رکھ کر دم پائس کیا تو میری آنکھ بالکل صحیح و سالم ہو گئی نہ کوئی درد رہا اور نہ تکلیف اور مسِ رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی برکت سے میری یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوشنما اور اُس کی بینائی

بقیہ حاشیہ

سخت اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً ط دِل پر نگاہ ڈالی تو انوارِ ایمانی ، عرفانی اور علم و حکمت کے چشمے بہا دیئے اور قلوبِ ایمان کے مستقر بن گئے ۔ خشیتِ الٰہی سے پتھروں سے چشمے پھوٹتے ہیں لیکن کافروں کے دل پتھروں سے بھی سخت ہیں جو اثر پذیر نہیں ہوتے ۔

[1] حضور شاف " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا مَاجَعَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً ط حرام میں شفا نہیں " بروایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ اشعۃُ اللمعات "

[2] اَدلۂ شرعیہ بھی چار ہیں ۔ کتاب و سُنت ، اجماع قیاس ۔ ۸

تیز تھی اور اس میں کبھی آشوبِ چشم نہیں ہوا فرمایا کرتے میری یہ آنکھ جو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عطا کی وہ بہ نسبت دوسری آنکھ کے زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہے۔

☆ آپ کا ایک صاحبزادہ خلیفۃُ المسلمین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اُن کے فرزندِ ارجمند نے جواب دیا ؎[1]

أَبُونَا الَّذِيْ سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهُ ۔ فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى أَيَّمَا رَدِّ
فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِأَوَّلِ أَمْرِهَا ۔ فَيَا حُسْنَ عَيْنٍ وَّيَا حُسْنَ مَا رَدِّ

○ اس پر حضرت عمرِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا بہت اکرام کیا اور نہایت ہی مسرور ہوئے اور انعامات سے مالا مال کر دیا۔ غزوۂ بدر میں حضرت معوّذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک بازو حملہ کے وقت "جبکہ آپ نے ابوجہل (فرعون ہذا الامۃ) کو جہنم رسید کیا" کٹ گیا تو آپ کی والدہ ماجدہ حضور شافی کافی "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے وہ کٹا ہوا بازو اپنی جگہ پر رکھ کر مَس کیا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست ہو گیا۔

☆ علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تو لعابِ دہن لگایا تو ہڈی جڑ گئی اور شفا ہو گئی۔ لعابِ دہن کھاری پانی والے کنوئیں میں ڈالا تو وہ میٹھا بابرکت ہو گیا اور حدیبیہ کے خشک کنوئیں میں ڈالا تو پانی کا فوّارہ پھوٹ پڑا اور پانی ایسا جاری ہوا کہ تھمتا نہ تھا اور غارِ ثور میں سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا تو عرض کیا لُدِغْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ[2] تو آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اپنا لعابِ دہن لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی۔ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر سیدنا مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم کو آشوبِ

---

[1] میں اُس شخص کا فرزند ہوں جس کی آنکھ کا ڈھیلا رُخسار پر ڈھلک آیا تھا۔ نہایت خوبصورتی سے محمد مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے دستِ مبارک سے اپنی جگہ لوٹا دیا۔ یہ آنکھ پہلے جیسی تھی ویسی ہو گئی۔ کیا حسین آنکھ تھی اور کیا حسین تھا اُس کا دوبارہ روشن ہونا۔

[2] میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ لعابِ دہن یہاں زہر کا تریاق بنا۔ چشمِ مرتضیٰ پر کحل الجواہر اور حسنین کریمین کو چوسایا تو آبِ حیات بن گیا "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" ۱۲ منہ

چشم تھا۔ طلب فرما کر اپنا لعابِ دہن" حضور کا دست، دستِ شفا اور لعابِ دہن ہر مرض کی دوا" آنکھوں پر لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی اور پھر آنکھیں کبھی نہ دکھیں اور سبطین کریمین شہزاد گانِ نبوّت رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کو اپنا لعابِ دہن چوسایا۔ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے پیاس اور بھوک سے مامون و محفوظ ہو گئے اور جب اپنی زبانِ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی چوسائی تو واللہ اعلم کیا کیا علوم و حکمتِ الٰہیہ کے خزینے عطا فرما دیئے اور سینہ ہائے پُر انوار کو نور سے معمور کر دیا۔[۲] "حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ"

کَمْ اَبْرَءَتْ وَاصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ ۔۔۔ وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

☆ علامہ السید عمر بن احمد آفندی مدینہ خرلوت شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف "عرفی شرح القصیدۃ البردۃ" میں ارقام فرمایا کہ یہ معجزات شفاء الامراض، امور مخصوصہ، بزمانہ حیات با برکات میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک باقی ہیں۔ چنانچہ آج بھی کوئی رابطہ قلبی حضور ﷺ "سے کر لے تو آپ پر درود شریف پڑھ کر مقصود کے لیئے دُعا کرے تو بفضلہٖ تعالیٰ شفا پائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّعْطِى الشِّفَاءِ بِبَرَكَةِ
يَدِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۹ معجزہ حُسن وجاہت:۔ بروایت سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

○ سیدہ زینب بنت اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرہ پر ایک مرتبہ حضور " ﷺ " نے پانی کے چھینٹے مارے تو اُن کا چہرہ ایسا حسین و جمیل ہو گیا اور تا حیات چہرہ کی نورانیت اور وجاہت اور بچپنے کی معصومیت قائم رہی اور بڑھاپے میں ایسی حسین و جمیل کہ اُن جیسا کسی عورت کو نہیں دیکھا گیا یہ پانی کے چھینٹے مارنا از رُوئے مزاح تھا[۳] حسن و جمال والے

---

[۱] فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ۔ بخدا اس زبان ترجمان حق سے حق ہی نکلتا ہے۔" الحدیث المبارکہ

[۲] کتنی بار ایسا ہوا کہ آپ " ﷺ " کے کفِ دست نے محض چھونے سے بیماروں کو اچھا کر دیا اور بہت دفعہ دستِ مُغیث الکون سے کتنے حاجت مندوں نے طوقِ جنوں سے رہائی پائی۔

[۳] مزاح سُنّت ہے اس میں شرافت اور لطافت ہوتی ہے اور استہزاء میں حماقت یہ انبیاء کی شان کے لائق نہیں۔ جب آپ کے مزاح کا یہ عالم ہے تو ارادہ اور عزم کی تاثیر اور کیفیت کیا ہو گی۔ منہ عفی عنہ

نبی ﷺ کے مزاج نے بھی اپنے مُبارک ہاتھ سے ان غلاموں کو حسین وجمیل بنا دیا۔

☆ ایک بار حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ سُبحان اللہ! کالی رنگت ہونے کے باوجود اُن کا چہرہ اتنا حسین اور شگفتہ ہوگیا جو ایک مرتبہ دیکھ لیتا وہ بار بار دیکھنے کی تمنا کرتا۔ طیب، طینت والے محبوب "ﷺ" نے یثرب کو طیبہ اور نوری حقیقت والے رسُول نے مدینہ کو منوّرہ بنا دیا۔ کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کر کے اُس کو معظمہ بنا دیا۔ "زَادَ اللّٰهُ اَهْلَهَا عِزًّا وَّشَرَفًا وَّزَيْنًا بَعْدَ زَيْنٍ"

☆ جب فرعون مصر ریمسس (ولید بن مصعب) نے سرکار موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ربّ کریم نے رُوح القدس کو حکم دیا وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ؕ [۱] میرے محبوب ﷺ کے چشمۂ محبّت سے ایک چلّو بھر کر کلیم اللہ کے چہرہ پر چھڑک دو تو وہ چہرہ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ؕ [۲] کی حسین وجمیل تصویر بن گیا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ کے دِل میں بھی کلیم کی محبت آگئی۔ مُبارک ہیں وہ چہرے جو محبوبِ پاک کے چشمۂ محبت سے دھوئے گئے اور ذکرِ محبّت دُرُود شریف کے انوار کے چھینٹوں سے نورٌ علیٰ نور اور وجیہ بن گئے۔ کون ومکان، جسم وجان جانفزا خوشبو سے مہک اُٹھے منظہرِ نورِ کبریاء، تاجدارِ لولاک لما صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر "دُرُود پاک" کے انوار کی پھوہار سے چہرے شگفتہ، تروتازہ بارونق اور قابلِ زیارت بن گئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنْ نُوْرِهِ
الْاَنْوَارِ الْوُجُوْهُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ اُونٹ کا گفتگو کرنا**، بروایت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؕ

(۱) ایک اعرابی کا اپنا اُونٹ چوری ہوگیا اور اُلٹا چوروں نے قاضی کی عدالت میں اصلی مالک پر الزام لگا دیا اُس نے ہمارا اُونٹ چوری کیا ہُوا تھا۔ قاضی نے عدالت میں سب ثابت کر لیا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کا حُکم دے دیا، تو مالکِ اصلی نے کہا

نوٹ:۔ بروایت ابن عمر یہ واقعہ "رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے منسوب ہے بحوالہ دلائل الخیرات صفحہ ۴

---

[۱] سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۳۹ میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈال دی۔

[۲] سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۶۹ اور وہ اللہ کے یہاں آبرو والا صاحبِ وجاہت ومنزلت ہے۔

جناب اُونٹ کو لایا جائے تو اُس نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرکے درود شریف پڑھنا شروع کردیا تو اللہ سبحانہٗ کی قدرت سے اُونٹ گویا ہُوا اور اصل واقعہ بتایا تو قاضی وقت حیران رہ گیا اور پوچھا یہ کیا راز ہے۔ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ اُونٹ کے ادھر سے چلے جانے کی کوئی بات نہ تھی۔ یہ مالی نقصان تھا۔ برداشت کرلیتا۔ لیکن سزا سے اللہ محفوظ رکھے برداشت نہ کرسکتا تو مَیں نے کہا۔ اُونٹ کو بھی حاضر کیا جائے۔ اِس دوران مَیں کائنات کے مالک و مختار رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درود شریف پڑھتا رہا جس کی برکت سے اُونٹ کو زبان ملی اور اُس نے گواہی دی اور اصل واقعہ کا آپ پر انکشاف ہُوا۔ وُہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِكَ شَیْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِكَ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِكَ شَیْءٌ۔ اِس درود شریف کے پڑھنے سے ہر چیز کو نطق ملتا ہے اور گفتگو کرتی ہے۔

☆ حضور ناطق الوحی والکتب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے حضور ہرنی، اُونٹ، گوہ، چڑیا، مچھلی سوسمار نے کلام کیا۔ ظبیؔ نے تو کمال کردیا جب وُہ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ "یَا زَیْنَ مَنْ وَّافَی الْقِیَامَۃَ" کہتی حاضرِ خدمت ہوگئی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَلَّمَۃُ الْاِبِلُ بِبَرَکَۃِ

الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ طیور محترم۔ بروایت حضرت مُنَبِّہ ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ شبِ ہجرت جبلِ رحمت، غارِ ثور میں سیدُ الانبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" نے معہ ثَانِیَ اثْنَیْنِ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ وسولہٗ عنہٗ کے تین روز قیام فرمایا، غارِ اطہل کے دہانہ میں کبوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور بڑے اطمینان اور سکون سے اُن پر بیٹھ گئی سبحان ایسا سکون کے نصیب اور ایسی خدمت کس کے مُقدر میں ۔ نازک اندام مکڑی نے فن الفور ایسی کاریگری کا مظاہرہ کیا کہ غار کے مُنہ پر جالا تنا اور کمالِ فن دکھایا کہ ربّ عزّ اسمہٗ کی قدرت یاد آگئی۔ یہاں ظاہری اسبابِ حفاظت سے مکڑی اور کبوتری بنی حقیقت میں واللہ[1]

[1] افعال و اسباب میں تاثیر کا ظہور اس کی مشیّت سے ہوتا ہے۔

يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ [1] (سورۃ المائدہ) محافظ بذاتِ خود اللہ تعالیٰ مُسبِّبُ الاسباب ہے اِن دونوں کبوتری اور مکڑی نے سبب بن کر سرفرازی پالی۔

☆ علامہ علی بن بُرہان الدین حلبی قُدِّسَ سِرُّہُ الجلی نے اپنی سیرت حلبیہ میں لکھا۔

○ حرمین شریفین میں جو کثیر التعداد کبوتر ہیں وُہ اِس جوڑے کی نسل سے ہیں۔ جنھوں نے غار پر خدمت سرانجام دی۔ ربّ کریم نے اُن کی نسل کو بقاء عطا فرما دی محبوبِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کبوتروں کے دو ٹھکانے مساجد اور مزارات ہیں۔ عقیدت مند محبّت سے دانا چوگا، ڈالتے ہیں۔ یہ صلہ ہے خدمت کا۔ تعجّب انگیز بات یہ کہ وُہ صحنِ حرم شریف میں نہ گندگی پھیلاتے ہیں اور نہ بدبُو اور روضۂ اطہر کے اوپر سے نہیں گزرتے۔ دو حصّوں میں مُنقسم ہو کر اِدھر اُدھر سے گزر جاتے ہیں۔ البتہ کعبۃ اللہ کی مُنڈیر پر وُہ کبوتر بیٹھتے ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ اِدھر بیٹھے اُدھر شفا ہو گئی۔ یعنی حرمین شریفین کی فضا اور ہوا سے شفا پاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَوَسَّلَ بِہٖ
طَیْرُ الْفَلَاۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ہرنی** :- قاضی عیاض نے شفاء شریف میں بحوالہ ابُو نعیم روایت کیا۔

○ ایک مرتبہ سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" جنگل کی سیر فرما رہے تھے۔ اِذَا مُنَادٍ یُّنَادِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْنُ مِنِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ کی آواز، سہ بار، سماعت ہُوئی۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اُدھر متوجہ ہُوئے تو دیکھا کہ ایک ہرنی جال کے اندر پھنسی ہُوئی ہے اور ایک بدوی شکاری، اُھیب بن سماع " چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ہرنی سے پوچھا مَاحَاجَتُكِ؟ عرض کیا یارسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ مَیں یہاں جال میں پھنس گئی ہُوں اور رہائی کی کوئی صُورت نہیں۔ میرے بچّے بھُوکے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو مَیں بچّوں کو دُودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ ہرنی سے حضُورِ اکرم

---

[1] اللہ تعالیٰ تمھاری نگرانی کرے گا لوگوں سے۔ اسباب میں تاثیر کا ظہُور اللہ تعالیٰ کی مشیّت پہ ہے۔ مُسلمان کی نظر مُسبّب پر ہونی چاہیے۔ نہ کہ سبب پر۔ اِس آیت کریمہ کے نزُول کے بعد بغیر کسی سبب کے اپنے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حفاظت فرمائی گئی

ناخدائے کشتی ما گر نباشد گو مباش   ماخُدا داریم مارا ناخُدا درکار نیست

صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا تو واپس آجانے کا وعدہ کر رہی ہے۔ اگر تو نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے عرض کیا۔ پھر میرا حشر قیامت میں اُن کے ساتھ ہو جو آپ کی ذاتِ اقدس پر دُرود شریف نہیں پڑھتے اور انکار کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے اپنے دستِ رحمت سے بند کھول دیئے اور وُہ چوکڑیاں بھرتی دوڑ گئی اتنے میں وُہ بدوی بھی اُٹھ کھڑا ہوا اس کے استفسار پر آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا میں نے اُسے کھولا ہے۔ وُہ ابھی آتی ہے وُہ کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ شکار جال سے نکل جائے تو از خود واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا صبر کر فَذَهَبَتْ فَارْضَعَتْ خَشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ پس ہرنی گئی اپنے دونوں بچوں کو دُودھ پلایا اور معہ بچوں حاضر ہوگئی اور سلام عرض کر کے اپنا سر پائے اقدس پر رکھ دیا اور محبت سے چاٹنے لگی اور ادب سے لیٹ گئی۔ یہ معجزہ دیکھ کر بدوی کا سر بھی جُھک گیا اور کلمہ شریف پڑھ کر صحابی کے مرتبہ پر فائز المرام ہوگیا ؎

جُھک گئے ہرنی و کافر کے سر دونوں ساتھ ساتھ — رکھ دیا آپ نے اُن پہ رحمت کا ہاتھ

پھر بشارت اِس کو اور اُس کو ملی سرکار سے — جا جال سے آزاد تُو اور تُو عذابِ نار سے

○ بعدہٗ نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم "نے ہرنی کے گلے میں پٹہ ڈال دیا اور فرمایا جا تیرا گوشت میں نے شکاریوں پہ حرام کر دیا اور تجھے بچوں سمیت جنت عطا فرما دی اور وُہ کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھتی جنگل[2] میں چلی گئی۔ ایک مقام میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نے دستِ شفقت ہرنی پر پھیرا تو ربِ کریم نے دستِ اقدس کی برکت سے اِس کی ناف سے مُشک پیدا فرما دیا جسے مُشک نافہ کہتے ہیں۔ وُہ جدھر جاتی جنگل خوشبو سے مہک اُٹھتا

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مَنْ كَانَ اِذَا مَشٰى فِى الْبَرِّ الْاَقْفَرِ تَعَلَّقَتِ الْوُحُوْشُ بِاَذْيَالِهٖ ط

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ بر کف
بہ اُمید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد
"امیر خسرو علیہ الرحمۃ"

[1] اَلصّحارکی الطائف: جبرائیل علیہ السلام نے ملکِ شام کا قطعۂ باغ لا کر کعبۃ اللہ کا طواف کرایا جو طائف شریف کہلایا۔

[2] جنتی جانور نبی کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی اُونٹنی عضباء یعفور گھوڑا، ہرنی، کبوتر، مچھلی، کھجور کا درخت شہد کی مکھی، حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی، صحابہ کہف کا کُتا، سلیمان علیہ السلام کا ہدہد، چیونٹی اور مثل ذالک العنم ۱۲ منہ غفر لہ الذنب ولوالدیہ ط

جائے یا تجھے جنّت میں لگا دیا جانے تو تو جنّت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اور تیرا پھل مقبولانِ بارگاہِ خداوندی اور محبوبانِ درگاہِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم اَفَاضَ عَلَيْنَا اَنْوَارَهُمْ کھائیں تو اُس نے دار الفناء (دنیا) سے دار البقاء (آخرت) کو پسند کیا۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "قَدْ فَعَلْتُ" ط فرمایا میں نے ایسا ہی کر دیا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محراب شریف کے قریب ہی اُس کو دفن کر کے جنّت میں پہنچا دیا۔ "مقام اسطوانہ مخلقہ ریاض الجنۃ"

☆ حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ ربّی۔ اِس واقعہ سے متاثر ہو کر فرماتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو! ایک تنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجر میں ذوق و شوق سے رو یا تم تو کہیں زیادہ مستحق ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجر میں رو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مَنْ بَكٰى اِلَيْهِ الْجِذْعُ وَحَنَّ لِفِرَاقِهٖ ؎

رسولُ اللہ کی اُلفت محبّو! عینِ ایمان ہے
فراقِ مصطفےٰ میں اہلِ ایمان عمر بھر روئے
رُلائے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری
کہو پھر عینِ ایماں سے نہ کیوں کر ہر بشر روئے
سُنی جب اس ستوں نے عاشقِ بیتاب کی زاری
رسولُ اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر روئے
کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جن پر نہ تھی رقّت
بہت روئے لپٹ روئے تمامی بیشتر روئے
اِدھر فغاں تھا وہ ستوں صدمے سے فرقت کے
اُدھر یہ شدّتِ رقّت سے باصد چشمِ تر روئے
ستوں خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپتے تھے
وہ آہیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر روئے
ستوں نے وہ کئے نالے کہ چشمِ حال سے اُسدم
شجر روئے، حجر روئے اور در و دیوار و در روئے

مولانا کفایت علی کافی شہید علیہ الرحمۃ

☆ یہ تھی کھجور کی محبّت سرکارِ مدینہ سے اور اب سرکار کی محبّت کھجور سے، فرمایا۔

اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِيَّةِ طِيْنَةِ اٰدَمَ ط "مکتوباتِ قدسیہ"

اپنی پھوپھی کھجور کی عزّت کرو کہ آدم علیہ السّلام کے جسم اطہر کی بقیہ مٹی سے پیدا کی گئی ہے۔

○ عرض کیا صلوٰۃً و سلامًا علیک یا سیّدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "پھوپھی کیسے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السّلام کے جسم اطہر سے جو مٹی کا خمیر بچ گیا اُس کو فرشتوں نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا تو اُس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ جس کا پھل "کھجور" تمام پھلوں کا سردار بنا اور سردار انبیاء و صحابہ کی خوراک تو مدینہ طیّبہ کی کھجور سے محبّت، ایمان کی

؎ اُستنِ حنّانہ از ہجرِ رسول نالہ مے زد ہمچو اربابِ عقول مثنوی عارف رومی ۱۲ "صلی اللہ علیہ وسلم"

نشانی ٹھہری۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَنْ تَفَتَّقَتْ مِنْ نُّوْرِہِ الْاَزْھَارُ وَالثِّمَارُ ط"

☆ صحابہ کرام نے جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہود بے بہبود نے کہا ہم نے اِن کی عورتوں پر جادو کر دیا ہے اِن کے ہاں بچے پیدا نہیں ہوں گے۔ شانِ قدرت ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے گود میں لے کر پہلے کان میں آذان اور تکبیر پڑھی اور پھر تحنیک دی۔ یعنی کھجور کو منہ سے نرم کر کے لعابِ دہن اُن کے منہ میں ڈالا تو اُنھوں نے منہ ہلانا شروع کر دیا تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا۔ دیکھو یہ کھجور سے محبت کرتا ہے۔ کیوں نہ کرے مدنی جو ہوا۔

○ ایک روز یہود نامسعود حضور سرکارِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہوئے اور کہا اگر آپ ہماری مرضی کے مطابق ہمیں معجزہ[ع] دکھائیں تو ہم ایمان لے آئیں گے اُس وقت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" حوالیِ قباء میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے کھجور کی گٹھلیاں "بوسیدہ ناکارہ کی ہوئی" پیش کر دیں۔ آج ہمارے سامنے بو دیں اور علی الصبح یہ ایک سرسبز باغ ہو۔ جس میں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے ہوں تو ہم کھائیں۔ ایمان کا بیج قلبِ مومن میں بونے والے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن گٹھلیوں کو زمین میں، قطار در قطار اپنے دستِ مبارک سے بو دیا اور واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ اُنہوں نے بعد میں یہ گٹھلیاں نکال لیں اور چلے گئے۔ قدرتِ الٰہی! جب سب علی الصبح پہنچے تو وہاں ایک عجیب عالی شان باغ لہلہا رہا تھا اور کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے تو نبیِ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے معہ حاضرین کھجوریں تناول فرمائیں۔ لیکن اُن کے اندر گٹھلیاں ندارد؟ یہود حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ اُنھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اِن میں گٹھلیاں نہیں؟ فرمایا گٹھلیاں تو تم کل ہی نکال کر لے گئے تھے۔ اگر تم ایسا نہ کرتے

ـــہ یہود بے بہبود اور ہنود نامسعود کی مانند عداوت، غلظت رکھنے والا معجزاتِ انبیاء کا منکر ہی ہوتا ہے۔ الخ

ع یہ معجزہ فقیر غفرلہٗ المولی القدیر کو مدینہ منورہ بوقتِ ناشتہ ۲۴ ۸۹ بروز بدھ ایک محب نے سنایا سن کر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ ناشتے سے جسمانی اور اِس واقعہ سے روحانی غذا ملی اور عجیب فرحت و سرور حاصل ہوا۔ از محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ ط ۹

تو ان میں بھی گٹھلیاں ہوتیں "لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" یہ عجیب غریب اور عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بعض ایمان لے آئے لیکن یہودِ بے بہبود عاقبت نامحمود ہی رہے آقائے نامدار، مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پیاری ہے اور ہر فعل معجزہ"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ طَابَتْ
بِبَرَکَۃِ الثِّمَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ جنتی پہاڑ:۔** بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ط

○ ایک دن سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" سیر فرما رہے تھے۔ آپ کی نظر مبارک جبلِ اُحد پر پڑی تو آپ نے باآوازِ بلند اللہ اکبر پکارا اور آپ کے چہرہ مبارک پر بشاشت اور مسرت کے انوار چمکنے لگے اور چہرۂ اقدس متبسم نظر آتا تھا آپ نے فرمایا ھٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ وَعَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ[1] الْجَنَّۃِ ط

☆ ابوشامہ امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ محبت جانبین سے مفہوم ہوتی ہے ایک مرتبہ جبلِ اُحد شریف پر تشریف لائے تو وہ اپنی خوش بختی پر جھوم[2] اٹھا اور وجد کرنے اور ہلنے لگا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس پر اپنے پاؤں کی ایڑی ماری اور فرمایا اُسْکُنْ یَا جَبَلُ فَاِنَّ عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ[3] ط (حدیث پاک) جبلِ اُحد پرُسکون ہوگیا۔ ایسا پرُسکون ہُوا کہ قیامت کا زلزلہ بھی اُس پر کچھ اثر انداز نہ ہوگا۔ بلکہ ملائکہ اس کو اُٹھا کر جنّتِ عدن کے دروازہ پر رکھ دیں گے اور یہ جنّتیوں کی اُمید گاہ ہوگا۔ جیسے مدینہ
سے نبی کریم، صدیقِ اکبر، فاروقِ اعظم، عثمانِ غنی علیہ وآلہٖ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام ط

---

[1] یہ جبلِ اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنّت کے دروازہ پر ہوگا۔

[2] ربِ کریم نے جمادات اور نباتات کو بھی حیاتِ حقیقیہ سے نوازا ہے۔ اُن کو علم، ادراک نطق حالی بخشا ہے یہ بھی ذی رُوح، ذی شعور ہیں۔ لیکن ہم اُن کی تسبیح اور جذبۂ محبت سے لاشعور ہیں۔ یہ بھی زبانِ حال سے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کی ثناگستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں۔ صرف انسان ہی غافل ہے۔ حالانکہ اُس کی تخلیق کا مقصد ذِکر و فِکر تھا۔ لیکن یہ دُنیا کے فکروں میں گھرا رہا۔

[3] اے پہاڑ ٹھہر جا کیا تجھے شعور نہیں؟ کہ تم پر ایک نبی۔ صدیق اور دو شہید ہیں۔

منوّرہ کے زائرین کی آج اُمّید گاہ ہے کہ ہماری منزل قریب آگئی اور مومن آج بھی جب جبلِ اُحد پر نظر کرتا ہے تو اُس کو سرُور اور سکون ملتا ہے اور جبلِ اُحد پر علی الصبح ایک عجیب قسم کی بھینی بھینی خوشگوار خوشبو مہکتی ہے جس سے مومن کے دل کی کلی کھِل جاتی اور رُوح خوشی سے جھُوم اُٹھتی ہے۔" اور درُود شریف از خود زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

ایک ہی ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا — کتنا وقار رکھتی ہیں اَللہُ اَکبَرُ ایڑیاں
دو قمر، دو پنجہ خوُر، دو ستارے، دس ہلال — اُن کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں
لف نشر غیر مرتب
تاجِ رُوحُ القدُس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں وَاللہ وُہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں "اعلیٰحضرت بریلوی"

☆ ابنِ ابی شیبہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ فرماتے ہیں۔ جب اَللہ تعالیٰ جَلّ جلالُہٗ نے کوہِ طُور پر تجلی فرمائی تو سطوت اور جلال سے چھ پہاڑ اُڑ گئے۔ تین پہاڑوں جبلِ اُحُد، وَرقان، رِضوی نے مدینہ منوّرہ دامنِ رحمۃٌ لّلعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم میں پناہ لی اور جبلِ نُور[1]، ثبیر اور ثور دامنِ کعبۃُ اللہ میں پناہ گزیں ہو گئے۔

○ **جنّتی پتھر**:۔ صحیح مُسلم بروایت جابر بن سُمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے۔ کہ ربِّ کریم کے رسُولِ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا کہ میں اِس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مکّہ معظمہ میں مجھے سلام عرض کرتا۔ وُہ زُقاقُ الحجر[2] کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَیْہِ
الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] جبلِ نوُر، غارِ حرا میں چند لمحات توجّہ کے ساتھ بیٹھنے سے وُہ انشراحِ صدر ہوتا ہے جو کئی سالوں کے مجاہدہ سے نصیب نہیں ہوتا۔ زائرین غارِ حرا میں جا کر نوافل ادا کر کے مُراقبہ کریں یہاں سب سے پہلی وحیِ الٰہی کے انوار ہیں۔

[2] یہ پتھر زُقاقُ الحجر سیّدہ اُمّ المؤمنین خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے محلاّت طیبات کو جاتے ہُوئے راستہ کی ایک دیوار میں نصب ہے۔ لوگ اسے چھُو کر اپنے ہاتھوں کو برکت کے لیئے چہرے پر ملتے ہیں یہ جمادات، پہاڑ، پتھر کنکر، حجرات سب ربِّ قدُوس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ اِن کو بھی احساس خوف اور کیفِ محبت عطا کیا ہے۔ اِن میں حس ہے عقل نہیں۔ یہ پتھر حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کو سلام بھی کرتا تھا اور کلام بھی۔ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

☆ **معجزۂ تکثیرِ طعام** : سیدنا انس بن مالک صاحبُ النعلین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور معطی النعمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُمِ مالک انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک گھی کی کُپی عنایت فرمائی جس سے وُہ مدّت تک دُرُود شریف پڑھ پڑھ کر گھی نکالتی رہیں۔ ایک دن اچانک اندر سے جھانک لیا۔ تو برکت جاتی رہی اور جب حضور مُوتیِ الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ ثَابِتًا اگر تم ایسا نہ کرتیں تو ہمیشہ "تا قیامِ قیامت" گھی باقی رہتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالَّذِيْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۝

؏ **معجز نما تکثیرِ ثواب دُرُود شریف** :- ایک روایتُ الحدیث میں جامعِ خیرِ الکثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب بندہ مجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو وُہ دُرُود شریف اُس کے مُنہ سے بسُرعت "خلائی راکٹ، ہوائی جہاز سے تیز تر" نکلتا ہے۔ مشرقین مغربین کے میدانوں جنگلوں اور بیابانوں کو منوّر کرتا۔ پہاڑوں کوہساروں اور وادیوں میں خوشبو بکھیرتا۔ دریاؤں نہروں اور چشموں کو تازگی بخشتا۔ زمین کی ہواؤں اور آسمان کی فضاؤں کو معطّر کرتا گزرتا ہُوا کہتا جاتا ہے۔ میں فلاں ابنِ فلاں کا دُرُود شریف ہُوں جو اُس نے سیدنا الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر بھیجا ہے۔ پس ہر ایک شئی دُرُود شریف بھیجتی ہے اُس بندہ پر جس نے یہ دُرُود شریف بھیجا ہے۔" دلائل الخیرات شریف صفحہ ۲۲"

☆ خداوند قدّوس جلّ مجدہُ العلیٰ اپنے کرمِ کریم اور فضلِ عمیم سے اِس دُرُود شریف کا ایک عظیم پرندہ پیدا فرماتا ہے۔ جس کے ستّر ہزار بازو، ہر بازو پر ستّر ہزار پَر، ہر پَر کے ستّر ہزار سر، ہر سر کے ستّر ہزار چہرے، ہر چہرے کے ستّر ہزار مُنہ، ہر مُنہ میں ستّر ہزار زبانیں اور ہر زبان ستّر ستّر "بولیوں" میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس تحمید، تکبیر، تہلیل کرتا رہتا ہے اور یہ ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ یہ فرشتہ تا قیامِ قیامت اُس کی قبر پر کھڑا دُعا کرتا رہے گا۔ تو دُرُود خوان کی قبر بقعۂ طوُر، باغیچۂ نُور سے کستُوری کی خوشبو مہکتی ہے۔ یہ قدرتِ الٰہی کے معجز نما ظہورات مُشاہدۂ علماء مکاشفۂ اولیاء سے ثابت ہیں۔

☆ فقیر بحمد اللہ المولیٰ القدیر کہتا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ بر شہنشاہِ لولاک کے ثواب کی یہ معجز نما تکثیر و تعمیم دورِ قدیم جدیدہ لحاضرہ، کی ٹیکنالوجی، سائنسی عجوبہ آلات کمپیوٹر، کلکولیٹر بھی شمار سے قاصر ہیں ؎

لَيْسَ كَلَامِيْ يَفِيْ بِصَلٰوةِ كَمَالِهٖ　　صَلِّ اِلٰهِيْ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ

؏ دلائل الخیرات شریف، دُرُود شریف کا مجموعہ ہے۔ اِس کا عامل اِن فضائلِ کثیرہ اور ثوابِ عظیمہ کا حامل ہوگا۔ منہ غفرلہٗ ؏

☆ معجزہ طعام کا کلام کرنا : بروایت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

① غزوہ خیبر میں ایک یہودیہ زینب زوجہ سلام بن مشکم نے کھانے میں زہر ملا کر پیش کر دیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ لقمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تناول نہ فرمائیں میں اس قابل نہیں کیونکہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے۔ یہ بھنے ہوئے گوشت کا کلام کرنا اور رسالت کا اقرار ایک معجزہ عظیمہ عجیبہ ہے۔

② ایک دعوت میں آپ کھانا تناول فرمانے لگے لقمہ اٹھایا تو اس سے تسبیح پڑھنے کی آواز آ رہی تھی صحابہ کرام نے وہ آواز سنی۔ یُسَبِّحُنَ حَتّٰی سَمِعْنَا التَّسْبِیْحَ نَاطِقُ الْوَحْیِ وَالْکُتُبِ کی شان والے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سامنے بے زبان شجر و حجر اور طعام بھی آ جائے تو اس کو نطق مل جاتا ہے۔ آپ ان کے ورد کی تسبیح کو جانتے کہ یہ کون سی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ بروایت صحیحہ "طعام نے کلام اور سلام عرض کیا"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُسَبِّحِ فِیْ
کَفِّہِ الطَّعَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :۔ دست مبارک کا مس ہونا۔ "حلیہ لحافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ"

① سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا کے گھر ایک روز آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لے گئے اس وقت سیدہ تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں تو چند روٹیاں آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بھی لگائیں تو وہ کچی کی کچی رہیں سیدہ سخت متعجب ہوئیں تو فرمایا اے بیٹی! تعجب نہ کر جس کو رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ مس کر جائے تو اس پر آگ دنیا کی کیا۔ جہنم کی بھی اثر نہیں کرتی۔ علیہ وعلی بنتہ الصلوٰۃ والسلام "معارج النبوۃ"

② ایک روز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ نے مہمانوں کی ضیافت کی تو آپ نے دسترخوان بچھا کر ان کو کھانا کھلایا تو اچانک ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر کچھ دھبے ہیں اور وہ میلا ہو گیا ہے تو اسے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ مہمان حیران ہوئے یہ کیا معاملہ ہے۔ دسترخوان کے جلنے کا کوئی دھواں وغیرہ نہیں تو آپ نے کچھ دیر بعد دسترخوان کو تنور سے نکالا تو وہ نہایت پاک صاف اور شفاف تھا اور اعلیٰ درجہ کا

ڈھل چکا تھا۔ مہمانوں نے تعجب سے پوچھا تو فرمایا ایک مرتبہ ہمارے آقائے ولیِ نعمت "ﷺ" نے اِس دسترخوان پر کھانا تناول فرما کر اس سے اپنے ہاتھ پونچھے تھے اب یہ کپڑا جب بھی میلا ہو جاتا ہے تو میں اُسے تنور میں ڈال دیتا ہوں تو یہ صاف شفاف ہو جاتا ہے۔ آگ اُس پر کچھ اثر نہیں کرتی اب یہ دسترخوان نہ جلے، نہ سڑے اور نہ گلے کی شانِ عجیبہ رکھتا ہے۔ دُرُود خوان ببرکتِ دُرُود شریف قبر میں نہ جلے نہ سڑے اَور نہ گلے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُطْبِ الْجَلَالَةِ وَشَمْسِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ خوشبودار بنانا:۔ "مدارج النبوۃ و مراتب الفتوۃ لِشیخ محقق علیہ الرحمۃ ط

① سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیہ بارگاہِ اطہر میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بیٹی کی شادی ہے خوشبو کے لیئے حاضر ہوئی ہوں تو آپ "ﷺ" نے اُس کو شیشی میں اپنی جبینِ مبارک سے پسینہ کے قطرات عطا فرمائے جو بطورِ خوشبو دُلہن کو لگائے گئے تو اُس دُلہن صحابیہ کی نسل سے کئی پشتوں تک خوشبو آتی رہی اور اُن کا گھر مدینہ منورہ میں بیتُ المُطَیَّبِین مشہور ہو گیا۔

② حضرت جابر بنِ عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک روز نبیِّ کریم علیہ[لہ] "ﷺ" نے اپنا دستِ مبارک میرے رخساروں پر پھیرا تو مجھے ایسی خوشبو پہنچی کہ اِس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکانوں پر بھی نہ سونگھی گئی اَور آپ "ﷺ" جس

[لہ] معجز نما خوشبو دُرُود شریف:۔ ذاتِ مُسمّٰی ﷺ کان عطر لجانِ عنبر ہیں ہر شئ کو یہیں سے خوشبو ملی۔ دُرُود خوان صحابی، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصافحہ کرکے بار بار اپنے ہاتھوں کو سونگھتے اَور دُرُود شریف پڑھتے رہتے جس شئ کو معجزہ بنایا۔ آج بھی اُس سے مومن کو خوشگوار خوشبو آتی ہے۔ بشرطیکہ حواسِ خمسہ ظاہری کو جسمانی نزلہ اَور حواسِ باطنی کو رُوحانی نزلہ نہ ہو اَور اسمِ پاک ﷺ خوشبویات کا منبع، عطریات کا سرچشمہ ہے۔ دُرُود خوان کے مسکن و مکان، جسم و جان، لباس، پسینہ اَور سانس سے خوشبو مہکتی ہے۔

☆ "دُرُود خوان کی عروسِ فکر" "دُرُود شریف" خوشبو ہے۔ سینۂ محبت کا گنجینۂ عطردان اَور دہن پُرلین ڈھکنا ☆

بزمِ ثنائے زُلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے
"مِنہ سَلّمہ ربّہ سُبحانہ ط"

راستہ سے گزر جاتے تھے تو کئی روز تک اِس راستہ سے بھینی بھینی خوشبو کی مہک آتی رہتی

سَر تا بقدم تن سُلطانِ زمن ﷺ پھول — لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

وَاللہ جو مِل جائے میرے گُل کا پسینہ — مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دُلہن پھول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ اندازِ عطاءِ مدینۃُ العلم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط "صحیحُ البخاری"

① سیدنا ابُوہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہٗ کثیرُ التعداد احادیثِ مُبارکہ کے راوی ہیں[۵۰۰۰] اِس کی وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ میں حاضر ہُوا اور عرض کیا یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ قرآنِ پاک اور احادیثِ پاک سے جو یاد کرتا ہُوں وُہ بھول جاتا ہُوں۔ قاسمُ العُلومِ وَالعطایا ﷺ نے کمال شفقت اور رحمت سے فرمایا اے ابُوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی گودڑی جو پہنے تھا بچھا دی تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت کے اشارہ سے اُس میں کچھ ڈالا اور فرمایا اِس کو سینے سے لگا لو۔ جب میں نے چادر کو سینہ سے لگایا تو پھر اپنا حال خود بیان کرتے ہُوئے فرمایا۔ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ شَیْئًا ط اس دِن کے بعد میں کوئی شَئے نہیں بھولا یعنی تب سے اب تک ہر چیز مجھے بلفظہٖ یاد ہے اور اب میں کوئی چیز قرآن وحدیث سے نہیں بھولتا۔ حقیقت یہ ہے "حضور ﷺ کے اصل معجزات یہ نفوسِ قدسیہ صحابہ کبار ہیں"۔ جن کے قلوب نگاہِ محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے منور

عـہ آپ جلیلُ المرتبت مشہور مُحدِّث صحابیِ رسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قبیلۂ دوس اور اہلِ صُفّہ سے ہیں جو اَضیافُ اللہ واَضیافُ رسُولِ اللہ کے مُبارک لقب سے مُلقب تھے۔ گھریلو مانوس جانور بلّی کی وجہ سے سیّدُ الانبیاء " ﷺ " نے ابُوہریرۃ کا لقب عطا فرمایا اور اسی کو محبت کا تحفہ تصور کیا اور آسمانِ شہرت کے دُرخشاں نجم فی الحدیث تھے آپ کی وصیت کے مطابق حضور " ﷺ " کے نعلین پاک کو قبر میں آپ کے سینہ پر رکھ دیا گیا۔ سِراجًا مُّنِیْرًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے انوارِ قدسیہ سے چمکنے دمکنے والا نوری ستارہ نُور کی روشنی بکھیر کر گردِ ہالۂ علم کے قمقمے "مُحدِّثینِ عظام" روشن کر گیا۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

ہوئے اور ایک ایک کو نگاہِ رسول " صلی اللہ علیہ وسلم " نے معجزہ بنا دیا [1]

أُولَٰئِكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ   إِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعُ

(الفرزدق)

(۱) صحابہ کرام نے یہ شرف سید الکونین، معطی الملوین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے پایا اور اُمت نے سرورِ مجد، سردارِ سرمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب سے برکتِ درود شریف جو چاہا۔ پایا اور جو مانگا۔ ملا۔

---

(۲) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ کے اعزاز و شرف سے نوازا (گورنر مدین) اور جب آپ ایمان لائے تو ضعیفُ العمری کا عالم تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضرِ خدمت تھے تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُن سے فرمایا اے سید الملائکہ! میرے سلمان کو عربی سکھاؤ۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ سلمان سے فرمائیں کہ منہ کھولے تو آپ علیہ السلام نے اُن کے منہ میں لعابِ دہن ڈالا تو وہ فصیح بلیغ عربی دان اور سلمان فارسی سے سلمان محمدی بن گئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

☆ " اندازِ عطا سبحان اللہ! ایسے اعزاز پہ قربان ایسی عطا پہ نثار " ☆

☆ " ایسے عظیم و کریم رسول پر درود نا محدود ہوں اور سلام باکرام " ☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ مُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَةِ وَمَخْزَنِ دَلَائِلِ الْبَاهِرَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

9

---

[1] میرے آباؤ اجداد تو یہ ہیں تو بھی اُن کی مثل لے آ جب کہ مجالس منعقد ہوں۔

[2] سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک فارس کے شہزادے تھے۔ اپنے مذہب زرتشت سے بیزار ہو کر ملک سے نکلے کئی احبار و رہبان کے پاس رہے مختلف مذاہب اختیار کئے۔ ایک راہب نے مرتے وقت کہا تم ملک حجاز چلے جاؤ آخر زمان پیغمبر کے ظہور کا وقت ہے تو راہ میں پھر غلام بنا لئے گئے۔ آخر کار مَنْ طَلَبَ وَجَدَ مقام قبا میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے قیام پذیر ہونے کی کانوں میں آواز پڑی۔ حاضرِ حضور ہو گئے۔ " مہرِ نبوت " کو دیکھا۔ چوما اور ایمان پایا۔ اُس وقت آپ کی عمر شریف ۲۵۰ سال تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی آزادی کے لیے کھجور کے پودے اپنے دستِ رحمت سے لگائے جو صبح کو ہی تناور درخت بن گئے۔ جن میں خوشے لٹک رہے تھے اور کچھ سونا دیا۔ آپ کا شمار فضلاءِ صحابہ، اعزازِ اہلبیتِ اطہار اور اہلِ صفہ سے ہوتا ہے۔ ایرانی سلمان سے مدنی سلمان اور اسلام اور بانی اسلام سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے بن کر اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ کے سرتاج بنے ۱۲ سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ سُبْحَانَہٗ ط

ظہورِ قُدسی
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ ۔۔۔ يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمٖ [1]

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ ۔۔۔ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٖ

☆ وُہ اِرہاص "معجزاتِ عظیمہ" جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر ظہور پذیر ہُوئے۔ اُن میں سے چند کا بطورِ تبرّک ذِکر کرتا ہُوں۔

قُرآنِ پاک :- پ۱۱ سورۃ یُونس آیتِ کریمہ ۵۸

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا	تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت پر چاہیئے کہ خوشی کریں۔

○ "تفسیرِ ابنِ عبّاس" میں سیّدنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں۔ فَضْلُ اللّٰهِ سے مُراد ذاتِ پاک محمّدِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" اور رَحْمَتِهٖ سے صفات اور معجزات مُراد ہیں۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کا فضل اور رحمت اُس کے پیارے محبُوب کی ذاتِ پاک ہے۔ رمضانُ المبارک میں قُرآنِ پاک کا نزُول ہُوا۔ اِس مُبارک ماہ میں "جشنِ قُرآن" منایا جاتا ہے۔ رُوحُ القُدس ہر سال ماہِ رمضان میں صاحبِ قُرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" سے قُرآن مجید کا دَور کیا کرتے اور ربیعُ الاوّل شریف کے ماہ مُبارک میں مومنین، محبّین میلاد شریف کی محفلیں اور مجلسیں منعقد کرتے اور خوشیوں کے تبرّک

---

[1] حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت نے خوشبو ظاہر کی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باکرامت اور وصال باسعادت دونوں کیسے پاکیزہ اور خوشبودار ہیں۔

صاحبُ القرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ مقدّس بُلند تر ہے اپنے محاسن میں شرکت سے اور آپ کا جوہرِ حُسن منقسم نہیں۔

بلند ہوتے ہیں اور ظہورِ قدسی پر جو معجزات ظاہر ہوئے وہ بیان کرتے ہیں اور سُنتے ہیں۔

☆ جاہِ والا شاہ عبدالرحیم نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فَرَأَيْتُ اَنْوَارًا سَطَحَتْ دَفْعَةً ط میں نے اچانک معائنہ کیا کہ ہماری مجلس میلاد شریف کو انوار نے ڈھانپ لیا ہے۔ وَيَسْتَحِبُّ لَنَا الشُّكْرُ لِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفَةِ "صلی اللہ علیہ وسلم" بِالْاِجْمَاعِ وَالْاِطْعَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَالْمَسَرَّاتِ ط اور اِس کا جتنا شکر بجا لائیں کم ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ طعام پکائیں اور ایصالِ ثواب[1] کریں یہ عمل محبت اور مسرت کے قریب ہے۔ یہ مجالس مبارک نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہیں۔

○ اُولُوالعزم رسول حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی دُعا کے الفاظ مبارک ہیں عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ[2] بروایت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک یہودی نے کہا قرآنِ پاک میں ایک ایسی آیتِ پاک ہے اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اُس روز عید مناتے تو آپ نے فرمایا میں اِس آیتِ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا[3] کے مقامِ نزول اور یومِ نزول کو خوب جانتا ہوں کہ یہ یومُ الجمعہ بمقامِ عرفات دورانِ خطبہ نازل ہوئی اِس سے آپ کی مُراد یہ تھی کہ اِس روز ہم دو عیدیں مناتے ہیں[*]

☆ یومُ الجمعہ کی عید ☆ یومِ عرفہ کی عید

[*] ایسی مجالس و محافل کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ نور سے منور ہونا کثیر واقعات سے ثابت ہے۔ المؤلف ۵

---

[1] شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی "دُرُّالثمین فی مبشرات النبی الامین" میں ارقام فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ میلاد النبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا۔ ایک سال کچھ ہاتھ نہ آیا جس سے کھانا پکواتا صرف بھُنے ہوئے چنے تھے وہ ہی آگے رکھ کر ایصالِ ثواب کر کے تقسیم کر دیئے تو مجھے خواب میں رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی تو دیکھا وہی بھُنے ہوئے چنے آپ تناول فرما رہے ہیں اور آپ" صلی اللہ علیہ وسلم " خوش ہیں اور چہرہ پر بشاشت ظاہر ہے

[2] پ سورۃ المآئدۃ آیتِ کریمہ ۱۱۴ عید ہو ہمارے اگلے، پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔

[3] پ سورۃ المآئدۃ آیتِ کریمہ ۳ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اور اب اسی دینِ اسلام میں اُس کی رضا ہے۔ آمنّا وصدّقنا ط

☆ سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بھی ترمذی شریف میں ایسا ہی مروی ہے۔

○ اَللّٰہ تعالیٰ کی جس روز خاص نعمت مائدہ یا نعمتِ عظیمہ "آیتِ کریمہ" نازل ہوئی ہو اُس روز عید منانا خوشیاں کرنا اور شکرِ الٰہی بجا لانا طریقۂ صالحین ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ سیدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہیں اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادتِ مبارک کی یادگار میں عید میلاد شریف منانا اور اظہارِ فرح و سرور کرنا مستحسن، محبوب اور امرِ محمود ہے اور جو لوگ اِس روز محافلِ میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دُنیا میں ربِ کریم کے فضلِ عمیم اور آخرت میں وُہ جنّت النعیم میں داخل ہوں گے "یہ میلاد شریف تذکیر بایّام اللّٰہ میں داخل اور عین منشاءِ خداوندی ہے"۔

☆ فَلْیَفْرَحُوْا پس چاہیئے کہ وُہ خوشیاں منائیں۔ فرحت اور اطمینان کا تعلق قلب سے ہے یعنی قلبی اور رُوحانی خوشی۔ کسی پیاری اور محبوب چیز کے پالینے سے دل کو جو لذّت حاصل ہوتی ہے اُسے فرح کہتے ہیں۔ مومن کے لیئے ہادیِ سُبل، فخرِ رُسل مولائے کُل، احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر اور کون محبوب ہے؟ مومن کا قلب تو ذکرِ مصطفےٰ، نعت اور صلوٰۃ و سلام سے فرحت پاتا ہے۔

☆ عید میلادُ النّبی "صلی اللہ علیہ وسلم" — وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ (سورۃ ابراہیم) کی ہوبہو تفسیر اور تنویر ہے۔

○ عیدُ الفطر جو رمضانُ المبارک کے روزوں پر بطورِ تشکر ملی اور عیدُ الاضحیٰ جو حجِ بیت اللّٰہ کی سعادت پر اُمّتِ مرحُومہ کو بطور انعام ملی۔ یہ دونوں عیدین اس عید پر تصدق ہو جائیں جس کے صدقہ میں یہ عیدیں ملیں اور وُہ ہے عید میلادُ النّبی "صلی اللہ علیہ وسلم" جو حضور کی ولادت باسعادت پر ملی۔ یاد رہے ہمیں ایمان ملا حضور کا صدقہ قرآن ملا سرکار کا صدقہ اور رحمٰن ملا محمدِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ۔ اگر حضور نہ آتے تو کچھ نہ ملتا۔ نہ رمضان ملتا۔ نہ قُرآن ملتا، نہ ایمان ملتا اور نہ ہی رحمٰن ملتا اور یہ سب کچھ انعامِ محبّت سے حضور کا صدقہ ہے۔ لہٰذا محبّت والوں کو جو عید ملی اُس کو بزبانِ محبّت "عُرفاً" عید میلاد کہتے ہیں اور یہ کائناتی جشنِ نبوی ہے۔ عرش پر ملائکہ نُوری اور فرش پر مومن تقریباتِ مسرّت منا رہے ہیں اور چہار سُو صلوٰۃ و سلام کے نغمے گونج رہے ہیں اِسی فرحت

عہ آسمان پر ملائکہ کی عیدیں شبِ برات و شبِ معراج ہیں۔ عہ یہ زمین آسمان میں کائناتِ عالم کی اجتماعی عید ہے۔

اور مسرّت کا ربِّ کریم نے اس آیتِ پاک میں حکم دیا کہ اُس کے فضل اور اُس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔ ربِّ کریم کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر اور رسولِ کریم کی نعتیں اور معجزاتِ ولادت بیان کرو اور صلوٰۃ و سلام اور دُعا پر اختتام کرو یہ مجالس مقدسہ بعنوان مولود شریف مِن کُلِّ الوُجوہ امورِ خیر کا مجموعہ ہیں ؎

باغِ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نور کا ۔۔۔ بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کا سر پر عمامہ اور شملہ نور کا ۔۔۔ اُڑ رہا ہے عرشِ اعظم پر پھریرا نور کا
ڈھلک آیا ریشِ انور پر پسینہ نور کا ۔۔۔ نور کے خوشے میں ہے ہر دانا دانا نور کا
معنئ نورٌ علیٰ نور شبِ اسرا کو کھلے
چہرۂ پُر نور پر باندھا جو سہرا نور کا ۔۔۔ "امیرؔ بدایونی"

ولادتِ باسعادت :- بوقتِ صبحِ صادق بروز پیر، ۱۲ ربیع الاول (اپریل ۵۷۱ء، سلخ عام الفیل) شہرِ مکۂ معظمہ، جبلِ ابوقبیس کے دامن "محلہ قشاشیہ اور مسفلہ کے درمیان" نزد محلہ بنی ہاشم و قریش گلی سوق اللیل مکان نمبرا کو مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[1] ہونے کا شرف ملا۔ ملائکہ کرام، خوشی اور مسرّت سے جھوم اُٹھے۔ حورانِ بہشتی نے جنت میں خوشی کے ترانے گائے عالمِ دُنیا خوشبو سے مہک اُٹھی اور خوشبوئے گلاب کے جھونکے آنے لگے۔ بادِ صبا اور بادِ نسیم جگہ بجگہ خوشیاں بکھیرنے اور خوشخبریاں دینے لگیں توحید کا گلشن جو پیارے مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا اُس کی خوشبو سے جزیرۂ عرب اور سارا عجم لہلہانے اور جگمگانے لگا اور ہر طرف اَللّٰہُ اَللّٰہُ کے ڈنکے بجنے لگے۔

حدیثِ نبوی :- بروایت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دُعا[2] اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

---

[1] نجدیہ سعودیہ نے مکان مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کو گرا کر لائبریری کا دفتر بنا کر مُقفّل کر دیا ہوا ہے۔

[2] دعائے خلیل رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا (سورۃ البقرہ ۱۲۹) اے اللہ سبحانہٗ وہ آخر الزمان نبی مبعوث فرما۔ آپ کی یہ دُعا ربِّ قدوس نے قبول فرمائی اور اڑھائی ہزار (۲۵۰۰) سال بعد آپ کے نسبِ عالیہ سے محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" مبعوث ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اپنے اپنے زمانہ میں بشارتیں دیتے تھے اور تمام کائناتِ ارضی و سماوی کا
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اور اپنی والدۂ مطہرہ کا خواب، "جو اُنھوں نے قبل از ولادت دیکھا"۔ کی تعبیر ہُوں۔ اِس حق خواب کی برحق تعبیر سے ثابت ہُوا کہ برگزیدہ آمنہ خاتونِ جَنَّتُ الفردوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو علم یقینی تھا کہ آخرُ الزّمان نبی مُحمّد مُصطفٰے عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءِ میری گود میں رونق افروز ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا اِلٰی اَنْ صَارَ شَابًّا ذَکِیًّا وَّ کَھْلًا مَرْضِیًّا ط

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گُل کی آ رہی ہے | بادِ صبا یہ کس کا مژدہ سُنا رہی ہے
ابرِ بہاری ہر سُو چھڑکاؤ کر رہی ہے | بادِ سحر خوشی سے پنکھا جھلا رہی ہے
آمد ہے اُسی کی جس کا اللہ ہے شاہد | فوجِ نجوم کس کے ہمراہ آ رہی ہے

ہر جا ترانہ سنجی صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ کی
حُبِّ نبی دلوں میں کیا رنگ لا رہی ہے
"صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ امامِ ربّانی مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں:

بایدُ دانست کہ خَلقِ مُحمّدی دررنگِ خَلقِ سائرِ افرادِ انسانی نیست بلکہ بخَلقِ ہیچ فردے از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ اُو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم باوجُود نشاءِ عنصری از نُورِ حق جَلَّ وَعُلٰی، مخلوق گشتہ است کما قَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ دیگراں را ایں دولت مُیسّر نشد۔

جاننا چاہیئے کہ پیدائشِ مُحمّدی دوسرے افرادِ عالم میں کسی انسان کی طرح نہیں بلکہ کسی سے مُناسبت نہیں رکھتی کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" باوجُود جسمِ عنصری کے نورِ حق سے پیدا ہُوئے جیسا کہ خود نبیِّ پاک عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا کہ "میں اللہ کے نور سے پیدا ہُوا ہُوں"، اور دُوسرے کسی کو یہ دولت مُیسّر نہیں۔ مکتوب نمبر ۱۰۰ دفتر سوم

☆ حضور سیّدی و مُرشدی سیّد نورُ الحسن شاہ بُخاری قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں۔

○ حضرت آدم صفیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَامُ، خلیفۃُ اللّٰہ سے شجرِ رسالت کا پودا پیدا کر کے

ـــ نورِ حق کی تجلّی سے نورِ مُحمّدی علیٰ صاحبہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا گیا۔ از محمّد عنایت اللّٰہ

بقیہ حاشیہ

ذرّہ ذرّہ اِس حقیقتِ ثابتہ کا مُنتظر تھا۔ بشارتِ مسیح اور برگزیدہ والدہ کے رؤیائے صادقہ کی تعبیر حقیقتِ ثابتہ بن کر ظاہر ہُوئی۔ جیسے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحیِ جلی کے نزول سے پہلے چھ ماہ "وحیِ منامی" سچے خواب جن کو مُبشّرات کہا جاتا ہے۔ آتے تھے اور اُن کی تعبیر بہت جلد پُوری ہو جاتی۔ ۱۲ منہ، عُفِیَ عَنْہُ

حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام "پھولوں" تک پہنچا اس باغیچۂ رسالت میں طرح طرح کے پھول کھلتے رہے[1] ہے اور پھر ہمارے رسول حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ کر بار آور ہوگیا۔ کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَاءِ[2] پر نبوت اور رسالت کی تکمیل ہوگئی اور آپ خاتم النبیین بن کر عالمِ بالا سے عالمِ دُنیا میں تشریف لائے۔ آخر الکل ان نبی " الانسان فی القرآن لاعلیٰ حضرت کیلانی "

قرآن پاک ۱۔ پ۶ سورۃ المائدۃ آیتِ کریمہ ۱۵ ۲۔ پ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۲۸

☆ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ — بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

☆ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ — بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول۔

○ اللہ جل مجدہ العظیم کا اسم پاک نور جو اسماء اللہ الحسنیٰ سے ہے ذاتی اور توقیفی ہے اور اس آیتِ پاک میں ربِ کائنات نے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو بھی نور[3] فرمایا۔ جو اسماء النبی الکریم سے عطائی اور تخلیقی ہے۔ حضور پُرنور " صلی اللہ علیہ وسلم "، کا وجود باجود سراپا کمال ہی کمال اور نور ہی نور ہے اور اس نور کے حسن و جمال کی تنویر نے عالمِ کائنات کا ذرہ ذرہ منور کر دیا۔ نیز ان آیاتِ کریمہ میں حضور نورِ مجسم، دُرِّ یتیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد پاک کا بیان ہے اور ترمذی شریف کی حدیثِ پاک سے قیام ثابت ہے کہ سیدِ عالم

ــــہ نور پر تنوین عظمت کی ہے یعنی عظیم ترین نور صلی اللہ علیہ وسلم جن کے سامنے ہر عظمت ذیلی و طفیلی ہے۔

علہ سیدی و مرشدی اعلیٰ اللہ درجتہ نے کیسی پیاری اور لطیف، دلآویز و دل پسند تمثیل بیان فرمائی ہے۔

علہ پ۱۳ سورۃ ابراہیم آیتِ کریمہ ۲۴ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑیں قائم اور شاخیں آسمان میں۔

علہ قرآن نور، شمس نور، قمر نور، ملائکہ نور، بیتُ اللہ، ناقۃُ اللہ، روحُ اللہ، ارضُ اللہ اس نسبت پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ اگر اعتراض ہے موحد کو تو " نور اللہ " پر حالانکہ یہ نسبت عینی نہیں تعظیمی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا ریب اور یقیناً نور اللہ ہیں۔ یہ سب نور، نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پرتو ہیں۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کا نور اصل ہے اور یہ سب اُس کی فرع۔ اصل کے بغیر فرع کا قیام ناممکن اور محال ہے۔ فقیر نوری عرض کناں ہے۔

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے پوچھی ۔۔۔ قد جاءکم من اللہ نور میرے لبوں پہ آیا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اپنی پیدائش کا، ذکرِ قیام کر کے بیان فرمایا تھا اور یہ بھی ظاہر ہُوا کہ جو روزِ اوّل سے اَللہ کے ہاں نُور تھا وُہ ہی ہمارے پاس رسُول بن کر تشریف لایا یعنی جو اَللہ کا نُور تھا۔ وُہ ہمارا رسُول ہے اور جو ہمارا رسُول ہے۔ وُہ اَللہ کا نُور ہے۔ اُس نُور کی جلوہ گری اور اُس نُور کا ظہُور سیّدہ آمنہ کی گودی اور سیّدنا عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے گھر میں ہُوا۔ نورُ اللہ میں نُور کی اضافت اَللہ کی طرف یہ بیانیہ اور تشریفی ہے۔ مثلاً بیتُ اللہ، ناقۃُ اللہ، رُوحُ اللہ اور نُورُ اللہ، ارضُ اللہ جَلَّ شَانُہٗ ط

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرَ النُّوْرِ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ الْمُنِیْرِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

مُعجز نُما مُشاہداتِ عالم :-

بَدَتْ فِیْ رِضَاعِہٖ مُعْجِزَاتٌ لَیْسَ فِیْھَا عَنِ الْعُیُوْنِ خِفَاءٌ[1]

(قصیدہ ہمزیہ)

☆ کراماتِ سیّدہ طیّبہ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور مُبشّرات :- اَلْکَرَامَۃُ مِنْ جِنْسِ الْمُعْجِزَۃِ ط مخدُومۂ کائنات اُمُّ النّبی سیّدتنا آمنہ بنتِ وہب[2]، آمینۂ امانت دارِ خُداوندی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ بوقتِ ولادت ایسا نُورِ مُستنیر ہُوا۔ فرش تا عرش یکدم مُنوّر ہوگیا اور سارا عالَم دُور و نزدیک مجھ پر روشن ہوگیا۔ اِس نُور کی روشنی سے مُلکِ شام کے محلّات نظر آئے اور ایک ایسی خُوشبُو مہکی جس سے مَشامِ دماغ مُعطّر ہو گئے اور کائناتِ ارضی و سماوی کا سارا جہان ایک قسم کی خُوشبُو سے بھر گیا۔ گُلشنِ مُرادمیں بادِ مُراد چلی اور جہان نُور سے معمُور ہوگیا[3] " اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمُ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ الْمُعَظَّمِ "

عـ۱ آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کے ایّامِ رضاعت میں ایسے مُعجزات ظاہر ہُوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہے۔

عـ۲ سیّدہ اُمّ النّبی آمنہ طیّبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جو مُعجز نُما مُشاہدات اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے وُہ بے حد و حساب ہیں بطورِ برکت چند تحریر کرتا ہُوں۔

عـ۳ سیّدنا عبدُاللہ جو جنابِ پاک، مُعزّز بخطاب لَوْلَاكَ عَلَیْہِ صَلٰوۃُ اللہِ وَسَلَامُہٗ مَادَامَتِ الْاَرْضُ وَالْاَفْلَاکُ کے والدِ ماجد ہیں آپ کے وجُودِ مسعُود، بدن شریف سے کستُوری کی خوشبُو آیا کرتی تھی اور دادا پاک سیّدنا عبدُالمُطّلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پسینہ مُبارک بھی مُعطّر تھا اور ماتھے پر نُور مانندِ ہلال چمکتا نظر آتا تھا۔ ابرہہ کے سفید ہاتھی

 بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سونگھ کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر رنگِ رحمت چمن در چمن
کہہ کے اَنْتَ نبی، پڑھ کے صَلِّ عَلٰی بلبلِ خوشنوا چہچہانے لگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرُہٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :- شہادت دینا۔ امام سہیلی نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

○ آپ ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ربُّ العزّت کو سجدہ کیا اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرکے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ”ﷺ“ پڑھا۔ بعدہٗ یہ کلماتِ تذکیر، تکبیر و تہلیل، تحمید و تمجید، تسبیح و تقدیس پڑھے [1]

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا ، سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :- نار بجھ گئی۔ ”حُسنُ الجُودہ فارسی فی شرح القصیدۃ البُردۃ“

○ ایوانِ کسریٰ پاش پاش ہوگیا اور اُس کا لشکر تتر بتر۔ نوشیرواں کے محل کے چودہ کنگرے از خود گر گئے اور ایران ، فارس کے آتش کدے جو زرتشتی مذہب والوں نے ہزار ہا سال سے جلا رکھے تھے یکدم بجھ گئے یعنی نور ”ﷺ“ نے نار کو بجھا دیا اور بحیرۂ ساوہ خشک ہوگیا۔ جس پر سارے بُت کدے بے رونق ہو گئے [2]

ناریوں کا دَور تھا دِل جل رہا تھا نور کا تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

۸

بقیہ حاشیہ

نے سربسجود ہو کر سلام کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّوْرِ الَّذِیْ فِیْ ظَھْرِکَ یَا عَبْدَ الْمُطَّلِبْ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”انسانُ العیون ج ۱“

[1] امام ابنِ حجر مکی نے تحفہ میں نصِ معتبر کے حوالے سے ارقام فرمایا کہ آپ ”ﷺ“ نے اپنا کلمہ پاک پڑھا اور اپنے آپ پر درود شریف بھی پڑھا“ بروایت ”دورانِ سفر ایک مرتبہ آذان بھی پڑھی ہے۔“ ۵۲۲ صفحہ ملاحظہ ہو“

[2] کسریٰ ملکِ ساسان شاہانِ عجم کا لقب ہے اور قیصر شاہانِ روم کا ، خاقان شاہِ ترک کا ، فرعون شاہِ مصر کا ، تبع شہنشاہ یمن کا ، نجاشی شاہ حبشہ کا اور حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے شہنشاہ کو عزیزِ مصر کہا جاتا ہے ”معنہ“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ھُوَ یُطْفِئُ
النَّارَ بِنُوْرِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ کعبۂ معظمہ تعظیم سے جھک گیا:۔ "حُجَّۃُ اللّٰہِ الْعٰلَمِیْنَ"

○ کعبۂ مشرفہ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے درِ اقدس کی طرف تعظیماً جھک گیا اور فرحت اور سرور سے جنباں نظر آتا۔ اُس نے حضورِ پُر نور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے درِ اقدس کی طرف سجدہ کیا اور اچانک کعبۃ اللہ کے سارے بُت سر کے بل گر پڑے ؂

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا ۔۔۔ رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٍالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
کَعْبَۃِ الْکَعْبَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ طیّب وطاہر "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"ط

○ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک صاف طیّب وطاہر ناف بُریدہ، ختنہ شدہ تولّد ہوئے آبِ کوثر سے غسل شدہ اور آنکھیں سُرمگیں تھیں ؂

سُرمگیں آنکھیں حریمِ حق کے وُہ مشکیں غزال ۔۔۔ تا فضائے لامکاں جن کا رمنا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٍالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ:۔ آباء واجداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم "افضلُ القُریٰ لِعُرَاءِ اُمِّ القُریٰ"

○ ہمارے پیارے نبی، کائنات کے رسول، اللہ سُبحانہٗ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک شکموں اور پاک پُشتوں سے اَبًا عَنْ جَدٍّ دُنیا میں آئے۔ اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۙ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ ○ علہ ساجدین سے مُراد مؤمنین کے اصلاتِ کریمہ ہے شیبۃ الحمد، السید، فیاض، مطعم طیر السماء، متولّی کعبہ، القاب جدِّ امجد عبد المطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ دیکھا بہ علیہ

علہ پ ۱۹ سورۂ الشعراء آیتِ کریمہ ۲۱۹ وہ تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور ساجدین میں تمہارے دورے کو۔ حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے اپنا نسب نامہ اکیس ۲۱ پُشتوں حضرت عدنان تک بیان فرمایا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے جدِّ اعلیٰ "آٹھارویں پُشت" حضرت مُضَر کے متعلق فرمایا۔ اُن کو گالی مت دو۔ وہ مجھ پر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۱

اور مؤمنات کے اَرحام طاہرہ ہیں۔ سیّدنا آدم و حوّا علیہما السّلام تا سیدنا عبدُاللہ و سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب طیّب طاہر تھے یا بقول آپ کا نورِ انبیاء سے انبیاء کی طرف مُنتقل ہونا مُراد ہے ؎ "علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی الوفاء باحوالِ المصطفٰے"۔

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ
وَعَلٰی آبَائِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ ملائکہ کا زیارت کرنا:۔** "انموذجُ اللبیب فی خصائصِ الحبیب"

○ سیّدُ الملائکہ جبرائیل امین علیہ السّلام معہ ملائکہ حاملانِ عرش نبی، عربی، ہاشمی، مکّی، اَبطحی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نوری چہرہ کی زیارت کرتے اور ایک دُوسرے کو مبارکیں دیتے اور خُوش ہو ہو کر جھولا جھولاتے اور لوریاں دیتے اور درُود و سلام عرض کرتے تھے ؎

کٓ گیسوہٰ دہن یٰ ابرو آنکھیں عٓ صٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ
وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ نام مُبارک** [1] صلی اللہ علیہ وسلم ط

○ سیّدہ آمنہ طیّبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے خواب میں ستّر انبیاء علیہم السّلام کی

بقیہ حاشیہ

ایمان لائے اور حضرت الیاس جب طواف کعبۃ اللہ کرتے تو آپ کی پیشانی سے نُور چمکتا اور آگے آگے روشنی کرتا اور آپ اُس نُور کا تلبیہ سُنتے اور خود بھی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے۔ بناءبریں آپنے سب کاروبار چھوڑ چھاڑ کعبۃ اللہ کی مجاوری اختیار کر لی، تاکہ نُور کی حفاظت ہو۔ پانچویں پُشت پر جدِّ اعلیٰ حضرت عبدُالمناف "مُغیرہ" کو اُن کے حُسن و جمال اور پیشانی کے نُور کی وجہ سے بطحا کا چاند کہتے۔ اور اس نُور کی شعاعیں کعبۃ اللہ پر پڑتی تھیں۔

[1] اسمِ پاک محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا معنیٰ ہے جس کی حمد و نعت کُل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو" یا وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے یہ پیارا نام دادا جان نے رکھا۔ اسمِ پاک احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا مطلب یہ کہ جس نے کُل کائنات سے بڑھ کر اپنے ربّ عزّ اسمُہٗ کی حمد و ثناء کی ہو۔ یہ نام اُمّی جان نے رکھا، اسمِ محمّد سے حمد کی کثرت و کمیّت اور اسمِ احمد سے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسم "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

زیارت ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بکمال شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا آپ کا نام محمد ﷺ رکھنا یہ آخر الزمان نبی ﷺ ہیں ؎

انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے ٹکڑا نور کا
اس علاقہ سے ہے تجھ پہ نام سچا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ
اِسْمُکَ نُوْرٌ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۲

بقیہ حاشیہ

پاک محمد، احمد ﷺ کا ہر حرف اسم پاک "اللہ" کی مانند بامعنیٰ ہے مثلاً اللہ جل شانہٗ کا الف حذف کر دو تو لِلّٰہ بنتا ہے "اللہ کے لیئے" اور دوسرا حرف علیحدہ کر دو تو لَہٗ بن گیا، اللہ کے واسطے تیسرا حرف جدا کر دو تو ہٗ رہ گیا وہ اللہ جل شانہٗ "مشارٌ الیہ معبود حقیقی ہے" علیٰ ہذا القیاس لفظ محمد ﷺ اگر شروع میں مَ ہٹا دو تو حَمد بن گیا یعنی تعریف، توصیف اور اگر حَ کو مزید کم کر دیا جائے تو مُمَدْ ہُوا۔ مدد کیا ہُوا۔ تو پھر مَ کو جدا کیا تو مَد بنا۔ بلند، رفعت شان کے معنیٰ میں اور اگر مَ کو بھی کاٹ دو تو دَ "دال" رہ گیا معنی دلالت کرنے والا اللہ سبحانہٗ، کی ذات وحدانیت اور الوہیت پہ اور آپ اپنی رسالت اور نبوت پہ اور ان میں کوئی حرف مہمل نہیں کیونکہ آپ ﷺ "محمود الخصال اور حمید الصفات ہیں۔

☆ علم حساب کی رو سے کائنات عالم کے اصل آپ ﷺ ہیں۔

○ کوئی نام لو اس کے اعداد "بعطر" نکالو۔ خلفاء راشدین کی تعداد اور عقیدت پر ۴ سے ضرب دو پھر اس میں ۲ جمع کر دو کر ارکان اسلام "توحید و رسالت" ۲ میں پھر پنجتن پاک کی نسبت حاصل کرنے کے لیئے ۵ سے ضرب دو۔ بعد ازاں اس کو اسم اعظم "وَدُود" سے محبت کی رنگن چڑھانے کے لیئے اس کے اعداد ۲۰ پر تقسیم کر دو تو پھر رب کا رنگ "یعنی اس کا حاصل تقسیم" دیکھو۔ جو بچے اس کو ۹ سے ضرب دو جو طبقات آسمانی ہیں پھر تملیک مالک الملک ہر دو عالم علویات و سفلیات کے شہنشاہ، محمد مصطفےٰ، احمد مجتبےٰ ﷺ جن کے عرش پہ ۲ وزیر اور فرش پہ ۲ وزیر ہیں کے تحت کرنے کے لیئے ان میں ۲ جمع کر دو تو نتیجہ ہر حال میں ۹۲ ہوگا۔ جو اعداد ہیں اسم محمد ﷺ کے تو ثابت ہوا کہ جملہ کائنات کے آپ ﷺ اصل ہیں اور ساری کائنات آپ کی فرع۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ رب کریم نے ساری کائنات آپ ﷺ کے نور کی رنگن سے رنگنے کے لیئے "مثل سایہ" آپ کے قدموں میں رکھ دی ہے۔ فافہم۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی ط
کان اللہ لہٗ

☆ ۹ معجزہ :- چاند سے باتیں کرنا :-

○ عمّ النبی سیدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے آپ کو گہوارہ میں چاند سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔ آپ جس طرف انگلی یا ہاتھ سے اشارہ کرتے چاند اُدھر جھک جاتا۔ آپ" صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے چچا! میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور میں چاند کو آسمان پر سجدہ کرتے دیکھا کرتا تھا۔ اور اس کی تسبیح سنتا تھا ؎۱ "انموذج اللّبیب فی خصائص الحبیب"

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں — کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
عَمَّیْهِ الشَّرِیْفَیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۰ معجزہ - خدمت گذار مستورات رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ ط

○ سیّدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ بوقتِ ولادت شریف میں نے چند عفیفہ برقعہ پوش کو دیکھا جو خدمت گذاری کے لئے تشریف لائیں۔ اُن میں سیّدہ حوّا، جدّہ علیا سیّدہ ہاجرہ، سیّدہ یوحانذ" والدۂ موسیٰ علیہ السلام" سیّدہ مریم، سیّدہ آسیہ حورانِ بہشتی رضی اللہ عنہنّ تھیں۔ جو زیارت کرتیں، چومتیں اور خوش ہوتیں تھیں ؎

پُشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا — دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَدَّاتِ
الطَّیِّبٰتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۱ معجزہ - مرضعہ سیّدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ط

○ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم " مرضعہ ؎۲ سیّدہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب کے گھر رونق افروز ہوئے تو اُن کی غربت غنا میں بدل گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدوم میمنت سے یہ (بمقام اشوط)

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کنتُ اسمعُ سجودَ القمرِ امامَ العرشِ وانا فی ظلّۃِ الاحشاء ط الحدیثُ المبارک"

؎۲ سیّدہ حلیمہ کو محض دائی کہنا بے ادبی ہے۔ سیّدہ اُمّ ایمن، سیّدہ ثوبیہ رضی اللہ عنہنّ کو لونڈی کہنا سخت جہالت ہے۔ یہ رضاعی والدہ ہیں۔ سیّدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔

۶

خاندانِ بنی سعد ایسا نوازا گیا۔ کہ گھر گھر میں بہاریں آگئیں جس راہ چلتے وُہ گلی مہک اُٹھتی اور جس وادی میں بکریوں کے ساتھ جاتے وہاں خوشبو پھیل جاتی اور ادب کا یہ عالم تھا کہ جب رضائی والدہ سیّدہ حلیمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مدینہ طیبہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیماً کھڑے ہو کر اکرام فرمایا اور چادر انور بچھا دی اور جس پر تشریف فرما ہوئیں۔ اور پھر وُہ مدینہ مطہرہ کی ہو کر رہ گئیں ؎

بڑی تُو نے توقیر پائی حلیمہ — کہ تُو ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مائی حلیمہ
بنی سعد کا دشتِ رشکِ چمن ہے — گُلِ ہاشمی جُن کے لائی حلیمہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا وَعَلٰی مُرْضِعَۃِ الطَّاھِرَۃِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ روزِ سعید اور بدرِ منیر" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط ؎

نثار تیری چہل پہل پہ — ہزار عیدیں ربیعُ الاوّل
سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں

★ جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہُوئی اِس معجزہ کا ظہور ہُوا کہ تمام جہاں میں سب کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہُوئے تاکہ سارا جہاں خوشیاں منائے۔ اہلِ عرب لڑکی کی پیدائش پر مُسْوَدًّا وَّھُوَ کَظِیْمٌ ۝ (سُورۃ النحل ۵۸ "منہ سے بھرا" کالا) کی تصویر ہوتے ہیں اِس روز صرف ابلیس[1] لعین یہ تصویر بنا اور غمگین ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔

★ جب آیتِ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط کا نزول ہُوا تو بھی ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔

★ بابُ العمرہ دارُالندوہ میں جب مشرکین نے میٹنگ کی تو شیطان اُن سے طبعی موافقت کی بناء پر شیخ نجدی کی شکل میں آیا اور قتل کا مشورہ دیا۔ شیطان تین مرتبہ شیخ نجدی کی شکل بنا تو پھر لُغت میں (فیروزُ اللغات) لفظِ شیخ نجدی شیطان کا ہم معنیٰ اور مترادف بن گیا۔

عـ۱ مشکوٰۃ المصابیح جُز کی حدیث پاک دُعائے یمن وشام میں جب ایک صحابی نے وَفِیْ نَجْدِنَا کا عرض کیا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی اور دانائے خفایا و غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَبِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ وہاں شیطان کا سینگ پیدا ہوگا۔ شیطان کا شیخ نجدی کی بار بار ہم شکل بننا اُس کے ہمزاد ہونے کی علامت ہے اور طابَقَ النَّعْلَ بِالنَّعْلِ کی دلیلِ ذلیل - فافہم ط ۶

تھا شیطان نجدی ایک بیحیا بڈھے کی صورت میں
چل کر دور سے آیا تھا اس بزمِ لعنت میں

مسئلہ :- وہ بزم جس میں سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ادب و محبت سے بھرپور انداز میں ذکر ہو وہ بزمِ رحمت ہے اور جس بزم میں تلاوت، ذکرِ معبود، ذکرِ محبوب، حمد و ثنا اور صلوٰۃ و سلام نہ ہو وہ بزمِ لعنت ہے ؎

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالْمُبَشِّرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ ۔ بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا :-

○ سیدہ اُمِّ رضاعیہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" میری گود میں سوتے تو آنکھیں نیم وا اور ہاتھوں کی مٹھیاں بند ہوتیں۔ بکریاں میرے قریب سے گزرتیں تو میرے پاس آ کر سرِ مبارک کو چومتیں۔ قدموں کو چاٹتیں جس سے ان کا دودھ بہ نسبت دوسرے لوگوں کی بکریوں کے زیادہ لطیف اور خوشبودار ہوتا ؎

احمد رضا دل مٹھی میں لے کر سوتے ہیں رحمتِ جاں
ننھے سے قدموں کو آنکھوں پہ رکھ کر ہو جاؤں میں قرباں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَجَدَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ الْغَنَامُ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ ۔ مہرِ نبوت :- "مدارج النبوۃ الشیخ المحقق"

○ حضور پرنور شافع یوم النشور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے دایاں کندھے کے پاس ابھرا ہوا گوشت تھا۔ جس پر لکھا تھا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اور یہ مہرِ نبوت[1] تھی۔ انبیاء علیہم السلام پر یہ مہرِ نبوت لگی تو وہ نبی بن کر جلوہ افروز ہوئے[1]

[1] افضل الرسل، ہادیٔ خیر السبل مولائے کل "صلی اللہ علیہ وسلم" کے طفیل حافظِ قرآن اور عالمِ دین کے سینہ میں مہرِ نبوت "صلی اللہ علیہ وسلم" لگی ہوئی ہے۔ یہ غلامی کی سند ہے۔ ۱۲ منہ غفر لہ ولوالدیہ ط

کیا بنا نامِ خدا اَسراء کا دُولہا نُور کا　　　سر پہ سہرا نُور کا بَر میں شہانہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّامَۃِ (مہرِ نبوت)
وَصَاحِبِ الْعَلَامَۃِ (معجزات) وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ ۔ شقُّ الصّدر :۔ مُحدّث شام ابنِ عساکر ابُوالقاسم علی الدمشقی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ ط

○ شقُّ الصّدر ۳ مرتبہ ہُوا پہلی بار جب سیّدہ حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ سیّدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سینہ مُبارک کو چاک کر کے قلبِ انور کو نکالا اور جنّت کے زرّیں تشت میں رکھ کر آبِ زمزم شریف سے دھویا اور علم و حکمت بھرا اور دو مرتبہ زمانۂ بعثت میں شقُّ القمر اور شقُّ الصّدر کی آپس میں ایک گونہ نسبت ہے[۱]۔ قمر نُور ہے اور قلبِ اطہر مَنبعِ نُور اور صدرِ اطہر مرکزِ نُور، شقُّ القمر کے بعد التیام ہُوا بعینہٖ شقُّ الصّدر کے بعد بھی سیوُن کا نشان نظر آتا تھا ؎

یاں بھی داغِ سجدہ طیبہ ہے تمغا نُور کا　　　اے قمر! کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الظَّلَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ وَشَفِیْعِ الْاَنَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ ۔ زیارت کرنا :۔　　　"اَلقصیدۃُ البُردہ شریف"

○ جدِّ امجد سیّدنا شیبۃُ الحمد (عبدُ المطلب) بن ہاشم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں۔ کعبۃُ اللّٰہ شریف میں آپ کی ولادتِ پاک کی اطلاع پا کر جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک

نوٹ : حضرت عبدُاللّٰہ، حضرت عبدُ المطلب سیّدنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہمشکل تھے۔ العنم

[۱] قمر کو قلبِ اطہر سے یک گونہ نسبت ہے۔ کہ فرمایا عرشِ الٰہی پر چاند کے سجدہ کی آوازیں سُنتا تھا۔ ۱۔ چاند اور قلبِ اطہر دونوں اللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے اسم "نُور" کے مظہر ہیں۔ ۲۔ چاند، سُورج سے نُور حاصل کر کے رات کی تاریکی کو روشن کرتا ہے اور قلبِ اطہر ذاتِ الٰہی سے نُور کا استفادہ کر کے مُومنین کے قلوب کو مُنوّر کرتا ہے۔ ۳۔ جس طرح چاند شق ہُوا اسی طرح قلبِ اطہر کو شگاف ہُوا۔ ۴۔ چاند چوتھے آسمان پر بُلند ہے اور قلب از خود مقامِ بُلند ہے۔ ۵۔ چاند کھیتوں کو سر سبز کرتا ہے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قلبی توجّہ سوختہ دلوں کو سر سبز کر دیتی ہے ؎

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں حضرت اس لئے
آپ سراپا نُور تھے اور وہ کھلونا نُور کا

حسین وجمیل نوجوان نے مجھے روکا اور کہا ٹھہریئے۔ میں ایک فرشتہ ہوں۔ ربّ العرش العظیم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کرائی جائے گی۔ لہٰذا فرشتے آپ "ﷺ" کو عرش اور جنّت کی طرف لے گئے ہوئے ہیں۔

آنکھ مل سکتی نہیں در پہ ہے پہرہ نُور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّفِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِی الْجَنَّۃِ مَحْمُوْدٌ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - آثارِ نبوّت چہرۂ اقدس پر نمایاں :- "مدارج النبوۃ"

① جناب ورقہ بن نوفل نے چہرۂ انور سے پہچان کر سیّدہ اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ان پر وُہ ناموسِ اکبر "جبرائیل" اُترا ہے جو سابقین انبیاء پر وحی لے کر اُترا تھا اور یہ آخر الزّمان نبی "ﷺ" ہیں اور ایمان لایا۔

② بچپن میں بارہ سال کی عمر شریف میں اپنے شفیق چچا حضرت ابُوطالب کے ہمراہ ملکِ شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بحیرہ راہب نے دیکھا کہ آپ جس راہ سے گزرتے شجر جھک کر سلامی دیتے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ اور حجر کلمہ پڑھتے تو اُس نے حضرت ابُوطالب سے کہا۔ اِن کو واپس لے جاؤ اِن کے چہرۂ اقدس سے آثارِ نبوّت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے یہود گزند نہ پہنچائیں کہ یہ آخر الزّمان رسول "ﷺ" ہیں[1]

— ابُوجہل کی مُٹھی میں کنکریوں کا کلمہ شہادت پڑھنا مشہور معجزہ ہے۔

[1] کُتُب سماویہ سابقہ میں نبی آخر زمان کے اوصاف واضح بیان ہوئے ہیں جس سے علماءِ یہود و نصاریٰ نے حضور کو پہچان لیا کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور احبارِ یہود سے حضرت عبد اللّٰہ بن سلام، ورقہ بن نوفل، بحیرہ راہب اور نسطورا مُشرّف باسلام ہوئے بعثت کا انتظار کرتے اور معرفت تامہ رکھتے تھے۔ مُخبرِ صادق صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے ورقہ بن نوفل کو جنّتی فرمایا۔ اور خواب میں اُسے اچھی حالت میں مُعاینہ فرمایا ۱۲ منہ غفرلہٗ الذنب

۸

(۳) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پہلا سفرِ تجارت بعمرہ ۲۵ سال شریف ہُوا تو حبشہ کے نسطورا نامی راہب نے رنگ ڈھنگ، قد و قامت، چہرہ مُہرہ، خدّ و خال، چال ڈھال اور آخر میں مُہرِ نبوّت سے پہچان لیا کہ علاماتِ سعادت و نجابت (رسالت و نبوت) کو دیکھ کر ایمان لے آیا۔

مُصحفِ عارض پہ ہے خطِّ شفیعہ نور کا
لو سیہ کارو! مُبارک ہو قبالہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَيْهِ
الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَالْاَشْجَارُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۲ مُعجزہ - بادلوں کا سایہ کرنا:- "مدارجُ النبوّۃ"

○ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ایّامِ طفولیّت میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جاتے تو شجر و حجر جُھک جُھک کر اور خُوشی سے جُھوم جُھوم کر سلام کرتے تھے۔ سفید بادل کا "ٹکڑا" درختوں کے سایہ کی طرح "سایہ کرتا ہُوا ساتھ ساتھ چلتا تھا اور ملائکہ نوری حفاظت کرتے تھے۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ
تُظِلُّهُ الْغَمَامَةُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۳ مُعجزہ :- دُودھ پلانے والیاں:- "تلخیص شمولُ الاسلام لِاصُولِ الرّسُولِ الکرام"

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی والدہ ماجدہ، دادیاں، نانیاں تا سیّدہ حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنھنّ سب مومنہ اور جنّتی ہیں۔ اَللّٰہ اَللّٰہ شانِ قدرت آپ کی دائیاں کھلائیاں خادمہ سب جنّتی اور ولادت شریف کے وقت ہاتھوں پر لینے والیاں سیّدہ شفاء والدۂ ماجدہ "حضرت عبدُالرحمٰن بن عوف یکے از عشرہ مُبشّرہ" اور سیّدہ فاطمہ بنتِ عبدُاللہ موجود تھیں۔ مسِّ جسمِ اطہر کی برکت سے ظہورِ نبوّت تک عمر پائی اور ایمان لائیں۔ بزمانۂ رضاعت سب سے پہلے اپنی والدۂ ماجدہ کا سات روز دُودھ پیا پھر اُمّ فرْدہ کا اور پھر حضرت ثُوَیبہ اسلمیّہ نے دُودھ پلایا تو دوزخ سے آزادی کی بشارت پائی یہ صلۂ خدمت تھا کہ جنّت ملی۔ اپنی والدہ سیّدہ کے وصال کے بعد حضانت کے فرائض برکتہ اُمّ ایمن نے ادا کئے اور خدمت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی گود میں آرام پاتے اور اپنی

۶

اُمِّ رضاعیّہ کو اَنْتِ اُمّی بَعْدَ اُمّی کے مُبارک لقب سے یاد فرماتے ۔حضرت حلیمہ سعدیہ جب اپنے گھر سے رُخصت ہو کر چلیں تو راہ میں قبیلہ بنو سُلیم کی عواتکہ تین بیبیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دُودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ عاتکہ کا معنیٰ " طاہرہ، پاکیزہ، شریفہ، کریمہ، سراپا عطر آلودہ " حضرت سیما بنت حلیمہ سعدیہ ، جو صُبح و شام کِھلاتیں اور سُلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعائیہ اشعارِ پاکیزہ کلمات عرض کرتیں وُہ سب مُومِنہ تھیں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ وَعَنْھُمْ ط " زاد المعاد "

☆ سَنَدُ المُحققین امام ابوبکر ابن العربی علیہ الرحمۃ نے سراجُ المریدین میں ذکر کیا۔

لَمْ تَرْضَعْہُ مُرْضِعَۃٌ اِلَّا اَسْلَمَتْ ط | جن کا دُودھ پیا وُہ سب ایمان لائیں۔

زِحلیمہ بھید کھلا ہے یہ نہ مقام چون و چراں ہے یہ | تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری عظمتیں جو بڑھا گئے

○ سیّدہ برکۃ اُمِّ ایمن رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طلبیٔ مدینہ منوّرہ پر راستہ میں سخت پیاس لگی تو اُن کے لئے جنّتِ عدن سے ربِّ کریم نے آبِ سبیل کا ایک ڈول نوری رسی سے اتارا۔ پیا اور ایسی سیراب ہوئیں پھر ساری زندگی پیاس نہیں لگی۔ یہ والد حقیقی سیّدنا عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ کی خادمہ تھیں۔ جب آپ زیارت کے لئے حاضر بارگاہِ رسالت ہوتیں تو سرورِ مخلوقات علیہ اَلْفُ اَلْفِ تحیّاتٍ وّصلوٰات ط اپنی ردائے مُبارک اُتار کر بچھا دیتے اور اپنی رضاعی اُمّی کی عظمتِ شان کے لئے قیام فرماتے اور حضرت ثُویبہ اسلمیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے لئے کپڑوں کے تحائف ارسال فرماتے۔ ان سب پاک بیبیوں نے خدمت گُزاری کی برکت سے بعثت تک لمبی عُمر پائی اور ایمانی دولت سے بھی مالا مال ہو گئیں۔ اُن کے ذکرِ خیر کے مشرق تا مغرب، اِنس و قُدس کی مجالس اور محافل میں تذکرے ہیں اور فضائل و برکات کے نغمے گُونج رہے ہیں۔

" اُمّتِ مُسلمہ اُن کے وسیلہ جلیلہ عظیمہ سے اپنے والدین کی بخشش کی خیرات مانگتی ہے اور ربِّ غفور سے بشارتیں پاکر اُن پر درودِ پاک کے پھول نچھاور کرتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ

وَعَلٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ۔ درُود و سَلام کے نورِی موتی نچھاور کرنا:۔

○ حضرت عزّت جَلّت شانُہٗ کے حکم پر سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام نے ملاءُ الاعلیٰ سے اعلان کیا۔ فرش کو پاک صاف اور عرش کو سجایا جائے کہ ظہورِ قدسی کا وقت آن پہنچا ہے تو فرش و عرش طرب سے جھوم اُٹھے۔ غلمان و حورانِ عین نے جنّتِ عدن سے نکل کر فضا کو عطر بیز کر دیا اور دہلیز آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسے دیئے اور گیت گائے۔ صلوٰۃ و سَلام کے سہرے چڑھائے۔ فرشتوں نے جنّتُ الفردوس کے دروازے کھول دیئے کہ عدنانی نبی مُحمّدِ عربی " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درُود و سَلام عرض کر کے زیارت کرتے ربُّ العُلیٰ نے رضوانِ جنّت کو حکم دیا کا شانۂ اقدس تک پردے اُٹھا دو تاکہ نورِی ملائکہ جنّت النّعیم سے میرے ساتھ مل کر محبوب پر صلوٰۃ و سَلام کے نورِی موتی برسائیں۔

☆ اے ایمان والو! آؤ ہم بھی سب مل کر حضور قبلۂ جان، کعبۂ ایمان " صلی اللہ علیہ وسلم " کی آمد کی خوشی میں آدباً کھڑے ہو کر تعظیماً جُھک کر سَلام عرض کریں اور ربِّ کریم کے باغِ رحمت سے پھُول لے کر جہاں جہاں رسُولِ مُعظّم نے قیام اور آرام کیا۔ وہاں وہاں نچھاور کریں اور نقدِ جان و دل نقشِ پا پر قُربان کریں۔ " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ ط ے

اَلَا یَآ اَیُّهَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّ نَاوِلْهَا — کہ بریادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا

غریقِ بحرِ عشقِ احمدیم از فرحتِ مولد — کُجا دانند حالِ ما سُبکسارانِ ساحلہا

مگرداں رُو ازیں محفل رواربابِ سُنّت را — کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسمِ منزلہا

دریں جلوت بیا از ماہ خلوت تا خُدا یابی — مَتٰی تَلْقَ مَنْ تَهْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَمْهِلْهَا

دِلم قُربانت اے دورِ چراغِ محفلِ مولد — زتابِ جعدِ مُشکینت چہ خوں اُفتاد در دِلہا

رضائیت مست جامِ عشق ساغر باز میخواہد

اَلَا یَآ اَیُّهَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّ نَاوِلْهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْعَرَبِیِّ التِّهَامِیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْقُرَشِیِّ الْهَاشِمِیِّ الْعَدْنَانِیِّ صَاحِبِ الْمُعْجِزَةِ الْقَاهِرَةِ وَاٰیَاتِهِ الْبَاهِرَةِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

ے یہ چالیس معجزات بمطابق مبارک عدد م محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو اسم جلالیہ اللہ کے آ کا مظہر ہے۔ فاَنتم اَیُّهَا المؤمنون ط ٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُستفیضانِ دُرُود و سلام

مُبَسمِلاً وَّحَامِداً وَّ مُحَمِّداً جَلَّ وَعَلَا　　مُصَلِّیاً وَّمُسَلِّماً وَّ مُحَمِّداً سَلَّمَ اللہُ وَصَلّٰی

☆ انبیاء علیہم السلام اور اصفیاء علیہم الرضوان میں ان چیدہ چیدہ نفوسِ قدسیہ کا ذکر کرتا ہوں جو حضور نور، نورٌ علیٰ نور، سیدِ یومِ النشور سیدُ الانبیاء محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف کے فیضان سے فیضیاب ہُوئے۔ مقبولانِ بارگاہِ احدیت اور محبوبانِ بارگاہِ رسالت درُود و سلام سے رطبُ اللسان رہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب اور درجات پر فائزُ المرام ہو گئے۔ "وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللہِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ" ط

" قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ وَتَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ بِطِیْبِ ذِکْرِہٖ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱) سیدنا ابوالبشر آدم صفی اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق مہر:-

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنت میں قیام پذیر ہو گئے تو اپنے دل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا۔ تاکہ میں اس سے اُنس پکڑتا۔ حق سُبحانہٗ و تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب صفی اللہ علیہ السلام سوئیں تو اُن کی بائیں پسلی سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں۔ جب وُہ پیدا ہُوئیں تو ایک لمحہ میں اُن کا قد و قامت درُست ہو گیا۔ آپ بیدار ہُوئے تو دیکھا میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے پُوچھا تو کون ہے؟ اللہ سُبحانہٗ نے فرمایا یہ اَمَۃُ اللہ "اللہ کی بندی" ہے۔ اِس کا نام حوّاء ہے۔ تیری اُنسیت کے لئے میں نے اس کو پیدا کیا۔ اللہ ربُّ العزت نے حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت حوّاء علیہما السلام کا نکاح کیا۔ ملائکہ گواہ بنے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ ہاتھ لگائیں۔ تو حکم آیا۔

ے تفسیر فتح العزیز شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔

اے آدم علیہ السلام! ابھی ہاتھ نہ لگانا جب تک اِس کا حق مہر ادا نہ کر لو۔ عرض کیا اے مولائے کریم! وُہ کیا ہے؟ فرمایا اِس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبوب پاک صاحبِ لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر دس مرتبہ دُرود پاک بھیجو۔ وُہ دُرود پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ جب حضرت ابُو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام نے اللہ کے محبوب سیدُ الانبیاء اَفضلُ التحیۃ والثناء پر بطورِ حق مہر دُرود شریف پڑھا تو دُرود شریف کی برکت سے ربُّ الارباب جلّ شانُہٗ نے حضرت شیث علیہ السلام جیسا نبی بیٹا عطا فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ
بِذَاتِہٖ مُحَیَّاہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲) خوابِ اسدُ اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرّم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم ط

شہادت سیدنا علی رضی اللہ

☆ بعہدِ معدلت خلافتِ فاروقی، حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہما نے ایک خواب دیکھا کہ مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی آذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہٗ دے رہے ہیں۔ اور میں نے وضو کیا تو امامُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ بعد از نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں کھجوروں کا طباق آیا۔ آپ نے اُن کو تقسیم کیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضےٰ! کھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور اُٹھائی اور میرے مُنہ میں رکھ دی۔ اُس کھجور کی عجیب حلاوت تھی۔ ایسی شیریں اور مٹھاس میں نے آج تک کسی شئی میں نہیں پائی تو اسی عالم میں بیدار ہُوا تو اُس وقت مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی آذان ہو رہی تھی اور وضو کر کے امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی ورسولہٗ عنہٗ کے پیچھے نماز با جماعت ادا کی اور پھر آپ محراب شریف سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن بھول گیا۔ اتنے میں ایک طباق کھجوروں کا آپ کی خدمت میں پیش ہُوا۔ تو آپ نے وُہ تقسیم فرمانا شروع کر دیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضےٰ! کھاتے ہو؟ میں نے کہا ہاں

علہ آدم علیہ السلام نے وصیت فرمائی بیٹا! شہنشاہِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم کا ہر مجلس میں ذکر کرنا اور ہمیشہ دُرود شریف پڑھتے رہنا۔

آپ نے ایک کھجور میرے منہ میں رکھ دی اور باقی صحابہ عظام میں لٹا دیں۔ میں نے کہا مجھے ایک اور کھجور عطا کریں تو اس پر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

○ برادرِ من! اگر رات خواب میں نبیِّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " آپ کو دوسری کھجور دیتے تو میں بھی دیتا۔ میں نے تعجب کیا اور دل میں کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا ہے میرے خواب سے پھر آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے علی مرتضیٰ! مومن اپنے نورِ فراست سے دیکھتا ہے۔ میں نے کہا اے سیدنا امیرالمؤمنین آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے ایسا ہی خواب دیکھا ہے اور اس کھجور کا وہی مزہ، لذت، حلاوت اور شیرینی پائی جو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے دستِ مبارک کی کھجور کی تھی اور فرمایا۔ اس رات مجھے شدت سے حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی یاد آئی اور میں ذکرِ مصطفےٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " درود شریف پڑھتا سو گیا[1]

شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوتِ پروردگار
لَافَتٰی اِلَّا عَلِیّ، لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اَخِیْهِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی
وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ صَلٰوۃً لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ؕ

☆ **چار یار پاک**: خلفاءِ راشدین[2] اور جملہ صحابہ آپس میں رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (سورۃ الفتح ۲۹) کی تفسیر تھے۔ خلافت کے مسئلہ پر صحابہ میں بحث ہوئی تو تاجدارِ ھَلْ اَتٰی سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ قَدِّمْ یَا اَبَا بَکْرٍ قَدَّمَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یُؤَخِّرُكَ ؕ آپ آگے بڑھیں اے ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ وسولہ عنہ آپ نماز پڑھائیں جس کو رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے آگے کیا اس کو کون پیچھے کر سکتا ہے؟

☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ ورسولہ عنہ کی حفاظت کے لیے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

---

[1] یہ دوسرا مصرعہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا ہے اور پہلا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا۔

[2] اعاظم و اکابر صحابہ کرام المعروف چار یار کے اسمِ پاک حرف ع سے شروع ہوتے ہیں۔ ان میں الشیخین الکریمین عین نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض اور صاحبین شریفین عین نورِ نبوت کے پروردہ اور فیض یافتہ ہیں یہ سب آپس میں عین ہیں جو ان کو غین سمجھے وہ از خود غین "غلط" ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ؕ

سینہ سپر ہے اور سیدنا امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ ثلثہ کے مُشیر تھے۔ آپ سے کسی نے پُوچھا کہ اے سیدنا ابوالحسن! کیا وجہ ہے کہ ثلثہ خلفاءِ راشدین کے زمانہ میں فتوحاتِ مُلکی بہت ہُوئیں اور آپ کے زمانہ میں یہ سلسلہ رُک گیا تو فرمایا اُن کے مُشیر ہم تھے اور میرے مُشیر تم ہو سُبحان اللہ کیا جواب مُسکت اور پُر حکمت ہے؟ ؎

عین دُجملہ بینھو اند چہار سرور ابُوبکر و عمر، عُثمان، حیدر "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَی الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ وَصَاحِبَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

④ سیدنا عُثمان ذُوالنُّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جشنِ شادی :-

شہادت ۳۵ھ

☆ خلیفۂ ثالث امیر المؤمنین عُثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب مُبارک ذُوالنُّورین[1] ہے کہ حضور نورِ مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نُورِ نظر لختِ جگر سیّدہ رُقیّہ طیّبہ و سیّدہ اُمِّ کلثوم طاہرہ سلام اللہ علیہما یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں تھیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ میں خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جمال باکمال کی زیارت سے مُشرّف ہُوا۔ دیکھا کہ نبی شبِ اسریٰ کے دُولہا صلی اللہ علیہ وسلم ایک عُمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور جلد از جلد کہیں تشریف لے جا رہے ہیں آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ایک نُور کا حُلّہ پہنے ہُوئے ہیں اور ایک نُور کی چھڑی آپ کے دستِ مُبارک میں ہے اور جُوتے کے تسمے بھی نُور کے تھے۔

میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ میں آپ کا بہت مُشتاق ہُوں، کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے عبداللہ! میں بہت جلدی میں ہُوں اِس وجہ سے کہ امامُ المتصدّقین عُثمان ذُوالنُّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ایک ہزار اُونٹ معہ غلّہ فقراءِ مدینہ مُنوّرہ میں تقسیم فرمایا ہے تو اللہ سُبحانہٗ نے اُن کا یہ صدقہ قبُول فرما لیا اور اِس کے عوض میں ربِّ کریم نے جنّت میں حضرت عُثمان غنی رضی اللہ عنہ

[1] اہلِ طریقت کے نزدیک الشیخین الکریمین انوارِ نبوّتِ محمّدی اور حضرت امیر انوارِ ولایتِ محمّدی کے حامل ہیں اور حضرت عُثمان غنی باعتبارِ برزخیت انوارِ نبوّت محمّدی، انوارِ ولایتِ محمّدی سے مستفیض ہونے کی بنا پر ذُوالنُّورین ہیں ؎ "خلاصہ مکتوباتِ قُدسیہ"

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا ہو مُبارک تجھ کو ذُوالنُّورین جوڑا نُور کا "علیٰ مصدرہا الصّلوٰۃ والسّلام"

کی شادی رچائی ہے اور میں اس مبارک شادی میں شرکت کے لیئے جا رہا ہوں۔" ازالۃ الخفاء"

☆ "حدائقِ بخشش" میں اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل کی جو آپ کی عظمت پر شاہد ہے۔

يَقُوْلُ كَاَنَّهُمْ لِكَمَالِ الدَّهْشِ ذَهَبَتْ اَذْهَانُهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ (سورۃ القلم) مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اِلَّا جَلْوَةُ الْعَبْدِ لَا تَجَلِّى الْمَعْبُوْدِ كَمَا تَسْجُدُ اَهْلُ الْجَنَّةِ حِيْنَ يَرَوْنَ نُوْرَ رِدَاءِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحَوُّلَهٗ مِنْ بَيْتٍ اِلٰى بَيْتٍ زَعْمًا مِّنْهُمْ قَدْ تَجَلّٰى رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

وہ کہتے ہیں کہ کمال ہیبت سے اُن سب کے ذہن اس آیتِ کریمہ کی طرف گئے یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ "اِلٰی آخِرِہٖ" باوجودیکہ وہ نہیں تھا مگر جلوۂ عبد نہ کہ جلوۂ معبود، جیسا کہ سجدہ کرنے لگے جنّتی۔ جب دیکھا انھوں نے سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر کا نور جبکہ وہ جنّت کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر پھرتے تو گمان کیا انھوں نے کہ یہ تجلّی ربّ تبارک و تعالیٰ کی ہے۔ [1]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَاشْرَقِ
بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۴) کُشتۂ عشقِ رسول سیّدنا بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ [2]

☆ سیّدنا، ابوعبداللہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ (وصال سنہ ۲۰ ہجری المقدسہ) کا شمار دربارِ رسالت کے عظیم المرتبت صحابہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ (سورۃ التوبہ) میں ہوتا ہے۔ جن کا نام سُنتے ہی فرطِ محبّت و ادب سے آنکھیں نم آلودہ اور سر خم ہو جاتا ہے۔ آپ مکّہ معظّمہ میں اٹھائیس سال کی عمر شریف میں دامنِ رسُول سے منسلک ہُوئے اور پھر سب کچھ نثار کر بیٹھے۔ آپ کُشتۂ عشقِ رسُول تھے۔ اُمیّہ بن خلف ازلی ابدی مُشرک کے غُلام تھے آپ پر وہ بدبخت نے ظُلم و ستم کے ایسے پہاڑ توڑتا، قلم میں سکت نہیں کہ لکھ سکے۔ سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو خریدا اور پیشِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صدّیق اکبر! آپ نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ میں بھی اس سودے میں شریک ہوتا۔ یہ بلال کی عظمتِ شان کے لیئے.....

[1] پچاس ہزار سال کا قیامت کا دن جو تاریک ترین دن ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تبسّم سے آپ کے دُرِّ دندان سے ایک نور نکلے گا جس سے سارا میدانِ محشر منوّر اور روشن ہو جائے گا۔ درحقیقت یہ سب نورِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہورات ہیں۔
۵

تھا پھر آپ آزادی کے بعد ہمہ تن حضور ﷺ کی خدمت کے لیے وقف ہو گئے۔ دُکھ ہو یا سُکھ، سفر ہو یا حضر، مجلسِ وعظ ہو یا میدانِ جنگ ۔ عشقِ مصطفےٰ کا یہ عالم تھا

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری　　　کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

☆ ہجرت کے بعد حضرت سعد بن خثیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان ہوئے اور آپ غزوۂ بدر تا تبوک، تمام معرکۂ اسلام میں ہم رکابِ نبوی رہے۔ آپ مؤذنِ رسول مؤذنِ کعبہ مشرفہ کے لقب سے مشہور تھے ۸ھ ہجری مقدسہ کو آپ نے کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان دی۔ عشق والوں کی ادائیں بھی انوکھی ہوتی ہیں۔ شمعِ رسالت کے پروانے کعبہ پر والہانہ نثار ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ، طواف میں مشغول اور سیدنا بلال کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان پڑھ رہے تھے۔ جدھر حضور طواف میں جاتے اُدھر ہی وہ اپنا رُخ پھیر لیتے اور آذان پڑھتے سُبحان اللہ کعبۃ اللہ تو قدموں کے نیچے ہے اور کعبہ کے کعبہ ﷺ کی طرف رُخ یہ مقامِ عشق ہے آپ مکتبِ عشق کے پروانے اور گلزارِ احمدی ﷺ کے پھول تھے جن کی خوشبو سے دو عالم معطر ہیں اور اُن کے ذکر سے دل چین پاتے ہیں کتنا پیارا نام بلال پایا ہے ؎ "خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق　　　ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

☆ بعہدِ معدلت، خلافتِ فاروقی میں سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے قَدِّمْ يَا سَيِّدَنَا بِلَالْ اے سیدنا بلال! ہمارے آگے آگے چلو۔ تم تو جنتُ الفردوس میں شبِ اسراء کے دولہا ﷺ کے آگے آگے چلتے ہو" وہاں اظہارِ غلامی تھا یہاں شانِ مولائی ؎

ہر کہ عاشق شد جمالِ ذات را　　　اوست سید جملہ موجودات را

☆ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت بلال آذان میں تلفظ شٓ کی بجائے سٓ پڑھتے ہیں اور منافقین زبانِ طعن کھولتے ہیں لہٰذا کسی اور کو مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو آپ ایک کونہ میں گریہ کناں بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا وجہ ہے آج مسجد بے آذان ہے فرمایا آذان تو ہو گئی عرض

۸ ؎ بر اشہد تو خندہ زند اسہد بلال - رضی اللہ تعالیٰ در شور عنہ ط

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ ربِ قدوس فرماتا ہے اگر بلال نے آذان نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہیں نکالوں گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ ط

○ آذان سے قبل اور بعد صلوٰۃ پکارنا۔ آپ کے جذبۂ عشق کی علامت تھی۔ جہاں عشق وہاں صلوٰۃ زیارت ہے عشق کی منزلوں میں "مصروفِ تلاوت ہے کعبہ میں بلال ان کا" کا منظر ہوتا یا یوں کہیئے۔

چودھویں کی شب میں مصروفِ تلاوت ہیں بلال — رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ
کتنا روشن دائرہ عارض پہ ہے رُخ کے قریب — وجب آبہ علینا ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاضَتْ مِنْ نُوْرِہٖ جَمِیْعُ الْاَنْوَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑤ خیر التابعین خواجہ سعید ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ آپ قرشی، مخزومی، مدنی تھے۔ سید التابعین لَطَفَ اللّٰہُ بِھِمْ یَوْمَ الدِّیْن ط رئیس العلماء فقیہ الفقہاء تھے۔ جلیل القدر فقیہہ صحابی سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہما سے (از فقراء سبعہ) علم فقہ کا وافر حصہ پایا۔ باعظمت اولیاء اور آشنائے رموزِ تصوف و حقیقت تھے۔ آپ نے ساری زندگی جوارِ رسول، ہمسائیگی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گزار دی

ع۱ آذان کے بعد صلوٰۃ و سلام عرب و عجم مصر و شام ممالکِ اسلامیہ خصوصاً مسجد الحرام، مسجدِ اقدس علیٰ منورہا الصلوٰۃ والسلام میں معمول اور مقبول رہا۔ آئمہ علماء متقدمین اس عمل جواز پر تقریر اور تسلیم فرماتے اور محبوب مستحب اور مستحسن جانتے تھے۔ حضور فائز النور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک "درود شریف" ہر لحظہ ہر لمحہ ہر آن مسلمان کا ایمان، ایمان کی جان اجان کا چین چین کا سامان ہے۔ بفرمانِ ذاتِ رحمان واجب الاذعان "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" کا اعلان ہے۔

☆ ۱ "روایت" حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ "وَاِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ" فرمایا جب تم آذان سنو تو وہی کلمات طیبات دُہراؤ جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔ یہ امر صلوٰۃ بعد آذان ہے۔ وَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَعَمِّمُوْا (حدیث پاک) اس عمومیت میں مؤذن بھی شامل ہے اور اول آخر درود شریف بھی سنتِ مستحبہ ہے۔

☆ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ آذان سے قبل مسجد نبوی شریف کی چھت پر چڑھ کر پہلے صلوٰۃ پڑھتے پھر آذان کے کلمات طیبات پکارتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے اور صحابہ کرام فرحت پاتے۔ زمانہ خیر القرون کی یہ سنت خلافتِ عثمانیہ تک جاری رہی اور ہند کے شہروں میں قبل آذان درود شریف پڑھا جاتا رہا۔ اس سنت کا زندہ کرنا اہلِ سنت کا حق ہے۔ ۱۲ منہ

آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی کہ قائم اللیل، صائم الدھر تھے۔
آپ ساری ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے اور اسی وظیفہ عالیہ سے ہی شغف رکھا۔

★ یزید پلید علیہ اللعنۃ الی یوم المزید کے بعہدِ زمان، شقاوت نشان واقعہ حرّہ ہوا۔ جس کا تفصیلی ذکر طبائع سلیمہ کے لئے باعثِ کراہت ہوگا۔ ان دنوں دار السلام "المدینۃ المنورہ" میں آندھی، کالے بادلوں کی گھٹاؤں سے تاریکی چھا گئی کہ اوقاتِ نماز کا پتہ تک نہیں چلتا تھا۔ فرماتے ہیں اس حادثہ فاجعہ کی بنا پر ہر طرف خوف و ہراس اتنا تھا کہ میں روضۂ اقدس میں پناہ گزیں ہوگیا۔ آٹھ شبانہ روز (فتنۂ عظیم) میں روضۂ اطہر سے آذان کی آواز سنتا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صحابۂ عظام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ اللہ اللہ شانِ غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
"یہ تھا الانبیاءُ احیاءٌ فی قبورِھم یصلّون کا مشاہدۂ برحق"

قولِ حکمت: ۱۔ فرمایا ذِکرُ اللہِ حلالٌ لیسَ فیہِ حرامٌ ط ذِکرُ غیرِ اللہِ حرامٌ لیسَ فیہِ حلالٌ۔ اللہ کا ذکر حلال ہے اس میں کوئی حرام نہیں اور غیر اللہ کا ذکر حرام ہے اس میں کوئی حلال نہیں۔

۲۔ ذکر اللہ میں نجات ہے اور ذکرِ رسول اللہ "درود شریف" میں خیر ہی خیر، برکت ہی برکت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُہٗ مِنْ نُوْرِ الْاَنْوَارِ
اَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّہِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۶) امامِ اعظم سیدنا نعمان بن ثابت خزاز رضی اللہ تعالٰی عنہ وارضاہ عنا ط

(ولادت ۸۰ھ)

☆ امامُ الائمہ، کاشفُ الغمہ، سراجُ الامہ سیدنا ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ خیرُ القرون میں افضل التابعین ہیں آپ نے سات سے زائد صحابہ کرام کی زیارت کی اور استفادہ کیا حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن انس، حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی، عبداللہ بن حارث، معقل بن یسار، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالٰی عنھم و رضوا عنہ۔

○ فصولِ ستہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا۔ کہ امامِ اعظم کی ہستی اٰیۃٌ مِّنْ [علہ]

[علہ] اللہ جل مجدہ العظیم نے امامِ اعظم کو امتِ مسلمہ میں وہ مقام عطا فرمایا جو دل کو جسم کے تمام اعضاء پر ہے۔ یہ تشبیہ قلب بفحوائے حدیثِ پاک "واستفت قلبک" ہے اپنے دل سے فتوی پوچھ کر فتوئ قلب شریعت کی روح ہے۔ یعنی اشارہ فرمایا اے ایمان والو! شریعت مطہرہ کے ہر مسئلہ میں فقہ حنفی کی طرف رجوع کرو۔ بروایت "ابی اسلام" سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں ایک ولی اللہ کے استفسار پر فرمایا کہ مجھے علمِ ابو حنیفہ میں تلاش کرو۔ ۱۲ منہ

آیتُ اللّٰہِ اور ہمارے حضور ﷺ کے معجزات میں سے بمنزلہ ایک معجزہ ہے۔ حنفی مذہب، کمالاتِ نبوّت سے مناسبت رکھتا ہے۔ قرآنِ پاک کے بعد آپ کا فقہی اجتہاد اور مسلک اِس شان کا ہے کہ سیّدنا عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام قربِ قیامت آسمانی نزول[1] کے بعد سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چالیس سال تمام رُوئے زمین پر فقہ حنفی کے مطابق احکام کا نفاذ کریں گے اور خلافتِ راشدہ علیٰ منہاجِ النبوّۃ کا دَور دَورہ ہوگا۔ نظامِ مصطفےٰ ﷺ کا پرچم لہرائے گا۔

☆ امام ربّانی سرکار مجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّورانی فرماتے ہیں

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولی اور اُمّتی کی شان سے جلوہ گر ہوں گے نہ کہ نبی کی حیثیت سے اور آپ کا اجتہاد امامِ اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ نہ یہ کہ آپ مسلکِ حنفی کی تقلید کریں گے۔ ایک اولوالعزم رسول کی شان سے بلند تر ہے کہ وہ کسی اُمّتی کی تقلید کرے

○ کثیر التعداد علماءِ کرام اور مشائخِ عظام نَفَعَنَا بِعُلُوْمِھِمْ وَفُیُوْضِھِمْ اور کروڑہا اُمّتی حنفی المذہب اور تقلیدِ فقہ حنفی پر عامل ہیں۔ جملہ سلاسل ہائے حنفی مالکی شافعی حنبلی قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ "آئمۂ اربعہ" دینِ قیّم کے عناصرِ اربعہ اور ستون ہیں اور وہ سب آپ[2] کے فیضانِ علمی سے فیض یافتہ۔ یاد رہے۔ دینِ قیّم ایک ہی ہے اور یہ مذہب اور مسلک اُس پر چلنے کی راہیں ہیں۔

☆ مُغل شہزادہ دارشکوہ نے اپنی تصنیف "سفینۃُ الاولیاء" میں فرمایا۔

○ نقل ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

۵

---

[1] دُنیا میں جن کو تمام رُوئے زمین کی حکومت ملی اُن میں دو مومن حضرت سلیمان علیہ السلام اور سکندر ذوالقرنین اور دو کافر نمرود اور بخت نصر ہو گزرے اور پانچویں تمام رُوئے زمین کے شہنشاہ امام محمد مہدی اور مسیح موعود علیہما السلام ہونگے آپ امام نسبتِ نقشبندیہ کے حامل ہوں گے اور اس سلسلہ کی تتمیم و تکمیل کریں گے۔ اور ولایت قطبیتِ کُبریٰ کا تقرّف عظیم ہوگا اور آپ کی پیدائش ارہاصات و کرامات، حضور علیہ وعلیٰ آلہِ الصّلوٰۃ والسّلام کی طرح ظاہر ہوں گے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ اور والد ماجد کا نام عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوگا۔ آپ ہم شکلِ رسول ہیں۔ صحابہ کہف زندہ ہو کر آپ کی معاونت کریں گے۔ حضرت خضر و الیاس علیہما السلام آپ کے مشیر ہوں گے اور وزیرِ اعظم اولیاءِ نقشبندیہ سے ہوگا۔ لسان الحقائق سید المکاشفین الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر نے "الدر المکنون والجواہر المصون" میں یہ حدیث بیان کی۔ جب زمانہ کا دور بسم اللہ کے حروف ۱۹ پر ہوگا تو امام المہدی رضی اللہ عنہ کا رمضان المبارک بیتُ اللّٰہ "حطیم شریف" میں ظہور ہوگا۔ تو فرمایا میری طرف سے انھیں سلام کہنا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِالصَّوَاب ط

دَہن میں اپنا لُعابِ دَہن اس وصیت کے ساتھ منتقل کر دیا تھا کہ اسے امام اَبُو حنیفہ تک پہنچا دیں یہ لعابِ دَہن حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لب میں بصُورتِ آبلہ محفُوظ رہا جسے اُنہوں نے امامِ اعظم تک جب کہ وُہ عالمِ طفولیّت میں تھے منتقل کر دیا [1]

☆ ایک روایت الحدیث علیٰ مصدرِہا الصَّلوٰۃُ وَالسّلامُ میں فرمایا۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ [2] "مشکوٰۃ المصابیح"	جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

علمِ دین فقہ است وتفسیر وحدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

○ اصل علُومِ قُرآن وحدیث اور فقہ ہیں۔ فقہ، کتاب و سُنّت سے کوئی علیحدہ علم نہیں بلکہ تَفَقُّہ فِی الدِّین کا نام فِقہ ہے امام اعظم فقیہہ اکمل [3] نے قُرآنِ پاک اور حدیثِ پاک کو اپنی تفکر وتدبر

[1] عالمِ اَرواح میں جس رُوح کے نصیب میں حضُور ﷺ "کا لُعابِ دہن آیا وُہ حافظِ قُرآن بنا اور عالمِ اجساد میں جس کو لُعابِ دہن عطا فرمایا۔ وُہ فقیہہ اعظم بن گیا۔ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "خادمِ خاص" کو لعابِ دہن دینے میں یہ حکمت تھی کہ عالمِ علُومِ الاوّلین وَالآخرین مخبرِ صادق عن الغیب علیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلام کو باعلامِ تعالیٰ علم تھا کہ یہ اُس وقت تک زندہ رہیں گے۔

[2] یہ خبرِ واحد میں ہے۔ اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ (مشکوٰۃ المصابیح) وارثانِ علُومِ نبُوّت وہ علماء ہیں۔ جو علُومِ ظاہر "شریعت" اور علُومِ باطن "طریقت" یعنی ہر دو علُومِ احکام و اسرار کے بدرجہ اتم حامل ہوں جن کا ظاہر شریعت سے آراستہ اور باطن طریقت سے پیراستہ اِن میں سیّدنا غوثِ اعظم، سیّدنا مُجدّدِ اعظم و سیّدنا امامِ اعظم ہیں جن کو اُن کی پیدائش سے پہلے ہی نواز دیا گیا۔ بفرمانِ سیّدُ المحدّثین فی الصّحابہ سیّدنا ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مشکوٰۃ المصابیح) نے حضُور ﷺ سے علم کے دو پیالے پیئے۔ ایک علمِ شریعت جو احادیث کی شکل میں ظاہر کیا اور دوسرا وُہ علم ہے جو اگر ظاہر کروں تو تم میری شاہ رگ کاٹ دو یہ وُہ علمِ اسرار ہے جس کا اظہار سیّدنا غوثِ اعظم شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مقبُول، مشہُور اور معرُوف قصیدہ غوثیہ میں بدیں الفاظ فرمایا ؎

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

☆ وُہ "سِرّ" جو میرے سینہ میں ہے نار اور میّت پر ڈال دوں تو جہنّم بُجھ جائے اور میّت مولیٰ تعالیٰ [4] اسمِ اعظم

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عقلِ رُبانی اور فہمِ نورانی سے عطر نکال کر، اجتہاد کر کے "آسان اور سلیس لفظوں میں مسائل کی شکل دی۔ اور اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی فرمائی اور یہی علمِ استنباطی "فقہ حنفی" کہلایا۔

درود شریف کا مسئلہ فقہ حنفی :- نمازی قعدۂ اُولیٰ میں عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھے آگے درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔ خواب میں آپ کو صاحبُ الشریعۃِ المُطہرہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی زیارت ہوئی تو فرمایا اے نعمان بن ثابت! جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اُس پر تمہارا فتویٰ [علے] ہے وہ سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ درود شریف تو میرا ایمان اور غذا روحانی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ نمازی غیر ارادی طور پر اور بے توجہگی سے درود شریف پڑھے اور یہ سجدۂ سہو نمازی

ے درود شریف پڑھنا قعدہ اُخریٰ میں عندالاحناف سُنّت، عندالشوافع فرض ہے۔ "مفتاح الصلوٰۃ" ۲

بقیہ حاشیہ

کی قدرت سے زندہ ہو جائے۔ یاد رہے۔ ہر عالم، عارف نہیں ہوتا لیکن ہر عارف، عالم ہوتا ہے۔ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وتعالیٰ اُسے وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ (سورۃ الکہف ۶۵) علمِ لدُنّی یعنی علومِ غیبیہ بذریعہ الہام عطا فرماتا ہے اور وراثت نبوی سے وافر حصہ پائے ہوئے ہوتا ہے۔ یہی ہیں جن کے قلموں کی سیاہی شہیدوں کے خون سے افضل ہے اور نَوْمُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَۃٌ جن کا سونا عبادت ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ۔

علم انوار است در جانِ رجال ———— نے ز راہِ دفتر و نے قیل و قال

علم بے کیسہ، خزینہ آمدہ ———— علم در سینہ بسینہ آمدہ

☆ علمِ اسرار کے ادراک سے عوامُ النّاس کی عقلیں عاجز ہیں اُن کے سامنے اس علم کا اظہار مادر زاد اندھے کو کسی رنگ سے متعارف کرانے کے مترادف ہے نیز عالم ولی کا مُرید ہوتا ہے اور ولی عالم کا شاگرد اور یہ ایک ہیں جو عالم ولی کا مُرید نہیں وہ نسبتِ نبوی اور وراثتِ علمی سے محروم ہے علماءِ وقت سے شاید و باید یا کوئی شاذ و نادر عالمِ علومِ نبوت ہو ورنہ اکثر دریوزہ گر میر و وزیر ہیں انہی کے متعلق فرمایا گیا بِئْسَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی بَابِ الْاَغْنِیَاءِ (بئس الفقیر علی باب الامیر) یہ علماء سُوء ہیں جنہوں نے دین کی بجائے دُنیا کمائی اور رُوح کی بجائے نفس کو پالا یہ علماء دین نہیں لصوصِ دین ہیں اور یہ علم و زہد کے پردہ میں سالوسِ دین ہیں۔ جنہوں نے فکرِ معاد پر فکرِ معاش کو ترجیح دی۔ صفحہ ۲۴ پڑھو

علہ شریعتِ مطہرہ میں امام ابوحنیفہ، امام محمدؒ، امام ابویوسفؒ کا قولِ اجتہاد معتبر ہے نہ کہ ابوبکر شبلی، ابوالحسن نوری، بایزید بسطامی کا مکاشفہ اور الہام۔ جنہوں نے ادلّہ اربعہ کتابُ اللّٰہ، سُنّتِ رسُولُ اللّٰہ، اجماعِ اُمت اور قیاس سے اجتہاد کر کے مسائل فقہیہ کا استخراج و استنباط کیا۔ علیہم الرحمۃ والرضوان" ۱۲ منہ

کی غفلت، عدمِ توجّہ اور بھول کی وجہ سے ہے نہ کہ "درود شریف" سے۔ اِس جواب پر سرورِ دوجہاں، سرورِ جان وایمان "صلی اللہ علیہ وسلم" مسرور ہو گئے۔

☆ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ اَتَمُّهَا وَاَكْمَلُهَا ط [1]

اَعِدْ ذِكْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اَنَّ ذِكْرَهٗ ۔۔۔ هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنْبِيَائِكَ

وَاِمَامِ اَوْلِيَائِكَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۷) سیّدنا امام شافعی ابو عبداللہ محمد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ اربعہ ائمہ مجتہدین سے فقہ شافعی کے بانی اور امام ہیں (المتوفی ۲۰۴ھ) اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہمہ وقت حضوری تھے۔ شوافع مسلک کی مناسبت کمالاتِ ولائیت سے ہے۔ بناءً بریں آپ کے مسلک میں علماءِ شوافع تَغَمَّدَ بِرِدَآءِ فَضْلِكَ کی تصانیف حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل وکمالات، محامد ومحاسن اور معجزات پر سند کا درجہ رکھتی ہیں اور بارگاہِ رسالت میں مُصنّف معہ اپنی تالیفات خصوصاً "فضائل درود شریف" پر انعام یافتہ اور مقبول ہیں۔ جس سے آپ کے مقلدین میں بکثرت اولیاء ابدال [2] ہوتے ہیں۔

☆ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ نے کشف المحجوب شریف میں ایک بزرگ کا بیان تحریر کیا کہ ایک رات رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کی حدیثِ پاک مجھے پہنچی ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے اوتاد، ابدال، اقطاب اور

---

[1] امامِ اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہما کا ذِکر بار بار کرو کہ وُہ کستوری کی مانند ہے۔ جتنا بکھیرو گے اتنا ہی زیادہ خوشبو دے گا

[2] ابدال وُہ ولی کامل ہوتا ہے جس کا ایک آن واحد میں متعدد مختلف مقامات پر حاضر ہونا ممکن ہو اور یہ وصف اُن کو بمتابعتِ نبوی ملتی ہے کہ حضور سرورِ کونین "صلی اللہ علیہ وسلم" بنفسِ نفیس لاکھوں بلکہ کروڑوں اُمتیوں کی قبور میں ایک ہی آن واحد میں حاضر وناظر ہوتے ہیں۔ حضرت قضیب البان علیہ الرحمۃ المنان موصلی ولی ابدال تھے۔ رہائش موصل میں لیکن اُنکی جبین نیاز ہمیشہ آستانہ بیت اللہ پر سجدہ ریز رہتی اور وُہ خود بارگاہِ رحمۃ للعلمین میں حاضر ہوتے جو ایک ہی وقت میں متعدد جگہوں پر بصورتِ مثالی حاضر ہوتے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ اُس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے"۔ الیواقیت والجواہر ط

ابرار ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس راوی نے میری حدیثِ پاک صحیح روایت کی ہے۔ میں نے عرض کیا یا حبیبَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے اُن میں سے کسی کی زیارت کراؤ تو فرمایا اگر تم نے دیکھنا ہے تو میرے، محمد بن اِدریس "سیدنا امام شافعی" کو دیکھ لو۔

☆ ابنِ حبّان اصبہانی علیہ رحمۃُ رحمانی فرماتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی عرض کیا۔ یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم امام شافعی آپ کے مکرم چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولادِ پاک سے ہیں۔ اُن کے ساتھ کیا اکرام ہُوا فرمایا میں نے ربِّ کریم سے دُعا کی کہ دُنیا میں اَجلّہ اَولیاءِ اَبدال آپ کے مقلّدین سے ہوں اور روزِ قیامت آپ حساب کے لیئے نہ روکے جائیں اور آپ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو پوچھا ربِّ کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا مجھے اس دُرودِ پاک کی برکت سے بخش دیا اور بہشت میں دُولہا کی طرح لے جایا گیا اور مجھ پر ملائکہ نے موتی اور یاقوت نچھاور کیئے جس طرح دُولہا پر کیئے جاتے ہیں۔ دُرود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑧ سیّدُ المحدّثین امام ابُو عبدُاللہ محمد بن اسمٰعیل بُخاری رحمۃُ اللہ الباری ط

☆ ۱۳ شوّال المعظم ۱۹۴ھ ہجری المقدسہ بُخارا میں پیدا ہُوئے۔ آپ کی کتابِ حدیث مستطاب "صحیحُ البُخاری" جو آپ نے سولہ سال کے عرصہ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منوّرہ میں تالیف[ع۱] کی۔ آپ عالمِ طفولیت میں نابینا ہو گئے۔ والدۂ ماجدہ نے ربِّ کریم کی بارگاہ

ع۱ تالیف صحیحُ البخاری شریف۔ آپ مکہ معظمہ میں حدیثِ پاک لکھنے سے پہلے آبِ زمزم سے غسل کرکے مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھتے اور ایک ایک حدیثِ پاک پر غور و خوض کرکے مسوّدہ تیار کرتے۔ بعد ازاں وہ مسوّدہ لے کر مدینہ طیبہ حبیبِ کبریا علیہ اَفضلُ التحیۃِ وَاَطیبُ الثناء کے حضور روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور "مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ" ریاضُ الجنّۃ میں بیٹھ کر دُرود شریف پڑھتے اور مراقبہ میں، دوبارہ تصحیح کرکے مسوّدہ ترتیب دیتے یُوں مدینۃُ العلم ﷺ کے جوار میں بیٹھ کر چاندِ مدینہ کی چاندنی میں بسیار محنت سے تکمیل بُخاری شریف فرمائی۔ بلدۂ آمینہ مکہ معظمہ میں مقامِ ابراہیم پر نوافل اور مدینہ منوّرہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

میں رو رو کر دُعائیں کیں تو خواب میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا میرا بیٹا کہاں ہے۔ عرض کیا۔ وہ سویا ہوا ہے تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور چہرہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو ربِ کریم نے بینائی عطا فرما دی اور آنکھوں میں دستِ اقدس کی برکت سے نور آگیا اور بباطن قلب بھی نورِ بصیرت سے منور ہوگیا جب والدۂ ماجدہ خواب سے بیدار ہوئیں تو آپ کو بالکل صحیح و تندرست پایا۔ سُبحَانَ اللہ "کیا شان ہے امام بخاری کی کہ مہد میں خلیل اللہ نوازیں اور لحد میں حبیب اللہ نوازیں"۔

صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

☆ ابوبکر خطیب علیہ الرحمۃ اپنی کتاب تاریخ بغداد میں نقل کرتے ہیں کہ عبدالواحد طرابلسی علیہ الرحمۃ نے کہا مَیں خواب میں رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اُس وقت آپ چند صحابہ کبار کے ساتھ بابُ السلام سے باہر کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ میں نے سلام کے بعد عرض کیا اور پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا "اِنِّیْ اَنْتَظِرُ مُحَمَّدَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ بُخَارِیْ"۔ فرماتے ہیں۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو پتہ چلا۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے عین اُس وقت دارُ الفناء سے دارُ البقاء کی طرف رختِ سفر باندھا۔ جس وقت اپنے غلاموں کو فراموش نہ کرنے والا آقا "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن کا منتظر تھا۔ آپ کے مزار فائض الانوار سے مشک کی خوشبو آتی ہے اور لوگ تبرکاً وہ مٹی لے جاتے ہیں۔

یہ عظمت حدیثِ پاک کی خدمات کے صلہ میں پائی ہے بفیضِ سُنّتِ خیرُ الانام"

بقیہ حاشیہ

رِیَاضُ الْجَنَّۃِ، مقامِ حبیب میں مراقبہ۔ اِس کتاب مستطاب نے اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللہِ صَحِیْحُ بُخَارِیْ ط کا مرتبہ پایا۔ بے شک یہ کتاب مستطاب بخاری اِس لقب کے لائق اور امام بخاری اس شان اور مرتبہ کے مستحق تھے جو پایا

اُولٰٓئِکَ سَادَاتِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِہِمْ اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ "علامہ قسطلانی"

☆ مشہور محدث ابوزید مروزی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ مجھے مسجد الحرام مقامِ ابراہیم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے اونگھ آگئی تو مَیں درود والوں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوزید! چرا کتاب من درس نمے کنی گفتم یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کتاب شما کیست۔ فرمود کتاب محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ اللہُ اکبر ط امام بخاری اپنے بختِ فرخندہ پر جتنا ناز کریں اتنا کم اور اُمتِ مصطفویہ اس نعمتِ عظمیٰ پر جتنا شکر ایزدی بجا لائے اتنا تھوڑا۔" اللہُ اکبر"

"اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

ہر جا کہ تو بگذری و برداری پے — گُل روید و لالہ روید اندر تہِ دِلے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۹) سیّدہ رابعہ عدویّہ بصریّہ رحمہا اللہ رحمۃً واسعۃً فی دار الجنان ط

☆ مائی صاحبہ، ولیّہ کاملہ، بزمانہ خیر القرون میں فقر و سلوک کے اس مقام پر فائز المرام تھیں جس کا احاطۂ تحریر اور اندازۂ تقریر میں لانا بصد مشکل ہے۔" مقامِ حال کو قال بیچارہ کیا بیان کرے" سیّدہ رابعہ اپنے والد ماجد کی چوتھی اولاد ہونے کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوئیں آپ کے والد ماجد نہایت عسرت کی زندگی گزارتے، فاقہ کا یہ عالم تھا جس رات آپ پیدا ہوئیں گھر میں چراغ کے لیے تیل تک نہ تھا۔ آپ کے والد ماجد مسجد میں مصروفِ عبادت تھے اچانک نیند نے غلبہ کیا اور پھر قسمت کا ستارہ طلوع ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ" صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ یہ لڑکی مبارک ہو۔ قیامت کے روز اس کی شفاعت سے ستر ہزار میرے امتی جنت میں داخل ہوں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ" ط

☆ حضرت ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں بیت المقدس سے مصر کی جانب آرہا تھا۔ راہ میں ایک شخص کو آتے دیکھا تو خیال کیا اس سے کچھ پوچھنا چاہیئے جب وہ قریب آیا تو دیکھا کہ ایک ضعیف العمر مائی ہاتھ میں لاٹھی لیے تشریف لا رہی ہیں اور پشمین کا جبّہ پہنے ہوئے ہیں میں نے پوچھا مِنْ اَیْنَ کہاں سے آرہی ہو؟ قَالَتْ فرمایا مِنَ اللّٰہِ اللہ سبحانہٗ کی طرف سے میں نے کہا اِلٰی اَیْنَ کہاں کا قصد ہے قَالَتْ اِلَی اللّٰہِ[علہ] فرمایا اللہ سبحانہٗ کی طرف۔ کتنا باکمال کلام جو شریعت کا مغز اور تصوف کے موتیوں کا ہار ہے۔

علہ انسانی زندگی کا سفر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے شروع ہوتا ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ○ (سورۃ النجم ۴۲) اس سفر کی انتہا بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تک ہے۔ سچ ہے کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ " شہنشاہوں کا کلام، کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ کتنی سادگی سے انسانی زندگی کا مقصد بیان فرما دیا۔ حضور مرشدی فرمایا کرتے اے بندے! غور کر تو کہاں سے آیا ہے کہاں جانا ہے؟ کیا کرنا تھا کیا کر رہا ہے؟ اَللّٰہُ اَللّٰہُ شانِ اولیاء ۱۲ منہ، کان اللہ لہٗ ط

○ ایک مرتبہ جامۂ صُوف میں ملبُوس اور گودڑی اوڑھے حج کے لیئے جا رہی تھیں کہ کعبۃ اللہ استقبال کے لیئے آیا تو مائی صاحبہ نے نگاہ اُٹھائی تو فرمایا۔ میرا مقصود ربُّ البَیتِ العَتیق ہے نہ کہ بیتُ العتیق۔[1] اتنے دُشوار گذار لمبے سفر مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ سے گھر کو نہیں گھر والے کو دیکھنے آئی ہُوں۔ کرامت دکھانے نہیں۔ کریم کو دیکھنے آئی ہُوں۔ سورۃ الحج ۲۷

☆ امام اَجل مُفتی ثقلین ابُوالبرکات عبدُاللہ نسفی دُرِّ مختار ج ا میں فرماتے ہیں۔

خَرْقُ الْعَادَۃِ عَلٰی سَبِیْلِ الْکَرَامَۃِ لِاَجْلِ الْوِلَایَۃِ جَائِزٌ عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ ط	یہ خرقِ عادت "کرامت" ولی کے لیئے جائز ہے نزد اہلِ سُنّت وجماعت" کرامت ولی کی ولائیت کی دلیل اور علامت ہے العنم

○ آپ اولیائے مقربین سے تھیں جن کی عبادت کا منشا محبّت لِذاتہٖ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ "نہ خوفِ دوزخ نہ طمعِ جنّت" اُن کا خوفِ دوزخ بدیں وجہ کہ اُس کے غضب اور ناراضگی کا محل ہے اور جنّت سے طمع بدیں وجہ کہ وُہ اَللہ سُبحانَہٗ وتعالیٰ کی رضا کا محل ہے۔ جس سے وُہ جنّت میں ہمیشہ دیدارِ الٰہی اور مُشاہدۂ حق میں رہیں گے ؎

عاشق دائم لقاءِ دوست میدار د دوست — درغم وراحت رضائے دوست میدارد دوست
وعدۂ دیدار چُوں درجنّت آمد لاجرم — عاشقانِ جنّت برائے دوست میدارد دوست

وصالِ مُبارک

وصالِ مُبارک :۔ آپ کے سرہانے اکابر اولیاء کا جھُرمٹ تھا جو دُعا کے لیئے حاضرِ خدمت ہُوئے تھے۔ اُن سے فرمایا اب چلے جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معہ صحابہ کرام تشریف لا رہے ہیں۔ اور پھر درُود شریف پڑھنے میں مشغول ہوگئیں۔ تو اتنے میں ہاتفِ غیب[2] سے آواز آئی یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۝ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً" سورۃ الفجر ۲۷ تا ۳۰

---

[1] مومن کی حُرمت، کعبۃ اللہ کی حُرمت سے زیادہ ہے اور کعبہ معظّمہ، مقبُولانِ بارگاہِ عزّت جَلّت شانُہٗ اور گدایانِ سرکارِ رسالت علیہ وآلہ الصَّلوٰتِ وَالتَّسلِیْمَاتِ وَالتَّحِیَّات کا استقبال اور طواف کرتا اور فیض لیتا ہے اور عوامُ النّاس کو دیتا ہے۔ علّامہ زینُ الدین بن نجیم علیہ الرحمۃ نے بحرُ الرّائق میں اِس کی تصریح نفیس کی ہے۔

[2] پ ۳۰ سورۃُ الفجر آیتِ کریمہ ۲۷ تا ۳۰ اے نفسِ مُطمئنّہ! واپس چلو اپنے رب کی طرف اِس حال میں کہ تو اُس سے راضی اور وُہ تجھ سے راضی پس شامل ہوجاؤ میرے خاص بندوں میں اور داخل ہوجاؤ میری جنّت میں۔

مَرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ؏ تھوڑی دیر بعد جب مشائخ کرام اندر گئے تو آپ واصل بحق ہو چکی تھیں "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۰) قُدْوَۃُ السَّالِکِیْن، زُبْدَۃُ الْعَارِفِیْن، حُجَّۃُ الْکَامِلِیْن، سَنَدُ الْوَاصِلِیْن مَظْہَرُ الْعُلُوْمِ الْخَفِیْ وَالْجَلِی السَّیِّد علی مخدوم ہجویری المعروف داتا گنج بخش قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَلَا زَالَتْ تَجَلِّیَاتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ دَائِمًا

تاریخ وصال ۴۶۵ھ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را راہنما

☆ مُلکِ افغانستان کے مشہور شہر غزنی سے بعہد غزنوی لاہور شہر کو عروس البلاد الاولیاء، کے شرف سے مُشرّف فرمایا۔ طریقت میں آپ کا سلسلہ عالیہ جُنیدیہ ہے۔ ایک روز مُرشدِ کامل الشیخ ابو الفضل بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا تم لاہور جا کر تبلیغ دینِ اسلام کرو۔ عرض کیا۔ وہاں تو میرے پیر بھائی سید میراں حسین زنجانی علیہ الرحمۃ موجود ہیں تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر ثانیاً حکم فرمایا تو جب مرشدِ اکمل کے حکم پر حدود بلاد الاولیاء لاہور میں وارد ہوئے تو ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ بہت بڑا اژدحام ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہُوا کہ یہ جنازہ سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے تو اُس وقت آپ پر اپنے پیر و مُرشد کے فرمان کی حکمت کا راز کُھلا۔ آپ مذہباً حنفی مشرباً جُنیدی اور نسباً نجیب الطرفین سید حسنی حسینی ہیں۔ آپ کو سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت تھی۔

خوابِ مُبارک اور عظمت سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کشف المحجوب"

☆ مَیں مُلکِ شام میں ایک دفعہ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤذن رسول اللہ، مؤذنِ کعبہ، عاشقِ رسول کے مزارِ اقدس کے سرہانے سو گیا۔ خواب دیکھا کہ مَیں مکۂ معظمہ میں حاضر ہوں اور رسولِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" باب بنی شیبہ سے کعبۃ اللہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ اور ایک مُسن آدمی کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں۔ مَیں ادب سے ڈرتا ہُوا حضور والا میں پہنچا۔ پائے اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ عمر رسیدہ کون ہے؟ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا خیال قلب منکشف ہُوا اور ارشاد فرمایا "یہ تیرا اور تیری قوم کا امام ہے ابو حنیفہ"

ولادت ۸۰ ہجری، شہادت ۱۵۰ھ مزار مبارک بغداد معلیٰ عراق "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اَلسَّلام اے سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمَم　　اَلسَّلام اے مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم

☆ اِس پر تبصرہ فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں۔ اِس خواب سے مجھے اپنے اور اپنی قوم کے حق میں رُوح پرور اُمیدیں بندھ گئیں اور یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ امام ابُوحنیفہ اُن لوگوں سے ہیں۔ جو اپنی صفاتِ ذاتی سے فانی ہو چکے ہیں اور احکامِ شرع کے لئے باقی ہیں۔ اِس لئے کہ وُہ رسُولُ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم"۔ کی شرع اور سیرت کے حامِل تھے اگر مَیں انہیں بذاتِ خود چلتے یا اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھتا تو معلُوم ہوتا کہ باقی الصِّفات ہیں اور باقی الصِّفَات کے لئے خطا و ثواب کا اِمکان ہے لیکن چُونکہ اُنھیں حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی گود میں دیکھا لہٰذا معلُوم ہُوا کہ اُن کا وجُود ذاتی فنا ہو چکا ہے اور اُن کا وجُود حق قائم ہے۔ وُہ رسُولُ اللہ صَلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کے وجُود سے قائم ہے۔ چونکہ حضور صَلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے کسی طرح کی خطا کا امکان ہی نہیں۔ لہٰذا جس کا وجُود آپ کی ذات میں فنا ہو چکا ہے۔ وُہ بھی امکانِ خطا سے پاک ہے[1]　"اِنتہیٰ کلامُہُ الشریف قُدِّسَ سِرُّہُ اللطیف"

○ آپ درُود شریف صَلوٰۃ تُنجّینا مصائب و آلام سے بچنے کے لئے ارشاد فرماتے تھے۔

اَلسَّلام اے دردمنداں را امام　　گنج بخش کارِ تست اے نائبِ خیرُ الانام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(11) غوثِ اعظم سرکار محیُّ الدین السیّد ابُومحمّد عبدُالقادر جیلانی حسنی حسینی قدّس اللہ سِرّہُ النُّورانی

☆ سلسلۂ عالیہ قادریہ کے سربراہ اور بانی، نجیبُ الطّرفین سیّد، شہنشاہِ بغداد، قطبُ الاَقطَاب تھے۔ غوثُ الاَولیاءِ الکرام کے فیض سے تمام سلسلہ ہائے طریقت قَدَّسَ اللہُ تعالٰی اَسرارَھُم مُستفیض ہیں۔ یہ مقام صِرف آپ ہی کے لئے مختص ہے ؎

غوثِ اعظم درمیانِ اَولیاء　　چوں محمّد درمیانِ انبیاء "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

☆ ابُوالحسن السیّد نُورالدین علی شطنوفی قُدِّسَ سِرُّہُ الجلی نے بہجۃُ الاسرار شریف میں ارقام فرمایا۔

---

[1] اَلحمدُ للہ والصّلوٰۃُ والسّلامُ علٰی رسُولِ اللہ! آج تک آپ کا ایک فقہی قول بھی خلافِ قرآن و سُنّت کوئی ثابت نہ کر سکا۔ جو فرمایا حق فرمایا اور حق ہی وُہ ہے جو آپ کا فرمُودہ ہے۔ اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی۔ کسی نے سچ کہا۔

اِذْ لَمْ یَنَالُوْا شَانَہٗ وَوَقَارَہٗ　　فَالْقَوْمُ اَعْدَاءٌ لَّہٗ وَخُصُوْمٗ

☆ فرماتے ہیں۔ میں نے مُعَلِّمُ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَۃِ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی قبل از نمازِ ظہر، بحالت بیداری زیارت کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ عرض کیا یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میں عجمی اور اہلِ بغداد فصیح عربی۔ میں عربی میں وعظ کیسے کروں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مُنہ کھول۔ میں نے منہ کھولا تو سرکار مدینۃُ العلم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سات بار اپنا لعاب دہن میرے مُنہ میں ڈالا علہ

جب میں نمازِ ظہر کے بعد وعظ کرنے منبر شریف پر بیٹھا تو مخلوق بے شمار تھی کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار مولائے کائنات، باب مدینۃُ العلم علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے سامنے مجلس میں جلوہ گر ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ وعظ کہو۔ میں نے وُہی عُذر پیش کیا۔ سرکار نے اپنا لعابِ دہن چھ بار میرے مُنہ میں ڈالا۔ میں نے عرض کیا آپ نے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا فرمایا "تَادُّبًا مَعَ النَّبِیِّ" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" "نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ادب کی وجہ سے۔" "طبقات الاولیاء بحوالہ ابن ملقن"

سُبْحَانَ اللہ! نبی کریم قاسم الایمان اور علی کریم قاسمُ الفیضان نے کس پیارے انداز سے نوازا" صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" بعد ازاں کثیر التعداد لاکھوں کا مجمع ہوتا اور آپ قرآن و حدیث سے فصیح و بلیغ عربی میں حکمتیں اور اسرار بیان فرماتے اور ہزارہا علماء و مشائخ آپ کے ملفوظات قلم بند کرتے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط

☆ سرکار مُجدّدِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی سرہندی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَان فرماتے ہیں۔ "مکتوبات شریف"

○ ایک مرتبہ مجلس وعظ قائم تھی سیدنا ابوالعباس خضر عَلَیْہِ السَّلَام پرواز کرتے ہوئے گزرے تو آپ حضرت غوثِ اعظم نے فرمایا یَا اِسْرَآئِیْلِیُّ قِفْ وَاسْمَعْ کَلَامَ الْمُحَمَّدِیِّ ط اے خضر! عَلَیْہِ السَّلَام اسرائیلی نبی ٹھہریں۔ ذرا محمدی علہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کلام سنتے جائیے۔ اس پر آپ ادب سے مجلس میں

علہ جن کو عالمِ ارواح، روزِ الست سرکارِ دو عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لعاب دہن عطا ہوا ہو وہ حافظِ قرآن ہوا ہے اور حافظِ قرآن کے سینہ میں مُہرِ نبوت لگی ہوتی ہے۔ سیدنا میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے نوری پروں پر پورا قرآن لکھا ہوا ہے۔ انھوں نے تعمیل امر ربی میں سب سے پہلے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کیا تھا اور تعظیم بجا لایا۔ جس سے یہ مرتبہ پایا۔

علہ ایک روایت میں ہے لَا تَکُنْ اِسْرَائِیْلِیًّا کُنْ مُحَمَّدِیًّا یَاْتِکَ رِزْقُکَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ط اے مسلمانو! اسرائیلی نہ بنو محمدی بنو۔ انعاماتِ الٰہیہ تم پر صبح و شام نازل ہوں گی۔ دو جہان میں عظمتیں پاجاؤ گے۔" عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام"

تشریف فرما ہوگئے اور وعظ سُنتے رہے۔

☆ آپ جناب غوث پاک فرماتے ہیں۔ عَلَیْکُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ تم پر لازم پکڑو مساجد کو اور درود شریف کو آپکا فرمودہ درود شریف یہ ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(۱۲) خواجۂ خواجگان السید محمد رضی الدین باقی باللہ نقشبندی دہلوی بَرَّدَ اللہُ مَضْجَعَہٗ

☆ آپ کا اسم گرامی محمد اور لقب فانی فی اللہ باقی باللہ، کابل "افغانستان" کے شہرۂ آفاق اولیاءِ کاملین سے ہیں والدۂ ماجدہ کی دُعاؤں سے تکمیل ولائیت کے اسباب میسر ہوئے۔ آپ نے کئی ایک اولیاءِ ہمعصر سے حصول فیض کیا آخر کار سرکار خواجگی امکنگی نقشبندی کی نظر توجہ پڑی تو نسبت نقشبندی کی تکمیل فرمائی۔ اسی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے آپ چمکتے دمکتے چاند ہیں جن کی روشنی سے سارا عالمِ اسلام نورِ عرفان سے مُزیّن ہے۔

☆ حضور ﷺ کے اشارہ سے دہلی وارد ہوئے اور کسی کے منتظر ہو کر بیٹھ گئے۔ فرماتے ہیں خواب میں ایک سبز رنگ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھا اور وہ مجھے چوگا دے رہا ہے۔ اُس کی تعبیر یہ فرمائی۔ جو شاہبازِ لاہوتی میرے پاس پہنچے گا اگرچہ بظاہر مرید ہو گا لیکن مجھے بھی اس سے فیض پہنچے گا۔ دریں اثناء امامِ ربانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ ط عازمِ حرمین شریفین ہوئے تو دہلی شریف میں اپنے ایک دوست مولانا حسن کشمیری علیہ الرحمۃ کے ہاں ٹھہرے تو اُس نے کہا یہاں ایک اللہ والے ہیں چلو اُن کی زیارت کریں جب وہاں پہنچے تو آپ تعظیماً کھڑے ہوگئے اور فی البدیہہ فرمایا ؎

گذاشتم زغم آسودہ کہ ناگاہ زکمین | عالمِ آشوب نگاہے سرِراہم بگرفت

تو پھر آپ انھیں کے ہو کر رہ گئے۔ فرماتے ہیں۔

آں نسبت را کہ از رسول اللہ ﷺ یافتہ بود اماناً سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسیدن بتدریج بحضرت مجدد الف ثانی یافتہ۔

یعنی وہ نسبت جو رسول اللہ ﷺ کے کمالات نبوت کا اخص الخاصہ تھی وہ بواسطہ سیدنا سلمان فارسی، حضرت مجددِ الف ثانی پر ظاہر ہوئی" رضی اللہ تعالیٰ عنہم "ط

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند — کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

☆ اِس دُرویش صفت انسان نے اپنی توجّہ[عل] و تربیت سے حضرت مجدّدِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ جیسا روشن دِل، گرم نفس ولی تیار کیا۔ جس گوہرِ تابدار کو ہند میں سرمایۂ دین و ملّت کا نگہبان بنایا۔ جن کا نام باقی۔ اُن کا فیض باقی اور تا قیامِ قیامت باقی رہے گا۔

احادیثِ مُبارکہ جمعُ الجوامع میں علامہ جلالُ الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل کیں۔

☆ یَکُوْنُ رَجُلًا فِیْ اُمَّتِیْ یُقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ اُمَّتِیْ کَذَا وَکَذَا[عٰلہ] — فرمایا میری اُمّت میں ایک شخص صِلہ کا مالک ہوگا اُس کی شفاعت سے میرے کثیرُ التعداد اُمّتی جنّت میں جائیں گے۔

☆ بَعَثَ اللّٰہُ رَجُلًا عَلٰی رَاْسِ اَحَدَ عَشَرَ مِائَۃِ سَنَۃٍ ھُوَ نُوْرٌ عَظِیْمٌ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ " اَوْ کَمَا قَالَ " — فرمایا۔ گیارہویں صدی کے شرُوع میں میری اُمّت میں ایک شخص پیدا ہوگا وُہ نُورِ عظیم والا ہوگا اُس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

کرامت: ۔ وُہ نسبت جو سیّدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں حضور ﷺ سے پائی۔ اُسی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ مُستفیض ہُوئے کہ جس پر نگاہِ اثر کیمیا پڑ گئی وُہ کمال تک پہنچ گیا۔ دہلی میں نانبائی نے آپ کے مہمانوں کو کھانا کھلایا تو آپ نے پُوچھا بھئی کیا چاہتا ہے عرض کی سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے ثانیًا فرمایا تو نانبائی نے کہا حضور اگر کچھ دینا ہے تو اپنے جیسا بنا دو۔ تو فرمایا ہو جائے گا۔ عرض کیا ابھی؟ تو آپ نے نگاہِ فیض ڈالی تو صُورۃً و سیرۃً اور کمالاتِ ولایت میں ہُوبہُو باقی باللہ بنا دیا۔

☆ یہ توجّہ اتحادی تھی۔ مُرشدِ کامل نے یک لخت بغیر مجاہدہ " تصفیۂ باطن و تزکیۂ نفس " کے مُرید کو

عل توجّہ تین قسم ہے انعکاسی القائی اور اتحادی توجّہ کا مطلب ہے آئینۂ دل کا غُبار مُرشد اپنے قلب کی حرارت سے صاف کر دے۔

عٰلہ صلہ شریعت اور طریقت کو یکجا کرنے والے کو کہتے ہیں امام ربّانی اِس کے مصداق ہیں۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنَ الصِّلَۃِ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ عل رسول اللہ " ﷺ " کی نسبت خاص کے وارث خاص مجدّدِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ ہیں۔ شریعت و طریقت کا وہ دَور دَورہ جو حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں تھا وُہ آپ نے از سرِ نو تازہ کر دیا۔ آپ نے طبقۂ صحابہ کی پُوری پُوری مطابقت و مشابہت پیدا کر دی اور ہر سُو سُنّتِ بیضاء کے نقشے نظر آنے لگے

نگاہ سے ایسا فیضِ باطنی عطا کیا کہ اُس کا برزخ مُرشد کے عین مُشابہ ہو گیا۔ وُہ بوجہ عدم استعداد مُتحمل نہ ہو سکا اور نا تبانی مذکور، کشتۂ نگاہِ اتحادی میں چُور، سراپا مخمور تیسرے روز انتقال کر گیا۔

مثنوی

قبلۂ اربابِ معنیٰ، کعبۂ اصحابِ دین — مظہرِ فیضِ الٰہی، صاحبِ عِلم الیقین
غوثِ اعظم عروۃ الوثقیٰ زرربِ العٰلمین — قطبِ ارشادِ جہاں ہم معنی حق الیقین
ہر کہ آید بر مزارش از سرِ صدق و صفا — حاجتش گردد روا ہم مقصدِ دُنیا و دین
باد نازل رحمت رضوانِ ربِ العٰلمین — بر محمد خواجہ باقی زاولیاءِ مقبلیں

○ ناصرالدین معرض عن ماسوائے اللہ خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعمر ۴۰ سال ۲۵ رجمادی الثانیہ ۱۰۱۲ سنہ ہجری المقدسہ کا طائرِ رُوح مائل بہ پرواز اعلیٰ علیین ہُوا۔ ماوراءالنہر کا یہ گوہر تابناک نقشبندی روشن چراغ دہلی میں آسُودہ لحد ہو گیا اور لاکھوں چراغ ایمانی جلا دیئے۔ بحرِ ولایت کے دو آبدار موتی " صاحبزادے " علومِ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ آپ کے اوراد و وظائف ذکرِ خفی اسمِ ذات اور ہمہ وقت درود شریف وردِ زبان رہتا ؎

اگر گیتی سراسر باد گیرد — چراغِ مقبلاں ہرگز نمیرد

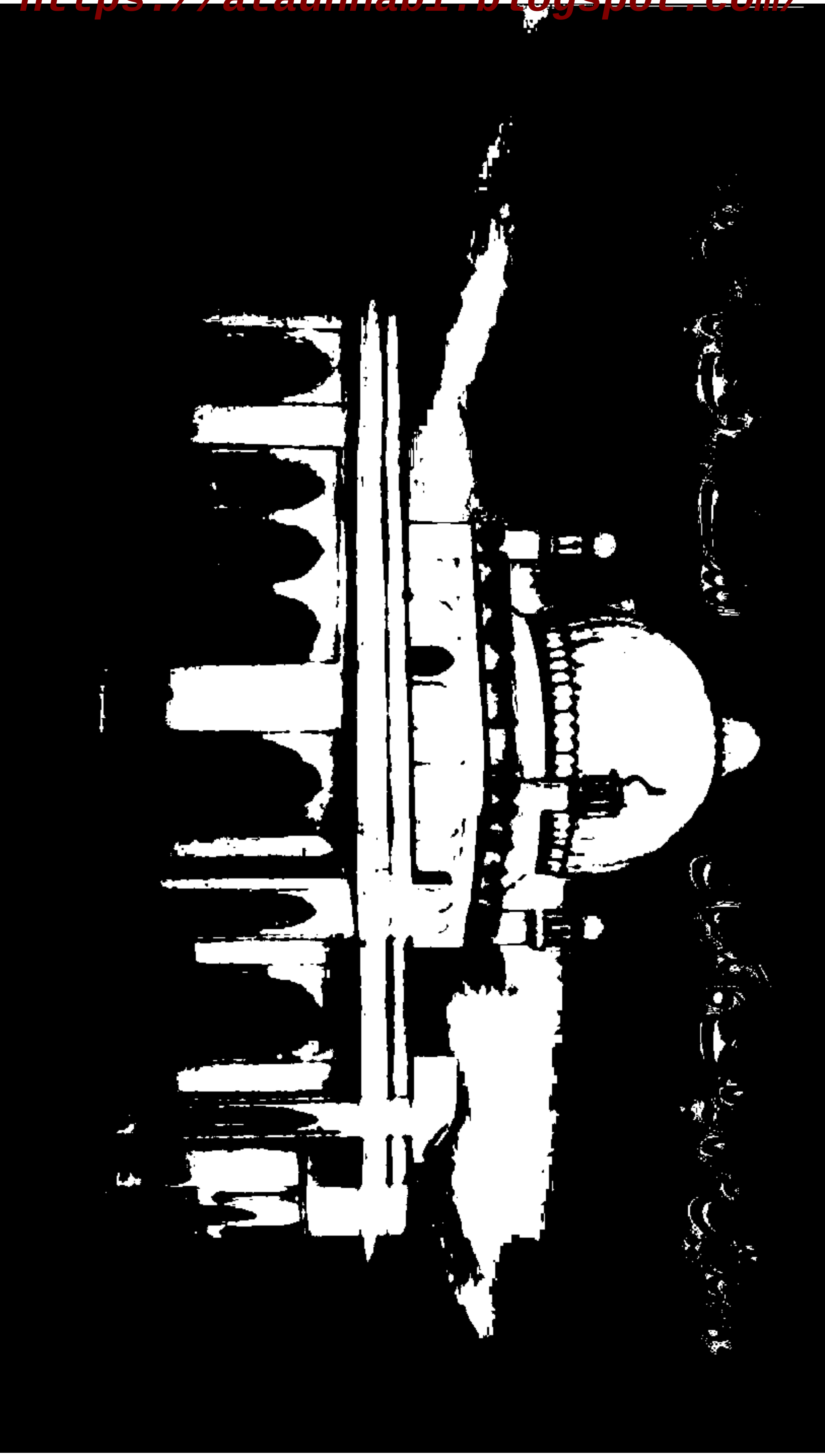
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اِبْتِغَاءَ لِمَرْضَاۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۳) امام ربانی قیوم زمانی محبوب صمدانی سرکار مجدد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی سرہندی قدس اللہ سرہ النورانی

☆ نسباً فاروقی اور نسبتاً نقشبندی آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال المعظم ۹۷۱ سنہ ہجری المقدسہ جمعۃ المبارک کو سرہند شریف ہُوئی۔ آپ کا نام نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ پاک " احمد صلی اللہ علیہ وسلم " پر رکھا گیا آپ کے والد ماجد الشیخ عبدالاحد فاروقی چشتی علیہ الرحمۃ ولیِ کامل بزرگ تھے جن کی تصوف کے رموز و نکات اور اشارات و کنایات پر گہری نظر تھی ؎

دین مجو اندر کُتب اے بے خبر — علم و حکمت از کُتب دین از نظر

☆ مرشدِ کامل سے ملاقات اور حصولِ فیض :- سترہ برس کی عمر شریف میں علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد عازمِ حرمین شریفین ہُوئے کہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مُدت مدیدہ سے شوق تھا۔ دہلی میں قیام کے دوران خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے ملاقات



ہوگئی۔ آپ نہایت تلطّف سے پیش آئے اور فرمایا اگرچہ تم مبارک سفر پر جا رہے ہو۔ لیکن کم از کم ہفتہ یا ایک ماہ میرے پاس رہو۔ آپ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے فیض سے مستفیض ہوئے۔ یہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بہ نسبت خیر البشر بعد الانبیاء رضی اللہ تعالٰی عنہ امت کے تمام سلسلوں کا جامع ہے۔ مجددِ اعظم، مرادِ رسول فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرح اپنے مرشدِ اکمل کی مراد تھے۔

☆ **مجددِ الف ثانی کا مفہوم**:۔ مجددِ الف[عل] ثانی کا معنیٰ ہے۔ دوسرے ہزار کا مجدد، ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے مجدد صدی اور ہوتا ہے اور مجددِ الف اور۔ جو فرق سو اور ہزار میں ہے وہی فرق مجدد صدی اور مجددِ الف میں ہے بلکہ درجات و مقامات کے لحاظ سے برتر اور آپ من کل الوجوہ نائب مناب رسول اور واسطہ فیضانِ الٰہی ہیں اور مجددِ الف ثانی کا مطلب یہ ہے کہ ان ہزار سالوں میں جو فیض اور برکات برمقام اصلی امت کو پہنچی ہیں انہی کے توسّل سے ملتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ میں قطب، غوث، اوتاد، اخیار موجود ہوں۔ لا زالت نور شموس افضالہ ط

"حضرات القدس دفتر دوم صفحہ ۲۴"

○ اجلّہ اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نے تمام وظائف سے افضل و اعلیٰ ذکرِ خفی اللہ اور درود شریف کو قرار دیا ہے اور فرمایا درود شریف خضری درود شریف نقشبندی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ"

☆ آپ کی تصنیفِ لطیف کتاب مستطاب، مکتوباتِ امامِ ربانی "کتبِ تصوف میں بہت بلند درجہ رکھتی ہے جس میں آپ کی مجددانہ شان اور طریقت میں مجتہدانہ مقام واضح ہے آپ طریقت میں درجۂ امامت اور مقامِ اجتہاد پر فائز المرام تھے۔ اُس کے جملہ علوم حضور

[عل] ہزار سال کے بعد اولوا العزم مرسل مبعوث کرنے کی سنتِ الٰہیہ کے مطابق حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ہزار سال بعد مجددِ الف ثانی علیہ الرحمۃ مبعوث ہوئے تو انھوں نے اپنے وقت میں وہ کام کیا جو اولوا العزم مرسل اپنے وقت میں کیا کرتے۔ نبوت اصل ہے اور تجدید اس کا ظل۔ جتنا فرق نبی اور اولوا العزم مرسل میں ہوتا ہے۔ اتنا فرق مجدد مائۃ اور مجددِ الف میں ہے۔ لہٰذا۔ امت میں کشورِ ولایت کے شہنشاہ الشیخ احمد محبوب سبحانی حضرت مجددِ الف ثانی ہیں۔ ورنہ ادنیٰ مجددِ مائۃ وقت اور الحمد للہ رعلیا ہم بعض علماءِ زمانہ نے اس میں بہت ٹھوکر کھائی۔ انھوں نے آپ کو مجددِ صدی کہا، لکھا اور سمجھا یہ اُن کی کج فہمی اور کور باطنی کا بین ثبوت ہے۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی عفی عنہ ط

ﷺ کی طرف سے تھے۔ عقائد کے متعلق فرمایا۔ عقائد اہل سُنّت وجماعت ہی روزِ قیامت باعثِ نجات ہونگے اور دیگر، فرقہ ہائے ضالّہ و باطلہ مخذول ہونگے۔ اِن فرقہائے ضالّہ کو بدعتیوں[عـہ] میں شمار کیا اور ایسے مترجموں، پروفیسروں اور جدید مفسّروں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

○ علومیکہ از کتاب و سُنّت مستفاد اند ہماں معتبر اند کہ ایں بزرگواراں از کتاب و سُنّت اخذ کردہ اند و فہمیدہ۔ زیرا کہ ہر مبتدع عقائدِ فاسدہ خود را اخذ مے کند۔ پس ہر معنی از معانی مفہومہ معتبر نباشد	وہی علوم معتبر ہیں جو قرآن و سُنّت سے مستفاد ہیں۔ جو اُن بزرگوں اہل سُنّت وجماعت نے قرآن و سُنّت سے اخذ کئے اور سمجھے کیونکہ ہر بدعتی اپنے عقائد فاسدہ سے اخذ کرتا ہے۔ اُن کے فہم کے معانی کا کوئی اعتبار نہیں ☆

از خدا خواہیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ

دینی کارنامے :۔ اکبر مغلیہ بادشاہ نے دینِ الٰہی ایجاد کیا۔ جس میں شیخ مبارک غیر مقلد کے بیٹوں ابوالفضل اور فیضی کے ملحدانہ عقائد تھے۔ آپ نے اُس کو پارہ پارہ کر دیا اور بادشاہ بھی اپنے انجام بد کو پہنچا۔ اُس کے بعد آنے والے جانشین کو ربِ کریم نے ہدایت فرمائی۔ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر پر آپ ہی کے فیض کا رنگ تھا۔

۲۔ حضور ﷺ کے دینِ ھُدیٰ کی تجدید فرما کر سُنّت پاک کو زندہ فرمایا اور بدعات کا قلع قمع کیا۔ آپ کا سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کا ہر فرد سُنّتِ مصطفوی ﷺ کا نمونہ اور تصویر ہے اور یہ رنگ سب پر نمایاں ہے۔ آپ کا طریقہ نہایت ہی پسندیدہ، صحیح، مستقیم، مستحسن اور افضل و اعلیٰ ہے۔ جس سے دورِ خلافت راشدہ کی خوشبو آتی ہے۔

عـہ بدعتی سے مُراد بدعقیدہ لوگ جنہوں نے اپنے ہوائے نفس سے نئے نئے عقیدے گھڑ لئے۔ خوارج، معتزلہ نواصب، روافض، غیر مقلد وہابیہ نجدیہ وغیرہ۔ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ط الحدیث پاک

☆ آج کل ہر کہ و مہ تفسیر بالرأی لکھ رہا ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہا ہے جن کے ترجمہ میں عظمتِ خداوندی ہے نہ شانِ محمدی عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تنقیصِ شان نظر آتی ہے۔ ایسی تفاسیر کا مطالعہ کرنا گمراہی ہے۔ ترجمہ کے لئے چودہ[۱۴] علوم کا جاننا ضروری ہے۔ صرف، نحو، معانی، بدیع، ادب، لغت، منطق، فلسفہ، حساب، کلام تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر۔ "یہاں ہر دو اعمال و عقائد کے بدعتی مُراد ہیں"۔ فَهِمَ مَنْ فَهِمَ ط ۱۲ منہ غفرلہٗ

۵

۲۔ نظریۂ وحدۃُ الوجود "ہمہ اوست" کی زبردست تردید فرمائی عقیدۂ وحدۃُ الشہود "ہمہ از اوست" کی ترویج فرمائی۔ اب اسی عقیدہ سے انوارِ ولائیت کھلتے ہیں۔

خصائص :۔ آپ کے خصائص اور کرامات بے حد و حصر ہیں۔ تاہم چند کا ذکر یارانِ طریقت کے لیئے باعثِ مسرت، اور میرے لئے باعثِ صد افتخار ہوگا۔

☆ آپ کے بدنِ پاک میں نبیِّ کریم ﷺ کے جسمِ اطہر کا خمیر بطورِ تبرک رکھا گیا۔

☆ آپ کو بشارت ملی کہ جو علوم آپ نے تحریر کیئے۔ وہ سب ہماری طرف سے ہیں۔ اُن میں خطا کا امکان نہیں! اور یہی عقائد و مسائل روزِ شمار باعثِ نجات ہوں گے۔

☆ حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ نے بشارت دی کہ قیامت کے روز آپ کو حقِ شفاعت دیا جاتے گا۔ جس سے ہزارہا اُمتی جنتُ الفردوس میں جائیں گے۔

☆ آپ کے انوار اور فیضان بتابعتِ مصطفےٰ، سُنّت پاک سے ظاہر ہونگے۔

ف شہنشاہِ طریقت برہانِ حقیقت کاشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ معارج ہمدانی شمعِ بزمِ عرفانی مقتدا وارباب روحانی الشیخ احمد فاروقی قدس سرہ الربانی کو جنابِ الٰہی سے علمِ متشابہات سے وافر حصہ عطا ہوا اور مقطعاتِ قرآنی کے اسرار بھی منکشف ہوئے اور جنابِ رسالتمآب سے تصوف میں منصبِ امامت اور علمِ کلام میں مرتبہ اجتہاد اور مسندِ قیومیت عطا ہوئی۔ آپ کے جملہ تحریر کردہ مسائل و عقائد رسول مقبول" ﷺ " کی بارگاہِ عالیہ سے منظور شدہ اور مقبول ہیں عقائد و مسائل ۱۔ وحدۃُ الوجود، جاہل صوفیا، کی غلط تاویلات و تعبیرات سے گمراہی پھیل گئی۔ آپ نے مشاہدۂ حق سے اس کا رد کیا اور وحدۃُ الشہود کا نظریہ پیش کر کے کشتیِ اُمّت کو گمراہی سے بچالیا۔

۲۔ شیخ عبدالکبیر یمنی کا قول "حق سبحانہٗ و تعالیٰ عالمُ الغیب نہیں"، گوش گذار ہوا تو فاروقی جلال چمکا اور پُر زور انداز میں ردِ بلیغ کر کے فرمایا کہ اِن مسائل کا قائل خواہ شیخ کبیر یمنی ہو یا شیخ اکبر شامی۔ یہاں محمد عربی علیہ وآلہٖ الصلوٰۃ والسلام کا کلام درکار ہے نہ کہ محی الدین عربی کا۔ ہمیں کلامِ الٰہی کی نص چاہیئے نہ کہ فصوص الحکم کی فص اور مزید ارشاد فرمایا کہ ہمیں فتوحاتِ مدنیہ نے فتوحاتِ مکیہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔

☆ خواجہ محمد صالح کولابی نقشبندی مجددی خلیفہ اجل حضرت مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ نے ہدایۃ الطالبین میں ارقام فرمایا۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ الشیخ اکبر کو نیکی اور محبت سے یاد کرتے تھے اور فرماتے الشیخ محی الدین ابن عربی خود تو مقبولوں سے ہیں۔ لیکن اُن کے بعض مسائل حق کے خلاف ہیں چونکہ یہ خطا کشفی ہے لہٰذا اس پر مواخذہ نہیں بلکہ اس میں خطاءِ اجتہادی کے رنگ میں درجۂ ثواب کا احتمال ہے۔ ۳۔ الشیخین الکریمین کی تقدیم و تفضیل حق ہے اور افضیلت خلافت کی ترتیب کے لحاظ سے ہے۔ خطبات میں اُن کا ذکرِ پاک اگرچہ شرائط سے نہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ

☆ میرے طریقہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ وجہہ الاقدس میں تا قیامت باوسیلہ و بلا وسیلہ داخل ہونے والوں کے نام و نسب اور مولد و مسکن وغیرہ مجھے تبلا دیئے گئے۔ اُن کی بخشش کیلئے دُعا کی اور مجھے قبولیتِ دُعا کی بشارت ملی۔

○ ربِّ کریم نے جس مقصدِ اعلیٰ کے لیئے آپ کی تخلیق فرما کر دُنیا میں بھیجا۔ اُس مقصد کے پُورا ہونے پر ربِّ کریم نے بروز منگل ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ سنہ ہجری المقدسہ عمر شریف ۶۳ سال مجدد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی سرہندی قدس اللہ روحہ و افاض علینا فتوحہ کو فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا مژدہ سُنا کر اپنے پاس جنتُ الفردوس میں بُلا لیا۔ ہر سال آپ کا عُرس مُبارک سرہند شریف میں عجیب شان، شانِ فیضانِ سُنّت اور منفرد انداز میں منعقد ہوتا ہے ؎

الٰہی عاقبت محمود گرداں بحق شہنشاہِ نقشبنداں

بقیہ حاشیہ

تاہم شعائرِ اہل سُنّت سے ضرور ہے اِس کا عمداً تارِک قلبی مریض اور باطن کا خبیث ہے اور سہواً تارِک کو بھی مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ کی وعید سُنائی۔ ۴۔ فرمایا ہمارا طریقہ، طریقۂ مصطفویہ ہے اور اس سلسلہ عالیہ کو سلسلہ رسُولیہ اور سلسلہ صدیقیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ایصال اِلی المطلوب میں سب سے افضل۔ اقرب و اسہل ہے۔ اَللہ اَللہ! اِس کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا جس کی ابتداء سیدنا ابُوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو بعد الانبیاء تمام بنی آدم سے افضل ہیں۔ اور جو کمالاتِ محمدی " ﷺ " انوارِ احمدی " ﷺ " سے کما حقہٗ مستفیض ہیں۔ جن کو نگاہِ نبوّت نے مَا صَبَّ اللہُ فِی صَدْرِی اِلَّا صَبَبْتُہٗ فِی صَدْرِ اَبِی بَکْرٍ ط سینہ میں سب کچھ اُنڈیل دیا اور واسطہ فیضانِ الٰہی بنا دیا جس سلسلہ کے وسطی میں ۱۔ سرکار السید محمد بہاؤ الدین والملت نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہوں۔ جنہوں نے سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے وسیلہ جلیلہ سے سربسجود ہو کر دُعا کی۔ رحمتِ الٰہی موجزن ہوئی اور الہام فرمایا اَے محمد! ہم نے تجھے وہ طریقہ عنایت فرمایا جو میرے محبوب " ﷺ " اور صحابہ کا تھا۔ ۲۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جن کی ذات ستودہ صفات اُمّت میں قائم مقام اُولُوالعزم مُرسل کے ہو۔ جو مجمع البحرین شریعت و طریقت کو یکجا کرنے والے یا نسبتِ صدیقی اور نسبتِ مرتضوی، ہر دو کے پروردہ اور آخری رُکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام موعود سیدنا محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہوں۔ جن کی آمد کی بشارت اور عظمتِ شان مُخبرِ عن الغیب " ﷺ " نے ظاہر فرمائی ہو۔ ۵۔ مقامِ قطبیت کبریٰ محبوبیتِ ذاتیہ عطا ہوئی۔ یہ تین قسمیں ہے۔ افعالی۔ صفاتی۔ ذاتی۔ کامل اولیاء محبوبیت افعالی تک ہی پہنچے ہیں۔ اور صفاتی اکمل اولیاء کو نصیب ہے لیکن ذاتی عینیت اصالت خاتم الرسل " ﷺ " کے لیئے مخصوص ہے اور یہ امر مُسلّم ہے کہ قطبیت، عینیت اور محبوبیت، سوائے مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے متاخرین اولیاءِ اُمّت میں کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ " الفقیر محمد عنایتُ اللہ نقشبندی مجددی کان اللہ لہٗ ط " تلخیص جواہر مجددیہ "

۴

دیگر سلسلہ ہائے عالیہ مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم "جو کمالاتِ ولائیت کے جامع ہیں" کی طرف منسوب ہیں جن کی نگاہِ فیض سے قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے بھی آپ مجاز ہیں۔ جناب پیرانِ پیر پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اضافت مقلوبی) سے عقیدت کا اظہار بڑی شدّ و مد سے کرتے اور فرماتے۔ نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُوْرِ الشَّمْسِ؎ روئے زمین آپ کے انوارِ ولائیت سے پُر ہے۔ اپنے ایک مُرید قادری المشرب کو ایک نگاہ سے حضور غوثِ پاک کی زیارت کرا دی۔ جس سے اُس کے باطنی فیض کے دروازے کھُل گئے اور مدارجِ ولائیت یکدم طے ہو گئے۔ آپ ہر سلسلہ عالیہ میں بیعت کرتے لیکن ترجیح سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کو دیتے۔

☆ خواجہ خواجگان، بدرُ الاولیاء، زبدۃ الانبیاء السید معین الدین اجمیری سرکار غریب نواز قُدِّسَ سِرُّہُ الْقُدُّس کے مزار پُر انوار پر عُرس (وصال ۶۳۳ھ، ۶ رجب المرجب) کے موقعہ پر حاضر ہو کر مُراقب ہوئے تو اسرارِ خاصّہ کھُلے۔ آپ کو بہت اعطاف و الطاف سے نوازا اور اپنے برکاتِ خاصّہ سے ضیافت کی۔ سجّادگانِ عظام نے "چادر" غلافِ قبر پیش کی تو آپ نے بسر و چشم قبول کر کے چُوما۔ آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ کر فرمایا۔ یہ تبرک میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

کرامات :- اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ؎ (استقامت علی الشریعۃ) کے تحت فرمایا ہم کرم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں۔ تاہم کرامات کا ظہور یا عدمِ ظہور سے مدارجِ ولائیت کا تعیّن نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام کے مرتبۂ ولائیت کو

۱؎ ایک بار ولیِ اکمل حضرت بابا آبریز علیہ الرحمۃ نے حالتِ جذب میں فرمایا کہ ہم نے بھی بابا آدم علیہ السلام کے خمیر میں مشکیں بھر کر پانی ڈالا تھا۔ مخالفین نے سُن کر شور مچا دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر کو تیار کرنے والے ملائکہ نوری تھے۔ تو کیا عجب کہ اللہ ربُّ العُلاء نے اپنے محبوب کے کسی اُمتی کی رُوح کو بھی یہ سعادت بخش دی ہو۔ رُوحیں تو اس خمیر سے بہت پہلے تخلیق ہو چکی تھیں۔

☆ نیز فرمایا جس ولی کی ولائیت پر مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مُہر نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ یعنی اُمتِ مسلمہ کا ہر ولی پدرِ دہ مولائے کائنات ہے اور آپ ظاہراً و باطناً پروردۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ حتیٰ کہ سابقین انبیاء کی اُمت میں بھی جو ولی گزرے ہیں وہ بھی آپ ہی کے فیض سے مُستفیض ہو کر ولی بنے اور یہ سارا فیض اسد اللہ الغالب علیٰ کُلِّ غالب، علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کا براہِ سیدۃ النساء سید المرسلین کا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ولاساتذیہ ط

۲

کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ ان نفوسِ قدسیہ سے کرامات کا ظہور بہت کم ہوا ہے ؎

اولیاء راہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز گردانند ز راہ

○ کراماتِ عالیہ سے احیاءِ دین۔ احیاءِ سنت[1] اور احیاءِ قلب از فیضانِ شرحِ صدرِ محمدیہ علیٰ منبعہا الف صلوٰۃ والف سلام ہے۔ جو کرامات احیاءِ موتیٰ وغیرِ ذٰلک سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے

ہے بہارِ سنتِ نبوی کو جوش　　ہے جہاں میں نعرۂ دین کا خروش

جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق سے　　مستِ گل ہے اور غنچے ذوق میں

پُر فضا ہے نکہتِ باغِ نبی　　پتی پتی سے عیاں ہے تازگی

---

[1] عقائد و اعمال پر ملفوظات :- عقائد میں علماءِ متکلمین ماتریدیہ کی تقلید کرتے اور فرماتے کہ کشفِ صحیح سے اس کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے کہ یہ انوارِ نبوت سے مقتبس ہیں۔ خلافاً لعقائدِ اشعریہ کہ ان میں فلسفہ کا اثر ہے کشف و کرامات اور طریقت میں شریعت کو نگاہ میں رکھتے اور سنتِ عزلہ پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تاکید و تلقین فرماتے۔ عزلت کو رخصت پر فوقیت۔ اولیاءِ عشرت کو اولیاءِ عزلت سے اعلیٰ اور مذہبِ حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح، طریقہ نقشبندیہ کو اور طریقوں پر اولیت دیتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ بسببِ اتباعِ سنتِ متین بعینہٖ طریقہ صحابہ کرام ہے اور اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے کہ اس کی ابتدا میں انتہاءِ کمال مندرج ہے لیکن اس راہ میں ابتلاء بقدرِ محبت ضرور ہے۔ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُوْذِیَ وَمَا مِنْ وَّلِیٍّ اِلَّا ابْتُلِیَ وَالْبَلَاءُ بِقَدْرِ الْوِلَایَۃِ آیا کوئی محب "انبیاء و اولیاء" نہیں جو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو اور بغیر اس سیرِ جلالی کے کوئی سلوک مکمل نہیں ہوتا۔ حضور سید المحبوبین ﷺ نے فرمایا جتنا میں ستایا گیا ہوں اور کوئی نبی نہیں ستایا گیا۔ غزوۂ بدر میں ابوجہل کے قتل پر فرمایا۔ مَاتَ فِرْعَوْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ ط ابتلاء اولیاء کی کسوٹی ہے کہ اس جلال میں ظہورِ جمال ہے۔ اولیاء مصائب کو محب کی طرف سے تحفہ تصور کرتے ہیں۔ نیز ذکر بالجہر کو خلافِ ادب جانتے اور خلافِ سنت امور، سجدۂ قبور اور رقص و سرود سے سختی سے منع کرتے اور فرماتے اگرچہ دوسرے سلسلوں میں درست ہو لیکن ہمارے طریقہ میں ممنوع ہے

رباب و نغمہ و جملہ مزامیر　　بشد ممنوع از آیاتِ تفسیر

زیارتِ قبور، مراقبہ اور استعانتِ فیض کو مستحسن، پھول چڑھانا ایصالِ ثواب مالی و بدنی کو جائز اور امورِ مستحسنہ کو داخلِ سنت قرار دیتے۔ بدعت کو حسنہ کہنے سے مجتنب اور طوافِ قبر۔ بوسہ۔ قدم بوسی کو مکروہ جانتے۔ عورتوں کو مزارات سے روکتے۔ ادعیۂ مسنونہ پڑھتے۔ مزاراتِ مقدسہ پر ہاتھ مس کر کے چہرۂ انور پر پھیرتے اور برکت پاتے۔ نماز میں رفعِ سبابہ نہ کرتے۔ کسی کی تعظیم کے لیے رکوع کی حد تک جھکنے سے منع کرتے۔" جواہرِ مجددیہ از مقبول الثقلین خواجہ احمد حسن خان نقشبندی مجددی سجادہ نشین امروہہ۔"

ہے زبانوں پر بلبلوں کی مرحبا ۔۔۔ اور گلوں کا قہقہہ صَلِّ عَلٰی

صَلِّ یَا رَبِّ عَلَی الشَّمْسِ الْھُدٰی
اَلنَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی بَدْرِ الدُّجٰی

☆ کعبۃُ اللہ معہ مینار آپ کی مسجد میں ظاہر ہوا۔ یہاں زائرین نوافل سے عمرہ کا ثواب پاتے ہیں۔ اور کعبۃُ اللہ کے انوار قلوب پر برستے ہیں۔

☆ گلی "میان مسجد اور روضہ شریف" سے گزرنے والوں کو جنّت الفردوس کا مژدہ سنایا۔ جیسے بہشتی دروازہ سرکار قطبُ الاقطاب بابا فریدُالدین گنجشکر علیہ الرحمۃ پاکپتن شریف

☆ جامع مسجد تعمیر کردہ شاہجہان کو جنّت فرمایا۔ مسجد کے دروازہ پر یہ شعر رقم ہے۔

گر دریں عالم بجوئی منظرِ خلد بریں ۔۔۔ مسجد حضرت مجدّد را بچشمِ دل ببین

☆ قبرستان سرہند شریف، عذابِ قبر سے تاقیامت محفوظ و مامون کر دیا گیا۔

☆ روضۂ پاک کے ساتھ ملحقہ کنواں کعبۃُ اللہ کے چاہِ زمزم سے ملا دیا اور وہ آبِ زمزم کہلاتا ہے۔ جیسے یومِ عاشورہ، آبِ زمزم شریف دنیا کے تمام پانیوں میں ملا دیا جاتا ہے۔

○ آپ نے فیضانِ درود پاک اور سُنّتِ سنیّہ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے رنگ میں، سب کو رنگ دیا اور حضور پُرنور علیہ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا کے فیض سے سینوں کو بقعۂ نور بنا دیا اور قلوب کو نورِ عرفان سے منوّر کر دیا۔ ع "درخانہ گر کس است یک حرف بس است"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاہُ لَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۴) عالمِ ربّانی، عارفِ سُبحانی خازنُ الرحمۃ خواجہ محمد سعید اَسْعَدَہُ اللہُ فِی الدَّارَیْنِ ط

☆ آپ امامِ ربّانی سرکار مجدّد الفِ ثانی کے لختِ جگر اور قرۃُ العین ہیں۔ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کی ہو بہو تصویر اپنے برادرِ حقیقی عروۃ الوثقیٰ، قیّومِ ثانی قدس اللہ سبحانہ سرّھما الاقدس کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت کے لیئے تشریف لے گئے دونوں برادر ولایتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فیض سے مستفیض تھے۔ لکھتے ہیں۔ جب مدینہ طیبہ حاضر ہوا

ہ فضیلت متقدمین کے لیئے ثابت ہے اور کمال متاخرین کے لیئے۔

تو وہاں مَیں نے مُشاہدہ کیا کہ سرورِ کائنات "ﷺ" کی ذاتِ رحمت کا وجُودِ پاک فرش تا عرش اور جمیع کائنات کا مرکز ہے۔ اَللّٰہ تبَارَکَ وَتعَالیٰ کی ذات ہی وَہّاب مُطلق اور مبدأ فیّاض ہے لیکن جس کسی کو فیض "و نور" پہنچتا ہے یا پہنچ رہا ہے۔ وُہ آپ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے اور جمیع مہمّات واُمُورِ مُلک وملکوت بھی آپ ہی کے اِہتمام سے انصرام پا رہے ہیں جب سعیدِ دہر جلیلِ عصر خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ حج بیت اللّٰہ شریف سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ بارگاہِ رحمۃ للعٰلمینی علیہ الصّلوٰاتُ والتّسلیماتُ وَالتّحیّاتُ حاضر ہُوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف ریاضُ الجنّۃ میں تحیۃُ المسجد ادا کرنے لگے تو دورانِ تشہّد دُرود شریف پڑھ رہے تھے کہ روضۂ مقدسہ سے آواز آئی اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَنَا اِلَیْکَ مُشْتَاقٌ جلدی کیجئے جلدی کہ میں تیرا مُشتاق ہُوں تو بعد سلام فِی الفور حاضرِ بارگاہِ محبُوب "ﷺ" ہوئے اور حضُورِ پُرنُور شافع یوم النشور "ﷺ" کو اِن ظاہری آنکھوں سے عالمِ بیداری میں دیکھا اور دورانِ حاضری آٹھ مرتبہ زیارت سے شرف یاب ہُوئے یہ سب کمالات وانعامات، متابعتِ سُنّت اور دُرود شریف کی برکت سے پائے ۔ "مکتوبات معصومیہ ج ٣"

این سلسلہ از طلائے ناب است این خانہ تمام آفتاب است

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُجْتَبٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑮ سیّدُ المکاشفین الشیخ محی الدّین ابنِ عربی المعروف شیخ اکبر قُدِّسَ سِرُّہُ الاَطْہَر [1]

☆ آپ کے والدِ ماجد حضُور غوثِ اعظم قُدِّسَ سِرُّہٗ کے مُرید وخلیفہ تھے۔ آپ حضُور غوثِ پاک کی دُعا اور کرامت سے پیدا ہُوئے۔ ایک روز انھوں نے بارگاہِ غوثیّت مآب میں عرض کیا تو فرمایا تیری تقدیر میں اولادِ نرینہ نہیں۔ ہاں میری پُشت میں ایک فرزند ہے۔ میری پُشت کے ساتھ اپنی پُشت لگاؤ تو ایسا کرنے سے آپ نے اپنا صاحبزادہ کرامۃً اُن کو منتقل فرما دیا اور وُہ فرزندِ ارجمند شیخ اکبر محی الدّین ثانی کے لقب سے مشہُور ہُوا۔

○ عارف باللّٰہ محی الدّین ابنِ عربی علیہ الرحمۃ کے مکاشفات اور جلالتِ علمی اور شانِ ولائیت میں منفرد مقام کے حامل۔ اپنی مشہُور تصنیف لطیف فتوحاتِ مکیہ " میں اپنے

[1] اسم گرامی امام الائمہ حجۃ الاسلام محمد بن علی بن عربی دمشقی قدس سرہ الجلی والخفی المتوفی ٦٣٨ھ

مخصوص انداز میں یہ مشاہدہ حق تحریر کیا ہے۔ "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ج ۱"

☆ مشاہدہ حق بحضور ذاتِ ذوالجلال جلّ شانہٗ:-

اَلَّذِیْ شَاهَدْتُّهٗ عِنْدَ اِنْشَائِیْ بِهٰذِهِ الْخُطْبَةِ فِیْ عَالَمِ الْحَقَائِقِ الْمِثَالِ فِیْ حَضْرَةِ الْجَلَالِ مَکَاشِفَةً قَلْبِیَّةً فِیْ حَضْرَةِ الْغَیْبِیَّةِ وَلَمَّا شَاهَدْتُّهٗ "ﷺ" فِیْ ذٰلِکَ الْعَالَمِ سَیِّدًا مَعْصُوْمَ الْمَقَاصِدِ، مَحْفُوْظَ الْمَشَاهِدِ مَنْصُوْرًا مُؤَیَّدًا وَجَمِیْعَ الرُّسُلِ بَیْنَ یَدَیْهِ مُصْطَفُوْنَ وَاُمَّتَهُ الَّتِیْ هِیَ خَیْرُ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ عَلَیْهِ مُلْتَفُوْنَ وَمَلَائِکَةَ التَّسْخِیْرِ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ مَقَامُهٗ، حَآفُوْنَ وَالْمَلَائِکَةَ الْمُوَلَّدَةَ مِنَ الْاَعْمَالِ بَیْنَ یَدَیْهِ حَافُّوْنَ وَالصِّدِّیْقَ عَنْ یَمِیْنِهِ الْاَنْفَسِ وَالْفَارُوْقَ عَنْ یَسَارِهِ الْاَقْدَسِ ط وَالْخَتْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَیْنَ یَدَیْهِ قَدْجَثَا اَخْبَرَهٗ بِحَدِیْثِ الْاُنْثٰی وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ یَتَرْجَمُ عَنِ الْخَتْمِ بِلِسَانِهٖ وَذُوالنُّوْرَیْنِ مُشْتَمِلٌ بِرِدَآءِ حَیَائِهٖ مُقْبِلٌ عَلٰی شَانِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ مَاذَکَرَهٗ رَضِیَ

خطبہ لکھتے وقت وہ مشاہدات جو میں نے عالم امثال میں خود مشاہدہ کئے اور یہ حقائق کی مثال کا مشاہدہ ذات ذوالجلال کے حضور میں نصیب ہوا جو ذاتِ غیبیہ کے حضور میں قلبی مشاہدہ ہے۔ جب میں نے وہاں فخرِ دو عالم "ﷺ" کا مشاہدہ کیا تو یہی دیکھا کہ آپ ایسے عظیم الشان سردار ہیں جو اپنی ذات میں معصوم۔ مشاہد میں محفوظ اور مقاصد میں منصور و مؤید ہیں۔ جملہ مرسلین عظام آپ کے حضور صف بستہ حاضر ہیں اور آپ کی اُمّت جو لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا کی گئی، وہ آپ کی طرف متوجہ ہے اور تسخیر عالم کے فرشتوں نے عرش اعظم کے گرداگرد آپ کے مقام کو ڈھانپ رکھا ہے اور اعمال سے پیدا ہونے والے فرشتے آپ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آپ کے دائیں جانب اور سیدنا فاروق اعظم بائیں جانب ہیں۔ اور حضرت ختم علیہ السلام آپ کے سامنے دوزانو بیٹھے حدیث اُنثیٰ کی خبر دے رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ و کرم اللہ وجہہٗ حضرت ختم علیہ السلام کے بیان کا اپنی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حیا کی چادر اوڑھے آپ کی طرف متوجہ ہیں۔

۳

اللہ عَنۡہُ مِمَّا رَاٰہُ فِی تِلۡكَ الۡوَاقِعَةِ ؎

یہ مُشاہدہ اُس سے ہے جو میں نے دیکھا اِس واقعہ سے شیخ اکبر نے آخر تک اِس کو بیان کیا۔

○ آگے لکھتے ہیں۔

هُمُ الرُّسُلُ فَكَانَتِ الۡاَنۡبِيَآءُ فِی الۡعَالَمِ نُوَّابُهٗ " صلی اللہ علیہ وسلم "، مِنۡ اٰدَمَ اِلٰی اٰخِرِ الرُّسُلِ عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ وَقَدۡ اَبَانَ " صلی اللہ علیہ وسلم "، فِیۡ هٰذَا الۡمَقَامِ

تمام مُرسلین اور انبیاءِ کرام حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ سرورِ کون و مکان " صلی اللہ علیہ وسلم " نے مُختلف طریقوں سے اِس منصبِ عالی کی وضاحت فرمائی

نوٹ:۔ الشیخ الاکبر قُدِّسَ سِرُّہُ الاطہر کے ارشاداتِ درُودِ پاک اور درُودِ پاک سے مُستفیض ہونا صفحہ ۵۴۵ پر ملاحظہ ہو۔

ہمہ انبیاء در پناہِ تو اند مُقیم در بارگاہِ تو اند
تو مُلک مُنیری ہمہ اختر اند تو سُلطانِ مُلکی ہمہ چاکر اند

مُحَمَّد ماہِ طیبہ چہار اختر اند " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ "
ابُوبکر، عُمر، عُثمان و حیدر " رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ "

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوۡلِ النَّبِيِّ
الۡاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الۡمُطَيَّبِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ

(۱۶) ابُو حامد حُجّۃُ الاسلام امام مُحمّد بن مُحمّد الغزالی رَحِمَہُ اللّٰہُ مَوۡلَی الۡمَوَالِیۡ مَادَامَ الۡاَیَّامُ وَاللَّیَالِیۡ ؎

☆ قُطبِ وقت، حاجی امدادُ اللہ مُہاجر مکّی چشتی صابری علیہ الرحمۃ "شمائم امدادیہ" میں فرماتے ہیں کہ جب شبِ معراج محبوبِ محترم، رسُولِ مُکرّم، نبیِّ مُعظّم، مالکِ قابِ اُمم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ملاقات حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام سے ہُوئی تو اُنھوں نے عرض کیا۔ یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡکَ وَسَلَّمَ یہ حدیث پاک آپ کی ہے عُلَمَآءُ اُمَّتِیۡ كَاَنۡبِيَاءِ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ؎ فرمایا ہاں عرض کیا آپ اپنا کوئی اُمتی دکھائیں تو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے امام غزالی کی رُوحِ مبارک کو اشارہ فرمایا تو وُہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئی تو مُوسیٰ علیہ السلام اُن سے ہمکلام ہُوئے اور فرمایا مَا اسۡمُكَ تیرا نام؟ عرض کیا محمّد بن مُحمّد الغزالی فرمایا۔ میں نے تمھارا نام پُوچھا ہے نہ کہ خاندان کا۔ عرض کیا جب ربِّ کریم نے آپ سے کوہِ طُور پر پُوچھا۔ وَمَا تِلۡكَ بِيَمِيۡنِكَ يٰمُوۡسٰی ○ تو آپ نے کہا تھا۔ قَالَ هِیَ عَصَایَ ؎ اَتَوَكَّؤُا

؎ وصال ۵۰۵ ہجری المقدسہ ؎ سورۃ طٰہٰ ۱۷ ۱۰

عَلَيۡهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیۡ وَلِیَ فِیۡهَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰی ○ جواب تو قَالَ هِیَ عَصَایَ پر مکمل ہوگیا تھا۔ آپ نے اتنا لمبا جواب کیوں دیا فرمایا مجھے ہمکلامی کا شرف ربِ کریم سے ہو رہا تھا۔ یہ بہت بڑی سعادت تھی اِس لئے جواب لمبا دیا تاکہ وہ حلاوت اور عظمت حاصل رہے۔ امام غزالی نے عرض کیا۔ مجھے بھی ہمکلامی کا شرف ایک اُولوالعزم رسُول سے ہے۔ اِس پر نبی کریم "ﷺ" نے فرمایا" تَاَدَّبۡ تَاَدَّبۡ" اور پُشت پر طمانچہ مارا جس کا نشان علامتِ عرفان کندھے پر موجُود رہا۔

☆ "امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالی کو مُہرِ قبولیّت کا یہ شرف وظیفہ نطیفہ دُرُود الکامل کی وابستگی سے ملا"

○ آپ کا یہ اختیار کردہ دُرُود شریف الکامل اپنی جامعیّت اور کاملیّت میں بُزرگ ترین کیفیات اور مقامات کا حامِل ہے اس دُرُود شریف کی برکت سے ایک عظیم رسُول کی جناب میں بطورِ نمونۂ اُمّت پیش کیے گئے۔ حضُور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو چھوڑ کر اپنی عقل ناتمام اور عملِ خام "بغیر دُرُود شریف" مقصُودِ حقیقی تک رسائی ناممکن مُمتنع اور مُحال ہے۔ دُرُود شریف نگینۂ شریعت اور خزینۂ طریقت ہے

○ فی زمانِنا کے عُلماءِ سُوء کا قول ہے۔ ہمارے لیئے اب قرآن و حدیث کافی ہے۔ حضُور "ﷺ" کی ضرورت نہیں" اَلۡعِیَاذُ بِاللّٰہِ ط" حالانکہ آپ "ﷺ" کی ذات والاصفات کے بغیر نہ قرآن سے نُور ملتا ہے اور نہ حدیث سے ہدایت۔

☆ سیّدنا ابُوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ مشہور اَولیاءِ مستُورسے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مولوی سیّدنا امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالی کی شان کا مُنکر تھا اور آپ کی تنقیصِ شان کرتا تو خواب میں نبیِ کریم "ﷺ" نے اُس کو کوڑے مارنے کا حُکم صادر فرمایا اور جب وُہ صُبح بیدار ہُوا تو کوڑوں کے نشان اُس کے جسم پر موجُود تھے۔ "نبراس شرح شرح عقائد نسفی"

☆ امام ربّانی اَلشّیخ مجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسٰی علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی نبوّت کی دعوت جب افلاطون کو، "جو ان بدبختوں کا رئیس تھا" پہنچی تو اُس نے جواب میں یوں کہا نَحۡنُ قَوۡمٌ مُّهۡتَدُوۡنَ لَا حَاجَةَ بِنَا اِلٰی مَنۡ یَّهۡدِیۡنَا ط ہم پہنچے ہُوئے لوگ ہیں ہم کو کسی ایسے شخص کی حاجت نہیں جو ہم کو ہدایت دے۔ اَللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی تک پہنچنے کے لئے جلیلُ القدر نبی کا انکار

ے عقل ناتمام یعنی عقل ناقص سے۔

علے ترجمہ درحاشیہ اگلے صفحہ پر

کر بیٹھا۔ گمراہ فلاسفہ، یونانی چہ مکرانیاں[ع۱] (لن ترانیاں) سے اپنے باطل خیالات کو ثابت کرنے کے لیئے ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے۔ اصلِ توحید اصلِ دین وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام کی وساطت سے نصیب ہو۔ انبیاء کی وساطت کے بغیر سب کچھ خرطُ القتاد اور باطل ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ○ (سورۃ طٰہٰ ۴۷) وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۷) قطبِ وقت سُلطانُ الاولیاء السید نورُالدین محمود سعدی زنگی تغمّدَ اللہ بِرِدَاءِ غفرانہٖ

☆ امیرُالمؤمنین مَلکُ العادل ۵۵۷ھ ہجری المقدّسہ کو ممالکِ اسلامیہ شام، یمن، کوفہ، حجاز، مقدس کے خلیفۂ وقت تھے۔ فرماتے ہیں میں دارُالخلافہ مُلکِ شام میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مُشرّف ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا نورالدین مجھے دو کُتّے تنگ کر رہے ہیں۔ علی الصّبح آپ نے عُلماءِ وقت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی لیکن کوئی نہ بتا سکا۔ دوسری رات، پھر تیسری رات یہی خواب آیا کہ نورُالدین! مجھے دو کُتّے تنگ کر رہے ہیں اور پھر دونوں کی شکلیں بھی دکھا دیں۔ سُلطان نے ایمانی فراست سے جان لیا کہ مدینۃُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی امرِ خاص واقعہ ہُوا ہے۔ فوراً پہنچنا چاہیئے۔ اُسی وقت آخری شب کو خفیہ طور پر اپنے ساتھ خواص ارکینِ سلطنت اور بہت سا مال و متاع لے کر روانہ ہو گئے سولہ[۱۶] روز میں مُلکِ شام سے مدینہ طیبہ پہنچے۔

○ آپ نے مدینہ منوّرہ پہنچتے ہی حالات کا جائزہ لیا اور جو شخص خواب میں دِکھائے گئے تھے اُن کی کھوج میں لگ گئے۔ مدینۃُ الرّسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اعلانِ عام کر دیا گیا کوئی شخص اپنے گھر کھانا نہ پکائے اور نہ کھائے بلکہ بطورِ معزز مہمان کے لیئے مجھے میزبانی

بقیہ حاشیہ

ع۱ پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۸ اے موسیٰ تیرے یہ داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس سے اَور کام ہیں۔

ع۱ مشہور اولیاءِ متقدّمین خواجہ ابوسعید ابوالخیر قدّس سرّہُ العزیز نے افلاطون کا یہ مقولہ سُن کر فرمایا صَدَقُوْا فِی الْوُصُوْلِ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ وَصَلَ وَلٰکِنْ اِلَی التَّقَعُّرِ ہاں وہ پہنچے ہوئے ہیں۔ کہاں؟ جہنم میں۔ عَافَانَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ الْخَلَلِ وَالزَّلَلِ ط

کا شرف بخشے۔ تاکہ حضور ﷺ کی ہمسائیگی میں رہنے والوں کی خدمت کا شرف پاسکوں اور میری یہ خدمت آپ "ﷺ" کی مسرّت اور خوشنودی کا سبب بنے اور ساتھ ہی یہ اعلان کردیا کہ دعوت سے واپسی پر بطورِ نذرانہ دو اشرفیاں قبول کی جائیں اور مجھے مصافحہ سے نوازا جائے۔ تاکہ مصافحہ سے مجھے برکت ملے۔

○ اہلِ مدینہ منوّرہ خوشی سے دعائیں دیتے۔ دعوت کھاتے اور نذرانہ وصول کرتے۔ لیکن آپ کو اُن کا کچھ سراغ نہ مل سکا۔ آخر کار اہالیانِ مدینہ منوّرہ سے پوچھا تو اُنھوں نے بتایا کہ یہاں دو مغربی عابد نہایت صالح رہتے ہیں اور وہ کسی کے دسترخوان پر نہیں جاتے اور وہ بہت جوّاد اور عفیف ہیں جو شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے حجرہ سے باہر نہیں نکلتے۔ اور نہ ہی کسی سے میل ملاپ رکھتے ہیں۔

○ حسبُ الحکم وہ لائے گئے تو آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا آپ نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو۔ اُنھوں نے بتایا رُباط میں۔ جو مسجد نبوی کے جانب مغرب ہے اس وقت وہ جگہ ویران پڑی تھی اور اس کی ایک شبّاک، دیوار مسجد شریف میں تھی۔ سلطان اُنھیں وہیں چھوڑ کر اُن کے حجرہ میں گھس گئے وہاں قرآنِ پاک جو ایک طاق میں رکھا ہُوا تھا پایا اور کچھ کتابیں پند و عظ کی اور کچھ مال ایک طرف ڈھیر تھا۔ جو فقراءِ مدینہ منوّرہ پر خرچ کرتے اور اُن کی خوابگاہ پر ایک چٹائی پڑی تھی۔ سلطان شہید نے اس کو اُٹھایا تو ایک؎۱ سُرنگ حجرہ شریف کی طرف کھدی ہُوئی پائی اور دو چمڑے کے تھیلے جس میں مٹی بھر بھر کر جنّتُ البقیع میں ڈال دیتے۔

○ سخت جھڑکیوں اور سزا کے بعد اُنھوں نے بتایا ہم سپین کے نصرانی ہیں۔ یورپ کے عیسائی حکمرانوں نے مکمّل عربی تعلیم دے کر حُجّاج کے بھیس میں کافی مال دے کر بھیجا ہے۔ کہ مدینہ منوّرہ پہنچ کر حجرۂ مطہّرہ میں سے جسمِ اطہر سیّد المطہّرین "ﷺ" کو نکال کر لے جائیں۔ جب اُن کی یہ نقب حجرہ شریف کے قریب پہنچی تو اسی وقت ابر و باراں کے ساتھ بجلی کی کڑک، دھمک اور زلزلۂ عظیم پیدا ہُوا اور اسی روز صبح کو ہی سلطان شہید رحمۃ اللہ علیہ پہنچ

؎۱ السیّد نور الدین محمود سنگی شہید کو روضۂ اطہر کی سرنگ میں پاؤں کا انگوٹھا مبارک نظر آیا تو درود شریف پڑھ کر چوما اور شرف پاگیا۔ سلطان صلاح الدین ایّوبی، سلطان محمود غزنوی اور نگ زیب عالمگیر شہنشاہِ وقت ہونے کے باوجود سلطان الاولیاء تھے۔ "علیہم الرحمۃ والرضوان" ۴

چکے تھے۔ مدینہ منوّرہ میں ہر ایک پر عجیب خوف و ہراس طاری تھا۔ اور سُلطان شہید کی عجیب حالت تھی اور شدید گریہ زاری طاری ہوگئی۔ پھر حجرہ مُبارک کے شبّاک کے نیچے اُن ناپاکوں کی گردنیں ماردی گئیں اور اُن کے جسم جلا کر راکھ کر دیئے گئے۔

○ اور پھر حریم رسُول حُجرۂ مُطہّرہ کے گرداگرد چاروں طرف ایک گہری خندق کھدوا کر سکہ اور سیسہ پگھلا کر اُس کو بھر دیا گیا۔ تاکہ وجُودِ اقدس تک پھر کوئی نہ پہنچ سکے اور یہ سعادتِ دارین، سُلطانُ الاولیاء سید نُورالدین محمُود سعدی زنگی شہید نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر روزانہ چوبیس۲۴ ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھنے سے نصیب ہوئی۔

☆ شیخین الکریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا کے دُشمنوں پر عذابِ خسف[1]:۔

○ حلب کے رافضیوں کا گروہ امیر مدینہ منوّرہ کے پاس آیا اور بہت کچھ مال اور ہدایا دیئے کہ روضۂ اطہر سے شیخین کریمین سیدنا ابُوبکر صدیق و عمر فارُوق رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا کے اجسادِ مُبارک نکال دیئے جائیں۔ حاکم المدینۃ المنوّرہ نے بھی بوجہ بددینی اور لالچ کے قبول کر لیا اور ساتھ ہی دربانِ حرم شریف سے کہہ دیا رات کو جب یہ لوگ آئیں تو اُن کے لئے دروازہ کھول دیں اور جو کچھ وہاں کریں۔ مانع نہ ہونا۔

○ دربانِ حرمُ النّبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا بیان ہے۔ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے تو دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو چالیس۴۰ آدمی پھاوڑے، کُدالیں لے کر آ گئے جب وُہ اندر آئے تو میں ایک گوشہ میں دبک کر بیٹھ گیا اور مجھ پر خوف کی وجہ سے کپکپی اور گریہ طاری ہوگیا۔ تو دُرُود شریف پڑھنے لگا۔ اللہ سُبحانہٗ کی شانِ جلالی اور قہّاری ابھی وُہ منبر شریف تک پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ سب کے سب معہ آلات کے زمین میں دھنس گئے اور اُدھر حاکم اُن کا مُنتظر تھا۔ جب بہت دیر انتظار کرتے گزر گئی تو حاکم نے مجھے بُلایا اور پُوچھا تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ وُہ من وعن بیان کر دیا۔ اُس نے باور نہ کیا اور کہا کہ تُو دیوانہ ہے۔ میں نے کہا تُو خود چل کر دیکھ لے۔ اب تک خسف کے اثرات باقی ہیں"۔ فقیر نے وُہ نشان دیکھے ہیں"۔

وَصَاحِبَاكَ وَلَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا ۔ مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَاجَرَی الْقَلَمُ

[1] مشہور مؤرخ علّامہ طبری نے بحوالہ خادم حرم پاک الشیخ شمس الدین صواب علیہما الرحمۃ ریاض النضرۃ میں یہ واقعہ بیان کیا۔

کس شان سے لیٹے ہیں سرکار کے قدموں میں "صلی اللہ علیہ وسلم"
صدیق مدینے میں ، فاروق مدینے میں "رضی اللہ تعالیٰ عنہما"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاھِرِ الْمُضَادِّیْنَ
وَمُبِیْدِ الْکٰفِرِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۸) امام علامہ شرف الدین محمد بن سعید بوصیری علیہ الرحمۃ "صاحب قصیدہ بردہ"

☆ حضور پُر نور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ واطیب السلام کی ذاتِ اقدس و اطہر سے اظہارِ محبت وعقیدت مومن کا جزوِ ایمان ہے۔ صحابہ کبار علیہم الرضوان سے لے کر مقبولانِ اُمت تک اسی جذبہ سے سرشار تھے۔ اِتباعِ سُنّت صلوٰۃ و سلام اور نعت مبارک اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ ہر اَدوار میں مجلسِ نعت کے انعقاد کا اظہار مختلف انداز میں ہوتا رہا ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت ، سیدنا عبد اللہ بن رواحہ، سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر ، عظیم المرتبت صحابہ نے بارگاہِ رحمۃ للعلمینی میں نعتیں پیش کیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے شرفِ قبولیت اور محبوب مصطفےٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی طرف سے انعامات سے نوازے گئے۔ سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو قصیدہ "بانت سعاد" پر خصوصی انعام چادر مبارک کا عظیم تحفہ عطا ہوا۔ آج تک حضور پُر نور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ہزار ہا نعتیں اور قصائد لکھے گئے لیکن صحابہ کے بعد علامہ بوصیری کو جو مقام نصیب ہوا وہ انھیں کا حصہ ہے۔ علامہ بوصیری کو خواب میں ہی اپنی زیارت سے مستفیض فرما کر "چادر" سے نوازا - القصیدۃ البردۃ کے نام سے موسوم و مشہور ہوا۔ ملکِ مصر کے ایک قریہ بوصیر ۶۰۸ ہجری المقدسہ میں پیدا ہوئے۔ (وفات ۶۹۵ ہجری) علومِ عربیہ کے متبحر عالم فصاحت اور بلاغت میں مشہور و معروف اور آپ اپنے زمانہ کی نظیر آپ تھے اور علماءِ عصر میں ایک شہرۂ آفاق ادیب۔ آپ ایک بار دربارِ سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ راہ میں ایک بزرگ سے ملے اور انھوں نے پوچھا۔ تمھیں کبھی خواب میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی بھی زیارت ہوئی ہے ؟ عرض کیا نہیں ۔ علامہ فرماتے ہیں۔ اس استفہام میں معلوم کیا تاثیر تھی کہ میرے دل میں یہ خیال آرام نہ لینے دیتا اور حسن سے عشق اور محبت کا چشمہ میرے دل میں پھوٹ نکلا۔ گھر آکر سویا تو اسی شب جمالِ جہاں آرا محبوب

الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ المعروف القصیدۃ البردۃ شریف۔

کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی۔ میں نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو اِس شان سے دیکھا۔ جیسا چاند تاروں کے جھرمٹ میں" جب آنکھ کھلی تو دل کی دُنیا ہی بدل چکی تھی اور اپنے اندر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی محبت اور زیارت بابرکت کا عجیب سرور پایا۔ کچھ عرصہ بعد ایک روز فالج کا حملہ ہُوا اور جسم کا ایک حصہ بے حس ہوگیا اِسی حالت میں میرے دل میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مدحت میں ایک قصیدہ لکھوں اور اُس کے ذریعہ شفاعت چاہوں۔ چُنانچہ اِسی حالت میں یہ قصیدہ مُبارک لکھا۔ جب نیند نے غلبہ کیا۔ تو خواب میں مسیح کونین شافی دارین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مُشرّف ہُوا اور عالمِ خواب میں ہی یہ قصیدہ بارگاہ محبوب میں پیش کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمالِ رحمت سے مجھے اپنی چادر نوری عطا فرمائی ؎

اے بُوصیری را رداء بخشندہ ۔ بر بطِ سلماں مرا بخشندہ

○ اور جب آنکھ کھلی تو چادر موجود تھی اور اس چادر مُبارک کی برکت ربِ کریم نے مجھے شفا سے نواز دیا اور رات کو اُٹھ کر سجدۂ شُکر کے لئے مسجد میں آرہا تھا کہ مجھے فقیرانہ لباس میں اچانک ابُوالرجاء علیہ الرحمۃ جو اپنے زمانہ کے قطبُ الاقطاب تھے ملے اور فرمانے لگے اے امام وُہ قصیدہ مجھے بھی عنایت کرو جو تُم نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مدحت میں لکھا ہے۔ میں نے تجاہلِ عارفانہ سے کہا کونسا قصیدہ؟ میں نے تو کئی قصیدے[1] لکھے ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا جس کا مطلع یہ ہے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ[2]
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

میں نے حیرت سے پُوچھا۔ یَا اَبَا الرَّجَآءِ اَیْنَ حَفِظْتَھَا اے ابُوالرجاء تُو نے یہ کہاں سے یاد کیا یہ قصیدہ تو میں نے اپنی سرکار کے سوا کسی کو نہیں سُنایا تو اُنھوں نے فرمایا۔ "الصدیق قطب وقت"

لَقَدْ سَمِعْتُھَا الْبَارِحَۃَ تُنْشَدُ ھَا	میں نے یہ قصیدہ مبارک اُس وقت سُنا جب تم شب
بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَھُوَ	کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربار میں سُنا رہے تھے اور
یَتَمَایَلُ وَیَتَحَرَّکُ اِسْتِحْسَانًا وَّ	حضور اظہار پسندیدگی سے پھل دار نرم شاخ کی طرح

[1] قصائد، قصیدۃ لامیّہ۔ قصیدۂ بانت سُعاد کے معارضہ میں ذخر المعاد لکھا؛ قصیدۃ دالیۃ تقدیس الحرم من تدنیس الضرم قصیدۃ خائیّہ، قصیدۃ ہمزیّہ۔ قصیدۃ میمیّۃ الکوکب الدّریۃ فی مدح خیر البریّۃ المعروف قصیدہ بُردہ شریف ؎

[2] کیا ہمسایوں کی یاد سے جو ذی سلم میں تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو جاری ہیں۔

يَتَحَرَّكُ الْاَغْصَانُ الْمُثْمِرَةُ بِهُبُوْبِ نَسِيْمِ الرِّيَاحِ ؎	تمایل فرمارہے تھے اور جھوم رہے تھے بادِ نسیم کی طرح ۔

○ پھر میں نے فی الفور قصیدہ پیش کر دیا، اِس قصیدہ شریف کو سات سَو سال سے اولیائے کاملین اور صوفیائے عظام بطورِ وظیفہ پڑھتے آرہے ہیں ۔ اِس سے بڑھ کر علامہ بُوصیری کی کیا سعادت ہوگی ۔ خصوصاً سلسلۂ عالیہ شاذلیہ کے مشائخ اور حضرت مُجدِّدِ الفِ ثانی الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانی کے معمولات میں بطورِ وظیفہ شامل رہا ہے ۔

☆ فقیر غُفِرَلَہٗ نے حرمین شریفین کی زیارت کے بعد جب الوداعی طواف کیا تو حطیم شریف رُکنِ شامی میں کھڑا ہوکر قصیدہ بُردہ شریف سے یہ آخری دُعا کی ؎

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوۃٍ مِّنْكَ دَائِمَۃً عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمٖ

○ اے ربِّ قُدُّوس! اے میرے اَرحمُ الرّاحمین ربّ عَزَّوَجَلَّ! اپنے رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ ابدُ الآباد میرے نبیِّ کریم رؤف رحیم تیرے محبوب پاک صاحبِ لولاک، ماہِ منیرِ اجتباء احمدِ مجتبیٰ، مہرِ سپہرِ اصفیاء محمدِ مصطفےٰ عَلَیْہِ اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّسَلَامٍ پر رحمت کے بھرپور درودوں کی موسلا دھار بارشیں برساتے رہیں ۔ " اِیں دُعا از من و جُملہ جہان آمین باد "

☆ چند ابیات "حُسْنُ الْمُجْرِدَۃ فِیْ شَرْحِ الْقَصِیْدَۃِ الْبُرْدَۃ" ترجمہ فارسی علامہ عبدالمالک علیہ الرحمۃ ؎

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ پاکِ اُو محمد سیّد ہر دوسرا نازشِ عرب و عجم جن و بشر را پیشوا صلی اللہ علیہ وسلم

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمٖ ؎

آں حبیبِ حق ز ذاتش ہست اُمید مدد در حوادث وقت ہر فتنہ کہ بر سر مے رسد

؎ سراپا اعجاز ذات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرۂ محبت "درود پاک" نے اِس قصیدے کو معجز نما تاثیر کا حامل کامل بنا دیا ۔

؎ یہ مبارک بیت آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کیا جائے یا پلیٹ چینی پر لکھ کر پلایا جائے تو شفا کلی ہو ۔

؎ یہ وہ مبارک بیت ثالث ہے ۔ جس پر سرورِ سینہ شاہِ مدینہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " نے تمایل و تحرک فرمایا جیسے پھلدار شاخ بادِ صبا سے جھومتی ہے ۔ ایک ہی مجلس میں ایک ہزار ایک بار اوّل آخر درود شریف کھڑے ہوکر پڑھنے سے مرادیں برآتی ہیں ۔ قضائے حاجات دینی و دُنیوی کے لیے تریاق ہے اور یہ امر مشائخ کرام کے مجربات سے ہے ۔

؎ برہنہ پا، برہنہ سر، باوضو، رات کی تاریکی میں قبلہ رُو ہوکر پڑھے ۔ ۱۲ منہ غفرلہ الذنب

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ ۔۔۔ غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ[١]

ہر یکے ایشاں بخواہد از رسولُ اللہ عطا ۔۔۔ کف ز آب بحرِ جودش قطرہ از ابرِ سخا

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ ۔۔۔ بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمٖ

طینتش را بارکَ اللہ خُلق او آراستہ ۔۔۔ از بشاشت خوبرُوئی رُوئے او آراستہ

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ ۔۔۔ وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

چُوں شگوفہ در طراوت ہمچو دریا در کرم ۔۔۔ در شرف چوں ماہِ کامل، چوں زمانہ در ہمم

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ ۔۔۔ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ[٢]

کیست جُز تو ناصرم لے بہترین کائنات ۔۔۔ تا پناہ جویم بدو در انقلاب وحادثات

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا ۔۔۔ وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ[٣]

تا صبا بر شاخہائے سرو بان ۔۔۔ تا اُشتر را در طرب آرد حُدی ساربان

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(١٩) شیخ الطریقت ابوبکر شبلی قَدَّسَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی سِرَّہُ الْاَقْدَس "مرج البحرین" المتوفی ٣٣٤ھ

☆ سیّد الطائفہ جُنید بغدادی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کے بھانجے اور خلیفہ اجلّ تھے، احوال میں کامل، کیفیات میں مُکمّل اور ولائیت میں اکمل تھے۔ اعمال محبوبانہ ومجذوبانہ رکھتے، اربابِ سُکر کے پیشوا تھے۔

☆ حافظ احمد بن ابوبکر المعروف خطیب بغدادی "عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ" نے تاریخ بغداد میں تحریر کیا۔

○ ایک مرتبہ ابوبکر بن مجاہد مُقری مشہور زمانہ مُحدّث کے پاس الشیخ ابوبکر شبلی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے گئے تو آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر اُن کا اکرام واعزاز فرمایا اور مُصافحہ ومُعانقہ کے بعد دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چُوما۔ حاضرین کہنے لگے یا سیّدی! آپ نے

---

[١] عرب کے چاند نے یہ ابیات سُن کر اظہارِ پسندیدگی سے تمایل فرمایا، سارے بھی خوشی سے جھُوم اُٹھے۔ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

مَیں وُہ شاعر نہیں کہ چاند کہہ دوں رُوئے انور کو ۔۔۔ مَیں اُن کے ناخُن پا پہ چاند کو قربان کرتا ہُوں

[٢] بیت مُبارک توجّہ اور حضُوریِ تصوّر سے عرض کرے تاکہ اُس کی برکت سے ہر مُصیبت واندوہ رفع ہو

[٣] نوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی ۔۔۔ حُدی را تیز ترمے خواں چو محمل را گراں بینی

اُن کا ایسے اِکرام واِحترام کے ساتھ استقبال کیا ہے۔ حالانکہ اہلِ بغداد اُن کو مجنون کہتے ہیں۔ آپ نے اپنا مُشاہدہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ مَیں نے یہ عزّت افزائی اپنی طرف سے نہیں کی۔ بلکہ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اُن سے اَیسا معاملہ کرتے دیکھا ہے وَیسا ہی مَیں نے کیا کہ جب شیخ بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں آئے تو حضورِ رَؤُفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے دیکھتے ہی کھڑے ہوگئے اور مُصافحہ کے بعد معانقہ فرما کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اس پر مَیں نے خواب میں حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اِن سے یہ سلوک فرما رہے ہیں۔ فرمایا ہاں یہ ہر فرض نماز کے بعد (آیتُ الکرسی[1] پڑھتے "مؤلف") اور یہ دو آیات کریمہ

قرآنِ پاک پ۱۱ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۲۸ - ۱۲۹

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ[2] ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ﳁ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ ع

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان، پھر اگر وہ مُنہ پھیریں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔ مَیں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

پڑھ کر یہ درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" سہ بار پڑھتے ہیں اور یہ فضیلت اُن کو بِبَرکتِ درود شریف عطا ہوئی۔ مدارج النبوّۃ میں ہے کہ ایسا طریق حرمین شریفین میں اِن حضرات کے درمیان رائج ہے جو میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے اور پھر ذکرِ پاک درود شریف بُلند آواز سے پڑھتے ہیں ۔ "روح البیان پ۱۱ اسی آیت کریمہ کے تحت بحوالہ العقد الدُّرَر والّلآلی"

چو سُوئے من گذر آری من مسکین زِنا داری ۔ فدائے نقشِ نعلینت کُنم جاں یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں ۔ مکن محروم جامی را دراں یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

[1] جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیتُ الکرسی پڑھے اُس کے جنّت میں داخل ہونے میں صرف موت رکاوٹ ہے۔ "حدیث مبارک"

[2] رَؤُفٌ کو رحیم سے مقدم کرنا اَبلغ ہے کیونکہ اس میں شدّتِ رحمت ہے بہ نسبت رحیم کے۔ "تفسیر بیضاوی"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑳ کُشتۂ عشق حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی مجددی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی

☆ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن اور لقب جامی۔ نسب نامہ امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ سے ملتا ہے آپ اصفہان ۸۱۷ھ ہجری المقدسہ میں پیدا ہوئے اور ہرات کے باغیچہ جنت تحتِ مزار میں آسودۂ لحد ہیں۔ تبحر عالم، حافظ القرآن اور علوم ظاہری اور باطنی میں یگانۂ روزگار کُشتۂ عشقِ رسول تھے۔ آسمانِ دُنیا میں شہرت کے درخشندہ ستارے۔ شریعت کے ماہتاب اور عشق کے آفتاب تھے۔ آپ کی بعیت خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ نے ۸۸۰ھ ہجری المقدسہ میں حج بیت اللہ کیا اور بارگاہِ محبوب میں کمال محبت اور ادب سے حاضر ہونے کہ قدم بقدم نوافل، لمحہ بہ لمحہ درود شریف پڑھتے مدینہ منورہ بارگاہِ رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حاضری کے لیئے چلے تو راہ میں روک دیئے گئے۔ دوبارہ۔ سہ بارہ لیکن اِس بار ہجر کی تیز تلوار کے زخموں سے چور بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں " اِستغاثہ " پیش کیا۔ ؎

الٰہی غنچۂ اُمید بکُشا — گلے از روضۂ جاوید بنُما
زمہجوری برآمد جانِ عالم — تَرَحَّم یا نَبِیَّ اللّٰہ تَرَحَّم
نہ آخر رحمۃٌ لِلعٰلمینی — زمحرُوماں چرا فارغ نشینی
بیروں آور سر از بُردِ یمانی — کہ رُوئے تست صبحِ زندگانی
شبِ اندوہ مارا رُوز گرداں — ز رُویت صُبحِ ما فیروز گرداں
بہ تن دَر پوش عنبر بُوئے جامہ — بسر بر بند کافوری عمامہ
آدیم طائفی نعلین پاکُن — شراک از رِشتہ ہائے جانِ ماکُن
زحجرہ پائے در صحنِ حرم نہ — بفرقِ خاک رہ بوساں قدم نہ
تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے — کُنی برحال لب خشکاں نگاہے
" نگاہے یا رسُولَ اللّٰہ نگاہے "

" صلی اللہ علیہ وسلم "

" صلی اللہ علیک وسلم "

تو اجازت مل گئی اور جب مواجہہ شریف میں حاضر ہُوئے۔ ادب اور محبت سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا تو رحمۃٌ للعٰلمینی، شان والے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " نے ایسا نوازا کہ حق مل گیا تو عرض کیا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم غلام سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ فرمایا خطا نہیں بلکہ جس عشق و محبت سے تم آرہے تھے۔ تمہارے عشق کا تقاضا یہ تھا کہ تیرا استقبال روضۂ اطہر سے باہر آکر کرنا پڑتا۔ اِس جذبۂ عشق کو ٹھنڈا کیا اور پھر باریابی عطا فرمائی۔ اور بارگاہِ رحمت سے جامی کو وُہ کچھ ملا جو اُن کا ہی حصہ تھا۔ عالمِ مشاہدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں بوقتِ الوداع ارشاد ہوتا۔ "جامی سلامت روی وبازآئی" جامی! پھر بھی آنا۔

☆ یہ فقیرِ پُرتقصیر، اُمیدوارِ رحمتِ ربِّ قدیر، اِن مقبولانِ بارگاہِ محبوب کے صدقے سے عرض کُناں ہے۔ کاش کہ ہمارا نصیبہ بھی کھُلے۔ اور ہمارا ستارہ بھی مدینہ کے چاند علیہ السلام کے نور سے چمکے۔

دوعالم مہمان، تو میزبان، خوانِ کرم جاری ۔۔۔ اِدھر بھی کوئی ٹکڑا میں بھی ہوں کتا ترے در کا
زیارت میں کروں اور وُہ شفاعت فرمائیں ۔۔۔ مجھے ہنگامہ عیدیں یارب عزوجل دِن ہو محشر کا

قولِ حکمت: مُغل بادشاہ بابر کے عہد میں سمرقند کے ایک مشہور مولانا مزید ہرات میں وارد ہوئے ایک دن محفل جمی تو بابر نے مولانا مزید سے پُوچھا کہ یزید پر لعنت[2] بھیجنے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اُنھوں نے کہا جائز نہیں۔ بابر اب مولانا جامی قدس سرہٗ السامی کی طرف متوجہ ہُوا اور پُوچھا تمھارا کیا خیال ہے۔ تو مولانا جامی نے برجستہ کہا ؎

"ہزار لعنت بر یزید وبقیہ برمزید"

○ آپ اولیاءِ نقشبند سے تھے۔ میدانِ عشق و محبّت میں نہایت سوز و گداز سے فارسی نعتیہ کلام لکھ کر ایک منفرد مقام پایا اور جس طرز پر اپنی عقیدت اور محبّت کا اظہار کیا یہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ عشقِ مصطفٰے کا ساز جو آپ نے چھیڑا اُس کا سوز عاشقوں کے دلوں کو گرماتا رہے گا ؎ "خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلٰوۃً
ذَاکِیَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

مجھے اپنی تابشیں کرعطا تم ہو میرے ماہِ تمام بھی ۔۔۔ میری لُٹی لُٹی ہے صبح بھی میری بُجھی بُجھی ہے شام بھی
جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں ۔۔۔ اِسی بارگاہِ جمال کا میں ہُوں اک ادنیٰ غلام بھی

[2] جن لعنوا السلف تاولعنوا الخلف علماءِ کرام کا لعنت بریزید پلید کے خلاف فتویٰ ہے۔ اِس کی وجہ یہ نہیں کہ وُہ لائقِ لعنت نہیں بلکہ یہ کہ جتنی دیر لعنت کرنی ہے کیوں نہ اُتنا وقت امام پاک کا نام لیا جائے اور دُرود شریف پڑھا جائے۔

نے ارادۂ نکاح ترک فرما دیا۔

☆ ۱۲ ربیع الاوّل ۶۳ برس کی عمر شریف میں اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی فرماتے ہوئے وصال فرمایا۔ "صلی اللہ علیہ وسلم"

میں سدا عطر بیز رہے۔

آپ کو ربِ کریم نے ماہِ ربیع الاوّل ۶۳ سال کی عمر میں جنّتُ الفردوس میں اپنے پاس بُلا لیا" بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ

"تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

جبینش را سجودش گشتہ پُر نور　　چو در مُصحف نمایاں آیتے نور

وظائف :- آپ پنجگانہ نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا فرماتے اور نمازِ عصر کی امامت خود کراتے۔ نمازِ تہجد کے بعد دُرود شریف خضری تین ہزار تسبیح پر پڑھتے اور نمازِ عشاء سے قبل اور نمازِ فجر کے بعد بے شمار کھجور کی گٹھلیوں پر دُرود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھتے آپ کے مُریدین صاحبِ تقویٰ اور عامل بالسُّنّت ہیں۔ معتبر ذرائع سے مروی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُرید ہی اُسے کرتے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اشارہ ہوتا۔ (کذا سمعت عن اکابری) آپ کا روضۂ اقدس، منبعِ فیضان، بوسہ گاہِ عوام و خواص ہے۔ مولائے کریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر گھٹائے رحمت کی بارش نازل فرماتا رہے۔ جس سے اِس مزار فائضُ الانوار سے زائرین کے قلوب نور سے معمور ہوتے رہیں۔ اور یہ گلستانِ نور ہمیشہ ترقی پر رہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ لَا تَنْقُصْ ط

تصنیفِ لطیف :- آپ کا بہترین شاہکار کتاب مستطاب " اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْاٰن "[1] ہے جو علماء اور خصوصاً طریقت سے منسلک حضرات کے لئے ایک تحفۂ عظیمہ ہے۔ جو طرزِ دگر کا مظہر ہے اور آپ کے علمِ لدُنّی کا واضح ثبوت اور عشق و محبت کی جولانیوں کی مُبیّنہ دلیل ہے۔

[1] انسان کو صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو تو قرآن کی حکمتیں اور حقیقتیں کھلتی ہیں اور جب آپ سے نسبت ہی نہ ہو تو پھر قرآن کی تفاسیر اور تراجم بھی تحریفات، تاویلات فاسدہ مانند اسرائیلیات کے ہوں گے۔ اور یہ نسبت دُرود شریف کے بغیر ناممکن ہے۔ ورنہ بفرمانِ صاحبُ القرآن صلی اللہ علیہ وسلم وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حُلُوْقَھُمْ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ط (حدیث شریف) قرآن قاری قرآن کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا اور وہ دین سے ایسے نکل جاتے ہیں جیسے تیر شکار سے۔

☆ " اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْاٰن " میں شریعتِ مطہرہ کے عقائد اور طریقت کے مسائل کو بالصراحت عجیب انداز میں

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اور آپ کی پاک سیرت پر کتاب " اِنشراحُ الصُّدُور بِتذکرۃِ النُّور" میرے محسن السید محمد منیر حسین شاہ نقشبندی مجددی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ وَمَضْجَعَہٗ ط وطنِ مالوف بمقام "جوکالیاں ضلع گجرات" کی تالیف "ترتیب کا وطنِ اصلی" ہے اور اس نام کو اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ط [علا] سے کتنی پیاری اور لطیف نسبت ہے " فَلَہُ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط" سے

ہے انھیں کے عطر بوئے گریباں سے مست گل
گل سے چمن ، چمن سے صبا ، صبا سے ہم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۲) اعلیٰ حضرت ، مجددِ وقت شاہ احمد رضا البریلوی قادری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَالِی ط

☆ آپ ۱۰ شوال المعظم ۱۲۷۲ ھ سنہ ہجری ۱۸۵۶ء المقدسہ شہر بریلی میں پیدا ہوئے آپ نے اپنی تاریخ ولادت اس آیت کریمہ سے نکالی اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط [علا] بعمر ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۴ دن میں تمام علوم مروجہ کی تکمیل فرمائی۔ علوم وفنون میں یگانۂ زمانہ تھے ۔ پچاس علوم میں ایک ہزار کتب تصانیف کیں۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن جو دنیا میں ترجمہائے قرآن کا سرتاج ترجمہ ہے اور فقہ حنفی میں "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" ۱۲ ضخیم جلدوں میں جو ہزارہا صفحات پر مشتمل " ہے تالیف فرمائی۔ آپ نے اپنی شانِ تجدید سے مخالفینِ اسلام ومعاندینِ دین ، گستاخانِ رسول کے خلاف خوب قلمی جہاد کیا۔ عشق ومحبت اور ادب وتعظیم کے نشان تھے ۔ دیگر مسائل ، فتویٰ نویسی ، درس وتدریس کی مصروفیات کے باوجود ایک

بقیہ حاشیہ

ادب سے بیان کیا گیا ہے۔ خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل وکمالات اِس شان سے تحریر فرمائے کہ قرآن پاک کے الفاظ کو ہیروں کی مانند اپنے کلام میں جڑ دیا اور حضور ﷺ کی صفاتِ جمالیہ کا مرقع بنا دیا۔ مسئلہ نور، حاضر ناظر، علم غیب ، امتناعِ نظیر ، امکانِ کذب ، خلفِ وعید جیسے ادق مسائل کو اشاروں کنایوں سے سمجھا دیا اور یہ اہم نافعی اور جامع کتاب ہے ۔ اِس کے ایک ایک لفظ میں مصنف علیہ الرحمۃ کے نور کے فیضان کا سمندر موجزن ہے ۔ ۱۲ منہ

علا پ۲۳ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲۲ تو جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ۔

علا پ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت کریمہ ۲۲ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی روح سے ان کی مدد کی ۔

ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ امامِ اعظم کے مقلد، حنفی المذہب اور غوثِ اعظم کے فیض یافتہ قادری المشرب اور محبت و عشق کے میدان میں فنا فی الرسول کے مقام پر فائز المرام تھے پوری صدی آپ کی نظیر و مثیل پیش نہیں کر سکتی آپ ہمہ صفت موصوف عالم و عارف مجددِ[1] وقت تھے۔ اور فی زمانا مسلک "اہلِ سنت و جماعت" صحیح العقیدہ سُنی ہونے کا نشان ہیں۔

نعت گوئی :۔ آپ کے نعتیہ کلام کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے شعراء اور علماء رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ اپنی ایک نعت شریف میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت میں اپنی محبت اور عشق کا اظہارِ عقیدت پیش کرتے ہیں ؎

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

علامہ اقبال نے جب یہ نعت ایک جلسہ میں سنی تو اتنا متاثر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں بہہ نکلیں اور فی البدیہہ ارتجالاً اسی بحر میں دو شعر کہے ؎

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش لگائے خدا اور بجھائے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

تعجب کی جا ہے کہ فردوسِ اعلیٰ بنائے خدا اور بسائے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

عقیدت و محبت :۔ جب دوسری بار آپ مرکزِ حسن و جمال بارگاہِ رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم میں دلِ بیتاب اور روح بیقرار لے کر حاضر ہوئے تو اس وقت دل میں تمنا تھی۔ کاش مجھے بھی بکمال شانِ رحمت سے اپنے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مشرف فرمائیں اگرچہ خواب میں کئی مرتبہ شرفِ زیارت نصیب ہو چکا تھا۔ مواجہہ شریف کے سامنے غلامانہ انداز میں مؤدبانہ کھڑے ہو کر درود شریف عرض کرتے رہے۔ لیکن پہلی بار مراد نہ بر آسکی اور دوسری رات بھی تمنا لئے ہوئے دلِ بے تاب سے درود شریف پڑھتے رہے اور انتظار کرتے رہے تو شدتِ جذبات سے چند اشعار زبان سے جاری ہو گئے۔ جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تیری کوئی کیوں پوچھے بات رضا تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

تو قسمت کا چاند چمکا اور نظارۂ جمالِ باکمال سے حالتِ بیداری میں مشرف ہو گئے۔

---

[1] علماءِ حرمین شریفین نے اَلْمُجَدِّدُ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ مُجَدِّدُ الْمِائَةِ الْحَاضِرَةِ مُؤَيِّدُ الْمِلَّةِ الطَّاهِرَةِ سے یاد کیا۔

صَلوٰۃ و سَلَام :- فنافی الرّسول نے بحرِ عشق و محبّت میں ڈوب کر بکمال اَدَب و احترام سے بارگاہِ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں وُہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا جو دُنیا کے کونے کونے میں گونجا اور مقبول بارگاہِ رسالت ہوگیا اور اسکے پڑھنے اور سُننے والے بھی مقبول یہ عجیب نغمۂ محبّت ہے۔ جو قلب و رُوح کو لُبھانے والا ہے۔ پاک و ہند اور مُلک ایشیا، یورپ، امریکہ کے شہروں افریقہ کے صحراؤں میں گونج رہا ہے "یہ صلوٰۃ و سلام اُردو زبان کا قصیدہ بُردہ شریف ہے"۔

وصَال :- احمد رضا نے اپنی تاریخِ وصال چار ماہ بیس دِن پہلے فرما دی اور اِس آیتِ کریمہ سے اِستخراج بھی فرمایا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ [علہ] ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء

دُنیا کی ہر مشکل اور زیارت رسولِ مقبول "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے یہ درود شریف فرمایا کرتے حصُولِ فضلِ عظیم، منافع کثیر کے لئے مجرّب ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً

وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط — روزانہ صبح شام ۱۱۱ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

وَعَلٰى آلِهِ الْكَرِيْمِ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۲۳) شاہ گُل حسن خلیفہ مجاز واقفِ اسرارِ معرفت السیّد غوث علی شاہ قلندر پانی پتی علیہما الرحمۃ

☆ فرماتے ہیں ایک روز مجھے قلندر صاحب کا حکم ملا کہ آ کر مل جاؤ۔ میں حاضرِ خدمت ہُوا تو فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے درود شریف پڑھا کرو اور دیگر وظائف کے ساتھ قصیدۃ البُردۃ شریف بھی پڑھنے کا حکم دیا تو اُس کی ترکیب بھی ارشاد فرمائی۔ بموجب ارشادات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ رسُول الثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" قلندر صاحب کی مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بھی وضو کرکے جماعت میں شریک ہوگیا۔ بعد سلام قدمبوسی کی آپ نے مجھے قرآن پاک کا آخری پارہ عنایت فرمایا۔ بیدار ہُوا تو یہ کیفیت جنابِ قبلہ سے عرض کی تو فرمایا۔ آج پھر پڑھنا پھر پڑھا تو خواب میں دیکھا۔ رسُول مقبول "صلی اللہ علیہ وسلم" نے قرآن مجید مجھے عنایت فرمایا بعد

ے گم رضائش در رضائے مصطفیٰ — زاں سبب شد نام او احمد رضا — "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

علہ پ ۲۹ سورۃ الدھر آیت کریمہ ۱۵ اُن پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دَور ہوگا۔

بیداری یہ خواب جناب[1] کی خدمت میں عرض کیا تو حکم ہُوا۔ آج پھر پڑھنا۔ جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہوں۔ رسُولِ کائنات" صلی اللہ علیہ وسلم "کے فراق میں دریا، صحرا، کوہ، بیابان طے کرتا ہُوا ایک ریگستان پہنچا او بے ہوش ہو کر گر پڑا اور سطح ریت پر پڑا تڑپتا ہُوں کہ ناگاہ جناب محبُوبِ کردگار نبیِّ مُختار احمدِ مجتبےٰ محمّدِ مُصطفےٰ" صلی اللہ علیہ وسلم "ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لائے میرے سر کو اُٹھا کر اپنے زانو مُبارک پر رکھا اور اپنی رِدآءِ مُبارک سے گرد وغبار میرے چہرے کا صاف کیا۔ مَیں ہوش میں آگیا تو حضُور کے رُوئے انور پر نظر پڑی۔ مَیں نے رو کر عرض کیا کہ یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ میری فریاد رسی فرمایئے؟ تو اِس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ خاطر جمع رکھو، بیقرار نہ ہو ابھی وقت نہیں آیا۔ تھوڑے عرصہ میں منزلِ مقصود تک پُہنچ جاؤ گے تو اُس وقت میری عجیب کیفیت تھی کہ عبارت میں نہیں آسکتی ؎

اشارہ آپ کا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے ۔۔۔ گوہر اشکوں کے روضے پر چڑھاتے اپنی آنکھوں سے
اگر آپ خواب میں آتے تو پُتلیاں قدموں تلے بچھاتے ۔۔۔ ہم اپنی سوئی قسمت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے
اگر مِل جاتا کوئی تنکا مجھے طیبہ کی گلیوں میں ۔۔۔ اُٹھاتے اپنی پلکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے
سُنتے ہیں آنسو موتیوں میں تولے جائیں گے نعیمؔ ۔۔۔ مزا ہوتا جو ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے

○ مَیں نے یہ تمام حال سرکارِ قلندر میں عرض کیا۔ فرمایا مُبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گُزرا۔ تو تُم کو حج بھی نصیب ہوگا اور مدینہ منوّرہ کی راہ میں تم اُنھیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یہ خواب کی واردات تُم پر بیداری میں بھی گُزرے گی۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں اور فرمایا ؎

تو عزمِ سفر کردی و رفتی برما ۔۔۔ بستی کمرِ خویش و شکستی کمرِ ما
گُفت حق اندر سفر ہر جا روی ۔۔۔ باید اوّل طالب مردے شوی

تو یہاں سے روانہ ہو کر بیتُ اللّٰہ شریف کی زیارت سے مُشرّف ہُوا بعدازاں جب مدینہ طیّبہ کی طرف قافلہ چلا تو میرے دِل میں خیال آیا کہ مدینۃُ الرّسُول" صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت کو سوار ہو کر جانا بے ادبی ہے پیادہ پا جانا چاہیئے۔ چنانچہ پیدل روانہ ہُوا۔ اثناءِ راہ ایک دُنبل پاؤں میں نکلا تمام ٹانگ سُوج گئی چلنا پھرنا دُوبھر ہوگیا۔ درد کی شِدّت نے بے ہوش کر دیا۔

[1] اگر کوئی شعیبؑ "علیہ السلام" آئے میسّر ۔۔۔ شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من　　پیادہ میروم ہمرہاں سوارانند

○ کچھ ہوش آیا تو خیال گزرا کہ بس اب تیری مُدتِ حیات پُوری ہو چکی ہے اس بیابان بے آب و دانہ میں زندگی معدوم۔ افسوس کہ روضۂ رسُول اللہ کی زیارت بھی نصیب نہ ہو سکی۔ اس حیرت و اندوہ میں بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ اِسی حال میں تھا کہ ایک گوشۂ بیابان سے غُبار بلند ہُوا۔ تھوڑی دیر میں دامنِ گرد کو چاک کر کے ایک جماعت سوارانِ تُرک نمودار ہُوئی۔ وردی پہنے ہُوئے ہتھیار لگائے عربی گھوڑے زیرِ ران تھے۔ اور اُن کے زرق برق لباس کو دیکھ کر حیرت میں تھا کہ وُہ جماعت میری طرف متوجّہ ہُوئی۔ سردارِ خیل نے میرے پاس آ کر فرمایا یَا شَیْخُ قُمْ قَافِلَۃٌ رَاحَ[1] میں نے جواب دیا یَا سَیِّدِیْ اَنَا مَرِیْضٌ فِیْ مَرَضٍ شَدِیْدٍ وَّ دَآءٍ کَثِیْرٍ[2] وُہ سُن کر گھوڑے سے اُترے میرے سر کو اپنے زانو پہ رکھ کر ایک رُومال سے گرد و غُبار صاف کیا اور فرمایا فَاَیْنَ مَرَضُکَ[3] میں نے دُنبل کی طرف اشارہ کیا فرمایا شُفِیَ ھٰذَا[4] میری ٹانگ پر ہاتھ پھیرا معاً درد موقوف ہو گیا اس کے بعد تسلّی تشفی کے الفاظ فرمائے اور ایک ناقہ سوار کو حُکم دیا کہ تم اِس کو قافلہ میں پہنچا دو اور فلاں شخص کو تاکید کر دو بآرام تمام مدینہ مُنوّرہ تک لے جائے وُہ ناقہ سوار صبا رفتار مجھ کو لے چلا۔ راہ میں بار بار کہتا یَا شیخ! میرے لئے دُعا کرو آخر کار قافلہ سے جا ملے اور قافلہ مدینہ مُنوّرہ پہنچ گیا اور اُس نے مدینہ مُنوّرہ کے باہر مجھے اُتار دیا۔ پھر اس کا پتہ نہ چلا کہ وُہ کہاں چلا گیا جب مدینہ مُنوّرہ پہنچ گیا تو مجھ کو وُہ خواب یاد آیا جو حضرت قبلہ کے رُوبرو بیان کیا تھا۔ کفِ افسوس مل کر رہ گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ مُنوّرہ کے راہ میں تم اُنھیں دیکھو گے۔ وُہ درُود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ "یہ ۲۳ واقعاتِ مُبارکہ مُتعلّقہ درُود شریف بفیضِ عدد ۲۳ سالہ دورِ نبوّت" ☆

---

[1] اے شیخ اُٹھو۔ قافلہ جا رہا ہے۔　　[2] مَیں سخت بیمار ہُوں اور مرض شدید ہے۔

[3] کہاں ہے تیرا مرض؟　　[4] دم کیا اور شفا ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوائدُ الصّلوٰۃِ والسّلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ قِیَامُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

سحاب شُست لبِ غنچہ بہ چندیں آب ؏

برائے آنکہ زند بوسہ بر رکابِ رسُول

قرآنِ پاک :- پ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۸۳

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا | لوگوں سے اچھی بات کہو

علامہ السیّد ابُوالفضل محمود البغدادی الآلوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر رُوح المعانی میں فرمایا۔

☆ اَلنَّاسِ سے مُراد انسانیت کی جان ذاتِ محمّد ﷺ ہے اور حُسْنًا سے مُراد درُود شریف تو معنیٰ یہ ہُوا کہ محمّد مصطفےٰ ﷺ پر درُود شریف بھیجا کرو بعض مُفسّرین نے درُود شریف بھیجنے کا یہ معنیٰ اخذ کیا کہ ہر مُعاملہ میں ہمیشہ آپ ﷺ

فوائدِ جمیلہ:- فوائدُ الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد دُرود شریف خضری لکھا گیا ہے بموافقت درُود شریف اَولیاءِ نقشبند اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ تاکہ وِرد کرنے والے کا قلب منبعِ فیض اور سینہ گنجینۂ فیض اور زبان ترجمانِ فیض بنے اَولیاءِ عظام کے وظائف میں بعینہٖ وہی الفاظ پڑھنے چاہیئں جو اُن کی زُبان مُبارک سے نکلے ہوں اور تعداد میں زیادتی ہو تو اَغلال اور کمی ہو تو اَخلال ہوتا ہے لیکن درُود شریف میں نہ اَغلال ہے اور نہ اَخلال۔ جتنا چاہے پڑھے جو کہ
جمع زغل بوجھ ، فیوضات سے خالی ، معائب ، رجعت اور سلبِ نسبت سے محفوظ ،
بُزرگانِ دین سے سینہ بسینہ منقول ہے۔ دُرود شریف خضری معنیٰ جملہ انشائیہ سے ہے جو ہمیشہ درہمیشہ متواتر ہر آن کے لیئے ہے۔ سحری کو ۱۵۰۰ بار اور بعد از نمازِ عشاء ۱۰۰۰ بار صاحب مجاز کی اجازت سے پڑھے کر خود رَو پودہ پتّے لاتا ہے پَھل اور پھُول نہیں لاتا۔ فوائدِ درُود شریف کَالشَّمْسِ فِی النَّھَارِ اور فضائل منبعُ الانوار ہیں

؏ بادلوں نے لبِ غنچہ کو سحر کے وقت بارش اور شبنم کے مُقطّر پاکیزہ پانی سے کئی بار دھویا تاکہ وُہ اپنے محبُوب رسُول ﷺ کی رکاب پر بوسہ دینے کے قابل ہوجائے۔

کی فرمانبرداری ہو اور عظمت بیان کی جائے اور تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کیا کرو اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوبیاں نہ چھپایا کرو۔ علماءِ متقدمین کا دعویٰ ہے۔ ہم قرآن پاک کی کسی بھی آیتِ پاک سے شانِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بیان کر سکتے ہیں کہ قرآنِ مجید شانِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا امین بھی ہے اور مبین بھی لہٰذا ثابت ہوا کہ درود شریف کے لیے اتباع لازمی ہے اور فضائل و کمالاتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کا بیان بھی درود شریف ہے۔ عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ جو موضوع کتاب اور مقصود ہے[1]

○ چند فوائد اپنی علمی بساط کے لحاظ سے بیان کرتا ہوں لیکن کماحقہٗ اوصاف کون بیان کر سکتا ہے اگر تمام روئے زمین کے شجر قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی تو کلمٰتُ اللہِ (سورۃ لقمان ۲۹) علوم و حکمتِ الٰہیہ "کو لکھنے لگیں تو سات بار بھی سمندر روشنائی بن کر لائیں اور عرش و فرش کو کاغذ بنائیں تحریر نہ ہو سکیں کہ صفاتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ بعض مفسرین کرام نے کہا اس سے مراد حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی صفات[2] ہیں کہ کلمٰتُ اللہِ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءِ حسنیٰ سے ہے لہٰذا درود شریف کی ایک بھی فضیلت زمین و آسمان کے برتن میں نہیں سما سکتی چہ جائیکہ فوائد شریفہ اور ابحاث لطیفہ کے لیئے یہ چند کاغذ کے صفحات کافی ہوں ؎

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور ۔۔۔ تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم
لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا اُن سے ملا ۔۔۔ بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ذکر فضائل و کمالات صلوٰۃ و سلام نعت محبت اور اتباع یہ سب ایک ہی حقیقت کے نام ہیں۔

[2] ایک مرتبہ نبی پاک صاحبِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلمیں تو بھی شمار نہ ہو سکیں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا میرے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو تو عرض کیا۔ حضرت عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے سنن الکبریٰ میں یہ حدیث پاک بیان کی۔ یاد رہے۔ صفاتِ خالق حقیقی اور ذاتی۔ صفاتِ مخلوق مجازی اور اسمی ہیں۔ صفاتِ الٰہیہ ازلی ابدی لامتناہیہ در لامتناہیہ ہیں اور صفاتِ مخلوق اس کی نگاہِ کرم سے "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

○ غوثِ زمان السید عبدالعزیز دبّاغ مغربی اَنَارَ اللہُ بُرْھَانَہٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

☆ درود شریف پڑھتے وقت دُنیا کے دھندوں سے دِل لبریز اور غیر اللہ سے وابستگی ہو تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو درود شریف کے اجر "نور" سے محروم رکھا۔ اسی لئے اُس کے قلب کو شواغل سے معمور کر دیا اور اگر عمل کے وقت قلب دُنیا کے دھندوں سے فارغ ہو اور رجوع الی اللہ ہو تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے موجبِ اجر فرمایا ہے اور اُس پر نور اور اجر مرتب فرمایا۔ قبولیت کی علامت لرزہ چڑھنا، گریہ طاری ہونا اور خشوع و خضوع کا پایا جانا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ

☆ درود شریف پڑھنے سے نبیِ کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کو نفع پہنچانا نہیں بلکہ فائدہ اور نور آپ سے پانا ہے۔ ہر اجر کے لئے نور ہے اور درود شریف کا نور تمام کائنات کے اصل نورِ محمدی علہ

بقیہ حاشیہ

عطائیہ اور محدود و معدود ہوتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

علہ نورِ ذاتِ احدیت کی پہلی تجلی ذاتِ نورِ "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اُس نور سے ہی تخلیقِ کائنات ہوئی یعنی ابتداء بھی اسی سے اور انتہاء بھی اور مقصود بھی یہی نور ہے تو یہ نور خالق و مخلوق کے درمیان ایک وسیلہ بنا۔ اِس وسیلہ کے بغیر نہ تو دولتِ ایمانی، نعمتِ عرفانی ملتی ہے اور نہ مخلوق کی کوئی عبادت، پکار خالق تک رسائی کر سکتی ہے اور نہ ہی قبولیت پا سکتی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ قلبِ مومن نورِ ذاتِ "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ہی نورِ ذاتِ احدیت کی جلوہ گاہ بنا۔ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللہِ ط مومن کا قلب اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا عرش ہے یعنی اُس کی تجلیات کا مخزن و مرکز، تو ہر انسان اتنا ہی ذات و صفاتِ نورِ محمدیہ و فضائل و کمالاتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ سے فیض یاب ہوگا۔ جتنا اُس کے قلب میں نور متجلی ہے یا بالفاظِ دگر جتنا اُس کا تعلق مصطفےٰ سے ہوگا اور یہ نور متجلی درود شریف سے ملتا ہے جنابِ رسالت مآب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کو تمام کائنات میں وہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی اور ذات نہ پہنچی ہے اور نہ پہنچ سکے گی جتنا اُس کے قلب میں تجلیِ نور کا فیضان ہے اتنا ہی وہ آپ کے فضائل و خصائل، کمالات و معجزات اور شان کو سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِیْرَۃِ

☆ تمام تخلیقات کا اصل نورِ "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ یعنی یہ تخلیقی نور اصلِ کائنات ہے جو تجلیِ ذات ہے۔ تجلیِ صفات کا کوہِ طور پر ہلکا سا جلوہ پڑا تو اولوالعزم رسول موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑے اور کوہِ طور

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

ﷺ سے ہے اور درود شریف کا نور چونکہ آیا ہی بحرِ انوارِ محمدی عَلیٰ صَاحِبِہا الصَّلوٰۃ وَالسَّلَام سے ہے اور پھر جا بھی ملا نورِ احمدی " ﷺ " سے کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ جیسے کوئی اپنے اصل سے جا ملے تو درود شریف سے نفع پہنچانا نہ ہوا۔ اس کا سارا فائدہ اجر، ثواب اور نورِ خالص ہمارے اپنے ہی لئے ہوا جیسے سمندر سے بخارات اٹھ کر بادل بنتے ہیں اور بارش کے قطرات اور اس کا پانی پھر سمندر میں جا ملا اور اس پانی سے مردہ زمین زندہ ہوگئی "قلبِ مومن درود شریف کے نور سے زندہ ہوتا ہے" [۱]

کَالْبَحْرِ یَمْطُرُہُ السَّحَابُ وَمَا لَہٗ　　مَنٌّ عَلَیْہِ لِاَنَّہٗ مِنْ مَّآئِہٖ

حقیقت درود شریف:۔ اعاظم و اکابر صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ درود شریف کی حقیقت کیا ہے تو حضور دانائے غیوب، محبوب علّام الغیوب " ﷺ " نے فرمایا درود شریف علم مکنون، علم اسرار سے ہے۔ طُوْبٰی لَہُمْ وَبُشْرٰی (خوشخبری اور مبارک ہو) جنہوں نے درود شریف سے وافر حصے پائے اور پھر وہ ہمیشہ درہمیشہ درود شریف میں رطب اللسان اور اُن کے حصول فوائد اور انوار سے دُرفشاں ہو گئے۔

☆ امامِ ربّانی محبوبِ صمدانی سرکار مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ السامی کے نزدیک درود شریف ہر حال میں مقبول ہے اور فائدہ دیتا ہے

بقیہ حاشیہ

جل کر سُرمہ بن گیا لیکن حضور " ﷺ " تو اصل نور کائنات ہیں۔ خاکِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ پر اس نورِ ازلی کا جلوہ بار بار مرتبہ پڑا جو کوہِ طور پر ایک بار " وہ بھی سوئی کے ناکے کے کروڑواں حصہ " پڑا تھا۔ حضور نور " ﷺ " کے دیارِ پاک کے گلی کوچہ کا ذرہ ذرہ کوہِ طور سے کروڑہا گنا زیادہ باعظمت ہے یہاں تو اس نورِ ازلی ذاتِ احدیت کی ہر آن نئی شان سے تجلیات کا ظہور ہے اور اس نور کا حصول صرف اور صرف درود شریف سے ہے

یہ کیفیت مجھ پہ بار ہا گزر گئی　　دیکھا جلوۂ حضور جہاں تک نظر گئی
موسیٰ بیہوش ہو گئے اور طور جل گیا　　جب نقاب میم محمد رُخ سے اُلٹ گئی　　صلی اللہ علیہ وسلم

[۱] جیسے سمندر پر بادل برستا ہے لیکن بادل کا سمندر پر کوئی احسان نہیں کیونکہ یہ پانی تو اس کا اپنا ہے۔ درود شریف سے مقصود استفادہ نور ہے۔ نہ کہ افادہ۔ " فائدہ دینا نہیں، فائدہ لینا ہے " ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

۸

اگرچہ ریا اور سمعہ سے بھی پڑھا جائے لیکن اس سے ثوابِ آخرت میں کمی ہو جاتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲) درود شریف کا نور تمام نوروں کا اصل ہے جس سے قلبِ سقیم قلبِ سلیم اور قلبِ فہیم بنتا ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ علہ قلبِ فہیم دنیا میں ہدایت، تقویٰ اور قلبِ سلیم آخرت میں نفع دے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳) درود شریف کا نور حقیقت علہ اشیاء کو بدل دیتا ہے۔ تلخ سے شیریں اور بدبو سے خوشبودار بنا تا ہے اور ہر قسم کے زہر کے لیئے تریاق ہے۔ اور ہر درد کی دوا ہے۔

علہ پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۸۹ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اس کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر "قلبِ سلیم" تطہیر القلب عن ماسوای اللہ کو کہتے ہیں اور قلبِ فہیم دین کی سمجھ رکھنے والا دل جسے اصطلاحِ طریقت میں لطیفۂ ربانی سے تعبیر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق "الحدیث" میں فرمایا گیا وَاسْتَفْتِ قَلْبَكَ اپنے (حاشیہ صفحہ ۲۲۸ ملاحظہ ہو) دل سے فتویٰ پوچھ یہ مفتیِ حق ہے نہ کہ مطلق قلب جو خیالاتِ فاسدہ اور پراگندہ کی آماجگاہ اور وسوسۂ شیطانی کی گزرگاہ ہے (قلبِ سقیم)۔ مفتیِ عقل اور قاضیِ نقل کا دل تربت خانہ ہے جو خواہشِ نفسانی کا دیوانہ اور شیطان کا کارخانہ ہے۔

علہ مولانا محمد جلال الدین رومی نور اللہ مضجعہٗ، مثنوی شریف میں فرماتے ہیں: ایک بار شہد کی مکھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" صحابہ کرام کی مجلس کو سجائے "جیسے چاند تاروں کے جھرمٹ میں" تشریف فرما تھے۔ شہد کی مکھی نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور فرطِ شوق سے کبھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لباس مبارک پر بیٹھتی اور کبھی پاؤں کو بوسے دیتی اور آداب بجا لا کر تمام مجلس کے اردگرد خوشی اور مسرت سے جھومتی اور طواف کرتی تھی اور عجیب شان سے فدا ہو رہی ہے۔ سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا اے نحل! یہ بتا تو شہد کیسے بناتی ہے۔ عرض کیا فِدَاكَ رُوْحِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ میں باغ میں جا کر ہر قسم کے پھولوں چنبیلی، موتیا، گلاب اور پھلوں کا رس چوستی ہوں ان میں کوئی کڑوا، کسیلا اور کوئی پھیکا ہوتا ہے یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پیٹ میں کوئی کارخانہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے جب میں پھلوں کا جوہر اور پھولوں کا زرد، سفید اور سرخ رس منہ میں رکھ کر اپنے گھر کی طرف اڑتی ہوں تو راستے میں "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

(۴) خلیفۃ الرسول الاعظم سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہ کا ارشاد گرامی :-

☆ دُرود شریف گناہوں اور بُری تقدیر کو مٹاتا اور شقی سے سعید بناتا ہے اور حضور اکرم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کی خاص توجّہ اور نظر ہوتی ہے جس سے غمی خوشی، تنگی آسانی، نقمت

بقیہ حاشیہ

آپ پر دُرود شریف "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ" پڑھتی ہوں۔ مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؎

چوں خوانیم بر احمد درُود مے شود شیریں و تلخی را ربُود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ بقولِ "یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اپنی شہنشاہ ملکۂ نحل کے حکم سے ان رستوں کو جمع کر کے ایک مجلس منعقد کرتی ہیں اور پھر ہم سب اَدَب و محبّت کے ساتھ اِرد گرد بیٹھ کر دُرود شریف پڑھتیں ہیں تو دُرود شریف کی برکت سے یہ تلخ رس شیریں بن جاتے ہیں جو ایسے میٹھے خوشگوار، پاکیزہ اور لطیف تر ہوتے ہیں کہ مُدت دراز تک نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبُودار ہوں پھر عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یہ سب برکت دُرود شریف کی ہے اور یہ سب تاثیر ہے آپ کے نامِ اقدس کی۔ یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ربِّ کریم کو ہماری یہ اَدا اتنی پسند آئی اُس شافیِ مُطلق نے اِس دُرود شریف پڑھنے کی برکت سے اِس میں شفا رکھ دی کہ حَلَالًا طَیِّبًا چیزوں میں شفا ہے حرام چیزوں میں نہیں اور ہمیں بہت سے انعامات سے نوازا۔

☆ پہلا انعام :- دُرود شریف سے رستوں کی قلبِ ماہیت فرما کر شہد کو بچے جوان اور بوڑھوں کے لیے محبوب بنا دیا اور اُس میں عجیب ذائقہ اور تاثیر عطا فرمائی اور شفا کا نسخہ ملا۔

☆ دوسرا انعام :- دُرود شریف کی برکت سے بارگاہِ رسالت کی حاضری اور زیارت نصیب ہوگئی اور مرتبہ پا گئیں اور ہمارا ذکر مؤمنوں کی زبانوں پر شہد کی مٹھاس کی طرح ہوتا رہے گا۔

☆ تیسرا انعام :- ربِّ جلیل سے وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ (پ ۱۴ سورۃ النحل ۶۸) سے شرفِ ہم کلامی ملا۔

○ خالقِ کائنات کو بندہ کا دُرود شریف پڑھنا کتنا پسند ہے کہ اُس کی شانِ کریمی سے زبانوں میں مٹھاس اور تاثیر پیدا ہوگئی اور دُرود شریف مومن کے مُنہ میں شہد سے زیادہ میٹھا اور قلب میں نور بن گیا۔ یہ سب انعامات خوشخبری ہیں کہ مومن قبر میں جا کر دُرود شریف کی برکت سے نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبُودار ہوں گے۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ"۔ دُرود شریف نے اِدھر شہد کو یہ خاصیت عطا فرمائی اُدھر مومن نے مرنے کے بعد یہ سعادت پائی۔

حکمت کے موتی :- عالمِ نباتات کے گلستان کے پھولوں کا رس شہد کی مکھی چوسے تو فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کا مژدہ پائے اور گلستانِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پھولوں کا رس "خون" کربلا کی

؎ اور الہام کیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو۔ ؎ اُس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

نعمت، بلا عطا، زحمت رحمت اور راحت بنتی ہے اور ایلام کا مداوا ہو کر انعام بن جاتا ہے ؎

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تیری سیدھی نظر کی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

⑤ درود شریف پڑھنے والے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی حضوری میں یاد فرماتے ہیں اور وہ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ کی عملی تفسیر[عـلـہ] بن جاتا ہے پھر وہ سفر و حضر کی خلوتوں اور جلوتوں میں محراب و منبر پر، ابتلاء اور مصائب میں ہر وقت درود شریف سے شغف رکھتا ہے اور خوش رہتا ہے۔ جس سے محبت الٰہی اس کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے ؎

ہو نہ ہو آج کچھ میرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

⑥ ام المؤمنین سیدہ[۸] عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا نے فرمایا۔

۸ ؎ عالمہ، فاضلہ، مجتہدۃ، محدثۃ کبیرۃ، مبلغۂ شریعۂ مطہرہ، حافظہ۔

بقیہ حاشیہ

سرزمین چھوئے تو وہ خاک بھی خاکِ شفا ہے۔ جس سے مومن روحانی جسمانی شفا پاتے ہیں۔

کیا بات رضا اس گلستانِ رسالت کی ہے — زہرا ہے کلی جس میں اور حسین و حسن پھول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ حضور ﷺ کی بارگاہ کی نحل اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا درباری ہدہد۔ کیا شان ہے سبحان اللہ! ہدہد نے شہزادی بلقیس کی شاہی کا راز بتایا اور شہد کی مکھی نے درود شریف کی فضیلت کا سربستہ راز کھولا۔ اہل محبت ہی فیصلہ کریں کہ شان و عظمت میں کون افضل ہے؟ افضل تو وہی ہے جو افضل الانبیاء ﷺ کی بارگاہ میں ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی رعایا کی خبر گیری کرتی ہے اور بارگاہِ محمدی ﷺ کی نحل نے امت مسلمہ کیلئے ایک نسخہ مجرب تیار کیا۔ جو نہ گلتا اور نہ سڑتا ہے۔ درود شریف نے شہد کو خوشبو دار، خوش ذائقہ اور خوشگوار بنایا اور یہ نسخہ شہد غذا بھی ہے دوا بھی اور ہر جہت کلیۃً شفا بھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ ط

" از الفقیر الی اللہ ورسولہ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ ط

عـلـہ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۲ تو میری یاد کرو تو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ اللہ رب العزت نے حضور

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ دُرود شریف کی برکت سے "سکراتُ الموت" نزع کی کڑواہٹ اور موت کی کراہت دُور ہو کر موت آسان ہوجاتی ہے۔ کہ دُرود شریف موت کی تلخیوں کے لئے تریاق ہے ؎

شِدّت جانکنی ہو جب نزع کی ہو کشمکش ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ دردِ زباں ہو یا خدا صلِّ علیٰ محمّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم "

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷) حضرت حُذیفہ بن الیمان "محرمِ راز دارِ نبوّت" رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ "دلائل الخیرات"

☆ دُرود شریف کے انوار اور فوائد اولاد در اولاد کئی پُشتوں تک پہنچتے رہتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸) مشہور و معتبر تابعی حضرت وہب بن مُنبّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

☆ دُرود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اُس کے امرِ محبّت کی تعمیل ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹) سُہیلِ یمن آفتابِ قرن خواجہ اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمودہ :-

☆ کثرتِ سجود "نوافل" سے درجۂ کمال "معرفت" اور کثرت دُرود شریف سے فنا فی الرّسول کا مرتبہ ملتا ہے۔ آپ کو کثرتِ دُرود شریف سے استغراق عشقِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم اور جذبۂ سرمدی نصیب تھا۔ "ولائیت کا یہ مقام مطابقت ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

۱۳

بقیہ حاشیہ

* صلی اللہ علیہ وسلم " سے فرمایا محبوب! وَجَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ میں نے اپنے ذکروں سے تجھے ایک ذکر کیا اور پھر اُس ذکر کو وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝ (سورۃ الم نشرح ۴) سے وہ رفعت عطا فرمائی کہ محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذات کو ہی اپنا ذکر بنا دیا۔ ذکر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ حسنیٰ سے ہے حضور اللہ کا ذکر ہیں یعنی کہ حضور کا ذکر اللہ کا عین ذکر ہے " عزّوجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلّم "

عہ ایک شخص دُرود شریف کا عامل تھا۔ جب اُس پر نزع کا عالم طاری ہوا تو کسی اہلُ اللہ، محرمِ راز نے پوچھا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا مجھے سکراتُ الموت کا احساس تک نہیں۔ جیسے مصری عورتوں کو جمالِ یوسفی علیہ السّلام دیکھ کر ہاتھ کٹنے کی تکلیف کا احساس تک نہ ہوا اور زبان پر اِنْ ھٰذَآ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ ۝ (سورۃ یوسف ۳۱) تھا بعینہٖ نزع کے عالم میں دُرود خواں جمالِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں محو ہو کر فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ ط ربِ کعبہ کی قسم، کہتے ہوئے جان قدموں میں قربان کر دے گا ؎

بہ چہ ناز رفتہ بودے زجہان نیاز مندے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

(۱۰) محبوبِ سُبحانی اَلشیخ ابُو محمد عبدُالقادِر جیلانی قُدِسَ سِرُّہُ الرّحمانی کا ارشادِ مُبارک :-

☆ عَلَیکُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ تم لازم پکڑو مساجد اور دُرود شریف کو تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول پاک ﷺ سے ہر وقت تعلق قائم رہے۔ یہ مقام جائے اقامت (مسجد) اور مُقام بندہ کا قیام (درود شریف پر استقامت)۔ یہ دونوں افضل ترین مقامات سے ہیں۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۱) علاّمہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی شارح بُخاری علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا۔

☆ محبوب کریم، رسولِ عظیم ﷺ پر دُرود شریف پڑھنا سب سے اَولیٰ، اَعلیٰ، اَفضل، اَکمل، اَبہیٰ، اَشہیٰ، اَزہر و اَنور ہے۔ اور سرچشمۂ وظائف ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۲) عامِل دُرود شریف کی قبر میں حضور ﷺ خود جلوہ گر ہوں گے اور وُہ قبر بقعۂ نور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی۔ "سُبحان اللہ! کیا شان ہے دروُد خوان کی"۔ مؤلّف

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نُور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسُول اللہ کی

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۳) جاہِ والا شاہ عبدُالرحیم نقشبندی مُجددی المشہور المحدّث الدہلوی علیہ الرحمۃ کا قول :-

☆ ہمارے خاندان کو علمِ شریعت میں خدماتِ دینی اور مُقاماتِ جلیلہ "محدّث و مفسّر" بہ نسبت دُرود شریف عطا ہُوئے کہ حسنین کریمین نے ہمیں قلم عطا کیا اور فرمایا ھٰذَا قَلَمُ جَدِّیؐ۔ علمِ طریقت میں مدارج بھی بوسیلہ دُرود شریف پائے جو لَھَا مَا وَجَدْنَا وَجَدْنَا کی مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہ تعبیر تھے دُرود شریف کا حکم حضور ﷺ سے عطا ہُوا۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۴) امام الہند شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللہَ وَمَنْ سَرَّ اللہَ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ کے تحت اپنے قیامِ حرمین شریفین میں رُوحانی مشاہدات کی بناء پر فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ وُہ خوشی کے ساتھ اَللہ تقدّس و تعالیٰ سے مُلاقات کرے

تو وہ درود شریف کو اپنے اوپر لازم کرلے کہ سرورِ مدینہ سرورِ سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُس شخص پر اللہ تبارکَ وَتعالیٰ کی خوشنودی کی وجہ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۵) اَلشیخ اکبر، سرکار محی الدین ابن عربی علیہ رحمۃ ربی کا ارشاد مبارک :۔ "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار"

☆ سوائے متابعت شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے دوسرا کوئی راستہ محبتِ الٰہی کا نہیں ہے جو بکثرت سجود اور مواظبت درود شریف ہے۔ اہلِ محبت کو چاہیئے کہ درود شریف پڑھتے وقت صبر و استقلال سے ہمیشگی کرے تاکہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہان آقائے زمین و زمان " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں یہ سب سے اعظم فوائد جلیلہ جمیلہ عظیمہ سے ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۶) درود شریف مفتاح الابواب[1] ہے مَنْ دَقَّ بَابَ الْکَرِیْمِ انْفَتَحَ "جس نے کریم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اُس کے لیئے برکتوں، رحمتوں، مغفرتوں کے دروازے کھل گئے اور وہ کشادہ حال ہوگیا۔" دنیاوی، دینوی کشادگی مراد ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۷) درود شریف گھروں کی زینت، مجلسوں[2] کی رونق اور دِلوں کا چین اور سکون ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۸) زبدۃ الاولیاء[3] متاخرین خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی نقشبندی مجددی کے ارشاد گرامی :۔

☆ تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے رد ہو سکتی ہیں مگر درود شریف ایسی عظیم شیٔ ہے جو کسی حالت میں رد نہیں ہوتا۔ بہرحال قبول ہی قبول ہوگا۔ "ذکرِ خیر"

---

[1] اللہ جل مجدہٗ الکریم مومنین صالحین، محبتین، سالکین، عاشقین کے لیئے ولایت کے دروازے کھول دیتا ہے اور وہ اولیاء ابرار، اخیار، نجباء، نقباء، بدلاء، ابدال اوتاد، قطب قطب مدار، قطب ارشاد افراد غوث اور مجدد بنتے ہیں۔ "میرانی اللہ والے" "میرانی اللہ والے"

[2] ایک روایت حدیث میں فرمایا میرے عمر" رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ" کا ذکر مجلسوں کی رونق ہے۔

[3] آپ شب بھر بیدار رہ کر درود شریف پڑھتے حتیٰ کہ بکثرت درود شریف سے آپ کے بدن پاک

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عطر و گلاب سے مُنہ کو دھو، حُبِّ نبی ﷺ کی دِل میں لو
جس کا وظیفہ ہو گیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۹) نیز فرمایا :۔ بندہ جب عبادت اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اُس پر فتنے اور مصائب، ابتلاء بکثرت وارد ہوتے ہیں۔ لیکن دُرود شریف کا عُمدہ خاصّہ یہ ہے اُس کے وِرد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شامِل حال ہوتی ہے۔ یہ دُرود شریف کا خاصّہ ہے۔ " نہ نسبت سلب ہوتی ہے اور نہ رجعت "

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۰) نیز فرمایا :۔ دُرود شریف میں پرورش رُوحانیت رُوحِ پُرفتوح صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے ہوتی ہے رُوحِ اقدس تو رُوحُ الارواح ہے " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اور میری تربیت رُوحِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمائی۔ کہ مفلوکُ الحالی سے مُرفعُ الحالی اور دونوں جہاں سے فارِغُ البالی پائی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۱) نیز فرمایا :۔ جب آپ سے کسی نے پُوچھا دُرود شریف کونسا افضل ہے؟ تو ارشاد ہُوا تمام دُرود شریف ہی عُمدہ، افضل اور بہتر ہیں۔ مگر مراتب کا فرق ضرور ہے۔

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ قلب کُھلتا ہے اور انوار برستے رہتے ہیں۔

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ رُوح کو ترقّی ہوتی ہے۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفٍ ۱۲

بقیہ حاشیہ

اور جامۂ مُبارک میں دُرود شریف کی خوشبو مہکتی تھی فرمایا ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھ رہا تھا تو رُوحِ مُبارک " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " نے خُوش ہوکر میرے گلے میں پھُولوں کے ہار پہنائے۔ دُرود شریف کا نُور موسلا دھار بارش کی طرح برف کے سفید گالے کی مانند برستا۔ دُرود شریف کا اصل رنگ سبز خُوشبُو دار ہوتا ہے اور گاہ بگاہ سفید برف کی طرح اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ دُرود شریف پڑھنے سے مزا آتا ہے۔ جیسے عوامُ النّاس کسی چیز کو زبان سے چکھ کر مٹھاس اور کھٹاس کو معلوم کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی اہلُ اللّٰہ دُرود شریف کے عامِل کو اُس کے چہرے کے نُور سے دیکھ کر جان اور پہچان جاتے ہیں۔ اور کشفی لحاظ سے اُنکے احوال سے باخبر ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مُرید دُرود خواں سے پیار اور محبّت سے فرمایا کرتے۔ کیا بات ہے کہ تم مدینہ شریف کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے ہو۔ اَللّٰہُ اَکْبَر شانِ دُرود خواں ۱۲ منہ

مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط میں بڑی ہی موج ہے۔ اس دُرود پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم " کی خوشنودی ہے اور ترقّی کا ہم بیان نہیں کر سکتے وُہ ہماری عقل سے آگے ہے۔ جس کا زُبان سے بیان مُمکن نہیں۔ " ملاحظہ ہو تحفۃُ الصّلوٰۃ صفحہ ۲۱۶، ۵۵۸ " ط

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۲) نیز فرمایا :—— دُرود شریف پڑھنے والے کو موت سے پہلے جنّت کی سیر کرادی جاتی ہے۔ طائرِ رُوح ، قفسِ عنصری سے نہیں نکلتی جب تک بہشت بہشت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا گیا ہو اور ایمان بِالغیب سے مرتبہ شہُود میں ترقی کرتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۳) نیز فرمایا :—— کسی نے پُوچھا کہ اہانت رسُول کرنے یا لکھنے والوں کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں سچے دل سے توبہ کرے اور بکثرت دُرود شریف کا وظیفہ رکھے تو دُرود شریف کے نُور کی برکت سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھُولے سے بھی اہانت کا مرتکب ہُوا تو غضبِ الٰہی نازل ہو گا۔" اللہ ربُّ العزّت" العلم حجابُ الاکبر" سے محفُوظ فرمائے۔ مؤلف

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۴) اُستاذ ابُوبکر محمّد، جبیر علیہ الرّحمۃ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ دُرود شریف پڑھنے سے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گُناہ ہوں تو بیٹھا ہے تو اُٹھنے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے ربّ کریم مُعاف فرما دیتا ہے۔ دُرود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط " رواہ البیہقی "

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۵) دُرود و سلام بر سیّدُ الانام علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ کاملُ الفہم، بالغُ العقل بناتا ہے اور غباوتِ عقلی " کُند ذہنی " کو دُور کرتا ہے۔ جس سے فطانتِ علمی اور متانتِ عملی حاصل

ع ۓ گستاخی، اہانت، توہینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والا سچے دل سے توبہ کرے تو عندالشرع اُس کی توبہ قبول ہو گی کہ مُرتد کی سزا قتل سے بچ جائے گا لیکن عنداللہ اُس کی توبہ قبول نہیں۔ گُستاخ نہایت قبیح موت مر گئے مَاتُوْا وَهُوَ اَقْبَحُ مَوْتِهٖ ط

مِٹ گئے مٹتے ہیں مِٹ جائیں گے اعدا تیرے نہ مِٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا صلی اللہ علیہ وسلم

ہوتی ہے۔ جس سے پند و نصیحت میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۶) دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگنے والوں سے بمُطابق حدیثِ نبوی اِذَا دَعَا بِهٖ اَعْطٰى وعدہ ہے کہ جب وُہ دُعا مانگیں تو عطا کروں گا خواہ وُہ عالمِ دُنیا میں یا عالمِ برزخ "قبر" یا عالمِ قیامت میں ہو اُسے ضرور ببرکتِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام عطا کروں گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۷) دُرود شریف استقامت کے ساتھ پڑھنے سے ظاہری، باطنی جمعیّتِ قلبی[عـلہ] ملتی ہے اور دل و نگاہ کو سیری نصیب ہوتی ہے۔ "یہ اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ کا مقام ہے"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۸) دُرود شریف بکثرت بھیجنے سے زُبان پُرتاثیر اور قلب فیضانِ دُرود شریف سے پُرنور رہتا ہے اور اُن کی زُبان سے نکلے ہُوئے کلمے لوگوں کے لیئے ہدایت کی راہیں کھولتے ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۹) صُبح شام دُرود شریف پڑھنے سے رزق سے بیفکری اور اسباب سے نظر اُٹھ جاتی ہے مقامِ تفویض نصیب ہوتا ہے اور مسبّبِ عزّاسمہٗ پر نظر ٹھہر جاتی ہے اسی کا نام کمالِ توکّل "غنیٰ" ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۳۰) دُرود شریف کے اعظم فوائد میں ہے قلب میں محاسنِ نبوی مُستحضر اور نگاہ[عـلہ۲] میں صورت

عـلہ مقامِ تفویض، غنائِ قلب کا بُلند ترین مقام ہے جس میں احسان و ایثار سے سب کچھ قُربان کر دیا جاتا ہے کہ ہمارے لیئے اللہ اور اُس کا رسُول "عَزَّوَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" بس کافی ہے اور اس مقامِ تفویض پر سیّدنا ابوبکر صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فائزُ المرام تھے۔ آپ نے تین مرتبہ سب کچھ راہِ خُدا میں قُربان کیا۔

عـلہ۲ دُرود شریف کا نُور رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی صُورتِ مثالی میں نظر آجاتا ہے۔ درحقیقت یہ دُرود شریف کے نُور کے جلوے ہیں۔ جو صُورتِ محمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شکل میں مُتشکّل ہو کر قلب میں مُستحضر ہوتے اور نگاہوں میں سما جاتے ہیں۔ تو حفاظت کرتے ہیں۔ ایک دُرود خوان زرتشتوں کی آگ میں داخل ہو کر بسلامت نکل آیا۔ لیکن بدن پسینے سے شرابُور تھا۔ تمام پجاری یہ کرامت دیکھ کر آتش پرست سے خُدا پرست بن گئے۔ فرمایا میں نے آگ میں مدینہ منوّرہ

9

پاک مُتمثّل ہو جاتی ہے اور خلوت اور جلوت میں حضوری کا تصوّر جم جاتا ہے۔ درُود شریف سے دِل آئینہ کی طرح صاف شفّاف اور مُصفّٰی ہو جاتا ہے ؎

در نگاہِ اُو جمالِ مُصطفٰے ﷺ
در قلبِ اُو کمالِ مُصطفٰے ﷺ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۱) درُود شریف مُستغرق بخیالِ قبلۂ جان، کعبۂ ایمان " ﷺ " پڑھنا کامل محبّت کی دلیل ہے جس سے قدم بقدم اتّباع سے حصّے ملتے ہیں ؎

دانش میری آدابِ محبّت پہ نظر ہے
قبلہ ہے میرا نقش پائے محمّد ﷺ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۲) درُود شریف سے مکارم اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو بعثتِ نبوی کا مقصد ہے جس سے صحیح معنوں میں ربّ عزّ اسمہٗ کا بندہ اور حضور " ﷺ " کا غلام بنتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۳) اَللّٰہ سُبحانَہٗ درُود شریف کے عامل کو مرض الموت میں ہی رضا اور جنّت کی بشارت دیتا ہے اور لقاءِ الٰہی کا مشتاق بناتا ہے تو پھر موت[۳] بھی اُس کے لیے محبوب بن جاتی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۴) حدیثِ نبوی ﷺ " میں فرمایا وَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ جب تم صلوٰۃ بھیجو تو حسین کرو اپنی صلوٰۃ کو، حُسنِ صلوٰۃ سے صورت اور سیرت میں حُسن

بقیہ حاشیہ

کی طرف خیال کر کے درُود شریف پڑھتا رہا وہاں سے ایک نور آیا جو میرے جسم میں چادر کی طرح لپٹ گیا۔ جس سے تلملا، نُور اور آگ گلزار بن گئی۔ میرے بدن پر یہ پسینہ درُود شریف کے نُور کا ہے۔ یہ شبنم نُور کے قطرات ہیں۔

[۱] لِلنَّاسِ شُغُلٌ وَّلِیْ شُغُلٌ فِیْ تَصَوُّرِ النَّبِیِّ " ﷺ " ہر ایک کا کوئی نہ کوئی شغل ہے۔ میرا شغل حضور ﷺ کا ذکر، فکر ہے۔" مقولہ عاشقِ رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام السید عبد الغفار کشمیری لاہوری علیہ الرحمۃ

[۳] درُود شریف کا ورد رکھنے والے کے لیے حضرت ملک الموت اُن کی جانکنی میں عجیب عجیب انداز اپناتے ہیں شیخ الطریقت جُنید بغدادی قدّس اللہ تعالیٰ باسرارہ الاقدس کی رُوح کو بہشت سے سیب لا کر سُونگھایا تو اس کی خوشبو سے مُشتاقِ دیدار رُوح اللہ اللہ کرتی حضورِ الٰہی میں حاضر ہو گئی۔ عاشقانِ الٰہی، درُود شریف کے عاملین مؤمنین

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

وجاہت کا نکھار آتا ہے۔ یہ حُسنِ ایمان کی علامت ہے ؎

ہیں عکس چہرہ سے لبِ گلگوں میں سُرخیاں ڈُوبا ہے بدر گُل سے شفق میں ہلالِ گُل

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۵) حدیثِ قُدسی :۔ کلامُ اللہ بزُبانِ رسُولُ اللہ "عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم"

کُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَآءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَامُحَمَّدُ ﷺ" | محبُوب! تمام کائنات میری رضا چاہتی ہے اور میں اے محمّد "ﷺ" تیری رضا چاہتا ہُوں۔

مومن کو یہ مرتبہ رضا دُرود شریف اور کمال اتباعِ شریعتِ مُطہّرہ سے مِلتا ہے کہ رضاءِ مُصطفےٰ رضاءِ خُدا ہے اور رضاءِ خدا ہی رضاءِ مُصطفےٰ ہے۔ حضور "ﷺ" کی خوشنودی ہی ربِ کریم کے راضی ہونے کی نشانی ہے ؎

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا رضاءِ خدا اور رضائے محمّد عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم
خُدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے جو نظریں ہیں محوِ لقائے محمّد عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۶) اَولیاءِ کاملین نے دُرود شریف کو اسمِ اعظم فرمایا ہے فانی فی اللہ ، باقی باللہ کا مقام دُرود شریف کے عشق سے مِلتا ہے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ "سورۃ الرحمٰن ۲۷،۲۶" ہر شئی فانی ہے اور بقاء رب سُبحانہٗ تعالیٰ کی ذاتِ ذوالجلال والاکرام کو ہے باقی ہر ذاکر فانی ہے۔ لہٰذا جب ذاکر ہی نہ رہا تو ذِکر کیسا۔ جب ذاکر باقی ہے تو پھر ذِکر بھی باقی ہے۔ لہٰذا دُرود شریف کو فنا نہیں کیونکہ وُہ باقی کا فعل ہے۔ دُرود شریف بھیجنے کا سلسلہ ربُّ العزّت کی طرف سے نہ مُنقطع ہوگا اور نہ موقوف۔ "دُرود شریف منطوق ہے اور باقی کا فعل"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۷) مقصدِ تخلیقِ انسانی ، معرفتِ الہٰی ہے ربُّ العزّت نے فرمایا۔ وَمَاخَلَقْتُ

بقیہ حاشیہ

کی رُوح کے قبض میں فرشتے کو بھی دخل نہیں کہ ایک امرِ الہٰی "بحوالہ بزم ۔۔" سے اُس کی رُوح قبض کی جاتی ہے۔

درکوئے تو عاشقاں چناں جاں مے دہند کا آنجا کہ ملکُ الموت نگنجد ہرگز

۱۰

اَلْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ○ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ[1] یہ دولت دُرود شریف سے ملتی ہے۔ کیونکہ دُرود شریف سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعلّق وابستہ اور نسبت پُختہ رہتی ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو چھوڑ کر معرفت کا ایک شمّہ بھی کوئی نہیں پاسکتا ہے

مُحال است سعدی ز راہِ صفا   تواں یافت از پئے مُصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۸) ناصحُ الاُمّۃِ السّید عبدالغنی نابلسی قُدِّسَ سِرُّہُ القُدسی نے لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ[2] اِلَّا الدُّعَآءُ[3] (الحدیث المبارک) سے مُراد دُرود شریف فرمایا ہے۔ یہ قضاءِ مُعلّق اور قضاءِ مُبرم (بشکل قضاءِ مُبرم لوحِ محفوظ مراد ہے) کو ٹال دیتا ہے۔ دُرود شریف ایک محبوب ترین دُعا ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی دُعا نہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۹) دُرود شریف سے تنگی، فراخی سے۔ دُکھ سُکھ سے اور پریشانی، سکون سے مُبدّل ہو جاتی ہے۔ اِس تنگی، دُکھ، پریشانی پر صبر[3] سے اَجر و ثواب اور مَعیّتِ خُداوندی پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

---

[1] پ۲۷ سورۃ الذّاریٰت آیتِ کریمہ ۵۶ میں نے جن اور آدمی اپنے لئے پیدا کئے وُہ میری عبادت کریں۔ یعنی پہچانیں۔

☆ پہلا مفہوم: مقصدِ تخلیق معرفت ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ معرفت کے کئی راہ ہیں جن پر انسان چل کر مقصود پاتا ہے۔ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی علیہ الرحمۃ القوی اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ اکابر چشتیہ جو سرمستانِ ذوقِ محبت ہیں۔ اُن کا گزک سماع و سرود ہے۔ جو دل میں رنگا رنگ شوق اور رقت، جو ایک نعمت ہے، پیدا کرتا اور یار کے چہرہ سے پردہ اُٹھاتا ہے اور ہم خادمانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جو شرابِ معرفت و محبت کا پیالہ پینے والے ہیں۔ ہمارا گزک سُنّت اور دُرود شریف ہے جو قلب کو گوناں گوں ذوق بخشتا ہے" آں ایشانند من چنینم یا رب رحمہم" تذکرہ مشائخ نقشبندیہ

☆ دوسرا مفہوم:۔ عبادت سیّدُ الاولیآء علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ لِاٰمُرَهُمْ بِالْعِبَادَةِ تاکہ میں اُن کو حکم کروں کہ وُہ میری عبادت کریں۔ بندہ، اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ کر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی کامل اتباع کرے کیونکہ عُمدہ ترین کرامت اِتباع میں دُرود شریف پر استقامت ہے۔ اسی راہ سے ذکر فکر، مجاہدہ، مُراقبہ اور مُکاشفہ سے معرفت تامہ پائے گا۔

[2] قضا تین قسم ہے۔ قضا موقوف، مُعلّق اور قضاءِ مُبرم اور یہ دو طرح پر ہے "علمِ الٰہی میں یا لوحِ محفوظ میں۔

[3] بمطابق حدیث پاک اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اِبْتَلَاہُ فَاِنْ صَبَرَ اِجْتَبَاہُ وَاِنْ رَضِیَ اِصْطَفَاہُ بے شک اللہ تعالیٰ جس بندہ سے محبت کرتا ہے اُسے ابتلاء میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ اگر وُہ اس پر صبر کرے تو برگزیدہ اور اگر وُہ اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

(۴۰) درود شریف سے عجز وانکساری ملتی ہے تو وہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ (الحدیث) کی تصویر بن جاتا ہے۔ تواضع کے بعد ربُّ العزّت اُسے رفعت وعظمت عطا فرماتا ہے لوگوں کی زبانوں پر اُس کا ذکرِ خیر سے ہوتا رہے گا۔ اور درجۂ رفیعہ پر فائز المرام ہوجائے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۱) اَلشیخ عبدالکریم الشرابانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی کا آزمودہ نسخہ :-

☆ درود شریف پر مواظبت، حوادثِ زمانہ، قتل وغارت، فتنہ و فساد، الزام د

بقیہ حاشیہ

پر راضی رہے تو اسے قربِ خاص میں رضا عطا فرما دیتا ہے۔ امام محمد المہدی فاسی، مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات "

علہ اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا۔ بندہ مومن کب بنتا ہے فرمایا جب وہ اپنے آپ پر نظر کرے تو تمام جہان سے کمتر پائے اور جانے اور دوسروں کو اپنے سے بہرحال اچھا جانے۔ مقامِ عجز کی چند اعاظمین کی مثالیں ملاحظہ ہوں

☆ سیدنا عمر فاروقِ اعظم نے ایک مقام پر فرمایا لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ سیدنا امام اعظم نے سیدنا امام جعفر صادق سے دو سالہ نسبت پر فرمایا لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ خواجہ نقشبند قُدِّسَ سِرُّہُ الاقدس علیہ الرحمۃ :۔ ایک دن ایک لڑکا گھر سے نکلا۔ قرآن پاک اُس کے پاس تھا اُس نے خواجہ کو سلام کیا۔ آپ نے اُس سے قرآن پاک لے کر کھولا تو یہ آیت نکلی كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط "سورۃ الکہف" ۔ تو فرمایا اُمید ہے کہ ہم وہ ہوں گے"۔ اَللّٰہُ اکبر! نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین" جتنا کوئی مقامِ ولایت میں بلند درجات کا حامل ہے۔ اتنا ہی وہ اپنے آپکو فروتر کہتا اور سمجھتا ہے یہی طریقہ ہے اکابر و اعاظمِ اولیاءِ اُمت کا ۔

سربلندی ہے جہاں میں خاکساروں کو نصیب   بیشتر دیکھا ہے اُڑتے خاک کو افلاک پر

☆ مجددِ الفِ ثانی قَدَّسَ اللہ سُبحانَہٗ وتعالیٰ سِرَّہُ الْعُدُس نے فرمایا۔ یہ فقیر ایک روز "تجدید کے بارہویں سال" اپنے یاروں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اپنی خرابیوں پر نظر تھی اور یہ نظر یہاں تک غالب تھی کہ اپنے تئیں اس طریقے سے بالکل بے مناسبت پاتا تھا۔ اس اثنا میں بحکم حدیث پاک مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ ط اس دُور اُفتادہ کو مذلت کی خاک سے اُٹھایا اور یہ نداء باطن میں دی گئی کہ میں نے تجھے بخش دیا اور اُن کو جو بالواسطہ یا بلا واسطہ قیامت تک میری طرف تیرا وسیلہ پکڑیں گے۔ بار بار یہ بشارت دی گئی یہاں تک کہ شک کی گنجائش نہ رہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ وَمُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ كَمَا يَجْرِيْ ط بعد ازاں اس واقعہ کے اظہار کا حکم ہوا اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ط (سورۃ النجم ۳۲) "روضۂ قیومیہ ۱۲، بحوالہ المبدأ والمعاد"

اتہام اور جنگ و جدال کے فتنہ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (سورۃ البقرہ ۲۱۷) سے بفضلہ تعالیٰ مامون، محفوظ ہو جاتا ہے یہ دُرود شریف فتنوں میں تجربہ شدہ ہے۔ مخصوص بعدد ۱۱۱ بار مفید ہوتا ہے۔

"اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۲) سرکار شرفُ الدین بُو علی شاہ قلندر قدس سرہُ العزیز کا ارشاد گرامی :-

☆ مجذوب کی پہچان دُرود شریف سے ہوتی ہے۔ اُس کے سامنے پڑھا جائے تو مجذوب ہو جاتا ہے اور اُسے حالتِ سُکر سے نکال کر صحو میں لاتا ہے جو سالک کا مقام ہے سالک، مجذوب سے افضل ہوتا ہے۔ "مجذوب مستور اولیاء سے ہوتا ہے۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۳) ربُّ الارباب، دُرود شریف کی برکت سے قلبِ مومن کو ظاہری غنا اور باطنی استغنیٰ عطا فرما کر دو جہان سے غنی کر دیتا ہے۔ بدلیل نصِ قطعی وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (علہ) "یہ خدائے ذوالمنن کی عطا ہے اور اُس کا فضل" ؎

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی ‌ ‌ ‌ چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں
اب تو نہ چھوڑ اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی ‌ ‌ ‌ میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سہ فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

علہ پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۷۴، اور انہیں کیا بُرا لگا۔ یہی نا کہ اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ یہ دین و دُنیا کی غنا مومن کے لیئے نعمت اور منافق کے لیئے نقمت ہے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے امام بخاری نے بسندِ صحیح اس کی تخریج کی۔ وَمَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّآ اَنَّهٗ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ط منافق ابن جمیل کو یہی بُرا لگا "نا" کہ اللہ و رسول نے اپنے غلاموں کو اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے یہ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (سورۃ فاطر ۱۵) کی عطا اور اُس کے کریم رسول "ﷺ" کی نگاہ اور دُعا کا نتیجہ ہے کہ اللہ غنیؐ اپنے فضل سے اور رسول کریم "ﷺ" اپنے خزانہ کرم سے عطا کرتے ہیں یہ سب دُرود پاک کی برکت سے ہے اور منافق دُرود شریف اور صاحبِ دُرود شریف سے دُور بھاگتا ہے۔
۱۲ منہ نوّر اللہ قلبہ بنور الصلوٰۃ والسلام ط

(۴۴) علّامہ ابنِ عابدین شامی نے مُفتی دمشق علّامہ حامد قنوی عَلَیْہِمَا الرَّحْمَۃُ سے نقل کیا۔

☆ دُرود شریف حادثات اور شدائد کے وقت مُجرّب تریاق ہے کہ ایک مرتبہ وُزراءِ دمشق نے ارادہ کیا اُن سے بازپُرس سخت کی جائے تو اُنہوں نے رات بےچینی سے گزاری تو خواب میں نبیِّ کریم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی زیارت ہُوئی تو آپ نے مجھے دُرود شریف کے الفاظ سکھائے۔ جب وُہ دُرود شریف مَیں نے پڑھا تو اللّٰہ تعالیٰ نے دُرود شریف کی برکت سے تنگیاں دُور فرما دیں اور ایک حادثہ میں پڑھا تو اللّٰہ ربُّ العِزّت نے فضل فرما دیا۔ کہ دُرود شریف حلّ مُراد میں اکسیرِ اعظم ہے۔" اور بنفسِہٖ اسمِ اعظم ہے"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۵) دُرود شریف سے حلاوتِ ایمانی اور لذّتِ رُوحانی ملتی ہے اور محبّت اور نسبت پُختہ ہوتی ہے۔ جس سے فنائیّتِ نفس ہوتی ہے۔ اور انقطاعِ کُلّی۔"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۶) علّامہ سخاوی نے سیّدنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے نقل کیا۔ حضور پُرنور شافعِ یومُ النّشور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر بکثرت دُرود شریف بھیجنا صحیحُ العقیدہ اہلِ سُنّت و جماعت ہونے کی علامت ہے اور خاتمہ بالایمان کی بشارت"۔ اور اُس پر شفاعت"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۷) ذِکْرُ الْحَبِیْبِ لِلْمَرِیْضِ طَبِیْبٌ ط حبیب کا ذکر طبیبُ القلوب ہے یعنی دُرود شریف دلوں کی ہر مرض کا حکیم ہے اور دماغی امراض پاگل پن کے لیئے اکسیر ہے۔ یاد رہے[ع۱] کہ مجذوب عالمِ ارواح سے ہی نوازا ہُوا ولیُ اللّٰہ ہوتا ہے۔ مجنُون نہیں ہوتا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

ع۱ مسلوبُ العقل دو قسم ہیں ا۔ مجنُون۔ فاترُ العقل۔ پاگل۔ دماغی مریض کچھ ہوش نہ رکھے ۲۔ مجذوب ولیُ اللّٰہ ہے۔ اُس کی پہچان یہ ہے اگر اُس کے پیچھے کھڑے ہو کر دُرود شریف پڑھا جائے تو وُہ اپنی پُشت پھیر لے تو یہ حالتِ سُکر ہے ورنہ نکرا اور نکر کی اِس راہ میں کہیں جگہ نہیں۔ مجذُوب مقامِ حیرت میں فنا سے بقا پایا ہوتا ہے۔ وہ مُشاہدۂ جمالِ لایزال سے روزِ اَلَست مست ہو گیا اور دُنیا میں بھی روزِ ازل سے حالتِ جذب میں آیا اور چلا گیا۔ یاد رہے "سلوک اور جذب فقر کی دو نسبتیں ہیں مؤلف"

(۴۸) اَلشیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء القلوب میں تحریر کیا۔

☆ قیامت کے روز درود شریف پڑھنے والے کے پیشانی پر نور سے اسم پاک[1] "محمد ﷺ" لکھا ہو گا اور فرشتے اُس کو حساب کتاب کے لیئے نہ روکیں گے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۹) درود شریف منبع انوار و برکات اور مفتاح ابواب جمیع خیرات سعادت ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۰) درود شریف پر مواظبت، ہمیشگی اور دوام مومن صادق اور عاشق ہونے کی دلیل ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۱) قضاءِ فرائض یعنی نماز ادا بالقضاء کی تاخیر اور کوتاہی کا کفارہ درود شریف ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۲) درود شریف قائم مقام صدقہ[2] ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔ اور مرتبہ میں اکمل۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۳) شیخ العلماء ہند شاہ عبدالحق محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا۔

☆ "از شیخ مسعود علیہ الرحمۃ مصافحہ مے کرد حضرت رسالت مآب" ﷺ بعد از نماز فرض

سے قارئین درود شریف سے مسالہ، مصافحہ، معانقہ ، مشابکہ اخبار و آثار سے ثابت اور کشف سے ظاہر ہے۔

---

[1] سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد کے نام نامی اسم گرامی کا شرف یہ کہ اسم پاک "محمد ﷺ" جنت کے دروازوں، حوروں کے سینوں اور ان کی آنکھوں میں، فرشتوں کے پردں، درختوں کے پتوں، حوض کوثر کے پیالوں، آسمانوں، عرش عظیم اور لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ نام اُسی کا لکھا جاتا ہے۔ جس کی ملکیت ہو۔ حضور ﷺ ، بتملیک ملیک الملک، مالک و مختار ہیں۔ غلام بھی آپ کا ہے۔ تبھی تو ماتھے پر اسم گرامی کی مہر لگی ہوئی ہے۔ دنیا میں اسم پاک غلام کے دل میں تھا۔ اب ظاہر ہو گیا کہ روز قیامت ہر نیک اعمال کا ظہور اُس کی اپنی اصلی شکل میں ہو گا۔

[2] اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ صدقہ رب جل شانہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور درود شریف سے رب کا جلال، جمال اور غضب، رحمت بن جاتا ہے۔ ۱۲ منہ، غفرلہ ولوالدیہ

اَلشیخ مسعود سے مُصافحہ فرماتے اور شاہ عبدُالرحیم مُحدِّث دہلوی سے مُشابکہ فرمایا۔ یہ سب دُرود شریف کی برکات سے ہے۔ مُسالمہ، مُصافحہ، مُعانقہ اور مُشابکہ،[1] دست و قدم بوسی یہ سب دُرود شریف کے انعامات ہیں۔ "عَلَیْہِمَا الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَانُ ط"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۴) — نیز فرمایا کرتے اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری بارگاہِ صمدیت کے لائق ہو سوائے ایک عمل کے وُہ ہے دُرود شریف کہ آپ ہمیشہ بارگاہِ نبوّت میں کھڑے ہو کر تحفۂ دُرود شریف بھیجتے اور کہا کرتے لَھَا مَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا ہم نے جو کچھ پایا۔ دُرود شریف سے پایا۔ "اخبارُ الاخیار فی اسرارِ الابرار"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۵) — نیز فرمایا۔ دُرود شریف کے فضائل و فوائد میں سب سے اعظم و اہم یہ ہے دُرود شریف پڑھنے والے کا نام حضور فائض النور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں لیا جاتا ہے اور قبولیت پا جاتا ہے۔ یہ سعادت بہت بڑی سعادت ہے[2] "جذبُ القلوب الیٰ دیارِ المحبوب"

لَكَ الْبُشَارَۃُ فَاخْلَعْ مَا عَلَیْكَ لَقَدْ
ذُکِرْتَ ثَمَّ عَلٰی مَا فِیْكَ مِنْ عِوَجٖ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۶) حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ" اُس شخص سے محبت فرماتے ہیں جو دُرود شریف پر مواظبت کرتا ہے اور اُس کو حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ" اپنے پاس مدینہ منوّرہ بُلاتے ہیں اور کبھی خواب میں جلوہ گری فرما کر بشارت سے نوازتے اور عمرہ و حج تحفۃً عطا کرتے ہیں ؎

صبا! اس خُوشی سے مر نہ جاؤں — مجھے دیارِ نبی سے بُلاوا آگیا ہے
آؤ حاجیو! دیکھو، بیرِ علی[*] سے — وُہ کعبے کا کعبہ نظر آگیا ہے

[*] میقات المدینۃ المنوّرہ، مقامِ احرام برائے عمرہ و حج۔ یہاں ایک عظیمُ الشان مسجد تعمیر ہے۔ مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ"

---

[1] مُصافحہ ہاتھ میں ہاتھ لینا اور مُشابکہ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا۔ مُعانقہ گلے ملنا۔ مُسالمہ سلام عرض کرنا۔
[2] تجھے خوشخبری ہو کہ ترا بوجھ اُتر گیا اور بے شک تو ذکر کیا گیا اُس دربارِ عالی میں باوجود تیری کجروی کے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۷) دُرود شریف کی برکت سے قلب، توحید و رسالت کے نور کا مخزن اور مرکز بن جاتا ہے اور مُوَحِّد رحمانی بنتا ہے۔ تو اُس کے چہرہ پر انوارِ توحید و رسالت برستے رہتے ہیں۔ ؎۱

لَوْشُقَّ عَنْ قَلْبِیْ تَرٰی فِیْ وَسْطِہٖ ذِکْرَکَ فِیْ سَطْرٍ وَّالتَّوْحِیْدَ فِیْ سَطْرٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۸) دُرود شریف کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے اور سعادت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۹) دُرود شریف سے حقوقِ غلامی اور احسان کی ادائیگی ہوتی ہے ؎۲ اور عقوق "نافرمانی" سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ دُنیا کی ہر شئی اُس کی فرمانبردار بن کر خدمت کرتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۰) دُرود شریف کبریتِ احمر (سرخ گندھک) اور اکسیرِ اعظم ؎۳ ہے۔ یہ دَوا بھی ہے اور دُعا بھی مومن کے لئے رُوحانی غذا بھی ہے۔ جس سے دولتِ قناعت اور اِستغنیٰ پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

؎۳ اَولیاءِ نقشبندیہ سَلَف تا خَلَف نے دُرود شریف کو اسمِ اعظم فرمایا۔ آزمایا۔ اور اِسی سے سب کچھ پایا ہے۔ المنۃ

؎۱ اگر میرے دل کو چیرا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ایک سطر میں اَللّٰہ اور ایک سطر میں اسم مُحَمَّدٌ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھا ہُوا ہے۔ "روزِ شمار یہ باطنی اسم مبارک مومن کی پیشانی پر ظہور پذیر ہوں گے۔

؎۲ ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کائناتِ عالم کے محسنِ اعظم ہیں آپ کا صدقہ دین و دُنیا کی نعمتیں عطا ہوئیں ہم اپنے مولیٰ اکبر، مُنعمِ اعلیٰ، محسنِ اعظم عَلَیْہِ اَلْفَ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفَ سَلَامٍ کے حقوق کیسے ادا کریں؟ ربِ کریم نے فضل فرماتے ہُوئے ہمیں دُرود شریف کا حکم دیا کہ دُرود شریف سے حقِ غلامی، حقِ احسان ادا ہو۔ لیکن ہم تو دُرود شریف بھی کما حقہٗ، آپ کی شان کے لائق بھیجنے سے قاصر عاجز ہیں تو پھر ہم نے محسنِ حقیقی کی بارگاہِ کریمی میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ سے عرض کیا کہ اے اَللّٰہ سُبحانَہٗ وَتعالیٰ تُو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب کی شان کے لائق دُرود شریف، بھیج اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ط ۲۔ عقوق، نافرمانی سے محفوظ کر دیا جاتا ہے روایت ہے

کہ جب غزوۂ اُحد میں لبِ مُبارک و دندان پاک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم "خون آلود اور شہید ہوئے تو اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

(۶۱) مکرِ شیطان، شرِ نفس اور جنّی شیطانوں سے نجات اور دشمنوں بدخواہوں پر فتح مندی ملتی ہے اور وسوسوں، وہموں اور گناہوں سے محفوظ اور مامون کر دیا جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۲) درود و سلام بر سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سینہ میں نور عطا ہوتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ[عـ۱] جس سے انشراحِ صدر ہوتا ہے اور علمی اسرار اور حکمتیں منکشف ہوتی ہیں اور وہ دار الغرور سے دور اور دار الخلود کی طرف متوجہ رہتا ہے اور یہ رجوع ایک نعمت غیر مترقبہ "بے انتہا" ہے۔ (علائق دنیا سے انقطاع کلی ، رجوع الی اللہ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۳) ولایت میں منزلِ قطب پر پہنچنے کا بہترین ذریعہ درود شریف ہے اور اس راہ میں بسط ہی بسط[عـ۲] ہے۔ انقباض بالکل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ استقامت ہو۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بقیہ حاشیہ

سلطان گدا خو جبرائیل امین علیہ السلام نے شہپرِ اقبال پر رکھ لئے اور یہ عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم قسم ہے جلال اور قدرتِ الٰہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون زمین پر ٹپکا تو قیامِ قیامت تک زمین سے ایک تنکا گھاس کا بھی نہ اُگے گا اور کہا حکم فرمانِ حضرت جلال احدیت جل ذکرہٗ کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطرات خونِ لب و دندان مبارک کو بستانِ سرائے جنت میں لے جاؤں تا کہ گلگونہ رخسارِ حورِ عین ہو کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ "سورۃ الرحمٰن" اور جب حضرت رسالت مآب ﷺ نے گوہر دندانِ دُرّ فشاں کو دستِ مبارک میں لیا۔ تو روح الامین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ دندانِ شکستہ آپ مجھے عنایت فرما دیں تا کہ میں غضبِ الٰہی سے امان پاؤں فرمایا یا روح اللہ! میں نے اپنے دندانِ شکستہ کو اپنے شکستہ دلانِ آخر الزمان کے لئے رکھا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب فرمائے کہ تیرے اُمتیوں نے میرے فرمان کو توڑا۔ میں بھی عرض کروں یا ربّ العٰلمین! تیرے بندگانِ نافرمان نے میرے بھی دندان کو توڑا لیکن میں نے اُن کو معاف کر دیا تو جو میرا ربّ عزّ اسمہٗ ہے اِن فرمان شکنوں کو معاف فرما دے۔ "ناصر المحسنین فی اخلاق سیّد المرسلین"

عـ۱ پ۲۳ سورۃ الزمر آیتِ کریمہ ۲۲ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے

عـ۲ بسط سے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور حالتِ قبض میں رک جاتی ہے یہ دونوں قبض اور بسط قادرِ مطلق کے اختیار میں ہیں۔ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ (سورۃ البقرۃ ۲۴۵) درود شریف کی برکت سے قبض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۶۴) اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَال ط (حدیث پاک) جمیلِ مُطلق نے دُرود شریف پڑھنے والوں کو یہ جزائے جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائی کہ دُرُود شریف کے انوار سے چہرے تر و تازہ بارونق اور حَسین و جَمیل بن جاتے ہیں اور وُہ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِھِمْ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ ؕ [1] کی تنویرین گئے! ور اُن کے چہروں سے شگفتگی ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر شیفتگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۵) دُرود شریف کے نُور سے قلب میں اَللّٰہ تعالیٰ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی کی تڑپ حدِ جنون تک بڑھ جاتی ہے اور رُوحِ مُضطر کو تلاوتِ قرآن مجید سے سکون ملتا ہے جس سے وُہ اَللّٰہ سُبحانَہٗ سے شَرفِ ہمکلامی (" ہمکلامیٔ خدا جل ذکرہٗ ") پاتا ہے ؎

دلم با من ہمے گوید منم شہبازِ لاہوتی — بسیرِ عالمِ قُدسی پریدن آرزو دارم
دریں وحشت سرائے من چرا باشد چرا باشد — منم در گلشنِ وحدت چمیدن آرزو دارم [2]

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۶) دُرود شریف کا نُور اُن کے چہروں پر چمکارے مارتا ہے۔ فَشَوَارِقُ الْاَنْوَارِ لَاۤئِحَۃٌ اور پھر اَللّٰہ تعالیٰ اُن کو دُرود شریف کے نُور سے ڈھانپ لیتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۷) دُرود شریف سے جذبۂ محبّت کی تکمیل ہوتی ہے اور اشتیاقِ محبّت تیز تر ہو جاتا ہے اور گُذشتہ حاضری کا منظر آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اور تصور میں پختگی آجاتی ہے ؎

آہ وُہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر دُرُود — وقفِ سنگِ در جبین روضہ کی جالی ہاتھ میں ۴

---

[1] پ۳۰ سورۃُ المُطفّفین آیتِ کریمہ ۲۴ پہچان لیں گے اُن کے چہروں کی شگفتگی سے کہ وُہ خوشی، مسرّت اور شادمانی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار اُن کے چہروں پر نمایاں ہوں گے اور قیامت کے روز اُن کو نہ کسی قسم کا خوف اور نہ غم جس سے غنچۂ دل فرطِ مسرّت سے شگفتہ ہو گا۔

[2] میرا دل مجھ سے کہتا ہے میں عالمِ لاہوت کا شہباز ہوں، عالمِ قُدسی کی سیر میں اُڑنے کی تمنا رکھتا ہوں۔ اِس وحشت کی سرائے میں یہ کیا ہُوا میں تو وحدت کے گلزار میں چہکنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ عالمِ اَمر کا رہنے والا عالمِ خلق "آب و گِل میں آپھنسا ہوں مجھے تو دیدارِ الٰہی کی تمنا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۸) دل حُبِّ مُصطفٰے ﷺ سے لبریز اور حُبِّ دُنیا جو رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ[1] ہے سے بیزار ہو جاتا ہے تو درود شریف کی برکت سے اَوَّلاً عطا، وَسْطاً فنا اور آخراً بقاء نصیب ہوتی ہے۔ تحفہ فنا، بقا، لقا اور رضا یہ سب درود شریف کے انوار کے مقامات ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۹) ☆ بندہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ کی تصویر بن جاتا ہے۔ شب کی خلوتوں اور دن کی جلوتوں میں یہی ذکرِ محبت، درود شریف" وردِ زبان اور حرزِ جان رہتا ہے اور اُس کا نور رگ و ریشہ میں سما جاتا ہے۔ اور وہ محبوب بن جاتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۷۰) درود شریف کا نور قبر میں مونس اور پلصراط پر معاون ہوگا بمطابق آیتِ کریمہ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (سورۃ الحدید ۱۲)۔ اور وہ نور اُس کو جنت تک بسلامت پہنچائے گا۔

پائے کوباں پل سے گزریں گے تیری آواز پر | ربِّ سَلِّمْ کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

صَلَّى اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۷۱) درود شریف سے فتوحاتِ قلبیہ[2] کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ وہ ظاہر کو دیکھ کر اس

---

[1] دُنیا بظاہر شیریں ہے اور حقیقت میں زہرِ قاتل۔ یہ سونا چڑھائی ہوئی نجاست کی طرح اور شکر ملے ہوئے زہر کی مانند ہے اور اُس کی گرفتاری ہر گناہ کی جڑ ہے اور اُس کے تین زر، زن اور زمین ہیں۔ جس سے خدائے پاک کی زمین پر فتنے اور فساد ہیں۔ اِس کو اللہ پاک نے مَتَاعُ الْغُرُوْرِ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنٌ فرمایا اور فرمایا اَلدُّنْيَا ذُوْدٌ یہ دُنیا مکر و فریب ہے اور مکر و فریب سے حاصل ہوتی ہے ایک اور مقام پر فرمایا اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ دُنیا مُردار اور اس کے طالب کُتے ہیں۔ اَلْاَمَانُ، اَلْحَفِيْظُ۔

دُنیا ہیچ است کارِ دُنیا ہمہ ہیچ | اے ہیچ برائے ہیچ در ہیچ مپیچ

[2] خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے پوچھا اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ (معاشرہ غیب کشا ہد حق) " شمائلِ ترمذی " کا کیا معنیٰ مطلب ہے فرمایا توبہ کر۔ کہا کس بات کی؟ تو فرمایا جب تو گھر سے نکلا تو تو ایک غیر محرم عورت کو نگاہِ غلط سے دیکھ رہا تھا اور میں تجھے یہاں سے۔ یعنی ملکِ شام سے۔ یہ ہے اس کا مفہوم۔

کے باطن "قلب" کو جان جاتا ہے اور ہر شئی کَمَا ھِیَ ھِیَ "مکشوف ہو جاتی ہے۔

(۷۲) دُرود شریف پڑھنے والا سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ علہ کا مصداق بنتا ہے اور ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ ط پھر اُس کے لیئے زمین میں قبولیت اور محبوبیت رکھ دی جاتی ہے اور تمام آسمان کے فرشتے اور زمین والے بغیر قیدِ زمان و مکان لِلّٰہِ فِی اللّٰہِ اُس سے محبت کرتے ہیں۔ تو تمام کائناتِ عالم کی محبت کا مرکز بن جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۷۳) دُرود شریف کا نُور خاص ہے۔ اَولیاء اللہ درود شریف کے عامل کو اُس کے چہرے کے نُور سے جان اور پہچان لیتے ہیں اور نوروں میں امتیاز کر لیتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کا نُور ہے یہ حدیث پاک کا نُور ہے اور یہ سارے نُور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُور سے ہیں۔ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط علہ یہ نُور دارُ الغرور سے دارُ السرور تک بغیر کسی خطرہ کے لے جاتا ہے اور دارُ الفرار سے دارُ القرار میں پہنچانے والا ہے۔ یاد رہے درود شریف سے توفیقِ رفیق ملتی ہے۔ دنیا دارُ العمل ہے اور آخرت دارُ الجزاء جیسا عمل ویسا فضل۔ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ط ۞

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۶

علہ پ۱۶ سُورۃ مریم ۹۶ عنقریب رحمٰن اُن کے لیئے محبت کرے گا۔

علہ پ۳ سورۃ البقرہ ۲۵۷ اُنھیں اندھیریوں سے نُور کی طرف نکالتا ہے۔ ہر درود کے الفاظ میں ایک معنیٰ پوشیدہ ہے۔ وظیفہ دُرود شریف پڑھنے والے کی نیّت کے لحاظ سے اُس پر اجر ملتا ہے۔ محض اجر و ثواب کافی نہیں بلکہ اِس اجر پر جو نُور مرتب ہوتا ہے وُہ مقصود ہے حافظِ قرآن کے چہرہ پر انوارِ قرآن اور محدّث کے سینہ میں انوارِ حدیث اور عاملِ دُرود شریف کو اہلِ قلب و نظر اُس کے رنگ سے پہچان لیتے اور نُوروں میں تمیز کر لیتے ہیں۔ مقامات اور درجات کے لحاظ سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہے سبز، سفید اور زرد۔ یہ نُوروں کے رنگ ذکر اور تسبیحات کے لحاظ سے ہوں گے۔ یہ سب کچھ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعلق اور نسبت اور واسطہ سے ہے۔ سائیں مکت خواجہ توکّل شاہ انبالوی علیہ رحمۃ الباری کے سامنے کوئی عربی عبارت پڑھتا تو اُنکے مُنہ سے جو نُور نکلتا اُس نُور سے پہچان لیتے کہ یہ قرآن ہے یہ حدیث ہے یا محض عربی عبارت۔ اِس نسبت سے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اور اسکے پیارے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشنودی اور قرب ملتا ہے جو دُنیا و آخرت کے مسائل کیلئے کافی، وافی اور شافی ہے

طالب انوارُ الصلوٰۃ والسّلام :- محمد عنایتُ اللہ کان اللہ لہٗ ۞

(۷۴) دُرود شریف کا نور، زندگی کی کٹھن اور دُشوار گذار منزلوں کا ساتھی ہے اور قیامت کی ہولناکیوں میں معاون، میزانِ عمل پر بھاری اور نارِ جہنم سے نجات کا ذریعہ اور سبب ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۵) دُرود شریف کا وِرد، دل و دماغ کو عجیب کیفیات فرحت، لذّت سے سرشار اور قلب و رُوح کو مُعطّر رکھتا ہے۔ اور لفظ و فکر کو ذوق و شوق اور انجلاء بخشتا ہے۔[سه]

" ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی "

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۶) مومن کی درجہ محبوبیت پر فائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دُرود شریف اُس کی زبان پر جاری اور دل پر حاوی ہو اور سُنّتِ غرّاء اور متابعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت مُستعد اور ارتکابِ بدعات سے مجتنب رہتا ہے "یہ منزل کمالِ تقویٰ ہے"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۷) دُرود شریف سے ایک باطن میں نُور پیدا ہوتا ہے اور بارگاہِ رسالت سے فیض بلا واسطہ پہنچتا ہے۔ جس سے درجہ صفت حضوری حاصل ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۸) دُرود شریف سے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی معیت اور ملائکہ کی موافقت اور سنگت ہمہ وقت نصیب رہتی ہے جس سے انوارِ الٰہی اور صفاتِ مَلکی باطن سے پھوٹتے اور ظاہر ہوتے ہیں جس سے بشری حاجات کا محتاج نہیں رہتا۔ اور تجلّیِ اسم صمد کا ظہور ہوگا۔[1]

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

سه حضوری میں منظوری، مجاہدہ میں مُشاہدہ، انابت میں اجابت ، رجوع میں عروج اور ایمان سے عرفان ہے

---

[1] اولیائے عظام کے لئے ذِکر ہی خوراک بن جاتی ہے۔ کئی کئی روز تک اُن کو نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس نہ وہ کھانے پینے کے محتاج اور نہ سونے کے۔ دُرود شریف کے نُور کی برکت سے صفاتِ ملائکہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک ولی اللہ کے متعلق سُنا گیا کہ ساری عمر اُن کے کپڑے نہ میلے ہوئے اور نہ پھٹے۔ تجلّیِ اسم صمد کے وُرود پر قربِ قیامت دجّال لعین کے ظہور کے وقت مومن کی خوراک اللہ عزّاسمُہٗ کا ذکر ہوگا وہ کسی قسم کی طبعی یا بشری ضروریات کے محتاج نہ ہوں گے۔
۱۲ منہ غفرلہٗ الذنب ط

(۷۹) دُرود شریف پڑھنے والے کے جملہ اُمور کا کفیل اللہ تبارک و تعالیٰ ہو جاتا ہے جو کافی، وافی، شافی ذات ہے۔ وُہ مُسبّبُ الاسباب غیب سے اسباب پیدا فرما کر محتاجیاں دُور کر دیتا ہے کہ دُرود شریف تمام دینی و دُنیوی مسائل کا قبلۂ حاجات اور کعبۂ مُرادات ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

(۸۰) قطبِ وقت السید عبدُ العزیز دبّاغ شاذلی انار اللہ برہانہٗ نے تحریر فرمایا۔

☆ دُرود شریف کی برکت سے راہبرِ طریقت مُرشدِ کامل "مل جاتا ہے یا وُہ سیّدنا[علہ] ابُو العبّاس خضر علیہ السّلام کی تربیت میں دے دیا جاتا ہے۔ جس سے وُہ منزلِ مُراد پا لیتا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۱) حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی یہ شان ہے آپ کی ہیبت سے دُشمن" جبکہ وُہ ابھی ایک ماہ کی دُوریِ مُسافت پر ہوتا" پر رُعب پڑ جاتا تھا۔ عاملِ دُرود شریف کو حضُور صلی اللہ علیہ وسلم" کے فیضان سے یہ شان ملتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اُس کا رُعب ڈال دیا جاتا ہے اور وُہ ہر قسم کے فتنہ سے محفُوظ کر دیا جاتا ہے۔ وُہ پناہِ خُداوندی سے امن اور سلامتی میں آ جاتا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۲) دُرود شریف پڑھنے والے سے تمام رُوئے زمین تا چوتھے آسمان " حجابِ رابع" تک کسوت اور پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں اور بندہ[علہ] وُہ کچھ دیکھتا ہے جو دُوسرے نہیں دیکھ پاتے

حالِ تو دانند یک یک مُو بمُو زانکہ پُر ہستند از اسرارِ ہُو

علہ ابریز شریف میں اپنا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ ابتدائے احوال میں کئی ایک بزرگوں کے پاس بارہ سال تک مارا مارا پھرتا رہا لیکن حصُولِ مقاصد نہ پا سکا۔ اچانک ایک روز ایک بیری کے درخت کے نیچے بیٹھے ہُوئے ایک شخص کو پایا۔ انھوں نے میرے احوال از خود ہی بیان کرنے شروع کر دیئے۔ میں سمجھا شاید یہ کوئی ولی کامل عارف باللہ ہے۔ حقیقت میں وہ خضر علیہ السّلام تھے۔ جنہوں نے طریقت میں میری دستگیری کی اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔

علہ مُفتیِ بلخ جناب علی قدس سرہٗ العلی سے اُن کی بیٹی نے فقہی مسئلہ پُوچھا کہ گلے تک قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کہا۔ ہاں دوبارہ وضو کرے۔ مُفتیِ بلخ کو رات خواب میں حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہُوئی تو فرمایا وضو نہیں ٹوٹتا جب تک مُنہ بھر کر قے نہ آئے مُفتیِ بلخ کہتے ہیں کہ میں نے یقین کر لیا کہ ہمارا فتویٰ حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۳) امامُ الطّریقت سرکار مجدِّدِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ کا ارشادِ گرامی :-

☆ دُرُودِ شریف عُروۃُ الوُثقٰی ہے۔ یہ اپنے خاصۃ تنویرُ القلوب و تسخیرُ الملوک سے نوازتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۴) نیز فرمایا۔ دُرودِ شریف اوصافِ باطنیّہ، ذِکر، شُکر اور صبر[۱] کا جامع ہے۔ ذِکر سے نُور شُکر سے نعمت اور صبر سے معیت خُداوندی ملتی ہے جو مقصودِ بندگی ہے اور پھر گُناہ سے محفُوظ کر دیا جاتا ہے۔ "یاد رہے درجۂ محفُوظ، مقامِ اولیاء ہے اور مقامِ تقویٰ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۵) مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْھُہٗ بِالنَّھَارِ ط شب کی نماز "تہجد[۲]" شب زندہ داران کو حُسن و وجاہت عطا کرتی ہے اور دُرود شریف اُن کے چہروں کو نُورٌ عَلٰی نُور بنا دیتا ہے روزِ قیامت اُن کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ اُس نور سے جو اُن کے چہروں پر تاباں ہوتا تھا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۶) حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ جن کی نگاہوں میں حُسنِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بس جاتا ہے وُہ غیر کے دیکھنے اور سُننے سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اور اُس کا دیکھنا یَنْظُرُ بِنُوْرِ

بقیہ حاشیہ

نگاہ میں ہوتا ہے اور مَیں نے قسم کھائی اب بے سوچے سمجھے فتویٰ نہ دوں گا۔" اَحسنُ الکلام فی فضائلِ الصَّلوٰۃِ وَالسَّلام"

[۱] اگر تقدیرِ الٰہی سے کوئی مُصیبت پہنچ جائے تو دُرود شریف کی برکت سے صبر کی توفیق ملتی ہے۔ اہلُ اللہ تو مُصیبت پر بھی لذّت محسوس کرتے ہیں کہ محبُوب کی طرف سے ہے ایک اللہ والے پر مُصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے لوگ تعزیت کے لیئے آئے تو فرمایا یہ مقامِ تہنیت ہے نہ مقامِ تعزیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط بمُصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے "یعنی مُصیبت میں گرفتار ہُوں معصیت "گناہ" میں نہیں۔ "رُوحُ البیان"

[۲] غوثُ الاولیاء نے فرمایا مجھے میرے مُرشدِ اکمل نے مملکتِ نیم شبی کا شہنشاہ بنا دیا ہے یعنی تہجد گزار۔ اب مجھے سُلطنتِ نیمروز کی حاجت نہیں۔ دُنیا و آخرت میرے در کی لونڈیاں ہیں۔

اللہ سے اور اُس کا ہر کام بتوفیقِ اللہ سے ہو جاتا ہے اور پھر وُہ ذکرِ محبّت دُرود شریف کے جلووں میں گُم ہو جاتا ہے تو فنائی الرّسول سے فنا فی اللہ کی منزلِ مقصود پا جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۷) دُرود شریف پڑھنے والا مُستجابُ الدّعوات[علہ] بن جاتا ہے اُس کی دُعا سے مُقلّبُ القلوبِ وَالاَحوال اُس کی بُری تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ تو شقاوت سعادت سے بدل جاتی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۸) دُرود شریف تمام آفات اور مُہلکاتِ ارضی و سماوی کا حصنِ حصین مضبوط قلعہ[ہ] ہے۔ مانندِ مُرشدِ کامل۔ کہ وُہ اپنے مُرید صادق کی ایمانی کیفیات، عرفانی تجلیات کا قلعہ ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۹) دُرود شریف قبولیت میں سریعُ الاثر، اکسیرِ اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے اور انسانی زندگی کے لیئے بہت بڑا تحفّظ اور تمام گناہوں کا کفّارہ اور کثافتِ انسانی کا مُزکّی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۰) روزِ قیامت دُرود شریف پڑھنے والا لواءُ الحمد کے سایہ میں ہوگا اور سرکار مولائے کائنات علی مُرتضےٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ آبِ کوثر اُسے اپنے دستِ مُبارک سے پلائیں گے اور پھر وُہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آبِ کوثر دُرود شریف کے فیضان کا ایک قطرہ ہے۔

اِک نبی کے ہاتھ سے اِک علی کے ہاتھ سے — کوثر و سلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو
ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام — دستِ حسن و حسین سے اور ملیں گے جام دو

صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

ہ دُرود شریف مفاجاتِ مصائب و ابتلاءِ مصائب کا حصار ہے۔

علہ امامِ ربّانی سرکار مجدّدِ الفِ ثانی نے اپنے شہزادگاں کے اُستادِ مکرّم سرکار محمد طاہر بندگی قدس سرہما الرحمانی لاہوری کی تقدیر دُعا سے بدل دی اور کاتبِ تقدیر نے اُن کی پیشانی سے شقاوت کا داغ مٹا کر سعادت کا نور بھر دیا اور نگاہِ ولایت سے ولیِ کامل اکمل بنا دیا۔ نیز سرکار بہاؤ الدّین زکریا مُلتانی کی ایک خادمہ کی تقدیر بابا فریدالدّین گنجشکر علیہما الرحمۃ نے ایک لمحہ میں بدل دی تو انھوں نے عرض کیا اے اللہ عزّ اسمہٗ! میں نے چالیس سال اس کے لیئے دُعا کی قبول نہ ہوئی۔ لیکن تُو نے فرید کی دُعا سے ایک لمحہ میں تقدیر بدل دی فرمایا ہاں فرید نے چالیس

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۱) ہر شئی کے لیئے ایک طہارت ہے، نماز کے لیئے طہارت وُضواور گناہوں کے لیئے طہارت توبہ اور احساسِ گناہ سے ندامت کے آنسو ہیں اور قلب و رُوح کی طہارت دُرود شریف ہے۔ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ سورۃ الانعام ۱۲۱ سے طہارت کُلّی نصیب ہوتی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۲) مومن کو کثرت دُرود شریف کے بعد مُراقبہ اور مُکاشفہ سے وہ نورِ فراست عطا ہوتا ہے جس سے اُمورِ عجیبیہ اور اسرارِ غیبیہ کو دیکھتا اور ہر آن اِنشراحِ صدر کا ظہور ہوتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۳) دُرود شریف کی برکت سے یومُ الوعید "قیامت کا دِن" یومُ المزید بن جائے گا اور وہ ظلِ عرشِ الٰہی میں مَوردِ الطافِ الٰہی ہو گا۔ یہ سب سے بڑا اکرام و انعامِ الٰہی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۴) دُرود شریف پڑھنے والا فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ؕ[۱] کی تصویر بن جاتا ہے اور اُس کی حیات و ممات دونوں پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہو جاتے ہیں۔ دُرود شریف کے نور سے آنکھ، کان، زُبان، دِل، سینہ، جسم و جان پاک ہو جاتے ہیں اور اسرارِ الٰہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اُس کی زُبان مُعجز بیان اور کاشفِ اسرارِ نہاں بن جاتی ہے[۲]

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند　　گر نہ بینی سرّ حق مارا بخند

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۵) روزِ ازل کے میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ[۳] کا ایفاء دُرود شریف سے
سورۃ الاعراف ۱۷۲

بقیہ حاشیہ

سال وہی کیا جو میری رضا تھی تو میں نے اُسے مستجابُ الدعوات بنا دیا اب وہ جو کہتا ہے وہ مانتا ہوں تاکہ میرا بندہ فرید راضی ہو۔ مُرشدِ اکمل کی رضا، اللّٰہ ربُّ العزّت کی رضا کی علامت ہے۔

؎ اَلْقُلُوْبُ بَيْنَ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُصَرِّفُهَا كَيْفَ يَشَآءُ ؕ دلوں کا پھیرنا رحمان کے دستِ قدرت میں ہے۔

[۱] پ ۱۴ سورۃ النحل آیتِ کریمہ ۹۷ تو ضرور ہم اُسے عطا کریں گے پاکیزہ زندگی۔

[۳] روزِ ازل میثاقِ اَلَسْت کی دستاویز تیار کر کے امانتاً حجرِ اسود میں رکھ دی گئی جب وہ حجرِ اسود کو بوسہ

[۲] اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ۔　　"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

ہوتا ہے۔ حامل درود شریف کو حجرِ اسود کا بوسہ زندگی میں لازماً نصیب ہوگا۔[1]

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۶) درود شریف بکثرت پڑھنا کاملُ الایمان ہونے کی علامت ہے۔ تارکُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلام ناقصُ الایمان اور منکر عدیمُ الایمان ہوتا ہے اور وہ حکیمُ الاُمّت نہیں ہوسکتا۔ علامہ اقبال[1] مرحوم سے کسی نے پوچھا آپ نے حکیمُ الاُمّت کا مرتبہ کیسے پایا تو جواباً کہا کہ میں نے نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر گن کر دو کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے۔ "ماشاءَ اللہ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۷) درود شریف کا ثواب حجِ مبرور اور اس کی عطا زیارتِ رسولِ مقبول ہے پھر وہ نظارۂ جمالِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں محو رہتا ہے۔ جو بہت بڑی سعادتوں کا متضمن ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۸) اعظم منافعِ دنیویہ اور مقاصدِ اخرویہ حصولِ غفران، وصولِ رضوان کا بہترین ذریعہ[2]

[1] حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم، ریاض الجنۃ، جنت کے ٹکڑے ہیں۔ اور جنت درود شریف کے نور سے

بقیہ حاشیہ

دیتا ہے تو وہ زبان سے بلند آواز سے درود شریف پڑھتا ہے۔ اس کا یہ درود شریف پڑھنا ایفائے عہد کی دلیل ہے حجرِ اسود اس لیے چوما جاتا ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں چوما تھا۔

[1] آپ اس زمانہ کے مشہور اسلامی فلسفی ہوئے ہیں جنہوں نے شاعری کے ذریعہ امتِ مسلمہ کے دلوں کو قرآن کی طرف پھیر دیا اور اپنے کلام سے قرآن پاک کے مفاہیم اور حکمتوں سے مسلم قوم کے دلوں کو پُر تاثیر انداز میں عشقِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے گرمایا اور جذبۂ مسلمانی کو بیدار کیا۔ اور آپ فنا فی العشق اور مقامِ قلندری پر فائز المرام تھے۔

[2] درود شریف جنتُ الفردوس کی کنجی ہے۔ مالکُ الملک شہنشاہِ قدیر جل مجدہٗ الکریم نے اپنے نائبِ اکبر خلیفۂ اعظم شاہِ لولاک صلی اللہ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم کو اپنے رحمت کے خزانوں کی کنجیاں عطا کیں۔ جس کے ہاتھ میں کنجی ہو، تو قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جب چاہے کھولے۔ آپ ماذونِ مطلق، مختارِ کل عند اللہ، قاسم و متصرف خزائن اللہ ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کی اجازت و اعانت کا یہ بیان شافی، برہان کافی اور عنایت بے غایت کی دلیل وافی ہے۔ واللہُ الموفِّقُ والمُعِیْنُ وبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وصَلَّی اللّٰہُ علٰی سیّدِنا مُحَمَّدٍ حَقَّ قَدْرِ جُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

حقیقت ہے اصل ایمان کلمہ طیبہ ہے اور اس کا تاج بسم اللہ شریف اور لباس درود شریف ہے۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

دُرود شریف ہے اور دُرود شریف کی برکت سے دخُولِ جنّان اور رضاءِ رحمان ملے گی۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۹) حدیث الحبیب علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام ط

☆ سیدالانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد کی خدمتِ اطہر میں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا تھا اور وہ بہت مقرب فرشتہ تھا عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے ربِ کریم سے اجازت لی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت بھی کروں اور صلوٰۃ و سلام بھی عرض کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقرب فرشتے تیرا کیا کام ہے اور تیری کتنی طاقت ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرا کام اللہ رب العزت کی تسبیح و تہلیل ہے اور مجھے اس ذکر کی برکت سے ربِ تعالیٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر میں چاہوں تو طرفۃ العین

☆ یعنی آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام آسمانوں کے تارے گن سکتا ہوں"

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام درختوں کے پتے گن سکتا ہوں "

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے قطرات گن سکتا ہوں۔

☆ اور ربِ کریم نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر مسرت اور خوشی کے آثار تھے۔ فرشتے نے عرض کیا یارسول اللہ علیک اَلفَ صَلوٰۃٍ وَّ اَلفَ اَلفِ سَلَامٍ میں باوجود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی بھی لگا رہوں تو اُس شخص کے ثواب کو نہیں گن سکتا جس نے آپ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھا ہو۔ فَطُوْبٰى لَهُمْ وَبُشْرٰى مُبارک اور بشارت[1] ہو جو ہمہ تن دُرود شریف

بقیہ حاشیہ

مسئلہ:- اگر سلیمان علیہ السلام شہزادی بلقیس کو خط میں بسم اللہ شریف نہ لکھتے تو وہ کبھی حاضرِ خدمت نہ ہوتی۔ مؤلف

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ط

[1] بشارت ہی بشارت اور مژدہ ہی مژدہ، نہ خوفِ ماضی نہ غمِ عقبیٰ، اُن کا قال دُرود شریف اور اُن کا حال صاحبِ دُرود شریف ہر حال میں اپنے مولیٰ کریم پر راضی اور رسول کریم اُن پر راضی، نہ خوف اور نہ

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

میں مصروف اور سعادت لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (یونس ۶۲) کے مژدہ سے بہرہ ور ہیں۔ درود شریف کے فضائل و فوائد نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ میں اتنے کثرت سے بیان ہوئے ہیں کہ انسانی وسعت اور ملائکہ نوری کی طاقت سے اُن کا حصر کرنا اور لکھنا ناممکن ہے۔ یہ ننانوے فضائل جلیلہ و فوائد جمیلہ درود شریف بمطابق ۹۹ اَسْمَآءُ اللّٰہِ الْحُسْنٰی جَلَّ وَعَلَا

۹۹ اَسْمَآءُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم اور ۹۹ اَسْمَآءِ پاک قرآن مجید اور ۹۹ اَسْمَآءِ مبارکہ

بلدۃ آمینہ المدینۃ المنورہ تحریر کئے گئے ہیں۔ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی ط"

☆ ابوذکریا یحییٰ امام صرصری علیہ الرحمۃ القوی نے اپنے قصیدہ میں کیا عمدہ فرمایا ہے علہ

قَلِیْلٌ لِّمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطُّ بِالذَّھَبِ
عَلٰی وَرِقٍ مِّنْ فِضَّۃٍ اَحْسَنُ مِنْ کُتُبِ
وَاَنْ یَّنْھَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ
قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْجِثِیًّا عَلٰی رَکَبٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ
وَمِیَاہِ الْبِحَارِ وَقَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆
ہر مرض کی دوا ہے درود شریف — دافع ہر بلا ہے درود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اُس کی — ہے عجب کیمیا درود شریف
اَے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے — بر درِ مصطفیٰ درود شریف
توشۂ راہ آخرت کیجے — کافیؔ بے نوا کو درود شریف

مولانا کفایت علی کافی رامپوری علیہ الرحمۃ الباری

بقیہ حاشیہ

عم یہ نشانِ ولایت ہے۔ قال میں مصروف و مشغول اور حال میں ہمہ تن مستِ الست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (سورۃ الجمعۃ ۴) ○ یہ عطیہ ذوالمنن درود شریف کی برکت کا ہے۔

علہ مدحِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں سے یہ بھی قلیل ہے کہ اعلیٰ خوشنویس چاندی کی تختی پر سونے کے پانی سے خوشخط لکھتے رہیں۔ صاحب شرف لوگ درود و سلام سُن کر صف بصف تعظیماً ہاتھ باندھ کر سروقد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یا وہ اپنے گھٹنوں پر دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضری حریمِ رسالت

صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وسلّم

بُود در جہاں ہر کسے را خیالے مرا از ہمہ خوش خیالِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم
شود پاک معصوم کلی گناہگار کہ در خواب بیند جمالِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنِ پاک پ ۵ سورۃُ النِّسَآء آیتِ کریمہ ۶۴

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے پناہِ من حریمِ کوئے تو من بہ اُمیدے رسیدم سوئے تو

○ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یہ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو ہے۔

اِذْ عمومِ مطلق کیلئے اور ھُم ضمیر جمع غائب یعنی اکنوں تا قیامِ قیامت میرے پیارے محبوب کے اُمتیو! جب تم صغیرہ یا کبیرہ گناہ یا کفر، شرک سے "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (سورۃ لقمان ۱۳) ○ اپنی جانوں پر ظلم کر لو تو اے مکّہ معظمہ والو! تم بھی اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ جا کر میرے محبوب پاک کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور صلوٰۃ و سلام کے بعد طلبِ مغفرت کے لئے عرض کرو۔

سَیِّدِیْ اَنْتَ حَبِیْبِیْ وَطَبِیْبِ قَلْبِیْ آمدہ بسوئے تو قُدسی پے درمانِ طلبی
چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر اے قریشی لقبی، ہاشمی و مُطّلبی

ع۱ بابُ السّلام سے داخل ہو اور نفل شکرانہ ادا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے نہایت عاجزی اور انکساری سے غلامانہ انداز سے حاضر ہو اور پھر مواجہہ شریف کے سامنے نگاہیں جھکا کر ہیبت اور جلال کو اپنے اوپر طاری کر کے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ ہاتھ باندھ کر "نماز کی طرح" کھڑا ہو اور ذاتِ پاک "ادب و ہوشش"

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

میرا محبوب بھی تمہارے لیئے اپنے ہاتھ اُٹھا دے تو تُم توبہ قبول کرنے والے سے ارادہ عتابِ عذاب سے رجوع کرنے والا اور صفتِ "رحِیمًا" سے توبہ قبول کرنے کے بعد رحم فرمانے والا پاؤ گے ۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسُول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت بخشش کا ذریعہ ہے۔ حیاتِ طیّبہ میں بھی اور مماتِ طیّبہ میں بھی۔ اور محبّت و ادب کے بھرے انداز سے کہے "یا رسُولَ اللہ یا حبیبَ اللہ" ﷺ آپ نے جو فرمایا ہم نے سُنا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (سورۃ البقرۃ ۲۸۵) اور جو آپ پر نازل ہُوا اُس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بفضلِہٖ و بتوفیقِہٖ تعالیٰ حاضرِ خدمت ہو گیا ہُوں ۔

○ جَآءُوْكَ یہ آیتِ کریمہ کا دوسرا جزو ہے۔ اِس کے دو معنیٰ ہیں۔

۱۔ حقیقی معنیٰ :۔ المدینۃُ المنوّرہ جا کر حاضرِ بارگاہِ محبُوب ﷺ ہو جاؤ۔ اللہ عزّاسمُہٗ نے قرآنِ عزیز کے پیغام سے خود گُناہ گاروں کو اپنے حبیب پاک شاہِ لولاک ﷺ کے دربارِ پاک میں بُلایا اور کریموں کی شان کے یہ خلاف ہے کہ خود اپنے دَر پر بُلا کر سائلوں کو رد کریں۔ زائر کے لیئے اِس معنیٰ میں اشارت بھی اور بشارت بھی ہے

مُجرم بُلائے جاتے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے دَر کی ہے

☆ بارگاہِ کریمی میں حاضر ہونے والے زائرین کو اگر دورانِ سفر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کبھی حضرت خضر علیہ السّلام خدمات بجا لاتے اور کبھی رضوانِ جنّت اور کبھی اپنے غلاموں کو نہ بھُولنے والے آقا ﷺ خود تشریف لاتے ہیں۔ یا رجالُ الغیب کو بھیج دیا جاتا ہے

☆ حضرت ابراہیم خوّاص علیہ الرحمۃ (وصال سنہ ۲۹۱ ہجری) فرماتے ہیں مجھے سفرِ المدینۃ المنوّرہ میں سخت پیاس لگی اور شدّتِ پیاس سے غش کھا کر گر پڑا اور ناگاہ کسی نے میرے مُنہ میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی ڈالا۔ اُس کی ٹھنڈک سے میرا سینہ اور آنکھیں ٹھنڈی ہُوئیں تو میری آنکھ کھُل گئی تو دیکھا

ے فقیر سرتاپا تقصیر غفرلہ المولی القدیر کا ذاتی مُشاہدہ اِس پر شاہد ہے"۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

بقیہ حاشیہ

کی قدر و منزلت اور حریمِ رسالت کی جلالت کو دل میں حاضر کرے تا کہ خشیّت طاری ہو گریہ و زاری سے صلوٰۃ و سلام عرض کرے آواز نہ بلند ہو نہ مدھم اور پھر شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حاضری دے کر سلام عرض کرے۔ ۱۲ منہ

٦

کہ ایک نہایت خوبصورت مرد کہ ایسا آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ گھوڑے پر سوار سبز لباس اور عمامہ باندھے اور اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا۔ جس سے اُس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے پیچھے سوار ہوجاؤ تو تھوڑی دیر بعد مجھ سے فرمایا وُہ سامنے دیکھو مدینہ منوّرہ ہے۔ اُترو اور سیدھے چلے جاؤ اور جب بارگاہِ رسالت میں پہنچو تو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ رضوانِ جنّت سلام عرض کرتا ہے۔ "حیٰوۃ الحیوان"

"حضور مولیٰ الملوین مُغیثُ الدّارین صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے مہمانوں کی امداد فرماتے ہیں" [۱]

☆ اَلشیخ ابُوعبداللہ نعمان علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ میں دورانِ سفرِ مقدس اپنے قافلہ سے بچھڑ گیا اور مجھے چٹیل میدان میں سخت خوف اور دہشت محسوس ہُوئی لیکن چل پڑا۔ خوف و ہراس سے پیاس کی شدّت نے آگھیرا اور میں زندگی سے مایُوس ہو کر موت کے لیئے تیار ہوگیا تو میری زُبان سے اِس بیقراری کے عالم میں نکلا۔ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ اَنَا مُستَغِیثٌ بِکَ " صلی اللہ علیک وسلم " یا محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیک وسلم میں آپ سے فریاد چاہتا ہُوں یہ الفاظ میری زُبان سے نکلے ہی تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا تو میرا سارا خوف و ہراس، غلبۂ پیاس اور گھبراہٹ دُور ہوگئی اور مجھے اپنے ساتھ سوار کرکے قافلہ تک پُہنچا دیا اور میں فرطِ مُسرّت سے دُرود شریف پڑھنے لگا اور جاتی دفعہ فرمایا۔ "جو کوئی ہمیں پکارتا اور فریاد کرتا ہے تو ہم اُسے محرُوم نہیں رکھتے" پھر میں سمجھا کہ آپ میرے آقائے کونین "ماوائے ملوین" صلی اللہ علیہ وسلم "تھے اور مجھے سخت افسوس ہُوا کہ میں دست بوسی اور قدم بوسی نہ کرسکا اور جب غور سے دیکھا تو آپ کے چہرہ کے نُور سے سارا جنگل چمک رہا تھا۔ "نُزہتہ النّاظرین"

اگر ہو جذبۂ کامل تو اکثر ہم نے دیکھا ہے ۔۔۔ وُہ خود تشریف لاتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے
محمّد مصطفٰے کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں ۔۔۔ جو بن پانی بھی تر رہتے ہیں مُرجھایا نہیں کرتے

۲۔ حُکمی معنیٰ :۔ عِندَکَ [۲] جَآءُوا فِی المَدِینَۃِ نہیں فرمایا اگر یہ فرمایا جاتا

قلبی روحی ذہنی

[۱] ایسے ہزارہا واقعات ہادیِ سُبُل فخرِ رسل مولائے کل علیہ اَلف صلوٰۃ وَاَلف سلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے منسوب ہیں۔
[۲] روضۂ مُطہّرہ کے قریب ہو یا کہیں دُور ہو۔ یہ قُرب اور بُعد دُرود شریف پڑھنے والے کے لیئے "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

تو اہلِ مدینہ منوّرہ یا صاحبِ ثروت لوگ ہی اتنا دُور دراز کا سفر کر کے وہاں مدینہ منوّرہ بارگاہِ رسالت میں پہنچتے اور یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ فقراء اور مساکین جن سے حضور "ﷺ" کو پیار ہے محروم رہتے۔ جَآءُوْكَ فرما کر بتا دیا کہ جب بھی تم بارگاہِ محبوبی میں حاضر ہونا چاہو تو ادبًا، دو زانو بیٹھ کر میرے محبوب "ﷺ" کی بارگاہِ رحمت کے نظارۂ جمالِ باکمال کا تصور کر لیں تو تم جہاں کہیں بھی ہوگے میرے محبوب "ﷺ" کی حضوری میں ہوگے۔

☆ نورِ احمدی اور جلوۂ محمدی "ﷺ" کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر پرتَو افروز ہے اگرچہ آپ کا وجودِ سیّدالوجود "ﷺ" مدینہ منوّرہ میں جلوہ افروز ہے اور یہی وُہ خاکِ پاک ہے جس کے عنصرِ شریف سے بدنِ لطیف بنا اور یہی وُہ سرزمین مبارک ہے جہاں ربِّ کریم اپنے محبوب کے غلاموں کو بُلا رہا ہے۔ تم بھی قریب ہو جاؤ۔ حاضر بارگاہِ بیکس پناہ ہو جاؤ۔ اِس درِ پاک اور آستانۂ اقدس میں آجاؤ جو ربّ العلمین کی ہی بارگاہ ہے۔ جہاں کہیں بھی ہو اُن کی طرف متوجہ ہو جاؤ کہ قلبِ مومن اُن کی جلوہ گاہِ ناز ہے۔ مومن تو اپنے ہیں۔ یہاں تو غیر، اپنے اور بیگانے بھی یگانے بنتے ہیں ؎

؎ درود شریف رابطۂ قلبی، تعلقِ باطنی سے قرب و بُعدِ زمانی و مکانی کے فاصلے مٹا دیتا ہے الخ

بقیہ حاشیہ

نہیں حضور "ﷺ" کی ذاتِ مقدسہ تو بمطابق آیتِ کریمہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۃ الاحزاب ۶) ہر مومن کو اُس کی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہے " نیز یہ نزدیک و دُور، اکناف و اطراف، زمان و مکان کی قیدیں عالمِ خلق کے لیئے ہیں نہ کہ عالمِ امر کے لیئے۔ چونکہ رُوحِ اقدس "ﷺ" رُوح الارواح ہے قرب و بُعد کی قید سے کیوں کر مقید ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ درود شریف بلند آواز سے ہو یا آہستہ، قلب ہو یا زبان سے اقطارِ زمین میں ہو یا افصائے ملکوت میں، غار میں ہو یا پہاڑ میں۔ افریقہ کے جنگلوں میں ہو یا امریکہ کے شہروں میں، مُلک ایشیا میں ہو یا یورپ میں۔ علاقہ چین میں ہو یا جاپان میں، فرش پر ہو یا عرش پر، فضا پر ہو یا تحت الثریٰ میں حضور سیّدِ عالم "ﷺ" مومن کے درود شریف کو بنفسِ نفیس سُنتے ہیں اور شانِ رحمت سے جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سُننا یا نہ سُننا انسان کے اپنے احوال پر منحصر ہے۔ یہ سب مقامات حکمی معنی میں داخل ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ۔

۱۰

بخدا خدا کا یہی ہے در اور نہیں کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کروں مدح اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
مَیں گدا ہُوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں "اعلیٰحضرت بریلوی"

○ خدائے مالکُ المُلک نے محبوب کو سب کچھ عطا فرما کر اپنی ساری خدائی کو اِس دَر پہ لا ڈالا اور اُدھر اپنے محبوبِ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "سے فرمایا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ؕ عہ محبوب!" صلی اللہ علیہ وسلم "سائل کو جھڑکنا نہیں ناراض نہ ہونا خواہ وُہ کیسے ہی گُناہ گار کیوں نہ ہوں اور اگر آپ نے جھڑک دیا تو محبوب! پھر یہ بیچارے کہاں جائیں گے۔ اِس دَر کے علاوہ کونسا دَر ہے جہاں جائیں محبوب تیری بارگاہِ کریمی میں ہر حاضر ہونے والا تیری طرف سے مغفرت سے دامنِ مُراد بھر کر جائے۔ کہ درِ محبوب درِ معبود ہے ؎

بکہفِ رحمتم پرور ز قطمیرم منہ کمتر،
سگے درگاہِ سُلطانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم
رضائیت سائلِ بے پر تُوئی سُلطانِ لَا تَنْھَرْ
تُہا بہر ازیں خوانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

○ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ربِ غفور سے اپنے گُناہوں کی بخشش میرے محبوب کے رُوبرُو مانگو تو اُس پر میرے محبوب بھی اپنے لبِ اعجاز ہلا دیں۔ تمہاری درخواستِ اِستغفار پر آمینِ مُصطفٰے کی مُہر لگ جائے تو میری شانِ تَوَّابًا تمہارے توبۃُ النصُوح کے بعد ہر قسم کے گُناہ مُعاف فرما کر پاک صاف کر دے گی تو پھر دوسری وصف رَحِیْمًا کا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ ؕ عہ سے ظہُور ہوگا۔ شَر، خیر۔ غم، خُوشی اَلَم، مسّرت اور نار، نُور بن جائیگی اور تمہارے گُناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گی یا یہ ؎ دُنیا وَمافیہا اور اُخروی سعادتیں درُود شریف سے توفیقِ الٰہی کے ظہُورات اور قدرتِ الٰہی کے عطیّے ہیں۔ الخ

عہ پ۳۰ سورۃُ الضُحٰی آیتِ کریمہ ۱۰ اور "سائل" جو مانگنے آئے اُس کو مت جھڑکئے
عہ۲ پ۱۹ سورۃُ الفُرقان آیتِ کریمہ ۷۰ تو یہ وُہ لوگ ہیں بدل دیگا اللہ تعالیٰ اُنکی برائیوں کو نیکیوں سے۔

معنی آئندہ نیکی کی ہی توفیق ملے گی یا تم سے بدی کا فیوز ہی کھینچ دیا جائے اور اگر تم شقی تھے تو سعید بن جاؤ گے اگر جہنمی تھے تو جنت کی بشارت لے کر جاؤ گے۔

○ اس آیتِ کریمہ میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے۔ اقرارِ گناہ[1]۔ حاضری بارگاہِ رسالت مآب[2] صلی اللہ علیہ وسلم، استغفارِ معاصی[3]، طلبِ شفاعت[4] یا استغاثہ، بشارتِ[5] مغفرت اور شانِ غفورٌ رحیمٌ کا مژدہ "الحمد للہ ثم الحمد للہ" اُمتِ مسلمہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور بعد مماتِ طیبہ میں بھی یہی وطیرہ ہے اور جو مانگا ملا۔ جو چاہا، پایا۔

☆ سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ فرماتے ہیں۔ "صحیح البخاری"

○ میں سحری کو وضو کرایا کرتا۔ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا سَلْ[ع1] مَا شِئْتَ جو چاہے مانگ؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وَاَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ میں آپ سے جنت میں آپ کی سنگت مانگتا ہوں۔ فرمایا اَوْغَیْرَ ذٰلِکَ کچھ اور بھی مانگ لو۔ عرض کیا بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رفاقت فی الجنت تو تجھے عطا کر دی اگر کچھ اور بھی چاہتے ہو تو مانگ لو تو بصد آداب عرض کیا عَلَیْکَ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! بس مجھے یہی کافی ہے تو معطیِ جنت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ کَثْرَۃَ السُّجُوْدِ کثرتِ سجود کیا کرو۔ ؎

تجھ کو تجھی سے مانگ لی ساری کائنات ۔۔۔ مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں

تیرے کرم سے بے نیاز کونسی شئی ملی نہیں ۔۔۔ جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

9

[ع1] سَلْ مطلق فرمایا بمقصود، مدعا متعین یا مقید نہیں فرمایا تو ثابت ہوا کہ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَآءُ مَا یَشَآءُ کی شان والے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم "بعطاءِ الٰہی مختارِ کل ہیں۔ جس کو جو چاہیں باذنہٖ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ نیز سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہیں۔ ۱۔ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے تو یہ لَا ہُوا۔ ۲۔ شرط پر ٹال دے اگر ہمارے پاس ہُوا تو دیں گے یا اگر تم نے یہ کام کیا تو دیں گے۔ بارگاہِ محبوب میں یہ دونوں صورتیں نہیں للہٰذا ہم غلاموں کو امید واثق ہے۔ ہم جو مانگیں گے لیں گے، جو چاہیں گے پائیں گے ان شاء اللہ الرحمٰن اس در سے رب ملتا ہے۔ سلعہ غالیہ جنت تو ادنیٰ چیز ہے۔ ۱۲ منہ سلمہٗ ربہٗ ط

☆ کہ معلوم مے شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر چہ خواہد وہر کرا خواہد باذنِ پروردگار بدہد۔ جَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرَ الْجَزَآءِ وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط "اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح ط

احادیثِ مبارکہ :۔ رَواہُ الحاکِم فی مُستدرکہٖ علی الصحیحین ط

☆ مروی ہے کہ سیدۃ النساء العٰلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبرِ اطہر پر حاضر ہوتیں تو تعویذِ مبارک کو ہاتھ سے مَس کر کے مٹی کو چہرے پر ملتیں اور درود شریف پڑھ کر اشتیاقِ ادب سے تربت شریف سے لپٹ کر بوسہ دیتیں اور رُو رُو کر یہ اشعار عرض کرتیں ؎

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ ۔۔۔ اَنْ لَّا يَشُمَّ مُدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

خاک پاک تربتش فائق تر از مشک و گلاب
مژدہ آنکس را کہ بوئید یا ببوسد آں تراب

☆ ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ مصطفوی " روضۂ اطہر" میں حاضر تھے اور قبرِ انور پر سر رکھ کر اور سر منہ لپیٹے مراقب تھے کہ گورنر مروان آیا اور آپ کی گردن کو جھنجھوڑ کر کہنے لگا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ط" آپ نے نگاہ اُٹھا کر حقارت سے گورنر کو دیکھا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں اے مروان! فَقَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَمْ اٰتِ اِلَى الْحَجَرِ ط تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حضوری میں آیا ہوں۔ پتھر کے پاس نہیں۔ مروان یہ سُن کر جل بھن کر چلا گیا۔ " سُنن الہدیٰ فی متابعۃ المصطفےٰ جامع ازہر مصر"

☆ الشیخ ابو عمر محمد بن عبداللہ العتبی[1] علیہ الرحمۃ :۔ میں حضور ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ قبرِ انور کی خاک اپنے سر پر ڈالی اس طرح اپنے گناہوں سے اظہارِ ندامت کیا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ " ﷺ " جو آپ نے فرمایا ہم نے اسے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اور آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا (سورۃ النساء ۶۴) "اِلٰى آخِرِهٖ" پڑھی کہ میں آپ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور آپ سے شفاعت چاہنے کے لیئے حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ اپنے ربّ جلّ شانہٗ سے میرے گناہوں کی معافی کرا دو اور

[1] مشہور اولیاء و متقدمین، امام شافعی کے اساتذہ کرام سے ہیں۔" مؤلف"

۱ کتنی تعجب انگیز بات ہے کہ جس نے بھی آپ " ﷺ " کی تربتِ پاک کو سونگھا تو اب وہ آئندہ، زندگی بھر دوسری خوشبوؤں کو نہ سونگھے گا

پھر گریہ کناں نہایت عجز و انکساری سے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے ؎ ل

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُہٗ　　فَطَابَ بِطِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

نَفْسِی الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ　　وَفِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ　　عَلَی الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

وَصَاحِبَاكَ وَلَا اَنْسَاھُمَا اَبَدًا

مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ　　"ابوالطیب المقدسی علیہ الرحمۃ"

ھَتَفَ ھَاتِفٌ اِنَّا غَفَرْنَا لَكَ لِھٰذَا الْاَبْیَاتِ تو ہاتف غیبی سے آواز آئی جا ہم نے تیری بخشش کر دی "بقول شارح اللہ عتبی الشافعی" جب وہ اعرابی چلا گیا اور مجھے وہیں پر اونگھ آگئی تو میں نے حضور سید الشافعین "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خواب میں زیارت کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے عتبی! اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے خوشخبری دو کہ اللہ کریم نے تیری مغفرت فرما دی۔　"ذکرہ ابن عساکر ابوالقاسم علی الدمشقی فی تاریخہ"

○ اس آیت کریمہ سے اکابر علمائے امت، اعاظم مشائخ ملت، سلف تا خلف نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومہم نے یہ اسرار و حکم اخذ کئے ہیں ؎

☆ اولاً :- اللہ رب العزت کے حکم سے برائے حاجت برآری بارگاہِ رسالت میں جانا اور آپ سے توسل، تشفع، نداء، استغاثہ کرنا مشروع بطریق اولیٰ ہے اور امتِ مسلمہ کا اس پر عمل ہے۔

☆ ثانیاً :- شفاعت اور مغفرت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ سے ہی ملتی ہے۔

☆ ثالثاً :- یہ حکم حضوری اہلِ حرم، اہلِ عرب و عجم سب کے لئے ہے۔

؎ استعاذہ، استجارہ، استعانت میں مبدأ فیاض حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پاک کو جانے ادب سمجھے۔

ل اے بہترین ان سب جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں ہیں آپ کی پاکیزگی سے پہاڑ اور ٹیلے پاکیزہ اور معطر ہو گئے
میری جان اس قبر پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرمائیں اس میں عفت ہے، جود ہے کرم ہے۔
آپ وہ شفیع ہیں جن سے شفاعت کی امید کی گئی پل صراط پر جب قدم ڈگمگائیں گے۔
اور آپ کے دو ساتھی جن کو میں کبھی نہیں بھولا میری طرف سے ان پر سلام ہو جب تک قلمیں چلتی رہیں۔

☆ رابعاً :۔ مدینہ منورہ نہ جانا بلکہ جانے والوں کو روکنا شقاوت کی واضح علامت ہے۔

☆ خامساً :۔ مقبولانِ بارگاہ کی قبور پر جانا جاءُوکَ کے حکم میں داخل ہے۔

○ حدیث الحبیب علی مصدر ہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ (سلام پھیلاؤ) اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ سلام میں پہل فرماتے تھے۔ "تحفہ" سلام تحیت مصافحہ معانقہ سب پر مشتمل ہے۔ جملہ مومنین کے سلاموں اور استغاثوں کا جواب دیتے ہیں

بر محمد رسانم صلوٰۃ و سلام آں شفیع امتاں یوم القیام "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ سیدنا خبیب بن عدی بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر انصاری کو مقام تنعیم "مکہ معظمہ" میں کفار (سنہ ۴ ہجری بوقت سحری) پھانسی دینے لگے تو آپ نے نہایت ادب سے رسول پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو سلام عرض کیا۔ اس وقت آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سحری کا وضو فرما رہے تھے فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ تو اُمُّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے؟ فرمایا میرے خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے دار پر چڑھایا تو انہوں نے مجھے سلام بھیجا یہ اُن کے سلام کا جواب ہے اور فرمایا اے خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبلہ کی طرف منہ کرلو تو آپ نے سن کر تعمیلِ ارشاد کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اپنا رخ پھیر لیا اور فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کہتے ہوئے جانِ مشتاق، جان آفریں کے سپرد کر کے شہید ہو گئے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را مرزا مظہر جانِ جاناں

☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت میں حاضر تھے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" (وصال سنہ ۸ ہجری) نے سر مبارک اُٹھا کر وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ فرمایا حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کو جواب سلام دیا ہے فرمایا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ ادھر سے گزرے انھوں نے سلام عرض کیا۔ تو میں نے اُن کے سلام کا جواب دیا ہے ؎

السلام اے قیمتی تر گوہر دریائے جود — السلام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود
صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخر کرام — لوئے کہ آید یک علیکم در صد سلام

☆ طبرانی نے معجم صغیر میں لکھا ہے ایک رات سحری کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے وضو کرتے وقت تین بار فرمایا لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ " حاضر ہُوا حاضر ہُوا پہنچا پہنچا تو سیدہ اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے۔ فرمایا مکّہ معظمہ میں راجز بنی کعب پر مشرکین نے حملہ کر دیا ہے وُہ مجھے مدد کے لئے پکار رہے ہیں تو میں نے اُن کا جواب دیا ہے۔ یہ خبر عن الغیب فتح مکّہ معظمہ پر منتج ہُوئی۔

○ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ یہ آیتِ کریمہ کا تیسرا، چوتھا جزو ہے

☆ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی اُن کی شفاعت کریں یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعائے بخشش پر ہی اللہ تعالیٰ کی صفت "توّاباً رحیماً" کا بدرجہ کمال ظہور ہو گا

استغفار :۔ قرآنِ پاک پ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۱ - ۲

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ[1]	بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے

شانِ نزول :۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یکم ذی قعدہ سنہ ۶ ہجری المقدسہ ذوالحلیفہ سے احرامِ عمرہ باندھا اور بعض صحابہ کے ساتھ جحفہ سے جب عُسفان پہنچے تو خبر آئی کہ کفّار آمادۂ جنگ ہیں تو یہاں صُلح نامہ لکھا گیا۔ مقامِ حُدیبیہ سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اِس آیتِ کریمہ کے ترجمہ میں فی زمانہ کے خوارج اور معتزلہ نے بہت بڑی خیانت اور بددیانتی کی ہے کہ لَكَ میں لَ کا ترجمہ ہی نہیں کیا جس سے عقیدۂ عصمتِ انبیاء کو مجروح کر دیا گیا۔ یہ بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے کہ انھوں نے گناہوں کی نسبت "معاذ اللہ" نبیِّ معصوم و مامون "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف کر دی اور جب اُن کی اس تحریفِ معنوی کی نشان دہی کرائی گئی تو وُہ کور باطن تاویلات اور کج بحثی میں اُلجھ کر رہ گئے۔ یہ محرومُ القسمت قیل و قال، جیل و حجّت اور بحث و مباحثہ میں اپنا ایمان کھو بیٹھے۔ کاش وُہ سمجھتے۔ فقیہہ امام ابُو اللیث سمرقندی علیہ الرحمت اکابر علماء حنفیہ فرماتے ہیں۔ لَكَ میں لَ سببیہ اور تعلیلیہ ہے لَكَ اَیْ لِاَجْلِكَ یعنی محبوب تیرے سبب سے تیرے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔

☆ غفر کا معنی ڈھانپنا، ذنب کا معنی۔ الزامات تو معنی ہُوا کہ قبل الہجرت وُہ الزامات کفّار و مشرکین "شاعر ساحر" اور بعد الہجرت کے اتہاماتِ یہود و منافقین "مجنون" وغیرہ وُہ سب مٹا دیئے گئے۔ یہ ہے فَتْحًا مُّبِيْنًا کا ثمرہ۔ یہ توجیہہ اور مفہوم نہایت ہی انفس و اصوب ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط ۱۲ مِنْهُ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ ط۔ ۶

پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بہت خوشی ہوئی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مبارکیں دیں۔ "صحیح البخاری و مسلم شریف"

○ فَتَحْنَا :۔ صلح حدیبیہ جو تمام فتوحاتِ عظیمہ کا پیش خیمہ اور سرچشمہ بنی۔ فتح مکّہ معظمہ اعظم فتوحات کے علاوہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کی مغفرت کی بشارت ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ[1] خزائنِ غیب کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ اُن کو سوائے آپ کے ربّ عزّ اسمہٗ کے کوئی نہیں جانتا۔ اب یہ سُوال پیدا ہوتا ہے اُن کنجیوں سے کسی کے لیئے غیوب کے دَر کھولے بھی ہیں ؟ تو یہاں فرمایا فَتَحْنَا۔ پیارے محبوب! ہم نے کھول دیئے آپ کے لیئے ہر قسم کے غیب کے خزانوں کے دروازے، کس چیز کے ؟ فرمایا علم کے، حکمتوں کے، فتوحات کے، ہدایتوں کے، فضل و کرم کے، جو اوروں کے لیئے بند تھے۔ پیارے محبوب وہ آپ کے لیئے وَا کر دیئے۔ دروازۂ شفاعتِ کُبریٰ، دروازۂ مغفرت، دروازۂ حوضِ کوثر، دروازۂ جنّت اور دروازۂ دیدارِ الٰہی اور دیگر ہر قسم کے رحمتِ الٰہی کے دروازوں کی کنجیاں آپ کو عطا کر دیں "خزانۂ توحید ذات و صفاتِ الٰہیہ کی کنجی آپ[2] صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک ہے"

☆ چودہ سو صحابہ کرام نے مقام حدیبیہ میں تَحْتَ الشَّجَرَةِ (درخت کے نیچے)، آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاتھ مبارک پر سب کچھ تن من دھن نثار کر دینے کی دیوانہ وار بیعت[3] کی جو بیعتِ رضوان سے موسوم ہوئی اور اس والہانہ بیعت پر ربِّ کریم نے یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (سورۃ الفتح) کا مژدہ سُنایا اور محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاتھ کو "اپنا ہاتھ" کا شرف بخشا اور محبوبِ کریم، "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ جو آیتِ کریمہ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی[4] سے ظاہر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

9

---

[1] پ ۷ سورۃُ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹ اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ انھیں وُہی جانتا ہے۔

[2] مفتاح، مفتاحُ الجنّۃ، مفتاحُ الرّحمۃ، کنزُ اللّٰہ، حضور مطلع کُن فکاں، مقطعِ مُرسلاں " صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسمائے مبارکہ ہیں۔

[3] بیعتِ رضوان میں حضرت خضر علیہ السلام بھی شریک تھے بحوالہ تفسیر روحُ البیان وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَنَبِیُّهٗ ط

[4] پ ۹ سورۃُ الانفال آیتِ کریمہ ۱۷ اے محبوب وُہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ امام مُحی السُّنۃ بغوی نے اپنی تفسیر مَعالِمُ التنزیل میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرمایا۔ اصحابُ الشجرۃ، بیعتُ الرِّضوان والے تمام صحابہ اعلام قطعی جنّتی ہیں ان جُملہ صحابہ کرام سے ایک بھی جہنّم میں نہ جائیگا۔ "مکتوبات قدسی آیات دفتر دوم"

قُرآنِ پاک : پ۲۶ سورۃ محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم آیتِ کریمہ ۱۹

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ | اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مومنوں کے لئے گناہوں کی مُعافی مانگیں

○ یہاں استغفار اور ذَنْب کی نسبت لكَ کی طرف کی گئی ہے۔ اِس سے مُراد، حضور ﷺ کی اُمّت کے خاصُ الخاص افراد مُراد ہیں نہ کہ مَعاذَ اللہ اپنی ذاتِ پاک، معصوم نبی ﷺ کا یہ فرمان واجبُ الاذعان، اَستَغفِرُ اللہَ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً[1] میں صدہا حکمتیں مُضمر ہیں حضور ﷺ کے قوائے جسمانی و رُوحانی اور اُس کی کیفیاتِ نُورانی اور عملیّات کو کون سمجھ سکتا ہے۔ خُدا تجھے ہدایت دے یہاں اِستغفار مَعصیت پر نہیں کیونکہ نبی معصوم ہے۔ یہ الفاظ مجازاً فرمائے حالانکہ آپ ﷺ کی ہر آن، نئی شان وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰیؕ[2] سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر آنے والی گھڑی آپکے حق میں پہلی گھڑی سے زیادہ بہتر اور قُرب والی ہے اور جب آپ ﷺ اگلے مرتبہ اعلیٰ پر فائز ہوتے تو پچھلے مرتبہ سے اِستغفار فرماتے تاکہ حسَن سے اَحسن اور صَواب سے اَصوب کی طرف عروج ہو کہ رجُوع میں عرُوج ہے۔

سیّدنا مُوسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طُور پر شرفِ ہم کلامی اور بے ہوشی کے بعد ہوش آنے پر

ــــ دُرُود پاک کی برکت سے اُمّتِ مسلمہ کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے

بقیہ حاشیہ ـــ

پھینکی۔ امام ربّانی سرکارِ مجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ النُّورانی مکتوبات قدسی آیات میں فرماتے ہیں۔ "اُس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے" اِس سے مقصود حقیقت نہیں حَاشَا وَکَلَّا کہ بندہ کا فعل عین مالک و مقتدر کا فعل ہو یا اُس کی ذات کا عین ہو یہ نا مُمکن ہے یہ مقام ذات و صفات کے مظہریت پر دال ہے۔

[1] فرمایا میں دن اور رات میں روزانہ ستّر مرتبہ اِستغفار کرتا ہُوں

[2] پ۳۰ سورۃ الضُّحٰی آیتِ کریمہ یقیناً ہر آنے والی گھڑی آپ کے لیئے پہلی سے "بدرجہا" بہتر ہے۔

کہا "تُبْتُ اِلَیْکَ" (سورۃ الاعراف ۱۴۳) لیکن جب آپ سے اِس توبہ کی حقیقت پوچھی گئی تو فرمایا رَبِّ اَرِنِیْ مطالبۂ دیدار ہے اور طلب کرنا صاحبِ اختیار ہونے کی علامت ہے حالانکہ مُحب صاحبِ اختیار نہیں ہوتا۔ یعنی میں دعویٔ محبّت پر صاحبِ اختیار بننے سے توبہ کرتا ہوں گویا آپ سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام کی نظر میں رَبِّ اَرِنِیْ کا مطالبہ، دعویِٔ محبّت کے منافی تھا۔ یہ سُوالِ دیدار معاذ اللہ گناہ نہیں جس سے توبہ کی یہ مقامِ محبّت ہے لیکن جو ربِّ کریم کا مُحب بھی ہو اور محبُوب بھی آپ کے اِستغفار کا مقام کون جانے اور سمجھے ؟ یاد رہے۔ معاصی، ظلمت ہے اور نبوّت نور۔ اہلِ نبوّت "نبی" سے معاصی کا صدور اجتماعِ ضدّین ہے جو کہ مُحال اور ممتنع ہے۔ فتدبّر"

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام ط

○ نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربِ کریم نے میری اُمّت کو دو امن عطا فرمائے

☆ ذاتِ پاکِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط عــہ۱

☆ اِستغفار وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ سے ظاہر و باہر ہے۔ عــہ۲

○ اِن ہر دو امن کا ظہور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں مُضمر ہے نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت پر از رُوئے شفقت قبرِ مُبارک میں قیام کو مَلَاءُ الاعلیٰ کے قیام پر ترجیح دی اور فرمایا میرے سوا ہر نبی اپنی اپنی قبر میں صرف تین روز رہا پھر وُہ اعلیٰ علّیّین میں اُٹھا لیا گیا۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی قیامت تک اپنی اُمّت میں رہوں تاکہ ہمیشہ میرے اُمّتی فیضِ صحبت اور حاضری سے فیضیاب ہوتے رہیں اور

عــہ۱ جب کہا تب ایک پتھر پر نگاہ پڑی جس پر لکھا تھا لَا تَاكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ط یہ دیدار دُرِّ یتیم محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔

عــہ۲ پ۹ سورۃ الانفال آیتِ کریمہ ۳۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ انھیں عذاب دے جب تک اے محبُوب تم اُن میں تشریف فرما ہو۔

عــہ۳ پ۲۶ سورۃ الذّٰریٰت آیتِ کریمہ ۱۸ "سحری کو استغفار کرتے ہیں"۔ یہ اُسکے خاص بندوں کی شان ہے کہ وُہ بوقت سحری استغفار کرتے ہیں اور یہ استغفار اُن کے احوال اور مقامات کے لحاظ سے ہے اور سحری میں ایک تو خلوت میسّر ہے اور دوسری اجابت ہے اور استغفار سے رحمت نصیب ہوتی ہے اور درُود شریف سے قبولیّت ملتی ہے۔

ــــ مظہرِ صفات نے دیدارِ ذات کے سوال پر کہا۔

اُن کے قلوب تسلّی پکڑیں اور میرے پاس حاضر ہو کر صحبتِ فیض سے بشارتیں پائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جس قوم کا نبی قوم میں موجود نہ ہو تو اُس پہ عذاب آیا۔ فرمایا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (سورۃ الحجرات) یقین کر لو اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا رسول تم میں موجود ہے۔

○ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ یہ آیتِ کریمہ کا پانچواں جُزو ہے۔" توبہ سے پہلے ربِّ کریم رجوع برحمت فرماتا ہے تاکہ بندہ توبہ کرے اور توبہ رجوع اِلَی اللہ کا نام ہے جو پیغام ہے قبولیّت کا اور یہی توفیقِ ربّانی ہے جو توبہ کی قبولیت کی مُبشِّر ہے اور وُہ جَآءُوْكَ کی دعوت دیتی ہے۔ مقبولانِ بارگاہ اور محبوبانِ درگاہ کی حاضریاں بھی، اِسی زُمرہ میں داخل ہیں کہ یہ اِسی دَر کے ذرّات ہیں۔

☆ سیّدنا امام عالی مقام حسن (حَسَنٌ وَجْهُهُ الْكَرِيْم، شہادت سنہ ۵۰ ہجری) بفیضِ حُسنِ صورت شبیہِ رسول" رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ" سے مَروی ہے آپ امیر المومنین سیّدنا مُعاویہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (المتوفی سنہ ۶۰ ہجری) کے پاس دارُالسّلطنت شام میں ملنے گئے تو ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض گذار ہُوا کہ اے سیّدنا امام عالی وقار! کثرتِ گُناہ سے زندگی وبالِ جان ہے اور غُربت کا یہ عالم کہ زُبان بیان سے قاصر ہے گھر جہنّم کا نقشہ ہے بدحالی و بدنالی چہرے سے واضح عیاں اور لاولد بھی ہُوں۔ آپ میرے لیئے دُعا فرمائیں۔ آپ نے اُس کو بکثرت اِستغفار کا حکم فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد وُہ شخص حاضر بارگاہِ امامت ہُوا۔ تو خوشحالی اُس کے لباس سے مسرّت اُس کے چہرے سے نمایاں تھی اور وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ[2] (لباسِ تقوٰی میں ملبوس) سے آراستہ پیراستہ تھا۔ آپ نے نگاہِ کرم سے دیکھا تو وُہ نہایت مؤدّبانہ طریقہ سے عرض گذار ہُوا کہ اے مسندِ امامت کو زینت بخشنے والے! آپ نے یہ وظیفہ کہاں سے ارشاد فرمایا تو آپ نے یہ آیتِ کریمہ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۗ○[3] تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا درود

---

[1] قرآنِ مجید فُرقانِ حمید کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ اُن پر مائل بکرم ہُوا تاکہ وُہ رجوع کریں"۔ رجوع میں عروج ہے۔

[2] پ ۸ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۲۶ پرہیزگاری کا لباس وُہ سب سے بھلا۔

[3] پ ۲۹ سورۃ النوح آیتِ کریمہ ۱۰ تا ۱۲ ایس میں نے کہا مُعافی مانگ لو اپنے رب سے بے شک وُہ بخشنے والا

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

شریف کو ہر اوراد، وظائف سے اوّلیت حاصل ہے قبولیت کے لئے درود شریف اور استغفار شرط ہے اور مغفرت ایسی نعمت ہے جو جَآءُوْكَ پر عمل پیرا ہو کر دربارِ مُربّیِ ملّت، مُعطیِ اُمّت " صلی اللہ علیہ وسلم " سے ہی ملتی ہے اور کہیں سے نہیں۔

☆ صَفُوْحٌ عَنِ الزَّلَّاتِ :۔ عُلماءِ عظام و آئمہ اَعلام اہلِ سُنّت وجماعت قُدِّسَتْ اَسْرَارُهُمُ الْقُدْسِیَّۃ سلف تا خلف کا یہ مُتّفقٌ علیہ عقیدہ ہے کہ انبیاء و رُسُل علیہم اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَشْرَفُ السَّلَامِ اپنی ذات و صفات اور اَفعال میں بہر حال اور بہر جہت معصوم اور اپنے اَفعال میں مُؤیَّد مِنَ اللہ ہوتے ہیں۔ اولیاءِ کرام محفوظ اور اُمّت مغفور ہے۔

قرآنِ پاک :۔ پ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۳۵

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ | اِس پیڑ، دَرخت "کے قریب نہ جانا

☆۱ یہ نہی تنزیہہ تھی ہر وُہ لغزش جس کا انجام کار توبہ ہو وُہ زلّت تنزیہہ ہے۔

☆۲ درحقیقت یہ خطا اجتہادی ہے یا " لفظاً و صورۃً خطا اس پر معاصی کا اطلاق صحیح نہیں " اَلْمُجْتَهِدُ مَاجُوْرٌ وَّلَا مَاْزُوْرٌ " مجتہد اس پر بھی اکہرا ثواب پاتا ہے۔

☆۳ حکمتوں کا ظہور فرمانا مقدّر تھا ورنہ آپ کی تخلیق سے ہزارہا سال پہلے یہ تقدیر لکھی جا چکی تھی جو قضاءِ مُبرم تھی۔ دیکھو حدیث تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ ط (مناظرہ روح)

☆۴ گندم کا دانہ کھانے سے گلستانِ قدرت میں طرح طرح کے یہ خوشنما پھول، " اُولُوالعزم انبیاء و رُسُل " علیہم الصلوٰۃ والسلام کھلے۔ خصوصاً رفیعُ الدّرجات، فضیلت مآب محمّد مصطفٰے علیہ اَفضلُ التّحیّۃِ وَ اَطیبُ الثّناءِ جیسا مُعطّر مُعنبر باغِ قدرت میں پھول کھلا اور آپ کی اُمّتِ مُعظّمہ میں طرح طرح کے رنگین پھول مومن، اولیاء، اصفیاء، مُجدّد، اَبدال و اغواث ظہور پذیر ہوئے اور کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ سے جو شجرہ طیّبہ حضرت آدم علیہ السّلام سے بویا گیا تھا وُہ پھل اور پھولوں تک پہنچا جس سے چار دانگ عالم میں بہار آگئی ؎

؎ خطاءِ مجتہد دو قسم ہے ۱۔ خطاءِ اجتہادی ۲۔ خطاءِ عنادی ط

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وُہ برسائے گا آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش اور مدد فرمائے گا تمہاری اموال اور فرزندوں سے بنائے گا تمہارے لئے باغات اور نہریں۔ ؎ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ " صحیحین بخاری و مسلم "

۴

ہے اُنہی کے دَم قدم سے باغِ عالم میں بہار   وُہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالم نہیں

☆ قولِ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدّس سرّہٗ الاطہر : فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ گندم کا دانہ کھانے میں اِن مخفی حکمتوں کا ظہور ہُوا کہ گلستانِ قدرت میں ایسے ایسے پھُول کھِلے کہ کائناتِ عالم میں بہار آگئی۔ اگر میں وہاں ہوتا تو وُہ شجر جڑوں سمیت کھا جاتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ؎

☆ آپ کی تخلیق ہی خلافتِ ارضی کے لیئے کی گئی تھی۔ یہ اس میں بھیجنے کا ایک سبب بنا۔ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ نے آسمانوں سے کُتُبِ سَماوِیہ الہامیہ اور صحیفے نازل فرمائے یہ قانونِ قدرت تھا جو کہ اِس فعل سے ظاہر ہونا مُقدّر تھا۔

○ جب یہ فعل سرزد ہُوا تو آپ تین سَو سال روتے رہے۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السّلام کثیر البُکاء ہیں لیکن رُوئے زمین پر آپ کے آنسو سب سے بڑھ کر ہیں۔ گریہ وزاری سے ربِّ کریم نے مغفرت کا مُژدہ سُنایا اور پھر دوبارہ شان سے جنّت کے داخلہ کا وعدہ فرمایا تو صاحبِ ایمان کا دل باغ باغ اور ذُرّیتِ شیطان کا سینہ داغ داغ ہوگیا۔

قولِ فیصل :- ہم خطا کاروں کو کیا حق ہے کہ انبیاء کے افعال کو اپنے پر قیاس کریں اور اُن پر خطاؤں کا الزام دیں۔ اُن کے مقاماتِ علیہ رفیعہ کے پیشِ نظر یہ انتہائی نازک مقام ہے۔ ہماری خطاؤں پر عتاب، عقاب، عذاب کی وعیدات ہیں اور اِن نفوسِ قدسیہ کی خطا اُمّت کے لیئے از رُوئے رحمت عطا ہوتی ہے۔

☆ حضرت آدم علیہ السّلام کے فعل سے جو فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا ؏ [۲] کے

---

[۱] عارف باللہ حضرت یعقوب بن عُثمان چرخی نقشبندی خلیفہ مجاز خواجہ علاؤ الدین عطّار بخاری قدّس سرّہ الغفّاری عِفّت و عصمتِ انبیاء کے موضُوع پر دورانِ وعظ حضرت یعقوب چرخی نقشبندی علیہ الرحمۃ پر کسی شقی متعلّبے اعتراض کیا کہ قرآنِ پاک میں صاف لکھا ہے کہ آدم نے خطا کی "علیہ السّلام" تو آپ نے جواباً فرمایا اس واقعہ میں حکمت یہ ہے کہ آپ کی پُشت میں ہر دو قسم خبیث اور طیّب رُوحیں تھیں ربّ کریم نے چاہا کہ آپ دُنیا میں جائیں اور تیرے جیسی خبیث رُوحوں کو دُنیا میں چھوڑ آئیں اور پھر عزّ و وقار، جاہ و جلال شان و شوکت اور تمکنت کے ساتھ دوبارہ جنّت میں آئیں اور اپنی طیّب اولاد کے ساتھ ابدالآباد رہیں۔

[۲] پ ۱۶ سورہ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۱۵ تو وُہ بھُول گیا ہم نے اُس کا قصد نہ پایا۔ اللہ ربُّ العزّت تو خود اُن کی خطا سے بری

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

تحت صادر ہُوا۔ روزہ رکھ کر بھول کر کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں بھی جماع منع تھا۔ بعض صحابہ کرام اور سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اِس کے خلاف ہُوا تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمتِ محبوب کے لیئے عطا بنا کر راتوں کو جائز فرما دیا۔

☆ حضرت صرمہ بن قیس غنوی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک ضعیف العمر صحابی نے روزہ رکھا تو سکت نہ ہونے پر روزہ توڑ کر بارگاہِ رحمۃٌ للعلمینی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گئے تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمت کے لیئے عطا بنا دیا اور وحیِ الٰہی وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ عله "اِلٰی آخرہٖ" سے اپنا قانون ہی بدل دیا۔ اَللّٰہُ اکبر شانِ صحابہ کرام ط

☆ سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے نسیان کو عصیان سے تعبیر فرما کر حزن، غم اور ندامت کی راہ سے آپ کی تربیت فرمائی گئی تاکہ خلافتِ الٰہیہ کے مُتحمل ہو سکیں، یہ پُرحکمت راز کتنا مصلحت آمیز ہے۔ "مکتوباتِ امام ربّانی"

☆ الصدّیق اکبر عله۲ فرمایا کرتے کاش میں محمد مصطفٰے کی سہو ہوتا۔" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ط

○ ان جملہ توجیہات سے ثابت ہُوا کہ بڑوں کی خطا ہمارے ثواب سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے فقیرِ پُرتقصیر کے نزدیک سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السّلام کے لیئے خطا، خطا کہنا اور لکھنا کفر سے کم نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

☆ سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز:-

○ آپ اربعہ آئمہ مجتہدین، جلیل القدر فقیہہ اور محدث اور عظیم المرتبت اولیاءِ ابدال

بقیہ حاشیہ

فرما رہا ہے کہ ارادہ خطا نہ تھا اور وہ بھول گیا۔ نسیان، ذہول اور سہو کے فرق سے ظاہر ہے گندم کا دانہ کھانے میں ارادہ شامل نہ تھا۔ جب ارادہ نہ ہو تو خطا کیسی؟ اِس کو لفظاً یا شکلاً خطا کہہ لیں۔ لیکن بباطن اور حقیقۃً خطا نہیں بلکہ رحمت بھری عطا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السّلام حقیقی گناہ سے منزّہ و مبرّا ہوتے ہیں۔ (صفحہ ۱۸۷ ملاحظہ ہو)

عله پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۷ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے۔ پو پھٹے تک۔ یعنی مغرب تا آخر سحری۔

عله۲ صدّیق کا معنیٰ جمیع اقوال افعال اور قلبی احوال میں سچا جبکہ صادق کا معنیٰ محض قول کا سچا ہے۔ فافہم ط

اَعلام سے ہیں۔ اور حضور مُعطئ جنّت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنّت کی بشارت پائے ہُوئے کہ دُلہن کی پھبن سے پھب کر ملائکہ نوری کے جلوں میں بغیر حساب وکتاب جنّت میں جائیں گے۔ امام اجل از آئمہ اربعہ مجتہدین سیدنا احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی شان میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ الشَّافِعِیَ کَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ ؕ بے شک امام شافعی لوگوں میں سورج کی طرح ہیں۔ حضور مُخبرِ صادق نَصَلّی وَنُسَلّم عَلَیْہِ نے آپ کے متعلق پیشنگوئی " خبرِ غیب" دی کہ قریش سے ایک عالمِ دین زمین و آسمان کے برتن کو علم سے بھر دے گا اور وُہ سیدنا امام شافعی قریشی ہیں۔ بایں ہمہ فضائل و کمالات آپ کے فرمودات سے یہ اشعار ہیں لہ

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْٓءَ حِفْظِیْ ‏ ‏ ‏ فَاَوْصَانِیْٓ اِلٰی تَرْكِ الْمَعَاصِیْ

فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنَ اِلٰہٖ ‏ ‏ ‏ وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

○ یہاں کونسے گناہ یا ذنب یا معاصی تھے جس کی طرف اشارہ ہے۔ درحقیقت یہ مقاماتِ "اولیاء" ہیں۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ؕ حَسَنَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ سَیِّئَاتُ الْعَاشِقِیْنَ ؕ حَسَنَاتُ الْعَاشِقِیْنَ سَیِّئَاتُ الْوَاصِلِیْنَ ؕ لہ"

یہ حسنات اور سیئات نسبت کے لحاظ سے ہے۔ " فَالْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ ؕ "

کلامِ لطیف :۔ ایک بار کسی شخص نے وارثِ نبوّت، ہادیِ اُمت ابوالحسن علی سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگایا تو آپ نے استغفار کیا اور فرمایا اگر یہ بات مجھ میں ہے تو اپنے لئے استغفار کرتا ہوں اور اگر مجھ میں نہیں تو پھر تیرے

سہ یہ اہلِ طریقت کے مصطلحات ہیں۔ اَفَلَا تَتَدَبَّرُوْنَ لہ

لہ میں نے شکایت کی اپنے اُستادِ مکرم حضرت امام وکیع بن الجراح علیہ الرحمۃ سے کمزوریِ حافظہ کی اور آپ نے حکم دیا ترکِ معاصی کا کہ پس علم اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور عاصی کو نہیں دیا جاتا۔

لہ ابرار کے حسنہ مقربین کے سیئہ ہیں۔ ابرار کی عبادت خوفِ دوزخ اور طمعِ جنّت سے ہے بایں طور کہ وہ موردِ الطافِ الٰہی ہے اور دوزخ موردِ غضبِ الٰہی۔ لہٰذا شریعتِ مطہرہ میں یہ حسنہ ہے اور اگر مقربین، عاشقین اور واصلین کی عبادت اس وجہ سے ہو تو یہ اُن کے لئے سیئہ ہے کیونکہ اُن کی عبادت محض محبت للذاتہ ہے اور محبت ذاتی میں غرض نہیں بلکہ مقصود رضا ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی فقط منہ عفی عنہ

۲

لئے استغفار کرتا ہوں یہ خلقِ عظیم دیکھ کر وُہ درُود شریف پڑھ کر کہنے لگا واقعی آپ ابن رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں اور سچے دل سے تائب ہوگیا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" مطلقاً اور لاریب معصوم ہیں ہر قسم کے ذنب معاصی اور ظلم سے نہ آپ سے قبل از نبوُت کسی قسم کے گناہ کا صدور ہوُا اور نہ بعد از نبوُت اور نہ ترکِ اوْلیٰ اور نہ خلافِ مرضیِ مولیٰ صادر ہوُا اور اوْلیاء اللہ کی بارگاہیں بھی حضوُر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہی بارگاہیں ہیں کہ وُہ حضوُر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی متابعت اور کفش برداری میں اوْلیاء اور واسطہ بنے اور درجہ محفوُظ پایا۔ حضوُر "صلی اللہ علیہ وسلم" کے عطاء فیض سے وُہ نوّاب رسُول ہیں۔

حدیثِ پاک :۔ بروایت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط "شمائل ترمذی"

لَمْ اَرٰی قَبْلَهٗ وَلَابَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ط | میں نے آپ کی مثل نہ پہلے دیکھا نہ بعد "صلی اللہ علیہ وسلم"

معراج میں جبریل علیہ السلام سے کہنے لگے شاہِ اُمم — تُم نے تو دیکھے ہیں بہت تبلاؤ کہ کیسے ہیں ہم
رُوحُ الامین کہنے لگے اے ماہِ جبیں تیری قسم — آفاقہا گردیدہ ام سیرِ جہاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن توچیزے دیگری

☆ امام ربّانی سرکار مجددِ الالف الثّانی الشیخ احمد نقشبندی فاروقی قدس سرہُ النوّرانی نے فرمایا۔

۱۔ نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو باری تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلّی سے بنایا اور باقی تمام مخلوقات کو صفات کی تجلّی سے۔ یہی وجہ ہے کہ کائناتِ عالم کے کسی فردِ بشر کو بجز مخلوق ہونے کے اور کسی امر میں آپ سے کوئی مماثلت نہیں۔

۲۔ جن محجوُبوں نے محمدٌ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بشر کہا اور دوسرے[ع] انسانوں کی طرح

[ع] اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوُب کے فضائل جلیلہ اور مراتبِ رفیعہ اور القاباتِ عظیمہ کو چھوڑ کر ایسی وصفِ عامیانہ سے یاد کرنا جو ہر کہہ ومہہ میں پائی جائے اور وُہ کلمات استعمال کرنا جو کفّار سے منقوُل اور اُن کی طبعی موافقت کی بناء پر ہوں یہ عین گمراہی وحرمان نصیبی ہی نہیں بلکہ یہ انکار کے مترادف ہے لیکن جن کے قلب پہ مہر اور سمع پر غطاء اور بصر پہ غشاوہ ہو وُہ شپرۂ چشم آفتاب کی روشنی میں چُندھیا جاتے ہیں اور بعض بُوم طبع رات کی تاریکی میں پر وبال کھولتے ہیں۔ لیکن اُڑ نہیں پاتے۔ یہی حال اِن طیرہ باطنوں کا ہے کہ آفتابِ رسالت کی تابانیوں کی تاب نہ لا سکے اور نہ مہتابِ نبوّت کی چاندنی سے فائدہ پا سکے اور مُنکر ہوگئے۔

گر نہ بیند بروز شپرۂ چشم — چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

تصوّر کیا وہ منکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ کو رسالت اور رحمت عالم و عالمیاں کے طور پر جانا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا وہ دولتِ ایمان سے مشرّف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ؎

حُسن میں بیمثل، صُورت لاجواب
میں فِدا، آپ پہ، آپ ہوا اپنا جواب

پلتے ہیں ہم سے نکمّے بے شُمار
ہے کہیں اِس آستانہ کا جواب

☆ حضور ﷺ کی بشریّت میں کسی بھی فردِ بشر کو مجالِ انکار نہیں بات صِرف مِثلیّت میں ہے۔ ورنہ شکل و شمائل اور خصائل - اَقوال و اَفعال اور اَحوال - اَنوار و تجلّیات اور برکات میں کائناتِ عالم سے کوئی بھی آپ ﷺ کا مثیل نہیں نہ پہلوں میں نہ پچھلوں میں، نہ عرشیوں میں نہ فرشیوں میں۔ نیز بعض مُفسّرین نے اِس آیتِ کریمہ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورۃ الکھف ۱۱۰) کو متشابہات سے لکھا ہے جو اسرارِ الٰہی ہے ؎

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

انتہائے علمِ ما درباب شانش ایں قدر
کایں بشر بعد از خدا اعلیٰ است قصّہ مختصر

☆ حدیث پاک کی روشنی میں مقامِ جَآءُوْكَ میں دُرُود شریف :

اوّلاً حقیقی معنیٰ :- اَلْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَه عِنْدَ الْمُوَاجَهه شریف ہر اُمّتی کا دُرُود و سَلام بنفسِ نفیس سُنتے جانتے اور جوابِ سَلام سے نوازتے ہیں۔" اُمّتِ مُسلمہ کا مُتّفقہ عَلَیْہِ عقیدہ لَا اِخْتِلَافَ فِيْهِ "جواب کا سُننا اپنے اپنے مقام، نسبت رابطہِ قلبی اور احوال پر منحصر ہے۔

ثانیاً حکمی معنیٰ :- تُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا ؎ مُسلمانوں کا دُرود و سَلام فرشتے پہنچاتے ہیں۔ ۲۔ حریمِ رسالت میں ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ جو اکنافِ عالم عرش ہو یا فرش، عرب ہو یا عجم۔ برّ ہو یا بحر یا فضا۔ غارِ سحیق ہو یا پہاڑ کا اقصیٰ الغایات۔ ہر زبان، ہر زمان ہر مکان "دُور و نزدیک" مومن کا دُرود شریف سِرّی یا جہری سُن لیتا اور پیش

؎ آپ " ﷺ " کے متعلق اُس شخص کے علم کی انتہا جو آپ کی حقیقت کا مطلقاً علم نہیں رکھتا یہ ہے کہ آپ " ﷺ " محض بشر ہیں۔ حالانکہ آپ " ﷺ " باوجود یکہ اس قالبِ نبوی و رُوحِ قدسی کے ہمارے علم و فہم سے وراء الورآء ہیں اور تمام کائنات آپکی " ﷺ " حقیقت کے ادراک سے عاجز ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

خدمت کرتا ہے۔ عُلماء کے لیئے لمحہِ فکریہ! اَدنیٰ غلام کی یہ شان ہے۔ تو اقلیمِ نبوّت و رسالت کے شہنشاہ۔ مقامِ محمود کے تاجدار کا مقام کون جانے؟ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ ط ؎

شانِ خدا، نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز ۔۔۔ سِدرہ سے تا زمین جسے نرم سی اِک اُڑان ہے

۲- **مُحِبّین کا دُرُود شریف** :- اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ درُود و سلام کا دُور و نزدیک سے سُننا زُبانِ رسالت سے ثابت ہے۔ رُوح اور نور کے لیئے کوئی شئی حجاب نہیں۔ آپ کی بشریت نوری ملائکہ سے بھی لطیف تر ہے۔ آپ رُوحُ الاَرواح اور نور ہیں۔

اے سُبحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوس! سُنہری جالیوں کے ہرے ہرے گنبد کے مکین۔ تیرے دین کی امانت کے امین رُوحِیْ لَهُ الْفِدَآء اَبِیْ وَ اُمِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حرمِ قدس میں صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○ کے عاملین دُرُود خواں کا تحفۂ صلوٰۃ و سلام پہنچا۔ " یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا ط"

☆ دُرُود شریف تحفۂ محمّدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ دُرُود شریف تمغۂ محمّدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم

☆ دُرُود شریف عطیۂ محمّدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ دُرُود شریف گلدستۂ محمّدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّۃً وَّ
سَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

بقیہ حاشیہ

☆ السید عمر بن احمد آفندی مُفتی مدینہ حضرموت شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ عصیدۃُ الشّھدۃ شرح قصیدۃُ البُردۃ میں فرماتے ہیں۔ (عربی)

○ امام بُوصیری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حضوری خواب میں قصیدہ مُبارکہ سناتے سناتے جب اِس مصرعہ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ پر پہنچے تو مصرعہ ثانیہ کیلئے خاموش ہوگئے تو یکدم مجلس پر سکتہ طاری ہوگیا تو سرکارِ ابد قرار " صلی اللہ علیہ وسلم " نے ارشاد فرمایا قَالَ اِقْرَاْ فَقَالَ الْاِمَامُ اِنِّیْ لَمْ اُوَفَّقْ لِلْمِصْرَاعِ الثَّانِيَةِ لِهٰذَا الْبَيْتِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ! حضور مصرعہ ثانیہ مجھ سے موزوں نہیں ہوسکا۔ خاص کر اس بیت کا۔ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْ يَا اِمَامُ اِنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ ط تو پھر اس مصرعہ ثانی کو ذوق و شوق سے بار بار پڑھتے۔ یہ پہلا مصرعہ امام بُوصیری کا ہے اور دوسرا امامُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا۔ بطُون حقیقتِ محمّدیہ " صلی اللہ علیہ وسلم " تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ ظاہر کو بھی تصورِ انسانی سمجھنے سے قاصر و عاجز ہے۔ کوتاہ بین عُلماءِ ظواہر تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ظاہر کو بھی نہ پا سکے چہ جائیکہ بواطن۔ مِنْہُ غُفِرَ لَہُ الذَّنْبُ

محمّد سِرِّ قُدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے ۔۔۔ شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خُدا جانے " صلی اللہ علیہ وسلم "

حقیقتِ محمّدیہ کو سمجھنا محال لیکن کمال یہ ہے کہ تعلیماتِ محمّدیہ پر عمل بتوفیقہٖ تعالیٰ سہل۔ " عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ "

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استغاثہ بدرگاہِ رحمۃ للعلمین

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم

ندارم جز تو ملجائے نہ دارم جز تو ماوائے
توئی خود ساز و سامانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"

چو مرگم نخل جان سوزد، بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگ ایمانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ حضرت ثابت بن قیس شماس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ایک یہودی نے کہا کہ ہم پر گناہ کی معافی کے لیئے قتل کرنا اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا گیا اور ہم اُس پر عمل بجا لائے۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم پر بھی فرض کیا جاتا تو ہم بھی بجالاتے لیکن ہم نیاز مندوں کو تو گناہ کی بخشش کے لیئے محبوب پاک شہنشاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت میں حاضری کا حکم اِس آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا سے دیا گیا ہے۔ (سورۃ النساء ۶۴)

☆ حضور سید الاولین والآخرین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا وسیلہ جلیلہ تینوں زمانوں ماضی حال اور مستقبل پر مشتمل ہے۔ درود شریف ایک ایسا حرزِ حصین وسیلہ ہے جو قبل از ولادت، حین حیاتِ طیّبہ اور بعد از وصال بلکہ روزِ قیامت اور جنّت میں بھی ثابت ہے ۔

دُنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

(۱) توسّل قبل از ولادت شریف :- قرآنِ پاک پ ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۸۹

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ	اِس سے پہلے وُہ اِسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ علّامہ ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی "جوہر منظّم" میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے پہلے خیبر کے یہودی جنگ اور خوف

ے جوہر منظم فی زیارات قبر النبی المکرم ط

میں آپ کے نامِ اقدس کے توسّل اور تشفّع سے قبیلہ بنو غطفان اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ عَلَیۡنَا وَانۡصُرۡنَا بِالنَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ صلی اللہ علیہ وسلم آخِرِ الزَّمَانِ فِیۡ مَنۡعُوۡتِ التَّوۡرَاۃِ ؎۱ سے دُعا مانگتے تو ربِّ کریم اُن کو فتح عطا فرماتا اور خوف دُور کرتا اور اگر قضاءِ حاجت کی دُعا مانگتے تو اسے شرفِ قبولیت کا جامہ اوڑھے پاتے اور وُہ علمِ تورات وانجیل سے جانتے اور پہچانتے تھے کہ آخر زمان رسُول" صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہے جس پر یَعۡرِفُوۡنَہٗ کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَھُمۡ ؎ قرآنِ مجید کی گواہی کافی۔ وَافی اور شافی ہے۔" تفسیر بیضاوی

سورۃ الانعام ۲۰

○ حضور ذاتِ رحمۃٌ للعٰلمین" صلی اللہ علیہ وسلم "کا توسّل انبیاء و رُسل کا طریق ہے۔ اولیاءِ اللہ بھی اِسی راہ چلے۔ اولیاء، انبیاء کا فیضان ہیں ۔ توجُّہ، تشفّع اور توسّل کے بغیر کوئی بھی مراتبِ ولایت تک نہیں پہنچا۔ چونکہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا تمام اکنافِ عالم میں شہرہ تھا۔ اِس کو امرِ یقینی جانتے۔ بلکہ اَجلّہ صحابہ ؎۲ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی صورت اور سیرت کا تذکرہ نام، ناک نقشہ، حسب نسب، سابقہ کُتُب سماویہ تورات وانجیل میں موجود ہے۔ جس سے وُہ جانتے پہچانتے اور مانتے جاتے۔ احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے

؎ اُس نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ ۶

؎۱ نبی عدنانی محمد عربی" صلی اللہ علیہ وسلم "کی نسبت اور تعلّق اور وسیلہ کے بغیر کسی شرف کا حصُول یا قبولیت ناممکن ہے۔ درُود شریف اِس نسبت کے حصُول کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ منہ

؎۲ امام محدثِ شام ابنِ عساکر ابُو القاسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ نے نقل کیا۔

☆ سیّدنا ابُوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ ایّامِ جوانی میں شہر یمن قبیلہ اَزد کے بوڑھے جس کی عمر ۳۹۰ سال تھی کا مہمان ہُوا جو کُتُب سماویہ تورات وانجیل کا عالم تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ میں سمجھتا ہُوں تم قریشی ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا تم بنی تیم سے ہو میں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا تم حرمی ہو، میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا ذرا مجھے اپنا پیٹ دکھاؤ۔ تو میرے پیٹ پر تل کا نشان دیکھ کر کہنے لگا۔ ہاں ہاں! ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا کہ تم آخر زمان پیغمبر کے وزیرِ خاص ہو گے۔ یہ ساری نشانیاں تورات میں موجود ہیں جس سے میں نے پہچانا۔ "تلخیص ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء از حکیم الامّت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ"

☆ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ بغرضِ تجارت قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ ملکِ شام گیا۔" آگے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

ثابت ہے کہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے دنیا، بلا، الم، غم، رنج، کلفت، خوف، قحط، مرض، قرض سے نجات ملی ہے جب آخر الزمان نبی بشریت کا جامہ اوڑھ کر اپنی پوری شان وعظمت سے جلوہ گر ہوئے تو پہچاننے کے باوجود انکار کر بیٹھے۔ ذات وصفات کا انکار، تشفع وتوسل کا انکار تاآنکہ آپ کے ذکرِ خیر " درود شریف کا انکار۔

☆ سیدنا آدم صفی اللہ، سیدنا نوح نجی اللہ، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ، سیدنا یوسف نبی اللہ سیدنا ایوب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ، سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام، اولو العزم رسل نے اپنے اپنے دورِ ابتلاء میں اسمِ پاک کو وسیلہ بنایا۔ اور پایا جو چاہا ؎

اگر نامِ محمد را نیاوردے شفیع آدم ۔۔۔ نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وجاہت ۔۔۔ نہ عیسیٰ آں مسیحائی، نہ موسیٰ آں یدِ بیضا

" نامِ نامی، اسمِ گرامی " محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسماء کا اسمِ اعظم، ابتلاؤں وبلاؤں میں اکسیرِ اعظم "

بقیہ حاشیہ

لمبا واقعہ کے بیان کے بعد فرماتے ہیں۔ میں واپسی پر ایک قدیمی دیر کے پاس سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا میرے پاس ایک راہب آیا اس نے کہا اس وقت روئے زمین میں کتبِ الٰہیہ تورات وانجیل کا مجھ سے زیادہ کوئی عالم نہیں اور مجھ سے پوچھا۔ تم مکہ معظمہ کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا ہاں اور چند سوالوں کے بعد کہا تمہارا نام عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ میں سابقہ واقعہ کی وجہ سے ڈرا لیکن اس نے میری تعظیم وتوقیر کی اور کھانا کھلایا پھر ایک دستاویز لے آیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ آخر زمان پیغمبر کی بعثت کا وقت ہے اور تم اُن کے جوان ہمت وزیر ہو گے اور اس ملک کو فتح کرو گے۔ جب تم فتح کرو تو ہمارے کلیسا ودیر کا معافی نامہ لکھ دو۔ فرماتے ہیں۔ جب عہدِ فاروقی میں ملک شام کی فتح کے لیئے گیا تو وہی دیر کا راہب اور متولی وہ دستاویز لے آیا۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ "ترجمہ" کی تفسیر اور اُس کی تصویر ہے۔ انھوں نے اپنے علمِ تورات وانجیل سے شیخین کریمین کو پہچانا اور خوب پہچانا۔

۱؎ سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام شہنشاہ نبی تھے۔ جن کی تمام روئے زمین، جن وانس، چرند وپرند، ہوا پانی پر حکمرانی تھی۔ اس سلطنت عظیم کا راز شاہ ابو المعالی السید خیر الدین قدس سرہ العالی ظاہر کرتے ہیں ؎

نقشِ نامت گر نہ کندی سلیمان بر نگین ۔۔۔ جن وانس کے مسخر گشتی و دیو و پری

☆ آپ کی انگشتری کے نگینہ پر اسم " محمد " " صلی اللہ علیہ وسلم " کندہ تھا۔ جب یہ گم ہو گئی تو سلطنت

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

بوصفش سورۂ طٰہٰ ، مزمّل ہم دِگر یٰسٓ " ﷺ "
بموجودات عالی ذات تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا " مولانا عبدالرحمٰن جامی "

☆ یہ شانِ رحمتِ الٰہی کا ظہور تھا کفّار و مشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دُنیا میں خسف، مسخ اور غرق سے محفوظ و مامون رہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ روزِ قیامت آپ ﷺ کے وسیلہ عظیمہ سے غلام، عتاب، عذاب سے نجات پائیں گے اور جنّت بھی آپ ﷺ کے عطاء جود و کرم سے ملے گی۔

(۲) توسّل، تشفّع بزمانہ بعثت :۔ بروایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط شمائل ترمذی "

☆ ایک ضریرُ البصر "نابینا" بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کناں ہوا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم دُعا فرمایئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے عافیت بخشے آپ ﷺ نے فرمایا تجھے بصارت چاہیئے تو ابھی دُعا کرتا ہوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر اجرِ آخرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ تیرے لیئے بہتر ہے۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم میرے لیئے دُعا ہی فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کر، دو رکعت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درود شریف پڑھ اور پھر یہ دُعا مانگ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ " ﷺ " نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ " ﷺ " اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ " یہاں حاجت کا نام لو " لِتُقْضٰى لِیَ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ " بزار

○ اُس نے ایسا ہی کیا۔ فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ پس وہ اُٹھا اور بینا تھا " یا " فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ ط پس اُس نے ایسا کیا اور بینائی پالی یہ دُعائے حدیثِ پاک دربارۂ توسّل طلبِ امداد بارباب حاجات بجناب سیّد الکائنات " ﷺ " وسعتِ رزق سے آج بھی صاحبِ ایمان کے لیئے یہ نماز اور دُعا " اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ " اپنی تاثیر میں اکسیر ہے۔ "

بقیہ حاشیہ

میں فتور آ گیا۔ سیّدنا سلیمان نبیُّ اللہ علیہ السّلام کے پر تو سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس انگشتری رسالت کے نگینہ، شہنشاہِ مدینہ کی انگشتری تھی جب وہ بیر اریس میں گر گئی تو باغیوں نے خلافتِ حقہ میں فساد کھڑا کر دیا۔ قدرت اور شانِ خداوندی، غلاموں کے دلوں پر نقش اسمِ پاک کندہ ہے۔ جس سے لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔
" ۱۲ منہ غفرلہٗ "

حصولِ رزق، حصولِ مُراد، نزولِ بارش، دیگر جملہ ہائے عیشِ زندگی دُنیاوی و اُخروی کے لیے مجرّب ہے۔" ابُوعبدُاللہ حاکم نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے امام ترمذی کی اِس حدیثِ پاک کو حسن صحیح کہا ہے۔"

③ استغاثہ ونداء بعداز وصال شریف:۔ "طبرانی، المعجم الصغیر"

☆ مُفتی حرمین شریفین احمد بن عبداللہ الطبرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ خلیفہ برحق سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کو حاجت ضروریہ تھی۔ لیکن آپ بوجہ مصروفیت اُس کی طرف توجّہ اور نظرِ التفات مبذول نہیں فرما رہے تھے۔ اُنھوں نے اپنا حال، اپنے دوست مشہور صحابی حضرت عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جاؤ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر۔ پھر درُود شریف پڑھ کر یہ دُعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مانگ اُس نے عمل کیا اور اُس کے بعد خلیفۂ راشد کے دروازے پر آیا تو وہاں انہوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصۂ فرش پر بٹھایا اور اُس کی حاجت پوری کر دی اور فرمایا تمہیں جو بھی ضرورت ہو مجھے کہنا تاکہ پوری کر دیا کروں اور وُہ شخص خوش خوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ آپ نے میری سفارش کی۔ اُنھوں نے فرمایا وَاللّٰہِ میں نے کوئی چیز اس کے بغیر "حدیث ضریرُالبصر" نہیں کی۔ صرف میں نے اِس پر قیاس کیا کہ حضور ﷺ کا وُہ فرمان، واجبُ الاذعان قائم مقام توسّل اور نداء موجبِ قضاءِ حاجات اور سببِ نجات ہمیشگی ہے اور حلِ مُرادات میں اکسیرِ اعظم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْكَ بِحَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَكَ یَاحَبِیْبَنَا یَاسَیِّدَنَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ ط یَانِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ ط اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ" ط ۳ بار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ط

☆ امام تاجُ الدین سُبکی شافعی اَنَارَ اللّٰہُ بُرْھَانَہٗ آخری عمر میں نابینا ہو گئے ایک شخص حج بیتُ اللہ شریف کے بعد حاضرِ خدمت ہُوا۔ آپ نے حرمین شریفین کے احوال و

واقعات پُوچھے تو اُس نے من و عن بتائے۔ بعد ازاں المدینۃ المنورہ کا ذکر چھیڑ دیا ؎

حُورِ جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا چھیڑ کے پردہ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

☆ زائر نے بتایا مجھے مواجہہ شریف میں حاضری کی کیفیت اور صلوٰۃ و سلام روضۂ اطہر کو مس کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بحضور نور، صاحبُ التّاج صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہُوئی۔ یہ سُن کر آپ پر کیفیاتِ محبّت طاری ہو گئیں تو فرمایا۔ وُہ کونسا ہاتھ تھا جو روضۂ اطہر سے مَس ہُوا اُس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرطِ محبّت سے چُوم لیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ مَس ہوتے ہی آنکھوں میں نُور آگیا۔ نابینا سے بینا ہو گئے۔

○ جاننا چاہیئے کوئی عبادت اور دُعا بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی جب تک محبوبِ کردگار مدنی تاج دار احمدِ مُختار "صلی اللہ علیک وسلم" کا وسیلہ اسمی، ذاتی، صفاتی پیش نہ کیا جائے اور اوّل آخر درُود پاک پڑھنا قبولیت کے لیئے ایک افضل ترین وسیلہ ہے۔

☆ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادتِ مُبارکہ سے قبل اور حیاتِ طیّبہ میں اور بعد از وصالِ مُبارک ہر تین ادوار میں مقبولانِ بارگاہِ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اِس وسیلہ جلیلہ سے ربِّ کریم نے سب کی مُہمّات کو آسان فرمایا کسی کو محرُوم نہیں رکھا ؎

استغاثہ غیاثُ الدّارین مُغیثُ الملوین سیّدُ الکونین مُحمّدً رسُولُ اللہِ علیہ افضلُ التحیّۃ واحسنُ الثّناء

بکارِ خویش حیرانم اَغِثْنِی یا رسُولَ اللہِ ○ پریشانم پریشانم اَغِثْنِی یا رسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ندارم جُز تو ملجائے، نہ دارم جُز تو ماوائے تُوئی خود ساز و سامانم اَغِثْنِی یا رسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

اگر رانی وگر خوانی غلامم اَنْتَ سُلطانی دگر چیزے نمے دانم اَغِثْنِی یا رسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

چو مرگم نخلِ جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد نہ ریزد برگِ ایمانم اَغِثْنِی یا رسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

گدائے آمد اے سُلطان باُمّیدِ کرم نالاں تہی داماں مگردانم اَغِثْنِی یا رسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

چو محشر فتنہ انگیزد، بلائے بے اماں خیزد بجوئم از تو درمانم اَغِثْنِی یا رسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

رضایت سائلِ بے پر، تُوئی سُلطان لَاتَنْھَر صلی اللہ علیک وسلم
شہا بہرے ازیں خوانم اَغِثْنِی یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

حدیثِ پاک : بسندِ صحیح، ابنِ ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے روائیت کی۔

☆ ایک مرتبہ بعہدِ معدلت خلافتِ فاروقی قحط پڑا ۔ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر بعد درود و سلام عرض کناں ہوئے یا رسول اللہِ وَاسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا ط یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنی امت کے لیئے بارش طلب کریں کہ وہ ہلاک ہو رہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے خواب میں زیارت سے مشرّف فرما کر فرمایا کہ عمر "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" سے کہنا کل بارش ہو گی تو پھر ایسا ہی ہوا۔

☆ مشہور محدّث ابو الجوزاء نے بروائیت اوس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ ایک مرتبہ المدینۃ المنورہ میں سخت قحط پڑا۔ تو لوگ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ روضۂ اطہر پر حاضر ہو جاؤ اور چھت سے ایک دریچہ آسمان کی طرف کھول دو تاکہ آسمان اور قبرِ اطہر کے درمیان کوئی آڑ حائل نہ رہے لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح فرمایا گیا تھا تو اسی وقت بارش ہوئی اور جل تھل ہو گیا ۔ کھیتیاں سر سبز ہو گئیں اور اونٹ موٹے ہو گئے اور یہ سال عام الفتق کے نام سے مشہور ہو گیا۔ توجہ، توسّل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیثِ پاک میں موجود ہیں۔

☆ سیدنا فاروقِ اعظم "اَلْاٰنَ نَتَوَسَّلُ بِعَمِّ نَبِيِّكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"[ے] سے دعا فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہدِ ہمایوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے دعا کی۔ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معظّم و مکرّم چچا سیدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک وسیلہ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو ربِ کریم نے اُس کو شرفِ قبولیت سے

ے اب ہم وسیلہ بناتے ہیں تیرے پیارے نبی کے چچا جان کا ۔ علیہ وعمّہٖ الصلوٰۃ والسلام ط

عہ علامہ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ کی نقل کردہ روائیت سے ثابت ہے۔ سیدنا فاروقِ اعظم کا عم النبی حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کے وسیلہ سے دعا کرنا واضح کرتا ہے کہ یہ توسّل صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص نہیں بلکہ آپ " صلی اللہ علیہ وآلہ " کے قرابت نسبی و نسبتی کے وسیلہ جلیلہ سے بھی دعا جائز ہے۔ ابنِ سعد نے الطبقات میں ذکر کیا۔ سیدنا ابن سیدنا امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دمشق میں ایک صحابی حضرت یزید بن الاسود بن الجرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر بٹھا کر اُن کے وسیلہ سے دعا کی۔ مواہب اللدنیہ

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر " ٦

نوازا اور بارش نازل ہوگئی ؎۱

گر نہ بیند بتابش خورشید / شپرہ را دریں چہ جرم و گناہ

مہر را گو، چرا دمیدہ چناں / کہ بچشمش جہاں نمودہ سیاہ

○ **عطیۂ مصطفائی**:- مشہور محدث صحابی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سیدنا ابوالقاسم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی عطا کردہ ایک زنبیل تھی۔ جس میں سے کھجور، ستو اور ہر قسم کے میوہ جات نکال نکال کر کھاتے اور دیگر احباب و اصحاب کو بھی اس سے کھلاتے۔ خلافت عثمانیہ کے فسادات اور بلوے میں وہ زنبیل گم ہوگئی۔ آپ فرمایا کرتے۔ دوسروں کو تو صرف ایک غم ہے اور مجھے دو۲۔ ایک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بچھڑنے کا اور دوسرا زنبیل کے گمنے کا۔ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر کہتا ہے ؎

آنچہ از من گم شدہ گر از سلیمان گم شدے علیہ السلام

ہم سلیمان، ہم پری، ہم اہرمن بگریستے علیہ السلام

؎ خلافت فاروقی میں گورنر ایران۔ ؎ ایک معجزہ کثیر طعام۔

بقیہ حاشیہ

علی شمائل المحمدیہ" میں بروایت کعب احبار رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قریشیوں میں جب کبھی قحط سخت پڑتا اور بارش نہ ہوتی تو سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر کوہِ ثبیر پہ لے جاتے اور ان کے وسیلے جناب الٰہی میں دعا کرتے تو بارش سے قحط دور ہوجاتا۔ یہ سب برکت جناب رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نور کی تھی جو ان کی پیشانی میں تھا۔ "بقدرِ آئینہ حسن تو مینماید روئے"۔

★ بعض علماءِ دورِ حاضرہ کے نزدیک وسیلہ صرف اعمال کا معتبر ہے۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں بالصراحت اعمالِ صالحہ مقبولہ کا وسیلہ ہے نہ کہ مطلق اعمال کا۔ صالحینِ امت اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذواتِ مقدسہ کا وسیلہ سب سے افضل ہے۔ جس کے یہ محرومُ القسمت منکر ہیں۔ سیدنا امام اعظم کے مزار فائض الانوار پہ امام شافعی رحمہما اللہ کی دعا کا قبولیت پانا اور "بقولِ اولیاءِ کرام"، الشیخ معروف کرخی البغدادی علیہ رحمۃ ربی کی مرقدِ مقدسہ پہ دعا کا کبھی رد نہ ہونا جوازِ وسیلہ کی دلیل ہے۔ ان سب وسیلوں سے ایک وسیلہ درود شریف ہے۔

؎۱ اگر سورج کی تیز روشنی میں چمگادڑ کچھ نہ دیکھ پاتا تو اس میں خورشید کا کیا جرم اور گناہ ہے سورج سے کہو کر تو کیوں ایسا چمکتا ہے جس سے اس بیچارے کی آنکھوں میں جہان سیاہ ہوگیا ہے۔

۴

☆ یہ حقیر پُرتقصیر کیا عرض کرے کہ مجھ جیسے نالائقوں سے بوجہ نافرمانیاں، نادانیاں کیا کیا نہیں ہُوا اور کیا کیا نہیں کیا۔ ربِّ کریم معاف فرمائے۔ بجاہِ حبیبک الکریم علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام ''۔[1]

من و جرم کوشی پے بہ پے، تو پردہ پوشی دمبدم
بہ حصیرِ ننگِ خطا منم، بسریرِ لطف و عطا توئی

○ آمدم بر سرِ مطلب۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن میں سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا تو آپ کو بہت خوش خوش پایا۔ میں نے اس مسرّت کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میں آج رات خوابِ ہادیٔ سُبل، سیدُ الرّسل، مولائے کُل " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی زیارت سے مشرّف ہُوا تو آپ نے مجھے ٹھنڈا پانی عطا فرمایا۔ میں نے سیراب ہو کر پیا۔ جس کی سیرابی اور خنکی ابھی تک محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کرم کس وجہ سے ہُوا۔ تو فرمایا دُرود شریف سے۔ اتنا سُننا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح بہہ نکلے۔[2]

چشم دارم کہ دہد اشک مرا حُسنِ قبول — آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَوَسَّلَ اِلَیْہِ الْاَنْبِیَآءُ
وَالْاَصْفِیَآءُ وَالْاَوْلِیَآءُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] مجھے ہر آن کوششِ جرم و خطا دامن گیر رہتی ہے اور تُو ہر لمحہ عیوب کی پردہ پوشی فرماتا رہتا ہے۔ خالقِ کائنات! شرمِ خطا کی چٹائی پر میں بیٹھا ہُوں اور تختِ غفاری و ستاری پر تُو ہے۔

[2] خطیب اور ابنِ عساکر علیہ الرحمۃ نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی پیدائش سے پہلے محبوبِ علّام الغیوب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے ان کی والدہ اُمّ فضل لبابۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر دی اور فرمایا جب بچہ پیدا ہو تو ہمارے حضور لانا تو انھوں نے اس کا ذکر سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو آپ فی الفور حاضرِ بارگاہ ہو گئے تو مخبرِ صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا جان! بات وہی ہے جو ہم نے اُمِّ فضل سے کہی۔ بچّہ کی پیدائش پر آپ نے ہی کانوں میں آذان و تکبیر کہی اور لعابِ دہنِ مبارک سے گھُٹی دی اور نام رکھا اور مزید بشارتِ عظمیٰ سے نوازا کہ لے جاؤ ابو الخلفاء کو۔ اس کی نسل سے سفاح اور مہدی جیسے بڑے بڑے خلفاء پیدا ہونگے یہ خلفاءِ بنو عباس کی طرف اشارہ تھا۔ یہ مخبر عن الغیب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے علمِ غیب وما فی الارحام وما فی غدٍ کی ایک واضح دلیل اور بیّن ثبوت ہے۔

[3] میں وہ آنکھ رکھتا ہُوں جس نے میرے آنسو کو وہ حُسنِ قبول دیا کہ میرے آنسو بارش کے قطرات کی طرح موتی بنے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

طریقہ حاضری درگاہِ رحمۃ للعلمین

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وُہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہُوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کرُوں نثار
ابرِ کرم سے عرض یہ میزابِ زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لیے حطیم
وُہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سَر کی ہے

○ مسنون طریقہ کے مطابق اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر بابُ السّلام سے داخل ہوں اور سب سے پہلے مسجد نبوی شریف میں نوافل تحیۃُ المسجد ادا کریں اور پھر سر جھکا کر مؤدبانہ کھڑا ہو کر مواجہہ شریف کے سامنے زائر بارگاہِ رسالت و محبوبیت کی ہیبت و جلال اور شانِ جمال کو بھی نگاہ میں رکھے ادب، تعظیم، عجز و انکساری بحالت گریہ وزاری حضورِ قلب کے ساتھ سر جُھکائے صلوٰۃ و سلام عرض کرے ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
①

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
②

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
③

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

④

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ

⑤

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الْحَائِرِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ

⑥

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

⑦

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ

⑧

○ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَقُرَّۃَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَمَالَ مُلْکِ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَدْ قَالَ فِیْ شَانِ حَقِّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○ سورۃ النساء ۶۴

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُقَدَّمَ جَیْشِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط وَھَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ

يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ مُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِيْرًا بِكَ إِلٰى رَبِّيْ فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ الظُّلْمَةِ أَجِرْنِيْ بِهٖ يَا اَللهُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ وَعَلٰى بَابِكَ الْعَالِيْ وَاقِفِيْنَ بِحَقِّكَ عَارِفِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ فِي الْيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ أَنْتَ الْحَبِيْبُ يَا حَبِيْبَ اللهِ أَنْتَ الشَّفِيْعُ يَا شَفِيْعَ اللهِ أَنْتَ الْمُشَفَّعُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

"اب دعاءِ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" صفحہ ۳۸۵ پڑھے۔"

☆ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ نماز کی طرح باندھے ہوئے غلامانہ طریق سے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے یوں عرض کریں "یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ" صلی اللہ علیک وسلم ط اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ پر جو نازل کیا وہ آپ نے ہمیں پہنچایا۔ "ہم نے سنا اور مانا۔ اور بسر وچشم قبول کیا۔ اس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بفضلہٖ تعالیٰ حاضر ہو گیا ہوں۔ صَدَقَ اللهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ الْكَرِيْمُ ط۔ پھر یوں کہے اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ يَا اَللهُ يَا كَرِيْمُ قَوْلُكَ حَقٌّ ط لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ ط بعد ازاں زبان سے آہستہ آہستہ یہ آیتِ کریمہ پڑھے وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (پ ۵ سورۃ النساء ۶۴) اور عرض کرے۔

۲

عله ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب دار المضیہ میں اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے يَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلٰوةِ ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے۔ علماء حنابلہ و شوافع کا یہی طریق ہے ۱۲ منہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

جَآءُوْكَ

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا ط

جِئْتُ اِلٰى بَابِكَ الرَّحْمَةِ ، اِلٰى بَابِكَ يَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ ط

لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط

اِسْتَغْفِرْ لِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِّنْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلٰى رَبِّیْ ط

لَوَجَدْتُ اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ط

"اَلشَّیْخَیْن الکریمین، وزیرین جلیلین کا وسیلہ جلیلہ"

○ اللہ سُبحانہٗ کے ہاں جس طرح رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہمارے لیئے وسیلہ ہیں بعینہٖ اِسی طرح سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما ہمارے لیئے بارگاہِ رسالت میں وسیلہ اور واسطہ - ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں تو شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد اُن سے عرض کریں تاکہ وہ رسولِ رحمت "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے ہمارے لئے درخواست کریں۔ براہِ راست رسولِ پاک "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے سوال کرنے کی نسبت یہ حاجت کے پورا ہونے میں زیادہ افضل و اَولیٰ ہے اور ادب اور قبولیت میں قریب تر ہے۔ اور کثیر برکات وخیرات کا مستوجب ہے۔

☆ زیارت سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر" رضی اللہ تعالےٰ عنہ ورسولہٗ وارضاہ عنا "ط

○ اب ذرا دائیں ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی زیارت باکرامت علیہ کریں اور بارگاہِ صدیقی میں یہ سلام عرض کریں۔

علہ اَلشَّیخین الکریمین کو سلام نہ کرنا یا اعراض کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہے۔

۸

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَهُمْ بِالتَّصْدِيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَفْضَلَهُمْ بِالتَّحْقِيْقِ
①
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ بِالتَّحْقِيْقِ
②
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُشَاهِدِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ
③

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَآءِ الْمُرْشِدِيْنَ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ "ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ" (سورۃ التوبہ ۴۰) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ صِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

☆ زیارت سیدنا عمر فاروق اعظم "رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا" ط

○ اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر مواجہہ شریف کے سامنے حضرت عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی زیارت بالطہارت کریں اور سلام بدیں الفاظ عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَعْدَلَ الْاَصْحَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَيِّنَ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ
①
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُجَاهِدِيْنَ وَغَيْظَ الْمُنَافِقِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
②
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ
③

○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا الْمُوَفِّقَ بِرَأْيِهِ لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ "لَوْكَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ" رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَلْجَاكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

○ تھوڑا سا دائیں طرف کھڑا ہو کر ان الفاظ مبارکہ سے سلام عرض کرے۔

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا رَفِيْقَيْ وَمُشِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنَيْنَ لَهٗ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّيْنِ وَالْقَآئِمَيْنَ بَعْدَهٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ جِئْنَا كُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْئَلُ رَبَّنَا اَنْ يَّتَقَبَّلَ سَعْيَنَا وَيُحْيِيْنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَيُمِيْتُنَا عَلَيْهَا وَيَحْشُرُ فِيْ زُمْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط ـــــہ

اَنْتَ النَّبِيُّ الَّذِيْ نَرْجُوْا شَفَاعَتَهٗ	عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ
وَصَاحِبَاكَ وَلَا اَنْسٰهُمَا اَبَدًا	مِنِّي السَّلَامُ عَلَيْكُمَا مَا جَرَى الْقَلَمُ

○ جنت البقیع میں سلام عرض کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیات کریمہ کی تلاوت کرکے اور درود تاج شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرے اور دعا مانگے ـــــہ

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ وَيَا اَهْلَ الْجَنَّاتِ الرَّفِيْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَلْبُشْرُوْا بِ"اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ" (سورۃ الحج) اِنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط

ـــــہ جنت البقیع کے مختلف راستوں پر آداب کو ملحوظ رکھ کر ہر مزار پاک پر سلام عرض کرتا گزرے۔ ۲

○ سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول اور درود شریف کی بارش:۔

ستر ہزار صبح ہیں، ستر ہزار شام ، یوں بندگی زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
محبوب رب عرش ہے اِس سبز قبہ میں پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق و عُمر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

☆ اَلدُّرُّ الثَّمِیْنَہ فِی تَارِیْخِ الْمَدِیْنَہ:۔ بروایت سیدنا کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○ ہر صبح ستر ہزار فرشتے آسمان سے اُتر کر مزارِ اقدس حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور ارد گرد خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو تعویذِ مبارک سے لگاتے اور مَس کر کے برکت حاصل کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ شام کو اور ستر ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو پھیلا کر قبرِ اطہر سے مس کرتے ہیں اور ساری رات درود شریف پڑھتے اور پھر صبح ہوتے ہی ، واپس آسمان پر عروج کر جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جس گروہِ مقدس کی حاضری ہوگئی پھر قیامت تک اُسکی باری نہیں آئے گی۔

"حافظ ابُو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ نے حلیۃ الاولیاء میں اس حدیث پاک کو نقل کیا۔"

اَللّٰہُ اَکْبَرُ شانِ محبوبی ، حدود و قیود ، اَعداد و شمار کے حساب یہاں ختم ہو جاتے ہیں ۱۴۱۲ھ ہجری المقدسہ ہے سال کے ماہ ۔ ماہ کے دن ۔ دن کے گھنٹے اور سلعہ ۔ لمحہ اور ہر لمحہ لمحہ میں ستر ہزار ملائکہ کا درود شریف ہمہ وقت اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی ہی جانتا ہے ؎

رُسُل ملائک پہ درود ہو وُہی جانے اُنکے شمار کو مگر ایک اُن میں دکھا تو دو جو شفیعِ روزِ شمار ہے

☆ مروی ہے کہ آسمان میں ایک نہرِ حیوٰۃ ہے۔ سیدنا رُوحُ القُدُس جبرائیل امین علیہ السلام روزانہ علی الصبح اس میں غسل کرتے ہیں اور باہر آکر جب اپنے پَر و بال جھاڑتے ہیں تو اُس سے ستر ہزار پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں۔ ربِ ذوالجلال وَالاکرام ہر قطرہ سے ایک نوری فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہی وُہ فرشتے ہیں جو بیتُ المعمور کا طواف کرتے اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔ یہ تمام فرشتے معہ جبرائیل علیہ السلام سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم "

؎ کائنات عالم میں ہر لمحہ صبح و شام ہوتی ہے۔ ممالک امریکہ افریقہ ایشیا یورپ کا طلوع و غروب آفتاب دیکھو لو۔ مؤلف ۳

کے نُور سے جھڑے ہوئے نُوری پھول ہیں۔ " مدارجُ النبوۃ، مراتبُ الفتوۃ "

بیتُ المعمُور : عرشِ عظیم پر نُوری ملائکہ کا قبلہ ہے۔ کعبۃُ اللہ المشرّفہ کے بالکل عین اُوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرائی جائے تو کعبۃُ اللہ المکرّمہ کی چھت پر گرے۔ روزانہ بیتُ المعمُور کا طواف ستّر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلوٰۃ و سلام کے لیئے حاضرِ درِ رسُول ہوجاتے ہیں۔ کعبۃُ اللہ اور بیتُ المعمُور کا طواف قائم مقام وُضو ہے اور زیارتِ قبرِ انور سریر آرائے نبوّت و رسالت " صلی اللہ علیہ وسلم " قائم مقام صلوٰۃ ہے۔ ستّر ہزار ملائکہ نوری جب بیتُ المعمُور کا طواف " وُضو " کر لیتے ہیں تو وُہی ملائکہ نوری۔ تاجدارِ مملکتِ شریعت، شہنشاہِ نبوّت و رسالت، شاہِ اقلیمِ شفاعت، محبوبِ ربِّ کائنات علیہ الصّلوٰات وَالتّسلیمات کے حضور سبز گنبد کی زیارت کے لیئے اُترتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔ ستّر ہزار کا یہ نوری گروہ صبح کو خوشی سے جھومتے اور زبان سے وردِ دُرود شریف کے مسرّت سے نغمے گاتے ہیں اور مرقدِ مصطفویہ علیٰ ساکنہا الصّلوٰۃ والسّلام والتّحیۃ کو اپنے پروں سے ڈھانپتے اور مَس کرتے اور پھر شام کو اللہ سبحانہٗ کے حضور پہنچ جاتے ہیں اور اسی طرح دوسرا گروہ " ستّر ہزار " کا شام کو اسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیتُ المعمُور کا طواف کر کے رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری و ساری رہے گا۔ جو ایک بار باریاب حضورِ رسالت ہو گیا تو پھر اُس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وُہ باعثِ رشکِ قدسیاں بن گیا۔

☆ آخر الامر حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے صُور پھونکنے پر سب سے پہلے معہ شیخین کریمین محمّد رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مرقدِ منوّر سے اُٹھیں گے اور ان ہی ستّر ہزار ملائکہ نوریہ کے جلو میں ربُّ العرشِ العظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ " عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "

○ بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما ط

حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزُفُّوْنَهٗ ؎

یہاں تک زمین پھٹ جائے گی۔ سب سے پہلے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " اپنی قبر سے ستّر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں زفاف کی طرح نکلیں گے۔

؎ للعلامۃ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیۃ علیہ الرحمۃ القویۃ ط جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام ط

☆ حضور سرورِ کون و مکان و سرورِ انس و جان ﷺ کے ایک جانب سیدنا ابوبکر صدیقِ اکبر اور دوسری جانب سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوں گے اور ستر ہزار نوری فرشتوں کے جلو "جھرمٹ" میں یوں چلیں گے جیسے دُلہن کو بجمال ناز و اعزاز و بغایت فرحت و سرور اور بصد تزک و احتشام لایا جاتا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں۔

① چوں مبعوث مے گردد از قبر شریف بیروں آمد میان ستر ہزار فرشتگان زفاف کنند اورا۔ زفاف دراصل بمعنی بُردن عروس را بخانہ زوج۔ مراد ایں جا کہ براں محبوب است پیش محب یعنی محبوب ﷺ را بدرگاہِ محب ربُّ العزت جلّ شانہٗ فصلی اللہ علیہ وسلم ط

② قلبِ اطہر محمد مصطفےٰ ﷺ جہاں حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رکھی گئی ہے یہ عالمِ قدس کا کعبہ ہے اور قالبِ اطہر عالمِ انس کا حرم ہے تو اہلِ دل کا کعبہ درحقیقت قلبِ انور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے۔ جو بھی اس حرم میں بشرطِ محبت، ادب داخل ہوا وہ ہر دو کونین اور ثقلین کی آفات سے مامون و محفوظ ہوگیا اور پھر ہفت اقلیم میں اللہ تعالیٰ کا منظور اور محبوب ہوگیا۔ سلطان العارفین سرکار باھو علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

کعبہ را در دل بہ بینم جان کنم بروئے فداء
در مدینہ دائماً ہم صحبتم یا مصطفےٰ

باھو

حکمت:۔ ستر ہزار کے عددِ مبارک میں!

☆① سیدہ فاطمہ بنت اسد والدہ معظمہ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جنازہ میں ستر ہزار ملائکہ نوری نے شرکت کی اور حضور ﷺ نے اپنی صفتِ مبشر کا ظہور فرماتے ہوئے اپنی اُمی بعد اُمی کے لئے حورِ جنت کی بشارت دی۔

☆② حدیث:۔ مشورۃ بالشفاعت میں "معراج کی شب، ربِ عظیم نے عرشِ عظیم پر اپنے محبوب ﷺ سے ستر ہزار کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور ستر ہزار کے ہر ایک ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار کا مزید مژدہ سنایا اور یہ تین بار ایسا ہوگا کہ مشورہ بھی تین بار ہوا

☆③ مصدقہ بحوالہ حدیثِ پاک صحیحہ عالمِ برزخ میں عذابِ قبر سے نجات کے لئے ستر ہزار

۹

؎ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ میں المدینۃ المنورہ ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے۔

کلمہ طیبہ کی تعداد بیان فرمائی گئی۔ یہ ایصالِ ثواب اہلِ سُنّت و جماعت کا شعار ہے۔

☆ اِستغفار کا انتہائی عدد بھی سَبْعِیْنَ فرمایا گیا۔ (سُورۃ التوبۃ ۸۰) " سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ وَرَسُوْلُہُ الْمُکَرَّمُ"

○ مُتعدّد ثِقہ روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ زائر بارگاہِ محمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حاضِر ہوکر سلام عرض کرتے تو حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سُننا یا نہ سُننا زائر کے اپنے مدارِج اور احوال پہ مُنحصر ہے۔ اگر زائر[۱] کو کِسی دوست نے سلام عرض کرنے کا کہا تو " فُلاں بن فُلاں " نام لے کر وَیُسَلِّمُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ عرض کرے۔ ربِّ قدّوس خود اپنے محبوب کے غلاموں۔ نیازمندوں کو اپنے حبیبِ پاک، صاحبِ لَوْلَاکَ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے دربارِ کریمی دُربار، گہربار میں بُلاتا ہے۔ پھر یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ اپنے در پہ بُلا کر رد کریں۔ آپ حضور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " تو واسطہ عطاءِ الٰہی ہیں۔ آپ ہی کے صدقہ سب کو ربِّ کریم نے سب کچھ عطا فرمایا اور آخرت میں بھی سب کچھ عطا فرمائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَعُرُوْسِ
مَمْلَكَتِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[۱] کہ شیخ محی الدین ثانی ابنِ عربی علیہ الرحمۃ ربّی ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک لڑکا جو کشف و کرامت میں مشہور تھا اچانک رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اُس نے بتایا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہُوا ہے اور فرشتے اُسے کھینچ کر لے جارہے ہیں۔ آپ کے پاس ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہُوا محفوظ تھا۔ اُسی وقت اس کی ماں کو دل میں ہی ایصالِ ثواب کر دیا تو لڑکا ہنسا۔ آپ نے ہنسنے کا سبب پُوچھا تو کہنے لگا حضور ابھی میں نے دیکھا ہے کہ میری ماں کو فرشتے جنّت میں لے جارہے ہیں۔ اِس واقعہ پر الشیخ الاکبر قدس سرّہٗ الاطہر تبصرہ کرتے ہُوئے ارشاد فرماتے ہیں

☆ " اِس حدیث کی تصحیح اِس لڑکے کے کشف سے ہُوئی اور اِس لڑکے کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے"

[۲] حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مشہور خلفاءِ بنو اُمیّہ سے ہیں۔ آپ کے دورِ خلافت کو خلافتِ راشدہ میں شمار کیا گیا ہے۔ آپ ہر سال مُلکِ شام سے بارگاہِ رسالت مآب " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " میں ایک قاصد بھیجا کرتے جو آپ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " کے حضور حاضِر ہوکر آپ کا سلام پیش کیا کرتا اور مشائخ طیّبین کے لیئے ہدایا بھیجا کرتے۔ حضرت خضر علیہ السّلام اکثر اوقات آپ سے مُلاقات کرتے تھے۔ مِنہٗ غفرلہٗ الذنب

الوداعی سلام بر خیر الانام

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط — اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط — اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِیْمُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ط

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط — اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط — اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ اَنْتَ الشَّفِیْعُ الْمُشَفَّعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ الَّذِیْ تُرْتَجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ وَاِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَہَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَہْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَلَّیْتَ الظُّلْمَۃَ وَجَاہَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ ط

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط — اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط — اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ اَنْ یَّشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَیَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ط یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ؕ (سورۃ الشعراء ۸۸، ۸۹) وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ وَاُمَّتِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُمَا

علہ الوداعی سلام بابِ جَنَّۃُ الْبَقِیع کے اندر، زیرِ مینارہ مہبطِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام، مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو کر پڑھے اور اَلشَّیْخَیْن الکَرِیْمَیْن کے واسطہ سے بارگاہِ رحمت "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں قبولیت کی عرض کرے کہ آئندہ سال بھی حاضری کی سعادت عطا ہو۔ اپنے قلب پر نظر کرے جو خیال ہو یہی اجازت الوداع ہے۔ واپسی پر آنکھ پُرنم ہو اور دل پُرغم اور قلب اَللّٰہ کے شکر اور ذکر سے سرشار اور زبان پر درود شریف ہو تو سمجھ لے کہ قبولیت ہو گئی۔ یَا حَبَّذَا سَعَادَۃُ مَنْ فَازَ بِذَالِکَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام بحضور سید الانام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

بلغ العلیٰ بکمالہٖ　　　　کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ　　　　صلوا علیہ وآلہٖ

لیس کلامی یفی بنعت کمالہٖ

وصل الٰھی علی النبی وآلہٖ

☆ جو اُمتی اخلاصِ قلب اور محبت کے آداب بجا لا کر درود و سلام عرض کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو صرف جواب سے ہی نہیں بلکہ رُوحِ اقدس اور قلبی توجّہ سے مُتوجّہ ہو کر جوابِ سلام سے نوازتے ہیں اور جواب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے آوازیں مسموع ہوتا، خاص الخاص مقربین بارگاہ کو مصافحہ سے بھی نوازتے اور القابات، خطابات عنایت فرماتے ہیں اور مہمان نوازیوں سے سرفرازیاں عطا کرتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے درود شریف میں زندگیاں وقف کر کے یہ مراتب پائے۔

☆ غوثِ زمان السید عبد العزیز دباغ شاذلی انار اللہ انوارہٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

○ خلاصۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سارے سلوک کا مقصود بالذات اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی قریب ترین راہ ہے۔ بلکہ مقصودِ آفرینشِ عالم "وجودِ مسعود فیض آمود" کا قرب اور وصول الی اللہ ہے اور اُس کا دروازہ صرف اور صرف ایک یعنی وجود باجود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ کی ذاتِ مطہر میں

ـــــــــــــــــــــــ

ؔ شہنشاہِ سریر آرائے مسندِ نبوت و رسالت، تاجورِ مملکتِ شریعت و طریقت، رونق افزائے بزم امامت و خلافت، زینت آرائے مقامِ شفاعت علیٰ صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات پر درود شریف بھیجنے سے قلب میں محبت متمکن ہو جاتی ہے اور صورتِ پاک ذراۃ شریف کے نور سے متمثل ہو کر عین بصر و بصیرت سے ایک لمحہ بھی غائب نہیں ہوتی۔ درود خوان کا قلب "ضمیر" روشن ہو کر آئینہ بن جاتا ہے اور اسرارِ حقیقت کھل جاتے ہیں اور کیفیات طاری ہو جاتی ہیں کہ درود شریف دُرِّ مکتوم، سرِّ مکنونِ الٰہیہ سے ہے۔ ۱۲ منہ

خصوصیت کے ساتھ قوّتِ جاذبہ اِلی اللہ رکھ دی گئی ہے۔ اور محبت کے ساتھ آپ ﷺ کے دامن کو پکڑنے والا (اِتباع کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا) قربِ الٰہی سے محروم اور ناکام نہیں رہ سکتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

☆ عُلمائِ مِلّت، اَولیائِ اُمّت اور مومنین مُحبّین نے حضور رؤف رحیم ﷺ کے کمال اَدب و محبّت سے مشکل ترین منازل ہجر طے کیں۔ اور سُنّتِ سَنیّہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسَّلامُ وَالتحیّۃ پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہِ محبّت پر گامزن ہو گئے اور وظیفۂ محبت درود شریف سے رطبُ اللّسان ہو کر اُن مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ توکّلا علَی اللہِ تعالیٰ اس سفر میں ہمکنارِ مقصود و مطلوب ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے حضور پہنچ گئے اور اپنی زندگی کے مُشکل مسائل حل کرائے۔ احادیثِ مبارکہ کے متعلق اِستفسار کئے اور درود شریف پیش کئے اور اجازتیں حاصل کیں اور جن صالحین کا ذکر " تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ ط" جو سببِ نزولِ رحمت ہے۔ وُہ جمالِ جہاں آراء کے نظاروں سے منوّر ہو کر علیٰ قدرِ المراتب مقصودِ حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبوب بن گئے۔

☆ اَلشیخ ابُوالعبّاس مُرسی" بانی سلسلۂ عالیہ شاذلیہ"، علیہ الرّحمۃ نے لَواقحُ انوارِ قدسیہ میں فرمایا۔

○ اگر ایک لمحہ بھی رسُول اللہ " ﷺ "، مجھ سے پوشیدہ ہوں تو میں اپنے آپ کو مومن نہ جانوں۔ آپ روزانہ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) درود شریف پڑھتے۔

☆ حبیبِ کردگار، مدنی تاجدار احمدِ مختار " ﷺ " کی محبّت میں فنا ہو کر شہرتِ دوام پا گئے۔ کتنے ہی ایسے خوش نصیب ہیں جنہوں نے باقاعدگی سے درُود شریف کا وظیفہ اپنایا اور اُس پر تا دمِ واپسیں عامل رہے اور درُود شریف کی برکتوں سے مالا مال ہو گئے جس کسی نے تحفۃُ الصّلوٰۃ میں مندرج درُود شریف وردِ زبان بنایا تو وُہ بفضلہٖ تعالیٰ اُسے ہمیشہ ایمان افروز، رُوح پرور اور شفا بخش پائے گا۔ چند واقعات پیشِ نظر ہیں۔

☆ بمطابق آیتِ کریمہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ البقرۃ ۲۵۷) ہر مومن ولی ہے اور ہر ایمان والے کو سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ " ﷺ "، کی زیارت ہوتی ہے خواہ اُس کو شعور ہو یا نہ

ے الشیخ ابُوالحسن شاذلی مؤلف درود تاج کے خلیفہ اور علامہ بوصیری مؤلف قصیدہ بردہ کے پیر و مرشد علیہم الرحمۃ ط ۸

ہو۔ بِلّٰہِ الْحَمْد ؕ مومن کو رُوحِ اقدس" صلی اللہ علیہ وسلم "کے قُرب اور فیض سے دُرود شریف پڑھنے اور نیکی کرنے کی توفیق مِلتی ہے [1] "لطائف المنن بشیخ ابن عطاء اللہ شاذلی"

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

دُعا:۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ! درُود شریف کا رنگ ہمارے قالب میں اور درُود شریف کا نُور ہمارے قلب میں ایسا بسا دے جیسے تُو نے اپنی قدرتِ کاملہ سے رنگ اور خوشبو کو گلاب کے پھُولوں میں نہایت ہی خوشنمائی سے بسایا ہے۔

☆ امامِ اعظم ھُمَامِ اَقدم سیّدنا نُعمان ابنِ ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ اعتاط

○ آپ بارگاہِ مصطفوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ میں بعد حج بیت اللہ شریف، حاضر ہُوئے تو آپنے بابُ السّلام میں ادبًا کھڑے ہو کر یہ آیتِ کریمہ" وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اِلٰی اٰخِرِہٖ (سورۃ النساء ۶۴) "تلاوت کی اور بارگاہِ رسالت میں اِن الفاظ سے سلام عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ وَعَلٰٓی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ؕ تو حضُور رحمتِ عالَم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے خصُوصی رُوحانی اور قلبی توجّہ فرمائی اور زُبان مُبارک سے باآواز، روضۂ اطہر سے آپ کے سلام کا جواب دیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ، آپ نے سُنا تو آنکھوں میں آنسُو اُمڈ آئے، نظریں جھک گئیں اور قلب مسرور ہو گیا تو پھر آپ کو ایسا نوازا کہ ہمیشہ ہی حضُور رسالت پناہی فِدَاہُ رُوحِیْ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خیر و برکت بچشمِ صُوری و معنوی ہوتی اور مُشاہدہ جمالِ عینی و حسّی میں مُستغرق اور نظّارۂ جمال باکمال میں ہمیشہ سرشار رہتے۔ زُبان پر حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم "کا ذکر خیال میں حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم "کا فکر اور ذہن میں حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم "کا تصوّر رہتا [2]

---

[1] اے میرے ربّ! ہمیشہ درہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہوں تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے

[2] یارسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں جب خاموش ہوتا ہُوں تو آپ ہی کے فکر میں مُستغرق رہتا ہُوں۔ جب بولتا ہُوں تو آپ ہی کی مدح سرائی کرتا ہُوں اور جب سُنتا ہُوں تو آپ ہی کے اقوال سُنتا ہُوں اور جب دیکھتا ہُوں تو آپ ہی کو دیکھتا ہُوں

پرتو شانِ نبُوّتی امام ابو حنیفہ کوفی علیہ الرحمۃ ثنانی الرسول تھے آپ نے قصیدۃ النعمان لکھا جو فضائلِ قرآنیہ اور شمائلِ حدیثیہ پر مشتمل ہے جس میں معجزات قاہرہ، محاسن زاہرہ اور محامد باہرہ، رموز و نکات، دقائق و حقائق، اسرارِ الٰہیہ وانوارِ محمّدیہ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے پھُول کھلے ہیں جس سے دلدادگانِ مشاہدۂ نبوّت اور فریفتگانِ ماہِ رسالت کے دماغ معطّر اور قلوب منوّر ہوتے ہیں۔ المترجم

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام　　رفتم بپائے خود کہ کوئیت رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را　　کو دامنت گرفتہ بسُوئیت کشیدہ ام

☆ بانیِ سلسلۂ عالیہ چشت اہلِ بہشت حضرت عُثمان ہرَوَنی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرقَدَہٗ ط

○ محبت و ادب کے تمام مراحل طے کر کے اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَنْوِیْرًا جب بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " میں حاضر ہُوئے تو دیر تک دُرُود شریف پڑھتے رہے تو پھر مواجہہ شریف میں نہایت عجز و انکساری و بغائیت تضرُّع وزاری اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط سے سلام عرض کیا تو از راہِ رحمت جواب آیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا شَمْسَ الْعَارِفِیْنَ ط اور آپ کے خلیفۂ اَکمَل وَ اَجَل خواجۂ خواجگان السید مُعِیْنُ الدِّیْن چشتی اجمیری (غریب نواز رسول نما) قُدِّسَ سِرُّہُ الْبَارِی نے جب بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا تو جواب پایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخ ط (حسن سنجری) اور فرمایا ہم نے تجھے سلطانُ الہند بنایا۔ آپ مُلکِ ہند کی ولائیت کے تاجدار ہیں۔ جن کی نگاہِ فیض سے کروڑوں ہدائیت پا گئے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ امامُ الطّریقت قُطبِ دوراں اَلشیخ ابُوالحسَن شاذِلی (وفات ۶۵۶ھ) قَدَّسَ اللّٰہُ تعالٰی سِرَّہُ الْعَالِی ط

○ آپ مشہور اَجلّہ اَولیائے مستور، سلسلہ عالیہ شاذلیّہ کے بانی اور صاحب حزبُ البحر، مؤلّفِ دُرود تاج شریف ہیں۔ بارگاہِ رسالت کے ہمہ وقتی حضوری تھے۔ آپ پانچوں نمازیں سرورِ انبیاء " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی اقتداء میں ادا فرماتے۔ آپ مقبول بارگاہِ خداوندی اور محبُوبِ درگاہِ محمّدی تھے۔ "عَزَّ وَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ"

☆ امام راغب اصفہانی نے محاضرات میں سیدنا ابُوالحسن علی شاذلی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔

○ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مسجد اقصٰی میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصٰی کے باہر صحنِ حرم کے وسط میں ایک تخت بچھایا گیا ہے اور فوج در فوج مخلوق کا اژدحام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہُوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں منصور حلّاج کی سُوءِ ادبی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور تخت پہ تنہا ہمارے حضور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " رونق افروز ہیں اور اُولُوالعزم پیغمبر حضرت ابراہیم " ابوالانبیاء "، حضرت نوح " آدمِ ثانی "، حضرت موسیٰ " کلیمِ خدا " علیہم السّلام سب زمین پر بیٹھے ہیں۔

مَیں وُہیں ٹھہر گیا۔ اِن پاک ہستیوں کی باتیں سُننے لگا۔ مَیں نے یہ مَنظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ میرے حضُور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" قدر و منزلت میں سَب سے بڑھ کر ہَیں اور مُتعجّب تھا کہ یہ کتنی بڑی عَظمت و جلالتِ شان کا مُظاہرہ ہَے تو ناگہاں کسی نے مجُھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس کی ضَرب سے مَیں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ وُہ مسجدِ اقصیٰ کا مُنتظم تھا جو قندیلیں، روشن کرتا تھا۔ اُس نے مجُھ سے کہا کہ کیا تعجّب کرتا ہَے کہ یہ سب حضُور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے نُور سے ہی تو پیدا ہُوئے ہَیں۔ یہ سُن کر مجُھ پر کیفیّت طاری ہو گئی اور جب مجُھے افاقہ ہُوا تو مَیں نے مُنتظم کو تلاش کیا مگر اُسے نہ پایا۔ "تفسیر روحُ البیان ج۲"

"آپ دُرُود شریف کے عامِل تھے اور روزانہ چالیس ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھتے۔"

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ اَلشَّیخ سیّدی احمد الکبیر ابُو الحَسن رفاعی شافعی قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَقْدَسُ ط (وفات ۵۷۸ ہجری)

○ آپ کا سلسلہ نسب اُنیس ۱۹ واسطوں سے مَولائے کائنات سیّدنا علی مُرتضٰے کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ملتا ہَے اور آپ نجیبُ الطّرفین سادات کرام سے ہَیں اور اپنے زمانہ کے مشہور اَوْلیاء، فقیہہ اور مُحدّث تھے۔ عزّتِ نسبِ محمّدیّہ سے مُفتخر اور شرفِ ولائیتِ احمدیّہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے مُمتاز و مُعزّز تھے۔ ۵۵۵ھ ہجری المُقدّسہ میں حج بیتُ اللہ شریف کی سعادت کے بعد مدینۃُ الرّسُول بارگاہِ رحمتِ عالم و عالمیان "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" حاضر ہُوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے ادباً کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَدِّیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ ط وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہِ ط تو روضۂ اطہر سے ندا وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ کو سُنا تو قلبی کیفیّت اور عشق و محبّت سے بے اختیار آنسُو بہہ نکلے اور وفورِ شوق اور جذبۂ ذوق سے والہانہ فی البدیہہ یہ اَشعار زُبان پر جاری ہو گئے۔ اور مؤدّبانہ انداز میں عرض کیئے ؎۱

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُہَا — تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ
ھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ — فَامْدُدْ یَدَیْكَ لِکَیْ تَحْظٰی بِہَا شَفَتِیْ

۱ میں دُوری کی حالت میں آستانہ بوسی کے لیئے اپنی رُوح کو بھیجا کرتا وُہ سرزمین پاک کو چُومتی اور پھر سلام "تقیہ حاشیہ الاصوریہ"

○ اتنا عرض کرنا تھا تو ظَھَرَتْ لَہٗ یَدُ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم " فَتَقَبَّلَھَا تو رؤف رحیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانِ رحمت سے اپنا دستِ مبارک باہر نکال دیا اور آپ نے کمال اَدب و محبت سے مُصافحہ کیا اور بوسہ دیا نبیُّ الرَّحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کو نوّے ہزار آدمیوں نے دیکھا اور زیارت کی اِن میں حضور غوث الثقلین بھی موجود تھے۔ آپ کا مقبرہ عراق کے علاقہ واسطہ بطائح، مقامِ حسن اُمِّ عُبَیدہ میں بوسہ گاہِ خلائق و ملائک ہے۔" زہۃ المجالس"

☆ بعینہٖ ایسا واقعہ بہجۃُ الاسرار شریف میں غوثُ الثقلین شہنشاہِ ولائیت سرکار ابو محمد، عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّورانی کا امام ابُوالحسن السید نورالدین علی قُدِّسَ سِرُّہُ الجلی نے لکھا ہے۔ وَاللہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ وَرَسُولُہُ الْاَعْلیٰ بِالصَّوَاب ط " تعریج الخاطر شریف"

☆ اَلشیخ آدم بنوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ الباری ط

○ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض یافتہ، منظورِ نظر اور اجلّہ خلفاء سے ہیں۔ جب مدینہ منورہ[1] دربارِ رسول " صلی اللہ علیہ وسلم " پر حاضر ہوئے تو روضۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دروازہ از خود کُھل گیا اور آپ اندر گئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک باہر نکال کر شیخ کو دست بوسی کی سعادت بخشی یہ واقعہ وہاں موجود تمام حاضرین نے دیکھا۔ " روضۃ القیومیہ صفحہ ۵۴۹"

صَلَّی اللہُ عَلیٰ حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ السید نورالدین یحییٰ شریف علیہ رحمۃ اللطیف نے اپنے والد قدس سرہ الماجد کے متعلق لکھا

○ جب روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے تو بارگاہِ رحمت میں نہایت اَدب سے صلوٰۃ و سلام پیش کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھے سُنا کہ روضۂ اطہر سے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ ط کی آواز آئی۔ ایسے کثیر واقعات مقبولانِ بارگاہ سے منقول اور معمول ہیں۔

[1] آپ فنا فی الرسول بارگاہِ محبوب کے ہمہ وقت حضوری، اور عاملِ ورود پاک تھے۔

بقیہ حاشیہ

عرض کرتی تھی۔ اب میں خود بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ دستِ مبارک نکالئے تاکہ میرے ہونٹ اُن کو چوم کر حظ پائیں اور انوار سے بہرہ مند ہوں۔ [2] آپ کی قبر جنت البقیع سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائینی ہے۔

دو جہاں فدا تیرے نام پر ہے سکون فزا تیرا نام بھی | تیری ذات پر ہو درود بھی تیری ذات پر ہو سلام بھی
مجھے اپنی تابشیں کر عطا تو ہے میرا ماہِ تمام بھی | ہے لُٹی لُٹی میری صبح بھی ہے بجھی بجھی میری شام بھی
تیرا راز کیا کوئی پا سکے تیرا جلوہ کیا نظر آ سکے | کہ حریمِ ناز کی خلوتوں میں ہے تجھ کو اذنِ خرام بھی

جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں حسن بھی ہے نیاز میں
اُسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

☆ قطبُ الاقطاب غوثُ اُولی الالباب عُروۃ الوثقیٰ خواجۂ خواجگان محمد معصوم قیوم ثانی قدسنا اللہ بسرہ السامی ؒ

○ جب روضۂ مطہرہ میں حاضر ہوئے تو سلام عرض کیا تو روضۂ مقدسہ سے جواب آیا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ؕ کتنے خوش بخت ہیں۔ جو" بقولِ" الشیخ ابو نصر کرخی؛ الشیخ ابوبکر محمد البکری، الشیخ ابراہیم بن شیبان علیہم الرحمۃ الرحمان ؒ حریمِ ناز سے جواب سلام پاتے ہیں" الحمدُ للہ تعالیٰ"

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جوابِ تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ الشیخ الکبیر حضرت ابراہیم بن ثابت علیہ الرحمت ؒ (المتوفی ۳۲۸ھ)

○ مشہور بزرگ مکہ معظمہ میں قیام پذیر تھے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیت اللہ شریف کے بعد بارگاہِ رسالت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا کرتے اور حضور ﷺ کے ہاں بطورِ مہمان رہا کرتے ـــــ اور حضور" ﷺ" بھی اُن کو خصوصیت سے نوازتے عجیب شان محبوبانہ ادا رکھنے والے بزرگ تھے۔ شب و روز دس ہزار درود پاک پڑھا کرتے۔

ایک مرتبہ بوجہ بیماری حاضرِ المدینۃ المنورہ نہ ہو سکے تو مکہ معظمہ میں ایک رات خواب میں جمالِ بے مثال محبوب ذوالجلال ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گئے تو آپ ﷺ" نے فرمایا اے ابنِ ثابت! تمہارا انتظار رہا تم نہ آئے تو ہم ملنے کیلئے آ گئے۔ (بعد کرامت)

فَكَانَ عَلَيَّ اَنْ اٰتِيَهٖ وَلٰكِنْ | تَقَدَّمَ وَالتَّقَدُّمُ لِكِرَامِ
ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آ گئے پہلے | کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

اور جب آنکھ کھلی تو سارا کمرہ خوشبوئے مشک سے مہک رہا تھا اور عجیب حالت

طاری تھی اور بیماری سے کامل و مکمل شفا ہوگئی۔

☆ قطبِ وقت الشیخ محمد بن سعید مطرف۔ اَسْعَدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ ؕ

○ اپنے زمانہ کے مشہور صوفیاءِ عظام اور علماءِ کرام سے تھے فرماتے ہیں۔ میں رات کو سوتے وقت حضور اقدس میں بکثرت درود شریف بھیجا کرتا۔ ایک شب میری قسمت کا ستارا طلوع ہوا کہ مجھے سرکارِ دو عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی اور بکمال شفقت سے فرمایا اے محمد بن سعید! اپنا چہرہ میرے پاس لاؤ۔ تاکہ میں اُسے بوسہ سے مشرف کروں اس لئے کہ تم اس منہ سے مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتے ہو تو میں نے اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر امتثالِ امر "حکمِ عالی" آگے کر دیا تو آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب بیدا ہوا تو سارا گھر مشک کی خوشبو سے بسا ہوا پایا۔ آٹھ روز تک میرے گھر سے کستوری کی خوشبو آتی رہی اور عرصہ تک مجھے اپنے رخساروں سے خوشبو کی لپٹیں آتی رہیں۔[1]

فَطَابَ بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ نَسِیْمُھَا　　فَالْمِسْکُ وَالْکَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ

☆ مشہور محدث شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ ؕ المتوفی ۱۱۳۱ھ

○ ایک دن رمضان المبارک میں مشقت کی وجہ سے سخت کمزوری طاری ہوگئی، قریب تھا کہ افطار کر لیتا۔ لیکن فضیلتِ رمضان شریف کے فوت ہونے کے خوف سے باز رہا۔ اسی غم کی حالت میں درود پاک پڑھتے پڑھتے اونگھ آگئی۔ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے مجھے بہت لذیذ اور خوشبو دار کھانا از قسم پلاؤ ہندی عطا فرمایا میں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی عطا فرمایا تھا۔ پھر بیدار ہو گیا تو نہ بھوک تھی نہ پیاس اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ اور میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو آ رہی تھی اور بعض عقیدت مندوں نے سنا تو میرا ہاتھ دھو کر تبرکاً اس سے روزہ افطار کیا۔ جس سے انکے قلبی احوال کھل گئے ؎

ہر قعہ زعارض برفگن تا عالمے پیدا شود　　بعضے زرو، خلقے زمو، جمعے زلب، من از دہن
یک جلوہ شمع رخت اُفتادہ در صحن چمن　　یکجا صبا، یکجا خزاں، یکجا گل و یکجا سمن

[1] ہوا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشبو سے مس ہو کر ایسی خوشبو دار بن گئی کہ مشک، کافور، صندل کو مات کر گئی۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ حضرت حاتم اصم بلخی کے متعلق جناب حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ شیخِ وقت حضرت شقیق بلخی علیہ الرحمۃ کے مُرید اور خلیفہ تھے ظاہری اور باطنی علوم و معارف پر گہری نظر رکھتے تھے اور جب حضور ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو اتنا عرض کیا کہ اے اللہ سُبحانہٗ! ہم لوگ تیرے پیارے نبی کے روضۂ سبز گنبد کی زیارت کو درود شریف کے تحفے لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ ہمیں نامُراد واپس نہ کیجیو۔ غیب سے آواز آئی۔ یہاں سے کوئی بے نیل و مرام واپس نہیں جاتا۔ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی حاضری نصیب ہی اس لیئے کی ہے کہ اس کو قبول کریں جاؤ! ہم نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے حاضرین ہیں۔ سب کی مغفرت فرما دی اور تحفوں کو قبول کیا ؎ "مواہبُ اللّدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

طیبہ کی سمت لے کے درودوں کے ہار پھول　　دُلہن بنی ہوئی میری بھی آہِ سحر گئی

☆ اَلشیخ سُلیمان بن رحیم قُدِّسَ سِرُّہُ النَّعِیْم ط　　"کذا فی الاتحاف"

○ فرماتے ہیں۔ میں خواب میں سیدُ الکائنات ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ یَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيْكَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّاَلْفَ اَلْفِ سَلَامٍ ط آپ کے اُمتی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں مختلف ممالک سے دُور دراز کا سفر کر کے حاضر ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں اور مختلف زبانوں اور زمانوں میں اپنی اپنی بولی میں اپنا اپنا حال اور خیال بیان کرتے اور دُعائیں مانگتے ہیں۔ کیا آپ اُن سب کو جانتے اور اُن کی زبانوں کو سمجھتے ہیں؟ فرمایا "نَعَمْ" ہاں [1]

اب پھر سے چل اے صبا مدینے میں　　کہ دیکھوں جلوۂ خیرُ الوریٰ مدینے میں

---

[1] عالمِ علومِ الاوّلین والآخرین حضور ﷺ زائر کی حاضری، درود و سلام بلکہ جمیع افعال، اعمال اور اقوال، قلبی واردات، حرکات و سکنات اور منزل بمنزل قیام و ارتحال اور ماشاءَ اللہ اپنے ہر ایک اُمتی کو اُس کے چہرے مہرے سے پہچانتے اور درود خواں کی زبان اور قلب کی آواز کو سُنتے اور جواب سے مشرف فرما کر سرفرازیاں عطا فرماتے ہیں۔ جواب سلام کا سُننا یا نہ سُننا زائر کے اپنے قلبی احوال پر منحصر ہے۔ ؎

کروں تیرے نام پہ جان فدا بس اک جان کیا دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

اَدب سے چُومتی تھی چاندنی درِاقدس　　حیا سے جُھومتی دیکھی صبا مدینے میں
خُدا گواہ کہ طالِع ہے اَوج پر اُس کا　　اُڑا کے لے گئی جس کو ہوا مدینے میں

درِ رسُول سے جو چاہا ، مانگا ، پایا
قبُول ہوتی ہے زائر کی ہر دُعا مدینے میں

☆ **خُوش قسمت بَدّو** ؛ قبرِ اطہر پر حاضِر ہُوا اور صَلوٰۃ وسَلام کے بعد عرض کی۔ یااَللہ! تُو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حُکم دیا ہے ۔ یہ تیرے محبُوب ہیں اور مَیں تیرا غُلام۔ اپنے محبُوب کی قبرِ اَطہر پر مجھ غُلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے آواز آئی۔ تم نے تنہا اپنے لیئے آزادی مانگی تمام آدمیوں کے لیئے کیوں نہ مانگی۔ جا۔ ہم نے تجھے جہنّم کی آگ سے آزاد کر دیا اور جنّت عطا کردی۔ "مواہبُ اللّدنیہ علی شمائل المحمّدیہ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ **اَلشیخ حمّاد ابُوالخیر الاقطع** عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ ط (المتوفی ۳۴۳ ہجری) "حجۃُ اللّٰہ العٰلمین فی مُعجزات سیدالمرسلین"

○ تِنیات مصر کے مضافات کے رہنے والے مشہُور اَوْلیائے عظام سے تھے فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ مَیں جب اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ حاضِر ہُوا تو دو تین دن سے مجھ پر فاقہ تھا۔ تو مَیں نے مواجہہ شریف میں حاضِر ہوکر صَلوٰۃ وسَلام کے بعد عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَنَا ضَیْفُکَ اور مسجدِ نبوی شریف میں ایک طرف بیٹھ کر درُود شریف پڑھنے میں مشغُول ہوگیا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سوگیا تو خواب میں مجھے سَروَرِ اَنبیاء فخرِ اَصفیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت ہُوئی آپ کے دائیں طرف سیدنا صدیقِ اکبر اور بائیں طرف فارُوقِ اعظم اور مولیٰ علی "سراپا طہارت" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ، جلدی جلدی سب سے آگے بڑھ کر میری طرف تشریف لائے اور مجھے فرمایا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ الرَّحْمٰنِ ط اُٹھ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لا رہے ہیں۔ مَیں اُٹھا اور تعظیم بجا لاتے ہُوئے پیشانی مُبارک پر بوسہ دیا۔ آپ نے کمال شفقت سے ایک روٹی عطا فرمائی۔ جو میں نے خواب میں ابھی آدھی روٹی ہی کھائی تھی کہ فرطِ شوق سے میری آنکھ کُھل گئی تو باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

☆ اَلشیخ ابُوالجلا عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کا واقعہ بھی ایسا ہی منقُول ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی ط ۔

۔ وفاءُ الوفاء فی اخبارِ دارالمصطفیٰ ط

۵

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال — جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
زمین خواں، زمان خواں، زمانہ مہمان — صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ السید ابو محمد عبد السلام حسینی علیہ الرحمۃ الرضوانی فرماتے ہیں۔ "وفاء الوفاء"

○ مجھے مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً میں کئی روز سے فاقہ تھا۔ منبر شریف کے قریب دو رکعت نفل ادا کئے اور حاضری بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد میں نے کہا نانا جان مجھے بھوک لگ رہی ہے اور میرا ثرید کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ اَنَا ضَیْفُكَ وَجَزَاءُ الضَّیْفِ اِحْسَانٌ اِلَیْہِ اور پھر اپنی قیام گاہ پر درود شریف پڑھتا ہوا سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سید زادہ مد اللہ ظلہ العالی نے آ کر جگایا اور کہا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ اور پھر ایک پیالہ ثرید کا جس میں خوب گھی اور گوشت تھا اور بہت خوشبودار تھا مجھے دیا اور کہا لو کھاؤ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خاندانِ سادات سے ہوں۔ آج ہم نے ثرید پکایا تو سید السادات "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے حکم دیا کہ فلاں مقام پر ہمارا مہمان سو رہا ہے اُس کو بھی کھلاؤ۔ لہٰذا کھانا لے کر حاضر ہو گیا ہوں۔

☆ شاہ عبد الرحیم نقشبندی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ "دُرُّ الثَّمِیْن فِی مُبَشِّرَاتِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن"

○ میں نے خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حدیث پاک اَنَا مَلِیْحٌ وَّاَخِیْ یُوْسُفُ صَبِیْحٌ "میرا حسن ملیح ہے اور میرے بھائی یوسف علیہ السلام کا حسن صبیح"۔ ملاحت میں عاشقوں کی بے قراری زیادہ ہے بہ نسبت صباحت۔ یوسف علیہ السلام کی زیارت پر مصر کی عورتوں نے انگلیاں کاٹ لیں لیکن محسوس نہ کیا۔ جب سوال کیا اس امر کا نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے۔ اگر آشکارا اور جلوہ گر کما حقہٗ ہو تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ اعلیحضرت بریلوی نے کیا اچھا اور لطیف موازنہ کیا ہے ؎

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں — سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

عہ قصائد سبعہ معلقہ اپنی فصاحت و بلاغت کے باوجود اس شعر کے سامنے ہیچ ہیں۔ عزیز مصری علیہ السلام کے جمال باکمال کو کم — بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ اَلشیخ ابو سعید خیاط قُدِّسَ سِرُّہُ الْقُدُّس

○ مُلکِ مصر میں ایک شخص ابو سعید خیاط تھا وُہ بہت یکسُو رہتا اور لوگوں سے میل جول نہ رکھتا اچانک اُس نے ابنِ رشیق علیہ الرحمۃ کی مجلس میں کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتا اور بوقتِ حاضری نہایت ہی تعظیم و آداب بجالاتا اور پُرسکون رہتا کسی قسم کی حس و حرکت نہ کرتا۔ لوگوں کو تعجب ہوا۔ آپ نے بتایا کہ مَیں حضور صَلّی وسَلَّم علیہ کی زیارت سے مشرّف ہوا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اُن کی مجلس میں جایا کر وہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجتا ہے اور اسی شرف کی سرشاری میں مست، رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ؎

ہوتے ہی قیدِ تن سے رہا اپنے گھر گئی	مہجور رُوح تا درِ خیرُ البشر گئی
اختر ہے میرے ہاتھ میں دامانِ مصطفےٰ	دُنیا سنور گئی مری عقبےٰ سنور گئی

☆ تاجُ العارفین ابُو الوفاء علیہ الرحمۃ والغفران "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰی"

المتوفی

○ فرماتے ہیں۔ جب میں حجِ بیتُ اللہ شریف کے ارادہ سے چلا تو کثیرُ التعداد عقیدت والوں نے مجھے رخصت کیا تو اُن میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جب تم اَلمدینۃُ المنورہ حاضر ہو تو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم و شیخین کریمین کی خدماتِ عالیہ میں میرا سلام عرض کرنا۔ جب شہر مدینہ منورہ پہنچا تو مَیں مطلقاً بھول گیا اور مجھے یاد تک نہ رہا۔ جب واپس ذُوالحُلیفہ پہنچا تو مجھے یاد آیا تو مَیں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلو میں ایک چیز بھول آیا ہوں اور واپس جا رہا ہوں تم میرے اُونٹ اور سامان کا خیال رکھنا اور مَیں تمہیں مل جاؤں گا۔ مَیں یہ کہہ کر واپس اَلمدینۃُ المنورہ لوٹ آیا اور اُس شخص کا بارگاہِ رسالت اور حضرات شیخین کریمین کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو اُس وقت رات ہو چکی تھی تو مَیں شب کو وہیں سو گیا تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کریمین کی زیارت ہوئی تو دیکھا

بقیہ حاشیہ — صلی اللہ علیہ وسلم

کر بے اختیاری میں اُنگشتِ زنان صرف ایک بار کٹیں لیکن محبوبِ عربی کے نام پہ مردانِ عرب کا سر کٹنا ارادہ، مرضی سے، دوام دستا ہے جس نام کی یہ تاثیر ہو وہاں جلوہ بہجت کی تجلیوں کا کیا عالم ہوگا۔ لفظی تقابل درجہ کمال پر ہے۔ ۱۲ منہ

۹

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشارہ کرکے کہہ رہے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ ہے وُہ شخص تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری طرف تشریف لائے اور فرمایا اے ابُوالوفاء میں نے عرض کیا فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ جِدِّیْ وَعِرْضِیْ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں تو ابُوالعبّاس ہُوں فرمایا نہیں تم آج سے ابُوالوفاء ہو اور پھر میرا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ میں مکہ معظمہ بیتُ اللہ شریف کے صحن میں ہُوں اور ابھی تک میرا قافلہ نہیں پُہنچا تھا۔ سینکڑوں میلوں کا سفر ایک نگاہ سے طے کرا کر کعبۃُ اللہ پُہنچا دیا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆۱۰ الشیخ تاج الدین قلعی حنفی اطاب اللہ تربتہٗ ؎ "وفاءُ الوفاء فی اخبار دار المصطفٰے"

○ فرماتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوگیا اور بیماری لمبی ہوگئی۔ ضعف سے چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا۔ اسی حالت میں ایک روز خواب میں سیدالکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھا فرما رہے ہیں ایک مرغی پر پُورا قرآن پاک پڑھ کر دم کیا جائے۔ پکا کر کھانے سے اس مرض سے شفا کلی ہوگی۔ میں نے بیدار ہو کر پختہ ارادہ کرلیا کہ اس کے موافق عمل کروں گا۔ لیکن خُدا کی قدرت کہ میں بھول گیا۔

پھر دوسری رات سویا تو مجھے امام المحدثین سیدنا محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس سرّہ الباری کی خواب میں زیارت ہُوئی اور میری طرف تشریف لائے اور اپنے دستِ مُبارک سے ایک کیتلی رکھی اور اس کے نیچے آگ جلائی۔ مُرغی تیار کی اور میرے سامنے رکھ دی۔ تو فرمایا اس مطبوخ کو کھاؤ کہ میں نے اس پر پُورا قرآن مجید پڑھا ہے تو میں نے اُسے خواب میں ہی کھایا اور اسی دم تندرست ہوگیا۔ میرے اوپر بیماری کا کوئی اثر نہ رہا اور میں صبح صحیح وسلامت اُٹھ کھڑا ہُوا مجھے ازالہ مرض سے زیادہ اس امر کی خوشی تھی کہ سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے فقیر پر اس درجہ تلطف فرمایا کہ بہ نفس نفیس تشریف لائے اور تبرک کھلایا۔ اس سعادت کی وجہ یہ تھی کہ میں بیتُ اللہ شریف میں مالکی مُصلّی پر بیٹھ کر بڑے اہتمام سے "صحیحُ البُخاری شریف" کا درس حدیث دیا کرتا تھا۔ بعد از فراغت ہمہ وقت درود شریف میں مشغول رہتا کہ درود شریف انعاماتِ الٰہیہ کا گنجینہ ہے

؎ رفقاءُ الجلیل شفاءُ العلیل ط

۵

☆ علامہ امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی " عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ الرَّحْمَانِی "[ط] "مواہب اللدنیہ مع شمائل المحمدیہ"

○ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں اس قدر سخت بیمار ہوگیا کہ طبیب علاج سے عاجز آگئے اور کئی سال مسلسل بیمار رہا۔ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں بحضور مجیب الدعوات[ط] النبی الاعظم " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی اور درود شریف پڑھتے پڑھتے مجھ پر غنودگی نیند طاری ہوگئی تو میں حضور سرکار مدینہ، سرور سینہ " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے ایک کاغذ دیا۔ جس پر لکھا تھا "یہ دوا کا نسخہ احمد قسطلانی کے لیئے ہے"۔ اتنا سنا تھا کہ اچانک بیدار ہوگیا تو لاعلاج مرض سے شفا پاچکا تھا اور جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا ؎

از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب درد مند عشق را دارو بجز دیدار نیست

☆ الشیخ الکبیر ابو محمد اشبیلی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ رَبِّی العَظِیْم[ط]

○ فرماتے ہیں۔ میں غرناطہ میں ایک ایسے شخص کے ہاں مہمان ہوا۔ جو لاعلاج قرار دیا جاچکا تھا۔ معالج اور بیمار دونوں مایوس ہوچکے تھے تو اس بیمار کے ایک خادم ابن ابی الحصان نے درگاہ مولی الملوین بارگاہ شفاء الدارین " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " میں ایک عریضہ لکھا جس میں آقا کی بیماری اور شفا طلبی کا ذکر تھا اور ایک قافلہ کے زائر کے ہاتھ المدینۃ المنورہ ارسال کردیا۔ جونہی وہ غرناطہ سے المدینۃ المنورہ پہنچا اور وہ خط دربار شافِ وکافِ " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " میں پڑھا تو عین اسی وقت بیمار کو غرناطہ میں شفا ہوگئی۔ کہ "یاد حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پیغام شفا بن گئی" ؎

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا اب کہاں جائیں سرکار تمہارے در سے ہم

دیکھ لینا سب شفائیں مل گئیں جب لپٹ کے روئے اُن کے در سے ہم

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ [11] الشیخ ابو الخیر حافظ شمس الدین علامہ سخاوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ البَارِی[ط]

○ الشیخ احمد بن ارسلان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں حضور سرور کونین، مولی الملوین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی اور آپ " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " کی خدمت عالیہ میں یہ کتاب " اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ " پیش کی گئی۔

ط امام نبیل محدث جلیل شارح بخاری ۲۸ جمادی الاولیٰ ۸۹۳ھ شب دوشنبہ :-

تو آپ ﷺ نے اِس کو بہت پسند کیا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اُن کا یہ خواب سُن کر مجھے بہت خوشی اور مُسرّت حاصل ہُوئی اور اِس سعادت سے آنسو اُمڈ آئے ؎

○ یہ فقیر غفرلہٗ مُجیبُ الدَّعوات وَالتحیات کے فضل وکرم سے اُس کے محبوب پاک شاہِ لولاک عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کی بارگاہِ رحمت میں "تحفۃُ الصّلوٰۃ اِلی النّبیّ المختار" پیش کرتا ہے "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را"۔ ورنہ کیا مجال اور کیا بساط کہ سیّدُ الانبیاءِ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کے دربار گہر بار میں آپ کے مرتبہ کے لائق کوئی تحفہ پیش کر سکے۔ ہم اُس کے عاجز بندے اُسی سے عرض گزار ہیں۔ اے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی! بارگاہِ محبوبی کے لیئے یہ تحفۃ الصّلوٰۃ اپنے کرم وفضل سے قبول فرما اور یہ ضعیف بادیدۂ گریاں و دلِ بریاں تیرے پیارے محبوب پاک ﷺ کے فیضِ برکات اور نظرِ عنایات سے قبولیت اور بشارت کی اُمید رکھتا ہے کہ اِس در سے کوئی نامُراد نہیں لوٹا ؎ "بریں مژدہ گر جان فشانم روا است"

اِلٰہی غُنچۂ اُمّید بکشا گُلے از روضۂ جاوید بنما

☆ اے مُخاطِب! اپنے حبیب پاک ﷺ کے فضائل خصائل اور شمائل کا ذکر محبّت سے کیا کر اور سُنا کر۔ دل وجان سے ہمہ وقت آپ ﷺ پر تحفہ دُرود شریف بھیجتا رہا کر۔ اِس لیئے کہ تیرا یہ تحفہ دُرود شریف حضور اقدس ﷺ میں پہنچتا ہے اور شرف قبولیت پاتا ہے جس نے بھی صلوٰۃ و سلام بر سیّدُ الانام علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کو اپنا شعار اور وظیفۂ حیات بنایا وُہ دو جہان میں کامیاب ہوگیا۔ دُرود شریف ہمیشگی اور استقامت سے پڑھنے والے پر لازم ہے۔ کسی حالت میں بھی ناغہ

؎ علّامہ سخاوی کی یہ مشہور ومعروف اور مقبول کتاب فضائل دُرود شریف پر مشتمل ہے نیز گلستان بوستان الشیخ سعدی شیرازی جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، وفائی الرّسول علامہ یوسف نبہانی، الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے قاضی عیاض مالکی اور مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الالف ثانی الشیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سُبحانہٗ وتعالٰی اسرارہم النورانی کی یہ کتب بارگاہ سیّد الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد میں مقبول ہیں خدا کرے کہ اِس خاکپائے مقبولانِ نگاہ کا یہ تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار بھی یہ سعادت پائے۔ نہایت جدوجہد سے اضعف العبید نے ان اولیائے کاملین کے انوار وفیوضات کے باغیچوں سے پھول چن چن کر یہ گلدستہ سجایا ہے جو الحمدللہ کتاب وسُنّت کی روشنی سے مبیّن، فوائد صلوٰۃ، فضائل سلام سے مزیّن، آداب محبت کا مرقع اور ذکر رسول ﷺ۔ دُرود شریف سے مرصّع ہے۔ ؎

ربّنا تقبّل منّا بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ صلّی اللہ تعالٰی علٰی حبیبہٖ وآلہٖ واصحابہٖ واحبابہٖ وسلّم ۔

۹

نہ کرے اور وقتِ مقررہ پر پڑھے کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو اس تحفہ کا انتظار ہوتا ہے اور اپنے اُمتی کو عالمِ مشاہدہ میں بلایا اور نوازا جاتا ہے۔ زہے نصیب ؎

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خُدا　　جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اُٹھائے کیوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں جگ کی کھائے کیوں　　دِل کو جو عقل دے خُدا تیری گلی سے جائے کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

؎ الشیخ محقق علی الاطلاق، برکۃ النبی فی الہند سندُ المحدثین مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی کو قیامِ المدینۃ المنورہ خواب میں سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حکم فرمایا ملک ہند جا کر علمِ حدیث کی اشاعت کرو۔ لیکن فقراء سے ملتے رہنا۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بغیر حضوری آستانہ عالیہ میری زندگی کیسے کٹے گی۔ ارشاد ہوا رات بعد نمازِ عشاء درود شریف پڑھ کر مراقب ہوا کرنا۔ ہمارے حضور پہنچ جایا کرو گے۔ بہ تعمیلِ ارشادِ عالی عازمِ ہند ہوئے۔ تو راہ میں ایک مقام پر ایک فقیر کو ملے۔ اُس پیر رند مشرب نے صراحی سے ایک جام نکال کر خود پیا اور دوسرا شیخ کو پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نہیں پیتا میرے واسطے یہ حرام ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پچھتاؤ گے۔ جب اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو رات مراقب ہوئے تو دیکھا کہ خیمہ رسول الثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قریب وہ فقیر لٹھ لئے کھڑا ہے اور آگے جانے نہیں دیتا ناچار واپس آئے دوسرے روز اُس کے پاس گئے تو پھر اُس نے جام پیش کیا تو آپ نے انکار کیا اور فرمایا تیرے حکم سے خدا کا حکم افضل ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پشیمانی اُٹھاؤ گے پھر رات کو فقیر کو سدِ راہ پایا۔ تیسرے روز بھی ایسا ہی ہوا اور وہ لٹھ لے کر مارنے کو دوڑا تو آپ نے فرمایا خبردار جو اس طرف قدم اُٹھایا اُس وقت عالم اضطراب و اضطرار میں آپ کی زبان سے نکلا یارسول اللہ اَلْغِیَاث تو حضور غیاث الدارین، مغیث الملوین "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے یار وفا سے فرمایا۔ دیکھو میرے عبدالحق کی آواز ہے۔ وہ تین روز سے غیب میں کیا بات ہے تو جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے مولانا کو بحضور پیش کر کے سارا واقعہ عرض کیا تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس رند مشرب فقیر کو فرمایا۔ "اُخْرُجْ یَا کَلْبُ" کتے یہاں سے نکل جا۔ تو صبح فقیر کے حجرہ میں تشریف لے گئے دروازہ بند تھا۔ دو چار مرید بیٹھے تھے فرمایا تمہارا پیر کہاں ہے تو انھوں نے دروازہ کھولا تو پیر ندارد حیران ہوئے تو شیخ نے فرمایا کوئی جانور اندر سے تو نہیں نکلا کہنے لگے ایک کتا نکلا تھا تو آپ نے فرمایا بس وہی تمہارا پیر تھا اور رات والا قصہ سنایا اور مریدین تائب ہو گئے "تلخیص تذکرۂ غوثیہ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منہیاتِ درود و سلام

وُہ مقامات جہاں درود شریف نہ پڑھا جائے

قرآن پاک :۔ پ ۲۸ سورۃ الحشر آیت کریمہ ،

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ | جو کچھ تمھیں رسول دیں وُہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

○ دانائے سُبل، فخرِ رُسل، مُطاعِ کُل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ جو تجھے دیں وُہ لے لو اور جس سے روک دیں رُک جاؤ۔ امر اور نہی دونوں پر عمل اطاعت اور اتباع ہے جہاں کرنا، افضل ہے وہاں کرو اور جہاں رُکنا افضل ہے وہاں رُک جاؤ۔ اربابِ بسط وکشا د اولیاءِ عظام اور اربابِ علم وادب علمائے کرام نے فرمایا ہر شیئ کا اپنا ایک مقام اور محل ہوتا ہے۔ جہاں شریعتِ غراء نے منع فرمایا۔ وہاں نہ کرنا اطاعت ہے جیسے سجدہ بوقت زوال یا روزہ عیدین اور ایام تشریق۔ یا ہر وُہ مقامات جہاں کوئی مانع شرعی ہو یا شائبہ بے ادبی۔ وہاں بتقاضائے غایت ادب وتعظیم درود شریف نہ پڑھے۔ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا فرمایا ویسا کرے مثلاً

(۱) بے وضو درود شریف نہ پڑھے۔

☆ مولوی معنوی جلال الدین رومی رَوَّحَ اللّٰہُ رُوحَہٗ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

○ ایک روز سلطان محمود[1] غزنوی نے طہارت خانہ میں سے آواز دی اے ایاز کے بیٹے! پانی لاؤ۔ ایاز کو یہ سن کر افسوس ہوا کہ شائید میرے بیٹے سے کوئی قصور سرزد ہوا ہے۔ جس کے

[1] جناب الشیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ نے تذکرۃ الاولیاء، فارسی میں لکھا کہ سلطان محمود غزنوی، مشہور اولیاء سیدنا ابو الحسن علی بن احمد خرقانی اُویسی علیہم الرحمۃ کے مرید تھے۔ آپ نے خرقۂ ارادت سلطان کو عطا فرمایا۔ یاد رہے۔ خرقۂ بیعت، ارادت یہ مرید کو اپنے مرشد سے ہی ملتا ہے۔ خرقۂ تبرک یہ کئی جگہوں سے لینا جائز ہے اور خرقۂ عقیدت بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سبب سے نام نہیں لیا گیا۔ جب بادشاہ فارغ ہوئے تو ایاز کو متفکر پایا تو پوچھا۔ پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ ایاز نے عرض کیا حضور آج آپ نے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا۔ مبادا کہ اُس سے کوئی قصور یا سوءِ ادبی ہوگئی ہے۔ سلطان نے مسکرا کر فرمایا۔ ایاز خاطر جمع رکھ تیرے بیٹے سے کوئی قصور نہیں ہوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تیرے بیٹے کا نام محمدؐ ہے اور حدیث پاک میں نبی پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا ہے جو اللہ سبحانہٗ کا نام لے تو جل شانہٗ کہے اور جو میرا نام پاک لے یا سُنے تو درود شریف "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھے۔ اگر ایسا نہ کرے تو وہ زمرۂ بخیلوں میں داخل کیا جائے گا۔ میرا اُس وقت وضو نہ تھا اور میں شرمایا کہ بے وضو یہ مبارک نام لوں۔ کیونکہ تیرا بیٹا ہمنام ہے میرے پیارے رسول اللہ کے محبوب محمدِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا۔ اس لیئے میں نے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا کہ ہمہ وقت با وضو رہنا بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب ہنوز نامِ تو بُردن ادب نمے دانم

(۲) سجدے میں درود شریف نہ پڑھے [۱]

(۳) ننگے بدن، ننگے سر، جنبی اور غسل کے وقت درود شریف نہ پڑھے۔

[۲] بلکہ کلمۂ طیبہ بھی نہ پڑھے صرف تسمیہ پڑھے۔ اور ذبیحہ میں تسمیہ نہ پڑھے۔ المنّہ

بقیہ حاشیہ

بھی کئی شیوخ سے لینا صحیح ہے اور یہ سب فیض اپنے مرشدِ کامل کی طرف سے سمجھے۔ الغرض آپ کی دُعا اور خرقہ کی برکت سے کفرستان ہند میں سومنات کا مندر فتح ہوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا اور بت شکن کا خطاب پایا۔ ایک روز سلطان کو خواب میں خواجہ قطبُ الاقطاب کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمود! آبروئے خرقہ ما بردی بربار گاہِ حق کہ اگر دراں ساعت درخواستی جُملہ کفّار را اسلام روزی کردے۔ اے محمود! تم نے دربارِ الٰہی میں ہمارے جُبّہ کی قدر نہ کی اگر تم چاہتے تو تمام کافروں کے لیئے اسلام کی درخواست کرتے تو پاتے۔ آپ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درود شریف بھیجا کرتے اور آپ خاص مقربین حضوری سے تھے۔ دُنیا میں بھی شہنشاہ اور دین میں بھی شہنشاہ درود شریف لکھی آپ کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خواب میں عطا فرمایا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ کبھی بے وضو نہ ہوتے۔ تاکہ نامِ اقدس لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

[۱] سجدہ بارگاہِ اُلوہیت کی غایت تعظیم اور بندہ کا انتہائی اظہارِ تذلّل ہے اور درود شریف میں مقصود اظہارِ عظمت و رفعت شانِ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک رکوع کی حالت میں نہ پڑھے۔ عظمتِ قرآن کے خلاف ہے۔ ۱۲ منہ سلمہٗ ربہٗ سبحانہٗ

(۴) حُقّہ، سگریٹ یا جن چیزوں کے کھانے سے بَدبُو یا کراہت پیدا ہو۔ لہ

(۵) جس جگہ جاندار کی تصاویر یا کُتا ہو۔ یہ مقامات نجس ہیں ۔ لہ

(۶) جانور ذبح کرتے وقت کہ ظہورِ شانِ قہّاری وجبّاری ہے ۔ لہ

(۷) مقامِ تعجّب یا ٹھوکر کھا کر گرتے وقت، چھینک کے وقت درُود شریف نہ پڑھے ۔ لہ

(۸) کسی چیز کی فروخت کی تشہیر کے وقت، درُود شریف نہ پڑھے

(۹) گندی جگہوں کھٹیکوں، رُوڑیوں، بَدبُودار مقامات، گلیوں بازاروں میں۔

(۱۰) حالتِ نماز میں، تلاوتِ قُرآن پاک اور خُطباتِ رفیعۃ حج شریف، جُمعۃُ المبارک ۔ لہ

سہ طبیعت کی اُکتاہٹ، تھکاوٹ، غلبۂ نیند، سُستی، حالتِ مشکوک، مدقوق، غیر شرعی انداز۔ العنم

لہ مُرشدی کامل السیّد نورُ الحسن بُخاری قدّس سرّہٗ الباری حُقّہ پینے والوں کو درُود شریف کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ یہ مُنہ درُود شریف کے قابل نہیں۔ امامُ الہند شاہ ولیُّ اللہ محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ "دُرُّ الثمین فی مُبشّراتِ النّبیِّ الامین" میں لکھتے ہیں مجھے میرے والدِ محترم نے خبر دی کہ میرے دوستوں سے ایک شخص حُقّہ خود تو نہ پیتا تھا لیکن اُس نے حُقّہ مہمانوں کے لیے بنا رکھا تھا تو اُس نے خواب میں نبی" صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کر تشریف لائے اور اُس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اُس نے عرض کیا۔ یارسُولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھ سے کیا خطا ہُوئی ہے۔ فرمایا تیرے گھر میں حُقّہ ہے وہ ہم کو بُرا معلوم ہوتا ہے۔

لہ لَا یَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ (الحدیث المبارک) "اَوْ کَمَا قَالَ" "ملائکہ رحمت اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کُتا یا تصویر، بُت یا مُورتیاں ہوں اور درُود شریف پڑھتے وقت ملائکہ رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ وہ اِن مقامات سے دُور رہتے ہیں۔ یہ مقامات نجس بھی ہیں اور نجس بھی!" ابنِ ماجہ عَنْ اَبی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

لہ "کتابُ الشفا" ابنِ حبیب علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ عُلماء ذبح کے وقت درُود شریف سے منع کرتے یا مکروہ جانتے۔ جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی نہ پڑھے کہ یہ مقام ظہورِ صفاتِ رحمت نہیں۔

لہ ابنِ عاصم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ چھینک کے وقت درُود شریف نہ پڑھے بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو چھینک آئی تو تعلیمِ الٰہی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور جبرائیل علیہ السلام نے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا یہ سُنّتِ مؤکدہ ہے۔

لہ آیتِ سجدہ تلاوت پڑھے یا سُنے تو سجدہ تلاوت واجب ہے بعینہٖ اسمِ پاک لے یا سُنے تو درُود شریف ضرور پڑھے مگر اِن مقامات پر درُود شریف نہ پڑھے۔ حرمین شریفین میں خطبہ جمعۃُ المبارک اور عیدین سعیدین پر خطیب سے نامِ اقدس سُنتے ہی بلند آواز سے درُود شریف پڑھتے ہیں اور حرمین طیّبین گونج اُٹھتے ہیں۔ عُلماءِ احناف کے نزدیک درُود شریف

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر" ۳

عیدین سعیدین میں نامِ اقدس واطہر ﷺ سُنے یا لے تو درُود شریف نہ پڑھے۔
قرآنِ پاک میں اسمِ پاک پانچ مقامات میں آیا ہے ؎

☆ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ پ۴ سورۃ آلِ عمران آیتِ کریمہ ۱۴۴ " ﷺ "

☆ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۰ " ﷺ "

☆ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط پ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۲۹ " ﷺ "

☆ نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ پ۲۶ سورۃ محمد آیتِ کریمہ ۲ " ﷺ "

☆ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط پ۲۸ سورۃ الصف آیتِ کریمہ ۶ " تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ " ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرُهٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

۱۵ بقیہ حاشیہ

نہیں پڑھنا چاہیئے خطبہ قائم مقام نماز ہے۔ نیز قرآن پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے درود شریف پڑھنے سے ہاں بعد از تلاوت درود شریف پڑھ لے تو افضل ترین عمل ہوگا۔ " صلوٰۃ ناصری "

عـ۱ اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ " صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

عـ۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ " ﷺ "

عـ۳ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ " عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

عـ۴ اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اُتارا گیا۔ " صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

عـ۵ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے۔ " صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْمُكَ فِي السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ ط
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا مَنِ اسْمُكَ فِي الْاُخْرَةِ حَامِدٌ وَّفِي الْجَنَّةِ مَحْمُوْدٌ ط

☆ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ۔ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ
مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
" ﷺ "

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

زرحمت کُن نظر برحالِ زارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ　　غریبم بے نوایم خاکسارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم
زداغِ ہجرِ تو کے دل فگارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ　　بہارِ صد چمن در سینہ دارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم
توئی تسکینِ دل آرامِ جان صبر و قرارِ من　　رُخِ پُرنور بنما بے قرارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم
توئی مولائے من آقائے من والی جانِ من　　تو مے دانی کہ جز تو کس ندارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم
دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را　　زلُطفِ تو ہمیں اُمید دارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم

○ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" بارگاہِ رسالت میں اولیاءِ اُمت، علماءِ ملت نے بالاتفاق، بلااختلاف یہ درود شریف پڑھا ہے۔ اور بالمشافہہ حصولِ فیض کیا اور اپنے عشق و محبت کو اوقاتِ ہجر کے مشکل لمحات میں تسلی دی ہے کہ حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ" ہی مبداءِ کائنات اور محبوب و مقصودِ کائنات ہیں۔ تمام کائنات سے پہلے حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ" مسندِ نبوت پر جلوہ گر تھے اور ارواحِ انبیاء کو اپنے نورِ نبوت کا فیض عطا فرمایا اور تمام انبیاء آپ کی طرف متوجہ تھے یہ کلمہ پاک کتنا کیف آور، سرور بخش اور فرحت آمیز ہے۔ ہجر کی گھڑیوں میں محبت اور عشق کے راہی کے لیئے کتنا اطمینان بخش اور کٹھن منازلِ عشق کا سہارا ہے [1]

رسانے از خدا خواہیم روزے محشرے　　پیشِ تو تا بیان کنم حالِ شبِ دراز را

لُغت :- یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ　یَا حرفِ نداء (لِنِدَاءِ القَرِیْبِ وَالبَعِیْدِ) ہے اور قائم مقام اَدْعُوْ اور صیغہ واحد متکلم اَغِثْنِیْ، اَدْرِکْنِیْ کے معنی میں ہے۔ اِستعانت [2] طلب کرنا جب حرفِ ندا اسمِ جلالیہ پر ہو تو یَا اَللّٰہُ کے یَا کو حذف کریں تو آخر میں میم لگادیں تو اَللّٰھُمَّ ہوگیا۔ یہ عمل نحو خاص ہے اسمِ جلالیہ کے ساتھ۔ اِس کا معنی ہے۔ مَیں پکارتا ہوں اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ کو۔ اَللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک

[1] مومن مساجد میں پنجگانہ نماز کے بعد سب مل کر بلند آواز سے حاضر ناظر جان کر یہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ العم
[2] دربارِ الٰہی میں دُعا مانگو اور دربارِ مصطفائی سے مدد تو قبولیت ملے گی۔　۱۰

کی ذاتِ مقدسہ ہی بالاصالہ اور مستقل بالذات پکارے جانے کے لائق ہے جو حقیقی مبداءِ فیاض ہے یا رسُولَ اللّٰہ سے استعانت بعطاءِ الٰہی اور مظہرِ عونِ الٰہی کی بناء پر ہے۔ ایسی نداء درجۂ جواز میں ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ پکارنے والے کے اپنے قلبی احوال اور واردات کیا ہیں؟ یہ نداء حال اور کیفیاتِ قلبی کے لحاظ سے جائز ہے بلکہ امرِ مستحسن اور درجۂ استحباب میں ہے۔ "یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ سے ہی استعانت ہے"۔ البتہ اگر کوئی بالفرض والتقدیر نداء متصرف بالذات سمجھ کر کرے تو یہ شرک ہے اور شریعتِ مطہرہ میں منع ہے۔

★ بعض علماءِ حاضرہ نے کلمہ مبارکہ یا رسُولَ اللّٰہ کو بغیر تصورِ حاضر و ناظر کے صرف کلمہ کی حد تک جائز کہا ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک جو بوجہ شک بھی پوچھے جائز ہے[1] یا ناجائز؟ وہ محبت سے کورا ہے اور منزلِ عشق کا راہی نہیں۔ کیونکہ اُس کو اِس کلمہ پاک میں تشکیک لاحق ہے یقین نہیں حالانکہ مومن کی منزل یقین[2] ہے۔ شک اور ریب نہیں۔

☆ صحابہ کرام[3] "جو ایمان کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز المرام ہونے" سے عام مومنین تک ہر ایک

---

[1] ایسے قال کی گنجائش اُن کی تمنا میں نہیں، کفر ہے اس راہ میں کب کیسے کیا کیونکر کہاں

[2] مومن کی منزل یقین ہے اور وہ تین قسم ہے علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، اِن کا تعلق قلب سے ہے۔ وہ کلام جو دل پر وارد ہو بندہ کا مقصد اور ارادہ کوئی نہ ہو۔ اُس کی چار قسمیں ہیں ؎

۱۔ القاء۔ اَللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فوق الفوق سے ہوتا ہے۔

۲۔ الہام۔ جو فرشتہ کی طرف سے ہو۔ یہ دائیں پہلو کی طرف سے قلب پر وارد ہوتا ہے۔

۳۔ نفسانی۔ جو نفسِ امّارہ کی طرف سے ہو یہ دماغ کی بائیں طرف سے آتا ہے۔

۴۔ شیطانی۔ جو شیطان کی طرف سے ہو۔ اس کو وسوسہ کہتے ہیں۔ حرکاتِ ناشائستہ، کلماتِ بیہودہ، آرزوہائے فاسدہ اور تخیلاتِ شیطانی قلبی امراض۔ شک۔ شبہ۔ ظن۔ تخمینہ۔ ریب۔ ران۔ لہاء۔ انصراف۔ اغلال۔ قبض "حدیث النفس لہو الحدیث" "حجابِ قلبی۔ رینی و غینی" اغلال اکنان۔ انطباع۔ ختام۔ اقفال۔ زیغ۔ قسادت۔ عمیان۔ نفاق۔ منافقین کے مقامات" سورۃ النساء ۱۴۳" مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰی هٰۤؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰی هٰۤؤُلَآءِ ؕ "بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے"۔

یقین پیدا کر اے ناداں یقین سے ہاتھ آتی ہے وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

[3] صحابہ کرام سیدنا فاروقِ اعظم، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث صحیحہ سے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

نے اپنے اپنے حال کے مطابق زندگی کے مُشکل لمحات میں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کہا ہے اور تا ہنوز ندائے "یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ " کی گونج فضا میں سُنائی دے رہی ہے۔ اور فضا قیامت کو بھی یہ ندا سُنے گی۔ تعجب خیز یہ کہ جنہوں نے ناجائز کہا ہے اُن کے بڑوں نے بھی اس کلمۂ پاک سے بوقت مُشکل حاجت روائی کے لیئے بارگاہِ رسالت میں اِلتجا اور استدعا کی ہے۔ اگرچہ لفظی حد تک "ہی سہی" کی تو ہے۔ اُن کی تعاریر ہی نہیں تحاریر شاہد ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم وہ اِس کی کیا تاویل کرتے ہیں۔ لیکن راہِ محبّت و عشق میں تاویلات اور توجیہات کی منزل کہیں نظر نہیں آتی ۔

راہ روِ راہِ محبّت رہ نہ جانا راہ میں لذّتِ صحرا نوردی دُوریِٔ منزل میں ہے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

یہ عقیدہ ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ شعار ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا

یہ ایمان ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ نشان ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا

☆ یہ کلمہ مُبارکہ محبّت کے وسیع سمندر اپنے اندر سمیٹے ہُوئے ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ محبوب کی یاد کا ایک ذریعہ اور مومن کی اُمید گاہ ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ کتنا شیرین ہے شہد کی مٹھاس بھی اِس کے سامنے ہیچ ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ کتنا میٹھا ہے زندگی کی تلخیاں اور اُس کے زہر کو شہد بناتا ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ کمالاتِ نبوّت سے حصُولِ فیضان کا ذریعہ ہے

☆ یہ کلمہ مُبارکہ مثلِ شبنم آنکھوں کے لیئے، قلب کا سکون اور سینہ کا سرور ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ کیف سے لبریز تشنگانِ عشق و مستی اِس سے سرشار ہیں۔

سے درود شریف عشق کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا اور باعثِ تسکین بنتا ہے۔ "مؤلّف تحفۃ الصلوٰۃ"

بقیہ حاشیہ

بار وضاحت ثابت ہے کہ ہاتھ، پاؤں کے سُن ہو جانے یا مُشکل لمحات میں۔ بُلند آواز سے یا مُحَمَّدَاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ پکارا تو شفا پائی۔ فقیہہ اجل حضرت عبدالرحمٰن ہزلی کُوفی مسعودی جو فقیہ اُمّت فی الصحابہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے جو اجلہ تبع تابعین سے ہیں اپنے سر مُبارک پر بلند سفید ٹوپی رکھتے۔ جس پر لکھا ہوتا یا مُحَمَّدُ یا مَنْصُوْر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تذکرۃ تہذیب التہذیب بحوالہ انوار الاشباہ فی حل ندا یا رسول اللہ۔

" ابو شاقہ امام نووی علیہ الرحمۃ " " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ " " وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ " ۶

☆۸ یہ کلمہ مُبارکہ قیامت کی پیاس میں حوضِ کوثر کے جام سے بھی زیادہ محبُوب ہے۔

☆۹ یہ کلمہ مُبارکہ محبُوبِ کائنات ہی نہیں بلکہ محبُوبِ خالقِ کائنات بھی ہے۔

☆۱۰ یہ کلمہ مُبارکہ جمالِ مُصطفوی" صلی اللہ علیہ وسلم - کا پرتَو اور عطائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

عظمتِ محبُوب" صلی اللہ علیہ وسلم":- جُملہ انبیاء و رُسُل علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام کو رب تعالےٰ نے کِسی نہ کِسی صفت سے مُتّصف فرمایا اور وُہ اس صفت میں مُمتاز ہُوئے۔ حضرت آدم صفوۃ اللہ، حضرت نوح نجیُّ اللہ، حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ، حضرت اسمٰعیل ذبیحُ اللہ، حضرت مُوسیٰ کلیمُ اللہ حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ" و علیہم السّلام"

○ ربِّ کریم نے باوجُودیکہ اِن صفاتِ عالیہ سے مُتّصف فرمایا لیکن جب بھی "یا" سے خطاب کیا تو نام[علہ] سے یاد کیا یَا اٰدَمُ "نسبتِ آدمیّت"۔ یٰنُوحُ نسبتِ تَوحِید یَا نُوحُ اِلیٰ کَمْ تَنُوحُ یَا اِبْرَاہِیْمُ "نسبتِ خُلّت"، یٰمُوسیٰ "نسبتِ پانی سے نکالے ہُوئے" یٰعِیسیٰ نسبت" اعجازِ قُدرت"، یٰشُعَیْبُ، یٰزَکَرِیَّا، یٰیَحْییٰ۔ لیکن جب اپنے نبی، رسُول اور محبُوب کی باری آئی تو اللہ تعاظَمَ وَتعالیٰ نے اپنے کلامِ معجز نما میں کتنے پیارے القاب اور محبّت بھرے انوکھے انداز میں اپنے محبُوبِ پاک، شہنشاہِ لَولَاکَ اَللّٰھُمَّ اُصَلِّ وَاُسَلِّمُ عَلَیْکَ کو خطاب فرمایا ؎

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ، اے میرے پیارے غیب کی خبریں دینے والے! صلی اللہ علیک وسلم

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ، اے میرے احکام کی تبلیغ و ترسیل فرمانے والے! صلی اللہ علیک وسلم

یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۔ اے میرے جھُرمٹ مارنے والے پیارے حبیب! صلی اللہ علیک وسلم

؎ "یا" سے خطاب سُنّتُ اللہ ہے۔ اُمّتِ مرحُومہ کے لئے وجہِ جواز" فتدبّر ط

علہ سیّدنا ابُوعُبَیدہ ابن الجراح (کے از عشرۂ مبشرۃ بالجنۃ) نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مُہم حلب میں بھیجا تو کُفّار یُوقنا اچانک پانچ ہزار کے ساتھ حملہ آور ہُوئے۔ سخت خطرناک صُورتحال پر بیحد پریشانی بڑھ گئی تو آپ جھنڈا بلند کر کے آگے بڑھے تو یا محمّد یا محمّد یا نصرَ اللہِ اَنزِلی صلی اللہ علیک وسلم کا نعرہ لگایا اور یہ نعرہ بزمانہ صحابہ کرام۔ شعارِ اسلام "و علامتی نشان" بن گیا۔ اس کو فتح الشام میں محمّد بن عُمر الواقدی علیہ الرّحمۃ نے تحریر کیا۔ نیز جنگِ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مُسیلمہ کذّاب کے مقابلہ میں یہ نعرہ "یا مُحمّداہُ" پُکارا۔

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ "
" وَعَلیٰ اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللہ " ۱۰

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ — اے بالاپوش اوڑھنے والے پیارے محبوب! "صلی اللہ علیہ وسلم"

طٰهٰ — اے طیّب و طاہر! اے آسمانِ کائنات کے چودھویں کے کامل چاند[1]! فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ط

يٰسٓ — اے میری جملہ کائنات کے سردار! اے سیّدُ السّادات صلی اللہ علیہ وسلم!"

○ یہ سب خطاب، اَلقاب محبّت کے مظہر اور کیفِ محبّت سے لبریز ہیں اور ان سے خالقِ کائنات کا محبوبِ کائنات سے کتنا عمیق تعلق محسوس ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو محبوب کی ہر ادا محب کو پیاری ہے۔ سیّدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَسَلَّمْ چادر مبارک میں پیٹے ہوئے ہوں تو خطاب یٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور اگر محبوب کریم بالاپوش اوڑھے ہیں تو یٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور محبوبِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر ادا کا ربِّ کریم نقشہ اور تصویر کھینچ رہا ہے۔ کہیں طٰهٰ فرما کر محبوب کے طاہر مُطہّر ہونا اور کہیں یٰسٓ سے جملہ موجودات کے سیّد ہونے کے وصف کا اعلان فرما رہا ہے ؎

اَلقاب کیسے کیسے پیارے حق نے کئے عطا — اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن میں جابجا
یٰس کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا — حٰمٓ و نٓ اور کہیں وَالشَّمْس وَالضُّحٰی
پھر میرا کیا مقدور کہ میں تعریف آپکی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں "صلی اللہ علیہ وسلم"

کلامِ عقیدت:۔ سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ ط

☆ محرّرُ السّطور غفرلہُ المولی الغفور مسجد میں وضو کر رہا تھا کہ ایک غریب سادہ سا بوڑھا نمازی آیا۔ وضو کے لئے بیٹھتے وقت بڑے جذباتی اور محبّت بھرے انداز سے کہا یارسُولَ اللہ، یااَللہُ، یاحبیبَ اللہ علیہ السلام قریب ہی ایک غیر سُن رہا تھا اُس " بن ذکر ہی آلکر والا

---

[1] علمِ ابجد کے لحاظ سے طٰ کے ۹ عدد اور ہٰ کے ۵ کُل ۱۴ ہوئے تو مفسّرین کرام نے اشارۃُ النّص سے یہ معنٰی اخذ کیا اے مطلعِ آسمانِ دین و ایمان کے چمکتے دمکتے چودھویں کے کامل چاند! اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مدینہ کا چاند فرمایا کرتیں۔ مِنہ غفرلہُ المولی القدیر بجاہ سیّد البشیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

[2] یہ پاکیزہ کلمہ "سیّدی یارسُول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" جلال و جمال کا حسین امتزاج ہے، مہرِ تاباں کی مانند جلال اور بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

نے غیظ و غضب^{علہ} سے جل بھن کر فوراً ٹوکا کر یہ شرکیہ کلمہ ہے۔ اتنا سننا تھا۔ اُس سادہ نمازی کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور حیرت اور جلال سے چہرہ سُرخ ہو گیا اور کہنے لگا۔ مولوی زندگی بھر میں عمل تو کوئی ہے نہیں اب تُو مجھے اپنے پیارے رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نام بھی نہیں لینے دیتا۔ تجھے اپنے ریائی عملوں پر فخر ہے۔ میرے پاس تو صرف یہ نام پاک ہی ہے اور اس کی محبت بس۔ جس سے ایمان والوں کے دل باغ باغ اور منکروں کے سینے داغ داغ ہیں۔ ؎

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کی کثرت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسُول اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

○ عاشق ہجر کی گھڑیوں میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی یاد سے دل کو بہلاتے ہیں۔ آہیں بھرتے لیکن ادب سے دم نہیں مارتے۔ کبھی محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی راہ کے ٹیلوں اور وادیوں کو یاد کرکے آنسو بہاتے ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کس کس طریقے سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہیں۔ کبھی تو سرکار محبوب کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خواب میں جلوہ گری ہو گی۔ کبھی تو قسمت جاگے گی۔ کبھی تو آنکھوں سے سبز گنبد کا نظارہ ہو گا۔ کبھی تو سرکار ابد قرار "صلی اللہ علیہ وسلم" دیدار سے نوازیں گے "یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" بظاہر کتنا سادہ سا کلمہ ہے لیکن اپنے اندر کیفیتوں کے طوفانی سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ چھوٹا سا کلمہ اپنے اندر کتنا بڑا مفہوم رکھتا ہے۔ یہ ارفع سے ارفع مقام والوں کے لیئے باعثِ تسلّی اور مُبتدی کے لیئے بھی باعثِ تسکین ہے۔

عقیدہ اہلُ السُّنّت وَالجماعت:۔ آپ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" حیوۃ النبی ہیں۔ علم سمع اِدراک کے ساتھ لہٰذا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط سے یہ درُود شریف حیات، بعداز ممات دُور اور نزدیک سے مُتفق علیہ جائز ہے۔ دینِ اسلام کے اعاظم السّلف تا اکابر الخلف نَوَّرَاللّٰہُ مَرَاقِدَھُمْ کے استغاثہ جات ملاحظہ ہوں ؎

بقیہ حاشیہ

ماہِ درخشاں کی مثل جمال رکھتا ہے یہ کلمہ پاک مُونسِ دلِ شکستگاں بھی ہے اور راحت قلبِ عاشقاں بھی۔ ۱۲ منہ

علہ رب کریم فرماتا قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ (سورۃ آل عمران ۱۱۹) تم اپنے غیظ و غضب، حسد و کینہ کی آگ میں جل بھن جاؤ۔ میں نے تو اپنے محبوب کی عظمت و رفعت کے جھنڈے زمینوں آسمانوں پہ گاڑ رکھے ہیں۔ یہ کلمہ منکرو دشمن اختراعی عقائد دکانداروں اور اُن کے ریائی اعمال کے لیئے ایٹم بم ہے اور عاشق کے زخمِ جگر، ناسُورِ چشم اور دردِ دل کا مرہم ہے۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی۔

☆ ۱ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء سلام اللہ تعالیٰ علیہا وعلیٰ آبائہا الکرام وعلیٰ آلہ ط

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ مَنْوَهُ	اے خاتم الرسل! آپ برکت اور سعادت کی خوبی مفیض ہیں
صَلّٰی عَلَیْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْآنِ	آپ پر قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سیدہ صفیہ عمۃ النبی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہا ط [1]

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَاءَنَا	اللہ کے رسول! آپ ہماری اُمیدیں اور آپ ہمارے
وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَكُنْ جَافِيًا	محسن تھے اور جفا کار نہ تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سیدنا زہیر بن صرور "صحابی" رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ ط

اُمْنُنْ عَلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَمٌ	یا رسول اللہ! ہم پر کرم و احسان فرمائیں
فَاِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ مُنْتَظِرٌ	آپ وہ انسان ہیں جن کے احسان کے منتظر ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ امام الائمہ سیدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا	اے سرداروں کے سردار! دلی قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں۔
اَرْجُوْا رِضَاكَ وَاحْتَمِيْ بِحِمَاكَا	میں اُمیدوار ہوں آپ کی رضا کا اور اپنے آپ کو پناہ میں دیتا ہوں
وَاللّٰهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِيْ	اللہ کی قسم! اے بہترین خلق تحقیق میرا دل آپ کی زیارت کے
قَلْبًا مَشُوْقًا لَا يَرُوْمُ سِوَاكَا	شوق میں لبریز ہے اور کسی سے اُلفت نہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سیدنا علی امام زین العابدین سلام اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام ط [2]

سہ سیدہ، طیبہ، طاہرہ خاتونِ جنت کا آپ سے خطاب حق۔ اور عاملین برحق ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ط العنم ۹

[1] سیدنا امیر حمزہ کی بہن۔ سیدنا زبیر یکے از عشرہ مبشرہ کی والدہ۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے بھائی عوام بن خویلد کی زوجہ مطہرہ اور نبی کریم کی سگی پھوپھی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ط

[2] چوتھے امام، یکے از دوازدہ آئمہ طریقت عالم اہل بیت نبوت وارث علوم رسالت واقف اسرار حقیقت ومعرفت المتوفی ۹۵ھ

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَنْتَ الشَّفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ	اے رحمۃٌ للعٰلمین! بے شک آپ شفیعُ المذنبین ہیں
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْكَرَمْ	روزِ قیامت کرم فرمانا اے فضل و جُود و کرم والے
يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَدْرِكْ لِذَيْنِ الْعَابِدِيْنَ	اے رحمۃٌ للعٰلمین! اپنے زینُ العابدین کی مدد کریں ،
مَحْبُوْسُ اَيْدِى الظّٰلِمِيْنَ فِىْ مَوْكَبٍ وَّالْمُزْدَحَمْ	جو ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ ایک اعرابی "بقول" الشیخ ابو عمر محمد بن عبید اللہ شافعی العُتبی علیہما الرحمۃ ط

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِى التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ	اے بہترین اُن سے جن کی ہڈیاں اس خاک میں دفن کی گئیں
فَطَابَ بِطِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ	آپ کی پاکیزگی سے ٹیلے اور پہاڑ پاکیزہ ہو گئے
نَفْسِى الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ	میری جان اس قبرِ اطہر پر فدا جس میں آپ جلوہ گر ہیں
وَفِيْهِ الْعِفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ	اس میں عفّت ہے ، جُود ہے ۔ کرم ہے ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ محمد بوصیری علیہ الرحمۃ "القصیدۃُ البُردۃُ شریف"

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِىْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ (استعاذہ)	اے تمام خلق سے کریم آپ کے سوا میں کس کی پناہ لوں
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ	بوقت نازل ہونے حوادثاتِ عامّہ کے ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ شاہ ولی اللہ محدّث الدہلوی علیہ الرحمۃ ط "قصیدۃ اَطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم"
تاریخ وفات ۱۱۷۶ھ ہجری المقدسہ

قُدوۂ دودمانِ مُرتضوی زُبدۂ خاندانِ مصطفوی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ نے واقعۂ فاجعہ کربلا میں استغاثہ کیا۔ جس میں ظالم یزیدیوں نے سوائے آپ کے کسی بھی اہلِ بیتِ نبوی کو زندہ نہ چھوڑا اور آپ سید الساجدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ضبط و صبر کا مظاہرہ کیا جو آپ ہی کی شان کے لائق تھا۔ ایک مرتبہ سرکار محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اباجان!

من ندانم من نفہمم باعثِ نالیدنت	آب نوشی و خوری چشم تُرا تر دیدہ ام
گفت زینُ العابدین من چہ گفتم اے پسر	تو نہ دیدی واقعاتِ کربلا من دیدہ ام
آں لباں ، دنداں	بوسہ گاہ حیدرِ پاک بود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
در مجالس از یزید بید خوردہ دیدہ ام	

۹

یَاخَیْرَ مَنْ یَّرْجِی الْکَشْفَ ذُرِیَّۃَ	اے بہترین وہ ذات! مُصیبت دُور کرنے کی جس سے
مِنْ جُوْدِہٖ فَاقَ جُوْدُ السَّحَابِ	اُمید کی جاتی ہے۔ آپکی سخاوت بادلوں سے بلند و بالا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆۹ حاجی جان محمد قدسی علیہ الرحمۃ ذی قی ط عه

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا	اے اللّٰہ کے رسُول! ہماری طرف نظر کریں۔
یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا	اے اللّٰہ کے حبیب! ہماری عرض سُنیں۔
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ غَمٍّ مُّغْرَقٌ	بے شک مَیں غم کے سمندر میں غرق ہو رہا ہُوں۔
خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَّنَا اَثْقَالَنَا	میری دستگیری کیجئے اور میرے بوجھ کو آسان فرمائیے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆۱۰ علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد العسقلانی علیہ الرحمۃ الربانی ط

یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شَرُفَتْ	اے میرے آقا! اے اللّٰہ کے رسُول آپ کی مدح میں
قَصَائِدٌ بِمَدِیْحٍ قَدْ صَمَنَا	میرے قصائد شرف والے ہو گئے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆۱۱ غوث الاولیاء محی الدین الشیخ محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی ط سه

یَاخَیْرَ مَنْ ضَمَّ الْجُوْعَ وَالْحَشَاءَ	اے بہترین جنہوں نے اپنی انتڑیوں اور پیٹ پر پتھر باندھا
یَاخَیْرَ مَیِّتٍ ضَمَّۃُ التُّرَابِ وَالثَّرٰی	اے بہترین اُن سب کے جو زمین کے نیچے مدفون ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆۱۲ سراج الہند شاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی قدس سرہ العزیز ط

سه غوث الثقلین کا یا سے خطاب اُمّتِ مسلمہ میں اہلِ شریعت و طریقت کے لئے دلیل کافی و شافی ہے۔ المتم

عه بوس المقتدین میں مولانا عبد العلی آسی علیہ الرحمۃ نے یہ اشعارِ نعت جناب حاجی جان محمد قدسی سے منسوب کئے ہیں۔ نیز صحیح لفظ اَثْقَالَنَا ہے جو غلط العام سے اَشْکَالَنَا ہو گیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِصِحَّتِہٖ۔ ایک مرتبہ قدسی نے صاحبقراں شاہجہان شہنشاہِ مغل کے دربار میں نعت پڑھی تو بادشاہ نے انتہائی خوشی کے عالم میں اُس کا منہ یاقوت و جواہر سے بھر دیا اور ہیروں اور لعلوں سے تولا۔ روزِ شمار شہنشاہوں کا شہنشاہ اجرِ عظیم، بدلِ جزیل عطا فرمائے گا۔ ۱۲ محمد عنایت اللہ عفی عنہ
۵

یَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَاسَیِّدَ الْبَشَرْ	اے صاحبِ جمال! اے تمام انسانوں کے سردار
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ	آپ کے چہرہ منوّر سے چاند منوّر ہُوا۔
لَا يُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقَّهٗ	آپ کی ثناء ممکن نہیں جیسا کہ حق ہے۔
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر	مختصراً یہ کہ خدا کے بعد بزرگی میں آپ کا مرتبہ ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

شاہوں سے ملا ہے نہ تونگر سے ملا ہے
اللہ کا عرفان مجھے اِسی دَر سے ملا ہے

اوروں کو ملا ہے تو مقدّر سے ملا ہے
مجھ کو تو مقدّر بھی اِسی دَر سے ملا ہے

استغاثہ یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

تنم فرسُودہ جان پارہ زہجراں یارسُولَ اللہِ
دلم پُر سُوز و آوارہ زعصیاں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

زکردہ خویش حیرانم سیہ شُد روز عصیانم
پشیمانم، پشیمانم، پشیماں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

زحُبِّ جامِ تو مستم بہ زنجیرِ تو دِل بستم
نمے گویم کہ من ہستم سُخنداں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

بصدیقیت خریدارم، عُمر و علی را دوست مے دارم
فدا سازم دل و جان بِعثماں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

شب و روز از شکیبائی زحد گشتم تمنّائی
بخلوت سُوئے من آئی خراماں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

چو سُوئے من گذر آری من مسکین زِ ناداری
فدائے نقشِ نعلینت کنم جاں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

نہادم پیش گاہے سر، بپائے ساقیِ کوثر
اماماں راشُدم چاکر بایقاں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

زپا اُفتادم از پیری برحمت دستِ من گیری
ہمیں یک حرف بپذیری زِ ناداں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

بوقتِ نزع درمانم روَد از تن برُوں جانم
نگاہ داری توا یمانم زشیطاں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

چو اندر حشر برخیزم بدامان تو آویزم
زدیدہ خونِ دل ریزم فراواں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

چو بازوئے شفاعت را کُشائی بر گناہگاراں
مکُن محرُوم جامی را دراں یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

"مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السّامی"

☆ تمنّاءِ غلام :۔ یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ۔ یہ صلوٰۃِ عقیدت اور سلامِ محبّت کا گلدستہ

ہے۔ غلام بے دام اپنے آقائے نامدار، سیدِ الابرار، مدنی تاجدار، احمدِ مختار علیہ افضل الصلوٰۃ وَاَشرفُ السَّلام کی بارگاہ کریمی سے قبولیت اور بشارت کی تمنا رکھتا ہے ؎

اِن نِلتِ یَا رِیحَ الصِّبَا یَومًا اِلٰی اَرضِ الحَرَم

بَلِّغ سَلَامِی رَوضَۃً فِیھَا النَّبِیُّ المُحتَرَم

مَن وَجہُہٗ شَمسُ الضُّحٰی مَن خَدُّہٗ بَدرُ الدُّجٰی

مَن ذَاتُہٗ نُورُ الھُدٰی مَن کَفُّہٗ بَحرُ الھِمَم

اَکبَادُنَا مَجرُوحَۃٌ مِّن سَیفِ ھِجرِ المُصطَفٰی

طُوبٰی لِاَھلِ بَلدَۃٍ فِیھَا النَّبِیُّ المُحتَشَم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصحَابِکَ یَا حَبِیبَ اللہِ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا نَبِیَّ اللہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصحَابِکَ یَا نُورَ اللہِ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصحَابِکَ یَا شَفِیعَ المُذنِبِینَ

☆

اہم نوٹ:۔ اَلحَقُّ یَعلُو وَلَا یُعلٰی حق ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ مغلوب نہیں۔ حق جوئی اور حق گوئی مسلمان کی شان ہے اِس استغاثہ وندا یا رسول اللہ کو شرک کہنے والوں کے استاذ العلماء دیابنہ نے بھی بدیں الفاظ کہا ہے حقیقت ہے کہ ہر دو حالت ذوق یا پشیمانی میں محبوب کو یا سے خطاب کرنا فطری امر ہے۔" نورِ صبحِ الحق حق الوضوح"

یَا شَفِیعَ الوَرٰی خُذ بِیَدِی اَنتَ فِی الاِضطِرَارِ مُعتَمَدِی

لَیسَ لِی مَلجَاً سِوَاکَ اَغِث مَسَّنِی الضُّرُّ سَیِّدِی سَنَدِی

تنبیہ:۔ اُن کے معتقدین کے لیئے اس کلام کی حقانیت اور جواز کا بین ثبوت کافی ہے۔ جو بطور الزاماً علی الخصم لکھا گیا ؎

شَھِدَ الاَنَامُ بِفَضلِہٖ حَتَّی العِدَآءُ وَالفَضلُ مَا شَھِدَت بِہِ الاَعدَآءُ

☆ لوگوں نے آپ ﷺ کے فضل وکمال کی گواہی دی لیکن فضیلت وہی ہے جس کی دشمن گواہی دیں۔

یقیناً اَلحَقُّ مُرٌّ " حق کڑوا ہے لیکن شفا بھی اسی میں ہے۔ جو بقولے اَلمَرءُ لَا یَزَالُ عَدُوٌّ لِّمَا جَھِلَ ہے۔ فَقَالَ ھٰذَا ھُوَ الحَقُّ وَلِلحَقِّ اَقُولُ ۔ اَلحَقُّ بِالقَبُولِ وَلَو کَرِہَ الجَھُولُ ط المفتقر عفو ربہ المولیٰ القدیر محمد عنایت اللہ النقشبندی مجددی نوری ط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضائل درود وسلام

دِن ماہ اور سال کے آئینہ میں

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ فَاِنَّہٗ — یُبۡدِیۡ بِہِ الذِّکۡرُ الۡجَمِیۡلُ وَیَخۡتِمُ

قرآن پاک ۱۔ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۳ — ۲۔ پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶

☆ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ — اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔

☆ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○ — اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود شریف اور سلام بھیجو

○ ہر وہ آیت کریمہ جو مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا[1] کے مبارک

---

[1] مفسرین کرام نے تفسیر اشارۃ النص سے استنباط کر کے اسرار حروف آیات الٰہیہ کے بیان فرمائے مثلاً اٰمَنُوۡا ا سے مراد اللہ، م سے محمد ﷺ، ن سے نبی اور و سے ولی اور آخری ا جمع کی علامت سے مراد اللہ، یعنی اوّل، آخر اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے۔ یعنی ایمان باللہ کی تکمیل تب ہوگی۔ جب محمد ﷺ انبیاء و اولیاء اللہ کو ملنے گا۔ اولیاء اللہ، اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ والے ہیں جو یادِ الٰہی میں فقیر الی اللہ ہوئے۔ فقیر۔ ف، فاقہ۔ ق قناعت، ی یادِ الٰہی۔ ر ریاضت۔ جو شخص یادِ الٰہی کی راہ میں گامزن ہوا اور اُسے بجا لایا تو اس نے ف، فضل۔ ق قرب مولیٰ۔ ی یاریِ رب اور ر رحمت پائی ورنہ ف فضیحت، ق قہر، ی یاس اور ر رسوائی حاصل ہوگی۔ یادِ الٰہی مرکز ہے۔ عظمت اُس کی یاد میں اور فضیحت غفلت میں ہے۔

☆ حضرت خواجہ علی رامیتنی المعروف خواجہ عزیزاں نقشبندی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۷۱۵ھ) کے سامنے کسی نے یہ مصرعہ پڑھا "عاشقاں دربرے دو عید مے کنند" آپ نے فرمایا اللہ والے ایک دم میں دو نہیں تین عیدیں کرتے ہیں عرض کیا گیا۔ حضور کیسے؟ فرمایا۔ بندہ کی ایک یاد اللہ تعالیٰ کی یاد کے درمیان ہے۔ سب سے پہلے وہ بندہ کو توفیق دیتا ہے کہ اس کی یاد کرے۔ جب بندہ اُسے یاد کرتا ہے تو پھر اُن کو شرف قبولیت سے بھی مشرف فرماتا ہے پس توفیق الٰہی، یاد اور قبولیت "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

خطاب سے ممتاز اور ممیز ہے یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔ اہالیانِ مدینہ منورہ کی یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ کا خطاب مکہ معظمہ والوں سے ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اور شوال المعظم میں صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا حکم نازل کیا۔ رمضان المبارک سید الشہر ہے اور درود شریف سید الاوراد، سید الوظائف اور حضور سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ رمضان المبارک میں شبِ قدر اور شعبان المعظم میں شبِ برات بڑی بابرکت ہے۔ یاد رہے ہر شب شبِ قدر است، اگر تو اس میں نوافل اور درود شریف کی کثرت کرے۔

حدیثِ پاک سید الانبیاء والرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ ط | شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ سبحانہٗ کا

☆ روزہ اور درود شریف کا آپس میں گہرا تعلق[1] ہے۔ روزہ رکھنا اور درود شریف پڑھنا، ایمانِ کامل کی علامت ہے! اور دونوں کا اجماع بہت ہی بڑا شرف ہے اور یہ قرآن السعدین ہے۔

☆ روزہ سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور درود شریف سے بھی ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

☆ روزہ مصائب کے لئے ڈھال ہے اور درود شریف بھی مصائب کی ڈھال ہے۔

☆ روزہ سے اللہ "سبحانہٗ" ملتا ہے اور درود شریف سے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" ملتے ہیں اور روزِ قیامت ظالم کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن روزہ نہیں چھینا جائیگا۔

حدیثِ قدسی:۔ کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزّ و جلّ و صلی اللہ علیہ وسلم ط

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ "یا" اَجْزٰی بِهٖ ط اَوْکَمَا قَالَ | روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا یا روزہ کی جزاء میں خود ہی ہوں۔

① روزِ قیامت ظالم کی تمام نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن درود شریف نہیں چھینا جائے گا کیونکہ درود شریف خاص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ روزے کا اجر داخل خزائنِ الٰہیہ میں اور درود شریف کا اجر داخل خزائنِ مصطفویہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا روزہ

بقیہ حاشیہ

ثمن عیدین ہیں۔ [1] درود شریف پڑھنے والے کے جسم لباس اور جگہ سے خوشبو پھوٹتی ہے اور روزہ دار کے منہ سے بفرمانِ حدیث پاک وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ ط مجھے قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ ۱۲ منہ

رکھ کر درُود شریف پڑھنے سے خُدا بھی مل گیا اور مُصطفےٰ بھی " عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "۔

④ مومن کو روزہ[1] سے دو خُوشیاں ملتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری قیامت کو دیدار کے وقت۔ اِسی طرح غُلام کو درُود شریف سے دو خُوشیاں عطا ہوں گی۔ ایک قبر میں زیارت پر اور دوسری قیامت کے روز شفاعت پر" اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ "۔

اَلْمَلْفُوظ اَلشَّیخ معرُوف کرخی بغدادی قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ الْمَلَکُوْتِی ؕ

☆ آپ مشہور و معرُوف اَوْلیاءِ مُتقدِّمین[2] سے ہیں۔ سیّدنا امام (ابوالحسن علی) رضا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ التَّحِیَّۃُ وَالرَّحْمَۃُ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ ؕ کے تربیّت یافتہ اور خلیفہ تھے۔ آپ کو بارگاہِ امامت میں دربانی کی خدمات سُپرد تھیں۔ آپ صُوری و معنوی کمالات کے جامع تھے فرماتے ہیں۔ ماہ رمضانُ المبارک میں کثرت سے درُود شریف پڑھنے والے کو اَللّٰہ ربُّ العزّت " اَوْلیائے اَبدال " میں لکھ دیتا ہے۔ جن کا مرکزی دارُالسّلطنت مُلک شام ہے۔

○ **ماہِ رجبُ المرجّب میں درُود شریف پڑھنے کی فضیلت** :۔ رَجَبُ شَھْرُ اللّٰہِ (جنّت میں نہر کا نام) وَمَنْ اَکْرَمَہٗ اَکْرَمَ اللّٰہُ ؕ رجبُ المرجّب اَللّٰہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ جو اِس کا اکرام کرتا ہے اَللّٰہ تعالیٰ اُس کا اکرام فرماتا ہے۔ جو شخص اِس ماہِ مُبارک جس میں شبِ معراج عظمت والی رات ہے" درُود شریف پڑھے اَللّٰہ تعالیٰ اُس کے سارے گُناہ حقوق اللّٰہ اور حقوقُ العِباد سے مُعاف فرما دیتا ہے۔ " مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ "

○ **ماہِ شعبانُ المعظّم میں درُود شریف پڑھنے کی فضیلت** :۔ زُبدۃُ الآثار تلخیص " بہجۃُ الاسرار " میں ہے کہ آسمانوں میں ایک دریا کا نام برکات ہے۔ اُس کے کنارے ایک درخت ہے جس کا نام تحیّات ہے اور اُس پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کا نام صلوات ہے۔ جب کوئی بندہ مُصطفےٰ " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " پر شعبانُ المعظّم کے مہینہ میں درُود شریف پڑھتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا

---

[1] لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ ؕ ایک دُنیا میں اور ایک آخرت میں" الحدیث پاک"

[2] آپ بارہ ائمۂ طریقت اہلِ بیتِ اطہار سے آٹھویں امام کے خلیفۂ اجل ہیں۔ آپ کا مزارِ اقدس بغداد مُعلّٰی میں مرجعِ خلائق ہے اور یہ آزمُودہ اَوْلیاء ہے کہ آپ کے توسُّل سے جو بھی دُعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ شریعت کے آفتاب اور طریقت کے مہتاب تھے۔ اجابت میں قبرِ معرُوف کرخی مجرّب تریاق ہے۔" رسالہ قُشیریہ امام ابُوالقاسم قُشیری علیہ الرحمۃ " ؕ

م

برکات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ پھر جب باہر نکلتا ہے تو درخت پر بیٹھ کر اپنے پَروں کو پھیلا کر جھاڑتا ہے تو اُس سے قطرے گرتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ ربِّ کریم کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اُس کا ثواب درود شریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔" شعبانُ المعظّم میں درود پاک مانند بادل اور رمضانُ المبارک میں مانند بارش ہوتا ہے۔"

○ **ربیعُ الاوّل شریف میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت:۔** ماہ ربیعُ الاوّل سال کے تمام مہینوں معہ سیّدُ الشہر رمضان المُبارک سے افضل ہے۔ یوم دوشنبہ یومُ الجمعۃ سے افضل شبِ میلادِ پاک ہر دو شبِ برات و شبِ قدر سے افضل ہے کہ اِس میں افضلُ الانبیاء علیہ التحیّۃ والثنا کی جلوہ گری ہے۔ ولادت باسعادت بروز دوشنبہ عامُ الفیل ۱۲ ربیعُ الاوّل پر محفل میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے کیونکہ اِس تاریخ اور مہینہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک سے خصوصی تعلق ہے۔ اِس میں درود شریف پڑھنا افضل ترین عبادت ہے کہ یہ مہینہ محبّین عاشقین کیلئے درود شریف کا مہینہ ہے۔

☆ اَلشیخ زینُ الحرم، عینُ الکرم سیّد احمد زینی دحلان شافعی مکی قدس سِرّہُ الملکی نے اپنی کتاب مستطاب "اَلدُّرَرُ السَّنِیّۃ" میں لکھا۔ مولد اخطر میں خوشی اور مسرّت کا اظہار کرنا۔ فرح اور سرور سے جھومنا۔ درود شریف پڑھنا۔ گلاب چھڑکنا۔ خوشبوئیں سلگانا۔ ذکرِ ولادت مبارک پر تعظیماً کھڑا ہونا اور حاضرین مجلس شریف کو کھانا کِھلانا، شیرینی بانٹنا محبوب و مستحسن ہے۔ مولود شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سارا سال برکت رہتی ہے۔ امن رہتا ہے اور اُن میں مُرادیں پوری ہونے کی نوید خوشخبری" ہے ابنِ کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے میلادُ النبی شریف ملک عادل مظفر شہنشاہ اربل طاب اللہ ثراہ نے خاص اہتمام اور بڑی شان و شوکت سے منایا اور امام المحدثین، الحافظ علامہ ابوالخطاب عمر بن حسن دحیہ قدّس سرّہُ القویۃ نے اِس موضوع پر " اَلتَّنْوِیر فِی مَوْلُودِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْر" کتاب تصنیف کی اور جلالۃ الملک شاہِ اربل نے محدّثِ اُندلسی کو خلعتِ فاخرہ اور انعاماتِ کثیرہ سے نوازا جَزَاہُ اللہُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا" علامہ جلالُ الدین سیُوطی علیہ الرحمۃ نے " سُبُلُ الْھُدٰی فِی مَوْلُوْدِ الْمُصْطَفٰے" میں اُس کی اصل سُنّت سے ثابت کی ہے اور حافظُ الحدیث امام احمد بن محمد ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ نے بدعت کہنے والوں کا

پُرزور الفاظ میں رد کیا ہے اور امام شمس الدین ابن الجزری علیہ الرحمۃ نے "عرب التعریف فی المولد الشریف" میں منقبت لکھیں ہے۔

شَهْرُ الرَّبِيعِ فِي الْإِسْلَامِ فَضْلٌ ۔۔۔ وَمَنْقِبَةٌ تَفُوقُ عَلَى الشُّهُورِ

رَبِيعٌ فِي رَبِيعٍ فِي رَبِيعٍ ۔۔۔ وَنُورٌ فَوْقَ نُورٍ، فَوْقَ نُورٍ

○ ربیع الاوّل شریف میں میلاد النبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تقریب سعید کی محافل میں سب پڑھنے سننے والے عقیدت سے باوضو حاضر ہوتے ہیں۔ سب کے وردِ زبان درود شریف ہوتا ہے قلب پر رقت طاری ہوجاتی اور دل محبت سے لبریز ہوجاتا ہے اور جلوس سے عظمت کا ظہور ہے۔ یہ درود شریف کا مہینہ ہے ؎ "مولد النبی" للامام المحدثین ابن جوزی حنبلی علیہ الرحمۃ۔

لذّتِ بادۂ عشقش زمن مست مپرس ۔۔۔ ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی ۔۔۔ جامی

○ حضور فائز النور، معطی البہار والسرور، دافع البلاء والشرور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پیارے پیارے نام شفاءِ مؤمنین کا تمغۂ امتیاز اور شقاءِ معاندین کا علامتی نشان ہیں۔

☆ "ربیع الاوّل" سال کے تمام مہینوں کے ناموں سے کتنا پیارا نام ہے۔ اس کو بارہ وفات اور المدینۃ المنورہ کے نوری نام کو یثرب کہہ کر پکارتے ہیں اور اپنی خبثِ باطنی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ بعض جاہل شعراء نے بھی اپنی نظموں میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہا اور بعض نام نہاد علما نے میلاد النبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ۱۲ تاریخ کو غلط ثابت کرنے کے لیئے اپنی پوری تاریخ دانی کی علمی قوتیں صرف کیں لیکن سوائے روسیاہی کے کچھ نہ پایا۔

☆ رمضان المبارک کے ماہ میں قرآنِ پاک نازل ہوا تو اُس کی یہ شان ہے۔ رحمت، مغفرت

۴

ع۱ اس ماہِ مبارک کی اسلام میں بہت بہت فضیلتیں اور تمام مہینوں سے بڑھ کر عظمتیں ہیں۔ پہلے ربیع سے مراد چہرۂ انور۔ دوسرے ربیع سے موسم بہار تیسرا ربیع ماہِ ولادت ہے۔ آپ نور، نور علیٰ نور، نور الانوار ہیں۔ "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

ع۲ ربِ قدوس کی کائنات میں صفی اللہ خلافتِ ارضی کا تاج پہن کر آئے اور خلیل اللہ خلت کا جامہ زیب تن فرما کر جلوہ گر ہوئے کلیم اللہ کمال وجاہت سے اور عیسیٰ روح اللہ رب کی قدرتوں کا شاہکار بن کر چمکے لیکن رب کریم نے اس ماہِ مبارک کو ربیع اوّل کے نام سے موسوم فرمایا کہ میرے ہاں تو پہلی بہار اب آئی جب میرے محبوب کائنات کے رسول اپنی اتمام و اکمال صفات کی پھبن سے چھب کر رونق افروز ہوئے۔ اور مومن بمطابق حدیث پاک زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ نُوْرٌ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؎ سے اپنی محافل میلاد شریف کو صلوٰۃ و سلام سے زینت دے کر منور کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اور جنّت کے دروازے کھُل جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں اور اس ماہ کی کیا شان ہوگی جس میں صاحبِ قرآن تشریف لائے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآنِ پاک کے (ربیع الاوّل شریف) جشن منائے جاتے ہیں اور تراویح میں سنایا جاتا ہے۔ تو ربیعُ الاوّل کے ماہ مُبارک میں درُود شریف۔ صلوٰۃ وسلام اور نعت خوانی کے زمین و آسمان میں نغمے گونجتے ہیں

صدائیں درُودوں کی آتی رہیں گی میرا اُن کے دِل شاد ہوتا رہے گا
خدا رکھے آباد اہلِ نظر کو محمّد کا میلاد ہوتا رہے گا

برباد وُہ دِل جس میں تیری یاد نہ ہو اُجڑا وُہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو
آسمان پر نظر آتے ہیں جو روشنیوں کے چراغ قدسیوں میں تو کہیں محفلِ میلاد نہ ہو

○ **پیر کو درُود شریف کی فضیلت:۔** پیر کو بندوں کے اعمال خُداوندِ قدّوس کے دربار میں پیش ہوتے ہیں بدیں وجہ حضُور سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" اِس روز روزہ رکھتے کہ میرے اعمال بحضُورِ احدیّت جب پیش ہوں تو مَیں روزہ سے ہُوں۔ روزہ رکھ کر کثرتِ درُود شریف سے بارگاہِ صمدیّت میں دونوں "روزہ اور درُود شریف" پُہنچ کر شرفِ قبولیّت پا جاتے ہیں کیونکہ درُود شریف کو اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" سے یک گونہ ربط ہے۔ جس سے مُحب اور محبُوب دونوں کی یاد ہوتی ہے۔

☆ درُود شریف فضائل وکمالات کا جامع اور عتاب و عذاب[1] کا مانع ہے۔ پیر کے روز کی سب سے اعظم و اہم جامع فضیلت یہ ہے کہ اِس روز حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت

---

[1] بروایت ثقہ علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں نقل کیا ہے۔ خاتم الہجر عمّ کریم سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ مَیں نے خواب میں ابُولہب کو جہنّم میں دیکھا تو پُوچھا تیرا کیا حال ہے کہنے لگا جہنّم کے عذاب میں گرفتار ہُوں لیکن جب پیر کا روز ہوتا ہے تو میری اُنگلی سے اچانک دُودھ پھُوٹتا ہے جس کو چُوستا ہُوں تو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے کہ اِس اُنگلی کے اشارے سے خوشی میں حضُور کی ولادت باسعادت پر ثویبہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تھا غور کر مومن! اگر کافر کا یہ حال ہے تو مومن کی کیا شان ہوگی جو خاتم النبوۃ رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت پر عید میلاد شریف مناتے، نعتیں اور درُود شریف خوشی سے پڑھتے ہیں عمدہ لباس پہنتے عطر گلاب چھڑکتے مسرّت کا اظہار کر کے دوجہاں کی سعادت وبرکات پاتے ہیں۔ "بحوالہ مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

باسعادت ہوئی ۔ بعثت ۔ ہجرت ۔ معراج شریف اور وصال ربّ العُلیٰ بھی پیر کو ہُوا۔
"مانع عتاب و عذاب فضیلت" یہ کہ بعض کفار سے جہنم کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے ۔ جیسے " بروایت امام سہیلی علیہ الرحمۃ ، ابولہب عبدالعزیٰ نے سرورِ انس و جان ، سرور قلب و ایمان " اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ " کی ولادت پاک پر خوش ہو کر ، خوش خبری سنانے والی کو انگلی شہادت کے اشارے سے اسی وقت آزاد کر دیا تھا ۔

عمل خیر و برکات :۔ رسول کریم ﷺ پر درود شریف پیر کے روز پڑھنا ۔ کثیر سعادت اور فضائل کا حامل ہے ۔ یہ دن بھی تمام دنوں کا پیر ہے ۔ "عید میلاد النبی ﷺ" کے روز ۱۲ ربیع الاوّل کی شب کو بوقت سحری غسل کر کے پوری طہارت اور نظافت کے ساتھ صاف ستھرا لباس پہن کر اور پاک صاف جگہ پر خوشبو سلگا کر یا لگا کر ادب و احترام سے درود شریف پڑھے سارا سال گھر میں برکت اور دین و دنیا کے فوائد حاصل ہوں گے یہ عمل قلیل بھی فوائد کثیر کا حامل ہے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے " عیاں را چہ بیان " الحمد للہ فقیر پُرتقصیر کا یہ سال ہا سال سے معمول ہے ۔ اور سارا سال بفضلہٖ تعالیٰ امن و امان اور سلامتی سے گزرتا ہے ۔

☆ بعض مہینوں اور دنوں کی تخصیص مذکورہ بالا روایات سے متحقق اور ثابت ہے ۔ دیگر شب و روز یا ماہ و سال ہوں درود شریف پڑھنے کا مطلق امر نص قطعی سے واضح ہے ۔ مروجہ نعت خوانی ، صلوٰۃ و سلام ۔ حقیقۃً از قسم درود شریف ہے ۔ جو کہ بہر حال مستحسن ، محمود اور محبوب ہے ۔ جس میں سوائے مجرد کے کسی کو اختلاف نہیں ۔

○ **جمعۃ المبارک اور اس کے اسماء و فضائل :۔** حضور ﷺ ہجرت فرما کر چند روزہ قبا شریف میں قیام کے بعد بروز جمعۃ المبارک ، عازم المدینۃ المنورہ ہوئے تو بطن وادی محلہ بنی سالم میں جمعہ شریف کا وقت ہو گیا ۔ یہاں حضور ﷺ نے خطبہ رفیعہ پڑھا اور جمعہ شریف پڑھایا تو صحابہ نے یہاں مسجد تعمیر کی ۔ جو مسجد جمعہ کے نام موسوم ہوئی ۔ قرآن پاک نے اس مبارک دن کو یوم الجمعۃ فرمایا اور احادیث مبارکہ میں یوم الاعز ، یوم الغرآء یوم الازہر روشن تر ، چمکدار دن ، منور دن بزبان فارسی آدینہ جمعۃ المبارک کا نور جنت کے نور سے ہے اور جنت کا نور ، قاسم کوثر ، معطی جنت شافع امت ﷺ کے نور سے ہے اور تمام جنتیں ،

؎ سورۃ اللہب جس کی مذمت میں نازل ہوئی ۔

سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نور سے منور ہیں۔

احادیثِ رسول ﷺ علیٰ قائلہا الصلوٰۃ والسلام ط

"امام ابوبکر احمد بیہقی شعب الایمان"

☆۱ لِکُلِّ شَیْءٍ عُرُوْسٌ وَّعُرُوْسُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ ط | ہر شئی کی دُلہن ہے اور قرآن کی دُلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔

عروس کا معنیٰ زینت "مؤلف"

○ مومن صالح جب فوت ہو جاتا ہے تو درود شریف کا نور اُس کی قبر میں اُنس کے لیئے آجاتا ہے اور سوال و جواب میں معاونت کرتا ہے اور اس کے بعد حکم ہوتا ہے۔ نَمْ کَنَوْمِ الْعُرُوْسِ سو جا جیسے دُلہن شبِ زفاف میں سوتی ہے "عُرُوْسٌ" عرس[1] کی جمع ہے۔ بمعنیٰ دُلہن شادی۔ جو اولیاء کرام کے وصال پر منعقد کیا جاتا ہے یہ عرس سراپا قدس ہیں جس میں اللہ رب العزت کی حمد و ثنا، نعت اور تبلیغ دین ہوتی ہے۔ ولی کا اس روز فیضانِ خاص ہوتا ہے۔ قیامت کو سبطینِ مصطفیٰ، نورِ عینِ مرتضیٰ، ریحانِ گلستانِ زہراء، حسنین کریمین سرکار امام حسن مجتبیٰ، امام عرش مقام شہزادہ گلگوں قبا حسین شہید کربلا۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ" جب جنت میں داخل ہوں گے تو رب کریم اپنی جنت کو دُلہن کی طرح سجائے گا اور جنت خوشی سے جھومے گی اور پھولے پھیلے گی ؎

جنت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو   اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوال گل[2]
شیخین اِدھر نثار، غنی و علی اُدھر   غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و یسار گل

(اعلیٰحضرت امام احمد رضا)

☆ ایک روایت الحدیث علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا گیا۔

[1] فی زمانہ بعض عرس میلے ٹھیلے بنتے جارہے ہیں۔ ان میلوں کا شریعت مطہرہ میں کوئی جواز نہیں۔ یہ لہو ولعب شریعت کے نام پر بہت بڑی جسارت ہے اور تعجب ہے کہ یہ سب بزرگانِ دین کے نام پر کیئے جاتے ہیں۔ کیا اہل اللہ کی یہی تعلیمات تھیں۔ العَمَ

[2] پہلا گل اپنے اصلی معنیٰ "پھول" میں ہے۔ دوسرے گل سے مراد شاہِ رسل "ﷺ" کی ذات پاک ہے تیسرے گل سے مراد جنت ہے اور چوتھا گل اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور اپنے اصلی معنیٰ میں بھی مستعمل ہے تو مفہوم یہ ہوا کہ اے خاکدانِ گیتی کے گل ہمارے گل، سید گل، ہادیٔ سبل، مولائے کل "ﷺ" سے جنت بھی پھول کا سوال کر رہی ہے۔ یا گل سے اشارہ حسنین کریمین "جو گلستانِ نبوی کے شگفتہ پھول ہیں" کی طرف ہے۔ "جنتیں آٹھ ہیں"۔ جنت المعلّیٰ۔ جنت عدن، جنت النعیم، دار الخلد، دار السلام، خلد ارم، جنت الماویٰ۔ "درود خواں جنت الفردوس میں ہوں گے بفضلہ تعالیٰ تبھی جنت کی ہر شئی اشجار، انہار، حور و غلمان درود شریف پر فریفتہ اور شیفتہ ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ ربہ سبحانہ ط

۵

○ قرار پکڑتی ہے جب اللہ سُبحانہٗ جنّت پر اپنی تجلی فرماتا ہے تو ملائکہ مقربین تجلی کا نور دیکھ کر خوشی سے تسبیح پڑھتے ہیں اور جنّت تسبیح سے اور "ملائکہ جو اطراف جنّت میں متعین ہیں" وہ درود شریف پڑھتے ہیں تو درود شریف کی برکت سے جنّت کشادہ ہوتی ہے۔ یہ کشادگی سرورِ انبیاء ﷺ پر درود شریف کی برکت سے ہے۔ بناءً بریں کہ جنّت کی اصل حضور پُرنور ﷺ کے نور سے ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کا ذکر سنتی ہے تو خوشی سے جھوم اٹھتی ہے۔ جنّت المدینۃ المنورہ کی ایک جھلک ہے۔ اور درود شریف پر فریفتہ ہے ؎

قدسی پڑھتے رہے صَلِّ عَلٰی باغِ جنّت نکھرتا سنورتا گیا
باغِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفٰے کے چمن کی کلی بن گئی
یہ بھی تسلیم جنّت ہے باغِ حسین کون ہے جو طلبگارِ جنّت نہیں
حسنِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفٰے کے نگر کی گلی بن گئی

☆ السید عبدالعزیز دباغ مغربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ کی ممانعت نہ ہوتی تو حضور ﷺ جہاں جہاں تشریف لے جاتے جنّت ساتھ ساتھ جاتی اور جہاں آپ رات بسر کرتے تو جنّت بھی وہاں ہی رات گزارتی مگر اللہ سُبحانہٗ نے روک دی ہے تاکہ ایمان بالغیب حاصل ہو۔

☆ ایک روایت الحدیث میں حضور ﷺ نے بدیں الفاظ ارشاد فرمایا۔

مَا مَسَّتِ الْجَنَّةُ مَيْسًا كَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ ط

سجائی جاتی ہے جنّت جیسے سجائی جاتی ہے دلہن،

○ یہ تذکرے از روئے محبّت ہیں کہ حضور ﷺ کے غلاموں کی قبر بھی، تو جنّت کا باغیچہ ہوگی اور شبِ قبر شبِ زفاف بنے گی۔ بفضلہٖ و کرمہٖ تعالیٰ!

☆ بروایت امام الائمہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا، يَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَهْرَآءَ مُنِيْرًا اَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعُرُوْسِ تَهْدِىْ اِلٰى كَرِيْمِهَا ط

بے شک اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ ایّام کو ان کی اصلی ہیئات پر اٹھائے گا جمعۃ المبارک کو قیامت کے روز چمکتا ہوا مسعود اور ملائکہ اپنے جلوں میں لئے ہوں گے جیسے دلہن کو جب اپنے دولہا کے ہاں جاتی ہے۔

☆ یہ ساری رونق اور نور جمعۃ المبارک کو درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ وہ اپنی پوری نوری پھبن سے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوگا اور اس روز کا درود شریف ملائکہ کرام چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔

○ **جمعۃ المبارک کو درود شریف پڑھنے کی سب سے اہم فضیلت ہے۔**

☆ ایک حدیث پاک علیٰ قائلہا الصلوٰۃ والسلام میں انکشاف فرمایا گیا۔

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَقَامَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ اللہُ حِجَابَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَحْبُوْبِہٖ بِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ صلی اللہ علیہ وسلم ط

جمعۃ المبارک کے روز جب غلام درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ محب اور محبوب کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے درمیان حجاب اٹھا دیتا ہے۔

○ سب سے اہم و اعظم فوائد۔ جمعۃ المبارک کا درود شریف حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت میں بلا حجاب پہنچتا ہے۔ محب اور محبوب کے درمیان پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ درود شریف کے الفاظ کی آواز قلبی اور لسانی بنفسِ نفیس سنتے اور غلام کو اس کے چہرے مہرے سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جوابِ سلام سے نوازتے ہیں اور قبولیت اور بخشش کی بشارتیں اور سندیں عطا فرماتے ہیں۔ دلائل الخیرات میں بحوالہ مفاخر الاسلام یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ خالد بن کثیر علیہ الرحمۃ مزید کی وفات پر اُن کے سرہانے ایک کاغذ کا پرچہ پایا گیا جس میں لکھا تھا۔ بَرَآءَۃٌ عَنِ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ کَثِیْرٍ، اُن کے گھر والوں سے پوچھا یہ کون سا عمل کرتا تھا کہ اِس فضیلت سے مشرف ہوا تو انھوں نے کہا کہ جمعۃ المبارک کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف سرورِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بھیجا کرتا تھا۔ اس درود شریف کی برکت سے۔ کفن، دفن، حشر و نشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

☆ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" تمام مخلوقات عالمِ علوی اور عالمِ سفلی میں سیدُ الانام[1] ہیں اور جمعۃ المبارک سیدُ الایام جو شخص ساٹھ جمعے، ساٹھ ساٹھ بار اس درود شریف کو پڑھے تو وہ دنیا میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اور اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضور سیدُ الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدُ الایام میں درود شریف کے اَن گنت فوائد کتب احادیث میں مندرج ہیں۔

[1] انام جمع نام ہے اور اس میں صرف انسان ہی نہیں بلکہ ہژدہ ہزار عالم میں ملائکہ جن حیوانات چرند پرند مور و ملخ سب مخلوق شامل ہیں

ہیں۔ علامہ سخاوی نے "القولُ البدیعُ فی الصّلوٰۃِ علی الحبیبِ الشّفیع" میں ابنِ عاصم کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا اور تصدیق فرمائی۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

○ **جُمعرات کو درود شریف کی فضیلت :** جُمعرات کو جمعۃُ المبارک کا قرب حاصل ہے۔ دُنیا اور قیامت کے درمیان ایک مقام برزخ ہے اور جُمعرات کو بھی جمعۃُ المبارک کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے تو جُمعرات بھی فضیلت اور سعادت کی حامل بنی اِس قرب کی وجہ سے جُمعرات کو دن کے نام سے موسُوم کیا گیا۔ جُمعرات کو ارواحِ مؤمنہ گھروں میں حاضِر ہوتی اور ایصالِ ثواب کا تقاضا کرتیں ہیں۔" جمعرات کا درود شریف صفحہ ۵۲۲ پر ملاحظہ ہو۔"

☆ ایک ولیُ اللہ کا گزر قبرستان سے ہُوا تو عالمِ کشف میں دیکھا کہ رُوحوں کا ہجوم ہے۔ پُوچھا معاملہ کیا ہے تو بتایا گیا ایک اللہ کا مقبول بندہ قبرستان سے گزرا۔ اُس نے درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔ اُس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آ رہا۔ اُس کے ثواب کی برکت سے سارا قبرستان بخشا گیا اور یہ ثواب تقسیم ہو رہا ہے۔ "شرحُ الصّدورِ فی حالِ الموتٰی والقبور"

☆ امام محمّد بن وضاح علیہ الرحمۃ نے یہ روایت بحوالہ مفاخرُ الاسلام نقل کی۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا ط	جو شخص جُمعرات کو سَو بار درود شریف پڑھے وُہ کبھی مُحتاج نہیں ہوگا۔

☆ جو شخص بروز جُمعرات "پنجشنبہ" بعد نمازِ عصر اُسی جگہ بیٹھ کر یہ درود شریف پڑھے ربِ کریم اُس کو اپنے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کا شرف عطا فرماتا ہے جو تمام اجر و ثواب سے عظیم تر ہے۔ "شوارقُ الانوار فی ذکرِ الصّلوٰۃ علی النّبیِّ المختار"

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ ۳ بار" اور تیسری بار یہ کہے۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ" ایک بار"

○ **منگل، بُدھ، ہفتہ اور اتوار کے روز درود شریف کی فضیلت :** اِن ایّام

۳ امام محمّد المہدی فاسی مطالعُ المسرّات جلاء دلائلُ الخیرات۔

میں بھی درُود شریف بہت سے فضائل کا حامل ہے۔ سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْجَوَادِ پر درُود شریف کا اِذن ذاتِ اَلْمُؤْمِنُ وَالْمُهَيْمِنُ " نے مومن کے ضمیر میں ودیعت فرما دیا روزِ ازل تا ابد ہر روز نئی آن، ہر شب نئی شان مومن کی زبان دُرفشان سے درُود شریف کے اِذن کا ظہور ہو رہا ہے۔ درُود شریف مسجد کی رونق، عبادت اور دُعا کی قبولیت کی دستاویز اور خوشنودیِ خداوندِ قدوس کی سند ہے۔ وَالْاَیَّامُ اَیَّامُ اللّٰہِ، وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰہِ وَالْاَمْرُ اَمْرُ اللّٰہِ علٰی ما[1] دن اللہ کے دن۔ بندے اللہ کے بندے، امر اللہ کا امر اور مسجد اللہ کا گھر ہے۔

☆ مساجد میں قبل اَذان درُود شریف "مَرْحَبًا بِضَیْفِ الرَّحْمٰنِ" کا دعوت نامہ اور نمازِ پنجگانہ کے بعد بلند آواز سے درُود شریف پڑھنا اہلسنّت وجماعت کا معمول، مقبول بارگاہِ رسول ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ	وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ	وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ	وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

○ حقیقتِ امرِ الٰہی:۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں ملائکہ کو ساتھ ملا کر اپنے پیارے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو درُود شریف بھیجنے کا حکم بھی دیتا ہے۔ لہٰذا درُود شریف پڑھنے والا بسبب تعمیلِ امرِ الٰہی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہے اور رسولِ معظم کا "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ عقیدت مند غلام اور ملائکہ کا پیارا ساتھی ہے۔ "وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھٰذَا"۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً وَّافِیًا وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا ط

---

[1] حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بروز ہفتہ مسجد قباء میں حاضری کر عمرہ کا ثواب فرمایا، شکرِ نبوت اور رسالت پر بروز پیر روزہ رکھا اور وعظ وتذکیر کے لیے جمعرات کی صبح خیر وبرکت اور شام ثواب والی فرمایا۔ بدھ کے روز کام شروع کرے تو پایہ تکمیل تک پہنچنے کی خبر دی۔ جمعۃ المبارک کی فضیلت اظہر من الشمس ہے۔ لہٰذا کوئی دن منحوس نہیں۔ خلافِ شرع شریف کام، بدعات اور شرک کے ارتکاب سے شئی منحوس ہوتی ہے۔ درُود شریف نے ہر ساعت کو سعادت کے نور سے چمکا دیا۔ "اللّٰہ اکبر" ط
" مِنْہُ سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی "

دیدارِ الٰہی

جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ

قرآن پاک :- پ۲۱ سورۃ العنکبوت آیتِ کریمہ ۵

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ | جو شخص اللہ تعالےٰ سے مُلاقات کا ارادہ رکھتا ہے تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آنے والا ہے۔

تابکے چشمک زنی اے حُسنِ قدرت بے نیاز — اک دم میں پُھونک دے یا حُسن سے بھر دے مجھے

○ **لِقاءِ الٰہی** : دیدارِ الٰہی حق ہے کُنہِ حقیقت اور ادراک مُحال ہے۔ روزِ قیامت اور جنّت میں جنّتیوں کو بے حجاب، بے نقاب دیدار ہو گا وہ ذاتِ حق جَلَّ سُلطانُہٗ کو ایسے دیکھیں گے جیسے آسمان پر چاند۔ آج یہ آنکھیں جمالِ الٰہی کے نظّارہ کی تاب نہیں رکھتیں۔ حضور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کو دیدارِ حق شبِ معراج دَنَا فَتَدَلّٰی (سورۃ النجم) کے مقام پر ہُوا جو اِس دُنیا سے وراءُ الوراء مقام ہے اور ربِّ قدیر نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ (سورۃ النجم) کے سُرمہ سے مُصطفٰے کی آنکھوں کو یہ طاقت عطا فرما دی تھی۔ " وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ "۔ ؎

اِتّصالے بے تکیف بے قیاس — ہست ربُّ النّاس با جانِ ناس

☆ حضور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" حینِ حیاتِ ظاہری میں شَوْقًا اِلٰی لِقَاءِكَ سے دُعا فرمایا کرتے اور بوقتِ وِصال لقاءِ الٰہی کا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھ گیا تو آپ بار بار اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی فرماتے۔ حضور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے غُلاموں کو یہ شوقِ لقاء کامل محبّت کی بناء پر ملتا ہے اور جب اشتیاق بڑھ جاتا ہے تو وہ ربّ عَزَّ اِسْمُہٗ کے دیدار کے دروازے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ط کا مُنتظر رہتا ہے اور موت اُس کے لیئے محبوب بن جاتی ہے۔ اے ایمان والو! وَاَفَرَكَ اللّٰهُ حَظَّكَ مِنْهُ ط تجھے اس آیتِ کریمہ میں وعدۂ دیدار اور وِصالِ ذُوالجلال کا

؎ یہ تشبیہ رُویت کی رُویت سے ہے نہ کہ مرئی کی تشبیہ مرئی سے۔

مژدہ سنایا گیا ہے۔ موت اہلِ محبت کے لئے تعزیت نہیں بلکہ تہنیت "تحفۂ خداوندی" ہے۔

عقیدہ :۔ عقیدہ بیج کی مانند ہوتا ہے اور عمل اُس پر اُگنے والا پودا۔ ظاہر ہے کہ پودے میں وُہی خصوصیات ہوں گی جو بیج میں پوشیدہ ہیں۔ جیسا عقیدہ ہوگا۔ اُس کے مطابق زندگی ڈھلے گی۔ عقیدۂ صحیحہ ہی اعمال کی قبولیت کی بنیاد ہوتا ہے۔ توحید و رسالت کا عقیدہ ہی آخرت میں نجات کا سبب ہوگا ورنہ نجات، جنت اور دیدارِ الٰہی ناممکن ممتنع بلکہ محال ہے۔

☆ امام ربانی الشیخ احمد الفاروقی نقشبندی قادری چشتی سہروردی قدس سرہ النورانی مکتوبات قدسیہ میں فرماتے ہیں

○ آخرت میں مومن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو بے جہت و بے کیف اور بے شبہ و بے محاذات جنت میں دیکھیں گے[1]۔ اہلِ سُنت وجماعت کے سوا تمام اہلِ ملت وغیر اہلِ ملت فرقے منکر ہیں[2]

یَرَاهُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَیْرِ کَیْفٍ ‏ وَاِدْرَاكٍ وَّضَرْبٍ مِّنْ مِّثَالٍ (تمہید)

○ دیدارِ محبوب اور شانِ صحابہ کرام فصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

☆ صحابہ عظام کا وُہ خوش نصیب گروہ ہے۔ جن کے ایمان کی ابتداء دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ای رأی اللہ تعالیٰ کے آئینہ حق نما سے دیدارِ[3] حق کیا۔ چہرۂ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم، تو جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے اور یہ شرف، شرفِ صحبت سے ملا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت۔ رفاقت اور زیارت سے فیض یاب تھے اور وہ وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی (سورۃ النساء ۹۵) سے نوازے گئے اور اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ (سورۃ البقرۃ ۱۳) سے مومنوں کے لیئے ایمان کی کسوٹی اور معیار بنے۔ صحابہ کرام کی فضیلت میں نصوصِ قطعیہ اور احادیث

عـ۱ـہ اے اللہ وحدہٗ! تو عزت کے پردے اُٹھا اور بشریت کے حجاب دُور فرما اور تشنگانِ دید کو بحرِ توحید سے معرفت کے آبحیات کا ایک گھونٹ عنایت فرما کر دیدار کی ایک جھلک دکھا۔ یہ عزت و وصال دُنیا میں مکاشفہ سے ایمان، ایقان کے ساتھ بچشمِ تر اور دارِ آخرت میں عرفان، اذعان کے ساتھ بچشمِ سر ہو بحرمۃ مَازَاغَ الْبَصَرُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ط

عـ۲ـہ مومن اُسے بے کیف اور بلا ادراک اور بغیر کسی مثال کے دیکھیں گے۔ واللہ اعلم بحقائق الامور ط

عـ۳ـہ اللہ تعالیٰ کی کامل رؤیت وُہی ہے جو صورتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رؤیتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ سے حاصل ہو کہ آپ کی طرف سے جو کچھ بھی کسی کو پہنچے گا وُہ حق ہی ہوگا اور کبرائے حقیقت نے جس رؤیت کا مشاہدہ کیا وُہ حضور علیہ الوف التحیۃ والثناء کی متابعت سے حصہ ملا۔ یہی لوگ صاحبِ وجد وحال اور اربابِ مشاہدہ ہیں۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

صحیحہ بکثرت صحاح ستہ شریف میں موجود ہیں۔

احادیثِ مُبارکہ، ابنِ عدی نے بروایت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ فرمایا

☆ اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَءُ هُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ ط "رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" | اُمت میں بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے اصحاب پر دلیر ہیں۔

☆ مَنْ سَبَّ صِحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ط | جو میرے صحابہ کی بُرائی کرے اُس پر اللہ فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو۔

☆ اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِكُوْا | جب میرے صحابہ کا ذکر کرو تو زبان و قلم کو قابو میں رکھو۔

ملفوظات:۔ سیدنا عبداللہ بن مبارک تلمیذ عزیز امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما ط

☆ حضرت وحشی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو ایک بار ہی چشم بصارت ظاہرہ سے دیکھ کر ایمان لائے (وصال ۱۸۱ھ) اور ایک ہی مجلس کے صحبت یافتہ تھے وُہ بھی سیدالتابعین خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور تمام اُمت سے افضل ہیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری"

☆ آپ علیہ الرحمۃ سے کسی نے پُوچھا۔ سیدنا امیر مُعاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہما افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ جواباً فرمایا رسُول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم" کی معیت میں سیدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھوڑے کے نتھنوں میں جو غبار پڑ گیا وُہ بھی عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ^(عل) سے بدرجہا افضل ہے۔ حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، صحابیِ رسُول کاتب وحی، امین اسرارِ نبوت، خالِ رسُول علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام صاحبِ فضیلت عدیدہ ہیں۔ ہادی و مہدی ہیں۔ آپ کے حق میں عُلماءِ حاضرہ کو نہایت ہی ادب اور احتیاط کی ضرورت ہے اپنی زبانوں کو طعن آلود، ہونے سے بچائیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری"

علّامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ نے نسیم الریاض میں لکھا ہے^(عل۲)

مَنْ یَّكُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فَذٰلِكَ مِنْ كِلَابِ الْهَاوِیَةِ

عل آپ کا شمار خُلفاءِ راشدین میں ہوتا ہے آپ کی زیارت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوتے تھے آپ کے فضائل و مناقب بکثرت ہیں۔

عل۲ جو سیدنا امیر مُعاویہ کی شان میں طعن کرے وُہ ہاویہ جہنم کا کُتا ہے۔ حضرت ابنِ ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں خوارج کو جہنم کے کُتے فرمایا گیا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ ذٰلِكَ ط

فتویٰ :- مجمع البحرین شریعت و طریقت، مظہر تجلیاتِ حقیقت، مصدرِ برکات معرفت، فضیلت مآب حضرت مجدّد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی[1] قُدِّسَ سِرُّہٗ النُّورانی فرماتے ہیں: "اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَطْعًا ط" اَلْفَضْلُ فِی الْمِلَلِ وَالنِّحَلِ۔

☆ صِحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ فَاھْتَدَیْتُمْ ط — میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

ماہ تابِ رسالت صحابہ میں جلوہ فگن ہوتے ایسے
چودھویں کا چاند ستاروں کے جھرمٹ میں جیسے

☆ مُلّا جیون عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ اُستادِ سلطان اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہِ ہند اپنی تفسیر احمدی میں فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ[2] ؕ کے تحت لکھتے ہیں۔ النُّجُوْم سے مراد صحابہ ہیں اور بِمَوَاقِعِ اَیْ مَسَاجِدِھِمْ وَمَقَابِرِھِمْ بعض مفسّرین کے نزدیک اَلنُّجُوْم سے مراد صحابہ کرام اور مواقع سے سجدہ گاہیں یعنی پیشانیاں جن پر وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہا کرتے۔ یا مواقع سے مراد، مزاراتِ پُرانوار، جہاں وہ جہادِ اکبر یا جہادِ اصغر سے جامِ شہادت نوش فرما کر استراحت فرمائیں سیّدُ الملائکہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ فرماتے ہیں۔ جیسے زمین والوں کے لیئے آسمان پر ستارے چمکتے ہیں بعینہٖ ملائکہ کے لیئے صحابہ کے قبور ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہیں۔

☆ ایک حدیث الرسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں فرمایا گیا۔

مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللہِ مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ اَصْحَابَہٗ ط — اُس شخص کا اللہ سُبْحَانَہٗ اور رسول اللہ پر کوئی ایمان نہیں جو صحابہ کی توقیر و تعظیم نہیں کرتا۔ "عزّوجلّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

فَالْحَذَرْ کُلَّ الْحَذَرِ ط "اَلْاَمَانُ اَلْحَفِیْظُ" ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

☆ جاننا چاہیئے خوارج فی زمانہ کی بناوٹی باتوں۔ جاہلی روایات اور غالی روافض اور بے دین گمراہ لوگوں کی تاریخی کتابوں اور اُنکی چکنی چپڑی (خودساختہ عقیدے) باتوں سے اعراض و اجتناب کرے۔ یہ بدلگام بدنہاد لوگ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ کے بزعمِ خود عیبوں کو بیان کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں

---

[1] یہ القابِ مبارک قدوۃ علماءِ اہلسنّت مُلّا عبدالحکیم نقشبندی مجدّدی، سیالکوٹی نے آپ کو خط میں تحریر کیئے۔
[2] پ۲۷ سورۃ الواقعہ آیتِ کریمہ ۷۵ تو مجھے قسم ہے اُن جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں۔

یہ سب جھوٹ، اِفتراء اور بُہتان ہیں یہ لوگ ضَلُّوا فَاَضَلُّوا کا مصداق [1]

شکلِ ایشاں، شکلِ انساں، فعلِ شاں، فعلِ جاع

ھُمْ ذِیَابٌ فِیْ ثِیَابٍ، اَوْ ثِیَابٌ فِیْ ذِیَابٍ

مولائے کائنات سیدنا علی مرتضےٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْاَسْنٰی کا ارشادِ مبارک:۔

اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا۔ | لوگ سوتے ہیں اور جب مریں گے تو بیدار ہوں گے

○ لوگ خوابِ غفلت میں ہیں جب آنکھ بند ہوگی تو بیدار ہوں گے۔ خواب اور بیداری میں یہ فرق ہے خواب سے آنکھ کھلی تو کچھ نہ تھا اور دُنیا کی بیداری سے آنکھ بند ہوگئی تو کچھ نہ ہوگا۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ درحقیقت ہستی نیستی اور نیستی ہستی ہے ؎

یہاں ہونا نہ ہونا ہے، نہ ہونا عین ہوتا ہے

جسے ہونا ہو کچھ، وہ خاکِ کوئے جاناں ہو جائے

☆ جس نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو چشمِ بصارت ظاہری سے آئینۂ حق نما میں دیکھا اُس نے اپنا آپ ہی دیکھا اور جس نے چشمِ بصیرتِ باطنی سے دیکھا اُس نے اپنے ہی احوال و ایمان کی صورت سے دیکھا کما حقہٗ، زیارتِ سیدُ الکون" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ کون ہے جو کر سکے اور حقیقت کو پا سکے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا [2]

وَکَیْفَ یُدْرِکُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَہٗ

قَوْمٌ نِیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْہُ بِالْحُلُمِ "قصیدہ بُردہ شریف"

★ ایک مرتبہ عمر بن ہشام "ابوجہل" نے فرعونِ ہٰذا الامت حاضر بارگاہِ محبوب ربّ العٰلمین جلّ و علا، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ہو کر ہجو کے کلمات کہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا صَدَقْتَ جذبۂ عشق

---

[1] اُن کی شکل و صورت تو انسانی ہے۔ لیکن اَفعال درندوں کے۔ یہ انسانی لباس میں بھیڑیئے ہیں بھیڑیا تو بھیڑوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔ لیکن یہ کم بخت عظمتِ مُصطفےٰ، شانِ غلامانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (سورۃ الاعراف) بلکہ یہ تو درندوں سے بھی بدتر ہیں۔ جن کے قلب افسردہ رُوح پژمردہ۔ چہروں پر نحوست اور یبوست جمی ہے ؎

دُور شو از اختلاطِ یارِ بد | یارِ بد بدتر بود از مارِ بد
مارِ بد تنہا ہمے بر جاں زند | یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

[2] کوئی کیسے جان سکتا ہے حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو جبکہ قوم، ایک خوابِ غفلت میں سو رہی ہے۔

سے سرشار، عاشقِ زار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا فوراً اُٹھے تحسین و تبریک اور تعریف کے کلمات عرض کئے تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے محبت بھری نگاہ سے اپنے یارِ وفا، یارِ غار کو دیکھا تو فرمایا صَدَقْتَ صحابہ عظام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماعِ نقیضین کی تصدیق چہ حکمت دارد؟ تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا فرمان رُومی کی زبانِ ترجمان میں۔" ؎

گفت من آئینہ ام مصقول دوست ترک و ہندی درمن آں بیند کہ اُوست

○ میرا چہرہ مظہرِ جمالِ انوارِ الٰہی، جو آئینۂ حق نما ہے۔ اِس میں جس نے دیکھا اپنا آپ دیکھا۔ ابوجہل کفر و شرک کی ظلمت سے آلودہ ایک مردِ قبیح تھا۔ اُس نے اِس آئینۂ حق نما میں اپنی شکل دیکھی۔ جو کہ کریہہ المنظر تھی اور پھر اس نے جو کہا اپنا حال کہا تو میں نے صَدَقْتَ فرما دیا اور (رأس الکفر والشرک) میرے یارِ وفا نے جو صورت میں میرے جمال و کمال کے پرتو اور سیرت میں میرے حُسن و عشق کے پیکر اور درجات میں اَعرَفُ النَّاس[۱] ہیں۔ (صاحب الغار والوفاء) اُنہوں نے بھی میرے چہرۂ انور "مظہرِ انوارِ لامتناہی" کے آئینۂ حق نما میں اپنے حُسن کا انعکاس لَقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ دیکھا اور تحسین و تعریف کی اُنھوں نے بھی اپنے حال کے مطابق اپنی ہی آپ تعریف کی تو میں نے صَدَقْتَ کہا۔

؎ عبد اللہ بن عثمان اسم ابوبکر کنیت۔ صدیق خطاب، عتیق اسم علم، صاحب الغار لقب، افضل، اعلم، اشجع الصحابہ صفت، خلیفۂ اول بلا فصل رضی اللہ عنہ

[۱] کلامِ الٰہی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صِدِّیقًا نَّبِیًّا فرمایا گیا (سورۃ مریم ۴۱) اور بزبانِ رسالت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو صدیقِ اُمتی فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انبیاء میں سب سے افضل "حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کے بعد" اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُمت میں سب سے افضل جو صدیقیتِ کبریٰ پر فائز المرام اور امام المشاہدین "خلیفۃ الرسول الاعظم" بلا اختلاف و بلا فصل ہیں اور بزبانِ رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَشْبَهُ النَّاس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اَعْرَفُ النَّاس فرمایا گیا کہ دونوں "صدیقِ نبی اور صدیقِ اُمتی" میرے حُسنِ صورت، حُسنِ سیرت میں جمالِ خَلق و کمالِ خُلق میں ہو بہو تصویر اور شبیہ ہیں۔ یعنی کہ صدیقِ اُمتی، صدیقِ نبی کے پرتو ہیں۔ اور فرمایا اگر کسی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو تو میرے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے اور ایک مقام پر ملائکہ رُسل سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت میکائیل علیہ السلام سے تشبیہ دی جو پرتوِ جمالِ الٰہی ہیں تو معنی یہ کہ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کو سب سے زیادہ جاننے اور پہچاننے والے ہیں کہ "معرفتِ محمدی ہی معرفتِ الٰہی ہے" عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم اور شانِ خداوندی کا ظہور عظمتِ مصطفوی میں ہے۔ بدیں وجہ آپ انبیاء کے بعد اُمتِ مسلمہ میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور صاحب

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ بدیں وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "اَعْرَفُ النَّاسِ" کو ہی مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا۔
(افضل الناس فی الصحابہ بالتحقیق ط)

یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقۃً جیسا میں ہوں میرے رَبّ عزّ اسمہٗ کے سوا کسی اور نے مجھے نہیں جانا اور نہ پہچانا۔" فَافْہَمْ ط

غالب ثنائے خواجہ بہ یزدان گذاشتیم
کان ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ بروائیت ابی قتادہ، رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ "صحیح مسلم و بخاری"

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ط | جسے میرا دیدار "خواب" میں ہُوا اُسے دیدارِ حق ہُوا

☆ اس حدیث پاک کی محدثین کرام نے دو توجیہیں بیان کیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو جس خوش بخت نے خواب میں دیکھا اُس نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہی دیکھا اور اُس کا یہ کہنا برحق ہے کہ مجھے خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہُوئی۔ "وَلِلّٰہِ دَرُّ وَلِنِعْمَ مَاقَالَ" ط

☆ رَاَی الْحَقَّ اَیِ اللّٰہَ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰی۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے میرے آئینہ حق نُما میں حق تعالیٰ کو دیکھا یہ "مُشاہدہ" دیدار، نعمتِ عظمیٰ کسی عمل یا کسب کا نتیجہ نہیں، بلکہ محض فضلِ ربّی ہے یعنی وَہبی ہے کسبی نہیں، عطائی ہے ذاتی نہیں اور نہ اِستحقاقی ہے[1]

برنتابی جلوہ اش عکسِ جمالش را بیاب
چوں بہ احمدؐ گم شدی دیدارِ احد دشوار نیست

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ جَمَالَ نَبِیِّکَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْیَۃَ وَجْہِہِ الْکَرِیْمِ
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین بجاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

گُفت طُوبٰی مَنْ رَاٰنِیْ مُصْطَفٰی وَالَّذِیْ یُبْصِرُ عَلٰی وَجْہِیْ یَرٰی

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ کی ذات و صفات کا آئینہ ہیں۔ اُس نے اپنی صفات کو محبوبِ پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات میں ظاہر کیا ہے

بقیہ حاشیہ

خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے یارِ غار، یارِ وفا جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا مَا اَوْفَاکَ یَا اَبَابَکْرٍ تُوْمَا اَسْعَدَکَ اَحَظَّکَ ط کو اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (سورۃ التوبہ ۴۰) کی مَعیت اور تائیدِ خداوندی میں ہمیشہ ہمیشہ جسمًا و رُوحًا اپنے ساتھ رکھا ہے ؎

پروانے کو چراغ، بُلبُل کو پھُول بس
صِدّیق کے لیئے ہے خُدا کا رسُول بس

[1] اُس کے جلوہ کی تاب تُو نہیں لاسکتا۔ جب تک کہ اُس کے جمال کا عکس نہ پائے جب تُو "احمدؐ" "صلی اللہ علیہ وسلم" میں گُم ہوگا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حق را بچشم گرچہ ندیدند و لیکنش ‌ ‌ ‌ از دیدنِ جمالِ محمدؐ شناختند "ﷺ"

☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

أَنَا مِرْآةُ جَمَالِ الْحَقِّ ط	میں تو جمالِ حق کا آئینہ ہوں

○ مثلاً شیشے میں جو نور نظر آئے گا وہ آفتاب کا نور ہوگا۔ اور حضور میں جو نور نظر آئے گا وہ اللہ کا نور ہوگا۔ کہ رخسارِ محمدی، آئینہ جمالِ حق اور خد و خالِ مصطفی مظہرِ حسن کمال کبریا ہے۔ عزّوجلّ ﷺ علیٰ ہذا القیاس "حضور میں جو علم نظر آئے گا وہ خدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر آئے گی وہ خدا کی قدرت ہے۔ کہ حضور ﷺ کا ہر جمال و کمال خدا سے مستفاد ہے۔

مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ ط "رواہ الامام محمد علیہ الرحمۃ بخاری و مسلم"	جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل[علہ] نہیں ہو سکتا۔

☆ ایک روایت میں لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ[علہ] کے الفاظ بھی فرمائے گئے ہیں نیز فرمایا۔

رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ط	مومن کا خواب نبوت کے خواب کا چھیالیسواں حصہ ہے یعنی اس کے انوار کا جزو ہے۔

○ مومن جو خواب میں دیکھتا ہے۔ وہ حق دیکھتا ہے اور درود شریف سے جو بھی ملتا ہے وہ حق ہی ہوتا ہے اور وسوسۂ نفسانی، تخیلاتِ شیطانی اور باطل سے پاک ہوتا ہے۔ حضور "ﷺ" تو بدلیلِ قطعیہ صحیحہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی صفتِ ہدیٰ کے مظہرِ اتم ہیں اور شیطان لعین مظہرِ ضلالت۔ قادرِ مطلق نے شیطان کو یہ اختیار دیا ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرے لیکن اپنے بے مثل محبوب کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں دی بلکہ کسی کو خیال بھی آپ[علہ ۲]

بقیہ حاشیہ

تو پھر احد کا دیدار مشکل نہیں یعنی فنا فی الاحمد کے بغیر جمالِ احد نہیں پا سکتا۔ احد اور احمد کے درمیان میم راز ہے۔ فافہم ط عزاسمہٗ ﷺ

علہ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ خواب میں کسی کے پاس جا کر کہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یا آپ "ﷺ" کی طرف سے کسی بات کی نسبت کر سکے۔ ایسا اس کو اختیار نہیں دیا گیا اور یہ ناممکنات سے ہے۔

علہ فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہوتا ہے۔ کائناتِ عالم میں ہر کمال کی اصالت حضور ﷺ ﷺ کی ذاتِ پاک ہے تو موجوداتِ عالم کا ہر کمال باکمال۔ کمالِ محمدی "ﷺ" کی دلیل ظہری۔ ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ڈال سکتا۔ کما نطقت بہ الاحادیث ط

عقیدہ :- ہر نبی[1] ولی بھی ہوتا ہے اور ہر رسول نبی بھی۔ نبی بحیثیت نبوت اور نبی بحیثیت ولائیت ہر دو کی زیارت حق ہے۔ دراصل وُہ نبی کی ہی زیارت ہے اور نبی کی زیارت جنت اور اُس کے نعماء سے افضل ہے! اور یہی زیارت حق ہے۔ "ابریز شریف"

شیطان :- نَارِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَۃٍ یُذَکَّرُ وَیُؤَنَّثُ ط ناری ہے مختلف اشکال بدل لیتا ہے۔ یہ مذکر بھی ہوتا ہے اور مؤنث بھی اور نظر نہیں آتا۔

☆ حضور[2] صلی اللہ علیہ وسلم "اصل میں "نور" ہیں اور جن نار سے ہے۔ نار، نور کی شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور شیطان ظلمت، ظلمت نور اور نار نور نہیں ہوسکتے اور نہ بن سکتے ہیں۔ سرکار غوث الثقلین "سرّ الاسرار" میں فرماتے ہیں۔ شیطان ظلمت ہے اور بندۂ حق نور۔ شیطان تو فنا فی الرسول کی منزل پر فائز ولی کامل کی بھی شکل نہیں بن سکتا۔ لیکن شیطان اپنے زعم باطل میں پروردگار تقدس وتعالیٰ کی صورت بن کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ حالانکہ اس مجسم جہل کو اتنا علم بھی نہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جسم و جہت، شکل و صورت اور مثل و مثال سے پاک ہے۔ ذات لم یزل ولا یزال بے مثل بے مثال سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ط سورۃ الانعام ۱۰۰

☆ مشہور اولیاء نقشبند، میرزا مظہر جانِ جاناں شہید علیہ الرحمۃ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا۔

○ ایک مرتبہ میرے خواب میں حضور سید کون و مکان سرورِ انس و جان حضور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے تو میں نے سلسلۂ گذارشات میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا اُن کی مثل متاخرین میں دوسرا کون ہے؟ عرض کیا اُن کے مکتوبات آپ کی نظر سے گزرے ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں کچھ یاد ہے تو

---

[1] ولائیت کبریٰ انبیاء اللہ علیہم السلام کی ولائیت ہے۔ ولائیت صغریٰ اولیاء الرحمٰن کی ولائیت اور ولائیت علیا ملائکہ کی ولائیت ہے

[2] حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا سایہ تک رب کریم نے پیدا نہیں فرمایا کیونکہ سایہ بھی از قسم مثل ہوتا ہے۔ ثانیاً کسی کا قدم نہ آجائے کہ بے ادبی ہو جائیگی۔ فلہٰذا ادباً للمحبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" سایہ پیدا ہی نہیں فرمایا۔ چہ جائیکہ کوئی غیر آپ کی شکل و صورت بنے یہ محال ہے۔ لم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل لا فی الشمس ولا فی القمر "اخرجہ الحکیم الترمذی"۔ سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام جب انسانی شکل میں آتے تو اُن کا جسم بے سایہ ہوتا۔ یاد رہے کہ نور کے ملنے کا کائنات عالم کی کوئی شئے حجاب نہیں اور نار کے لئے ہر شئے حجاب بنتی ہے۔

پڑھو! فرماتے ہیں میں نے مکتوبات شریف سے یہ عبارت پڑھی۔

○ اَللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی وَرَآءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءُ الْوَرَآءِ تو حضور ﷺ نے بہت پسند فرمائی اور محظوظ ہوئے تو فرمایا۔ پھر پڑھو۔ میں نے پھر پڑھی تو حضور ﷺ نے اور زیادہ تعریف فرمائی اور یہ حالت دیر تک رہی۔ صبح کے وقت ایک بزرگ نے آ کر مجھے کہا کہ تم نے ایک اچھا خواب دیکھا ہے تو فقیر نے سارا خواب سنایا تو بہت متعجب ہوئے اور فرماتے ہیں مجھے حضور ﷺ کی برکت سے کئی روز تک نہ بھوک لگی اور نہ پیاس اور ایک عجیب کیفیت طاری رہی۔ "سیرت انوار شاہ لاثانی علیہ الرحمۃ علی پور شریف"

اے بروں از وہم و خیال و قیل من خاک بر فرق من تمثیل من

☆ غوث العصر السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمانی ارشاد فرماتے ہیں۔

○ میں نے ایک دن عجیب قسم "دھوئیں کی طرح گھٹا" دیکھی تو اس سے آواز آئی اے عبدالقادر! میں تجھ پر راضی ہوں اور میں نے تجھے اب نمازیں معاف کیں تو آپ نے فی الفور حضور ﷺ کی طرف توجہ کی اور کہا نماز تو سید الانبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ کو بھی معاف نہ تھی تو میں نے اس پر فی الفور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھا تو وہ دھواں غائب ہو گیا اور دوڑتا ہوا کہنے لگا اے عبدالقادر قدس سرہ العزیز اس طرح میں نے کتنے اہل طریقت کو گمراہ کر دیا ہے۔ لیکن تیرے علم نے تجھے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا اے لعین! تو اب بھی مجھے گمراہ کرتا ہے۔ میرے علم نے نہیں، بلکہ میرے رب عزوجل کے فضل نے مجھے بچایا ہے۔ "معدن الانوار بہجۃ الاسرار السید ابوالحسن نورالدین علی قدس سرہ الملکی"

دعا: اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ خَلِّصْنَا مِنَ الْاَشْغَالِ الْمَلَاهِيْ وَاَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ ط آمین یا رب العلمین ط

شانِ اُلوہیت:۔ انسان اپنے تخیل میں جو بناوٹیں بناتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اُس سے پاک اور برتر ہے اور توحید کا پاکیزہ عقیدہ جو حضور نبی کریم ﷺ نے عطا فرمایا۔ اُسی پر ایمان کا دار و مدار ہے اس سے کم یا زیادہ تخیل، محض وہم اور بناوٹیں ہیں

علہ پاک ہے وہ ذات اور بلند تر ہے ہمارے تصورات او تخیلات سے وراء الوراء ثم وراء الوراء ہے۔ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے لفظ سُبحان کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتنا لطیف ترجمہ اور کتنی اعلیٰ تفسیر ہے۔ منہ غفرلہٗ

شانِ رسالت۔ شرک فی الالوہیت کی طرح شرک فی النبوۃ بھی کفر ہوتا ہے۔

○ توحید وہی توحید ہے۔ جو حضور پرنور شافع یوم النشور سید الکل احمد مجتبے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو چھوڑ کر یا انکار کر کے توحید کرنا یہ توحید ابلیسی ہے۔ فی زمانہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان میں گستاخی کرنے والا موحد کہلاتا ہے اور منکرِ حدیث اپنے آپ کو اہلِ حدیث اور منکرِ قرآن، اہلِ قرآن کہلاتا ہے اور شریعت مطہرہ کا باغی آج کل کا ولی "برعکس نہند نام زنگی کافور" [1] اعاذنا اللہ من ذٰلک[2]

☆ غوث الزماں السید عبدالعزیز دباغ قدس اللہ سرہٗ ابریز شریف میں رقم طراز ہیں۔

ایک مرتبہ میرے مرشد حضرت عبداللہ برناوی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے سوال کیا۔ کیوں جی تمہیں معلوم ہے کہ دنیا میں کونسی چیز دخولِ جنت سے بہتر ہے اور کونسی چیز جہنم سے بدتر ہے۔ عرض کیا۔ ہاں مجھے معلوم ہے وہ چیز جو جنت میں جانے سے بدرجہا بہتر اور عزیز ہے وہ وجودِ باجود، سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت شریفہ بحالت بیداری ہے کہ ولی آپ کو آج اسی صورت و شکل میں دیکھے۔ جس میں حضرات صحابہ نے دیکھا۔ پس یہ جنت سے بھی افضل ہے اور وہ چیز جو دخولِ جہنم سے بھی بدتر ہے وہ ہے فتح دو سر، نصیب ہو جانے کے بعد اس کا سلب[3] ہو جانا۔ (سر، فتح، انشراح۔ انوار ہیں نہ کہ محض الفاظ "مؤلف") "ابریز شریف"

○ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" مجلی و مصفیٰ آئینہ حق نما ہیں۔ اس آئینہ میں شب معراج عالم

---

[1] بے دین بے نماز۔ بے ریش گدی نشین، فاسق و فاجر پیر مراد ہیں جو جہالت کے پروردہ اور جذب سے کورے ہیں۔

[3] بلعم باعور، مستجاب الدعوات ولی تھا۔ وہ کلیم اللہ علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہوا تو ولائیت سلب ہو گئی اور سامری باوجود تیز نگاہ کے راہِ حق سے بھٹک کر مردود ہوا اور قارون، صاحب علم اور حافظِ تورات، مرتبۂ صحابیت کلیم سے گر کر ملعون و مخسوف ہو کر علیہ ما علیہ ہو گیا۔ "یہ نسخ، مسخ، غرق، خسف" سلب کی قسمیں ہیں اور ایک قوم قردۃ خاسئین بندر اور سور بن گئی اور ان نامیوں کے نام و نشان بھی صفحہ ہستی سے مسخ ہو گئے۔ سورۃ البقرۃ ۶۵

اندریں امت نبا شد مسخ تن   لیک مسخ باطن بود اے ذوالفطن

☆ نبی رحمت کی بعثت سے نسخِ بدن اور مسخ تن تو ختم ہو گیا لیکن مسخ باطن موجود ہے۔ بڑے بڑے عابد، عالم محدث، مفسر گستاخیٔ رسالت، توہینِ ولائیت اور شریعت کی صورت کا نسخ کرنے سے ان کا باطن مسخ ہو گیا۔

قدس میں اپنی ذاتِ پاک کی صورت اور حقیقت کو دیکھا تو فرمایا۔ فَاِذَا اَنَا عُرُوسُ الْمَمْلِکَۃِ ؎ میں نے اپنے آپ کو عروس المملکت پایا۔ یعنی کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے عالم ملکوت میں اپنی حقیقتِ محمدی کی صورت کو آئینۂ حق میں دیکھا اور جبرائیلی شکل کو آپ نے سدرۃ المنتہیٰ پر اس کی اپنی اصلی صورت میں دیکھا یہ کُنہِ جبرائیلی کا ادراک تھا اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حقیقت کو سوائے ربُّ العزّت کے کسی نے نہ جانا اگر جبرائیل علیہ السلام آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حقیقت کو دیکھ لیتے تو "تا ابد بے ہوش ماند جبرائیل" کا نقشہ بندھ جاتا۔ ؎

صد ہزاراں جبرائیل اندر بشر علیہ السلام بہرِ حق سوئے غریباں یک نظر

احمد صلی اللہ علیہ وسلم ار بگشاید آن پرِ جلیل علیہ السلام تا ابد بیہوش ماند جبرائیل

ادراکِ زیارت:۔ "اَلْعِجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ" "سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ؎

تُراچنانکہ توئی دیدہ کجا بیند بقدرِ بینشِ خود ہر کسے کند ادراک

☆ ۱ **ذات کا ادراک**:۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ اپنے خلافتِ حقہ کے دورِ ابتلاء میں تلاوتِ قرآن پاک کر رہے تھے کہ اونگھ آگئی اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حال و احوال پوچھا۔ فرمایا۔ اے عثمان! رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کیا روزہ ہے؟ عرض کیا نعم یا رسول اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" تو فرمایا۔ اپنے روزہ کی افطاری ہمارے ہاں آکر کرنا۔ یہ پہلی قسم ذات کا ادراک ہے اور زیارتِ حکمی کے زمرہ سے ہے۔

☆ ۲ **صفات کا ادراک**:۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے عرض کیا میں نے خواب میں حضور سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نظارۂ جمالِ باکمال کو دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا کس صورت میں۔ اس نے کہا سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شکل میں تو فرمایا۔ بیشک تو نے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیکھا ہے اور تیرا یہ دیکھنا حق ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو آپ کی جانی پہچانی صورت "حلیہ شریف" میں دیکھنا یہ صفات کے ادراک سے ہے۔

☆ **احوال کا ادراک**:۔ اگر کوئی شخص حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مومن کی عام شکل و صورت میں دیکھے یا اشارہ دیکھے تو یہ زیارت اس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہوگی۔ جو اس کے ایمان کی کیفیتِ حالی اور مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ زیارت ایمانی احوال یا مثال کا ادراک ہے۔ وہ

؎ ادراک کی دریافت سے عاجز رہنا بھی از قسم ادراک ہے۔ ؎ ادراک یعنی پانا ہے۔

اپنے ایمانی حال کو اتباعِ سُنّتِ مطہرہ اور بکثرت دُرود شریف[1] سے دُرست کرے۔

کشفِ حجاب :- یہ احوال کے قبیلے سے ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں ۱- حضور ﷺ خود خواب میں جلوہ افروز ہوں ۲- اُن کو حضوری میں بُلا لیا جائے ۳- وہیں اُن کو مُشاہدہ کرا دیا جاتا ہے۔ اور حجاباتِ زمان و مکان دُور کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ سیدنا امام محمد الغزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالی نے "اَلْمُنْقِذُ مِنَ الضَّلَالِ" میں فرمایا۔

وَهُمْ فِي يَقْظَتِهِمْ يُشَاهِدُوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ اَرْوَاحَ الْاَنْبِيَآءِ يَسْمَعُوْنَ مِنْهُمْ اَصْوَاتًا وَّيَقْتَبِسُوْنَ ط	ارباب قلوب اولیاء اللہ بیداری کی حالت میں ملائکہ کرام اور ارواح انبیاء علیہم السلام کا مُشاہدہ کرتے اور اُن کی آوازیں سُنتے اور اُن کے انوارِ فیض کا اقتباس کرتے ہیں۔

مُشاہدۂ عینی :- عالمِ دُنیا میں کشفِ غطاء کے بعد قبر میں مُشاہدۂ عینی ہوگا۔

☆ **حدیثُ الحبیب** علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر"

○ قبر میں مُنکر نکیر فرشتے میت سے تین سُوال پوچھتے ہیں۔ مَنْ رَّبُّكَ، مَا دِيْنُكَ اسکے بعد تیسرا سُوال فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ ط ﷺ" کہ تو حضور شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ نور الہدیٰ ﷺ" کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں کیا کہتا ہے؟ قِيْلَ يَكْشِفُ الْمَيِّتُ حَتّٰى يَرَى النَّبِيَّ ﷺ" وَهِيَ بُشْرٰي عَظِيْمَةٌ" عالمِ برزخ میں مردے کی نگاہوں سے تمام حجابات اُٹھا دیئے جاتے ہیں وُہ حضور شاہد و شہید" ﷺ" کو دیکھتا ہے" یا "ھٰذَا" اشارہ قریب ہے۔ حضور" ﷺ" مومن کی قبر میں بنفسِ نفیس جلوہ آرا ہوتے ہیں۔ اس مُشتاقانِ دید غمزدہ مومن کے لیئے کتنی بشارت اور خوشخبری ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ مومن کے لیئے شبِ اسراء کے دُولہا کی دید شبِ عید بن گئی کہ عاشق زار نُوصلُ الحبیبِ اِلَی الحبیبِ ط کے مُژدہ پر موت کا پُل عبور کر کے مر کر یہاں پُہنچا ہے ؎

مَرقد کی پہلی ہے شب دُولہا کے دید کی شب
اِس شب کے عید صدقے اِس کا جواب کیا

☆ خلیل انصاری علیہ رحمۃ الباری سے مروی ہے حضور" ﷺ" نے صحابہ عظام سے بعد تحویلِ قبلہ فرمایا کہ مسجدِ نبوی شریف کی سمتِ کعبہ مُتعین کریں تو اُسی دم سیدنا رُوح القُدس حاضرِ خدمت ہوئے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم سمتِ کعبہ آپ مُتعین کریں۔ جب حضور" ﷺ" نے دیکھا تو کعبہ معظّمہ سامنے تھا اور سارے حجاب مدینہ منوّرہ سے مکہ معظمہ تک اُٹھ چکے تھے اور

[1] درود شریف کا نور صورتِ مثالیہ میں اپنے احوال کے مطابق نظر آتا ہے۔ المغنم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر میزابِ رحمت کی طرف رُخ کر کے بُنیاد رکھی۔

☆ علامہ السید احمد بن محمد اسمٰعیل طحطاوی مصری حنفی شرح دُرِّ مختار میں فرماتے ہیں۔ نجاشی شاہِ حبشہ کی موت کی خبر حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دی اور آپنے مدینہ منورہ (۱۲۵۵ھ ہجری المقدسہ) میں "مسجدِ غمامہ" میں نمازِ جنازہ پڑھائی یہ غائبانہ نمازِ جنازہ نہ تھی بلکہ حاضر میت تھی کہ اللہ علام الغیوب والشہادۃ نے ہفت اقلیم کے حجابات اُٹھا دیئے۔ شہنشاہِ حبشہ اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات ۹ سنہ ہجری) کو یہ اعزاز خدمتِ مہاجرین اور عزتِ اہل بیتِ اطہار اور ادبِ صحابہ کبار سے ملا۔

فَكَشَفَ لَهُ الْأَرْضُ الْحَبَشَةُ فَأَبْصَرَ سَرِيْرَ النَّجَاشِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ ط "تفسیر خازن"	ارضِ حبشہ تک کے حجاب کا کشف ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ کو سامنے ملاحظہ فرما کر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

☆ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بوقتِ خطبۂ جمعۃ المبارک فرمایا۔ یَاسَارِیَةُ الْجَبَلُ تو حضرت ساریہ بن زنیم خلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامِ نہاوند "ملکِ ایران جبلِ الوند کے دامن میں ہزارہا میل کے فاصلہ پر آپ کی آواز کو عالمِ خواب میں سُنا۔ اُٹھے، سنبھلے اور فتح نے قدم چُومے۔ جب واپس مدینہ منورہ پہنچے تو عرض کیا اے امیر المؤمنین اگر آپ[۱] آواز نہ دیتے تو دشمن ہمیں ہلاک کر دیتا۔ "مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ باب الکرامات"

☆ مخدوم الاولیاء السید علی المعروف حضور داتا گنج بخش نور اللہ مرقدہٗ نے عروس البلاد الاولیاء[۲]

---

[۱] انسانی مادی ایجادات، ٹیلیفون، تار، برقی وائرلیس، ریڈیو، ٹیلیویژن، ٹیلی پرنٹر، خوردبین، دوربین، کمپیوٹر کو بغیر چون و چرا مان لینا۔ لیکن مبدأ فیّاض "خداوند قدوس" کے روحانی کرشمہ جات، انبیاء و اولیاء کے فیضان، نورِ بصیرت نورِ فراست کا انکار، ایں چہ بوالعجبیست ؟ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسافتِ بعیدہ سے دیکھنا اور آواز دینا اور سالارِ لشکر کا حالتِ نیند میں سُن لینا اور آواز کا پہچان لینا یہ کمالاتِ اولیاء سے ہے اور اگر اپنی عقل کے اینٹینا کا رُخ صحیح سمت "قبلۂ جان و کعبۂ ایمان" صلی اللہ علیہ وسلم " کی طرف ہی نہ ہو تو تصویر کیسے آئے اور اگر روح کی سوئی ریڈیو اسٹیشن کے درجہ پر سیٹ نہ ہو اور زاویہ ہی غلط ہو تو آواز کیسے سُنے اور سُنائے اور اگر وائرلیس کا سیٹ ہی خراب ہو تو پیغام کیسے پہنچے اور پہنچائے۔ اللہ کا بندہ تو یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ سے دیکھتا اور یَسْمَعُ بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ سے سُنتا اور یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ کا ظہور اُس سے ہوتا ہے اللہ کے بندے کی شان کا انکار کیوں ؟ مادیت کا اقرار اور روحانیت کا انکار کیا؟

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ "

لاہور میں جامع مسجد ہجویریہ کی تعمیر فرمائی تو بعض علماءِ وقت نے قبلہ کے رُخ پر اعتراض کیا تو آپ نے ایک ہی نگاہ سے کعبہ تک کے حجاب اُٹھا دیئے اور ہزار ہا لوگوں نے لاہور میں کعبۂ مشرفہ کو دیکھا۔ یہ آپ کی کراماتِ عالیہ سے ایک عظیم کرامت ہے۔

○ **شرفِ زیارت** :- حضور پُر نور سید یوم النشور "صلی اللہ علیہ وسلم" بنفسِ نفیس خود تشریف لاتے ہیں۔ یہ از رُوئے شفقت بر اُمت ہے اور یہ عالمِ خواب یا بیداری میں زیارتِ حبیب دیدارِ لبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" اعظم خیرات سے ہے جو اُس سے محروم ہُوا وہ ہر خیرات و حسنات سے محروم رہا اور دُنیا اور جنت میں صحبت ہمہ اوقات اُس کو نصیب ہوگی۔ جو اکثارِ درُود شریف پر مواظبت کرتا رہے گا اور یہ درُود شریف کی برکات سے ہے۔

حدیثُ الحبیب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "صحیح البخاری"

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ ط	جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وُہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔

☆ العلامہ جلال الدین والملت السیوطی علیہ الرحمۃ نے "تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک" میں تین توجیہیں بیان کیں اور اُن کے جواب دیئے ہیں۔ "توجیہاتِ ثلٰثہ"

☆ **پہلی توجیہہ** :- روزِ قیامت مُراد ہے۔ اِس کا رد کرتے ہُوئے لکھتے ہیں۔ قیامت کے روز سب کو علی التساوی زیارت ہوگی۔ جس کو دُنیا میں زیارت ہُوئی یا نہ ہُوئی۔ قیامت عام زیارت کا دِن ہے اِس میں تخصیص نہیں۔

☆ **دوسری توجیہہ** :- زمانۂ حیاتِ طیبہ میں جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے زمانۂ حیاتِ ظاہری میں ایمان لایا اور وُہ خواب میں بھی زیارت سے نوازا گیا۔ وُہ بیداری کے عالم میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر ضرور زیارت کرے گا۔ فرماتے ہیں یہ توجیہہ بھی اپنے اندر کوئی خاص معنیٰ نہیں رکھتی۔

☆ **تیسری توجیہہ** :- سیدی القاضی ابوبکر ابنِ عربی علیہ رحمۃ ربی (شاگرد رشید امام غزالی قدس سرہ العالی) نے فرمایا وُہ خوش قسمت

بقیہ حاشیہ

انبیاء کی شان تو وَرَاءُ الوَرآء ہے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ (سورۃ الحج ۲۷) تمام جہانوں میں حتیٰ کہ باپ کی پُشتوں اور ماں کے پیٹوں میں رُوحوں نے سُن لی اور جس نے جواب دیا وُہ ضرور حج کرے گا۔ انشاءاللہ العزیز۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکہ تُف زند ریشش بسوزد

۴

اپنی زندگی میں زیارت سے مستفیض ہوگا۔ یہ آخری توجیہہ حدیث پاک کے ظاہری مفہوم کے عین مطابق ہے اور یہی مفتیٰ بہ ہے۔ ذٰلِکَ عَامٌ لَیْسَ بِخَاصٍ۔ یہ حدیثِ پاک مفہوم کے لحاظ سے عام ہے خاص نہیں۔ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا ، درود خوان کو یہ زیارت بوقتِ نزع ہوگی۔ وَفَاءٌ لِعَہْدِہٖ الشَّرِیْفِ اور اس کی روح اس وقت تک نہیں نکلتی۔ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اپنی زندگی میں بحالت بیداری نہ کرلے۔

☆ علامہ الشیخ ابنِ ابی حمزہ علیہ الرحمۃ نے سیدنا ابن سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ واقعہ نقل کیا کہ وہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اس حدیثِ پاک میں تفکر کیا سیدہ اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت مطہرہ میں حاضر ہوگئے اور خواب کا واقعہ عرض کرکے کہا اِس حدیث فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ کا کیا مفہوم ہے تو اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کافی سمجھایا لیکن سمجھ نہ پائے تو آپ اُمّ المؤمنین حجرۂ مطہرہ میں تشریف لے گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ مبارک لے آئیں فرماتے ہیں میں نے آئینہ کو دیکھا تو اُس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی صورت بحالتِ بیداری نظر آرہی تھی اور یہی حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے۔ یہ اس حدیثِ پاک کا عملی مظاہرہ تھا کہ مشاہدہ کرا دیا اور علم الیقین سے عین الیقین تک پہنچا دیا۔ تو اُسی حالت میں آپ کی روحِ مشتاق قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی [۱] "تفریح الخاطر"

بہ چہ ناز رفتہ باشد زجہاں نیاز مندے   کہ بوقت جاں سپردن بسرش رسیدہ باشی

دوسری صورت میں : جب کفارِ مکہ نے واقعۂ معراج شریف پر بیت المقدس کے متعلق بطورِ اعتراض استفسارات کئے تو بیت المقدس کی قسمت جاگ اٹھی کہ قبلۂ جاناں ، کعبۂ ایمان صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے خود حاضر بارگاہ ہوگیا تو آپ اُس کی ایک ایک چیز ، دروازے ، کھڑکیاں اور روشندانوں پر نگاہ فرما کر کفار کے جوابات دیتے۔ بروایت "نمازِ کسوف میں جنت بحضور حاضر ہوگئی اور جنت کے باغوں میں کھجور کے خوشوں کو دیکھا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور پھر واپس کرلئے کہ میرے غلام بعد الموت جنت میں جاکر پھل کھائیں۔

موت :- اہلِ محبت کے لئے تحفہ ہے۔ تعزیت نہیں تہنیت ہے کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ط موت ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے

[۱] شعر کا ترجمہ اگلے صفحہ پر

اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ ط نیند موت کی بہن ہے۔ نیند کو موت کے ساتھ ایک مناسبت ہے جن خوش نصیبوں کو نیند کے عالم میں ایسی کیفیتِ حالی طاری ہوئی۔ جو حالتِ موت کے مشابہ ہے وُہ حالتِ نوم، یا بوقتِ رحلت یا بعدُ الموت زیارت سے نوازے گئے۔ لقاءِ الٰہی بحالتِ مکاشفہ اور بصیرت کی آنکھ سے اولیاءِ عظام کے لیئے ثابت ہے۔ یاد رہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط عله مومن کی موت یَنْقَلِبُ مِنْ دَارٍ اِلیٰ دَارٍ کے سوا اور کچھ نہیں صرف دارُالفناء سے دارُالبقاء اور دارُالغرور سے دارُالسرور کی طرف نقل مکانی ہے۔

☆ اَلشیخ محقق نے جامعُ البرکات میں فرمایا "موت انتقال است از خانے بخانے و از جانے بجانے"۔

موت ایک حال سے دوسرے حال اور ایک جان سے دوسری جان کی طرف جانے کا نام ہے اور موت جو ایک محض شئی مخلوق ہے۔ جس کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے اپنے اپنے دخول کے بعد مقامِ اعراف پر ذبح کریں گے جو ایک مینڈھے کی شکل کی ہوگی۔ پھر آواز آئے گی یَا اَھْلَ الْجَنَّةِ لَکُمْ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ (اے جنتیو! تمہارے لیئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں) اور یَا اَھْلَ النَّارِ لَکُمْ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ ط (اے جہنمیو! تمہارے لیئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں۔) جس سے بہشتی فرح میں اور دوزخی جزع، فزع کریں گے۔

○ موت، جسم کی ہے نہ جان اور رُوح کی۔ یعنی مرتا جسم ہے نہ کہ رُوح۔ بلکہ رُوح کا جسم سے انفصال موت کہلاتا ہے۔ موت عارضی ہے قیامت کے بعد موت کا وجُود نہیں ہوگا۔

قانون قدرت :۔ مومن اپنے برزخ کو اُونگھ "نیند" میں دیکھتا ہے۔ اولیاء اپنے

بقیہ حاشیہ

○ وُہ نیاز مند کتنے فخر و ناز سے اِس جہاں سے اُٹھا ہوگا جس کی جانکنی کے وقت آپ اُس کے سرہانے آئے ہوں۔

عله پ۴ سورۂ آلِ عمران آیتِ کریمہ ۱۸۵ "ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ ذائقہ کا معنٰی چکھنا۔ ہر انسان کی موت کا ذائقہ اُس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہوگا۔ کافر کے لیئے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۵ سورۃُ القیٰمۃ ۲۹ "پنڈلی کے ساتھ پنڈلی لپٹ جائے گی" والا معاملہ درپیش ہوگا اور منافق سوکھے ٹہنے کی طرح اچانک زوردار آندھی سے کڑک کر "جہنم" سجّین میں جا گرے گا اور موت کی کڑواہٹ اتنی شدید ہوگی تا قیامِ قیامت بھی اُس کا ذائقہ حنظل کی طرح حلق میں محسوس کریگا۔ درود خوان کی موت کا ذائقہ شربتِ دیدار لیئے ہوئے ہوگا اور شرابِ طہورا کی مٹھاس، حلاوت، لذت، فرحت آمیز ہوگی اور اُس کی نشانی "چو مرگ آید تبسم برلبِ اوست" کے کتنے حسین لمحات، کتنے عجیب کیفیات ہوں گے۔ اے اللہ پاک اُس وقت کلمہ طیبہ اور درود شریف زبان پر جاری ہو بجاہِ طٰہٰ و یٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

برزخ کو مشاہدہ اور مکاشفہ میں دیکھتے ہیں۔ طُوبیٰ لَھُمْ وَبُشْرٰی مُبارک اور بشارت ہو اُن کو جو حضور ﷺ کی زیارت سے نوازے گئے۔ اور وُہ مقامِ وَلایت تک پہنچ گئے۔

سے زیارت سراپا طہارت خواب یا بیداری۔ زیارت لصد کرامت مُراقبہ یا مکاشفہ "بفتح واؤ

عــہ اولیاء اللہ کی موت کو وصال اِس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اُن کو اپنے مولیٰ کریم سے ملنے کی نوید ہے۔ نرم و نازک شاخ کی طرح جس کو نسیمِ سحر جھلا رہی ہو تو اچانک اُس ٹہنی نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہو اور رُوح عنصری وجُود کی قید سے پرواز کر کے اعلیٰ علیین جنّت کی قندیلوں سبز پرندوں کی شکل میں سیدھی جنّتُ الفردوس میں چلی گئی اور قبر جنّت کا باغیچہ بن گئی۔ جب رُوح قفسِ عنصری کی قید میں تھی تو حواسِ خمسہ سے دیکھتی، سنتی، بولتی، ٹٹولتی اور چکھتی تھی۔ اِدھر قفس ٹوٹا اُدھر طائرِ رُوح آزاد ہو گئی۔ اب وُہ اِس حواسِ خمسہ کی محتاج نہیں رہی بدیں وجہ اہلُ اللہ کے وصال کے بعد اُن کا فیضان زیادہ ہو جاتا ہے اور قُرب و بُعد کے مرحلے سمٹ جاتے ہیں۔ سرکار نورِ اکبر، رُوحِ اعظم ﷺ کی حیات عالی دائمًا ابدًا ابدًا بدنی اور رُوحی نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے آپ ﷺ اپنے علمِ علیم سے جانتے، سمعِ جمیل سے سُنتے اور بصرِ کریم سے دیکھتے اور اختیارِ جلیل سے تصرّف فرماتے ہیں۔

☆ موت سے مُردہ، تباہ و برباد اور ہلاکت کے الفاظ عوام النّاس کے لیئے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کے لیئے وصال یا رحلت کہنا اور لکھنا زیادہ اولیٰ و انسب ہے۔ اصل زندگی تو موت کے بعد کی ہے۔ اہلُ اللہ بزندگی زندگی میں بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ہ "سورۃ آلِ عمران[۱۶۹]" بلکہ وُہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ عزّ و جلّ کے ہاں رزق پاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ہ "سورۃ البقرہ[۱۵۴]" بلکہ وُہ زندہ ہیں اُن کے کھانے پینے آنے جانے سُننے دیکھنے کا تمہیں شعُور نہیں۔ اِس میں تمہارے شعُور کی نفی ہے نہ کہ اُن کے مدارج کی۔ اہلِ سُلوک کے نزدیک نفس کی موت لطیفۂ قلب کی حیات ہے یہ مقامِ اولیاء کرام کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا سے حاصل ہے کہ وُہ نفس سے جہادِ اکبر کرتے اور ہر آن مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں یعنی یہ معنوی موت ابدی حیات ہے۔ ایسا مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں فرمایا گیا جس کو میں شہید کرتا ہوں اسکی دیت میرے ذمّہ ہے ؎

کُشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زماں از غیب جانے دیگر است ۔ شیخ احمد جام

☆ اور بعض ایسے ہیں جو دُنیا میں چلتے پھرتے کھاتے پیتے ہیں لیکن ہیں وُہ مُردہ، مُردہ دِل، مُردہ ایمان ایسے مُردوں کو نہ کوئی سُنا سکتا ہے اور نہ جلا سکتا ہے اور نہ وُہ سُن سکتے ہیں۔ ایسا مرض ابدی موت کا پیش خیمہ ہے کہ وُہ معارجِ حق سے محروم ہیں۔ اہلِ بینش و دانش، صاحبانِ ذکاء و فہم اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْاٰن کا مطالعہ کریں ۱۲ منہ غفرلہٗ

جنہوں نے حاضری میں درود شریف سُنایا پُوچھا اور اجازت چاہی اور شریعتِ مُطہرہ کے اَدق مسائل اور احادیثِ مُبارکہ کے مُتعلق استفسار کئے اور زندگی کے مسائل پُوچھے، مُشکلات کی آسانی اور بیماری سے شفا چاہی اور پائی وَاللہِ بِاللہِ تَاللہِ وُہ کامیاب و کامران ہوگئے۔

☆ جنابِ غوث الاولیاءِ الکرام السید عبدالقادر جیلانی قُدِسَ سِرُّہُ الرّبانی نے اُس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے نکاح کرنے کا حُکم صادر نہیں فرمایا۔

☆ سیّدالطائفہ جُنید بغدادی قُدِسَ سِرُّہُ جب نماز پڑھتے تو سجدہ سے سر نہ اُٹھاتے جب تک قبولیت کا حکم ربِ قدوس کی طرف سے نہ پُہنچ جاتا اور تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر توقف کرتے تا آنکہ بارگاہِ رحمۃ للعٰلمین سے سلام کا جواب آتا تو پھر آگے پڑھتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

وقت آخر میں دُرود پڑھتا رہا تو اُن کی طرف سے جوابِ سلام آگیا
یا مُحمّد میں قُربان تیرے نام پر موت آئی مگر زندگی بن گئی "صلی اللہ علیک وسلم"

قرآنِ پاک:۔ پ۹ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۹۸

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○	اور تُو دیکھے گا اُنھیں کہ دیکھ رہے ہیں تیری طرف حالانکہ اُنھیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یعنی کچھ نہیں سُوجھتا

فرمایا۔ محبُوب! اُن کی نظریں بظاہر آپ کو دیکھ رہی ہیں۔ حالانکہ اُنھوں نے آپ کو نہیں دیکھا اُن کی مصنوعی آنکھیں آپ کی طرف کھُلی ہُوئی تو ہیں۔ لیکن ہیں بے نُور۔ اُنھیں دکھائی کچھ نہیں دیتا۔ ایسے ہی کوئی کافر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو خواب میں دیکھے تو اس پر وُہ اُمور مُتفرع نہیں ہونگے ہاں یہ مُمکنات سے ہے کہ اُسے دولتِ ایمانی سے مُشرّف کر دیا جائے۔

شطحیات علہ۔ سُلطان محمُود غزنوی ایک مرتبہ اقلیمِ فقر و غنا کے شہنشاہ، قطبِ وقت، خواجہ ابُوالحسن علی بن احمد خرقانی قُدِسَ سِرُّہُ الرّبانی کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوئے تو عرض کیا

علہ شطحیات یا اصطلاحاتِ فقراء صُوفیاء ہیں جیسے جُملہ علوم و فنون اپنے کچھ خاص مُصطلحات رکھتے ہیں۔ جن پر شریعتِ مُطہرہ کی گرفت نہیں۔ سُلطان العارفین بایزید بسطامی سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ، شاہ منصور حلّاج اَنَا الْحَق اور خواجہ شمس تبریز قُم بِاِذْنِیْ اور سیّدالطائفہ جُنید بغدادی لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَاءَ اللہِ یہ حالتِ سکرات سے ہیں۔ منہ غُفِرلہٗ

آپ کے مُرشدِ کامل حضرت ابُویزید طیفوُر بن عیسیٰ بُسطامی علیہ الرحمۃ کے اِس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ جس نے مجھے دیکھا۔ اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہے"۔ حالانکہ ابُوجہل، ابُولہب اور عُلماءِ[1] یہود نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھا لیکن وُہ جنّتی نہ بن سکے۔ آپ نے فرمایا۔ اُنھوں نے رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر دیکھ پاتے تو جہنّمی نہ رہتے۔ یہاں ایمان اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھنا مُراد ہے [2]

برائے دیدنِ رُوئے تو چشمے دیگرے باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمے شاید

○ اگر اُن کی نظر اِس حجاب سے نکل کر رسُولؐ کی رسالت اور نبوّت تک پہنچ جاتی تو اُن کو نورِ ایمان مِل جاتا لیکن اُنھوں نے جب بھی دیکھا تو بھتیجا، بڑا بھائی اور[3] مِثلُنَا ہی دیکھا۔ درحقیقت اُنھوں نے دیکھا ہی نہیں"۔ جنابِ والا! بخُدا آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "بشر ہیں۔ لیکن عالمِ عُلوی سے لاکھ درجہ اشرف۔ اِنسان ہیں مگر ارواح اور ملائکہ سے بھی ہزار درجہ الطف، غور کرو! کہاں وُہ ذات" صلی اللہ علیہ وسلم" نورٌ علیٰ نُور اور کہاں یہ سراپا فتور اور کہاں وُہ ذاتِ پاک سیّدُ البشر اور کہاں یہ مجسّم شر۔ اَللہ اَللہ شانِ سیّدُ الاسیاد، علیہِ افضلُ الصّلوٰۃِ والسّلام مِنَ المَلِکِ الجبّار ط

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
کہ اِدراک عاجز است از درکِ ادراک

---

[1] یہ آنکھوں کے اندھے نہیں۔ وَلٰکِن تَعمَی القُلُوبُ الَّتِی فِی الصُّدُورِ○ بلکہ یہ دِل کی آنکھوں کے اندھے ہیں۔ (سورۃ الحج ۴۶)

[2] تیرے چہرہ انور کو دیکھنے کے لئے دوسری آنکھ چاہیئے کہ یہ آنکھ جو میں رکھتا ہُوں۔ تیرے جمال کے نظّارے کے لائق نہیں۔ یعنی مجھے وُہ آنکھ عطا کر جو تیرے محبُوب کے جمال جہاں آراء کے نظّارہ کی جھلک دیکھ سکے۔

[3] انبیاء کو کفّار تو مِثلُنَا فِی الصُّورت سمجھتے تھے اور یہ مِثلُنَا فِی الحقیقت سمجھتے ہیں۔ یہ کفّار سے بھی جہنّم کی راہ میں چار قدم آگے ہیں اور یہ مقولہ نامقبُولہ فرقہ مخزُولہ کا ہے حالانکہ مِثلُکُم کی اَشرَفُکُم سے تفضیل شرعی ثابت ہے۔ اَللہُ اعلیٰ واَجل نے اپنے محبُوب شہنشاہِ لولاک باعثِ تخلیقِ کُن فکان نبیُ الانبیاء محمّد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثلُکُم (سورۃ الکہف ۱۱۰) کا حکم قُل " موانست فِی الصُّورت کے لئے تھا نہ کہ بغرضِ حقیقت" حقیقت تو فِی الحقیقت آپ کی بے مِثل تھی ہی، صُورت، جمالِ ظاہری" اور ہیئت، جمالِ باطنی" بھی بے مِثل ہونے کی وجہ سے دلیل بے مثل بن گئی۔ ابُوالبشر کی اولاد سے آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "سیّدُ البشر اور انبیاء میں سیّدُ الانبیاء

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ نیز فرمایا ولایت نبوّت کا چھیالیسواں(۴۶) حصہ ہے۔ لہٰذا ولی کو ایمانی آنکھ سے دیکھنے والا اُور اُن کی محفل میں بیٹھنے والا شقی جہنمی نہیں رہ سکتا۔ اَولیاءُ الرحمٰن کی صحبت کبریتِ احمر اُن کی نگاہ قلبی امراض کی دوا اور اُن کا وظیفہ درود شریف باطنی کوہڑ کے لئے شفا ہے۔

☆ اَلْحَقُّ مَاقَالَ الشَّیْخُ الْمُجَدِّدُ السَّرْهِنْدِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ :- اَلصُّحْبَۃُ الشَّیْخُ الْکَامِلُ الْمُکَمِّلُ کِبْرِیْتُ اَحْمَرُ نَظْرُہٗ دَوَآءٌ وَکَلِمَتُہٗ شِفَآءٌ وَبِدُوْنِہَا خَرْطُ الْقَتَادِ ؕ خطبات المکتوبات مجدّدیہ“

لطیفہ لطیفہ :- کسی نجدی نے سُنّی سے کہا تم رسُولِ پاک ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کی اتنی تعریف کرتے ہو کر ربّ عزّ اسمہٗ سے مِلا دیتے ہو تو سُنّی نے کہا۔ ہم نہیں ملاتے۔ ربّ کریم نے اپنے رسُول کریم عزّ وجلّ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کو خود اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ اور تم اتنی تنقیصِ شان کرتے ہو کر اپنے ساتھ مِلا لیتے ہو۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ ” بقدرِ آئینہ حُسنِ تو نماید رُوئے تو “ ؎

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر ۔۔۔ گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

بقیہ حاشیہ

رسولوں میں سیّدُ الرُّسُل، اتنی عظمتوں کے باوجود بَشر بَشر کی رٹ لگانا اور وہ بھی مِثْلُنَا کی یہ کہاں کی دیانت اور کونسے ایمان کا جزو ہے؟ یہ درایمان پر نہیں کفر کی دلیز پر ہیں۔ ظاہر ہُوا کہ ایسے عقائد اور اقوال عمل محض مکائد ہیں۔ خدا تعالیٰ محفوظ رکھے ؎

○ شانِ عَبدیّت :- عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ ”عَبد دیگر عَبدہٗ چیزے دِگر ۔۔۔ ما سراپا انتظار اُو مُنتظر“ عبد اور چیز ہے اور عَبدہٗ اور۔ عَبد وُہ جو وُہ کے دیدار کا انتظار کرے اور عَبدُہٗ وُہ جس کا حریم ناز میں وُہ انتظار کرے عبد کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی۔ اور وُہ کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا مگر عَبدُہٗ کا مقام اِن دونوں کے بَین بَین واسطہ ؎

مَعَاسِش عَبدُہٗ آمد و لیکن ۔۔۔ جہانِ شوق را پروردہ است
مُعَاپیدا نہ گردد زیں دو بیت ۔۔۔ تا نہ بینی از مقامِ مارمیت

کنکریاں پھینکنے میں ہاتھ عَبد کا تھا اور فعل وُہ کا اور شقُّ القمر میں اشارہ اُنگشت عَبد کا تھا اور چاند کا شق ہو کر قدم بوسی کرنا فعل وُہ کا صُورت اوّل میں اجزاءِ ارضی تھا اور صُورت ثانی میں اجزاء اجرامِ فلکی پر۔

○ شانِ رسالت :- وَرَسُوْلُہٗ عقلِ اوّل کی کیا بساط کہ مقامِ رسالت کی انتہا کر پا سکے۔ جہاں نبی مرسل اور ملکِ مقرّب (جبرائیل علیہ السلام) کا تخیل بھی اُس تک جانے سے قاصر و عاجز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

شانِ محبُوبی :- محبّتِ حقیقی کا تمام تخلیقاتِ عالم اور انبیاء و رُسُل میں محبُوب صرف ایک ہی ہے جو مقصُود و مطلوب ہے۔ اس مرتبہ عالیہ کو کوئی کیا سمجھے اور کیا جانے اور کوئی کیا لکھے اور کیا پہچانے“ قلم ایں جا رسید و سر بشکست ” عزیز من ! ؎

قلم بشکن، سیاہی ریزہ، کاغذ سوز، دم درکش ۔۔۔ حسن ایں قصّہ عشق است در دفتر نمے گنجد

زُبدۃُ العارفین حُجّۃُ الکاملین حامیِ شریعت ماحیِ بدعت میاں شیر محمد نقشبندی مجددی کا وظیفۂ درود شریف (وصال ۱۳۴۷ھ) علیہ الرحمت،

☆ از صلوٰۃ روشن چراغ نقشبندی — وز سلام سرسبز باغ نقشبندی

آپ متقدمین اولیاء کاملین کا سیرۃً وصورۃً ہو بہو نمونہ تھے۔ سنتِ پاک سے محبت اور درود شریف سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ (۵۰۰۰) درود شریف پڑھتے اور پڑھاتے۔ درود شریف پڑھنے والوں کو محبت اور خوشی سے فرشتہ کہتے "فرشتے بھی درود شریف کے جھڑے ہوتے نوری پھول ہیں۔ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط بے شک اللہ جل شانہٗ اور اس کے نوری بندے صفت وثناء کرتے ہیں نبی کی۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو!) "صَلُّوْا عَلَیْہِ تم بھی تعریف وتوصیف کیا کرو وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اور سلام پڑھا کرو۔ (ترجمہ میاں صاحب) اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ آیت کریمہ عظیمہ شریفہ ہزارہا نعتوں سے بڑھ کر ایک نعت ہے اور قرآن پاک گلدستۂ نعت اور عظیم الشان مبارک نعت ہے

سَلَامُ اللّٰہِ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ — جِسْمِیْ ھٰھُنَا قَلْبِیْ لَدَیْکُمْ

نعت شریف

ہے جسمِ معطّر سِرَاجًا مُّنِیْرًا — کہ ہے شان میں جن کے ذِکْرًا کَثِیْرًا
خدا نے ہماری ہدایت کو بنا کر — محمد کو بھیجا بَشِیْرًا نَذِیْرًا
کہا ان کے دشمن کے حق میں خدا نے — کہ ہے وہ ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا
منافق مخالف کے لئے خدا نے — کہا ہے جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا
محمد کی امت کو بخشی خدا نے — وہ جنت صفت جس کی مُلْکًا کَبِیْرًا
مکان موتیوں کے حسین حور وغلماں — ہوا ٹھیک شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا

کہا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تم بھی علیہ پڑھو
ہے جن کی شان فَصَلُّوْا عَلَیْہِ کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقِ لِّلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَاٰخِرِ ظُھُوْرُہٗ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وُجُوْدُہٗ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] حضرت اعلیٰ میاں صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کی یہ پسندیدہ نعت تھی جو پڑھا کرتے۔ آپ کا وظیفہ ذکرِ خفی اللہ اور درود شریف "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ" ہمہ وقت تھا۔ یہی مریدین کو فرمایا کرتے۔ از محمد عنایت اللہ ۵

حُلیہ مبارک

احمدِ مجتبٰی سیدنا محمدِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بروایت میزبانِ رسول، ضعیف العمر صحابیہ اُمِّ معبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ ۔ اَبْلَجَ الْوَجْهِ
حَسَنَ الْخُلُقِ ۔ لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ
وَلَمْ تُزْرِيهِ صَعْلَةٌ ۔ وَسِيمٌ ۔ قَسِيمٌ
فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ وَفِي اَشْعَارِهِ وَطَفٌ
وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ ۔ عُنُقُهٗ سَطَعٌ اَحْوَرُ
اَكْحَلُ ۔ اَزَجُّ اَقْرَنُ ۔ شَدِيْدُ سَوَادِ
الشَّعَرِ ۔ ذَا صَمَتَ عَلَاهُ الْوَقَارُ

پاکیزہ چمکدار رُو ۔ کشادہ چہرہ پسندیدہ
خُو ۔ نہ توند نکلی ہوئی ہموار شکم اور نہ چندا
کے بال گرے ہوئے ۔ زیبا صاحبِ جمال وحُسن
آنکھیں سیاہ اور فراخ ۔ بال گھنے اور لمبے ۔ آواز،
خوشگوار بھاری پن ۔ گردن چمکدار مانند چاندی،
سُرمگیں آنکھیں ۔ ابرُو پیوستہ اور باریک ۔ سیاہ گھنگریالے
بال ۔ خاموشی وقار کے ساتھ اور کلام[۱] دلبستگی

علہ آوازِ مبارک دُور و نزدیک والے سب یکساں سنتے ایک بار منبرِ منیف پر فرمایا اِجْلِسُوْا بیٹھ جاؤ تو یہ آواز حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دُور بہت دُور بنی غنم کے جنگل میں سُن لی اور وُہیں بیٹھ گئے ۔ جب کلام کرتے تو ثنایا عُلیا کے روشن تر اور آبدار کشادہ دانتوں سے ایک نُور نکلتا ۔ گوشِ مبارک جن کو قرآن عظیم نے اُذُنُ خَیْرٍ سے تعبیر کیا۔ (سورۃ التوبہ ۶۱) دُور و نزدیک عرش بریں لوحِ محفوظ پر قلم نوری کے چلنے کی آوازیں سُن لیتے اور زیرِ زمین جہنّم میں پتھر کے گرنے کی آواز "جو ستّر" برس بعد تہہ میں پہنچا ۔ سُن لیتے ۔ چشمانِ نوری کی عظمت مَا زَاغَ الْبَصَرُ (سورۃ النجم) سے ظاہر ہے وُہ رات کی تاریکی میں بھی ایسے دیکھتیں جیسے دِن کی روشنی میں اور جیسے آگے دیکھتیں ایسے ہی پیچھے سے دیکھ لیتیں یا جیسے ظاہر کو دیکھتیں ایسے ہی باطن، خلوص تک کو ملاحظہ فرمالیتیں کہ آپ عینُ النّور ﷺ ہیں ۔ حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو کلام اور تاجدارِ اقلیمِ نبوّت، سرآرائے مسندِ رسالت اور تختِ شفاعت پر فائز اپنے حبیبِ لبیب کو نگاہ عطا کی جس پر پڑی اُس کا ضمیر روشن، قلب مُستنیر ہوگیا اُسی نگاہ سے انبیاء کو نبوّت، ملائکہ کو عصمت ملی اور اولیاء کو معارفِ الٰہیہ، اسرارِ اُمورِ حقیقیہ کا شناسا بنا دیا ۔ نرم ونازک چمکیلے موئے مبارک کا ادب جنّتی ہونے کی علامت فتح ونصرت کا نشان ۔ نقشِ قدمِ انور کی زیارت سے مومن آنکھوں کی ٹھنڈک قلب میں سرور اور زبان پر درود پاتا ہے ۔ منہ غفرلہ

۳

وَاِنْ تَكَلَّمَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ۔ اَجْمَلُ النَّاسِ	لئے ہوئے۔ حسن و جمال والے لوگوں سے زیبندہ
وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيْدٍ وَاَحْسَنُهُ وَاَحْلَاهُ	دُور سے حسین ترین[1]۔ نہایت شیریں قریب سے
مِنْ قَرِيْبٍ۔ حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ لَا نَزْرٌ	گفتگو میٹھی دل پسند۔ واضح کلام کمی بیشی سے مُعرّاء
وَلَا هَذْرٌ كَانَ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ۔	موتی کی لڑیوں جیسی پروئی ہوئی گفتگو۔ میانہ قد
يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ لَا يَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ	کہ دیکھنے والے کو نہ کوتاہ لگے اور نہ لمبا "طویل "
وَلَا يَتَشَنَّأُ مِنْ طُوْلٍ۔ غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ	زیبندہ نہال کی تازہ شاخ کی طرح خوش منظر
فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلٰثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ	خوب نظر میں جچے[2]۔ خوبصورت از روئے عظمت
	؎

[1] حضور سیّد الرسل مولائے کُل دانائے سُبُل علیہ صلوٰۃ الاکمل وسلامُ الاجمل کا حُسن و جمال ملیح تھا اور حضرت یوسف علیہ السّلام کا صبیح اس وجاہت کی خوبی کمال۔ حسن و جمال اور عظمت و ہیبت کے جلال کی مُتمزّج تھی۔ اگرچہ آفتاب میں ماہتاب سے زیادہ روشنی اور چمک دمک ہے لیکن ماہتاب میں جو ملاحت ہے وُہ آفتاب میں کہاں۔ حلاوت کی خوبی ایسی ہے جو حُسن جمال و جلال سے مُرکّب ہے۔ یہ دلرُبا۔ دلآویز پُر نُور چہرہ مظہر حُسن لایزالی اور مرآتِ جمالِ ذوالجلالی ہے۔

[2] آپ ﷺ " کے وجودِ مسعود سے دلائلُ النّبوّت کا ظہور نہ بھی ہوتا تو آپ کا چہرہ انور ہی نبوّت کی دلیل کے لئے کافی تھا۔ صحابہ کبار جنہوں نے اس وجہ عظیم کی زیارت کی اُنھوں نے کَقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ، لَشِقَّةُ الْقَمَرِ، سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللهِ سے تشبیہ دی پھر فیصلہ کیا فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ وَلَمْ اَرٰى قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ " ﷺ " چہرۂ انور سفید رنگ، مَلِیحُ الْبَشَرَہ روشن مُنوّر اور تابان تھا۔ عَظِیْمُ الْجَبْهَۃِ کھلی پیشانی، دَقِیْقُ الْحَاجِبَیْنِ باریک اَبرو۔ اَشْہَلُ الْعَیْنَیْنِ آنکھوں میں حُسنِ جمال، قلب جلال سے لبریز سُرخی کی ڈوری جھلکتی۔ اَقْنَی الْاَنْفِ باریک بینی مُبارک یک گونہ، ہمواری اور بلندی بقعۂ نور کی بناء پر معلوم ہوتی۔ ضَلِیْعُ الْفَمِ فراخ دہن۔ ہونٹ مُبارک نرم و نازک پھول کی پنکھڑیاں جب تبسّم فرماتے تو ہم نشینوں کے چہرے عکسِ نور سے چمک جاتے۔ عَظِیْمُ الْھَامَۃِ سرمُبارک عظیم اور اُس پر عمامہ سبز کا تاج عزت لحیۂ داڑھی مُبارک بھری ہُوئی جو حُسن جمال کو نکھارتی۔ دستِ مُبارک ریشم کی طرح نرم اور ثلج " برف " کی طرح ٹھنڈے جو مُصافحہ کرتا اُس کے ہاتھوں میں خوشبو بس جاتی۔ قدم انور میں اُبھار نہ تھا۔ پتھر پر رکھتے تو پورے قدم مُبارک کی مُہر ثبت ہو جاتی۔ فقیر غفرلہٗ ایسے چہرہ کی تلاش میں عالمِ اَرواح سے عالمِ اجساد میں آیا اور عالمِ برزخ اور عالمِ قیامت میں اسی چہرہ کی زیارت کے لیے جانا ہے۔ عظیم خلق نے حُسن خلق کو بے مثل۔ بےنظیر اور مُمتنعُ النّظیر بنا دیا۔ یہ مُسلّمہ مسئلہ ہے۔ لاخلاف فیہ ط

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

قَدْرًا - لَهٗ رُفَقَاءُ يَحُفُّوْنَ بِهٖ اِذَا قَالَ اسْتَمَعُوْا لِقَوْلِهٖ اِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوْا اِلٰى اَمْرِهٖ - مَحْفُوْدٌ، مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَّلَا مُتَغَنِّدٌ ط " زاد المعاد ج "

قدر کے۔ رفیق لیے کہ گرد و پیش رہتے۔ جب بات کرتے تو غور سے سُنتے اور جب حکم کرتے تو جھپٹتے تعمیلِ امر کے لیئے۔ مخدوم - مُطاع اور نہ فضول گو - اور نہ کوتاہ سخن۔" علیہ الصلوٰۃ والسلام"

اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ جَمَالَ نَبِیِّكَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْيَةَ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ بِكَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَارِ الْاَعْطَرِ وَاٰلِهِ الْمُعَنْبَرِ وَاَصْحَابِهِ الْمُعَطَّرِ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ چشمان مُبارک قُدرتی سُرمگیں اپنے اُمتیوں کے احوال و اعمال کی نگراں اور آگے پیچھے ظاہر باطن کو علی التساوی دیکھتیں۔ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ ہموار اور نرم رُخسار جو محبُوبیت اور نُورانیت کی دلیل وَكَانَ شَرَقُ اَسَارِيْرِ وَجْهِهٖ پیشانی مُبارک پر لکیریں چمکتی دمکتی۔ جس سے مُشتاقانِ جمال آرا مُشاہدے سیرابی پاتے۔ پیشانی انور پر پسینہ مُبارک شبنم کی مانند اور اُس کی خوشبو مُشک سے زیادہ دل پسند کَثُّ اللِّحْيَةِ داڑھی مُبارک سے چہرۂ انوار بھرا بھرا جو وَالضُّحٰى کی تعبیر اور وَالَّیْل کی تفسیر جیسے دُولہا کے سہرے کی طرح چہرہ انوار کی لڑیوں سے مُزیّن سامنے کی یہ تصویر اور پیچھے۔ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نبوّت، نشانِ نبوّت سجتی ؎

نبوّت را تواں نامہ در مُشت ۔۔۔ کہ از تعظیم دارد مُہر بر پُشت

نبوّت کا نامہ ہاتھ میں دیا اور تعظیم سے پُشت پر مُہرِ نبوّت لگا دی

حُسْنُ الْبَشَرِ قَدَمَاهُ قدم مُبارک نہایت موزُوں اور حَسِيْنٌ مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ ایڑیاں مُبارک پتلی۔ عظمتِ شان کی پیکر۔ حُسن کی رعنائی و دلرُبائی ایسی کہ عاشقین کے لیئے قدم بوسی کا دعوت نامہ اور اُن کے لیئے محبّت کی مُہر جو اُن کا ہی حق ہے ؎

تاجِ رُوحُ القُدُس کے موتی جسے سجدہ کریں ۔۔۔ رکھتی ہیں وَاللہ وُہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

دو قمر، دو پنجہ خوُر دو ستارے دس ہلال ۔۔۔ اُن کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

(اعلیٰ حضرت)

چہرۂ انور آئینۂ حق ہے کہ آپ کا جمالِ جہاں آرا مَطلعِ انوارِ الٰہی اور حُسن مظہرِ اسرارِ الٰہی لامتناہی ہے۔ فقیر اِلَى اللہِ وَرَسُوْلِهٖ کا ازل تا ابد حلیہ مُبارک کے ایک ایک اعضاءِ مِنَ الرَّاْسِ اِلَى الْقَدَمِ عُضْوًا عُضْوًا، جُزْءً جُزْءً دُرود نا محدُود اور سلام با اکرام ہوتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى الْعُضْوِ جَبِيْنِهِ الشَّرِيْفَةِ الْكَرِيْمَةِ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَخِصَالِهٖ وَاٰلِهٖ ط

م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہجرت گاہِ رسول

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

خوشا سعادت آں بندہ کہ کرد نزول
گہے بہ بیتِ خدا گہے بہ بیتِ رسول

مسجدِ قباء شریف :۔ قرآنِ پاک پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۰۸

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ ۔ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ۔ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ○

البتہ وُہ مسجد جس کی بُنیاد تقویٰ پر رکھی گئی پہلے دن سے وُہ زیادہ مُستحق ہے کہ آپ کھڑے ہوں اُس میں ۔ اُس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں صاف ستھرا رہنے کو اور اللہ تعالیٰ محبّت کرتا ہے پاک صاف لوگوں سے ۔

○ یہ مسجدِ قبا اور اہلِ قباء کی شان میں نازل ہوئی ۔ جس کی بُنیاد رسُولِ کریم "ﷺ" نے اپنے ہاتھ مبارک [1] سے رکھی ۔ جب تک حضور "ﷺ" اِس مُبارک بستی قبا میں قیام پذیر رہے اس میں نماز پڑھتے رہے ۔ اہلیانِ قُبا اللہ تعالیٰ کے محبُوب ہیں اور لباسِ اَدب و محبّت میں ملبوس طہارت اور نظافت کی اس منزل پر پہنچے جہاں ربِّ کریم نے اُن کی پاکیزگی کو پسند فرما کر

؎ مسجدِ قُباشریف کے قریب بیرِ اریس ہے ۔ جس کو جنّتی کنُواں فرمایا ۔ اِس کا پانی تعمیرِ مسجد میں استعمال کیا گیا ۔

---

[1] تاسیس مسجد قُباشریف کا واقعہ بھی سُبحَان اللہ کیا عجیب ہے ۔ صحابہ قُباء نے سرکارِ دوعلم "ﷺ" سے تعمیرِ مسجد کا عرض کیا تو آپ "ﷺ" نے فرمایا تم میں کوئی اُونٹنی پر سوار ہو جس جگہ وُہ بیٹھے وہاں مسجد تعمیر کی جائے ۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تو اُونٹنی نہ اُٹھی ۔ پھر سیّدنا فارُوقِ اعظم رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تو بھی اُونٹنی نہ اُٹھی پھر مولائے کائنات رضی اللہ عنہ اُونٹنی پر سوار ہوئے تو اُونٹنی اُٹھ کھڑی ہوئی ۔ آپ "ﷺ" نے فرمایا اے علی مرتضےٰ ! مُہار چھوڑ دو یہ اُونٹنی مامور من اللہ ہے جہاں بیٹھے گی وہاں مسجد تعمیر ہوگی ۔ کتنی مُبارک یہ مسجد قُباشریف ہے ۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ ۝ سے تحسین و آفریں فرمائی۔ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" ہر ہفتہ مسجد قبا شریف میں تشریف لاتے اور فرماتے اس مسجد شریف کی رکعت نماز نفل کا ثواب عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد قبا شریف میں ایک طاق ہے۔ جو کشف طاق کے اسم سے موسوم ہے۔ ہجرت کے بعد صحابہ کرام کعبۃ اللہ کی جدائی سے پریشان رہتے تھے تو حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس طاق سے صحابہ کرام کو بلا کر کعبۃ اللہ زادہ شرفہٗ العظیم کی زیارت کرائی۔

حدیثُ الحبیب علیٰ مصدرِہا الصلوٰۃُ والسلام ط "صحیحین بخاری و مسلم"

لَا تَشُدُّ الرِّحَالَ اِلَّا بِثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی وَالْمَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِیْ ھٰذَا ط	نہ اختیار کرو سفر سوائے تین مساجد کے۔ مسجد اقصیٰ، مسجد حرام اور میری مسجد نبوی شریف۔ "شد الرحال الی النبی المختار، کثیر الافضال کا حامل ہے"۔

○ ان تین مساجد کے استثنیٰ کا مستثنیٰ منہٗ دیگر مساجد ہیں۔ اور دیگر مصالح دینی و دنیاوی، ہجرت، تجارت کا سفر بالاتفاق جائز اور مشروع ہے ان تین مساجد میں قرب مقصودہ ہے جو ان کے علاوہ میں نہیں۔ یہ ان کی مخصوصہ فضیلت اور زیادتی ثواب کے اظہار کے لیئے فرمایا۔ تمام علماء امت کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ" کا سفر حج بیت اللہ کے سفر سے بھی افضل ہے۔ اس حدیث پاک سے خیر الامم کو خیر الرسل" صلی اللہ علیہ وسلم" کے در اطہر کی حاضری کے سفر کو ناجائز کہنے والے لفظ مساجد پر غور کریں کہیں اس سفر مبارک کی ممانعت کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ جو العلم حجاب الاکبر والوں نے سمجھا اور بیان کیا اور سفر بہ نیت محض زیارت مزار مطہر اور مرقد اطہر رسول انور" صلی اللہ علیہ وسلم" پر چسپاں کر دیا۔ سات سو سال سے آئمہ اسلام، علماء اعلام جس مبارک سفر کو مستحب، سنت جلیلہ عظیمہ بلکہ قریب الواجب قرار دیتے رہے ہیں۔ اس کو آٹھویں صدی ہجری میں علامہ ابن تیمیہ حرانی اور اس کی ذریت ابن عبد الوہاب نجدی نے بیک جنبش قلم حرام قرار دے دیا۔ آج بھی سعودیہ نجدیہ حاضری در رحمت عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کے سفر کو شرک قرار

عہ الشیخ امام تقی الدین سبکی شافعی علیہ الرحمۃ الکافی نے "شن الغارۃ علی من انکر سفر الزیارۃ"، منکرین کے رد میں تصنیف کی جو سفر زیارۃ روضۂ رسول" صلی اللہ علیہ وسلم" کی احادیث پاک کو موضوع اور سفر مبارک کو بدعۃ غیر مشروع کہتے تھے۔ امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ نے فتح القدیر شرح ہدایہ میں اس سفر ہمایوں کو مبارک ترین لکھا ہے۔ ۱۲ منہ تقبل اللہ تعالیٰ ط

دیتے ہیں، حالانکہ یہ سفرِ مبارک نعمتِ کبریٰ اور سعادتِ عظمیٰ ہے اور حاضری و خاک بوسیِ آستان عرش نشان رسولِ اعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" کسی بڑی قسمت والے کا نصیبہ ہے [1]

اَکْبَادُنَا جَرْحٰی وَحَتَّیٰ مِنْ سَیْفِ ھَجْرِ الْمُصْطَفٰی ۔۔ طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشِم
مَنْ وَجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی ۔۔ مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَم

☆ منزلِ شوق:۔ بگیر اے ساربان راہِ درازے ۔۔ مرا سوزِ جدائی تیز تر گردد

اَللہ اَللہ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کا سفر عشق و محبت کا سفر ہے۔ شوق و اشتیاق کی وادی اور کوئے جانِ جاناں میں جانے والے! ہوش سے کہ یہ ادب کے منازل ہیں یہاں کے پتہ پتہ ذرہ ذرہ میں بوئے حبیب رچی بسی ہے جو غلام کے دل و دماغ کو معطر اور مست و سرشار کرتی ہے راہ میں اَلْعَقِیْقُ وَادِیٌ مُّبَارَکَۃٌ اس مبارک وادی پر عشق والوں نے بہت کچھ لکھا۔ اور آنسو بہائے۔ پھر جگر سوزاں قلب تپاں عاشق اس مقام رشکِ ارم، خلدِ بریں میں آن پہنچا جس کی مدت سے دل میں تمنا تھی حدودِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ میں داخل ہوتے وقت شکر و امتنان کے جذبات سے دل لبریز ہو۔ سرکارِ نبوت کی عظمت و جلال۔ عز و وقار سے لرزاں و ترساں اور اس نعمتِ عظیمہ و جلیلہ اور سعادتِ سفرِ مدینہ کے حصول پر فرحاں و شاداں ہوتے ہوئے۔

حبذا روزِ سعادت، حبذا روزِ وصال ۔۔ باغِ من گل مے چکد بعد از چند سال

☆ جب اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کے قریب پہنچے علاماتِ شہر کا مشاہدہ ہو تو خشوع[2] و خضوع، تضرع، انکساری اور گریہ وزاری کے ساتھ ان اشعار سے جذبۂ عشق کو تازہ کرے اور ذوق و شوق سے عشقِ محبوب سے سرشار اور محبتِ محبوب سے اشکبار ہو کر درود شریف پڑھے اور کہے [3]

قُرْبُ الدِّیَارِ یَزِیْدُ شَوْقَ الْوَالِہٖ ☆ لَاسِیَّمَا اَنْ لَاحَ نُوْرُ جَمَالِہٖ
اَوْ بَشَّرَ الْھَادِیْ بِاَنْ لَاحَ اللِّقَاءُ ☆ اَوْ بَدَتْ عَلٰی بُعْدٍ رُؤُسُ جِبَالِہٖ
فَھُنَاکَ عِیْلُ الصَّبْرِ عَنْ ذِیْ صَبْرَۃٍ ☆ وَبَدَا الَّذِیْ یُخْفِیْہِ مِنْ اَحْوَالِہٖ

---

[1] اس سفرِ مبارک کا ذکر اور شکر بطور تحدیثِ نعمت جتنا ہو کم ہے۔ یہ مومن کا سرمایۂ ایمان ہے۔

[2] خشوع کا تعلق قلب سے ہوتا ہے اور خضوع کا اعضاء اور جوارح سے یعنی ظاہری باطنی ادب سے۔

[3] ۱۔ محبوب کے شہرِ پاک کا قرب عاشقِ گم گشتہ کے ذوق کو بڑھاتا ہے۔ خصوصاً جب اس کا جمال چمک رہا ہو۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

اَدْخِلْ بِحُجْرَةِ اَحْمَدَ بِبَابِهٖ ☆ يَأْوِي الْفَقِيْرُ وَيَسْتَجِيْرُ الْمُذْنِبُ
وَالرِّيْحُ قَدِ اهْدَتْ لَنَا مِنْ طَيْبَةٍ ☆ عُرْفًا كَثِيْرُ الْمِسْكِ بَلْ هُوَ اَطْيَبُ

○ عاشقِ زار بہت دُور دراز کا سفر طے کرتے وقت اپنے دِل کو ان اَشعار سے تسلّی دے کہ ہجر کی گھڑیاں اب ختم ہوئیں۔ یومُ الوصال آن پہنچا تاکہ دل کی دھڑکن، صبر، سکون سے قرار پکڑے زبان سے یہ معروضات، کیفیت پیش کرے اور جتنا ممکن ہو درود شریف باآوازِ بلند پڑھے۔ داخلہ سے پہلے وضو تازہ کرکے صاف ستھرا لباس پہنے اور خوشبو لگا کر درود شریف کا وِرد کرتے ہوئے یہ دعا آہستہ آہستہ پڑھے۔ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ"

قرآنِ پاک : پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۸۰

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○	اور یوں عرض کرے اے میرے رب! مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے

☆ مُدْخَلَ صِدْقٍ سے مراد مدینہ منورہ کا داخلہ اور مُخْرَجَ صِدْقٍ سے مکہ معظمہ سے نکلنا۔

☆ ایمان کے ساتھ داخلہ مدینۃ المنورہ اور بشارتِ شفاعت پاکر مدینہ منورہ سے نکلنا۔

☆ قبر میں داخلہ ایمان، رضا اور طہارت کے ساتھ اور روزِ قیامت قبر سے بشارتِ مغفرت پاکر عزت کے ساتھ نکلنا مراد ہے۔" اور سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا سے مراد صحابہ انصار ہیں"۔

○ جب زائر فرحاں وشاداں "اَللّٰه اَللّٰه" کرتے دیارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچا، ہے تو اس کی معنبر ہوائیں اور معطر فضائیں پیشوائی کرتی ہیں۔ ملائکہ انوارِ رحمت کے پھولوں سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ بشارتیں، مبارکیں دیتے اور گلہائے انوار کے ہار اس کے گلے میں ڈالتے

سے دیارِ حبیب میں ذکرِ حبیب درود پاک سے غافل نہ ہو۔ یہ سرچشمہ عنایات بے غائیات ہے۔ المعؔ

بقیہ حاشیہ

۲۔ بشارت دے دو ملاقات کرنے والے کو کہ پہاڑوں، ٹیلوں کی چوٹیاں اب ظاہر ہو گئیں ہیں

۳۔ یہاں صبر کرنے والوں کا صبر و قرار بھی جواب دے جاتا ہے اور چھپا حالِ عشق ظاہر ہو جاتا ہے

۴۔ بارگاہِ احمدی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" میں حاضر ہو جا کہ اسی بارگاہ میں فقیر کو پناہ ملتی ہے اور گناہگار کو ٹھکانہ۔

۵۔ ہوائے مدینہ منورہ سے مجھے مشک جیسی خوشبو پہنچی بلکہ مشک سے بھی زیادہ لطیف اور معطر۔

ہیں۔ اگر سفرِ طیبہ میں کوئی دُشواری پیش آجائے تو حضرت خضر علیہ السلام، رضوانِ جنّت اور رجالُ الغیب خدمت کرتے ہیں کہ یہ مہمانِ رسُول ہیں۔ تو جب شہرِ ہمایوں المدینۃ المنوّرہ نظر آنے لگے تو حرم شریف کے قریب سواری سے اُتر جائے اور قدم قدم پر دھیان اور خیال سے درُود شریف پڑھے یہ وُہ سرزمین پاک ہے جہاں محبُوبِ الٰہ "عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدم مُبارک لگے ہُوئے ہیں۔ بالفاظِ دیگر اس سرزمین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چُومے ہیں اور نقشِ قدم کو اپنے سینہ میں امانتاً رکھ لیا۔ یہ اس خطۂ پاک کی سرزمین دحی ہے جہاں انوارِ قرآن اور انوارِ صاحبِ القرآن چمک رہے ہیں۔ خلفاءِ عبّاسیہ کا یہ معمُول تھا جب وُہ حدُودِ حرم پاک میں داخل ہوتے تو اپنی اپنی سواریوں سے اُتر جاتے اور پیدل چلتے راہ کی صعوبت کو سعادت سمجھتے۔ یہی طریقہ ادب واحترام کا ہے۔ ؎۱

لَوْجِئْتُکُمْ قَاصِدًا اَسْعٰی عَلٰی بَصَرِیْ　　　لَمْ اَقْضِ حَقًّا وَاَیُّ الْحَقِّ اَدَّیْتَ

☆ خیالِ محبُوب میں محو، طاعتِ الٰہی میں مشغُول، شوق و ذوق، فرح و سرُور سے معمُور، ذِکر و فِکر میں مُستغرق درُود وسلام سے زبان تر ہو تا کہ قلب قابلِ انعکاسِ انوارِ محمّدی واسرارِ احمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہو اور قلب بُقعۂ نُور بن جائے ؎۲

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام　　　اُفتم بپائے خود کہ بکُویت رسیدہ ام

ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را　　　کو دامنت گرفتہ بسُویت کشیدہ ام

درُودِ مسعُود اور جلوسِ محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی سالم بن عوف کے محلّہ سے نمازِ جمعۃ المُبارک کے بعد عازمِ مدینہ مُنوّرہ ہُوئے تو حضُور سرکارِ مدینہ سرُورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور پیچھے، پیدل اور سوار انصار صحابہ کے دستے زیرِ قیادت سیّد الانصار سعد بن عُبادہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمرکابِ نبوی تھے اور پُورا شہر تین روز سے ہی استقبال کی تیاریوں میں

سہ نگاہِ نبوت کے پروردہ، نجومِ سماءِ الاسلام، اصحابِ خیرُ الانام علیہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام کے جشنِ استقبال کا انداز۔

؎۱ اگر قاصدِ پیغامِ محبُوب لاتا تو میں اپنی آنکھوں سے چل کر حاضر ہوتا پھر بھی میں نے حق ادا نہیں کیا اور یہ حق ادا بھی کیسے ہو؟

؎۲ مجھے اپنی آنکھوں پر ناز ہے کہ تیرے جمالِ جہاں آرا کمال کو دیکھا ہے اور اپنے پاؤں پر ناز ہے کہ تیری گلی میں پہنچے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں کو اس لئے ہزار بار چُومتا ہُوں کہ تیرے دامن کو مضبوط پکڑے تیری طرف کھچا ہُوا ہُوں۔

مصروف تھا۔ حمد و ثنا کے نغمے گونج رہے تھے گھر گھر خوشیاں تھیں۔ انصارِ مدینہ کا عظیم الشان گروہ عجیب کیفیت سے سرشار تھا۔ حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ آگے آگے جھنڈا لیے چل رہے تھے۔ ہر صحابی کی خواہش تھی۔ حضور ہمارے محلّہ یا گھر کو مہمانی کی سعادت بخشیں۔ محبّت سے آگے بڑھتے کہ اُونٹنی کی مُہار پکڑ لیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثار صحابہ کو خوش خوش اور مسکرا مسکرا کر فرما رہے تھے خَلُّوْا سَبِیْلَھَا فَاِنَّھَا مَامُوْرَۃٌ "اے میرے جاں نثار صحابہ میری اُونٹنی کی مُہار چھوڑ دو یہ مامور من اللہ ہے اور اُونٹنی تمام شہر کے محلّہ بازار اور گلیوں کو قدمِ میمنت سے نوازتی ہوئی مسجدِ نبوی کے محراب کی جگہ بیٹھ گئی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اُترے تھوڑی دیر کے بعد اُونٹنی پھر اُٹھی تو چند قدم چل کر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے آگے بیٹھ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی سے اُن کا رواں رواں فرطِ مسرّت سے جھوم اُٹھا۔ حبشی نوجوانوں نے تلوار اور نیزے کے کرتب دکھائے۔ اور جذبۂ مسرّت و خوشی سے گلی بازار پُررونق ہو گئے اور نظّارۂ جمال سے ہر چیز، چمک اُٹھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وصال مبارک ۵۱ھ) کو شرفِ میزبانی بخشا۔

دُور شو اے ظلمتِ شامِ فراق	کآفتابِ وصلِ تاباں مے رسد
تازہ باش اے تشنۂ وادیِ غم	کہ برایت آبِ حیواں مے رسد
شادباش اے خستہ ہجرانِ بلا	کہ پئے دردِ تو درماں مے رسد

○ جب مدینہ طیّبہ پہنچے تو سب سے پہلے بابُ السّلام سے داخل ہو کر نفل تحیۃ المسجد ادا کرے اور سجدۂ شکر بجا لائے کہ ربِ کریم نے کتنا بڑا فضل کیا کہ اپنے محبوب کے در پر بُلایا۔

☆ علامہ سید احمد طحطاوی حنفی علیہ الرحمۃ (وفات ۱۲۳۱ھ) نے المدینۃ المنوّرہ کے داخلہ کی منظر کشی یوں کی۔

وَلَوِ اسْتَطَاعَتْ مِنَ الْحُبِّ لَفَرَشَتْ لَہُ الطَّرِیْقَ وَیَقْطَعُ اَکْبَادَ ھَا حَتّٰی یَمْشِیَ عَلٰی فَلْذِ بِھَا ط	اگر ممکن ہوتا تو اہالیانِ مدینہ منوّرہ اپنے قلب و جگر نکال کر فرش بچھاتے اور محبوب اِس سچی محبّت کی راہ پر چلتے۔

نبوّت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

؎ اللہ جل شانہ کے محبوب پاک کے جشن پاک میں ثنا خوانی، نعت خوانی از قسم درود شریف ہے۔ العنہ ۵

○ جمالِ نبوی کی ایک جھلک دیکھنے کے لیئے، پردہ نشین خواتین بھی باہر آگئیں اور بنی نجار کی چھوٹی چھوٹی پیاری پیاری بچیوں[1] نے دف بجا بجا کر یہ نعتیہ اشعار گائے۔ کتنا پیارا وقت ہوگا اور کتنا سہانا سماں کہ قیامت تک یہ نغمات محبین کے کانوں میں گونجتے اور رس گھولتے رہیں گے۔

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ　یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ　صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا　مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع　وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا　مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاع

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا　جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاع　جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِیْنَۃ　مَرْحَبًا یَا خَیْرَ دَاع

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا　وَاخْتَفَتْ مِنْہُ الْبُدُوْر　مِثْلُ حُسْنِکَ مَا رَاَیْنَا　قَطُّ یَا وَجْہَ السُّرُوْر

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ　اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْر　اَنْتَ اِکْسِیْرٌ وَّ غَالِی　اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْر

یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدْ　یَا عُرُوْسَ الْخَافِقَیْن　یَا مُؤَیَّدْ یَا مُمَجَّدْ　یَا اِمَامَ الْقِبْلَتَیْن

یَا صِدِّیْق سَلَامٌ عَلَیْکَ[2]　یَا فَارُوْق سَلَامٌ عَلَیْکَ　یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ　صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

اردو، فارسی، پنجابی سلام صفحہ ۵۰۶ پر

☆ **تعمیرِ مسجدِ النبوی شریف**:۔ سیّد الانبیاء والرسل صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم وسلامُہٗ نے مدینہ منورہ قیام فرمانے کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ تعمیر مسجد شریف کا تھا۔ جہاں اونٹنی بیٹھی تھی وہیں پر مسجد شریف کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ نے بنفسِ نفیس تعمیر میں حصہ لیا۔ دیواریں عام سادہ پتھروں اور چھت کھجور کی تھی۔ بارشوں میں چھت سے پانی ٹپکتا تھا۔ اللہ اکبر! کائناتِ کُل کے رسولِ کُل "ﷺ" کی مسجدِ پاک کتنی سادہ تھی لیکن نور سے منور، اور رحمت و برکت سے بھرپور ہے۔ یہ درود شریف کا بینک ہے۔

آدابِ مدینہ طیبہ:۔ عالم المدینۃ المنورۃ السید ابو الحسن علی نور الدین سمھودی مدنی علیہ الرحمۃ"

بہر نظر مہ من جلوہ مے کند لیکن　کس آں کرشمہ نبیند کہ من ہمے نگرم

☆ زائر روضۂ اطہر کے سامنے بغیر سلام عرض کیئے ہرگز ہرگز نہ گزرے۔ سکون و وقار، ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہوکر سلام عرض کرے اور پھر آگے بڑھے حتیٰ کہ مسجد نبوی شریف کے باہر سے بھی گزرے تو باادب کھڑے ہوکر تعظیماً سلام عرض کرے اور ان لمحات کو غنیمت جانے۔

---

[1] ان بچیوں نے اپنا تعارف بایں الفاظ کردیا۔ نَحْنُ جَوَارٌ مِّنْ بَنِیْ نَجَّار　یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَار "صلی اللہ علیک وسلم"

[2] اہلِ سنت وجماعت کیلئے لازم ہے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے پڑھاتے وقت شیخین کریمین پر بھی سلام پڑھیں۔ یہ قبولیت کے قریب تر ہے۔

☆ مشہور تابعی امام ابُوحازم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا۔ خواب میں رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ابُوحازم سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے اعراض کرتے ہُوئے گزر جاتے ہو۔ سلام بھی نہیں کرتے۔ اِس کے بعد حضرت ابُوحازم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کبھی بھی درُود و سلام ترک نہیں کیا۔

☆ شیخ الشیوخ ہند عبدالحق مُحدِّث دہلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ نے تین سال مدینہ طیّبہ میں قیام کیا۔ کبھی بھی درُود و سلام ترک نہ کیا ہمیشہ ہی درُود شریف سے رطبُ اللّسان رہے اور سرورِ کائنات فخرِ موجودات، باعثِ تخلیق کائنات عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ کی زیارت سے نوازے جاتے۔ آپ اُمّتِ مُسلمہ میں عُلماءِ مُتاخرین میں علمًا، فہمًا اور ورعًا۔ آفتاب و مہتاب تھے۔ دورانِ قیام اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرہ کسی نے آپ سے کہا کہ آپ درس دیا کریں تو آپ نے بارگاہِ محبُوب کے ادب کے پیشِ نظر نہایت ہی مُنکسرانہ انداز میں کہا۔ مَیں یہاں اِستفادہ کے لئے آیا ہُوں نہ کہ اِفادہ کے لئے۔ آپ ادبًا کھڑے ہوکر ساری ساری رات درُود شریف عرض کرتے۔

مسئلہ:۔ کعبۃُ اللّٰہِ المُشرّفہ کو ادب سے بیٹھ کر صرف دیکھنا افضل عبادت سے ہے یعنیٖ سبز گنبد کے نظارۂ جمالِ باکمال کو محبّت کی نگاہ سے دیکھنا اور استحضارِ قلبی سے درُود شریف پڑھنا افضل ترین[1] عبادات سے ہے اور سندِ شفاعت کا درجہ رکھتا ہے۔ یہاں ہر لحظہ حضُوری ہی حضُوری ہے۔ نُور ہی نُور ہے اور سرُور ہی سرُور ہے۔

دیکھتے ہی گنبدِ خضریٰ کو آجائے اجل — کشتیِ عمرِ رواں ہو غرق ساحل کے قریب
جان یہ شمعِ آرزُو میں کس نے آخر ڈال دی — اِختتامِ قصہ مہجوریِ دل کے قریب

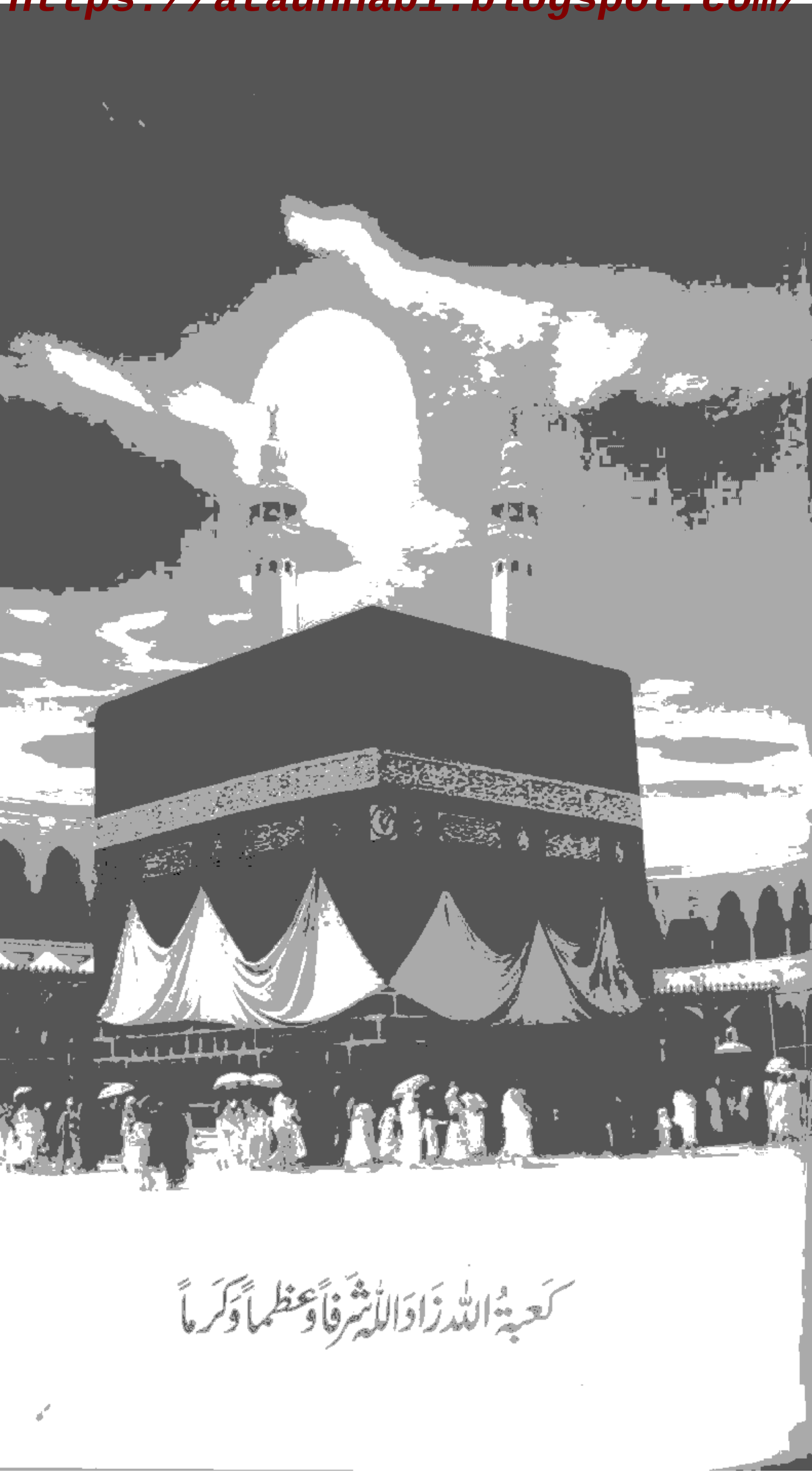
☆ حدیثُ الحبیب عَلٰی مَصْدَرِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ "بروایت ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا"

○ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے ایک[2] سو بیس رحمتیں کعبۃُ اللّٰہ کے لیئے مختص فرمائی ہیں۔ ساٹھ رحمتیں طواف

---

[1] اِس خوش قسمت کو حاضریِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرہ خواب میں یہ بشارت عظیمہ ملی فَضْلًا فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ اَفْضَلُ مِنْ جَمِیْعِ الْعِبَادَاتِ وَالزِّیَارَاتِ تمام عبادتوں اور زیارتوں سے افضل ترین عبادت مدینہ منوّرہ میں درُود شریف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ ط

[2] صحابہ کرام کا کُل زمانہ بعثتِ نبوی سے آخری صحابی کی وفات تک ایک سو بیس سال ہے۔ جو کعبۃُ اللّٰہ پر رحمتوں "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"



کعبۃ اللہ زاد اللہ شرفاً و عظماً و کرماً

کرنے والوں کے لیئے اور چالیس[40] رحمتیں اُن کے لیئے جو نوافل پڑھتے ہیں اور بیس[20] رحمتیں اُن کے لیئے جو محض کعبۃُ اللہ کی زیارت کرتے ہیں۔ اِن بیس[20] رحمتوں سے اگر ایک رحمت بھی قیامت کے روز نازل کر دی جائے تو ہر ایک کی بخشش ہو جائے۔ الحدیث المبارکہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ بَدْرِ التَّمَامِ
نُوْرِ الظَّلَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

کے نزول کے مطابق ہے۔ نیز حدیث پاک میں ہے کہ روزِ قیامت جنتیوں کی ایک سو بیس[120] قطاریں ہوں گی جن میں اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی اسّی قطاریں ہوں گی۔" اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِیْحِ کے تحت عرض ہے" کعبۃُ اللہ، انوار و تجلیاتِ الٰہیہ اور رحمتوں کا مرکز ہے۔ صحن حرم میں رحمتوں کے نشانات فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ (سورۂ آلِ عمران ۹۰) تبرکاتِ الٰہیہ جو قبولیت کے مراکز ہیں۔ بیت اللہ[1] پر نظر پڑنے سے پہلے گناہوں سے پاک اور دُعا کی قبولیت کی بشارت۔ حجرِ اسود[2] کو چومنے اور استلام سے شہادت اور شفاعت۔ ملتزم[3] سے چمٹنا۔ چہرہ اور سینہ لگانا اور ہاتھوں کو دیوار پر پھیلانے سے مغفرت، حطیم[4] مصلائے[5] ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے نوافل کی قبولیت۔ جائے مرقد سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام سے برکت۔ رُکنِ یمانی[6] ہاتھ پھیر کر چہرہ پر پھیرنے سے وجاہت۔ یہاں ستر ہزار ملائکہ مشغولین کی دُعا پر آمین کی مُہر مطابقت، غلافِ[7] سے چمٹنا۔ لپٹنا آنکھوں سے لگانا غم سے نجات، درِ کعبۃُ اللہ[8] پر دُعا اور سجدے کا حتمی وعدۂ قبولیت۔ قُبۂ مقامِ[9] ابراہیم علیہ السلام پر نقشِ قدم پر سجدوں کی سعادت۔ چشمۂ آبِ زمزم[10] سے پینا اور بقیہ پانی سے چہرہ پر چھینٹے مارنا۔ جسم اور لباس پر ڈالنا۔ سر کا غسل اور وضو طہارت اور نظافت، شہزادگانِ نبوت کا تحنیک آبِ زمزم سے پانا اور شبِ اسراء، رُوح القدس علیہ السلام کا جنت کے پانی کی بجائے آبِ زمزم سے قلبِ انور دھونے کی فضیلت۔ مطاف[11] جہاں کئی انبیاء علیہم السلام کے مزارات ہیں رحمت اور المسجد الحرام کے باہر حرم شریف میں سب سے افضل ترین مقام مولد النبی[12] "صلی اللہ علیہ وسلم" پر زیارت اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ غایت ما فی الباب یہ کہ کعبۃُ اللہ العظیم پر ایک سو بیس[120] رحمتوں کا ورود اور نزول اور وہ بھی بالخصوص۔ کیا اُس ذاتِ رحمٰن و رحیم اور کریم کی کُل اتنی ہی[120] رحمتیں ہیں۔ فرمایا میری رحمتوں کی انتہا نہیں لیکن تم مزید کروڑ ہا۔ اربہا، رحمتیں اگر چاہو تو میرے جانِ ولٰک کے اشارے سے المدینۃُ المنورہ میرے حبیب پاک، صاحبِ لولاک، دانائے سُبل، فخرِ رُسل، مولائے کُل احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس چلے جاؤ جو میری رحمتوں کے مظہر، مرکز اور رحمۃٌ للعٰلمین ہیں۔" کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل"۔ یہ ساری رحمتیں، نعمتیں، برکت درود شریف وہاں پاؤ گے۔" عزّوجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلم ط ۱۲ منہ"

درحقیقت یہ سب نورِ افزا نور علیہ ابہی الصلوٰۃ والتی السلام کے انوارِ نور کے ذرّات اور ظہورات ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل المدینۃ المنورۃ

"زادھا اللہ شرفا و تعظیما"

"وزادھما عزا و زینا بعد زین"

قرآن پاک: پ ۳۰ سورۃ البلد آیت کریمہ ۱-۲-۳

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ

مجھے اس شہر کی قسم کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم "تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اُس کی اولاد کی قسم کہ تم ہو۔

○ اس قسم کا مُقسم بہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات ہے۔ بحلولہ" صلی اللہ علیہ وسلم" لمزید فضائلہا اور یہاں بلدۂ آمینہ مکہ معظمہ کی قسم ہے۔ یہ قسم فرمانا بیت اللہ، حطیم، حجر اسود اور مقام ابراہیم کی وجہ سے نہیں، حضور محمد مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جلوہ گری کی وجہ سے ہے کہ محبوب" تو اس شہر میں مکین ہے۔ اس شہر کے رہائشی اور حرم پاک کے آداب امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور آیات مقدسہ میں شہر اُم القریٰ کی قسم۔ گلی و بازار، چشمہ و پہاڑ، در و دیوار مُقسم بہ میں داخل ہیں۔ یاد رہے مکان کا عزّ و شرف مکین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مکین جتنا شرف و کمال میں برتر اور ارفع ہو گا۔ مکان بھی اتنا ہی برتر، مرتفع، معزز اور مشرف ہو گا۔ مکہ معظمہ کا یہ شرف حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت، رہائش اور جلوہ گری کی بناء پر ہے اور حرم شریف میں اس

علہ خیال کر کہ اس نابکار، نالائق کو شہنشاہِ ارض و سما جل و علی نے اپنے گھر بلا کر مرحبا بمعیف الرحمٰن سے نوازا سو
تو کجا من کجا و ذکرت کجا　　　اللہ اللہ نسبتِ شاہ و گدا

☆ زائر پر لازم ہے کہ مکین بلدۂ امین کے جلال کو برداشت کرے یہ اُن کا حق ہے اور ہمارا حق صبر و شکر سے برداشت کرنا ہے نہ کہ شکایت کرنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ظلم و تشدد برادران کے پوچھنے پہلے اپنے والد مکرم سے عرض کیا یا ابتی لا تسئلنی ما صنع اخوتی بل سئلنی ما صنع اللہ بی ط ابا جان مجھ سے یہ نہ پوچھئے کہ بھائیوں نے میرے ساتھ کیا کیا، بلکہ مجھ سے یہ پوچھئے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے میرے ساتھ کیا کیا کہ مجھے قعر چاہ کنعاں سے اُٹھا کر تخت مصر عطا فرمایا۔ ٦

کی عظمت وحرمت اور طہارت کی وجہ سے کفّار ومشرکین کا داخلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا گیا کہ مشرکین پلید ہیں اور حرم شریف پاک۔

☆ علماءِ مالکیہ نے اَلْبَلَد سے مراد مدینہ طیبہ لیا ہے۔ وہاں صرف ولادت اور یہاں تا قیامِ قیامت، اقامت پذیر۔ مکۂ معظمہ اور المدینۃ المنوّرہ کو اپنے قدموں سے شرف بخشنے والے حضور نورٌ صلی اللہ علیہ وسلم مکۂ معظمہ کو چمکا کر اور بقعۂ نور بنا کر مدینہ منورہ (شہرِ مصطفیٰ) تشریف لے گئے (وطنِ مصطفیٰ) اور دونوں شہروں کو منوّر و معظّم کر دیا۔ دونوں کی مفہوم کے لحاظ سے عظمت ظاہر ہے۔ مکۂ معظمہ میں شانِ جلالی کا ظہور ہے اور یہاں کے رہنے والے اپنے اعمال سے شانِ جلالی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور مدینہ طیبہ میں شانِ جمالی کا ظہور ہے۔ یہاں ہر لب درود شریف سے لبریز اور ہر قلب، محبت و ادب سے سرشار ہے۔ دونوں شہر باعظمت اور ذی شان۔ جو حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کے نور سے منوّر اور روشن ہیں اور یہاں کے اہالیان کو صاحبِ خُلقِ عظیم" صلی اللہ علیہ وسلم" نے عظیم سے عظیم تر بنا دیا۔

☆ مکۂ معظمہ میں بیت اللہ ہے اور مدینہ طیبہ میں رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم"، وُہ حرمِ خلیلِ محترم ہے اور یہ حرمِ حبیبِ معظّم، کعبۃ اللہ شرّفہا اللہ تعالیٰ و قدّس پر سب سے پہلی نظر پڑے تو ربِّ کریم سے عشقِ مصطفےٰ، مانگو اور مدینہ منوّرہ رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ سے "اَللہ"، کو مانگو "عزّ وجلّ و صلی اللہ علیہ وسلم" اور ربِّ کریم سے دُعا مانگو کہ وُہ ہمیں اپنا بندہ بنائے۔ یہ شریعت اور طریقت کے اعلیٰ مراتب سے ہے۔ علّامہ مولوی مفتی قاضی امام خطیب بننا آسان ہے لیکن بندہ بننا بہت مشکل ہے"۔ بندہ وُہ ہے جو ہر حال میں مالک کے حکم میں بند رہے"۔

☆ واسطی نے حضرت عیاض علیہ الرحمۃ سے روایت کی کہ اَلْبَلَدُ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ فقہ مالکیہ اعاظم و اکابر علماءِ کرام نے متفقہ" اِسی معنیٰ کو ترجیح دی کہ ہجرت سے قبل مکۂ معظمہ افضل تھا اور بعد ہجرت مدینہ منوّرہ افضل ہے۔

فتویٰ:۔ **فقیہہِ اُمّت مشہور محدّث عالم المدینۃ النّبویّہ سیّدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ** (ولادت ۹۵ھ) نے فرمایا جو شخص افضل البلاد المدینۃ المنوّرہ کو یثرب کہے وہ منافق ہے۔ اور اس کو دس دُرّے لگانے کا حکم صادر فرماتے۔ اگرچہ وُہ شخص ظاہراً کتنا ہی قدر و منزلت والا کیوں نہ ہوتا۔

○ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بوقتِ ہجرت کعبۃ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مجھے تیرے جگر کے ٹکڑے

یہاں رہنے نہیں دیتے اور دُعا فرمائی اے اللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی! تُو نے مجھے اُس شہر سے ہجرت کرنے کا حکم دیا ہے جو مجھے محبوب تھا۔ اب میرا اُس شہر میں قیام فرما جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو تو ہجرت کے لیئے ربُّ العزّت نے اپنے حبیب اَجمل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْاَکْمَل کو تین جگہ کا اختیار دیا۔ قنسرین "ملکِ شام"، ہجر بلادِ بحرین، یثرب[1] بلادِ عرب، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجازِ مقدّس کو ترجیح دی۔ مدینہ طیبہ وُہ مقدّس اور برگزیدہ شہر ہے۔ جو ربّ جبیب نے اپنے حبیبِ لبیب عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیئے پسند فرمایا تو نبی تہامی[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ہمیشہ محبوب و مرغوب رکھا۔ آفتابِ نبوّت، قمرِ رسالت کے انوار کی شعاعیں "فتوحاتِ مدینہ"۔ یہیں سے کائناتِ عالم میں پہنچیں، پھلیں اور پھُولیں۔ شہنشاہِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بہت پہلے ہجرت گاہ کے لیئے ایک شہنشاہ نے آباد کیا۔ یہ صوبہ حجاز کا قدیمی اور مشہور شہر ہے۔ اِسی شہر کے لیئے دُعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا مَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ ط	اے اللّٰہ! مدینہ منوّرہ کو ہمارے لیئے مکہ معظّمہ کی طرح محبوب شہر بنا دے۔ یا محبوب ترین ؎

یہ رنگیں ہوائیں یہ مہکی فضائیں — مُعطّر مُعنبر ہے سارا مدینہ
وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد — وُہ مکّہ بھی میٹھا یہ پیارا مدینہ

☆ طبرانی نے معجم کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ ط	مدینہ منوّرہ، مکہ معظّمہ سے افضل ہے۔

قولِ فیصل:۔ مدینہ منوّرہ مکہ معظّمہ سے افضل ہے سوائے کعبۃ اللّٰہ کے اور کعبۃ اللّٰہ افضل ہے۔ مدینہ منوّرہ شہر سے سوائے روضہ اطہر کے اور روضہ اقدس افضل ہے کعبۃ اللّٰہ سے اور

---

[1] مکہ معظّمہ تہامہ کا ایک حصہ ہے۔ "معنی نشیبی جگہ" اور ربوہ اور نجد اُونچی ٹیلہ والی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ اور یثرب کا معنی خراب آب و ہوا۔ اِس سرزمین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے ناز کے بوسوں سے اَلْمَدِیْنَۃُ النَّبِیّ کا لقب پایا اور لاعلاج امراض کے لیئے شفا کا مرکز اور مہاروں کا مسکن بن گئی۔ منافق ہی مدینہ منوّرہ کو یثرب کہے گا۔ نعت خوان حضرات اور علماءِ وقت کے لیئے لمحہ فکریہ ہے۔ تمام عالمِ دُنیا میں یہ فضیلت اِسی شہر کو ہے کہ یہ شہر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اِسی مدینۃُ السکینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا ۱۲ منہ غفرلہٗ

روضۂ اطہر کی وُہ خاکِ[علہ] پاک جو جسمِ اطہر سے مَس ہوئی وُہ تمام کائنات، کعبۂ مشرفہ جنّت لوح و قلم حتیّٰ کہ عرشِ عظیم سے بھی افضل ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

☆ علاّمہ السیّد نورُالدین سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ نے "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفٰے" میں فرمایا۔

قَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی تَفْضِیْلِ مَا ضَمَّ الْاَعْضَاءُ الشَّرِیْفَۃُ حَتّٰی عَلَی الْکَعْبَۃِ الْمُنِیْفَۃِ ط

اِس مسئلہ پر اجماعِ اُمّت ہے کہ جس مٹّی سے اعضا مُبارک مَس ہیں وُہ جگہ کعبۃُ اللہ سے افضل ہے۔

جنّت بھی لینے آئے تو چھوڑوں نہ یہ گلی
مُنہ پھیر بیٹھیں ہم تیری دیوار کی طرف

جانِ جناں ہے دشتِ طیبہ تیری بہار
بُلبُل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف

☆ مسجدِ نبوی شریف کی جانب شمال پیشانی پر یہ حدیث پاک لکھی ہوئی ہے۔

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃٍ مَاسِوَاہُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط

اِس میری مسجد میں نماز تمام مساجد سے افضل ہے سوائے کعبۃُ اللہ کے۔

حکمتِ جلیلہ:- مُحدِّثین کرام، فقہاءِ عظام اور آئمۂ مجتہدین کا اِس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ مسجدُ الحرام میں نماز کا ثواب، مسجدِ نبوی کے ثواب سے زیادہ ہے۔ یعنی کمیّت کے لحاظ سے حرم کعبۃُ اللہ شریف کی نماز میں زیادتی ہے اور کیفیّت، قبولیت اور قرب کے لحاظ سے مسجدِ نبوی شریف میں۔ یاد رہے اجر و ثواب کی زیادتی علیحدہ شئ ہے اور قبولیت اور محبوبیّت علیحدہ شئ ہے۔ یہاں وُہ قرب مقصود ہے جو وہاں مفقود ہے۔

پس کدامے شہر از جاہا خوش تر است
گفت آں شہرے کہ در وے دلبر است

خاکِ طیبہ از ہر دو عالم خوش تر است
اے خوشا شہرے کہ آنجا دلبر است

☆ **دُعائے مُبارکہ:-** اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ تیرے خلیل علیہ السّلام الجلیل نے دُعا مانگی کہ مکہ معظمہ شہر کو حرم بنا دے اور اُس کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔ اے ربّ العٰلمین! میں تیرا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ دُعا مانگتا ہوں۔ تو میرے مدینہ منوّرہ کو حرم بنا دے اور اسکے پھلوں میں دوگنا برکت عطا فرما۔

علہ تُربتِ اطہر کی یہ خاکِ پاک، کعبۃُ اللہ کی خاکِ پاک ہے جو محبوب کی عظمتِ شان کے لیے یہاں لائی گئی تاکہ کعبۃُ اللہ کی حاضری کے ضمن میں محبوب کی زیارت نہ ہو بلکہ علیحدہ نیّت سے دُور دراز کا سفر کر کے مجسّم ادب بن کر آئیں۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ ایک روائیت میں نبیِ محترم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا ۔

حَرَمُ اِبْرَاهِيْمَ مَكَّةَ وَحَرَمِیْ الْمَدِيْنَةُ۔	مکہ معظّمہ ابراہیم کا حرم ہے اور مدینہ منوّرہ میرا حرم ہے۔[1]

☆ مکۂ معظمہ حرمِ ابراہیمی ہے اور المدینۃُ المنوّرہ حریمِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم وُہ حرمِ محترم خلیلی ہے اور یہ حریمِ محترم حبیبی ہے ۔ ادب و حُرمت میں دونوں حرم مساوی ہیں ۔ نبیِ محترم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُور نے ان شہروں کے ذرّہ ذرّہ کو تجلّی گاہِ طُور بنا دیا ۔ "علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام"

قرآنِ پاک : پ۲۸ سورۃُ الحشر آیتِ کریمہ ۹

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ	اور جنہوں نے پہلے سے اِس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا ۔ دوست رکھتے ہیں جو اُن کی طرف ہجرت کر کے گئے

☆ حضرت عبدُاللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روائیت ہے اِس شہر مدینہ منوّرہ کو دارُالایمان فرمایا گیا یہ شہرِ مقدّس بھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر ایمان لایا اور اُس کے سنگریزے اور پتھروں نے بھی کلمہ پڑھا اور درود و سلام عرض کیا اور پہاڑوں نے جُھک کر تعظیم کی اور خُوشی سے جھوم اُٹھے اور درختوں نے قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا ۔ اِس شہر کے گلی بازار ، در و دیوار ، پہاڑ اور ہر شئی کو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے لگاؤ ہے ۔ صحابہ کرام نے اِس شہر کو اپنا وطن اور ایمان کو اپنا مُستقر بنا لیا ۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے قیام پذیر ہو گئے ۔

☆ حضرت جابر بن عبدُاللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔ ایک دفعہ میں مدینہ منوّرہ ، حاضرِ بارگاہِ رسالت تھا ۔ مولائے کائنات کا ہاتھ رسُولِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" پکڑ کر ایک باغ

بقیہ حاشیہ

اور غلامی کا ثبوت بہم پہنچا کر انعکاسِ تجلّیات ربّانی اور قُرب کی کیفیات سے حلاوت ایمانی پائیں ۔

[1] اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے جنّتُ الفردوس سے یہ قطعہ ریاضُ الجنۃ ۔ محبُوب کے لیئے دُنیا میں بھیجا تو اُس کی روشنی سے جہان منوّر ہو گیا جہاں تک اُس کی روشنی اور نور پھیلا وُہ حرمِ نبوی بنا ۔ "بروائیت ، محبُوب کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو نُورِ نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" سے سارا شہر منوّر ہو گیا اور ہر شئے چمک اُٹھی تو صحابہ کرام نے جہاں تک جمالِ آرا کے نُور اور روشنی کا اِدراک اور مُشاہدہ کیا وُہ حرمِ نبی کی حدُود قرار پایا جیسا کہ حجرِ اسود کا نُور مکۂ معظّمہ میں پھیلا وُہ حدُودِ حرمِ کعبہ بنی حقیقت یہ ہے کہ کائناتِ اَرضی و سماوی میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُور کی روشنی ہے ۔ کیوں نہ ہو کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُور سے کائنات بنی اور اِسی نُور سے روشن ہے ۔ ۱۲ منہ

۱۲

میں رے گئے۔ (یہ باغ جنت البقیع کے جانب شمال واقع تھا جہاں اب شہر آباد ہے۔ مؤلف)

○ ایک کھجور کے درخت نے جھک کر قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا اور پھر آواز آئی۔
هٰذا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ " صلی اللہ علیہ وسلم " هٰذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ الْاَوْلِيَاءِ " رضی اللہ تعالیٰ عنہ "
اور دوسری کھجور سے آواز آئی هٰذا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " صلی اللہ علیہ وسلم " هٰذَا عَلِيٌّ سَيْفُ اللّٰهِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اِن کھجوروں کا نام صیحانی " آواز دینے والی رکھ دیا۔ نیز بے گٹھلی کھجور بطور معجزہ ظہور پذیر ہوئی۔ " دیکھو صفحہ ۲۴۸ "

☆ حدیث پاک میں رسولِ اکرم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا۔

اَلْمَدِيْنَةُ مُهَاجَرَتِيْ وَفِيْهَا مُضْجَعِيْ وَفِيْهَا مَبْعَثِيْ ط	مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ اور خواب گاہ ہے اور قیامت کے روز اُٹھنا یہیں سے ہوگا۔

○ فتح مکہ معظمہ کے روز بعض صحابہ کبار کو مغموم پایا تو سبب پوچھا۔ اُنھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کا آبائی وطن ہے۔ کہیں اب آپ یہیں نہ رہ جائیں۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہوگا۔ میری حیات و مماتِ میرا حشر و نشر اور اُٹھنا بیٹھنا، رہنا سہنا تمھارے ساتھ ہوگا اور جب اَلْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَة مراجعت فرمائی تو صحابہ نے تسکین پائی۔ اِس طرح یہ شہر ہمایوں سرتاجِ انبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تا قیامِ قیامت آرامگاہ اور قیام گاہ بن گیا۔

☆ اَسماءِ مبارکہ مدینۃُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ننانوے ۹۹ ہیں مطابق اَسماءُ اللہِ الحُسنیٰ اور اَسماءُ النبی الکریم عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم جن میں مدینۃُ الرسول، مدینۃُ النبی، اَلْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَة، مدینہ طیبہ، طابہ، دارُ الامان، بیتُ الرسول، حرمُ رسولِ اللہ، شافیہ، اَلشِّفا، العاصمہ دارُ السُّنّہ، دارُ الہجرت، قبۃُ الاسلام، محفوظہ، سیدۃُ البلدان مشہور ہیں۔

☆ اَسماء کی کثرت فضیلت اور منقبت کی کثرت پر دلالت کرتی ہے۔☆

بشارت:۔ شہنشاہِ دین و دنیا سلیمان علیہ السلام اپنے عظیم الشان لشکر کے ساتھ جب جبلِ اُحد سے گزرتے تو سر جھکا کر دیر تک درود شریف پڑھتے اور ارشاد فرماتے۔

هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَةِ نَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ	یہ نبی آخر زمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کی ہجرت گاہ ہے

سنہ ۰ ۸۵ سال ق م ۱۰

مُبارک ہے وُہ جو آپ پر ایمان لایا۔	طُوبیٰ لِمَنْ اٰمَنَ بِہٖ ط

☆ سیّدنا مُوسیٰ و ہارُون عَلَیْہِمَا السَّلَام نے جب جبلِ اُحد پر قدم رکھا تو سیّدنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا اے برادرِ بزرگوار! یہ شہرِ مقدّس قیام گاہ آخرِ زمان نبی مُحمّدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے اور آپ جبلِ اُحد پر تشریف لایا کریں گے۔ یہ آپ کا محبُوب پہاڑ ہے۔ تو حضرت ہارُون عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا مانگی یا اللہ! میری قبر اس پہاڑ پر ہو کہ جب حضُور تشریف لائیں تو میری قبر کو قدمِ اقدس کی برکت سے مُشرّف فرمایا کریں۔ کماندارِ نبوّت کی دُعا کے تیر کا نشانہ عین قبولیت کے نشان پر جا لگا۔ مجیبُ الدّعوات نے اُن کی دُعا قبول فرمالی اور اُسی وقت وصال ہوگیا تو جبلِ اُحد پر آپ کی قبر شریف بنی اور جب لحد میں اُتارا گیا تو حضرت ہارُون عَلَیْہِ السَّلَام نے ربّ کریم کی حمد کے کلمات کہے اور کلام کیا اور اکیلے حضرت مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام درُود پاک پڑھتے واپس لوٹے۔

تاسیس شہرِ مدینہ طیّبہ :۔ یہ شہرِ مقدّس حضُور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کی ولادت پاک سے ہزار سال پہلے شہنشاہِ یمن تُبّع نامی حمیری اوّل اَسعَدَ اللہ تعالےٰ نے رتیلی زمین کے نخلستان میں آباد کیا اور رہائش رکھنے والے عُلماءِ کرام کی مکمّل کفالت کی ذمہ داری لی اور ایک خط لکھ کر اُن کو دیا کہ یہ خطِ مُہر شدہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہے تا آنکہ جب وُہ آفتابِ نبوّت طلوُع ہو۔ تو یہ خط آپ کو پہنچا دیا جائے۔ جب حضُور" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" نے اَلمدینۃُ المنوّرہ ہجرت کی تو یہ حضرت ابُو ایوّب[1] انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وراثۃً چلا آ رہا تھا، فرمایا وُہ خط لاؤ جو تمہارے پاس امانت ہے۔ اُنھوں نے وُہ خط پیش کر دیا۔ خط کا مضمون دو شعروں میں تھا ؎ (وصال ۵۱ھ)

۶

---

[1] شہنشاہِ تُبّع رضی اللہ عنہ بانیِ شہرِ ہمایوں المدینۃُ المنوّرہ ہے۔ اُس نے حضُور" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کے لیے بھی ایک مکان مُبارک نشان بنایا تھا جس میں آپ نے قیام فرمایا اور جن عُلماءِ کرام کو المدینۃُ المنوّرہ میں ٹھہرایا تھا اُن سب عُلماء کے سردار شامول "جو تُبّع کا مصاحب تھا" کی اولاد سے حضرت ابُو ایوّب انصاری رضی اللہ عنہ تھے ابُو لیلیٰ کے پاس یہ خط مُہر شدہ امانتاً چلا آ رہا تھا دانائے غیُوب نبی" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" نے بھی اسی کو قیام گاہ کے لیے منتخب فرمایا اور جلوہ فگن ہو کر شرفِ میزبانی سے نوازا۔ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللہِ مَنْزِلَۃً لَا غَیْرَہٗ اور ابُو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ھَاتِ الْکِتٰبَ فَلَمَّا قَرَءَہٗ قَالَ مَرْحَبًا تُبَّعُ الصَّالِحُ تُبَّعُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تفسیرِ خازن، تُبّع ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے تھا اور انصارِ مدینہ منوّرہ تُبّع کی اولاد سے تھے۔

۳ بار

☆ "بروایت" کعبۃُ اللہ المشرّفہ پر آپ ہی نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا۔ جو کعبۃُ اللہ کا لباسِ احرام بنا ایک روایت "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

شَہِدتُ عَلٰی اَحمَدَ اَنَّہٗ — رَسُولٌ مِّنَ اللّٰہِ بَارِئُ النَّسَم
فَلَو مُدَّ عُمرِی اِلٰی عُمرِہٖ — لَکُنتُ وَزِیرًا لَّہٗ وَابنُ عَم

○ ترجمہ :- مَیں نے گواہی دی کہ سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم خالقُ الخلق کے رسُول ہیں۔ اگر میری عمر نے آپ کے ظہور تک وفا کی تو مَیں آپ کا وزیر "غلام" اور چچیرا بھائی ہوں گا۔ فقط۔

☆ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے خط پڑھ کر تُبَّع " تَغَمَّدَ اللّٰہُ بِرِدَاءِ غُفرَانِہٖ " کو دُعا دی اور فرمایا کہ وُہ اپنے وقت کے اولیاء میں سے سب سے بلند مرتبہ تھا۔

☆ جب صحابہ کرام ہجرت کر کے المدینۃ الشفاء آئے تو اچانک بیماریوں نے آن گھیرا۔ رنگ زرد اور پیٹ پھُول گئے۔ بارگاہِ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " میں التجا کی تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ اے شہرِ مقدس کی بیماریو! بلاؤ! وباؤ! ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔ تمھیں رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے حکم دیا ہے۔ تو دیکھا گیا کہ بھیانک شکل میں بلائیں نکل گئیں اور شہر پاک ہو گیا۔ "علیٰ سَاکِنِہَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّسلِیمَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ"۔

☆ المدینۃ المنوّرہ درود شریف کا شہر ہے۔ زائر ہر لحظہ اس خطۂ مبارکہ کے ہر آثار کو محبت کی آنکھ سے چُومتا اور اس شہر ہوائوں کی بھینی بھینی خوشبو دار فضاؤں میں ہر لحہ زبان دُرفشاں سے درود شریف پڑھتا ہے اور اکنافِ عالم سے درود خوان کے درود شریف مدینہ شریف پہنچتے ہیں۔ رُوحی لہٗ الفداء " صلی اللہ علیہ وسلم " کی اِس خاکِ پاک سے درود شریف کی ایک عجیب خاص قسم کی دل لبھانے والی خوشبو مہکتی ہے۔ جو زائر کے جسم و جان میں بس جاتی ہے۔

☆ المدینۃ المنوّرہ اللہ تعالیٰ کے محبُوب کا شہر ہے۔ محبُوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبُوب کا ذکر محبُوب۔ تا آنکہ محبُوب کا نام نامی اسمِ گرامی محبُوب یہ شہر درود شریف کے الفاظ کا خزینہ اور درود شریف کے انوار کا گنجینہ ہے۔ یہ شہر محبُوب کائنات کے محیط کا مرکزی نکتہ تریمان ہے۔ اور محبُوب پھلوں کے متعلق فرمایا فَکَانَ اَحَبُّ التَّمرِ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اَلعَجوَۃُ سب سے پسندیدہ اور محبُوب کھجور عجوہ تھی یہ کھجور عجوہ جنّت کا پھل ہے۔ مومن کو یہ کھجور محبُوب اور پسند کیوں نہ ہو

١٠ بقیہ حاشیہ

میں بسندِ صحیح بیان ہُوا سب سے پہلے کعبۃُ اللہ کا غلاف سیدنا عدنان علیہ الرحمۃ والرضوان نے چڑھایا تھا جو حضور سرورِ کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِّ اعلیٰ ہیں۔ یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔ وہ دَورانی زمانہ ۱۱۵۸ سال ہے

ہو کر یہ محبوب" صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب کھجور اُمُّ التمر ہے۔ جس کا پودا سرکار" صلی اللہ علیہ وسلم "نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا۔ عجوہ کھجور سات روز ناشتہ میں نہار مُنہ دُرود شریف پڑھ کر کھانا۔ زہر کا تریاق اور جادُو کے اثرات کے لئے اکسیرِ اعظم ہے۔ اَولیاءِ کرام کا یہ فرمُودہ اور آزمُودہ ہے۔

☆ صیحانی کھجُور نے تو بارگاہِ مُصطفوی" صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کیا۔ بَرنی کھجُور کے مُتعلق فرمایا یہ افضل و بہتر اور دافِعُ الامراض ہے۔ شبلی کھجُور، بلا گُٹھلی کھجُور، کلمہ طیّبہ والی کھجُور غرضیکہ ہر ایک کھجُور اپنی اپنی خصُوصیات اور تاثیرات میں مُمتاز ہے اور مومن کے لئے تبرُّک، مدینہ طیّبہ کا ایک ایک مقام خیر و برکت کا ہے۔ مقاماتِ مُقدّسہ، مکانات مُتبرّکہ اور جہاں جہاں محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم "کے قدمِ مُبارک لگے اور آپ کی نگاہیں دَر و دیوار پر پڑیں جس سے یہ بلدۂ طیّبہ محلِ قبولیت اور مقامِ محبُوبیت بن گیا۔ ان کھجُوروں اور پھلوں میں قدمِ مُبارک کے اثرات برکات سرایت کئے ہُوئے ہیں۔ مدینہ مُنوّرہ کا پودینہ بے حد خُوشبُودار اور سب سے اعلیٰ تحفہ ہے جو چائے اور قہوہ کو مزید، مزیدار اور خوشبُودار بناتا ہے اور ایک عُمدہ تر اور نفیس ترین تبرّک گلاب کے پھول ہیں۔ جو محبُوب" صلی اللہ علیہ وسلم "کی خُوشبُو اپنے اندر بسائے ہُوئے ہیں۔

غُبارُ المدینۃِ النّبیّ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام عن ابی سلمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہ "د

بَلغنی اَنّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ یُطْفِی الْجَذَامَ ط

سیّدہ فرماتی ہیں حدیث پہنچی مجھے یہ کہ فرمایا رسُول اللّٰہ" صلی اللہ علیہ وسلم "نے مدینہ مُنوّرہ کا غُبار جذام۔ کوڑھ جیسے لاعلاج مرض کے لئے شفا اور تریاق ہے۔

☆ **گُلدستۂ محبّت** :۔ دیارِ حبیب شفاخانہ، ذکرِ حبیب، درُود شریف" نسخۂ شفا ہے[1]

میرے آقا کا مدینہ بھی ہے کیا دارُ الشفا
جس جگہ مسیحا بھی آتے ہیں دوا کے واسطے
۱۰

---

[1] ذکرُ الحبیب لِلمریضِ طبیبٌ ط محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر دائمی مریض جسمانی رُوحانی ذہنی قلبی کا معالج ہے۔

[2] **شرفِ سعادت** :۔ اِس دفعہ حاضریِ بارگاہِ عالیہ میں بار بار خیال آیا کہ غُبار پاک میں شفا ہے اور شہر مُبارک المدینۃُ المنوّرہ پر نظر اُٹھتی تو شہر ہمایوں میں نہ کھی نہ مچھر، نہ کھٹمل نہ جُوں، نہ کوا نہ چیل، نہ خوف نہ ہراس، نہ وبا نہ بلاء، امن ہی امن، سکُون ہی سکُون شفا ہی شفا وُہ اتنا صاف شفاف اور مُصفّٰی کہ غُبار کا نام تک نظر نہیں آتا تھا۔ شانِ قُدرت "بابِ عُثمان" کے باہر ایک سہ منزلہ عمارت قریبِ حرم شریف گرائی جا رہی تھی۔ فقیر بروز بیر

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

حدیث نبوی:۔ بروائیت اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا ط

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم "کَانَ یَقُوْلُ لِلْمَرِیْضِ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا وَیُشْفٰی سَقِیْمُنَا ط

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مریض پر یہ کلمات پڑھ کر دم فرماتے اور بیمار شفا پاتا۔ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا وَیُشْفٰی سَقِیْمُنَا ط ؎

مریضوں کو نسخہ طبیبوں کو مژدہ ہے خاکِ شفا خاکِ کوئے مدینہ

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کی عیادت کو تشریف لے گئے تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں بخار کی شدّت کی لپیٹ میں ہوں تو فرمایا۔ مدینہ طیبہ کی مٹی لے کر پانی میں بھگو کر چہرے پر چھڑکو۔ تو انھوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو شافیِ مطلق جلّ شانہٗ نے ببرکتِ خاکِ شفا، شفا عطا فرما دی۔ ؎

منم خاکِ درِ کوئے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" اسیرِ حلقۂ موئے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"
قتیلِ نوکِ شمشیرِ نگاہش "صلی اللہ علیہ وسلم" شہیدِ تیغِ ابروئے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ **خاکِ شفا:۔** المدینۃ المنورہ کے پورے شہر کی خاک، خاکِ شفا ہے۔ لیکن ایک مقام خاص "خاکِ شفا" کے نام سے موسوم ہے۔ جو مسجد قبا شریف سے واپسی پر مسجد جمعۃ المبارک کے قریب کھجوروں کے باغ کے عقب وادی صُعیب میں واقع ہے۔ جہاں سے زائر خاکِ شفا لاتے ہیں۔ پیشتر ازیں اہلِ مدینہ منورہ چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر تبرّکاً دیا کرتے۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر ط کو اس مقام کی زیارت نصیب ہوئی۔ حقیقت ہے کہ اپنی قدر و قیمت تو خاکِ پاک کی وابستگی

بقیہ حاشیہ

ذُو الرجب ۱۴۰۹ھجری المقدسہ کو بعد از نمازِ عصر اُدھر سے گزرا۔ منظر دیکھنے کے لیئے کھڑا ہو گیا۔ جب عمارت ۲۷.۲.۱۹۸۹ گری غبار گھٹا باندھ کر ایسا چھاتا کہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ یہ حقیر پُر تقصیر بھی آگے بڑھ کر اس غبارِ پاک کو اپنے جسم پر سجانے کے لیئے حاضر ہو گیا۔ تا آنکہ سارے جسم کا غبارِ پاک سے غسل ہو گیا۔ الحمدللہ ربی علی ذالک۔ کاشکہ مدینہ منورہ کی خاک پاک میں ہی پیوندِ خاک ہو جاتا۔ اے کریم جلّ شانہٗ مجھے بھی اس غبارِ پاک کا صدقہ عذابِ نار سے مامون و محفوظ فرما بجاہِ افضل البلاد و علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام من الملک الغفار ط ؎ [مدینے جا کے ہم مجھے تقدس کس کو کہتے ہیں ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ]

☆ فقیر اس راہِ شوق میں ہمرنگِ جامی، شیخ جمالی کے حالِ گرد آلود، آب دیدہ اور کیف وارفتگی، شیفتگی کی تمنا رکھتا ہے ؎

مارا زِ خاکِ کوئیت پیراہن است برتن آں ہم زآبِ دیدہ صد چاک تا بدامن

سے ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی ہوا اور فضا میں شفاء کے علاوہ حیاتِ حقیقی ہے۔ یہ مبنی برحقیقت عقیدت ہے اور مومن کے لئے مزید کثیر التعداد فوائدِ مُضمِرہ کا مُژدہ ہے۔

☆ دُعا:۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَمَوْتًا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ ﷺ ؎

اِلٰہِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ — بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْمَوَالِیْ
وَھَبْ لِیْ فِی الْمَدِیْنَۃِ قَرَارًا — اِیْمَانًا وَّ دَفْنًا بِالْبَقِیْعِ

☆ حضور غوثُ الاولیاء، بغدادِ معلّٰی کے شہنشاہ علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا۔ ؎

خلق گفتند کہ فردا روزِ عید است — خوشی در قلبِ مومن پدید است
دراں روزے کہ با ایمان میرم — مرا در ملکِ خود آں روزِ عید است

اب مری لحد میں بھی ہے خوشبو مدینے کی
میں خاکِ شفا لایا تھا اک دن مدینے سے

☆ **درگاہِ اولیاء کی خاک کا ادب:۔** ایک دن صاحبقرآن امیر تیمور گورگاں[۱] کا جلوس بخارا شریف کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اتفاقاً خواجہ نقشبند کی خانقاہ عالیہ کے درویش چٹائیاں جھاڑ رہے تھے اور گرد وغبار صاف کر رہے تھے۔ امیر تیمور بھی اپنی مسلمانی کی اچھی حالت کے پیشِ نظر ٹھہر گیا اور خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے عنبر اور صندل سے بڑھ کر سمجھا تو ربِّ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کے ایک ولیِ کامل کی درگاہ کی خاکِ پاک کی برکت سے خاتمہ ایمان پر عطا فرما دیا اور خواجۂ خواجگان شہنشاہِ نقشبند بُخاری کا پیرہن مبارک بطورِ کفن ملا اور سیّد امیر کلال دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مقبرہ میں بوجہ عقیدت دفن ہونے کی سعادت پا گیا۔

(سمرقندی) (ماوراءالنہر)

☆ منقول ہے۔ خواجۂ خواجگاں نقشبنداں فرمایا کرتے "امیر تیمور مُرد لیک ایمان بُرد" ؎

مری خاک یا ربّ عزّوجلّ نہ برباد جائے — پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

۲

مولائے کائنات علی مرتضٰے کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا ہے۔ سبحان اللہ ؎

رَضِیْتُ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لِیْ — اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلٰی خَالِقِیْ
لَقَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ فِیْمَا مَضٰی — کَذَا یُحْسِنُ اللّٰہُ فِیْمَا بَقِیْ

[۱] امیر تیمور خاندانِ مغلیہ کا جدِّ اعلیٰ جنھوں نے اُس کی برکت سے ہند پر تین سو سال حکومت کی۔

اَلْاَوْلِیَاءُ تَحْتَ قُدُوْمِ الْاَنْبِیَاءِ۔ اولیاء، انبیاء کے قدموں کے نیچے کی خاک کے انوار اور ذرّات ہیں۔ ان کا ادب اُن کا ادب ہے

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی　　شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِی الْغُبَارِ شِفَاءً لِّکُلِّ دَآءٍ ط　|　مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂِ قدرت میں میری جان ہے۔ غبارِ المدینۃ المنورہ میں ہر مرض کی شفا ہے

☆ شیخ محقق فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ تجربہ کیا اور شفاء سے مشرف ہوا ایک مرتبہ پاؤں میں ورم آگیا۔ اطباء نے لاعلاج قرار دے دیا تو شہرِ شفا کی خاکِ شفا سے شفا مل گئی۔ یہ شہر اسم بامسمّٰی ہے۔ اکثر علماءِ عظام نے اس خاکِ شفا سے شفا چاہی اور پائی۔

○ مدینہ منورہ کی خاکِ پاک دوا بھی ہے اور شفا بھی۔ علاج بھی ہے معالجہ بھی۔ المدینۃ المنورہ مانند کٹھالی ہے۔ مومن کے ہر قسم کے کھوٹ کو جلا کر اسے مصفّٰی و مجلّٰی کر دیتا ہے خاکِ شفاء۔ شفاءِ بیماراں اور مرہمِ گنہگاراں ہے۔ یہ غبارِ پاک تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی دھوڑ ہے اس میں شفاء ہی شفاء ہے اس میں نور ہی نور ہے۔ اس خاکِ شفاء کو پانی میں گھول کر غسل کرنے سے بعونہٖ تعالیٰ یہ غسل، غسلِ صحت ہوگا۔ اور غسل، غسلِ شفا۔

★ منافق کی علامت سے ایک یہ ہے کہ وہ فضائلِ مدینہ منورہ اور خاکِ شفا کا انکار کرتا ہے اور اُس کا دل مدینہ منورہ نہیں جمتا اور مدینہ منورہ بھی اُس کو کھوٹے سکے کی طرح باہر پھینک دیتا ہے۔ ربِ علیم و حکیم نے فرمایا۔ اے محبوب" صلی اللہ علیہ وسلم" تم نے میرے کعبۂ معظمہ کو بتوں سے پاک کیا۔ میں تیرے شہر المدینۃ المنورہ کو منافقوں سے پاک کر دوں گا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم " کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب کبھی سفر سے واپسی مدینہ منورہ ہوتی۔ تو چہرۂِ انور انبساطِ مسرت اور فرحت سے جگمگا اُٹھتا۔ اپنی سواری کو کمال شوق سے تیز کرتے اور چادرِ انور اپنے دوشِ مبارک سے ہٹا کر فرماتے هٰذِہٖ اَرْوَاحٌ طَیِّبَةٌ " یہ ہوائیں کتنی بھلی اور پاکیزہ ہیں" اس مبارک شہر کی معطر فضائیں معنبر ہوائیں آپ" صلی اللہ علیہ وسلم " کو مسرور کرتیں اور در و دیوار سے فرحت برستی جو اس مبارک شہر کی گرد آپ کے چہرہ انور پر پڑتی تو وہ ہرگز صاف نہ کرتے اور اگر کسی صحابی کو گرد سے بچنے کے لئے منہ چھپاتے دیکھ لیتے تو آپ منع فرماتے۔ سبحان اللہ! وہ کیا مبارک چہرے تھے جو اس مبارک گرد سے گرد آلود ہوئے۔

ــ شافیٔ مطلق ہی ادویہ ادعیہ، آب و خاک میں شفا کی تاثیر پیدا فرماتا ہے۔

۵

○ آج بھی مُحبّین کو اِس شہر کے دَر و دیوار، گلی و بازار سے مُعطّر و مُعنبر رسُول "ﷺ" کی خوشبوئے جانفزاء کی لپٹیں آتی ہیں۔ جس سے مُحبّوں کے دماغ خوشبُو سے مُعطّر ہو جاتے ہیں کاش کہ اس خوشبوئے طِیبَب کا ایک شمّہ مُشتاق مُسافر کے شامّۂ ذوق و وِجدان سے رُوح وجان میں بس جائے۔ اِس فضا کی ہَوا میں حیاتِ[ملا] دائمی کی خوشبو ہے۔ ابُوعبدُاللہ عطّار علیہ الرحمۃ نے کیا عُمدہ کہا ہے ۔

فَطَابَ بِطِيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَسِيْمُهَا
فَمَا الْمِسْكُ وَالْكَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ الرَّطْبُ

☆ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ جو عُلماء صاحبِ وجدان سے ہیں فرماتے ہیں۔ دیارِ محبُوب کی آب و ہَوا میں ایسی خوشبُو کا ہونا عجائب و غرائب سے ہے۔ جس سے قلوب فضائے انوارِ درُود شریف سے معمور ہوتے ہیں۔ اور اِس خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبُو ہے جو مُشک اور عنبر سے برتر ہے۔ جو عاشق کے آئینۂ قلب و نظر کے غُبار کو دُھو کر اُسے مطہّر و مُعطّر کر دیتی ہے۔ ؎

نہ کریں کیسے خوشبُو سے وضو گلیاں مدینے کی
نبی گلدستہ تھے شہرِ نبی گلدان جیسا تھا

☆ اس شہرِ مُقدّس و مُعطّر کی ہر شئی کو طہارت اور نظافت سے نوازا گیا ہے جو اَللّٰهُ جَمِیْلٌ وَّ یُحِبُّ الْجَمَالَ (حدیث پاک) کے جمالِ محبّت کا مظہر اور محبُوب ربُّ العُلیٰ عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہِ ناز ہے۔ اَرْوَاحُنَا لَكَ الْفِدَاءُ سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ "ﷺ"

[ملا] ۱- اِس خاکِ پاک میں حیاتِ جاودانی مُضمر ہے۔ قُرآنِ پاک سُورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۹۶ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کو سامری نے کہا کہ میری نگاہ نے آپکی صُحبت سے وُہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ پائے کہ جبرائیل علیہ السّلام کے گھوڑے کے قدم جہاں پڑے وہاں سبزہ اُگ آتا تو مَیں نے اُس سے ایک مُٹھی خاک بھر لی کہ اس میں آثارِ حیات نظر آئے۔ تو مَیں نے سونے کا بچھڑا بنا کر اُس کے مُنہ میں چٹکی بھر خاک ڈالی تو وُہ اِس کی تاثیر سے زندہ ہو کر کلام کرنے لگا۔

۲- وادیِ ایمن طُورِ سِینا ایک ہی تجلّیِ ربّانی سے جل کر سُرمہ بن گیا۔ اُس کی ایک سلائی قارُون نے اپنی آنکھوں میں لگائی تو نگاہ سے حجاب اُٹھ گئے اور رُوئے زمین کے خزانے نظر آنے لگے تو المدینۃُ المنوّرہ کے اِن ذرّاتِ خاک کی کیا شان ہوگی جس نے قدمِ رسُول "ﷺ" کو بوسے دے کر نقشِ قدم کو اپنے سینہ پر بطورِ مُہر ثبت کر لیے کہ جہاں ہر لحظہ ہر لمحہ نئی آن نئی شان سے تجلّیاتِ ربّانی کا وُرود ہے۔ جس کے سامنے کوہِ طُور شرمندہ ہے۔

۳- ایک یہودی نے نعلینِ مُقدّس کی خاکِ پاک کی ایک سلائی اپنی آنکھوں میں لگائی تو آنکھیں کُھل گئیں اور بصارت کے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

○ اے جمالِ حقیقی! ہمارے دلوں میں محبوب کا مدینہ بسا دے تاکہ یہ تیری الطاف کے مَورِد بنیں۔ اے فاعلِ حقیقی! ہمارے دلوں کو بھی محبتِ محبوب سے نواز تاکہ تیری نگاہ کے قابل ہوں اور ہجر کے لمحات اِس سے بہلیں اور قلبِ مُضطر قرار پکڑیں اور تیرے محبوب کی یاد کریں اور درُود شریف سے دِل تسلّی پائیں۔ کسی عاشق صادق نے کیا خوب کہا ہے ؎

سَنَةُ الْوَصْلِ سِنَةٌ وَّسِنَةُ الْهِجْرِ سَنَةٌ

لِاَنِّیْ فِی الْوِصَالِ عُبَیْدُ نَفْسِیْ ۔۔۔ وَفِی الْهِجْرَانِ مَوْلٰی لِلْمَوَالِیْ

وَشُغْلِیْ بِالْحَبِیْبِ بِکُلِّ حَالٍ ۔۔۔ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شُغْلِیْ بِحَالِیْ

ہجرے کہ بود مُرادِ محبوب ۔۔۔ از وصل ہزار بار خوشتر

مرضیِ مولیٰ از ہمہ اَولیٰ

بقیہ حاشیہ

ساتھ نورِ بصیرت پا کر مرتبہ صحابیّت پر پُہنچا جہاں اُن کے قدموں کی خاک کو اولیاء آنکھوں کا سُرمہ بنا کر امر ہو گئے

وُہ خاک جو لگی تھی کبھی پائے رسُول سے ۔۔۔ سُرمہ بناؤں پاؤں جو اُس خاکِ پا کو میں

۴۔ قرآن مجید نے صحابہ کرام کے گھوڑوں کے قدموں کی خاک اور گرد کی عظمت کی قسمیں بیان فرمائیں۔ سورۃ العٰدیٰت آیت کریمہ ۱ تا ۴

۵۔ مختصراً یہ کہ سرزمین مُقدس اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی ہوا اور فضا میں حیاتِ حقیقی کے اثرات ہیں۔ جہاں بیمار دل شفا اور مُردے حیات دوام پاتے ہیں۔ حضرت مُوسیٰ کلیم اللہ معہ حضرت یوشع بن نون علیہما السّلام بحرِ فارس اور بحرِ رُوم کے سنگم میں پہنچے اُن کے ناشتہ دان میں نمکین تلی ہوئی مچھلی تھی اس مقام سے جہاں حضرت خضر علیہ السّلام دریا کے اندر سفید چادر اوڑھے آرام فرما تھے گزرے تو اس خطہ ارضی کی ہوا لگی جس میں حضرت خضر علیہ السّلام کے سانسوں کی مہک بسی ہوئی تھی تو اُس ہوا سے وُہ بھنی ہُوئی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چھلانگ لگا گئی۔ قدرت خداوندی کہ جہاں جہاں سے گزرتی وہاں وہاں پانی میں سُرنگ بنتی جاتی۔ یہ مقام منزل تھا۔ ہماری منزل مدینہ پاک ہے۔ قِسْ عَلٰی هٰذَا ! یہ مقیس کا مقیس علیہ پر قیاس مع الفارق نہیں؟

☆ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی ہوا فضا میں آج تک سیّد الانبیاء علیہ التحیۃ والثّناء کے سانسوں کی مہک اور خوشبو رچی بسی ہے اُس ہوا کی شان اور تاثیرِ حیات کا کیا عالم ہو گا۔ صاحبِ وجدان اور اہلِ دانش و بینش شاہد ہیں کہ اس ارضِ مقدس کی خاک پاک سے اُمّت کی حیات وابستہ ہے اور یہیں سے حیات ابدی پا گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ط

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ ۔۔۔ سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

سیّد الانبیاء کے مدینہ پاک کی خاکِ پاک، سیّد الاولیاء کے نجف اشرف "ابو تُراب" کے قدموں کی تُراب کحل البصر و البصیرت ہے
ع : از خاکِ پائے اولیاء ع ط

روضۂ اطہر "سبز گنبد" درود و سلام کا مرکز و منبع " زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیْمًا

السّلام اے سبز گنبد کے مکین  السّلام اے رحمۃٌ للعٰلمین

حجرۂ مطہرہ عائشہ صدیقہ کے تین[2] چاند شَرَّفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَدَّسَ[1]

☆ ذَکَرَہٗ عُروہ بن زبیر، اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہما نے ایک خواب دیکھا آسمان سے تین[2] چاند میری گود میں اُترے ہیں۔ میں نے خواب اپنے والدِ کرم سیدنا ابوبکر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے تعبیر میں فرمایا اے بیٹی! دُنیا کے تین بہترین انسان تیرے حجرۂ مطہرہ میں دفن ہوں گے۔

○ حبیب طیّب طاہر نبی " صلی اللہ علیہ وسلم " نے رحلت فرمائی " ولادت کی طرح آپ کی رحلت بھی پاک اور پاکیزہ تر ہے" تو غسل " بغیر کپڑے اُتارے "۔ اور تجہیز و تکفین کے بعد حجرۂ مطہرہ میں صحابہ کرام کی جماعت دست بستہ " نبی معصوم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی بارگاہِ رحمت میں تعظیمًا وادبًا کھڑے ہوکر درود شریف ابراہیمی تین تین مرتبہ پڑھ کر واپس چلی آتی پھر دوسری پھر تیسری، علیٰ ہذا القیاس تینتیس[۳۳۰۰۰] ہزار صحابہ نے بغیر امام[3] نمازِ جنازہ پڑھی دو روز شبانہ اسی طرح درود شریف پڑھا جاتا رہا اور پھر یہ حجرۂ مطہرہ تا قیامِ قیامت آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی تدفین سے آرام گاہ بن کر رشکِ اِرم ہوگیا ؎ " مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ "

بُرقعہ ز عارض بر فگن تا عالمے پیدا شود — یعنے ز رُو خلقے ز مُو جمعے ز لب من از دہن
یک جلوہ شمع رُخت اُفتادہ در صحنِ چمن — یکجا صبا یکجا خزاں یکجا گُل یکجا سمن

---

[1] سبز گنبد سنہری کلس کی ایک جھلک پر اُمت فدا ہے۔ یہ محبوب ربُّ العٰلمین کی جلوہ گاہ ہے۔ روزِ ازل تا ابدُ الآباد کائنات کے دُرود شریف کا خزانہ ہے۔ غلام اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم کے حریمِ قدس میں بالمشافہہ صلوٰۃ و سلام عرض کرتے اور جوابِ سلام سے انوار کی دستارِ فضیلت اور دستاویز شفاعت چاہتے اور پاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَضٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِیْمَا بَقِیَ

[2] اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو مدینہ کا چاند کہا کرتیں۔

[3] حضور امامُ القبلتین " صلی اللہ علیہ وسلم " ہی حیات و ممات میں جملہ عالم کے امام ہیں۔ سب سے پہلے ملائکہ رسل نے معہ جملہ ملائکہ نوری نے درود شریف پڑھا۔ ایسی نمازِ جنازہ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خصوصیات سے ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

☆ سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹی! هٰذَا وَاحِدٌ مِّنْ اَقْمَارِكِ ط تیرے خواب کے تین چاندوں میں سے یہ ایک چاند ہیں وَهُوَ خَيْرُهُمْ جو سب سے افضل ہیں، نیز فرمایا۔ نبی کا جہاں وصال ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے کہ

لَيْسَ فِي الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ نَفْسُ نَبِيِّهٖ ط	وُہ جگہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اُس جگہ سے افضل کائنات میں کوئی اور جگہ نہیں۔

تو حضور سیّد الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الغفار کو اسی حجرۂ مطہرہ میں دفن کیا گیا۔

☆ علامہ محمد علاؤ الدین علی بن محمد البغدادی المعروف بخازن علیہ الرحمۃ نے الدر المنتقیٰ میں ارقام فرمایا۔

وَاَمَّا ضَمَّ الْاَعْضَاءَهُ الشَّرِيْفَةَ اَفْضَلُ الْبِقَاعِ عَلَى الْاِطْلَاقِ حَتّٰى مِنَ الْكَعْبَةِ الْمُعَظَّمَةِ وَالْكُرْسِيِّ وَعَرْشِ الرَّحْمٰنِ ط	جو زمین اعضاء شریفہ سے متصل ہے وُہ مطلقاً تمام مقامات حتیٰ کہ کعبۃ اللہ کرسی، عرشِ الٰہی سے بھی افضل و برتر ہے "متفقۃ علیہ"

☆ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر "الجامع الاحکام القرآن" میں تحریر کیا۔

○ جب خلیفۃ الرسول بلافصل سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ کا وصال ہوا تو (شہادت ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ) وصیت کے مطابق نماز جنازہ کے بعد جسدِ اقدس کو روضۂ اطہر کے سامنے رکھ دیا گیا تو حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ نے آگے بڑھ کر صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے یارِ غار[1] اور رازدارِ نبوت حاضر ہیں۔ حکم ہو کہ کہاں دفن کریں؟ اتنا عرض کرنا تھا کہ حجرۂ مطہرہ کا کنڈا اور دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی اَوْصِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ ط دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو تو صدیقِ مکرم کو صدقِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ "تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری"

☆ مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں جزاك الله عنّا

---

[1] ثَانِيَ اثْنَيْنِ روزِ ازل تا ابد عالمِ اجساد میں ثانی غار میں ثانی مزار میں ثانی اور عالمِ ارواح میں بھی ثانی تھے کہ عالمِ ارواح میں بھی روحِ ابوبکر کو روحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت تھی۔ عالمِ اسباب میں یہ معیت بچپن جوانی اور بڑھاپا اور عالمِ برزخ میں بھی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ عالمِ قیامت اور جنت میں بھی یہ معیت ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز ط

آن امن الناس بر مولائے ما ۔۔۔ آن کلیم اول سینائے ما
ہمت او کشتِ ملت را چوں ابر ۔۔۔ ثانیِ اسلام غار و قبر و بدر

"علامہ اقبال"

وَعَنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَاسَیِّدَنَا اَبَابَکْرٍ مَّا اَوْفَاکَ وَمَا اَسْعَدَکَ ط کہتے
ہُوئے آپ کے جسدِ اقدس کو لحد میں رکھنے لگا تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ اچانک لحد کھُل گئی۔
اور حضور ﷺ بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں اے علی مرتضےٰ!
میرے انیسِ جلیسِ صدّیق کا سر میری گود میں رکھ دو۔ یُوں رفیقِ غار، رفیقِ قبر بھی بن گیا۔[1]

"یہ دوسرا چاند تھا جو اُمّت میں سب سے افضل ہے":مؤلف

☆ تیسری قبر کی جگہ اُمّ المؤمنین نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی جب سیّدنا عُمر فارُوقِ اعظم[2]
خلیفۂ خلیفۃُ الرّسُولِ الاعظم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی عینِ حالت نماز میں شہادت
(شہادت ۱ محرم الحرام ۲۳ھ)
ہُوئی تو اُن کی خدماتِ دینی و ملّی کے پیشِ نظر ایثارًا، اُمّ المؤمنین نے آپ کو ترجیح دی۔
اِس طرح تیسری قبر آپ کی بنی اور یہ تیسرا چاند ہے جو اپنے مابعد الصّحابہ سے افضل ہے۔

"یہ ہیں حجرۂ عائشہ صِدّیقہ کے تین چاند"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ط

---

[1] اَلشَّیْخَیْنِ الکَرِیْمَیْن کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر قطعی ہے۔ جو شخص سب کو برابر جانے اور ایک دوسرے پر فضیلت دینا فضُول سمجھے وُہ ابُوالفضُول اور احمق ہے جو اہلِ حق کے اجماع کو فضُول جانتا ہے۔ عُلماءِ مُعتمدہ اہلِ سُنّت و جماعت نے اِس مسئلہ کو عقائد اور ضرُوریاتِ دین سے فرمایا ہے۔ خُطبہ میں خُلفاءِ راشدین، عمّین شریفین اور حسنین کریمین علیہم ثمّ علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا بالترتیب نام لینا اور اجمالاً ذکرِ صحابہ کرام، مُستحب، محبُوب اور مستحسن ہے اور عمدًا تارک، معتوب اور خبیث ہے۔ اور مُنکر فاسق، فاجر اور خارج از اُمّت ہے۔ ۱۲ منہ حفظہٗ ربّہٗ سبحانہٗ تعالےٰ ط

[2] سب سے پہلے قبرِ انور پر قُبّہ سیّدنا فارُوقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بنوایا تھا۔ سب سے آخر سُلطانِ وقت محمُود غزنوی اَنَارَاللہُ تعالےٰ بُرھَانَہٗ نے گنبد کی ازسرِ نو تعمیر کرائی اور کلس کو سبز رنگ سے مُزیّن کیا۔ بدیں وجہ اس (مبارک) کو سبز گنبد یا گنبدِ خضرآ کہتے ہیں۔ قبل ازیں سفید رنگ تھا اور قُبّہ بیضآء کے نام سے مشہُور تھا۔ امام ترمذی نے ابُوداؤد مدنی علیہ الرحمۃ سے بروایت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام قربِ قیامت مینارہ بیضآءِ دمشق مُلکِ شام میں آسمانوں سے نزُولِ اجلال فرمائیں گے اور شادی کریں گے اولاد ہو گی۔ چالیس سال تمام رُوئے زمین پر حکومتِ الٰہیہ قائم کریں گے اور بعد رحلت نبی طٰہٰ و یٰسٓ ﷺ کے پہلُوئے اقدس میں گنبدِ خضرآ کے اندر دفن ہونگے یاد رہے آپ کی جائے ولادت بیتُ اللّحم فلسطین ہے۔ ۱۲ منہ عُفی عنہٗ

نور کدۂ نبوی حجلۂ مقدسہ :- قدّس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ وشرّفہا

بنتِ صدیق ، آرامِ جانِ نبی
اُس حریمِ براءت[1] پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جس میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرادِق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

یہ حجرہ کائناتِ ارضی و سماوی کا مخزن بن گیا اور کائناتِ عالم میں مؤمنین کے دل اِدھر متوجہ ہو گئے۔ محبت کا محور اور عشق کی دُنیا والوں کا مرکز اور مومن کے نورِ ایمان، اولیاء کے نورِ عرفان کا منبع بن گیا۔ شمس و قمر کو وجاہت کا نور یہیں سے ملا۔ آسمانِ برزخ میں چاند کے اردگرد چمکتے دمکتے جنتُ البقیع کے تارے ہیں۔ بے چین رُوح کو راحت، قلبِ تپاں کو سکون اور سینۂ پُرسوز کو سرور یہیں سے ملا۔ دُکھ دُور، درد کافور ہو گئے۔

○ رحمت، رأفت، مودّت، شفاعت اور مغفرت اِسی در سے تقسیم ہوئی۔ جنت اور شفاعت کی سند یہیں سے پائی۔ عاشقانِ الٰہی، محبوبانِ بارگاہی کی زندگیاں اسی در سے وابستہ ہیں اور دریوزہ گروں کے لیئے بارگاہ حریمِ ناز ہی ہے۔ محبوب کے شہر مکہ معظمہ میں اللہ نے اپنا گھر بنا لیا اور اللہ کے گھر میں محبوب نے اپنا روضہ بنا لیا۔ یہ نور کدۂ نبوی، حجرۂ عروسی درود شریف کا حجرہ ہے۔ عَلَیْہِ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ وَعَلَیْہِمْ ط

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شَیْئًا لِلّٰہِ از جمالِ رُوئے تو

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما
آفریں بردستِ تو بر بازوئے تو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْاَنَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ولادت ۴ سنہ قبل الہجرت — وصال ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ہجری

[1] حبیبہ حبیبِ الٰہ، طاہرہ مطہرہ عند اللہ، طیبہ زوجہ طیب، صدیقۃ الکبریٰ بنت صدیق اکبر۔ سیدۃ الکونین مخدومۃ الدارین، افضل النساء العٰلمین۔ اُمّ المؤمنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ ملقب بہ "حمیرا" جن کی عزّت، عظمت، عصمت اور عفّت کے لیئے سورۃ النور کا نزول ہوا۔ اور بحکمِ الٰہی جن کی نوری تصویر سید الملائکہ نے حضور میں پیش کی۔ کہ یہ آپ کی دُنیا و جنت کی زوجہ ہے۔ جن کا انتخاب خود ربِّ قدوس نے فرمایا۔ " صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضری بارگاہِ محبوب
صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

خوشا چشمے کہ دید آں مصطفےٰ را "صلی اللہ علیہ وسلم" — خوشا دل کہ دارد خیالِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"
تجمل بود عکسے از جمالِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" — کہ خلد بریں زینت از بلالِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

احادیثِ نبوی:۔ بروایت حاطب ابنِ ابی بلتعہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

(۱) مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ط وَاَنَا حَیٌّ ط "اَوْکَمَا قَالَ"

جس نے حج کیا اور پھر میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور میں زندہ ہُوں۔ "سُنَنَ الہدیٰ فی متابعۃ المصطفیٰ"

○ یہ حدیثِ پاک حیاتُ النّبی پر واضح ایک دلیل ہے۔ وصالِ مُبارک کے بعد گنبدِ خضراء[علہ] کی زیارت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی صحبتِ حیات کا درجہ رکھتی ہے اور سبز گنبد کی زیارت اور مواجہہ شریف کی حاضری ہی مرقدِ منوّرہ کی زیارت ہے حج کو مُقدّم فرمایا پھر حاضری بارگاہِ نبوّت کا مُژدہ سُنایا کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمّہ ہونگے۔

○ بزرگانِ دین نے حج کو قائم مقام وُضو اور حاضری کو قائم مقام نماز فرمایا ہے۔

قبرِ انور:۔ مقامِ مُصطفےٰ کا ایک نظّارہ اور تجلی مُصطفےٰ کی جلوہ گاہ ہے۔ جمالِ مُصطفےٰ حجاب میں ہے

علہ سب سے افضل رنگ دو ہیں۔ سفید، سبز۔ سبز رنگ ربّ کریم کو پسند اور سفید رنگ محبوب کریم کو پسند ہے جنّت کی زمین سبز۔ شُہداء کی رُوحیں سبز قندیلوں میں رہتی ہیں اور روضۂ اطہر پہ غلاف سبز جو طرب اور وصل کی علامت ہے کعبۃُ اللہ پہ غلاف کالا ہے جو حزن اور ہجر کی نشانی ہے۔ محبُوبؐ کا روضۂ اطہر سے وصل ہے۔ لہٰذا اُس کا رنگ سبز ہے اور کعبۃُ اللہ کو محبُوب سے ہجر ہے تو اُس کا لباس حزن اور غم کی نشانی بن گیا۔ جس سے ہیبت اور جلال ٹپکتا ہے ؎

اَلسَّلام اے سبز گنبد کے مکین — اَلسَّلام اے رحمۃً للعٰلمین

"ﷺ" کس میں تاب جو کما حقہٗ زیارت کرسکے تو فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ط جزوِ حدیث

☆ قبرِ انور کو محض قبر سمجھ کر دیکھنا گناہ عظیم ہے۔ عُلمآءِ مالکیہ زُرْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ کی بجائے زُرْتُ النَّبِیَّ کہنا مُستحسن اور اَدب سے زیادہ قریب جانتے کہ حضورﷺ تو اصلِ حیات ہیں اور نگاہِ ایمانی میں قبر کا تعویز حجاب نہیں ہے۔ جیسے نمازی کے لئے کعبۃ اللہ کا کوٹھا اور پتھر تعلّق باللہ میں حجاب نہیں۔ بلکہ کعبۃُ اللہ پر تجلّیات کے اِنعکاس سے قلبِ مومن اَور زیادہ مُستفیض، مُنوّر اور تعلّق باللہ مُستحکم ہوتا ہے۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تجلّیاتِ اِلٰہیّہ کے خاص مُشاہدہ اور قُرب میں ہمیشہ محو و مشغول ہیں کہ تجلّیاتِ الٰہیّہ کی نہ حد ہے اور نہ غائیت اور نہ ہی اس کا کوئی پیمانۂ غائیت ہے اور قبرِ انور ان تجلّیات کا مرکز اور عطاءِ الٰہی کا دَروازہ ہے۔ جو ہر دو عالمِ امر، عالمِ خَلق کے لئے قرار گاہ ہے۔

☆ امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالِی مَادَامَتِ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ نے بنظرِ تدقیق رِوایۃً و دِرایۃً علمی بسط سے بیان کیا۔ جس میں ذَرّہ بھر اخفا نہ اُٹھا رکھا اور عملاً بھی ثابت کیا اور حُفّاظِ احادیثِ مُبارکہ اور آئمہ مُحدّثین کرام کا یہ مُتّفقہ فیصلہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ یقیناً، حیاتُ النَّبِیِّ ہیں۔

لَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَلَاحَیَاتِہٖ "ﷺ" فِیْ مُشَاهَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ "کَمَا قَالَ الْقُسْطَلَانِیُّ فِی الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّیَّۃِ"

آپ کی حیاتِ مُبارکہ اور مماتِ مُبارکہ میں کوئی فرق نہیں اُمّت کے مشاہدۂ اعمال و احوال کی معرفت قلبی ارادے اور عزائم کے مُشاہدہ میں۔

فرمایا۔ عالمِ برزخ میں پائندہ اور اپنی اُمّت کے احوال سے باخبر اور اپنے اختیارات سے تصرُّف فرمانے والے اور آپ دُنیاوی اور حقیقی زندگی سے زندہ اور باقی ہیں۔ اُمّتِ مغفورہ کے افراد مُؤمنین کی زندگیاں حضور کی زندگی سے زندہ و تابندہ ہیں۔ فَافْهَمْ "

☆ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ط "دار قُطنی"

جس نے میرے "مرقدِ مُنوّرہ" کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

قبرِ انور کہئے یا قصرِ مُعلّیٰ نُور کا
چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قُبّہ نُور کا

○ غُلاموں کو حاضری بارگاہِ رحمتِ عالمیاں "ﷺ" کے مُژدۂ شفاعت سے گوہرِ مُراد مِل گیا" بشارتِ شفاعت کے ضمن میں خاتمہ بالایمان کی اشارت ہے کہ شفاعت کے لئے ایمان شرط ہے۔ مؤلّف "

۵

☆ فِی رِوَایَۃٍ «حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ» | اور حلال ہو گئی میری شفاعت اس پر

وَجَبَتْ اور حَلَّتْ مفہوماً دونوں ایک ہیں یعنی کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمۂ کرم ہونگے مومنین کو اپنی بارگاہِ رحمت کی حاضری پر شفاعت کا مژدہ سنایا اور از رُوئے رحمت "شفیعِ اُمت" صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت اپنے ذمۂ کرم لی۔ لفظ مَنْ عموم کے لیئے ہے۔ ہر مومن، گناہگار ہو یا نیکوکار، عالم ہو یا جاہل، کالا ہو یا گورا، عربی ہو یا عجمی سب کو شامل ہے بشرطیکہ گنبدِ خضراء "شَرَّفَہَا اللہُ تَعَالٰی وَقَدَّسَ" کی زیارت آدب سے ہو۔

☆ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جَوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط | جس نے ارادۃً خاص میری زیارت کا سفر اختیار کیا قیامت کے روز میرے جوار میں ہوگا۔

○ اَجِلّہ اولیاء کاملین نے حاضری بارگاہِ محبوبیت" صلی اللہ علیہ وسلم" کو حج کی حاضری کے تحت نہیں کیا بلکہ علیحدہ ارادہ کرتے اور بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوتے بایزید بسطامی قدس سرہٗ السّامی حج بیت اللہ شریف کے بعد واپس بسطام چلے آئے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا حاضریٔ مولا کریمؐ محبوب کو حج کے تحت کیسے کر دوں پھر بسطام سے مستقلاً علیحدہ ارادہ کر کے حاضر ہوئے۔ وَاللہُ اَعْلَمُ پھر کیا کیا عطیات ملے ہوں گے۔ عوامُ النّاس کے لیئے لازم ہے حج بیتُ العتیق کے بعد روضۂ اطہر سیّدُ الانام" صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کریں۔ علماءِ شوافع کے نزدیک زیارت درجۂ واجب پر ہے اور مندرجہ بالا ہر دو گروہ کے لیئے وعدۂ شفاعت ہے۔

اِک طرف جلوہ گاہِ حرم ہے اِک طرف ہے حریمِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑا ہوں کدھر پہلے جاؤں سُوئے کعبہ یا کُوئے محمدؐ

☆ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ ط | جس نے حج کیا اور پھر میری زیارت کو نہیں آیا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

○ جفا میں اذیٰ ہے اور ایذا، بالاجماع حرام۔ حج کے بعد وجوبِ زیارت ثابت ہے۔

☆ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَہِیْدًا ط | جس نے میری قبرِ انور و اطہر کی زیارت کی میں اُس کا شفیع اور شہید "گواہ" ہوں گا۔

چاہیئے تھا کہ حج سے قبل یا بعد میری زیارت کے لئے آتا اور شفاعت اور شہادت پاتا جس سے میری شفاعت میں وسعت ہوتی یہ کتنی احسان فراموشی اور شقاوتِ قلبی ہے کہ

ـــ علماءِ احناف کے نزدیک زیارت سنّتِ جلیلہ عظیمہ قریب الواجب ہے۔

جن کے قدموں کی برکت سے کعبہ کعبہ بنا اور ایک نماز کا درجہ لاکھ پایا اور مسجد نبوی شریف کی قدر بنی کہ پچاس ہزار تک کا ثواب پا گئی۔ ایسی ذاتِ کریمہ سے اتنا اعراض، ذکر کرنے سے پرہیز۔ حاضری دربار اور طلبِ شفاعت کی عرض سے لاپرواہی اور گریز "العیاذ باللہ" کہ تو زیارت و حاضری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمداً نہ آیا اور نہ سلام کیا تو ازلی ابدی شقی ہونے میں کیا شک رہ گیا؟ اور تیرا حج بھی عدمِ قبولیت کی علامت بن گیا۔ بعض علماء نے محروم القسمت یہ مفہوم اخذ کیا۔ وہ شفقت بر اُمت اور صفتِ شفاعت کا من وجہٍ منکر ہوا اور جو المدینۃ المنورہ میں جانے اور درِ رسول زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری اور زیارت سے بہزار حیلہ و مکر بیزار، تو اُس کا کیا ہو گا حال؟ "فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ" ان کی مذمت، شناعت اور قباحت، نقمت جتنی ممکن ہو کرے۔ مومن تو گنبد کے رنگین نظاروں، مدینۃ النبی کی نفیس بہاروں، سلاموں کی پیہم صداؤں اور درود کی دلکش نداؤں میں گم ہو جاتا ہے۔

☆ علامہ امام ابو الحسن السید سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ (وصال ۹۱۱ ہجری) جو متاخرین آئمہ شوافع سے ہیں۔ وہ اولیاءِ اُمت اور صلحاءِ امت علیہ کے قبور کو بھی اِس حکم میں داخل کرتے ہیں اور ثبوت یہ پیش کرتے ہیں کہ سیدۃ النساء العٰلمین "رضی اللہ عنہا"، شہداءِ اُحد کے قبور طاہرہ پر تشریف لے جاتیں اور سید الشہداء حمزہ عمّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرتیں اور سلام عرض کرنے کے بعد قبر مبارک کے تعویز کو اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کرتیں اور تربت مبارک کی اصلاح کرتیں۔ اس سے زیارتِ قبور کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ زیارت قبور تین قسم ہے ؎

۱۔ عبرت کے لیئے۔	دنیا دار، حکماء اور فساق کے قبور
۲۔ موت اور آخرت کی یاد کے لیئے۔	عوام مومنین کی قبور
۳۔ حصولِ فیض و برکات کے لیئے۔	انبیاءِ عظام و اولیاءِ کرام کے مزارات و روضہ ہائے مقدسہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً و تکریماً

عہ الشیخ ابو الحسن البکری علیہ الرحمۃ کے نزدیک زیارت قبور حسن و اولیٰ ہے۔ اور حُجبۃ المبارک کو افضل و اکد ہے۔

عہ روضۂ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر نہ ہونا بلکہ روکنا اور درود شریف نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ کے تین درجے ہیں۔ ۱۔ عصیان۔ درود شریف نہ پڑھنا یہ اُس کی ذات تک محدود ہے۔ ۲۔ عدوان خود بھی

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ ط	قبور کی زیارت کرو۔ موت یاد آتی ہے۔
☆۸ بلفظ الْاٰخِرَةَ ط	قبور کی زیارت کرو آخرت یاد آتی ہے۔

اِن احادیث مُبارکہ سے یہ حدیث کُنْتُ فَنَهَيْتُكُمْ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ منسوخ ہے۔ فی زماننا مستورات کو قبر سید المرسلین سید القبور کے علاوہ کسی بھی مزار پر جانا منع ہے۔ "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُهٗ"

بدریا در منافع بے شمار است   اگر خواہی سلامت برکنار است

☆۹ لَاتَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا ط	میری قبر کو عید نہ بنانا۔ "الشفاء عن الطبرانی"

○ عید کی طرح وقتِ مُقررہ پر جو سال میں ایک دو دفعہ آتی ہے اور میلہ میں لہو و لعب شور و غُل کا سماں ہوتا ہے۔ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ عیدگاہ نہ بنانا جو سارا سال ویران رہتی ہے۔ بلکہ اِس میں ایک لطیف اشارہ ہے ہمارے حضور زیارت کے لیئے جلد از جلد اور بار بار آیا کرو ایسے آؤ جیسے غُلام اپنے آقا و مولیٰ کے حضور خوشی خوشی، ادب و اِحترام اور ذوق و شوق سے آتا ہے۔ آؤ صلوٰۃ و سلام عرض کرو اور جوابِ سلام پاؤ۔ نیز دامن گوہرِ مُراد سے بھرتے جاؤ۔

☆۱۰ لَاتَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِيْ	میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت نہ ہو۔

○ "تاجدارِ مدینہ سرورِ سینہ" صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی قبرِ انور کی زیارت، نعمتِ عُظمیٰ اور سعادتِ کُبریٰ ہے۔ یہ امرِ مشروع درجہ واجب پر ہے۔ رسُولِ اکرم شفیعِ مُعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گُنبدِ خضرا کے دیکھنے کی ترغیب اور روضۂ اطہر کی حاضری کی تشویق دلائی۔ اور قرآنِ عظیم نے اُسے مغفرت کا تریاق بتایا۔ کہ اُمتی حاضر ہو کر انعامات و التفات اور شہادت و شفاعت پائیں۔

برائے دیدن رُوئے تو چشمے دیگرم باید   کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمے شاید

بقیہ حاشیہ

درُود شریف نہ پڑھنا بلکہ پڑھنے والوں کو روکنا ۳۔ طُغیان زائرین کو روضۂ رسول " صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی حاضری سے اور درُود شریف پڑھنے سے روکنا اور اُن سے مُجادلہ، جھگڑا۔ بحث و مُباحثہ سے فتنہ برپا کرنا اور مزید برآں پمفلٹ اور رسائل تقسیم کرنا۔ اِس تیسرے درجہ میں ایسے بدنصیب، بدبخت، بدعادات کے لیئے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ اَلْعَادَةُ فِي الْبَدَنِ لَا يُغَيِّرُهَا اِلَّا الْكَفَنُ ط عادتِ بدن کو بدلتا ہے کفن۔"

فاسق مُعلق کے تین درجے ہیں ۱۔ تعاہُن عصیان ۲۔ جحُود عُدوان ۳۔ طُغیان انہماک میں مُندرج ہے۔ درُود شریف سے اِعراض اور اعتراض درجۂ طُغیان ہے جو کُفر کی دہلیز ہے جبکہ درجۂ تعاہُن گمراہی کا گڑھا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَزِيْزَ ط ۱۲ منہ سلمہ ربہ سبحانہٗ

○ سیّدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح بیت المقدس پر بنفس نفیس مصالحت کے لیئے ملک شام تشریف لے گئے اور مشہور علمائے یہود ابو الشیخ کعب احبار رضی اللہ عنہ[1] مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اُن کا اِسلام لانا آپ کے لیئے بہت ہی فرحت اور خوشی کا سبب بنا اور واپسی پر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے دریافت کیا۔ اے کعب احبار! هَلْ لَكَ اَنْ تَسِيْرَ مَعِيَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَزُوْرَ وَاقْبَرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ط کیا تم ہمارے ساتھ مدینہ منورہ زیارت سرورِ انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے لیئے چلو گے۔ جواباً عرض کیا نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا اَفْضَلُ ذٰلِكَ ط ہاں امیر المؤمنین میں اِس کو پسند کرتا ہوں تو مُرادِ رسول اور مُریدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ بارگاہِ محبوب ربّ العٰلمین جلّ وعلا صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ط "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفیٰ"

☆ ضروری نوٹ :۔ مومن کو چاہیئے کہ زندگی بھر میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کا سفر اس نیت خالص سے کرے کہ سوائے زیارت، حاضری اور سلامی کے کوئی غرض نہ ہو۔ محض حاضری مقصود ہو تاکہ اِن احادیث مبارکہ پر بھی عمل ہو اور مغفرت کی بشارت اور شفاعت کی دولت میسر آئے۔ خداوند قدوس مبارک سفر نصیب فرمائے آمین بجاہ نبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆[۱۱] مَنْ جَآءَنِيْ زَائِرًا لَا تَهُمُّهُ اِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط "دارقطنی"	جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی ارادہ نہ ہو۔ قیامت کے روز مجھ پر حق ہے کہ اُس کی شفاعت کروں۔

○ آج بھی بارگاہِ رسالت کی حاضری وہی عظمت و شان رکھتی ہے اور شانِ جمالی اسی طرح اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ جلوہ فگن ہے اور اپنے مہمانوں کو خوشخبریوں سے نوازتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم روزِ شمار خصوصی الطاف سے نوازے جائیں گے۔ "تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا"

مثنوی معنوی مولوی[2] "قدس سرہ القوی" :۔ اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقۃ الکبریٰ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار عرض کیا۔ یاحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت تیز بارش ہے اور آپ جنّت البقیع سے تشریف لا رہے ہیں۔ تعجب خیز بات یہ کہ آپ کا لباس مبارک پانی

[1] جلیل القدر مشہور تابعی وصال ۳۲ھ
[2] اسم گرامی محمد لقب جلال الدین، مولائے روم عرف، اولاد پاک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

سے بھیگا ہُوا نہیں اور کپڑے بالکل سُوکھے ہیں۔ فرمایا اے حُمیرا! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تم نے کیا اوڑھ رکھا ہے۔ عرض کیا یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ کا تہبند۔ مولانا رُوم عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی زبانی سے

گفت بہرِ آن نمود اے پاک جیب چشمِ پاکت را خُدا بارانِ غیب

نیست ایں باراں ازیں ابرِ شُما ہست باراں دِیگر و دِیگر سما

فرمایا۔ اے عائشہ! اِس تہبند کی برکت سے تیری آنکھوں سے پردے ہٹ گئے۔ یہ بارش نوُر کی ہے نہ کہ پانی کی۔ اِس نوُر کی بارش کا بادل اَور ہے اور اس کا آسمان اَور یہ رحمت کی بارش کسی کو نظر نہیں آتی جو تُو نے اِس تہبند کی برکت سے دیکھ لی۔ اَللہُ تعَالیٰ اور ملائکہ نوُری کے درُود پاک کے نوُر کی بارش کا وُہی مُعائنہ کرسکتا ہے۔ جس نے حُبِّ نبی کی چادر اوڑھ رکھی ہو اور لباسِ تقویٰ و ادب میں ملبُوس ہو۔ درُود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزاعی[1] رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی ظاہری آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے تھے اور ان سے سلام و کلام فرمایا کرتے۔

① **حقیقتُ الامر**:- اَللہُ تعَالیٰ اور اُس کے فرشتے درُود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر اِس آیتِ کریمہ عظیمہ اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط (سورۃ الاحزاب ۵۶) سے مُومنین کو خبر دی کہ رحمت کے انوار کی بارش، ہر وقت روضۂِ اطہر پر برستی رہتی ہے وُہ بارش صاحبِ نظر کو ہی نظر آتی ہے تو فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اے ایمان والو! تُم بھی میرے محبُوب "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی حضُوری میں حاضر ہو کر درُود شریف بھیجا کرو درُود شریف کے انوار بارش کی طرح تُم پر بھی برسیں گے۔ ردائِ محبّت اوڑھنے والے اِس بارش کو دیکھتے اور اس میں نہلتے اور تیرتے ہیں۔ جب یہ انوار جسم و جان میں لِس جاتے ہیں تو پھر اُن کے جسم سے خوشبُو کے حُلّے آتے ہیں تو وُہ درُود شریف کی لگن میں مگن ہو جاتے ہیں اے اَللہ عَزَّ اِسْمُہٗ! تیرا قرآن برحق، تیرا فرمان واجبُ الاذعان برحق ہے۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ط

بے مایہ سہی، شاید وُہ بُلا بھیجیں ہم نے بھی بھیجیں ہیں درُودں کی سَوغاتیں

کچھ ہار درُودوں کے ہیں زادِ سفر میرا لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینہ میں

[1] جلیلُ القدر صحابی سے ملائکہ ببرکتِ کثرتِ درُود شریف ہم کلام ہوتے۔ سلام اور مصافحہ کرتے۔ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تُصَافِحُہٗ ط اور احوالِ عجائب و غرائب بالمُشافہہ مشاہدہ کرتے اور درُود شریف کے انوار کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھتے۔ یہ ملائکہ نوُری درُود شریف کی نوُری پھلجھڑی کے جھڑے ہُوئے پھُول ہیں۔ ۱۲ منہٗ نَوَّرَ اللہُ قَبْرَہٗ بِنُوْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ ط

○ آثارِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنا محبوب مسنون اور مستحسن ہے۔

اَلْمَدِیْنَہ کُلُّھُمْ جَنَّۃٌ ط تاہم مسجدِ نبوی شریف کے خاص حصہ کو حضور سید الکائنات ﷺ نے ریاض الجنۃ کے لقب سے ملقب فرمایا جو کہ حقیقۃً جنت الفردوس کا باغیچہ ہے

حدیث مبارک :- بروایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

وَمَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرْعَۃِ الْجَنَّۃِ ط "صحیح البخاری و مسلم"

میرے حجرہ اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے اور جنت کے درجوں سے ایک درجہ پر ہے۔

اور فرمایا اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا جب تم ریاض الجنۃ سے گزرو تو اُس کے پھل کھاؤ یعنی جو جنتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اُسے چاہیئے کہ ریاض الجنۃ میں ہر ایک اسطوانہ کے پاس ذکرِ الٰہی، نوافل اور درود شریف بکثرت پڑھے۔

اِس طرف روضہ کی جالی اُس طرف منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

☆ امام احمد بن محمد ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہ قطعہ ریاض الجنت، حقیقۃً جنت[1] سے ہے نہ کہ حکماً بعینہٖ اُس کو جنت میں منتقل کر دیا جائے گا۔ حجرِ اسود، کعبۃ اللہ، روضۂ اقدس کی مانند فنا اور معدوم نہ ہوگا۔

○ تعجب ہے اُن پر جو جبلِ اُحد کو تو جنتی پہاڑ مانتے ہیں لیکن روضۃ الجنت کو حقیقی جنت کے ماننے سے انکار کرتے ہیں؟ یہ انکارِ منکر، کمال جہالت حماقت اور سفاہت پر مبنی ہے۔

یہ منبر یہ مسجد یہ روضہ یہ گنبد ہے رفردوس نما یہ مینارِ مدینہ
یہاں کی زمین عرش سے بھی ہے اعلیٰ جہاں جلوہ گاہ تاجدارِ مدینہ

☆ ابن ابی حمزہ علیہ الرحمۃ "اکابر علماءِ مالکیہ" نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ٹکڑا اپنے پیارے محبوب سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد کو عطا فرمایا۔ جو شخص ریاض الجنۃ سے اگر قسم اُٹھائے کہ میں نے جنت کو دیکھا اور اندر داخل ہو کر سیر کی ہے وہ اپنی قسم

[1] جنت کے تاثرات سلب کر کے بھیجا گیا مانند حجر اسود۔

میں سچا ہے حانث نہیں ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

○ اللہ تعالیٰ نے محبوب ترین یہ خطۂ ارضی تعظیمًا لِنَبِیِّہٖ وَتَنْوِیْمًا لِشَانِہٖ محبوب کو عطا فرمایا جس کی حاضری نے حجِ مبرور، زیارتِ مقبول کا مرتبہ پایا۔ یَا حَبَّذَا سَعَادَۃُ مَنْ فَازَ ذٰلِکَ ط

☆ مدینۃُ الرسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دورِ جدید کی مستند تاریخ سے ایک اقتباس :۔

فرمایا۔ ایک روز ریاضُ الجنّۃ کی حاضری کے بعد جنّتُ البقیع شریف حاضر ہُوا تو دل میں خیال گزرا۔ سُبْحَانَ اللّٰہ! مدینۃُ الرسول میں دو جنّتیں ہیں۔ ایک ریاضُ الجنّۃ، دوسری جنّتُ البقیع اسی خیال میں ایک ولیّہ کاملہ مجذوبہ کے قریب سے گزر ہُوا تو مجھے بڑی فصیح زبان سے بُلایا۔ اَخِیْ تَعَالَ اِسْمَعْ کَلَامِیْ میرے بھائی اِدھر آؤ میری بات سنو تو میں قریب گیا تو اُس نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کندھا پر رکھا اور فرمایا وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰہُ حَیٌّ وَرَسُوْلُہٗ حَیٌّ ط اللہ کی قسم اللہ زندہ ہے اور اس کے رسولِ کریم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" بھی زندہ۔ پھر فرمایا۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّھُمْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ اللہ کی قسم! مدینہ منورہ سارے کا سارا جنّتُ الفردوس ہے۔ یہ تھی آخری بات جس نے میری نظر کی اصلاح کی کہ مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں دو جنّتیں نہیں بلکہ سارے کا سارا مدینہ منورہ جنّت ہے ؎

اے واعظ جنّت سے نہ کر تعبیر مدینے کی
جنّت بھی ہے دھندلی سی تصویر مدینے کی "انتہیٰ کلامُہٗ"

☆ اماکنِ مقدّسہ :۔ افضلُ المساجد مسجدِ نبوی شریف، ریاضُ الجنّۃ، مواجہہ شریف چبوترہ صحابہ صفّہ، مقامِ تہجّد، مقامِ مؤذّنِ بلال۔ مینار مقامِ مہبطِ جبرائیل علیہ السلام۔ مقامِ قدمِ مبارک، محراب شریف، منبرِ منیف یہاں بکثرت نوافل اور درود شریف پڑھے۔" اعظمِ فضائل" سے حضور سرورِ کائنات محبوبِ کردگار احمدِ مختار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" معہ شیخین کریمین کا مسجد شریف کے بائیں کونہ میں حجرۂ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں اِستراحت فرما ہونا ہے اور مسجدِ نبوی شریف کے تمام تر فضائل حضور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے وجودِ باجود کا صدقہ ہیں۔ جو تمام کائنات ارضی و سماوی کے درود و سلام کا مخزن اور مرکزی مقام ہے۔

☆ ریاضُ الجنّۃ کے سفید ستون :۔ اُسطوانہ مخلّقہ، اُسطوانہ عائشہ، اُسطوانہ ابولبابہ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ط"

اُسطوانہ السّریر، اُسطوانہ محرس، اُسطوانہ الوفود، اُسطوانہ جبریل، اُسطوانہ تہجد اور مواجہہ شریف تا مہبطِ جبرائیل "مینار" یہ مقامات بھی ریاض الجنّۃ میں شامل ہیں "علیہ السلام"۔

صد غیرتِ فردوس مدینے کی سرزمین ہے
باعث ہے یہ کہ محبوب اِس میں مکین ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ یہ جنّت کی کیاری ہے۔ اللہ اور رسول عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے محض کرم سے ہم محتاجوں کو یہاں جگہ دی اور نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بحمد اللہ تعالیٰ جنّت میں داخل ہوئے اور وعدۂ الٰہی کے مطابق جنّت میں جا کر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو روزِ قیامت اب ہم اِن شاء اللہ الرحمٰن نار کا منہ نہیں دیکھیں گے۔

☆ اَلمدینۃ المنوّرہ کی مساجدِ مبارکہ: ۔ افضل ترین مسجد[عله] مسجدِ نبوی شریف، مسجدِ سیدنا ابوبکر، مسجدِ عمر، مسجدِ ابوذر غفاری، مسجدِ غمامہ (سجدہ گاہیں)، مسجدِ خلیلی، مسجدُ الرّایہ، مسجدِ مشربہ اُمِّ ابراہیم، مسجدِ علی، مُصلّی عیدین، مسجدِ بنی ظفر، مسجدِ اجابت، مسجدِ بنی حرام، مسجدِ ذُبابہ، مسجدِ قباء، مسجدِ قبلتین، مسجدِ الذّباب، مسجدِ فتح، مسجدِ جنّت البقیع، مسجدُ الوادی، مسجدُ السّقیاء، مسجدِ شمس، مسجدِ قریظہ برجبلِ سلع، مقامِ خندق میں خمسہ مساجد، مسجدِ جمعہ، مسجدِ عثمان غنی، مسجدیں جنّت کے باغیچے ہیں۔ جنّتی اِن میں آرام پاتے ہیں۔ "علیہ وآلہٖ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام"

☆ مدینہ منوّرہ کے کنوئیں: ۔ بیرِ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ بیرِ عثمان غنی جن کے متعلق رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنی زبان دُرفشاں سے فرمایا۔ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ[عله۲] یہ سعادتِ عظمیٰ سیدنا عثمان ذوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصّہ تھا۔ اِس جنّتی کنوئیں کے ساتھ ایک مسجد اور عالی شان باغ لیموں ہے۔ ٹیوب ویل چل رہا تھا۔ وضو کیا تبرکاً پانی پیا۔ "الحمد للہ علیٰ ذالک" بیرِ غرس نزدِ مسجدِ قباء شریف اِس کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش کر کے فرمایا۔ یہ جنّت کا کنواں ہے۔ بیر السّقیاء، بیرِ عریس،

عله مومن مسجد میں ایسی راحت پاتا ہے جیسے مچھلی پانی میں۔ اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ کَالسَّمَکِ فِی الْمَاءِ ہر مسجد حقیقت میں کعبۂ معظمہ کا ظہور ہے۔ بصورتِ کعبۂ معظمہ پر حقیقتِ کعبہ کا ورود اور بیتُ المعمور کا عین، عالمِ امر کے تجلیات کا عالمِ خلق پر نزول ہے کعبۂ ربّانی کی طرف دِل جھکتے اور سر بسجود ہوتے ہیں۔ حقیقتِ کعبہ حقیقتِ نماز حقیقتِ قرآن حقیقۃ الحقائق کے انوار ہیں

عله۲ بیرِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ ونجابہ علینا کو آج بھی متعصّب متصلّب لوگ بیرِ رُومہ کہتے ہیں یہ وادیِ عقیق میں ہے۔

غرس ، بیرِ عہن ، بیرِ اراہاب ، زمزمی ، بیرِ بصّہ ، بیرِ بضاعہ ، بیرِ حاء ، بیرِ جاسوم ، بیرِ اریس ، ۳۵ کلومیٹر دور ترک چوکی کے پاس ایک چشمہ ناقہ ہے ۔ جس کا پانی ناریل کے ذائقہ کی طرح ہے ۔ اَلحمدُ لِلّٰہ ! پیا اور شکر کیا ۔ سر کو دھویا اور وضو کیا ۔ تو دُرود شریف زبان پر جاری ہوگیا۔

○ اِن جملہ آثار، آبار ، مساجد، وادیوں ، چشموں اور پہاڑوں میں اربابِ بصیرت جن کے دیدہ و دل انوار سے منوّر ہیں اُن پر اثر جمالِ محمّدی اور ظہور جمالِ احمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے نورانیت ظاہرًا نظر آتی ہے جس کی انتہا نہیں۔ کیونکہ اِن سب مقامات پر کوئی ایسا ذرّہ نہیں جس پر نظرِ مبارک نہ پڑی ہو اور وُہ جمالِ بہجت مآل حُسنِ سیّدِ کمال صلی اللہ علیہ وسلم " کے دیدار سے شرفیاب نہ ہُوا ہو ۔ اِن انوار سے یہ قابلِ زیارت بن گئے ۔ ؎

بہر زمین کہ نسیمے ز زلفِ او زدہ است   ہنُوز از دمِ آں بُوئے عشق مے آید

☆ جبلِ اُحد : یہ مدینہ طیبہ جانبِ شمال سے سبز گنبد کا نظّارہ کرتا ہے ۔ جس سے مسرّت کے آثار ظاہر ہیں اور مومن اُس کو دیکھ کر قلبی فرحت اور چہرہ کی تازگی پاتا ہے ۔

بروایت سیدنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ "صحیح البخاری و مسلم"

هٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ وَعَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ط	یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبّت کرتا ہے اور ہم اِس سے محبّت کرتے ہیں اور یہ جنّت کے دروازے پر ہوگا ۔

○ اس کے فضائل معجزات کے باب میں لکھ دیئے گئے ہیں ۔ حقیقت ہے کہ اِس کا نام لیتے ہی قلب محبّت سے لبریز ہو جاتا ہے کیونکہ محبوبِ ربُّ العُلا عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پہاڑ ہے ۔ اِس جبلِ رفیع المحل سے محبّت کی خوشبو مہکتی ہے ۔ ؎

سرِّ حُبِّ ازلی در ہمہ اشیاء جاری است   ورنہ بر گُل نکند مسکین بُلبُل فریاد [۲]

---

[۱] سیّد الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب جنازہ تیار کرکے جنّت البقیع لے جایا جانے لگا تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنازہ رکھ دو ۔ یہیں دفن کردو کہ جنازہ کے ساتھ جبلِ اُحد چل پڑا ہے اور فرمایا اگر یہاں دفن نہ کرتے تو سارا شہر مدینہ جبلِ اُحد سے بھر جاتا ۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گود میں سُلا کر پُرسکون ہوگیا ۔ جبلِ اُحد کے سینہ میں سیّدنا ہارون علیہ السلام ہیں ۔ سُبحانَ اللہ محبّت کے انعامات بھی کمال ہوتے ہیں ۔

[۲] محبّتِ ازلی ہر شئ میں جاری ہے ورنہ مسکین بلبل پھول کے لیئے فریاد کُناں نہ ہوتی ۔

۶

[illegible]

☆ جنّتی پہاڑ :۔ جبلِ اُحد ، ورقان ، طُور ، رِضوی ،

☆ جنّتی کنوئیں :۔ بیرِ عثمان ، اریس ، غرس ، بیرِ زمزم

☆ جنّتی نہریں :۔ نیل ، فرات ، سیحون اور جیحون ،

☆ جنّتی قبرستان :۔ جنّتُ المعلیٰ ، جنّتُ البقیع ، جنّتُ القُبَاء

☆ جنّتی غزوات :۔ غزوۂ بدر ، اُحد ، خندق اور حُنَین

○ خضر علیہ السّلام کے نام کی وجہ تسمیہ : خضر کا معنیٰ سبزہ ۔ آپ جہاں کہیں اپنا قدم مُبارک رکھتے وہاں سبزہ اُگ آتا اور حضرت خضر علیہ السّلام کے نبی ، ہمارے پیارے رسُول اور اللہ سُبحانہٗ کے محبوب پاک صاحبِ لولاک علیہ افضل التحیۃ والثناء کے قدم مُبارک جہاں جہاں لگ گئے وہ جگہ جنّت بن گئی ۔ جبلِ اُحد ایک جنّتی پہاڑ ہے ۔ اِس کے دامن میں سیدنا عمّ کریم حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما اور شہداءِ اُحد کے مزاراتِ مقدّسہ ہیں ۔

☆ ایک روائیت میں نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ مجھے جبرائیل علیہ السّلام نے بذریعہ وحیِ الٰہی خبر دی

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی سَبْعِ سَمٰوٰتٍ اَسَدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ حَمْزَۃُ ط «منبع القلوب الی دیار المحبوب»	بے شک اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ نے سات آسمانوں پر نوری قلم سے کھا سیدنا امیر حمزہ اللہ اور اُس کے رسُول کے شیر ہیں ۔

بفرمان واجب الایمان رسُولِ رحمان صلی اللہ علیہ وسلم « میرے چچا جان ہر زائر کے سلام کا جواب بنفسِ نفیس دیتے ہیں اور آپ کے مزارِ مقدّس پر بعض اولیاءِ عظام کے مطابق سلام کا جواب مسموع ہُوا ۔ حضُور » صلی اللہ علیہ وسلم « کے شفیق چچا کی بارگاہ میں غلام کے قلب میں ایسی رقّت طاری ہو جاتی ہے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے ۔ یہاں آرزوئیں بہت جلد پوری ہوتی ہیں ۔

گرا کر چار آنسو حالِ دل سب کہہ دیا ہم نے
دیا مجھ کو زباں کا کام چشمِ خوں فشاں تُو نے

☆ سیّدنا عبداللہ بن عمر بن علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ۔ میرے والدِ گرامی جمعۃ المبارک کے روز جبلِ اُحد کی زیارت کو جایا کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ جب وہاں پُہنچے تو بلند آواز سے سیدنا عمّ معظم حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مُبارک پر حاضر ہو کر عرض کیا ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ؕ تو قبر انور سے آواز آئی ۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ۱ تو میرے

۱ پ سورۃ الرّعد ۲۴

والد نے مجھ سے پوچھا۔ تم نے جواب دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے ہٹ کر ایک طرف نیاز مندانہ سلام عرض کیا تو پھر جواب سے مشرف فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔ تو میرے والد قدس سرہ الماجد فوراً اس انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰے"

☆ مشہور محدث صحابی انس رضی اللہ عنہ ابن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔

اِنِّی لَاَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّۃِ مِنْ دُوْنِ الْاُحُدِ | اُحد کے اس طرف سے مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہیں تو زمین پر، مگر خوش بو محسوس کر رہے ہیں جنت کی۔ زکام کا مریض پھول کی خوشبو محسوس نہیں کرتا ایسے ہی بد مذہبی، بد عقیدگی کا مریض لاعلاج جنت کی خوشبو کیسے پائے؟ یہ خوشبوئیں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے غلام پاتے ہیں۔

☆ **جَنَّتُ الْبَقِیْع** :۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" بقیع الغرقد میں اکثر اوقات رات کے پچھلے پہر تشریف لے جاتے اور ان کو بدیں الفاظ سلام سے نوازتے اور دعائیں کرتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ ط	سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ سبحانہٗ! اہل بقیع الغرقد کی مغفرت فرما۔

☆ جَنَّتُ الْبَقِیْع سے ستر ہزار امتی بغیر حساب وکتاب کے جنت میں جائیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بحوالہ تورات شریف مروی ہے۔ جنت البقیع پر فرشتے مامور ہیں جب یہ بھر جاتا ہے تو ملائکہ موکل اس کو کناروں سے پکڑ کر جنت میں الٹ دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی منافق یا گستاخ رسول کسی وجہ سے دفن ہو جائے تو ملائکہ موکل اس کو باہر پھینک دیتے ہیں۔ یہاں اصحاب جنت مآب کے قبور ایسے چمکتے ہیں جیسے آسمان پر ستارے نوری۔" واضح مزارات المقدسہ"

سیدنا عثمان ذوالنورین، سیدنا عثمان بن مظعون، سیدنا ابراہیم، سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء، سیدنا عباس، سیدنا ازواج مطہرات، سیدہ عائشہ صدیقہ سیدنا حسن مجتبٰے، سیدہ فاطمہ بنت اسد، سیدہ حلیمہ غرضیکہ دس ہزار صحابہ عظام، آئمہ کرام مومنین متقین ط رضی اللہ تعالٰی عنہم ارضاھم عنا جلوہ فرما ہیں۔ سلام کے بعد قرآن مجید، فرقان حمید اور درود پاک پڑھ کر ایصال ثواب کریں اور دعا مانگیں۔

ے یزیدنے گلشن رسالت کو اجاڑا۔ نجدیہ سعودیہ نے جنت البقیع کے ان باغیچوں "روضہ ہائے مقدسہ" کو مسمار کردیا بقیہ آگے"

☆ **جنّتُ البقیع میں سب سے افضل:** اعلیٰ حضرت قادری قُدِّسَ سِرُّہُ العالی سے اَلمدینۃُ المنوّرہ میں کسی نے پوچھا کہ جنّتُ البقیع میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا سیّدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ ورسولُہ عنہ تو وہ فوراً بولا۔ سیّدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تو آپ نے جوابُ الجواب کے طور پر فی الفور فرمایا وَلِکُلٍّ وِّجْہَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا[علہ] سبحان اللہ! یہ جواب کتنا لطیف اور ایمان افروز اور محبّت کا مظہر ہے۔ فَافْہَمْ ط

احادیثِ نبویہ: صلی اللہ علیہ وسلّم ط "شِفَاءُ السِّقَام فی زیارۃِ خیرِ الاَنام"

☆ فَمَنْ مَّاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّ شَہِیْدًا ط	جو شخص مدینہ منوّرہ میں مرے میں اُس کی شہادت اور شفاعت کروں گا۔

دُعا: اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ! گُلِ باغِ قُدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مُعطّر مُعطّر جلووں میں اور مدینہ منوّرہ کی مُعنبر مُعنبر فضاؤں میں موت دے اور جنّتُ البقیع کی مہکی مہکی پیاری پیاری سرزمین میں مدفن عطا ہو اور لِوَاءُ الحمد کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں حشر ہو۔ اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلّم ؎

عُقبےٰ کے سارے غم دِل سے نکال دو
غم اپنا یا نبی مجھے بہرِ بلال دو

سینہ مدینہ ہو مرا دِل بھی مدینہ ہو
ذکرِ مدینہ دو مجھے مدنی خیال دو

وقتِ مرگ بس تصوّرِ جاناں میں گم رہوں
ذکر و درود اُس گھڑی بہرِ ذُوالجلال دو

غلام کو بُلا کر مدینے میں دو بقیع
دو پھول کے طفیل ہوں پورے سوال دو

(عطائے مصطفیٰ از مولانا عطاری)

☆ قَبْرُ الْمُؤْمِنِ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ط	مومن کی قبر جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

○ یہ قبرستان جنّت کی طرف منسوب ہے۔ یعنی جنّتُ البقیع جنّت کا حقیقی ٹکڑا ہے اور جنّتُ المعلیٰ مکّہ معظّمہ کا قبرستان اور جنّتُ القباء (جانبِ مشرق) بستی قبا شریف کے پاک باشندوں کا قبرستان ہے۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ نے بوقتِ حاضری و زیارت اُس کو جنّتُ القباء سے موسوم کیا تو دل (بقیہ حاشیہ)

خواجہ محمد اسمٰعیل روشن سرہندی جنّتُ البقیع کے قبور کے انہدام کی یہ حالت دیکھ کر خون کے آنسو رویا اور پکار اُٹھا ؎

باردگر بسانِ یزید اے یزیدِ نجد
کردی بہ اہلِ بیتِ رسول ایں قدر جفا

اہلِ زمین چہ، ملائک بر آسمان
ہستند از جفاءِ تو در نوحہ و عزا

علہ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۸ اور ہر ایک کے لیے توجّہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اُسی کی طرف مُنہ کرتا ہے۔

بہت مسرور ہُوا فَلِلّٰہِ الحَمدُ۔ یہ قبُورِ جنّت کے باغیچے ہیں زائران بارگاہوں میں حاضر ہوتے اور فیض و برکت سے اپنے دامن بھرتے ہیں اور جنّت کے اِن باغیچوں کے تختوں کی سیر کرتے ہیں۔ دُرُود شریف پڑھتے، خُوشبُوئیں پاتے ہیں۔

☆ **مُعجزہ کا ظہُور جبلِ اُحد کے دامن میں :۔** حضُور تاجدارِ مدینہ، سرُورِ سینہ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وادیِ اُحد میں ستانے کے لیے ٹیک لگائے تھے اور اُونٹنی پاس کھڑی تھی۔ مُشرکین نے اُوپر سے ایک بہت بڑا پتھر لُڑھکایا۔ اُونٹنی نے جب دیکھا تو اپنے پاؤں سے اُسے روکا قدرتِ الٰہی وُہ پتّھر وہیں کا وہیں اٹکا رہ گیا۔ جو آج تک اسی حالت میں ہے اور جس جگہ حضُورِ اقدس" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "نے سرِ مبارک لگایا تھا وہ پتّھر نرم ہوگیا اور سرِ مبارک کا نشان پڑگیا۔ یہ نشان بعَینہٖ آج بھی جبلِ اُحد کے سینہ پر بطورِ مُہر کندہ ہے۔ اِس فقیر خُوش نصیب نے جب یہ منظر مؤرخہ ۱۹، رجبُ المرجّب ۱۴۰۹ ہجری المقدّسہ بروز اتوار دیکھا تو زُبان پر درُود شریف جاری ہوگیا
۲۶۔۲۔۸۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط بندہ جس مقام پر کھڑا تھا۔ اُس جگہ عجیب قسم کی بھینی بھینی خُوشبُو مہکتی تھی تو کیفیاتِ خشیّت طاری ہوگیئں۔ فَالحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمدًا کَثِیرًا ط

☆ جبلِ اُحد کو حضُور سرورِ کائنات" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "سے محبّت ہے اُس نے از رُوئے محبّت اپنے سینہ میں تبرُّکات کو محفُوظ کرلیا اور محبّین کے دِل ان تبرّکات کے مقامات کی زیارت سے تسلّی پاتے ہیں۔ اشکبار آنکھیں ٹھنڈی اور قلب سکُون کی دولت درُود شریف سے پاتے ہیں ؎

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ — کہ سب جنّتیں ہیں نثارِ مدینہ
مری خاک یا ربّ عَزَّاِسمُہٗ نہ برباد جائے — پسِ مرگ کر دے غُبارِ مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی — شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
جِدھر دیکھئے باغِ جنّت کِھلا ہے — نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ
رہیں اُن کے جلوے، بسیں اُن کے جلوے
مرا دِل بنے یا ربّ عَزَّاِسمُہٗ یادگارِ مدینہ "مولانا حسن رضا علیہ الرحمۃ"

☆ مُصلّی النّبیّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔ منبر منیف کو نیچے آٹھ سیڑھیاں لگا کر اُونچا کر دیا اور

٦

دروازہ لگا کر بند کر دیا اور مُصلّی النبیؐ محراب میں جائے نماز کی جگہ دیوار چُن کر محراب کی شکل دے کر محفوظ کر دیا۔ یہاں لوگ بکثرت بطورِ برکت نوافل پڑھتے ہیں اور اُن کی سجدہ میں پیشانیاں قدمِ علہ اقدس پر ہوتی ہیں سُبحَانَ اللّٰہ کیسا حکیمانہ عملِ تعمیر ہے ؎ "تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ"

نگاہِ عشق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں ۔ جہاں نقشِ قدم دیکھا وُہیں سنگِ جبیں پایا

محراب شریف مسجد نبوی شریف کی پیشانی مُبارک پر نہایت خوشخط سُنہری الفاظ سے یہ آیتِ کریمہ لکھی ہوئی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ سورۃ الاحزاب ۵۶ بدرستیکہ خُدا و فرشتگاں درُود میفرستید بر پیغمبر، اے آنانکہ گرویدہ اید درُود فرستید بروے و سَلام گوئید گفتنی "ترجمہ فارسی از شیخ سعدی علیہ الرحمۃ"

② **حقیقتُ الامر** امام ثعلبی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتابُ العرائس میں یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ کہ ہژدہ ہزار عالَم سے عالمِ عُلوی میں ملائکہ نوری ہمہ وقت درُود و سَلام درُود شریف برخیرُ الانام "صلی اللہ علیہ وسلم" بھیجتے رہتے ہیں اور عالمِ سُفلی میں کوہ قاف کے پیچھے خالقِ مُطلق نے ایک خاص مخلوق پیدا فرمائی ہے۔ جس کی عبادت فقط مقصودِ کونین مطلوبِ ثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجنا ہے اور اُن کا کام دولت کدۂ سرورِ دارین "صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر ہو کر بے حجاب زیارت کرنا اور سَلام کرنا ہے۔ جس سے یہ رشکِ خلائق و ملائک بن گئے ؎

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض درُود بکھیرے ہیں
جہاں نقشِ قدم پایا لب پہ درُود و سَلام آیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

؎ عالمِ امر، عالمِ خلق، ؎ عالمِ موجودات، محسوسات، معلومات، معروفات

علہ غُلام اِن مقاماتِ مُقدّسہ پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرہ اور سینہ پر ملتے ہیں یہ سُنّتِ صحابہ ہے کہ چہرہ کی رونق اور سینہ کا سکون ہے۔ ان مقامات میں غُلام خیر و برکات کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ یہاں بکثرت نوافل کے ساتھ بکثرت درُود شریف پڑھے کعبۃُ اللّٰہ میں مُصلّیٰ ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے ہے اور شرابِ ابرار، آبِ زمزم اور المدینۃُ المنوّرہ میں مُصلّی ابرار یعنی اولیاءِ عظام کے بیٹھنے کا مقام قدمِ مُبارک کی طرف "جانبِ مشرق" ہے جہاں اولیاء نگاہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور جن کے آستانے کی جاروب کشی اُمراء و حُکماء کے ہاں صدر نشینی سے بھی بہتر ہے۔ غُلام عرض کناں ہے۔

جہاں عشق بھی ہے سجدہ میں جہاں حسن بھی ہے نیاز میں
اسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

تہجد

ظلمت سنۃ من احیی الظلام الی　　ان اشتکت قدماہ الضر من ورم[علہ]
فانہ شمس فضل ھم کواکبھا　　یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

"قصیدہ بردہ شریف"

قرآن پاک : پ ۲۹ سورۃ المزمل آیت کریمہ ۱ تا ۴

یایھا المزمل ۝ قم الیل الا قلیلا ۝ نصفہ او انقص منہ قلیلا ۝ او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا ۝

اے جھرمٹ مارنے والے محبوب رات میں قیام فرما۔ سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ زیادہ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

○ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے۔ اسی اداءِ محبوبانہ کو محبِ حقیقی، بکمال محبت اور معزز القاب سے مخاطب فرما رہا ہے۔ یایھا المزمل اے کملی اوڑھنے والے محبوب! رداءِ نبوت اور چادرِ رسالت اوڑھنے والے میرے پیارے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم "محبت کا ایک یہ نرالا دستور ہے جس ادا کو محبوب اپنائے محب اسی کا نقشہ کھینچتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءِ وحی کے نزول پر گھر تشریف لائے تو ام المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا زملونی زملونی تو ربِ کریم نے محبت کے لہجے میں یایھا المزمل سے خطاب فرمایا اور یایھا المدثر اے سفید چادر میں اپنے آپ کو لپیٹنے والے یا اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں میں مستور کرنے والے میرے پیارے نبی! اہلِ معرفت نے یہ معنی بیان کئے ہیں۔ اے لباسِ بشریت میں حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو چھپانے والے!

☆ عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی الغزنوی قدس سرہ الملکی (وفات ۸۵۱ھ) نے یہ معنی کئے ہیں۔ اے نبوت اور رسالت کا بارِ گراں اٹھانے والے! اے لباسِ نبوت سے آراستہ اور محبوبیت کے خلعتِ فاخرہ سے پیراستہ۔ اے چادرِ رحمت اوڑھ کر اپنی امت کو اس میں چھپانے والے میرے پیارے محبوب! یا کالی کملی اوڑھ کر اپنی امت کی عیوب پوشی کرنے والے محبوب یا مسندِ نبوت کو اپنے حسن ،

[علہ] افسوس کہ میں نے اس ذاتِ پاک کی سنت "تہجد" کو ترک کر دیا جن کے تاریکیِ شب میں کثرتِ شب بیداری سے
"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر" ۴

بے مثال اور جمال باکمال سے زینت دینے والے۔ یہ سب اخذ کردہ معانی ہر ایک کے اپنے اپنے تعلقِ مصطفوی کو ظاہر کرتے ہیں جو بیان ہوئے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اس خطاب میں کتنی حلاوت اور شیرینی ہے۔ وہی جانے جو نسبت رکھتا ہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ۔

نمازِ تہجّد اِنَّمَا التَّھَجُّدُ بَعْدَ رَقْدَۃٍ نمازِ عشاء پڑھ کر سونا اور پھر سحری کو بیدار ہو کر نوافل پڑھنا یہ آپ ﷺ پر فرض اور اُمّت کے لئے سُنّت ہے۔ ؎

چھیڑ کے سازِ لَا اِلٰہ دھوم مچا گئے حضور ۔۔۔ سارا جہاں تھا محوِ خواب آ کر جگا گئے حضور

حِکمت :- محبوب ساری رات بیدار رہ کر عبادت[1] کرتے اور ربِ کریم سے راز و نیاز کے ساتھ ہمکلام ہوتے اور مشاہدۂ حق سے لطف و وصال میں رہتے کہ حضور ﷺ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہیں۔ اِس آیتِ کریمہ میں یہ اشارہ ہے کہ محبوب کچھ رات آرام بھی فرمایا کرو تاکہ معبودِ حقیقی آپ کو سُلا کر راز کی باتیں کرے۔

○ تہجّد نبوّت کا دِثار، ولائت کا شِعار اور اُمّت کے لیئے رِدَاء سُنّت ہے۔[2]

ہر آنکس کہ در وقتِ سحر بیدار نیست ۔۔۔ او محبّت را چہ داند لائقِ گفتار نیست

☆ محبّت کا دستور ہے محبوب جس حالت میں ہو اُسی سے مخاطب کیا جائے یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ یٰسٓ، یَاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کیا عجیب کیفیت ہے اِن الفاظ میں اور کتنا کیف آور انداز، محبّت والا دل ہی جانتا ہے۔ کہ اِس میں کتنی حلاوت ہے۔

☆ حضرت حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سو رہے تھے۔ محبوبِ کائنات سوتوں کو جگانے والے۔ قسمت کے بنانے والے ﷺ تشریف لے آئے تو فرمایا۔ قُمْ یَا نُوْمَانُ۔ اُٹھ اے سونے والے۔ وہ اسی محبّت بھرے نام سے مشہور ہو گئے۔

۴

بقیہ حاشیہ

پاؤں مُتورّم ہو جاتے۔ آپ فضیلت کے سورج ہیں اور سارے نوری صحابہ، روشن ستارے جو تاریکیوں میں چمکتے ہیں۔

[1] تہجّد اُمّت پر سُنّت مؤکدہ علی الکفایہ ہے اور تہجّد بین النّومین کے نوافل کو کہتے ہیں۔ پہلا نوم بعد نمازِ عشاء فرض اور دوسرا نوم سُنّت ہے جو تہجّد کے بعد اور قبل صلوٰۃ فجر ہے۔ صلوٰۃ اللّیل تہجّد بھی ہے اور غیر تہجّد بھی لیکن تہجّد غیر تہجّد سے بہتر ہے۔

[2] دِثار جو اُوپر اُوڑھا جائے۔ جُبّہ یا خرقہ۔ شِعار وہ لباس جو جسم سے مَس ہو جیسے کُرتا اور رِداء اوپر اوڑھنے والی چادر سے مراد نوافل تہجّد، اوّابین، اشراق،" یہ اہلِ طریقت کی اصطلاحات ہیں۔ تہجّد سالک پر قائم مقام فرض ہے ۱۲ منہ

☆ مولائے کائنات علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد نبوی کے صحن میں زمین پر سو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کرتے ہوئے جلوہ گر ہوئے تو فرمایا "قُمْ یَا اَبَا تُرَاب" تو انھوں نے اِسی پیاری کُنیت کو حرزِ جان بنا لیا۔

☆ سیدنا عُمیر الدّوسی الیمانی رضی اللہ تعالٰی عنہ بلیوں میں گھرے ہوئے تھے تو فرمایا یَا اَبَا هُرَیرَة وُہ بلیوں کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔ اصل نام اِس محبّت کے نام میں گُم ہو کر رہ گیا۔ جُملہ روایاتِ احادیث اِسی کُنیت "ابوہریرۃ" سے ہیں۔

☆ اَجلّہ اَولیاءِ نقشبند شکر اللہ تعالٰی سعیہم جس کسی کے چہرے پر انوار دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ یہ صاحبِ نسبت ہے اور آبِ نسبت سے چہرہ دُھلا ہُوا اور انوارِ سُنّت سے پھُولوں کی طرح تازہ اور پُر رونق۔ جبکہ خُوشی اور مسّرت سے کِھلا ہُوا ہوتا ہے۔

☆ ربِّ ذُوالجلال وَالاکرام نے عزّت والی آل اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذِکر فرمایا۔ سِیمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ[1] اُن کے چہروں پر سجدوں کے تابندہ و درخشندہ چمک دار نشان ہیں۔ تہجّد کی نماز سے اُن کے چہرے مُنوّر، باوجاہت اور پُر رونق ہیں۔ اُن کی جبین میں سجدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہیں اور وُہ نشان جو اُن کی پیشانیوں پر سجدہ سے پڑ جاتے ہیں وُہ قبولیت کی مُہریں ہیں۔

☆ تہجّد کا کتنا پُر رونق اور رُوح پرور منظر ہے۔ باوجُودیکہ وُہ تہجّد گزار اور عبادت گزار ہیں۔ لیکن پھر بھی وُہ سحری کو ربِّ کریم کی بارگاہ میں اِستغفار کرتے ہیں۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (سورۃ الذّاریٰت ۱۸) سحری کا اِستغفار، قلب کا وُضو ہے اور رونا قالب[2] کا وُضو۔ شب زندہ داری سے عجز و انکساری اور سحری کو خوفِ الٰہی سے گریہ وزاری نعمتِ عُظمٰی ہے اور اس پر مستزاد درُود شریف جو مومن کا ایمان دل کی اِنجلاء اور چہروں کی رونق ہے شریعت

---

[1] پ ۲۶ سُورۃُ الفتح آیتِ کریمہ ۲۹ اُن کی علامت اُنکے چہروں میں سجدوں کے نشان سے۔ تہجّد گزار اُمّتی بظاہر شریعت سے آراستہ اور بباطن انوارِ طریقت سے پیراستہ ہوتا ہے اور چہرہ تروتازہ اور شگفتہ ہوتا ہے۔ تہجّد گزار روزِ قیامت چہرے پر سجدوں کے نُور سے اور درُود خواں چہرے پر درُود شریف کے نُور سے پہچانے جائیں گے۔ "عَلٰی هٰذَا الْقِیَاس"

[2] پانی جسم کی جنابت اور آنکھ کا پانی آنسو قلب و رُوح کی نجاست و کثافت کو پاک کرتا ہے۔ ۱۲ منہ

۲

مُطہّرہ کی رُوح کے دو پر ہیں۔ ظاہری پَر، رزقِ حلال، صدقِ مقال اور باطنی پَر استغفار اور درود شریف اور جذبہ پَر پرواز عشق ہے۔ جس سے طریقت کی منزلیں طے کر کے بندہ مقصودِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور درود شریف سے قبولیت پاجاتا ہے۔

ایک حدیث الحبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔

مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْہُہٗ بِالنَّہَارِ ط	جو رات کو نماز نوافل کثرت سے پڑھتا ہے دن کو اُس کا چہرہ منور، خوبصورت اور پُر رونق ہوتا ہے۔

○ ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نمازِ تہجد تحفہ کے طور پر عطا فرمائی اور یہ تحفہ محبوب کی شان کے لائق ہے اور اس قیامِ لیل میں محبوب اور محب کے درمیان گفت و شنید، راز و نیاز، حکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ سیدنا عثمان بن عفان خلیفہ راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور شبِ اسریٰ کے دولہا "صلی اللہ علیہ وسلم" نے شبِ معراج آسمانوں میں دیکھا تو پوچھا آپ یہاں کیسے؟ عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم نمازِ تہجد کی برکت سے۔ "تفسیر روح البیان پ ۱۵"

☆ حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمۃ مشہور اولیاءِ اُمت سے مروی ہے کہ قبر کی روشنی تہجد کی نماز سے ہے اور چہروں کی وجاہت مسنون داڑھی سے اور دلوں کی روشنی درود شریف سے ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا نماز میں ہے اور نماز فرشتوں کو محبوب اور انبیاء کی سنت ہے اور نماز میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کرتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ الصَّلٰوۃُ! اے بلال! مجھے راحت پہنچاؤ یعنی آذان دو تاکہ نماز سے راحت پائیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عینِ حیاتِ ظاہری میں جنت کی سیر جسمانی طور پر فرمائی۔ سرکار شبِ اسراء کے دولہا "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پوچھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ۔ صلی اللہ علیک وسلم۔ آپ کے ارشادِ گرامی پر عمل کرتے ہوئے جب بھی وضو کرتا ہوں تو نوافل تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

○ جب نمازِ تہجد حضور "صلی اللہ علیہ وسلم"، تنہا ادا فرماتے تو صحابہ کرام بھی مسجد نبوی شریف میں ایک ایک کر کے پیچھے شامل ہوتے جاتے اور آپ کے ساتھ تہجد ادا کرتے۔ صحابہ کرام کی

یہ نماز بطورِ تطوّع اور اتّباعِ سُنّت تھی اور حضور بھی گاہ بگاہ بوقتِ سحری صحابہ کرام کے گھروں کا تفحّص حال کے لیئے دورہ فرمایا کرتے اور انھیں اپنے حجروں میں نمازِ تہجّد پڑھتے ملاحظہ فرماتے اور نگاہ میں رکھ کر نوازتے یہ نگاہ تہجّد والوں اور درود شریف والوں کا نصیبہ ہے۔ ؎

کیا خبر تھی رکوع کی مجھے کیا ہوش تھا سجود کا
تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

☆ طاؤسُ العُلماء ابُوالقاسم جُنید بن محمّد البغدادی قُدِّسَ سِرّہٗ الْعَفّادی[۱] کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ ربِ کریم کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا تو فرمایا۔ حقائق و معارف کے بیان کی ساری عبارتیں بے کار گئیں اور ارشارات و واردات سب فنا ہوگئے۔ ہم جو بوقتِ سحری دو رکعت "نمازِ تہجّد" پڑھ لیتے تھے۔ اُن کے سوا کسی شے نے ہم کو نفع نہ دیا۔ رات کی تاریکی میں جو کام آنسوؤں اور درود شریف نے کیا وہ سامنے آیا اور مغفرت ہوگئی یہ کشفِ صحیح اور الہامِ صریح سے ثابت ہے۔

○ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یہ آٹھ رکعت نماز بتابعت سُنّتِ سَنِیّہ مُصطفویہ علٰی صاحبہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ عطا فرمائے۔ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْمُفَخَّمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط ؎

عطّار ہو رُومی ہو رازی ہو کہ غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆

؎ موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیئے ۔۔۔ قطرے جو تھے مری عرقِ انفعال کے

[۱] شیخ المشائخ ابُوالقاسم جُنید بن محمّد بغدادی سلسلۂ عالیہ جُنیدیہ کے بانی سیّدُ الطّائفہ، طاؤسُ العُلماء کے مُبارک لقب سے مُلقّب اور مشائخِ عظام کے سردار، شریعت و طریقت میں امامُ الائمہ تھے اپنے ماموں حضرت ابُوالحسن سری بن مغلس سقطی کے مُرید اور خلیفہ تھے بزمانہ خیرُ القرُون میں تبع تابعین سے ہیں۔ علیہما الرّحمۃُ والرّضوان ط

۴

درودوں کے عظیم تحفے

مُبسملاً وَحامِدًا وَمُحمِدًا جَلَّ وَعَلٰی
مُصلیًا وَمُسلِمًا وَمُحتقدًا سَلَّم اللہُ عَلَیْہِ وَصَلّٰی

شہنشہِ ارض و سما بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　وصفِ رُخ اور والضحٰی کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
قرآن باخلاقش گواہ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صدقاً یقیناً راسخاً صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

○ اَللہ جَلَّ مَجْدُہُ الْکَرِیْم، ذاتِ رحمٰن ورحیم کی طرف سے اپنے محبوب پر درود" رحمتوں کا درود" یہ تحفہ ہے اور مومن کو حکم دینا یہ ایک عطیہ ہے جس سے عُشّاقانِ رسول، مشتاقانِ جمالِ نبی اور فدایانِ حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وظیفۂ درود شریف کے سدا بہار مہکتے پھولوں کی خوشبو سے اپنے مشامِ جان و رُوح کو معطر کرتے ہیں اور یہ تحفۃ الصلوٰۃ "جو اوصافِ مصطفٰے کا مُرقعہ اور عشق و محبت سے مرصع ہے" کی غرض و غائت یہی ہے کہ ذکرِ رسول کو اپنا وظیفۂ حیات بنایا جائے۔ عمر بھر درود شریف ہی سے شغف رکھا جائے مومن کا مقصودِ اعلیٰ بھی یہی ہو۔ ہادیٔ سُبل، سیّد الرُّسل مولائے کُل عَلٰی نَبِیِّنَا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ پر درود شریف بھیجنے سے اُن کے قلوب پر پھوہار کی طرح انوار برستے ہیں اور مصلّین و مسلّمین کے قلوب اِن انوار سے معمور ہو کر اپنے ربُّ البیتِ العتیق سے تحفۃً انوار کا احترام اور درودوں کی دستار پاتے رہیں۔ ؎۱

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب　　ہنوز نامِ تو گفتن مرا نے شاید

☆ اَلشیخ نورالدین شعرانی علیہ الرحمۃ رحمانی کا روزانہ کا وظیفہ درود شریف دس ہزار تھا۔ اور الشیخ احمد زواری علیہ الرحمۃ کا روزانہ وظیفہ چالیس ہزار تھا۔ درود شریف کی برکت سے انکی رُوح کا جسمانیت پر اتنا غلبہ ہوگیا تھا کہ تمام حجاباتِ چشم و قلب سے زائل ہوگئے اُن کا کثیف جسم، جسمِ لطیف بن گیا اور وہ حضور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی حضوری میں اُٹھتے بیٹھتے اور آپ کے ساتھ

؎ صاحبِ حال کے لئے روزانہ وظیفہ بہ تعداد و مقدار بتوفیقہ تعالیٰ ایک لاکھ درود شریف و کلمہ پاک ثابت ہے۔"

ؔ۱ میں نے ہزار بار بھی مشک و گلاب سے منہ کو دھویا پھر بھی میں تیرا نام لینے کے لائق نہیں ہوا۔

☆ درود شریف ایک ایسا عمل ہے جس سے ربِ عظیم کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد ہوتی ہے "تلک عشرۃ کاملۃ"

حکمت ۱۰ شگفتہ اور خوشبودار پھول :-

① جس طرح کلی میں رنگ و رُوپ اور خوشبو اُس کے اندر بند ہوتی ہے جب وہ بادِ صبا کی[علہ] اٹکھیلیوں سے کھلتی ہے تو سارا باغِ عالم خوشبو سے مہک اُٹھتا ہے تو اُس کی نزاکت و نفاست دیکھنے کے لائق ہوتی ہے بعینہٖ مومن کے قلب کے اندر نور اور خوشبو بند ہوتی ہے جب دِل کی کلی توجّہ اِلَی اللہ اور درود شریف سے کھلتی ہے تو پھر اُس سے خوشبو اور نور کا ظہور ہوتا ہے اور سارا باغِ طریقت اِس خوشبو اور رنگ و رُوپ سے مہکتا ہے اور قلب کے نور سے مومن سرور اور رنگ و رُوپ پاتا ہے اور مُنہ کا غنچہ جب کھلتا ہے تو محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے پھول جھڑتے ہیں۔ اور درود شریف کے نغمے اور ترانے پھوٹتے ہیں ؎

② دِل بستہ خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت　　کیوں غنچہ کہوں ہے مِرے آقا کا دہن پھول
صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول　　اِس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول
کیا غازہ ملا، گردِ مدینہ کا جو ہے آج
نِکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول　　"حدائقِ بخشش"

③ جِسم کی سلامتی قلتِ طعام میں ہے اور رُوح کی سلامتی ترکِ آثام "گناہ کے ترک" میں ہے اور دین کی سلامتی درود بر خیر الانام "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" میں ہے۔

۶

علہ محبت، عداوت اور سعادت، شقاوت، تغذیہ، تنمیہ نباتات جمادات میں بھی پیدا ہے۔ شجر حجر اور پہاڑ میں بھی یہ جاری و ساری ہے اور نطقِ حالی رکھتے ہیں اور اُن کی محبت عداوت از لوازمات عقل و فہم ہے۔ جبلِ اُحد محبت کا رفیع الشان محل اور جبلِ عیر عداوت کا محل ہے۔ فضا کی ہوائیں پیغامبری کی خدمات سر انجام دیتی ہیں یہ ہوائیں چار قسم ہیں۔ ۱۔ بادِ سَموم لُو سے جھلسا دینے والی۔ ۲۔ بادِ دَبور قومِ عاد کو عذاب دینے والی۔ یہ دونوں مظہرِ غضب ہیں اور بادِ صبا نے غزوۂ خندق میں خدمت کی، بادِ نسیم عاشقوں کے زخمِ دل کیلئے مرہم ہے۔ بنابریں یہ دونوں بارگاہ سے انعام یافتہ اور خوشبو یافتہ ہیں ؎

زِ نسیمِ جان فزائیت تنِ مُردہ زندہ گردد　　کدام باغ اے گُل کہ چنیں خوش بوئیت

اور بادِ صبا وہ جو جانبِ شمال للمدینۃ المنورۃ سے سحری کے وقت چلتی ہے بوئے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، ذکرِ حبیب کی "درود شریف" پڑھنے والوں کو خوشخبریاں سُناتی چلی جاتی ہے۔ جس سے عاشقوں کے دل کی کلی کھلتی ہے۔ کسی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎
"بوئے گُل را از کہ جوئیم از گلاب"　　"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

① نُورِ مجسّم، شفیعِ مُعظّم، احمدِ مجتبےٰ محمدِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا دُرُود شریف:۔

☆ بفرمانِ رحمٰن واجبُ الاذعان صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ کائنات کی ہر شئی شجر، حجر، ذرّہ، پہاڑ، قطرہ، دریا، چرند، پرند، جن وانس وغیرہا غرضیکہ نوری ملائکہ ہر ایک اپنی اپنی زُبان اور نطقِ حالی سے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر دُرُود شریف پڑھتے ہیں۔ انبیاء ورُسُل اور ملائکہ بھی دُرُود شریف بھیجتے ہیں۔ قرآنِ پاک میں اَللّٰہ ربُّ العزّت جَلّت شَانُہٗ نے اپنی وحدانیت واُلُوہیّت کی شہادت شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (سورۂ آلِ عمران ۱۸) سے خود دی یہ سب سے بڑی شہادت ہے اور اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" پر دُرُود شریف بھیجتا ہے اور بذاتہٖ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بعد از ولادت سر سجدہ میں رکھ کر اَللّٰہُ وحدہٗ

بقیہ حاشیہ

آکر مجھے سُنگھا گئی زُلفِ نبی کی بُو — لاکھوں دُعائیں دیتا ہُوں بادِ صَبا کو مَیں
وُہ خاک جو لگی کبھی پائے رُسول سے — سُرمہ بنا لُوں پاؤں جو اُس خاکِ پا کو مَیں

یہ ہوائیں سلیمُ الطّبائع سے موافقت رکھتی ہیں۔ ھٰذِہٖ اَرْوَاحٌ طَیِّبَۃٌ یہ طیّب طاہر ہوائیں خوشبودار، خوشگوار ہیں۔ ان سے ایسی خوشبو جانفزا مہکتی ہے۔ جس سے عاشق راحت پاتے ہیں اور گُلِ گلستانِ قدرت "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سانسوں کی خوشبو رچی بسی بادِ صبا غلاموں کو پیام وسلام کی خوشخبریاں دیتی ہے۔ اَولیاءِ عظام اِسی کو مخاطب کرتے ہیں۔

سلامِ سُلطانُ المشائخ خواجہ خواجگان چشت اہلِ بہشت السید محمد نظامُ الدین اَولیا محبوبِ الٰہی دہلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ العلی والغنی ؎

صبا بہ سُوئے مدینہ رُو کُن ازیں دُعاگو سلام بر خوان
بہ گردِ شاہِ رُسُل بگرداں بصد تضرُّع پیام برخوان
بہ بابِ رحمت گہے گُذر کُن بہ بابِ جبرئیل گہے جبیں سا
سلامُ ربّی علی النّبی گہے بہ بابُ السّلام برخوان
بشوز من صورتِ مثالی نماز بگذار اندر ایں جا
بہ لحنِ خُوش سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام اندر قیام بر خوان
بنہ بہ چندیں اَدب طرازی، سرِ ارادت بخاک آں کُو
صلوٰۃ وافر بہ رُوحِ پاک جنابِ خیرُ الانام برخوان
بہ لحنِ داؤدی ہمنوا شو، بہ نالہ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبر ایں غزل را، ز عاجز نظامؔ برخوان

کی وحدانیت اور اُلوہیت کی گواہی دی اور اپنا کلمہ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ خود پڑھ کر اپنی رسالت کی تصدیق کی اور آپ ﷺ نے سُنّتَ اللّٰہ کے مُطابق اِن الفاظ سے اپنی ذاتِ اقدس پر خود درود شریف پڑھا۔ آذان پڑھنے کی بھی روایت ملتی ہے۔ "صَلوٰۃ انعامُ الالٰہیہ" ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِیْ
بِقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِكَ ط

"افضل الصلوات الی سید السادات" السیدی عثمان الدمیاطی علیہ الرحمۃ الرحمان ط

(۲) درود شریف ابراہیمی :۔ سیدنا ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللّٰہ صلوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ ط

☆ دُعائے خلیل علیہ سلامُ الجلیل :۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ط "سورۃ الشعراء" اے پروردگارِ عالم اُمّتِ مُسلمہ کی زُبانوں پر میرا ذکرِ خیر جاری فرما۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اُن کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے حبیب لبیب علیہ وعلیٰ آبائہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اُن پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور یہ حبیب اور خلیل میں تجلّیِ جمالی کی قدرِ مُشترک پر عطا ہُوا اور یہ درود شریف بدل بنا اُس دُعا کا جو اُنھوں نے حضور ﷺ کے لئے کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

؎ جو شخص جمعرات کو ایک بار یہ درود پاک پڑھے۔ اُس کو حضور ﷺ خود بنفسِ نفیس لحد میں اُتاریں گے۔ العنم

نوٹ :۔ درود شریف پڑھتے وقت اسمِ پاک پر سیّدنا ضرور کہے۔ اولیاءِ نقشبند دامت برکاتہم العالیہ دُعا اور وظائف میں درود شریف میں سیّدنا پڑھتے ہیں۔ دلائلُ الخیرات میں ہے کہ ایک تُرکی جو اصحابِ ظواہر سے تھا دلائلُ الخیرات شریف کا وظیفہ پڑھتا لیکن اسمِ گرامی پر سیّدنا نہ پڑھتا۔ شیخ نے فرمایا سیّدنا ضرور پڑھا کر لیکن وہ نہ مانا۔ کہنے لگا لکھا ہُوا نہیں۔ اور اس پر بضد رہا اور اصرار کرتا اور نہ پڑھتا۔ ایک رات خواب میں سیّدنا فاروقِ اعظم، حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے، رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی اور فرمایا تو کیوں سیّدنا نہیں پڑھتا۔ آپ ﷺ، سیّدُ العٰلمین ہیں۔ پھر اُس نے توبہ کی۔ "دو بروایت"، حضور ﷺ نے خواب میں اُسے ڈانٹا کیا میں سیّدُ النّاس نہیں ہُوں؟۔ نماز میں تشہد میں درود شریف میں سیّدنا نہ پڑھنا "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر" ۱۰

☆ **ازالۂ توہّم** :- سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ تشبیہ اصل صلوٰۃ کی صلوٰۃ سے ہے فقط۔ علماءِ حنابلہ شکر اللہ سعیہم فی حمایۃِ الملّۃِ الغرّاء کے نزدیک کما کاملیت کے لیئے ہے نہ کہ تبعیت کے لیئے۔

● ابو البشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جدِ اعلیٰ اور ابو الانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جدِ امجد ہیں۔ بے شک یہ بہت بڑا شرف ہے لیکن ابو البشر یا ابو الانبیاء ہونا اور چیز اور فضیلت من کلّ الوجوہ اور چیز۔ روزِ جزاء دونوں "ابو محمد" کی کنیت سے فضیلت پائیں گے

● یہ درود شریف ابراہیمی تقدُّم زمانی کی بناء پر ہے۔

● کبھی ایسا بھی ہوتا ہے فاضل کو مفضول کی متابعت کا حکم ہوتا ہے۔ اِس سے اُس کی فاضلیت میں کوئی کمی نہیں آتی جیسے سیدنا یعقوب کا سیدنا یوسف علیہما السلام کو سجدہ کرنا

؎ سیدنا یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم، نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی، کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم علیہم السلام

بقیہ حاشیہ

بامتثال امر اللہ جائز ہے اور سیدنا پڑھنا بغایت ادب افضل و اَولیٰ ہے۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ **کلامِ لطیف** :- ایک سُنّی مُحب نے درود شریف میں سیدنا پڑھا تو نجدی سُن کر جل بھُن گیا کہنے لگا۔ سیّدنا ھو اللہ۔ اِس پر سُنّی نے قرآنِ عزیز سے سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی شان کی یہ آیتِ کریمہ پڑھی سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ "سورۃ اٰلِ عمران ۳۹" تو وہ خفت اور شرمندگی سے صُمٌّ بُکْمٌ ہو کر رہ گیا۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ اَنْتَ مَوْلٰنَا "سورۃ البقرۃ ۲۸۶" ہے جبکہ تمام نجدی خارجی معتزلہ اپنے مولویوں کو مولانا کہتے ہیں۔ کیا یہ شرک نہیں؟ کیا تعریف و تعظیمِ مصطفےٰ میں ہی شرک نظر آتا ہے؟؟؟؟ "ببین تفاوت راہ از کجا تا بکجا"

؎ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی یہ فضیلت ہے کہ ربِ عظیم نے تمام ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا کہ وہ میرے شاہکارِ نبوت کو سجدہ کریں اور خود اُن میں شامل نہ تھا لیکن فضیلت مآب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرشتوں اور مومنوں کو دیا کہ سب مِل کر میرے محبوبِ پاک شہنشاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" بالاطلاق درود شریف کا تحفہ بھیجیں اور حق تعالیٰ خود اس تحفہ کے بھیجنے میں شامل ہوا یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اس شرف و فضیلت میں نہ کوئی آپ کا مقابل ہے نہ کوئی مماثل۔ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہر دم ذکرِ مصطفےٰ میں مشغول رہتے۔ جب کبھی تنہائی میں آپ کی یاد ستاتی تو آپ آہ بھر کر کہتے یَا ابْنِیْ صُوْرَۃً وَّاَبِیْ مَعْنًی تو اس سے اپنے آپ کو تسلی دیتے آپ کی کنیت ابو البشر "صلی اللہ علیہ وسلم" "اوّل الانبیاء" ہے اور حضور کی کنیت ابو الارواح "صلی اللہ علیہ وسلم" "آخر الانبیاء" ہے۔

○ دُرُود شریف ابراہیمی میں کَمَا کا تقاضا مُشارکت فِی الوَصف ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر تجلّی جمالی تھی۔ اور حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام پر تجلّی جلالی۔ اِسی وجہ سے دُرُود پاک کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فرمایا گیا نہ کہ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُوْسٰی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل اور حبیب پر تجلّی جمالی اُن کے مراتب اور مقامات کے مُطابق وارد کی۔ سیّدنا محمّد رَّسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کا مرتبہ سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام سے بُلند اور برتر ہے اَللہ عزّ اسمُہٗ کی یہ مطلُوبہ صلوٰۃ بھی اِس صلوٰۃ ابراہیمی سے کامل تر ہے۔ فافہم

حدیثِ نبوی :۔ بروایت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط "فقال الامام احمد فی مسندہٖ"

اِذَا صَلَّیْتُمْ فَسَلِّمُوْا عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ط	جب تم صلوٰۃ بھیجو تو انبیاء و رُسُل پر بھی سلام بھیجو۔

☆ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ اِذْ نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلٰوتِنَا ط تو آپ نے دُرُود شریف[1] ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ یہ دُرُودِ ملّت، ماثورہ وغیر ماثورہ میں سب سے افضل ہونے کی بناء پر نماز کے لیئے مختص ہے۔ اِس کے علاوہ بھی حدیث صحیحہ کثیرہ میں مُختلف صیغوں اور مُختلف الفاظ سے دُرُود شریف مروی ہیں۔ جو سب اِنہی منقُول روایات کے تتبّع میں تالیف ہُوئے "تَعْظِیْمًا لِنَبِیِّهٖ وَتَنْوِیْمًا لِشَانِهٖ ط

(۴) دُرُود شریف اَولیاءِ نقشبندیّہ مجدّدیّہ اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَهُمْ مَعَ فُیُوْضِهِمْ :۔

☆ قُدْوَۃُ السَّالِکِیْنَ الاَخْیَار، زُبْدَۃُ الْمُقَرَّبِیْنَ الاَبْرَار، قطبُ الاقطاب جہانیاں مآب[2]، مظہر

---

[1] محبّت اور مِلّت کو آپس میں ایک خاص مُناسبت ہے جو اس تشبیہہ سے ظاہر ہے۔ حضرت خلیلُ اللہ علیہ السّلام کی اولاد پاک حضرت اسحاق علیہ السّلام سے ستّر ہزار انبیاء معہ اُن کی اُمتوں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی اولاد، تا قیامت اُمتِ مُسلمہ، ملّتِ بیضا ہے۔ یہ سب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمت میں داخل ہیں۔ اِس دُرُود شریف ابراہیمی کی ابتداء اَللّٰھُمَّ سے ہے جو اسم ذات ہے معہ جمیع صفات الٰہیہ یَا اَللہُ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ط میم سے اشارہ ہے محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" جو ذات اور جمیع صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں یہ دُرُود شریف لفظاً وصیغۃً احکم الحاکمین کا فرمُودہ ہے۔ لہٰذا یہ دُرُود شریف اپنی جامعیّت میں تمام دُرُود ول میں الفاظ کے لحاظ سے اَفضل، اَکمل و اَجمل ہے اور معنی کے لحاظ سے اَزکیٰ، اَبہیٰ و اَشہیٰ ہے اور فوائد کے لحاظ سے اَعظم اَطیب و اَحسن ہے اور ملّت اور اُمّت کے تمام مومن مُتّقی افراد کو شامل ہے۔ یہ دُرُود شریف عطیۂ خداوندی ہے۔

[2] یہ القاب شیخ محقق علی الاطلاق، برکۃُ النّبی فی الھند شاہ عبدالحق المحدث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبارُ الاخیار فی اسرار الابرار میں تحریر فرمائے۔ جو آنکے فیضانِ مُجدّدی سے مُستفیض ہُونے کا بلا اختلاف بیّن ثبُوت اور عقیدت کی واضح دلیل ہیں ۱۲ منہ،

تجلیاتِ الٰہی، مصدرِ برکاتِ لاتناہی امام ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی الشیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ نسخہ مجرّبہ درود شریف ہے جو منبعِ فیوض وبرکات ہے۔ تمام درودوں میں اسمِ اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ بارگاہِ رسالت کا منتخب شدہ اور پسندیدہ ہے۔ اِس سلسلۂ عُلیا کی ہدایت میں دوسروں کی نہایت درج ہے کہ اس درود شریف سے قربِ مصطفوی اُن کے نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہے چونکہ اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نفعنا بہ کاتھم العالیۃ کا مجاہدہ اور وظیفہ یہی درود شریف ہے جس سے پہلے ہی روز قربِ محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" سے نواز دیا جاتا ہے اِس درود شریف پڑھنے والے کی تربیت رُوحِ اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہوتی ہے یا وہ زیرِ تربیت خضر علیہ السلام دے دیا جاتا ہے۔ بدیں وجہ یہ درود خضری کے نام سے بھی موسوم ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴) دلائل الخیرات مؤلفہ، ابو عبداللہ السید محمد بن سُلیمان الجزولی شاذلی قدس اللہ سرہ العلی

☆ آپ صاحبِ خوارقِ عجیبہ، کراماتِ غریبہ، اور مناقبِ عظیمہ، مناصبِ فخیمہ کے حامل تھے۔ زہر سے آخر غال "فاس" میں فجر کی نماز میں سجدہ کی حالت میں شہید ہوئے، ستتر سال بعد آپ کے جسدِ خاکی کو سوس (جنوبی افریقہ) سے نکال کر ریاض العروس (لیبیا) مراکش" میں منتقل کیا گیا جسم بالکل تر و تازہ پایا اور قبر سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔" نقلہ العلامہ الفاسی فی مطالع المسرات "

وظیفہ:۔ دلائل الخیرات ہفتہ کے سات دنوں میں منقسم ہے ہر روز کا علیحدہ علیحدہ حزب ہے۔ تقریباً چھ سو سال سے اولیاءِ عظام، علماءِ کرام اور صاحبانِ علم و عرفان واہلِ دانش و بینش کا وظیفہ ہے اور فیض کے حصول کا ذریعہ۔ اِس کے اتنے فضائل و برکات ہیں جن کا حصر کرنا عقلِ انسانی کی رسائی سے باہر ہے۔ صاحبِ مجاز کی اجازت سے پڑھا جاتا ہے۔ اِس وظیفہ میں دو امر لازمی ہیں" اطاعت[1] اور تلاوت" کلامِ پاک کے بعد روزانہ پڑھا جائے۔ اس کے بغیر کماحقہٗ انوار و فیضانِ درود شریف کا حصول ناممکن ہے۔ اِذ لَیْسَ فَلَیْسَ اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔ یعنی شرط کے مفقود ہونے سے جزا مُرتب نہیں ہوتی۔

[1] مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ○ اللہ سبحانہٗ نے رسولِ پاک کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرمایا اس میں کوئی فرق نہیں۔ سورۃ النساء ۸۰
ثَبَتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلٰى اِطَاعَةِ الرَّسُوْلِ الَّتِيْ هِيَ عَيْنُ اِطَاعَةِ اللّٰهِ فقط "عز وجل وصلی اللہ علیہ وسلم" منہ

۵

○ **سببِ تالیف :-** آپ نے فیضِ عظیم اور معرفت فخیم سے وافر حصہ پایا اور آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارقِ عادات ظاہر ہوئیں۔ آپ ایک مرتبہ ملک بربرہ مراکش میں سیر فرماتے ہوئے فاس پہنچے۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت آخر ہونے لگا۔ لیکن وضو کے لیئے پانی ندارد، بسیار جستجو سے ایک کنواں ملا۔ لیکن اُس میں رسی اور ڈول نہیں۔ آپ بہت پریشان ہوئے اتنے میں ساتھ کے خیمہ سے ایک آٹھ سالہ لڑکی نکلی۔ اُس نے کہا شیخ کیا بات ہے ؟ فرمایا مَیں محمّد بن سُلیمان الجزولی ہوں وقتِ نماز تنگ ہے اور پانی ندارد۔ لڑکی نے کنوئیں میں اپنا لعابِ دہن ڈالا تو پانی یکدم جوش میں آگیا اور کنارے سے بہنے لگا۔ وضو کیا اور نمازِ ظہر ادا کی اور آپ سیدھے لڑکی کی جھونپڑی میں گئے اور فرمایا اے بیٹی[1] تجھے خدا کی قسم۔ جس نے تجھے پیدا کیا اور تم کو اَللہ و رسُولُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا واسطہ دیتا ہوں۔ جن کی شفاعت کی تو اُمید وار ہے۔ مجھے بتا یہ مرتبہ تجھے کیسے ملا۔ لڑکی نے کہا اگر تم اتنا بڑا واسطہ نہ دیتے تو کبھی نہ بتاتی۔ مَیں ایک درُود شریف کا وِرد کرتی ہوں۔ اُس نے مجھے وُہ درُود شریف بتایا تو یہ درُود شریف سبب بنا "دلائلُ الخیرات مُرتّب کرنے کا"۔ شیخ نے وُہ درُود شریف بمطابق سُنّتُ اللہ اِس میں پوشیدہ کر دیا۔ جیسے ربّ کریم نے شانِ ستّاری سے لیلۃُ القدر کو آخری عشرہ رمضانُ المبارک کی راتوں میں پوشیدہ کر دیا ہے اور اَولیاء کرام کو اپنے رداءِ رحمت میں چھُپا رکھا ہے۔ تاکہ تلاش کی جدوجہد سے مزید مَوردِ الطاف بنیں۔

☆ **اجازت نامہ :-** سلخ ماہ ذُوالحجّہ ۱۳۷۸ء ہجری المقدّسہ[2] حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضری، "بلدۂ امینہ" قبلۂ عالم شیخ الدّلائل حُجّۃُ الخلف، بقیّۃُ السّلف حضرت محمّد یُوسُف

---

[1] یہ رجالُ الغیب کی بیٹی تھی۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ عنّا وعن سائر المُسلمین اَھل السُّنّۃ والجماعۃ احسن الجزاء فی الدّارین۔ اَولیاءِ کرام سے کشفی، الہامی طور پر یا محسُوسات قلبی سے یہ اشارہ ملتا ہے۔ کہ بچی کا صلوٰۃ الکبیر یہ ہے۔ واللہ اَعلم ورسُولُہٗ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیّدنا محمّدٍ وّعلیٰ آلِ سیّدنا محمّدٍ صلوٰۃً دائمۃً مّقبُولۃً تُؤدّیْ بِھا عنّا حقّہُ العظیم"

[2] محرّرُ السّطُور عفرلہُ المولیٰ الغفور کو وصیت کی کہ دلائلُ الخیرات کا ایک ایک ختم شریف کعبۃُ اللہ حطیم شریف یا طواف اور مدینہ منوّرہ میں ریاضُ الجنّۃ ضرور کرنا۔ غافل نہ ہونا۔ اَلحمدُ للہ اس ناچیز کا اِس پر عمل رہا اور فوائد ظاہری و جسمانی سے مالا مال ہُوا۔ درُود شریف کی محبت سے قلب لبریز رہا۔ یہ طریقہ اجلّہ اَولیاء کرام سے منقول اور مقبول ہے۔ ببرکۃ صاحبِ الصّلوٰۃ والسّلام، علیہ الصّلوٰۃ والسّلام "محمّد عنایتُ اللہ النقشبندی مجدّدی"

باشلی اَدَامَ اللّٰہُ فُیُوْضَھُمْ نے دلائل الخیرات کی اجازت سے نوازا اور سند مرحمت فرمائی ؎

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا الْكَرِيْمِ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ ط وَاتْبَعْنَا سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ بِحَقِيْقَةِ التَّابِعَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَكَةِ وَالتَّحِيَّةِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ الْاَعْلَامِ وَالرُّسُلِ الْعِظَامِ وَالْمَلٰئِكَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى آلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحٰبِهِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَتْبَاعِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

⑤ درود تاج :- "امام الطریقت الشیخ السید ابوالحسن شاذلی نَوَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَهٗ" ط

☆ آپ مستورِ اولیاءِ عظام سے تھے۔ الشیخ شاذلی کا فیضان اور عرفان اسکندریہ مصر یمن تونس عرب و عجم کے چپہ چپہ پر پھیلا صحرائے عیذاب اُن کے عرفانی انوار سے تاباں ہوگیا اور قلوب منور ہوگئے۔ آپ مراکش میں قیام پذیر رہے۔ آپ نے یہ درود شریف تاجدارِ اقلیم نبوت و رسالت" صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضوری میں مرتب کرکے پیش کیا۔ عرض کیا۔ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اس درود شریف کی منظوری عطا فرمایئے" تاکہ یہ اولیاء کے "ایصالِ ثواب[1]" کے وقت پڑھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے منظور کرکے فرمایا اے ابوالحسن! تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ میرے اُمتی کی شفاعت کا حق دیا گیا ہے کہ تو اخلاص اور محبت سے مجھ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہے۔

○ یہ درود تاج بہت بڑی فضیلتوں کا حامل اور جامع الصفات درود شریف ہے۔ یقیناً لاریب واقعی یہ تمام درودوں کا تاج ہے اور الشیخ شاذلی فرمایا کرتے ہمارے مربی حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں اور یہ سب محض مواہبِ ربی اور جذبِ الٰہی سے ہے کہ ہم نے جو کچھ پایا درود شریف" جو عشقِ رسول کا خزینہ اور معارفِ ایمانی کا گنجینہ ہے"، سے ہی پایا۔

وصال مبارک :- بحیرۂ احمر کے کنارے نمازِ فجر میں سجدہ کی حالت میں وصال ہوا۔

[1] درود تاج میں لکیر شدہ زائد القاب وصفات ہیں جو مؤلف نے مستند روایات سے لکھے۔ ان کے یاد کرنے اور پڑھنے سے مزید فوائد و فضائل اِنْ شَاءَ اللّٰہ حاصل ہونگے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ط

؎ شاہا قبول کن ایں تحفۂ گدا را

۶

تین ماہ تک آپ سجدہ کی حالت میں بالکل صحیح وسلامت رہے جسمِ اطہر کو نہ مٹی نے کھایا اور نہ درندہ نے پھاڑا۔ آپ صاحب حزبُ البحر ہیں۔ جو عالمِ دُنیا میں اولیاء کا وظیفہ ہے [1]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْقَرَضِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ مَّحْفُوْظٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّعَنْبَرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى نُوْرِ الْهُدٰى صَدْرِ الْعُلٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَعَلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ وَالْمَوْجُوْدُ مَعْبُوْدُهٗ وَالْمَعْبُوْدُ رَبُّهٗ ط قِبْلَةِ الْعَارِفِيْنَ كَعْبَةِ الطَّائِفِيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ، خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ، اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ، مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ، شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ، سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ طٰهٰ يٰسٓ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ [2] سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ، نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ، اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِی الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ

[2] اصل نسخہ میں لفظِ علیٰ اور عِنْدَ سے آیا ہے۔ مُرتب ط

---

[1] بیت المقدس کی تعمیر کی نگرانی میں سیدنا سُلیمان نبیّ اللہ علیہ السلام کا کھڑے کھڑے وصال ہو گیا جب کہ آپ اپنے عصا مبارک پر سہارا لئے کھڑے تھے۔ ایک سال تک نہ کسی جن وانس کو آپ کے وصال کا پتہ چلا اور نہ آپ کے جسمِ اطہر میں تغیر و تبدل آیا اور نہ مٹی وغیرہ نے کھایا اور پھر بحکمِ الٰہی آپ کے عصا مبارک کو دیمک نے کھایا تو پھر پتہ چلا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں۔ انبیاء و اصفیاء کے اجساد مبارکہ محفوظ ہوتے ہیں۔ ترجمہ و تلخیص "پ ۲۲ سورۃ سبا آیت کریمہ ۱۴" تفسیر نور العرفان" ۱۲ منہ سلمہٗ ربہٗ سبحانہٗ ط ۲

قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَمَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ ط الْمُزَیَّنِ
بِکُلِّ ذَیْنِ الْمُنَزَّہِ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّ شَیْنٍ ط الْاَبْنَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ الشَّہِیْدَیْنِ
الْقَمَرَیْنِ النُّوْرَیْنِ الطَّیِّبَیْنِ الطَّاہِرَیْنِ جَدِّ الْمُطَہَّرَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ط
الْمُتَجَلِّیْ بِتَجَلِّیَتَیْنِ قَالَ لَہٗ وَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ یَا نُوْرَ نُوْرِیْ "
"٣ بار" وَیَا سِرَّ سِرِّیْ وَیَا خَزَائِنَ مَعْرِفَتِیْ اَفْدَیْتُ مُلْکِیْ عَلَیْکَ
کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ ط سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَوْلَی
الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نُوْرٍ مِّنْ
نُوْرِ اللّٰہِ ط " ٣ بار " یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ ؎

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

(٦) صلوٰۃ منجیہ:۔ اَلشیخ صالح موسیٰ ضریری قدس سرہ العزیزی ط "افضل الصلوات الی سید السادات"

☆ فرمایا۔ میں سمندر میں سفر کر رہا تھا۔ ہمیں طوفان شدیدہ نے آن گھیرا۔ جہاز ڈوبنے لگا اور طوفانِ بادوباراں سے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نہ رہی لوگ انتہائی پریشان اور مایوس، ہوگئے اور کہرام مچ گیا تو میں نے فوراً حضور "ﷺ" کی طرف رجوع کیا تو اچانک مجھ پر غنودگی اور غشی طاری ہوئی۔ میری آنکھ لگ گئی تو اس حالت میں غلاموں کو نہ بھولنے والا آقا "ﷺ" نے جلوہ گری فرمائی اور مجھے زیارت ہوئی تو آپ "ﷺ" نے یہ درود شریف ٣١٣ (بتعداد صحابہ بدر) بار پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے جہاز والوں سے اپنا خواب بیان کیا۔ ہم نے ابھی تعداد بھی پوری نہ کی تھی کہ رب اکبر جل شانہ نے طوفانی لہروں

نوٹ:۔ درود تاج شریف پڑھنے کا مقام مدینہ منورہ باب جنت البقیع کے اندر، قدوم میمنت کی طرف مہبط جبرائیل مینار کے نیچے ہے۔ یہاں ادباً وتعظیماً کھڑے ہو کر یہ درود شریف پڑھنے سے قلب کے انوار کھلتے ہیں۔ اور بہت لطف آتا ہے کہ حضور "ﷺ" کی حضوری میں غلام حاضر ہو کر سلام عرض کر رہا ہے۔ یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اور وہاں مکۃ معظمہ جبل رحمت پر غار حرا میں ایک گھڑی کے مراقبہ سے وہ کشائش قلبی اور انشراح صدر ہوتا ہے جو بیس سال کے مجاہدہ میں میسر نہیں آتا۔ ١٢ منہ

کا رُخ پھیر دیا اور ہم بخیر و خوبی منزل پر پہنچ گئے۔ جن لوگوں نے اِسے وردِ زبان اور حرزِ جان بنایا اُنھوں نے ہمیشہ اِسے ایمان افروز، رُوح پرور بابرکت اور شفا بخش پایا۔ فتوحاتِ غیبیہ۔ قضاءِ حاجات۔ حلِّ مشکلات اور ردِّ بلیات میں اکسیر ہے اور اس کی تاثیر مُسلّم اور مشہور ہے۔ صدیوں سے اُمّتِ مُسلمہ کے لیئے دینی و دُنیوی اُمور میں کافی وافی اور شافی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا "عِنْدَکَ" اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ [علہ]

○ یہ درُود شریف بذاتِ "مُغیثُ الملوین" صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے۔ اس درُود شریف کے بے حد و حساب دینی و دُنیاوی فوائد ہیں اِس کے فیوض و برکات لکھنے سے قلم قاصر ہے۔ اس کی تعداد ۳۱۳ مرتبہ "بمطابق تعدادِ رُسلِ عظام علیہم السلام پڑھے کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلُ النَّظَرِ" روضۃ الاحباب۔

⑦ درُود لکھی شریف۔

"واقفِ اسرارِ معنوی سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ القوی"

☆ سُلطانِ وقت روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درُود شریف پڑھتے تھے اور سارا وقت اسی میں مشغول رہتے۔ جس سے نظامِ سلطنت میں خلل آنے لگا۔ تو حضور، نبیِّ کریم، رؤف رحیم، صاحبِ خُلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم، کو فتورِ سلطنت کب گوارہ تھا۔ آپ نے خواب میں جمالِ جہاں آراء سے نوازا اور فرمایا یہ درُود شریف بعد نمازِ فجر ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ تو اس کا ثواب لاکھ ملے گا اور میری محبت کامل ہوگی۔ بناءً بریں یہ درُود لکھی کے نام سے موسُوم ہُوا۔

علہ یہ درُود شریف عرش کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ قبولیت میں بجلی سے بھی زیادہ تیز، اکسیرِ اعظم، تریاقِ اکبر ہے۔ یہ اچانک مُصیبت یا حاجت کے لیئے آدھی رات تاریکی میں ننگے سر کھڑا ہو کر باجازت صاحبِ مجاز پڑھے۔ کہ خود رو پودے پتّے لاتا ہے پھل پھول نہیں۔ نسخۂ سہیلیہ میں عِنْدَکَ بھی آیا ہے۔

☆ سرتاجِ اولیاء سیدنا داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ درُود شریف بہت پسند تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن سے اپنے عقیدت مندوں کو یہ وظیفہ فرمایا کرتے۔ دربارِ عالیہ میں اس درُود شریف کے پڑھنے سے آپ کی رُوح خُوش ہوتی ہے اور ایسی توجہ فرماتے ہیں کہ قاری کی مُراد بہت جلد پُوری ہو جاتی ہے ۱۲ منہ غفرلہٗ

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ط

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ ط

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ط

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ ط

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ ط

صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَائِقِ وَعَلٰی سَیِّدِنَا

سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا حَبِیْبِنَا

ے یہ درود پاک بروز جمعۃ المبارک بعد طلوعِ فجر سات بار بلا ناغہ پڑھے شہنشاہی کرے۔ العم

بقیہ حاشیہ

☆ صحابہ بدر اور نسبت عددی میں اسرارِ الٰہیہ :- اسم پاک صاحب لولاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد باعتبار بسط و تکسیر بحساب ابجد ۳۱۳ ہیں موافق تعداد مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام، مثلاً پہلے م کو باعتبار بسط و تکسیر کے لکھیں تو م کی یہ صورت مٓ یٓ مٓ بنتی ہے۔ ح بلا تکسیر ۸ عدد اور دوسری م مشدد ہے۔ ان تینوں میموں کے ۳ × ۹۰ = ۲۷۰ عدد ہوتے اور دال کے اس اعتبار سے ۳۵ عدد تو مجموعہ عدد ۳۱۳ ہوتے۔ یہ تعداد ہے صحابہ بدر کی جن کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۱۳ رسولوں کا "پرتو" مظہر بنا دیا۔

☆ صلوٰۃ تُنجینا کو مطابقت عددی کی بناء پر ایک دور میں ۳۱۳ بار پڑھے نہ زیادہ نہ کم فافہم ط

وَبِفَضْلِ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْ تَلْمَحَنِیْ بِلَمْحَۃِ اَھْلِ الْبَدْرِ تَنْفَحَنِیْ بِنَفْحَاتِھِمْ وَبِحَقِّھِمْ اَغِیْثُوْنِیْ بِنَفْحَۃٍ وَّبِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ یَا اَصْحَابَ الْبَدْرِ اَنْتُمُ النُّجُوْمُ فِی الْاِھْتِدَاءِ وَاَنْتُمُ الرُّجُوْمُ عَنِ الْاَعْدَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ھُمْ اَصْحَابُ الْقُبُوْرِ وَبَدْرِ الْبُدُوْرِ وَسَلَّمْ ط

☆ ۲۳ سالہ دورِ نبوت کا چار یار کی نسب میں عددی راز :- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پاک سے خلیفہ اول ساتویں۔ خلیفہ دوم نویں۔ خلیفہ سوم پانچویں، خلیفہ چہارم دوسری پشت میں جا کر ملتے ہیں تو یہ ۲۳ عدد ہوتے اور بحساب ابجد م محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد ۴۰ ظہورِ نبوت "مبتداء" اور ختم نبوت "منتہا" کا لطیف اشارہ ہے۔ جملہ واقعات عالم مخفیہ غیبیہ کی تخریج کا راز اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں مضمر ہے۔ حقیقت ہے کہ سیدِ لولاک کا اسم پاک سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہے اور درود شریف سے یہ سربستہ راز منکشف ہوتا ہے۔ ۱۲ راقم غفرلہٗ ربہٗ سبحانہٗ ط

☆ بفرمانِ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی درود شریف بھی سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہے۔ المؤلف ط

اَلسّلام اے میم ح اور میم دال   اَلسّلام اے بے نظیر و بے مثال

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَائِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

(۸) **درُودِ نُورشریف** :۔ علّامہ یُوسُف نبہانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

☆ یہ درُود شریف نُور، اور اَلفاتحہ دونوں ایک ہیں۔ اَولیاءِ شاذلیہ کا محبوب وظیفہ اور نبیِ کریم ﷺ کی ذاتِ نُور سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ یہ درُود شریف کرامات کے دو چمکدار اور تابدار موتی ہیں اور قلب کو مُنوّر کرنے میں لاثانی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

(۹) **صَلٰوۃُ التَّکْرِیْمِ وَالتَّعْظِیْمِ** :۔ اَلشیخ ابُوعبداللہ سَنوسی علیہ الرحمۃ سے منسُوب ہے۔

☆ یہ درُود شریف حقِّ غلامی اور حقِّ تعظیم کی ادائیگی کے لئے مُجرّب ہے اور جامع مانع درُود شریف ہے۔ یہ درُود شریف اخصُّ الخاص ہے اِس کی ابتداء بھی اور اختتام بھی اسمِ گرامی محمّد ﷺ پر ہوتا ہے اور درمیان حلقہ میں غُلام اور اُس کی آرزُو ہے۔ یہ اپنی جامعیت میں بے مثل ہے اور محبّتِ محبُوب کا مَظہر ہے اور اَنگنت فوائد کا حامِل ہے [۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُکْرِمُ بِھَا مَثْوَاہُ وَتُشَرِّفُ بِھَا عُقْبَاہُ وَتُبَلِّغُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُنَاہُ وَرِضَاہُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃُ تَعْظِیْمًا لِحَقِّکَ یَا سَیِّدَنَا مُحَمَّدُ ط

(۱۰) **درُودِ فضیلت** :۔ امام محیُ السُّنّۃ ابُوشامہ نوُوی علیہ الرحمۃ نے اذکار میں ذِکر کیا۔

[۲] یہ درُود شریف درجۂ جامعیت میں اکمل و اجمل ہے اور مرتبۂ محمّدیّت میں اَزہر و اَبہر ہے۔ ۱۲ مِنہٗ عُفِرلہٗ ط

---

[۱] دلائل الخیرات شریف کا یہ درُود شریف خواب میں فقیر عُفی عنہٗ کی زُبان پر جاری ہُوا اور اشارہ ہُوا۔ اِس کو تحفہ میں لکھنا کر رضاءِ الٰہی کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ جلّ شانہٗ اس خواب کی تعبیر کو بیداری عمل سے ظاہر فرمائے آمین یارب العٰلمین ط ۱۲ منہٗ نوّر اللہ قلبہٗ بنُورِ الصّلوٰۃ والسّلام ط

☆ یہ تمام درُودوں سے افضل درُود شریف ہے کہ اِس کی روائیت صحیحین مُسلم و بُخاری سے ہے۔ اور یہ خصوصاً جمعۃُ المبارک کیلئے ہے اور بے شمار فضائل و فوائد کا حامل ہے۔ ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

(۱۱) درُود ہزارہ شریف :۔ سیّدی قطب الکامل الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمانی ؕ

☆ یہ اَولیاءِ قادریہ کا محبوب وظیفہ ہے۔ قلب کی صفائی کے لیئے مجرّب ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

(۱۲) درُودِ شفاعت :۔ "امام شعرانی نے کشفُ الغمّہ میں نقل کیا۔"

☆ فرمایا۔ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اگر تم مجھ پر درُود شریف بھیجو تو یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ تو اُس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(۱۳) درُود شریف زیارت :۔ شارحین نے ابنِ فاکہانی سے لکھا ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ ؕ

☆ فرماتے ہیں میں نے اُسے سونے سے پہلے پڑھا اور آزمایا۔ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا چہرہ مُبارک چاند میں دیکھا اور آپ کا خطاب سُنا۔ زیارت کے لیئے سریعُ الاثر ہے۔ اور محبوبِ ربّ العٰلمین کی جاہ کے طُفیل سوال کرتا ہُوں۔ کہ وُہ باقی اِس درُود شریف کے انعامات جن کا حدیث پاک میں وعدہ ہے "مجھے عطا فرمائے۔

(۱۴) درُود صدقہ :۔ جس کے پاس صدقہ دینے کا کچھ نہ ہو تو وُہ یہ درُود شریف پڑھا کرے بے شک یہ پاکیزگی میں بُلند تر ہے۔ اور اُس کو سیری نہ ہوگی جب تک وُہ جنّت میں نہ پہنچ جائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی

؎ جمعۃُ المبارک کو بعد از نمازِ عصر بساعتِ اجابت ۱۱۱ بار پڑھے۔ اس روز حجاب دور ہو جاتے ہیں ۲ از منہ عفقرلہٗ

اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

(۱۵) دُرُودِ مفتاحُ الجنّۃ :۔ قُطبُ الکبیر، بدرُ الاساتذۃِ الشہیر محمّد البکری نوّرَاللّٰہ مضجعہٗ

☆ جو شخص اس دُرود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا۔ اگر وہ دوزخ میں[علہ] ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اَللّٰہ کے ہاں اس کی جناب میں پکڑ لے یہ دُرود شریف مُبتدی مُتوسّط اور مُنتہی کے لئے مُفید ہے اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار و عجائب بیان کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجاب قلبی کھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جن کی قدر و منزلت اَللّٰہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے " صلوٰۃُ الزّاہرۃ علیٰ سیّدِ الدُّنیا والآخرۃ " ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ النَّاصِرِ الْحَقِّ الْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ مِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ ط

(۱۶) دُرُودِ العزّت :۔ ایک شخص حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اُس نے عرض کیا السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَالْکَرَمِ الْبَاذِخِ ط نبیِّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُسے اپنے اور سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے درمیان

علہ ہر کہ باشد حامل " صلوٰۃ " مدام — آتشِ دوزخ بود بروے حرام

☆ آپ بحرِ معارفِ الٰہیہ، مُتبعِ سُنّتِ نبویہ، عظیمُ المرتبت ولیِ کامل اور ہمہ وقت حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے حضوری تھے آپ زندگی بھر کبھی بے وضو نہ ہوئے اور ہمہ وقت حکمِ رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے لئے مُنتظر اور مُستعد رہتے باجازت بارگاہِ رسالت " صلی اللہ علیہ وسلم " میں سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے سر پر دستار باندھی۔ آپ کا کلام عجائب مخفی اسرار کا خزینہ ہوتا ایک مرتبہ قافلہ والوں نے الشیخ محمّد البکری قدّس سرّہ اللہ اسرارہٗ الملکوتی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور آپ کا غلام مُرید شہر کے ہوا میں مارا گیا ہے۔ آپ مُراقب ہوئے تو کچھ دیر بعد سر اُٹھایا اور فرمایا نہیں میرا مُرید زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنّتیں دیکھی ہیں اُسے کہیں نہیں پایا عرض کیا حضور دوزخ میں؟ فرمایا میرا مُرید دوزخ میں نہیں جا سکتا کہ میرے سب مُرید یہ دُرود شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دنوں بعد واپس آ گیا۔ آپ فرمایا کرتے کہ جسم کی سلامتی قلّتِ طعام میں اور رُوح کی سلامتی ترکِ آثام و گناہ کے ترک " میں اور دین کی سلامتی صلوٰۃ بر خیرُ الانام " صلی اللہ علیہ وسلم " میں ہے۔ " اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ۔

بٹھایا۔ حاضرین نے پوچھا یا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یہ کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السّلام نے مجھے خبر دی کہ یہ شخص مجھ پر وُہ درُود شریف پڑھتا ہے۔ جو کسی نے آج تک نہیں پڑھا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیا وُہ کیسا درُود شریف ہے تو رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے فرمایا جس کسی نے یہ درُود شریف پڑھا اُس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ اِلَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط

(۱۷) **درُودِ سعادت** :۔ "الحافظ ابُونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی" علیہ الرحمۃ نے حلیہ میں نقل کیا۔

☆ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے فرمایا جس نے یہ درُود شریف پڑھا ستر ہزار فرشتے ساری عمر اُس کا ثواب لکھتے رہیں تو ختم نہ ہو۔ اور جب تک اُس کی بخشش نہ ہو جائے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(۱۸) **درُود افضل** :۔ "الشیخ ابوالخیر حافظ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے القول البدیع میں لکھا ہے"

☆ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں سب سے افضل درُود شریف پڑھوں گا تو وُہ یہ درُود شریف پڑھے کہ یہ لفظاً و معناً کامل اور مکمل درُود شریف ہے ؎

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(۱۹) **درُودِ رحمت** :۔ "قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے "الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی" میں تحریر کیا ہے" ؎

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ط

☆ پس اُسے مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ کا فیضان پہنچتا ہے اور وُہ آپ کی

زیرِ تربیت و کفالت ہو جاتا ہے۔

(۲۰) درودِ کامل :۔ "امام الانام ابو حامد حجۃ الاسلام محمد بن محمد الطوسی الغزالی قدس سرہٗ العالی" ط

☆ آپ نے اپنی تصنیفِ لطیف "احیاءُ العلوم" میں لکھا ہے کہ یہ کامل مکمل اور اکمل درود شریف ہے۔ اس کی کاملیت اظہر من الشمس ہے کہ امام الغزالی کو بارگاہِ موسیٰ علیہ السلام بطور "علماء امتی" پیش کیا گیا۔ آپ مقبول ترین اولیاء امت سے ہیں ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّ اَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِعَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

(۲۱) صلوٰت السعادت :۔ "علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے لکھا"

☆ یہ ایک درود شریف برابر چھ لاکھ کے ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِ ط

(۲۲) صلوٰۃ ماہی :۔ ایک روایت میں ہے صحابہ کبار نے سمندر سے ایک مچھلی پکڑی اور چاہا کہ کھانا تیار کر کے صاحبِ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کافی دیر تک آگ پر چڑھا کر پکاتے رہے لیکن وہ پک نہ سکی تو اسے ایک طباق میں رکھ کر اوپر سرپوش سے ڈھک کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا اے میرے صحابہ کرام! یہ تو قیامت تک بھی نہ پک سکے گی اور اسے دنیا کی آگ تو درکنار جہنم کی آگ بھی نہ جلا سکے گی کہ یہ وہ مچھلی ہے جو روزانہ مجھ پر درود شریف پڑھتی ہے " بروایت" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ زندہ ہوگئی اور زبانِ حال سے عرض کیا فِدَاكَ جِسْمِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک روز کنارۂ سمندر پر تھی کہ آپ کے ایک غلام نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا تو میں نے محبت کے ساتھ غور سے سنا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

؎ بروایت، الشیخین الکریمین سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر، سیدنا عمر الفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و بجاہہم علینا ط

نے فرمایا اس دُرُود شریف کی برکت سے ربِ کریم نے تجھے دونوں جہانوں کی آگ سے محفوظ و مامون کر دیا۔ اور تُو جنّتی حُوت ہے ؂ "دُرُود شریف یہ ہے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ وَبِکَرَمِكَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

(۲۳) دُرُودِ کوثر :- سیّدنا ابو علی خواجہ الحسن بصری قدس سرہ العلی الغنی" ط ؎

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے لبالب پیالے پیئے تو وہ یہ بزرگ ترین دُرود شریف پڑھا کرے۔ خصوصاً عالمِ نزع میں پیاس سے محفوظ ہو۔ ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَاءِ نَفْسِكَ وَزِنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ ط

(۲۴) دُرُودِ مُسَرّت :- "الشیخ عبداللہ بن موسیٰ طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ" ط

☆ آپ نے بیسیوں شیوخ سے اخذ کیا ہے۔ جنھوں نے اُس سے مدارج ولائت پائے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَاْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا

؎ دُرُود شریف کا لفظ لفظ آبِ حیات سے بڑھ کر آبِ کوثر کے گھونٹ ہیں۔ جس سے محبّت والا سرشار ہوتا ہے۔

؎ آپ جلیل القدر تابعی ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیّدہ اُمّ المؤمنین اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں۔ آپ نے اُمّ المؤمنین کا دُودھ بھی پیا ہے۔ اور آپ فرمایا کرتے میرا ولائت میں یہ مقام اور مرتبہ اُن دُودھ کے قطرات کا صدقہ ہے۔ آپ نے کثیر التعداد صحابہ عظام کی زیارت کی۔ کسبِ فیض سیّدنا علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الشریف کی صحبت میں رہ کر کیا۔

وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

(۲۵) صَلوٰۃُ النُّوْرِ الْقِیَامَۃِ : " سیّد احمد صاوی علیہ الرحمۃ الباری " ط

☆ قیامت کی ہر منزل قبر، حشر و نشر، میزان پُل صراط اور جنت کے دروازے تک تاریکیوں میں نور ہو گا۔ یہ ایک پتھر پر لکھا دیکھا ہے۔ جو من جانب اللہ تھا ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ ط

(۲۶) دُرُوْدُ الْعَطَاءِ :- " امام عارف باللہ الشیخ عبد الغنی النابلسی " علیہ الرحمۃ ط

☆ فرمایا۔ نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر صلوٰۃ وسلام کی تکرار بخار وغیرہ میں پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتی ہے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں آزمایا۔ صلوٰۃ میں لفظ اسم جلالیہ نہ ہو یہ قیامت کی گرمی میں پیاس سے کفایت کرے گا۔ درود شریف یہ ہے۔ "الطلعۃ البدریۃ علی القصیدۃ البدریۃ"

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَیَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقَائِقِ ط

(۲۷) درودِ کبریٰ :- الشیخ السید ابراہیم متبولی قدس سرہ القدسی "طبقات اولیاء"

☆ آپ ولایت کبریٰ کے حامل تھے۔ آپ کا شیخ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہ تھا۔ آپ اکثر خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرتے اور اپنی والدہ ماجدہ سے بیان کرتے تھے اور پھر عالم بیداری میں دیدار ہوتا اور آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " سے مختلف معاملات میں مشورہ کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے میں نے حضرت شیخ احمد البدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑا صاحب فتوت نہیں دیکھا۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے مجھے اُن کا بھائی بنایا۔" درود شریف یہ ہے " ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ
وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ مَا مَضٰی وَتَحْفِظَنِیْ فِیْمَا بَقِیَ ط

(۲۸) صَلوٰۃُ الجامعۃ :۔ اَلشیخ مجدد الدین المعروف نجم الدین صغری علیہما الرحمۃ کے خلیفہ تھے۔

☆ فرمایا۔ ایک دفعہ میں جنگل میں راستہ بھول گیا تو ناگاہ ایک صالح، خوبصورت، منوّر چہرہ بزرگ دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے پاس بُلایا۔ میں اُن کے ساتھ ہولیا۔ مجھے محسوس ہُوا کہ آپ سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام ہوں گے۔ تو میں نے پُوچھا آپ کا اسمِ گرامی کیا ہے۔ فرمایا الیاس بن ہشام علیہ السلام میں نے اُن سے مخاطب ہو کر عرض کیا۔ تم نے میرے پیارے رسُول اللہ کے محبُوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ فرمایا ہاں پھر میں نے عرض کیا۔ خُدا کے واسطے تم نے جو کچھ آپ کی زُبان مُبارک سے سُنا ہے اور آپ کی زیارت سے سرُور پایا ہے اُس سے مجھے بھی حصۂ تنویر عطا کرو تو اُنھوں نے کہا میں روائیت کرتا ہُوں۔ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ جو کوئی یہ درُود شریف پڑھے وُہ ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے کپڑا پانی سے اور فرمایا کہ درُود شریف ہمیشہ وردِ زبان رکھنا کہ درُود شریف رہبرِ راہِ گم گشتگاں راحتِ قلبِ عاشقاں اور سُرمۂ چشمِ سالکاں ہے۔ "درُود شریف یہ ہے" ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

(۲۹) صَلوٰۃ ذاتیّہ :۔ امام سمرقندی نے سیدنا خضر و الیاس علیہما السّلام سے روائیت کیا

☆ فرمایا رسُولُ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم "نے جو شخص سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے اور مجھ سے روائیت و حکائیت کرے گا۔ یہ درُود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنیً برکات میں اتنا ہی عظیم ہے۔ فضائل میں کیمیا اور زیارت کے لیئے اکسیر زُبان پر سُبک اور دُشمنوں پر بھاری ہے۔ درُود شریف یہ ہے ؎ "رُوح البیان بحوالہ عُقدۃُ الدُّرِّ واللّآلی"

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ ط "۳ بار"

(۳۰) درُود قادریّہ :۔ "پنج گنج صغیر"

☆ یہ درُود شریف اکسیرِ اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ مصائب و مشکلات میں تیرِ بہدف ہے؎۔ اِس کے بہت سے فضائل و فوائد ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ بڑی سے بڑی اِبتلاء پر کارگر ثابت ہو گی۔

؎ بعد از نماز جمعۃ المبارک مدینۃ المنورۃ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر ۳۰ بار پڑھا کرے۔

پہاڑ جیسی مصیبت روئی کے گالے کی طرح اُڑ جائے گی۔ قبر و حشر کی سختیوں کا جسے خیال ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ یہ حصولِ فضلِ عظیم اور منافع کثیر کے لئے مجرّب ہے سلسلۂ عالیہ قادریہ کا فرمودہ اور آزمودہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ گیارہ بار پڑھنے کے بعد پھر یہ پڑھے۔ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ يَا سَيِّدِيْ يَا مُسْتَنَدِيْ يَا مُعْتَمَدِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

(۳۱) صلوات الزّیارت :- الشیخ السید نور الدین الشونی علیہ الرحمۃ ط

☆ آپ کی مجلس قائمہ "صلوۃ علی النبی" تھی۔ مصر، یمن، بیت المقدس، شام، سوڈان یمن، عراق عرب میں رواج دیا۔ آپ کے شاگرد جب بھی مجلس صلوۃ سے فارغ ہوتے تو اللہ سبحانہٗ کا ذکر کرتے اور بلند آواز سے صلوۃ پکارتے اس اعلان کو حاضرین بھی سنتے اور خود حضور ﷺ بھی سنتے۔ ایسی منقبت آج تک کسی کی نہ دیکھی گئی نہ سنی گئی۔ مصر کے بازاروں میں منادی ہوتی جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زیارت چاہتا ہے وہ شیخ نور الدین الشونی کے پاس جائے۔ فرماتے ہیں میں وہاں گیا تو پہلے دروازے پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھڑا پایا میں نے اُن کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دوسرے دروازے میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور سلام عرض کیا۔ تو پھر مجھے حضور ﷺ نظر آئے۔ سفید شفّاف پانی کے قطرات چمکدار موتیوں کی طرح آپ کی پیشانی سے ٹپک رہے تھے۔ میں نے قدم بوسی کی تو مجھے سنّتِ مطہرہ پر عمل کی وصیت فرمائی۔ میں نے یہ بات اپنے شیخ کو بتائی تو آپ آبدیدہ ہو گئے اور آنسوؤں سے ریش مبارک تر ہو گئی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ هُوَ اَبْهٰى مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ط "مصباح الظلام فی الصلوۃ والسلام علی خیر الانام"

(۳۲) درودِ مجرّبہ :- "السید احمد زین دحلان مکی قدس سرہٗ الملکی" ط

آپ نے اپنے مجموعہ میں تمام درود شریف جمع کئے یہ درود شریف زیارتِ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے مجرّبہ ہے۔ ہر روز ایک ہزار بار پڑھا جائے زیارت خواب میں یا بیداری میں ہوگی اور ہمہ وقت کی حضوری نصیب ہوگی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِکَ وَالدَّالِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

(۴۳) درود بہشتی :۔ "شوارقُ الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ اس درود شریف کی برکت سے جب تک بہشت بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اُسے موت نہ آئے گی۔ یہ درود شریف جمعۃ المبارک سے خاص نسبت رکھتا ہے اِس سے جمعۃ المبارک کی مجالس مُزیّن، مُعطّر اور بارونق ہو جاتی ہیں ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

(۴۴) درود شریف الشفاء :۔ "افضل الصلوات علی سید السادات"

☆ گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دم کریں شفا ہوگی۔ مریض کتنا ہی شدید بیمار کیوں نہ ہو شفا روحانی، جسمانی، قلبی، عقلی، لاعلاج امراض کے لئے تجربہ شدہ ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا ط

(۴۵) درود تریاق :۔ مفتی دمشق علامہ حامد قنوجی علیہ الرحمۃ کا فرمودہ :۔

☆ یہ درود شریف خواب میں نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے ارشاد فرمایا یہ مذکورہ درود شریف نہایت ہی مجرّب اور تریاق ہے مصائب اور ابتلاء میں، فتنہ عظیمہ میں ایک عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ اولیاء حاضرہ کا آزمودہ ہے۔ صلوٰۃ منجیہ کی مثل ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ شدائد میں ایک ہزار پڑھے ۔ یا ہر نماز کے بعد ۴۱ بار پڑھے ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ

حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ ؕ

(۳۶) دُرُود تفریجیہ :۔ شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز ؕ

☆ اللہ جَلَّ شَانُہٗ کے خزانوں میں سے خزانہ ہے اور اُس کا ذِکر خزانوں کی کُنجی ہے۔ اور ہر قِسم کے غم واندوہ۔ دُکھ بےچینی کو دُور کرتا ہے۔ دُنیا میں رزق اور قبر کی کُشائش نصیب ہوگی۔ یہ کامل مُکمَّل مُجرَّب اور تریاق ہے۔ "احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ؕ

(۳۷) صَلٰوۃُ الْکَبِیْر :۔ السید احمد الصاوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے اپنی بیاض میں درج کیا۔

☆ اس دُرود پاک کو بکثرت پڑھنے سے بکثرت فضائل اور برکات دُنیا میں حاصل ہونگے اور قبر میں حضور ﷺ جلوہ گر ہونگے تو لحد نُور سے بھر جائے گی اور اجرِ عظیم حاصل ہوگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ لِکَمَالِہٖ ؕ

(۳۸) دُرود شریف نافع :۔ "جاہِ والا شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی شہور محدث الدہلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ" ؕ

☆ ایک مرتبہ حضور سیّدُ السّادات عَلَیْہِ اَفْضَلُ التَّحِیَّاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ کی زیارت سے مُشرّف ہُوا تو کثیر اَولیاء کا مجمع تھا۔ حاضرین میں سے ہر ایک اپنے اپنے علم کے مُطابق دُرود شریف عرض کر رہا تھا تو مَیں نے بھی یہ دُرود شریف عرض کیا تو آپ "ﷺ" کے چہرۂ اقدس پر انتہائی خُوشی و مُسرّت کے آثار ظاہر ہُوئے۔ اور فرمایا اِس دُرود شریف کے پڑھنے سے حضور "ﷺ" خُوش ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا لَھَا مَا وَجَدْنَا، مَا وَجَدْنَا ہمیں جو کچھ مِلا دُرود شریف سے مِلا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ؕ

ــــــ

؎ نسخہ سُہیلیہ، اَلَّذِیْ کے ساتھ پڑھے۔

(۳۹) **صلوٰۃ حضوریہ :۔** حضور پُر نور شافع یوم النشور ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کی حضوری میں پڑھا جاتا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ یَا حَبِیْبَ اللہِ ط یہاں مخاطب کے صیغے پڑھے اسی میں اُمتِ مرحومہ کا اتفاق ہے اغیار بھی اِس صلوٰۃ وسلام کو حضور کی بارگاہ میں مانتے اور جائز جانتے ہیں اور یہ اَخیار کا اختیار کردہ درود شریف ہے جو مرتبہ قبولیت پر ہے۔ اور متصلاً شیخین کریمین ، رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما پر سلام عرض کرنا علامت قبولیت ہے اور نظر انداز یا اعراض کرنا سفاہت، حماقت اور شقاوت کی علامت ہے [سہ]

(۴۰) **صلوٰۃ النسب شریف :۔** بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَظِیْمِ الْاٰبَاءِ مِنْ سَیِّدِنَا آدَمَ اِلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِ اللہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ اللہِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ سَیِّدِنَا ھَاشِمِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ مَنَافٍ ”مُغِیْرَۃ“ بْنِ سَیِّدِنَا قُصَیِّ بْنِ سَیِّدِنَا کِلَابِ ”حَکِیْم“ بْنِ سَیِّدِنَا مُرَّۃَ بْنِ سَیِّدِنَا کَعْبِ بْنِ سَیِّدِنَا لُؤَیِّ بْنِ سَیِّدِنَا غَالِبِ بْنِ فِھْرٍ ”قُرَیْش“ بْنِ سَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ سَیِّدِنَا نَضْرِ بْنِ سَیِّدِنَا کِنَانَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا خُزَیْمَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا مُدْرِکَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا اِلْیَاسِ بْنِ سَیِّدِنَا مُضَرِ بْنِ سَیِّدِنَا نِزَارِ بْنِ سَیِّدِنَا مَعَدِّ بْنِ سَیِّدِنَا عَدْنَانٍ ط

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَرِیْمِ الْاُمَّھَاتِ مِنْ سَیِّدَتِنَا حَوَّاءَ اِلٰی سَیِّدَتِنَا اٰمِنَۃَ بِنْتِ سَیِّدِنَا وَھْبِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ مُنَافِ بْنِ سَیِّدِنَا زُھْرَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا حَکِیْمٍ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ سَیِّدِنَا الْقَاسِمِ وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللہِ وَسَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَسَیِّدِنَا طَاھِرٍ ط

سہ ”خاندانِ نبوت پر درود شریف“ ۸

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَبَنَاتِهٖ سَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ وَسَيِّدَتِنَا رُقَيَّةَ وَسَيِّدَتِنَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَّسَيِّدَتِنَا فَاطِمَةِ الزَّهْرَآءِ " اُمِّ سَيِّدَيْنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْمُحْسِنِ وَسَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ وَسَيِّدَتِنَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَسَيِّدَتِنَا رُقَيَّةَ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَعَلٰى عَمَّيْهِ خَيْرِ النَّاسِ سَيِّدِنَا حَمْزَةَ وَسَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ ۔ " انوار الحق فی الصلوٰۃ علیٰ سید الخلق " [1]

☆ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۳۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرَاتِ سَيِّدَتِنَا خَدِيْجَةِ الْكُبْرٰى ، سَيِّدَتِنَا سَوْدَة ، سَيِّدَتِنَا عَائِشَة صِدِّيْقَةِ الْكُبْرٰى ، سَيِّدَتِنَا حَفْصَة وَسَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ بِنْتِ خُزَيْمَة سَيِّدَتِنَا اُمِّ سَلَمَة ، سَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَسَيِّدَتِنَا جُوَيْرِيَّة وَسَيِّدَتِنَا اُمِّ حَبِيْبَة وَسَيِّدَتِنَا صَفِيَّة ، سَيِّدَتِنَا مَيْمُوْنَة وَسَيِّدَتِنَا مَارِيَّة وَعَلٰى اَوْلَادِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

---

[1] " انوار الحق فی الصلوٰۃ علیٰ سید الخلق " عربی تصنیف العارف باللہ الشیخ عبد المقصود محمد سالم علیہ الرحمۃ القاہرہ مصر کی ہے جو عالی درود شریف اور مقبول ہیں۔ یقیناً درود شریف ایک ایسی نعمت ہے جس سے انبیاء و رسل نے سہارا پایا ملائکہ نوری نے آزمائش میں درود شریف سے مرتبہ پایا اور اُمتِ مغفورہ نے تحریراً ، تقریراً درود شریف سے ہی سب کچھ پایا جو پایا فقیر الی اللہ و رسولہ نے اس تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار میں درود شریف انھیں مقبول محبوب اور مشہور کتب سے تحریر کئے ہیں جو مصنف و مؤلف معاصر نے اپنی تصنیف لطیف ، کتاب مستطاب مقبول بارگاہ رسالت " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " ہیں۔ جن پر آپ نے نگاہ فرمائی اور اظہار پسندیدگی فرمایا۔ آپ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی شان میں کچھ لکھنے سے تدجف القلم قلم خشک ہو چکے ہیں ۔ یہ چند حروف " نقوش محبت " محض رب کریم کا کرم ہے " مصرعہ شاہا قبول کن ایں تحفۂ گدا را۔"

☆ " افضل الصلوات الی سید السادات " کے مصنف نے بحوالہ ابن عابدین علیہ الرحمۃ لکھا ہے کہ مصنف صلوٰۃ الختام علی النبی الختام نے مجھے بتایا کہ جو میری اس کتاب کو پڑھے اور نظر تحسین کرے حضور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " نے اس کے حسن خاتمہ اور شفاعت کبریٰ کی

☆ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز کے ارشادات درود شریف :۔

(۱) اہلِ محبت کو چاہیئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقامت کے ساتھ وابستگی کریں یہاں تک کہ بحث جاگیں۔ محبوبِ زمین و زمان، راحتِ جان جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی عزت، عصمت سے خبردار رہنا چاہیئے کہ کائناتِ ارضی و سماوی میں سے کوئی فرد ایسا نہیں جو کشف، نیند یا بیداری کی حالت میں آپ کی بجائے متشکل ہو سکے۔ پس جس شخص نے اس راحتِ جان، قرارِ زمین و آسمان" صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی اس نے بے شک آپ ہی کو دیکھا اگر آپ کا حسن و جمال متغیر منظر آئے تو یہ جان لے کہ دیکھنے والے کی اپنی حالتِ ایمانی ہے۔ "جواہر البحار ج"

(۲) درود شریف کا ذکر کرنے والے پر حق تعالیٰ کی طرف سے عنایات، نوازشات سے جو بھی نتیجہ سامنے آتا ہے وہ باطل کی آمیزش سے پاک ہوتا ہے کیونکہ اس کے پاس وہی

بقیہ حاشیہ

کی ضمانت دی اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے عبداللہ! یہ تیرے لئے تیری حسن تالیف پر انعام ہے۔" گرچہ گل را از کہ جوئم از گلاب"

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تُحْفَۃَ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ مِنْھُمْ بِعَظْمَۃِ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ط

عـلے سالک مبتدی ہو یا منتہی درود شریف کا نور ہر مقام پر اس کی یاوری کرتا ہوا منزلِ مقصود تک لے جاتا ہے۔ انشراحِ صدر اور انوارِ قلب سے فتح، بسر نصیب ہوتا ہے۔ فتوحات اور اسرار انوار یہ الفاظ نہیں یہ مقام حال ہے قال نہیں۔ قال بیچارہ تہی دامن ہے حال کے بیان سے "ذکرِ اللہ" نے قلب "مضغہ گوشت قلبِ حقیقی کا حجرہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ روح سر خفی اخفیٰ کے لطائف کھلنے کے بعد سالک پر سب سے پہلے حق تعالیٰ کی طرف سے ولایتِ حضرت آدم علیہ السلام کے انوار برستے ہیں تو آپ کے زیرِ قدم توبہ، انابت اور گریہ زاری طاری ہوتی ہے جو اس ولایت کا خاصہ ہے۔ پھر ولایت ابراہیمی کا ظہور ہوتا ہے تو آپ کے زیرِ قدم انقطاع ما سوا اللہ اور رجوع الی اللہ ہوتا ہے اور پھر سالک پر ولایت موسوی کے احوال طاری ہوتے ہیں۔ آتشِ عشق بھڑک اٹھتی ہے اور دیدارِ الٰہی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ پھر سالک عشق سے منزلیں طے کرتا ولایتِ عیسوی میں پہنچتا ہے تو اس سے مظاہرِ قدرت کرامات، خوارقِ عادات سرزد ہوتے ہیں۔ بعدہٗ ولایتِ محمدی" صلی اللہ علیہ وسلم" جلوہ گر ہوتی ہے تو صاحبِ خلقِ عظیم کے فیض سے محبوبیتِ ذاتی کا ظہور ہوتا ہے۔ ان تمام مقامات پر درود شریف کامل اتباع کے ساتھ ہدایت ہی ہدایت رحمت ہی رحمت ہے۔ اور درود شریف

پہنچتا ہے جو سرکارِ دوعالم سرورِ کونین "ﷺ" کے واسطہ سے آتا ہے۔ میں نے درُود پاک کا تحاحفۂ وابستگی رکھنے والا سوائے ایک عظیم انسان کے اور کوئی نہیں دیکھا وُہ ایک اشبیلیہ علہ پسین کا لوہار تھا جو حلال کی روزی کماتا اور درُود شریف کا نام یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا کے نام سے ہی مشہور ہوگیا تھا۔ جب میری مُلاقات ہُوئی تو مَیں نے دُعا کے لیئے درخواست کی۔ اُس کی دُعا سے مجھے بہُت فائدہ ہُوا۔ اُس کے پاس جو عورت یا مرد بچہ یا بوڑھا آکر کھڑا ہوتا تو اُس کی زُبان پر بھی درُود شریف جاری ہوجاتا۔ وُہ درُودِ پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

(۳) ہم درُود شریف کا شوق زُبانی وعظ اور بصورتِ کتاب لکھ کر دلاتے ہیں یہ اُسی صورت میں ممکن ہے جب کہ اپنے وعظوں میں حضورِ پُرنور "ﷺ" کے فضائل و معجزات اِس رنگ میں بیان کریں سامعین کے دِل حُبِّ حبیب سے لبریز ہوں اور اُن پر کیفیاتِ محبّت طاری ہوں۔ یہ اُس وقت ممکن ہے جب کہ وعظ کہنے والا خود عامل درُود شریف ہو۔ اُس کی زُبان میں تاثیر اور قلب میں نُور اور سینہ میں حُبِّ مُصطفٰے ہو۔ آؤ سب مِل کر ایسے مقبول الشفاعت اور راضیہ مرضیہ محبوب معصوم علیہ التحیۃ والثناء پر درُود شریف بھیجیں۔ اپنی چند روزہ مستعار زندگی کو درُود شریف کے رنگ سے رنگین کریں۔ عُشّاقِ رسول، ذکرِ رسول کے سدا بہار، مہکتے ہُوئے پھُولوں "درُودوں" سے اپنے اپنے مشامِ جان کو معطّر کریں۔ درُود شریف کو وردِ زُبان بنا کر رُوحانی برکتوں سے فائدہ مُشاہدۂ حق نصیب ہو۔ ۵

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

صفحہ ۵۰۲ ملاحظہ ہو"

(۴) درُود شریف سے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین نے بھی اپنی اپنی ابتلاؤں میں سہارا پایا

بقیہ حاشیہ

نعمت ہی نعمت ہے اور درُود شریف کامل محبّت اور ادب کے ساتھ خیر ہی خیر اور نور ہی نور ہے۔ فقیر عرض کُناں ہے ان مقامات پر بحث کرنا تو درکنار اس پر کچھ لکھنے کی جرأت سے بھی استغفار کرتا ہوں۔ وَاللّٰہُ ھُوَ التَّوَّابُ وَاِلَیْہِ اَنَابَ ط

وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَاِلَیْہِ الْمَاٰبُ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط

علہ فقیر غفرلہٗ کو اشارہ ہُوا کہ اشبیلیہ کے لوہار دامت برکاتہم العالیہ جو مقبول بارگاہ خیر الانام "ﷺ" سے ہے کا درُود شریف بھی اِس تحفۃ الصلوٰۃ میں لکھو۔ بسیار تفحص اور جدوجہد کے تلاشِ درُود شریف میں کامیاب ہُوا۔

گرتے ہُوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے ۔۔۔ اَے تاجدارِ طیبہ و بطحا تمھیں تو ہو

☆ فرشتوں کا دُرُود شریف :- ایک روز جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام صاحبُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہُوئے اور عرض کیا۔ آسمان پر ایک فرشتہ تھا جس کے اِرد گرد ستّر ہزار فرشتے خدمت کے لیئے کھڑے رہتے اب مَیں نے اُسے کوہِ قاف میں پَر شکستہ اور آہ و زاری کرتا دیکھا ہے اُس نے مجھے دیکھ کر سفارش کی التجا کی مَیں نے پُوچھا تیرا جرم کیا ہے؟ کہا شبِ معراج حسبِ معمول تخت پر بیٹھا۔ ؎

ذکرِ حق میں محو ہو کر لے رہا تھا ربّ عَزَّوَجَلَّ کا نام ۔۔۔ بہرِ تعظیم محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رہ گیا مجھ سے قیام

بس یہی لغزش ہُوئی میرے لئے وجہِ وبال ۔۔۔ آگیا اپنی جلالیت میں ربِّ ذُوالجلال

حُکم فرمایا نکل جا او فرشتے پُر غرور ۔۔۔ کیوں نہ کی تعظیم جب سامنے آیا میرا نُور

یہ عبادت رات دِن کی مجھ کو نا منظور ہے

دُور ہے مجھ سے جو میرے مُصطفےٰ سے دُور ہے

تو نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام! اُس فرشتے کو جا کر کہہ دو تعظیماً کھڑا ہو کر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھ لے اُس فرشتے نے ایسا ہی کیا تو اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے اُسے دُرُود شریف کی برکت سے پھر وُہی مقام عطا فرما دیا۔ ۔ جامع المعجزات فی سیر خیر البریات مطبوعہ مصر"

سَلامے یا رسُولَ اللہِ سَلامے ۔۔۔ فرستادم بدرگاہت پیامے

خُدارا سُوئے مُشتاقاں نگاہے ۔۔۔ پیاپے گر نباشد گاہے گاہے

عله ہاروت وماروت دو فرشتے بشکل انسانی ابتلا میں مُبتلا ہو گئے تو نافرمانی سے ربِّ کریم کو ناراض کر بیٹھے۔ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا سے توبہ قبول ہُوئی آخرت بچ گئی اور دُنیاوی سزا سے بابل کے کنوئیں میں قید ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب" اپنے محبُوب سے فلاوربّک کا قسمیہ خطاب فرمانے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ! انبیاء نے تیرے محبُوب سے لَو لگائی۔ ملائکہ نے ابتلا میں یہیں پناہ پائی۔ اِس حقیر پُر تقصیر ابتلاء و مصائب کے اثر کو ٹالا ہے۔ کہ میری اِس مستعار زندگی کے ہر لمحہ ، ہر لحظہ کی حرکات سکنات و خطرات میں فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ ؕ سے ہدایت کاملہ عطا فرما۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ سورۃ المؤمن ۴۴ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ بجاہ طٰہٰ ویٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط ؎

ہمہ کارِ دُنیا ہمہ کارِ دین ۔۔۔ خدایا سپُردم بتو بایقین

سپُردم بتو مایۂ خویش را ۔۔۔ اِلٰہی تو دانی حسابِ کم و بیش را

از محمد عنایت اللہ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

☆ ایک خوش قسمت کو حضور صاحبُ الصَّلوٰۃِ وَالسَّلَامُ کی "مسجدِ نبوی اور ریاضُ الجنّۃ کے درمیانی دروازہ میں" خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا ب ب پڑھا کرو۔ اس نے واپسی وطن پر اولیاء کرام کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے تعبیر بتائی کہ ب ب سے مراد "بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ" ط اور درود شریف ہے کہ ب سے اللہ اور ب سے باعثِ تخلیقِ کُن فکاں " ﷺ " کی ذاتِ گرامی مراد ہے۔

☆ اَلشَّیخ مصلحُ الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ (وفات ۶۹۱ ہجری) مقبول، معروف اور مشہور باکمال اولیاءِ امت سے ہیں۔ جن کا تشخص ممتاز حیثیت رکھتا ہے انھوں نے یہ رباعی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔ جبکہ وہ مجلسِ اقدس میں مورچھل جھلنے کی خدمتِ اقدس پر مامور تھے۔ حضور " ﷺ " سن کر بہت محظوظ ہوئے اور خوشی اور مسرت سے اس کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ غلامانِ مصطفےٰ " ﷺ " نے اس کو دل میں جگہ دی۔ شعراء نے بڑھ چڑھ کر عقیدت سے تضمینیں[*] لکھیں۔ نعت خواں حضرات نے اپنی نعتوں کو اس سے پُر تاثیر اور پُر جوش بنایا۔ اولیاء نے اس سے قبولیت چاہی اور پائی۔ علماء نے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو پُر رونق کیا۔ خوشنویس حضرات نے اپنے فنِ کتابت سے عجیب عجیب انداز سے لکھا۔ مومنوں نے کتبوں سے اپنے گھروں کو سجایا۔ "عَلٰی ہٰذَا الْقِیَاس" صوفیاء نے اس کو بطور وظیفہ اپنایا اور بہت کچھ پایا۔ بے تاب روحیں اس نغمہ سے سرشار ہوگئیں۔ ایک تضمین ملاحظہ ہو ؎

دیروزِ بستانِ سر بسر طوطیاں خوشنوا　　پڑھتی ہیں نعتِ مصطفےٰ ؏ بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
بلبلیں بھی چار سو لے کے ہر اک گل کی بو　　کرتی ہیں باہم گفتگو ؏ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
قمریاں بھی ذوق میں سر ڈالے طوق میں　　کہتی ہیں اپنے شوق میں ؏ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
چڑیوں کے سن کے چہچہے انسان بھلا کیوں چپ رہے　　لازم ہے اس پہ یوں کہے ؏ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَخِصَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

[*] "تخمیسیں، تضمینیں، تسبیعیں، تشطیریں، تذییلیں اپنے اپنے اندازِ محبت اور کیف سے بھرپور لکھیں۔" ۶

شفاعتِ مصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

هُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ | لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ[1]

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ | اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمٖ

○ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ط یہ جزاء ہے شرطِ مقدّم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کی الحدیث"

قرآنِ پاک :- پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۰۹

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ	اُس دن کسی کی شفاعت نفع نہ دے گی مگر جسے رحمٰن نے
اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ۝	اِذن دے دیا ہے اور اُس کی بات پسند فرمائی۔

○ اللہ ربُّ العزّت جلّت شانہٗ نے اپنے محبوب" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "کو شفاعت کا اِذن عطا فرما دیا اور آپ کی شفاعت پر راضی ہوگیا۔ اور آپ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "اجازت یافتہ شفیع بمقبولُ الشفاعت ہیں۔ یہی اہلِ حقّ کا مذہب ہے۔

حدیثِ مشورہ :- بروایت حُذیفہ ابنِ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "خصائص الکبریٰ"

☆ ایک مرتبہ رسُولُ اللہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "نے مسجدِ ابُوذر غفاری میں بہت لمبا سجدہ کیا ہمیں ظن ہُوا کہ شاید آپ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "کی روح جسدِ اقدس سے پرواز کرگئی ہے اور جب آپ نے سر اُٹھایا تو فرمایا اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ میرے ربّ عزّوجلّ نے میری اُمّت کی بخشش میں مجھ سے مشورہ کیا (ثلٰث مرّات) تو مَیں نے عرض کیا یَارَبِّ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ پھر دوسری بار مشورہ کیا تو مَیں نے وُہی کلمات عرض کئے پھر تیسری مرتبہ مشورہ کیا تو پھر بھی مَیں نے وُہی کلمات عرض کئے کہ اے میرے ربّ جلّ شانہٗ جو تُو چاہے تُو نے اُنھیں پیدا کیا اور وُہ تیرے بندے ہیں پھر ربِّ کریم نے فرمایا فَقَالَ اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَكَ فِیْ اُمَّتِكَ محبُوب تیری اُمّت کے معاملہ

[1] وُہ حبیب ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے۔ دُنیا و آخرت کے ہر مصائب سے جبکہ وُہ اچانک گھیر لیں۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ کے عطاء فیض کا اُمیدوار محرُوم جائے یا دامنِ رحمت میں پناہ لینے والا بے توقیر لوٹ آئے۔

شفاعت کریں تاکہ ہمیں اس سے رہائی ہو تو آپ فرمائیں گے اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ تم کسی اور کے پاس جاؤ تو پھر لوگ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو آپ بھی فرمائیں گے اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے تم سب اللہ کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور پُرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئیں گے۔ اور آپ فخر الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے اَنَا لَهَا میں ہی اس کام کے لائق ہوں۔ فرمایا نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس میں پروردگارِ عالم کے پاس مقامِ مقدس پر سر سجدہ میں رکھ دوں گا اور عرض کروں گا۔ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اور اس کی وہ حمدیں بیان کروں گا جو میرا ربّ عزّاسمہٗ القاء فرمائے گا۔ ایسی حمدیں آج تک کسی نے نہیں کیں تو ربِّ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ[عہ] یَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تو میں ازراہِ محبت سجدہ میں ہی پڑا رہوں گا پھر ثانیاً حکم ہوگا اے محبوب اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور میں پھر سجدہ میں اُس کی حمدیں بیان کروں گا جو ربّ تعالیٰ نے مجھے سکھائیں۔ پھر ثالثاً ربِّ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ تو اس وقت مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر محبوبِ اکبر، انبیاء و رُسل کے سرور، شفیعِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفاعت[عہ] کا دروازہ سب سے پہلے میں کھولوں گا اور میرا اُمتی جس

[عہ] درود شریف کی بہترین جزاء عِندَ اللہ، شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ العبد

بقیہ حاشیہ

[عہ] ایک روز خواجہ علی رامیتنی عرف حضرت عزیزاں علیہ الرحمۃ (بزرگ نقشبندی وفات ۷۱۵ھ) سے کسی نے پوچھا کہ روزِ اوّل جب اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا گیا ــــ تو روحوں نے قَالُوْا بَلٰى (سورۃ الاعراف ۱۷۲) سے جواب دیا مگر روزِ ابد لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (سورۃ المومن ۱۶) فرمائے گا تو کوئی جواب نہیں دے گا کیا وجہ ہے؟ فرمایا روزِ ازل تکلیفِ شرعیہ کا دن تھا۔ اور شرع میں گفتگو، سوال جواب تھا مگر روزِ ابد عالمِ حقیقت کا دن تھا۔ جس میں تکلیفِ شرعیہ اٹھا دی گئی۔ بدیں وجہ حق تعالیٰ اپنے سوال کا جواب خود دے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ یا۔ کمالِ ہیبت و جلال سے کوئی جواب نہ دے سکے گا۔

[عہ] اپنا سر اٹھاؤ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم " بات کر دی جائے گی سوال کر دیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول ہوگی " اُمیدوار رحمت و شفاعت محمد عنایت اللہ

کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اُس کی شفاعت کروں گا۔ اِنْشَاءَاللّٰہُ الْقَدِیْر

خلیل و نجی مَسیح و صَفِی سَبھی سے کہی، کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے
اصالتِ کُل ، امامتِ کُل، سیادتِ کُل، امارتِ کُل
حکومتِ کُل، وِلائیتِ کُل خُدا کے یہاں تمہارے لئے

○ اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ سب سے پہلے مقامِ محمود پر دو جہانوں کے تاجدار، حبیبِ کردگار شفیعِ روزِ شمار ﷺ کو نُوری لباس، سبز حُلّۂ بہشتی اور شفاعتِ کبریٰ کا تاج پہنائے گا۔ پھر تمام اہلِ محشر حضور کی حمدیں بیان کریں گے اور انبیاء و رُسل اِس مقامِ شفاعت پر غبطہ کرینگے

احادِیث پاک :۔ امام مُسلم نے اپنی صحیح میں بسندہٖ عبدُاللّٰہ ابن عمرو بنِ العاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما بیان کی۔ "شوارقُ الانوار فی ذکر الصّلوٰۃ علی النّبی المختار"

○ فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا مُستجاب ہوتی ہے پس وہ دُعا اُن کی قبول ہوگئی اور میں نے وہ اپنی دُعا قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت کے لیئے اُٹھا رکھی ہے۔

☆ دُعا ابراہیم علیہ السّلام :۔ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○[1] اِس دُعا میں شانِ حلیمی کا ظہور ہے۔

☆ دُعا عیسیٰ علیہ السّلام :۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○[2] اِس دُعا میں شانِ جمالی چمکتی ہے۔

○ پس یہ پڑھ کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ دُعا کے لیئے اُٹھا دیئے اور عرض کیا۔ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ثُمَّ بَكٰی اور عرض کیا اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ[3]
دُعا انبیاء کی سُنّت ہے اور تحفۂ خداوندی۔ [3] اُمت گناہ گار ہے اور رب آمرزگار۔

---

[1] پ سُورۃ ابراہیم آیتِ کریمہ ۳۶۔ توجس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تُو بخشنے والا مہربان ہے۔ شانِ خلیل علیہ سلام الجلیل تعالیٰ عزّاسمہٗ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ○ سورۃ التوبہ ۱۱۴

[2] پ سورۃ المائدہ آیتِ کریمہ ۱۱۸۔ اگر تو اُنھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اُنھیں بخش دے تو بے شک تُو ہی غالب حکمت والا۔ [3] غبطہ جائز اور مُستحسن ہے جبکہ حسد مذموم ۱۲ منہ

۳

تو آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا اے جبرائیل! میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس جاؤ اور پوچھو گریہ کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ وُہ علیم و خبیر، خوب جانتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُمّت کی بخشش کے لیئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے اللہ ربّ العزت کے دربارِ کریمی میں حاضر ہو کر وُہ سبب عرض کیا تو اوّلاً ربِّ کریم نے وحیِ جلی میں فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى[1] جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام میرے ربّ عزّ شانہٗ سے عرض کرنا اگر میرا ایک اُمّتی بھی جہنّم میں گیا تو مَیں راضی نہ ہوں گا۔ تو پھر ثانیاً۔ وحیِ خفی میں ارشاد ہوا محبوب! كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَاءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ یہ شانِ محبوب ہے کہ ربِّ کریم اپنے محبوبِ کریم کی رضا چاہتا ہے۔ تو حضور شفیعُ الاُمّت خوش ہو گئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بارگاہِ ربُّ العزت میں مصطفےٰ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عزت، وجاہت اور شان کمال درجہ کی ہے۔ پھر ثالثاً حدیث قدسی شریف "صحیح مسلم"، اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ بِهٖ قریب ہے کہ ہم تجھے تیری اُمّت کے حق میں راضی کریں گے اور ناراض نہ کریں گے۔ اِنَّ هٰذِهِ الْمَقَامُ الْكَرَامَةُ لَهٗ خَاصَّةً یہ مقامِ عزّت و کرامت تاجدارِ مدینہ سُرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کیلئے خاص ہے۔

---

[1] پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۵ بے شک قریب ہے تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

علامہ السید ابوالفضل السید محمود الآلوسی البغدادی حنفی اپنی مشہورِ معرکۃ الآراء تفسیر رُوح المعانی میں سورۃ الضحیٰ کے تحت لکھتے ہیں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" قَالَ يُنَادِیْ رَبِّیْ ءَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" فَاَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيْتُ اللہ تعالیٰ وُہی کرے گا جس پر رسُول اللہ راضی ہوں۔ ربِّ کریم پُوچھے گا۔ محبوب بتاؤ تم راضی ہو تو محبوب بارگاہِ معبود میں سجدہ ریز ہو کر عرض کریں گے مَیں راضی ہوں، اے میرے ربّ عز شانہٗ تو یہ بساط لپیٹ دی جائے گی۔ پھر شفیعِ مجرماں پناہِ عاصیاں "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ جنّت الفردوس کو اپنے قدمِ میمنت سے نوازیں گے اور جنّت کی تناپوری ہو گی۔ جس سے جنّت الفردوس بھی خوش ہو کر جھوم اُٹھے گی۔

قُدرت نے ازل میں یہ لکھا اُن کی جبیں پر — جو اُن کی رضا ہو وُہی خالق کی رضا ہو
دیکھا اُنھیں محشر میں تو رحمت نے پکارا — آزاد ہے وُہ جو تیرے دامن سے بندھا ہو

"ایسے عظیم و کریم اور عزیز و جلیل رسُول پر درُود لا محدُود ہوں، اور سلام با کرام ہوں"

○ سُبحَانَ اللہ! کیا رُتبہ عُلیا ہے۔ پروردگارِ عالم کو راضی کرنے کے لئے تمام مُقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اُٹھاتے ہیں اور وہ ذاتِ صمد جَلّ جلالہٗ اپنے حبیبِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے اِکراماً صلۂ عام کرتا ہے۔ محبُوب! صلی اللہ علیہ وسلم میں اُس وقت تک عفوِ زلاتِ صُوری و مَعنوی کرتا رہُوں گا جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ۔

درُودیں صُورتِ ہالہ محیطِ ماہِ طیبہ ہیں | برستا اُمّتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے
وُہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی | کرم کُ عطرِ صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

☆ امامِ طریقت از اہلبیتِ نبوت ابُو جعفر سیّدنا امام محمّد باقر سلام اللہ علیہ وعلیٰ آبآئہ الکرام سے مروی ہے۔ (شہادت ۱۱۴ھ)

○ عُلماءِ حاضرہ کے نزدیک سب سے زیادہ اُمّید افزا آیتِ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ ط ہے اور اولیاءِ وقت کے نزدیک قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط[1] (سورۃ الزمر ۵۳، سورۃ بنی اسرائیل ۸۴) اُمّید افزاءِ مغفرت ہے اور ہم اہلبیتِ نبوّت کے نزدیک سب سے زیادہ اُمّید افزاء آیتِ کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ ہے۔ (سورۃ الضحیٰ ۵)

دوزخ گر وسیع ہے تو رحمت وسیع تر | لَا تَقْنَطُوْا جواب ہے هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا[2]

[1] پ۱۵ سُورۃ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۸۴ آپ فرما دیجئے۔ ہر کوئی عمل کرتا ہے اپنی فطرت کے مُطابق فَلَا يُشَاكِلُ بِالْعَبْدِ اِلَّا الْعِصْيَانِ وَلَا يُشَاكِلُ بِالرَّبِّ اِلَّا الْغُفْرَانِ ط بندہ کی فطرت جبع عصیان ہے اور اللہ عزّ اسمُہٗ کا تقاضا و رحمت غُفران ہے۔

[2] قَالَ جَلّ جَلالُہٗ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ (سورۃ ق ۳۰) جہنّم کہے گا کچھ اور۔ بمطابق حدیثِ پاک جب مومن پُلِ صراط سے گزریں گے تو جہنّم سے آواز آئے گی۔ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَأَ لَهَبِيْ ط جلدی جلدی گُزر جا اے مومن تیرے نُور نے میرے شُعلوں کو بُجھا دیا ہے۔ جہنّم کی آگ کو تمام جہان کے سمندروں کے پانی نہیں بُجھا سکتے لیکن خشیّتِ الٰہی سے مومن کی آنکھ سے ایک ٹپکا ہُوا آنسو جہنّم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ خوفِ الٰہی میں ہیبت کے ساتھ تعظیم بھی ہو اور اُمّید بھی۔ خشیّت بہت بڑی نعمت ہے جو صاحبِ قلبِ مُنیب کا نصیبہ ہے۔ مُصیبت میں صابر، آرام میں شاکر اور ہر حال میں ذاکر ہو تب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ کی کیفیت کُھلتی ہے۔ مومن یہ خشیّتِ الٰہی اور اُمّیدِ رحمت درُود شریف سے پاتا ہے۔

بردر آمد بندۂ بگریختہ | آبرُوئے خود ز عصیاں ریختہ
مغفرت دارد اُمید از لطفِ تو | زانکہ خود فرمُودہ لَا تَقْنَطُوْا

شیخ عطّار علیہ الرحمۃ

[3] اُمّیدِ رحمت بمطابق حدیثِ قدسی "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ" اپنی قلبی حالت کا ثمرہ ہے۔ ۱۲ منہ غفر لہ الذنب ط

اقوالِ حکمت:۔ عُلمائے اُمّت و اولیاء کے نزدیک اعمال سے اِنکار زِندیقیت (الحاد) ہے اور اَعمال پر بھروسہ خارجیت۔ قابلِ اعتماد محض رحمت ربِّ کریم اور شفاعت رسُولِ کریم ہے۔ ہم گنُاہگاروں کے لیئے رحمت ربُّ العُلیٰ اور شفیع روزِ جزاء "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سوا اور سہارا ہے ہی کیا! اور یہ ہر دو نعمت ہائے عُظماء راجیِ رحمت دُرُود شریف سے پاتا ہے۔

☆ سرِحلقہ اولیاءِ نقشبند خواجہ محمد بہاؤ الدین وَالمِلّت بُخاری علیہ الرّحمۃ (وصال ۷۹۱ھ) نے وصیّت کی میرے کفن پر یہ شعر لکھ دینا۔ بارگاہِ کریمی میں عجز و انکساری وِلائیت کاملہ کا خاصّہ ہے۔ "مؤلّف" ۱؎

وَفَدْتُ عَلَى الْكَرِيْمِ بِغَيْرِ زَادٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيْمِ
فَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ كُلِّ شَيْءٍ اِذَا كَانَ الْوُفُوْدُ عَلَى الْكَرِيْمِ

اور حضور نبیُ الرّحمۃ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربار دُربارِ عالی میں غُلام عرض گذار ہیں۔ ۲؎

مُفلسانیم آمدہ در کُوئے تو شَیْئاً لِلّٰہ از جمالِ رُوئے تو
دست بکُشا جانبِ زنبیلِ ما آفریں بَر دستِ تو بر بازُوئے تو

۱؎ مَیں کریم کے دربار میں بغیر توشہ حسنات اور قلبِ سلیم کے جا رہا ہُوں کیونکہ جب کریم کے پاس جانا ہُوا تو توشۂ آخرت یا زادِ راہ ساتھ لے جانا اچھی بات نہیں۔

۲؎ جن بُزرگانِ دین و مِلّت کے اَسماءِ گرامی سے مَیں نے اپنی کتاب محبّت کو زینت دی اور اُن کے فیض کے بکھرے ہُوئے چمکدار موتیوں کو پرو کر سجایا۔ اَے کریم اُن کے طفیل میری جبینِ مَعصیت آلُود کے داغِ گُناہ کو محو کر اور اپنی صفتِ عفُو سے اور چشمۂ اَنابت کے آنسُوؤں کے شفّاف مُعطّر پانی سے دھو کر اپنے دَر پہ بٹھا لے اور نواز لے۔ جیسے ایک پلید جانور کُتّا پتھر کھانے کے باوجود صحابۂ کہف کی چوکھٹ پر کہنیاں پھیلا کر بیٹھ گیا اور اُس کی یہ ادا تجھے بھا گئی تو تیرے فضل نے اُسے نواز لیا اور انسانی لباس میں ملفُوف فرما کر اُسے جنّت کے لیئے چُن لیا۔ آمین یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

دردرگہِ تو سگ سگ را بار است سگ را بار است سگ را دربار است
من سگ دل سگ صفت از رحمتِ تو نومیدیم کہ سگ سگ را بار است

☆ سرکار حلقۂ اولیاء نقشبند بُخاری رَوّحَ اللّٰہُ رُوحَہٗ فرمایا کرتے "ما فضلیانیم" ہم فضلی ہیں محض اسکے فضل و کرم کے پروردہ اے ذُو الفضلِ العظیم! مَیں تجھ سے فضل مانگتا ہُوں فضل کر تیرے فضل نے بہُت سے ستّر سالہ کافروں کو صرف ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھ لینے سے قُرب کے اعلیٰ علیّین میں پہنچا دیا اور تیرے عدل نے ستّر ہزار سالہ مُوحِد ا(بلیس) در کُرّہ ارض پر چپّہ چپّہ کے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام قیامت کب ہوگی؟ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ اے میرے صحابی تو نے کیا تیاری کی ہوئی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کوئی عمل نہیں جو بارگاہِ خداوندی کے لائق ہو۔ صرف اللہ اور رسول عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا۔ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو اُس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے"۔ درود شریف محبت کی اعظم علامت ہے"۔

☆ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ "صحیح البخاری"

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے باپ اولاد اور لوگوں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

بقیہ حاشیہ

عابد اور ساجد کو ایک سجدہ کے ترکِ انکار پر بُعد کے اسفل السافلین میں گرا دیا۔ الٰہی فضل کر فضل اور فضل ط ؎

عقل زبوں را کہ رسد چوں و چرا در کارِ تو
فرماں دِہ مطلق توئی کہ داری آں کُنی

اے ذوالفضل العظیم! فضل فرما کہ معذور ہوں مغرور نہیں، مجرم ہوں منکر نہیں۔ مومن ہوں مشرک نہیں اور عاصی ہوں مگر تائب اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَآبُ ط اضعف العبید "تغافل نہیں تیری یاد سے غافل۔ تجاہل نہیں ذکر سے ہی جاہل"۔ کر ان اولیاء کاملین کے آستانِ عرش نشان کے خوشہ چینوں اور بلاد الاولیاء الکرام سرہند شریف کے خاک نشینوں میں رکھ۔ آمین ثم آمین ط

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَهْوٍ وَّلَعِبٍ
فَاٰوِهِیْ ثُمَّ اٰوِهِیْ ثُمَّ اٰوِهِیْ

اُحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا "امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ"

میں نے اپنی عمر لغو لہو و لعب اور عبث غفلت میں صرف کر دی بس افسوس ہی افسوس۔ اگرچہ میں تیرے دستوں میں سے نہیں ہوں مگر ان سے محبت ضرور رکھتا ہوں۔ ممکن ہے کہ تو اُن کے طفیل مجھے صالح بنا دے"۔ غایت ما فی الباب" یہ کہ تو نے اُن صالحین کو اُن کی اِس فروتنی اور کسرِ نفسی سے حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ" تک پہنچا دیا اور ان کا سرمایۂ حیات اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ باعث صد افتخار بنا کر وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ﴿سورۃ النساء﴾ میں داخل کر لیا۔ جن کی عداوت۔ گستاخی مستوجب لعنت ہے۔ اے ستار العیوب! اپنے اِن "تحت قبائی" اولیاء کے طفیل عبودیت کے نشان کو اس روسیاہ کی پیشانی میں ثابت رکھ اور اُن کے شرفِ صحبت سے مجھ جیسے دشت گمراہی کو شہرستانِ ہدایت میں پہنچا اور میری کتاب زیست کو اُن کی عقیدت اور پیروی سے مزین کر اور مجھے بعد از مرگ بوقتِ حساب شانِ ستاری کی چادر سے ڈھانپ ط

قدسی ندانم چوں شود سودائے بازارِ جزاء
او نقد امرزش بکف جنسِ عصیاں در بغل

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

○ مغزِ قرآن، رُوحِ ایمان جانِ دین ہست حُبِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین ﷺ

☆ اَلشیخُ الکامِل امام علی مُتقی نے الحکمُ الکبیر میں شیخ احمد بن مُوسیٰ المشرُوع الصُّوفی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا ہے۔ کہ طریقِ سلُوک، تحصیلِ معرفت، قُربِ الٰہی بزمانہ فقدانِ وجُودِ اولیاء، مُرشدِ مُتصرّف شریعتِ مُقدّسہ کو لازمی ٹھہرالینا اور حضور سیّدُ الرُّسُل "ﷺ" پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجنا ہی کافی ہے کہ کثرتِ صلوٰۃ سے باطن میں ایک نُورِ عظیم پیدا ہو گا جو موجبِ ہدایت ایصال اِلیَ المطلُوب ہو گا اور بعض مشائخ عظام سورۃُ الاخلاص کا وظیفہ بھی ارشاد فرماتے کہ اِس سے اللہ اَحَد، واحِد [علٰہ] کی معرفت حاصِل ہو گی اور توحید کا رنگ قلب و قالب پر غالب ہو گا۔ جس سے اَحسن آدابِ نبویّہ اور اخلاقِ محمّدیّہ علیٰ صاحِبہا اَلفَ اَلفِ تحیّۃً وّسلاماً سے مُشرّف کر دیا جائے گا اور اُس کی ترقی اعلیٰ مقامِ کمال اور حضرت ربِ متعال تک پہنچادیگی۔

اِذَا الحَبِیْبُ لَا یَخْتَارُ لِحَبِیْبِہٖ	محبُوب اپنے مُحِب کے لئے وُہی چیز پسند کرتا ہے
اِلَّا مَا ھُوَ اَحَبُّ وَّاَکْرَمُ ؕ	جو اُس کے نزدیک محبُوب واکرم ہو۔

محبِّ حقیقی، یہ دو محبُوب ترین تحفے "ذکرِ محبوب [۱] درود شریف، سُنّتِ محبُوب [۲]" اُسے عطا فرماتا ہے جو اُس کے حبیب کا محبُوب ہو۔ مُبارک ہیں وُہ لوگ جو اِس تحفۂ ربّانی سے سرشار ہو کر محبُوب کی کانِ سُنّت کے چمکدار موتی اعمال کی لڑیوں میں پروتے ہیں۔

☆ دُرُود شریف اتباع کے ساتھ پڑھنا حضور ﷺ سے محبّتِ کاملہ کی دلیل ہے ☆

بقیہ حاشیہ

آمین۔ بحُرمۃِ شفیعِ المُذنبین، رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ وَآلِہٖ وَاَصحابِہٖ وَاَحبابِہٖ وَسلَّمَ ط ۱۲ منہ غفرلہٗ

علہ سُلطانُ الاذکار اور مُراقبہ:۔ ذکر اللہ نفی اثبات اور سورۃُ الاخلاص سے مُستقیم الاحوال ہوتا ہے اور دُرُود شریف سے لطائفِ خمسہ قلب رُوح سر خفی اَخفیٰ کے اسرار کھُلتے ہیں۔ صَلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم سے لطیفۂ قلب، صَلَّی اللہُ علیٰ مُحمّدِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسلَّمَ سے لطیفۂ رُوح۔ صَلَّی اللہُ علیٰ حبیبِہٖ مُحمّدٍ وَّآلِہٖ وَسلَّم سے لطیفۂ خفی اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیّدِنا مُحمّدٍ بعددِ کُلِّ معلُومٍ لَّکَ ط سے لطیفۂ اخفیٰ کھلتا ہے۔ اور لطائف کی سیر ہوتی ہے۔ دُرُود شریف علیٰ حسبِ المراتب سالِک مُبتدی مُتوسّط اور مُنتہی کے لیے مُفید ہے۔ روضہ شریف کی طرف دھیان کر کے دُرُود شریف پڑھے کہ آپ صَلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم میرا درُود شریف سُن رہے ہیں۔ بعدہٗ مُراقبہ کرے کہ ذاتِ احدیت سے فیض رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم کے قلبِ انور پر مثلِ بارش برس رہا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم کے قلبِ انور سے میرے قلب پر فیض اور نُور مانند پھوہار پڑ رہا ہے۔ ۱۲ منہ نوّر اللہ قلبہٗ بنُورِ الصّلوٰۃ والسّلام ط

" صفحہ ۲۱۶ ملاحظہ ہو۔ "

احادیثِ پاک :۔ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ط

☆۱ مَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ط | جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وُہ میرے ساتھ ہوگا

☆۲ فَاِنَّ السُّنَنَ ھِیَ الْاَنْوَارُ وَزَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

○ بروایت امام الاولیاء مرجع الاصفیاء حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما ط

مَنْ لَّمْ یَرَ وِلَایَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ لَمْ یَرَیٰ نَفْسَکَ فِیْ مِلْکِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَذُقْ حَلَاوَۃَ سُنَّتِہٖ ط | جس نے رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ولایت اپنے تمام احوال میں نہ دیکھی اور اپنے آپ کو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ملک میں نہ جانا وُہ آپ کی سُنّت علیہ کی حلاوت نہ چکھے گا۔

سُنّتِ مُطَہَّرہ "کی حلاوت وُہ نہیں پا سکتا۔ جو اپنے آپ کو حضور آقائے دوعالم، محبوب مُحترم، مالکِ رقابِ اُمم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ملکیت نہ سمجھے اور اپنے جُملہ اُمور میں حاکم، مالک اور مُختار نہ جانے کہ اَلنَّبِیُّ سورۃ الاحزاب " صلی اللہ علیہ وسلم " مومنوں کے اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں اور قریب بھی اور لائق اطاعت بھی۔ تو اے مومنو! تُم بھی قریب ہو جاؤ اور یہ قُرب ظاہری باطنی سُنّتِ مُطَہَّرہ پر عمل اور درود شریف سے پاؤ گے۔ کہ درود شریف فرحت ایمانی و حلاوت عرفانی کا مخزن ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ
وَزَیْنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْاَخْیَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

علہ سُنّتِ مُطَہَّرہ کا اِحیاء اور اِجراء، بدعت کا قلع قمع اَمر بالمعروف نہی عن المنکر ہے۔ اہلسُنّت کا نکتۂ نظر ہے۔ یہ میراثِ نبوی سلسلہ عالیہ ہے جو متاعِ عزیز اور متاعِ گرانمایہ ہے۔ دُنیا دارُ العمل اور آخرت دارُ الجزاء ہے۔ روزِ شمار ہر عمل اپنی اصلی ہیئت اور شکل میں ظاہر ہوگا۔ لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ وَّمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ ط سورۃ الاعراف ۴۱ جہنم میں آگ اُن کا اُوڑھنا اور بچھونا ہوگی۔ حقیقت کی نظر میں شرک خفی و جلی جہنم کا اوڑھنا اور بدعت اسی ورمی بچھونا ہے۔ یہ جہنم کے انگارے ہیں۔ سُنّت اپنی قدامت کے لحاظ سے کتنی بھی چھوٹی نظر آئے۔ انجام کار نُور ہی نُور ہے اور بدعت اپنی جدیدیت میں کتنی ہی بن سنور کر سامنے آئے آخر کار ظُلمت ہی ظُلمت ہے۔ بدعت میں حُسن اور نُور نہیں جیسے حرام میں شفاء نہیں جنھوں نے سُنّت سے وافر حصہ پایا۔ انھوں نے حلاوتِ ایمانی کا ذائقہ چکھ لیا۔ اُس کے علاوہ سب خرطُ القتاد اور خرافات ہے۔ دُنیا میں جیسا، عمل ایسا فصل، رب قدیر کا میزان کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ط فافہم ۱۲ منہ غفر لہ الذنب ۶ "

روضۃ الثامنۃ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — دار السلام ۴

خصائصِ مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ فَإِنَّهُ — يُبْدِئُ بِهِ الذِّكْرُ الْجَمِيلُ وَيُخْتَمُ

قرآنِ پاک :- پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۱۰۷

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ | اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت عـــه تمام جہانوں کے لیئے

○ یعنی رحمتِ مطلقہ، تامہ، عامہ، کاملہ، شاملہ، جامع محیط بر جمیع مقیدات، رحمتِ غیبیہ، شہادت، علمیہ، عینیہ، وجودیہ، شہودیہ، سابقہ، لاحقہ وغیرذٰلک تمام جہانوں کے

عـــه یہ وصفِ خاصہ ہے مَا يُوجَدُ فِيهِ وَلَا يُوجَدُ فِي غَيْرِهٖ معنیٰ ہوا وَمَا أَرْسَلْنٰكَ فِي حَالَةٍ مِّنَ الْأَحْوَالِ إِلَّا حَالَ كَوْنِكَ رَاحِمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ط ضمیر واحد مخاطب لکَ سے ثابت ہے۔ نبیِّ رحمت شفیعِ اُمت "ﷺ" کو کمالاتِ صوری، معنوی، وہبی، کسبی، خلقی، فطرتی سے مشرف فرما کر اِنِّیْ بُعِثْتُ رَحْمَةً کے اعلان کا حکم دیا۔ کائناتِ عالم کے ذرّہ ذرّہ کے لیئے رحمت۔ خصوصاً رحمت بر اُمت کا عالم یہ تھا کہ اُمت کو کسی مقام پر فراموش نہیں کیا۔ مکۂ معظمہ یا مدینۂ مکرمہ، مسجدِ مکرم یا حجرۂ مطہرہ میں اسی طرح ذروۂ عرش، مقامِ قابَ قوسین، حیات و وفات میں اور قیامت کو مقامِ محمود پر بساطِ شفاعت بچھا کر یا ربِّ اُمتی اُمتی فرمائیں گے۔ (غارِ حرا تا حریمِ قدس) نبیِّ رحمت۔ شفیعِ اُمت "ﷺ" کو جب قبرِ انور، لحد میں اُتارا گیا تو آپ "ﷺ" کے لبہائے مبارک جنبش میں تھے۔ حضرت قُثَم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کان لگا کر سنا تو آہستہ آہستہ بارگاہِ رحمان و رحیم جل شانہٗ میں ربِّ اُمتی اُمتی عرض کر رہے تھے۔ وہ جانِ راحت کانِ رأفت "ﷺ" تمام مخلوقات کے ذرّہ ذرّہ غرضیکہ ہر شیٔ کے لیئے راحم ہیں۔ راحم میں چار صفتوں کا ہونا ضروری ہے۔ حیاتُ النبی ہونا۔ مرحوم کے ہر احوال قلبی و روحی سے کماحقہٗ واقف ہونا، قدرت اور با اختیار ہونا۔ راحم کا مرحوم کے قریب ہونا۔ اِس شرائط سے حاضر ناظر کا مسئلہ بھی حل ہوا۔ تا آنکہ سب سے مقرب نوری ملائکہ کے رسول، وحیِ الٰہی کے امین جبرائیل علیہ السلام کے لیئے رحمت عرض کیا یا رسول اللہ صلی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عالمِ اَرواح ہوں یا عالمِ اَجساد، ہژدہ ہزار عالم، "ہفت اقلیم" سے ذوِی العُقُول یا غیر ذوِی العُقُول ہوں، مومن، کافر، جن، انس، ملائکہ نوری سب کے لیئے رحمت ہیں۔
حضور ختمی مرتبت ﷺ خصائص نبوت کے جامع ہیں۔ جو بحرِ ناپیدا کنار اور بے حد و انگنت حصر ہیں چند ایک خصائص کا حصولِ برکت کے لیئے ذکر کرتا ہوں۔ ؎

دامانِ نگہ تنگ گلِ حُسن تو بسیار گلچین بہار تو زداماں گلہ دارد

اہلِ ایمان و محبت کے لیئے باعثِ انبساط و مسرت ہوں گے۔

(۱) آپ " ﷺ " کی یہ وصف رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ، وصفِ خاصّہ ہے۔
(۲) آپ " ﷺ " کا نور امرِ کُن سے بھی پہلے تخلیق ہوا ہے
(۳) آپ " ﷺ " نے سب سے پہلے عالمِ ارواح میں بلیٰ کہا۔
(۴) آپ " ﷺ " نے بعد ولادت سجدہ کیا اور انگشتِ شہادت سے گواہی دی۔
(۵) آپ " ﷺ " کی چشمِ مبارک سوتیں لیکن دِل بیدار رہتا۔
(۶) آپ " ﷺ " کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔
(۷) آپ " ﷺ " جیسے روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے
(۸) آپ " ﷺ " حیات بالذّات، حیاتِ حقیقی سے متصف ہیں۔

بقیہ حاشیہ

اللہ علیک وسلم حریم قدس سدرۃ المنتہیٰ میں خوفِ الٰہی سے کانپتا تھا اور جب وحی لے کر حاضر ہوا تو آپ کی رحمت کا صدقہ میرا خوف زائل ہو گیا۔ نیز سب سے ازلی ابدی شیطان لعین سے کسی نے پوچھا کیا تجھے بھی اِس رحمت سے کچھ ملا۔ کہنے لگا ہاں۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ نہ کیا تو روزانہ علی الصبح ایک فرشتہ میرے منہ پر طمانچہ مارا کرتا۔ جس سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ وہ سزا معاف ہو گئی ؎

جو منکر ہے اُن کی عطا کا وہ یہ بات بتلائے تو کوئی ہے وہ جس کے دامن میں اِس در کی خیرات نہیں ہے

علہ دعاءِ حضور، نور، پُر نور علیہ التحیۃ والثناء الی یوم النشور۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَیْنَیَّ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ عَلٰی یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّیَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ط "شمائل الترمذی" ؎

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا "صلی اللہ علیہ وسلم"

(۹) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسمِ اطہر کا سایہ نہ تھا۔ ؎۱

(۱۰) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسمِ مقدس پر کبھی مکھی نہ بیٹھی اور نہ جوں پڑی ؎۲

(۱۱) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لعابِ دہن کڑوے پانی کو شیریں کر دیتا۔

(۱۲) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" شیر خوار بچے کے منہ میں لعابِ دہن ڈالتے تو وہ شکم سیر ہو جاتا۔

(۱۳) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی آوازِ مبارک دُور تک سنی جاتی جتنی دوسروں کے لیئے ناممکن ہو۔

(۱۴) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کبھی بلغم "کھنگار" نہیں تھوکا۔

(۱۵) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضلات مبارک زمین نگل جاتی تو وہاں کستوری کی خوشبو آتی۔

(۱۶) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہوا۔

(۱۷) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" جس جانور پر سواری کرتے وہ بول و براز نہ کرتا۔

(۱۸) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو معراج جسمانی دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہوا۔

(۱۹) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" بچشمِ ظاہری دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے۔

(۲۰) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی۔

(۲۱) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا ؎۳

۱۶

؎۱ جامع القرآن کامل الحیاء والایمان سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا سایہ زمین پر پڑنے نہ دیا تا کہ کوئی اُس پہ اپنا قدم نہ رکھ دے! اور بے ادبی نہ ہو جائے۔" تفسیرِ مدارک " ؎

هٰذَا عَجَبٌ وَّكَمْ لَهٗ مِنْ عَجَبٍ ۔۔۔ وَالنَّاسُ لِظِلِّهٖ جَمِيْعًا قَالُوْا

یہ بات کتنی تعجب کی ہے اور کس قدر اور کتنی تعجب خیز ہے کہ سایہ نہ ہونے کے باوجود سب لوگ آپ کے سایہ میں پناہ لیتے اور آرام پاتے ہیں "۔ لفظ قَالُوْا قیلولہ کے معنیٰ میں ہے۔ دوپہر کو آرام کرنا۔"

؎۲ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ قَمَّلٌ لِاَنَّهٗ نُوْرٌ "یعنی جسمِ اقدس، لباسِ انفس میں نہ جوں پڑی نہ مکھی بیٹھی۔" الحدیث "کہ بجسمِ اطہر مگس نہ نشست و نہ نشیند" "شفاء الصدور لابنِ سبع علیہ الرحمۃ بحوالہ زرقانی علی المواہب اللدنیہ"۔

؎۳ پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۰ "وہ سب نبیوں سے پیچھے" "آخر الزمان نبی اور الفاظِ حدیثِ پاک، لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اِس معنیٰ اور عقیدہ ختمِ نبوت کے مصدق اور واضح دلیل ہیں کہ جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا یا پیدائش ممکن جانے وہ منکر، کافر اور خارج از اسلام "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

(۲۲) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " سیدُ المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ پر ایمان لائے۔

(۲۳) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کے لئے اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ کا مقامِ خاص ہے

(۲۴) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ". شاہد " حاضر ناظر " مشہود اور سراجِ منیر ہیں۔

(۲۵) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "، کی ذات و صفات کی نظیر ممکن نہیں " مسئلۂ امتناعِ نظیر "

(۲۶) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "، کی مثل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ ط " صحیح البخاری "

(۲۷) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کی ہیئتِ جمال " باطنی "، کا مثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ
کَھَیْئَتِکُمْ ط ظاہری ہیئت میں کوئی مثل نہیں۔ " صحیح البخاری "

(۲۸) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کی صورت " جمالِ ظاہری "، کی تمثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ
کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ ط ظاہراً و باطناً کوئی ہمسر نہیں۔ " صحیح البخاری "

(۲۹) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " لَمْ اَرٰی قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ کی شانِ کمالی بے مثالی ہے۔

(۳۰) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "، سب سے پہلے قبرِ انور سے اٹھیں گے۔

(۳۱) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کے متعلق ہی قبر میں سوال جواب ہوگا۔

(۳۲) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " شفیعُ المذنبین ہیں بابِ شفاعت آپ کھولیں گے۔

(۳۳) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " روزِ قیامت اللہ سبحانہٗ کے حضور بمنزل وزیرِ اعظم ہوں گے۔

(۳۴) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کے لواءُ الحمد کے نیچے تمام انبیاء و اصفیاء ہوں گے

(۳۵) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کے رُخِ انور پر شفاعتِ عظمیٰ کا سہرا ہوگا۔

(۳۶) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کا مقامِ محمود، تختِ ربُّ العزّت کے بائیں جانب ہوگا۔

(۳۷) آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کا روزِ قیامت مقامِ خاص ہوگا۔ [۱]

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وَمَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ کَفَرَ ط اور جو اس کے کفر اور عذاب میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔

[۱] قیامت کے روز سرکارِ دوعالم " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کی عزّت و وجاہت کا کیا عالم ہوگا کہ یہ دن آپ کا دن، مرتبہ آپ کا مرتبہ، جا آپ کی جا، مقام آپ کا مقام، بات آپ کی بات ہوگی۔ آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " مہمان۔ ربِّ قدوس میزبان اور سارا عالمِ محشر طفیلی ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ۔ " اخبارُ الاخیار "

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۳۸) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" روزِ قیامت وُہ حمدیں بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہ کیں۔

(۳۹) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

(۴۰) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر اللہ کریم ، درُود شریف بھیجتا ہے اور تمامی فرشتے بھی عـلـه اللہ سُبحانہٗ کی یہ عین رحمت ہے کہ اُس نے مومنوں کو بھی حکم دیا۔ اے ایمان والو! تُم بھی میرے حُکم پر اپنے رسُول اور میرے ہمہ صفت موصوف محبُوب نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر سُنّت اللہ کے مطابق درُود شریف بھیجا کرو۔ "تفسیر فتح العزیز"

☆ مسئلہ:۔ حضورِ انور "صلی اللہ علیہ وسلم" بنی آدم کے بہترین قرون قرناً بعد قرن سے بہترین قبائل اور بہترین خاندان برگزیدہ برگزیدگان اَبًا عن جدٍ ہیں۔ خاتم المحققین حافظِ ذی شان علّامہ جلال الدین السیُوطی، شافعی علیہ الرحمۃ نے بیس سال کی عرق ریزی اور محنتِ شاقّہ سے کُتبِ تفاسیر، شرح احادیث آثار و اخبار سے تتبع کرکے "انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب" تصنیف کی جس میں انھوں نے ایک ہزار خصائصِ نبوی کا ذکر کیا۔ "فجزاہُ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عن سائر الامۃ وجمیع اھل السُّنّۃ والجماعۃ ط" ؎

لِکُلِّ مَقَامٍ مَقَالٌ، لِکُلِّ مَقَالٍ رِجَال   نَسْئَلُ اللہَ تَعَالیٰ حُسْنَ الْمَآل

خصائص چار قسم میں منقسم ہیں۔ ۱۔ واجبات مثلاً نمازِ تہجد ۲۔ محرّمات ۳۔ مباحات، ۴۔ فضائل و کمالات "جو سابقہ انبیاء و رُسُل میں مشترک ہیں" اُن کے علاوہ جو حضور فائض النّور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات سے ہی مختص ہیں۔ اِس دریُوزہ گرِ علماء نے بمطابق عددِ میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چالیس خصائص پر اکتفا کیا ؎

"کجا حدّلیت وصفت را ہنوز آغاز مے بینم

نہ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایاں   بمیرد تشنہ مُستسقی و دریا ہمچناں باقی

○ خلاصۂ کائنات:۔ خصُوصیّت اسمِ ذاتی "محمّد"، احمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وجہ تسمیہ:۔ اَسمائے گرامی انبیاء علیہم السلام: حضرت آدم گندم گُوں، نوح نوحہ، ابراہیم عبداللہ، اسمٰعیل سمیع اللہ، اِسحاق ضاحک، یعقوب پیچھے آنے والا، مُوسیٰ پانی سے نکالا ہُوا، عیسیٰ سُرخ و سفید چہرہ کی بنا پر موسوم ہوتے

عـلـه ابُوالبشر آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے اللہ عزّ اسمہٗ کے حکم سے سجدہ کیا اور اُس میں خود شریک نہیں ہُوا۔ لیکن سیّدُ البشر "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجنے کا حکم دیا تو اللہ جلّ شانہٗ درُود شریف بھیجنے میں بذاتہٖ شامل ہُوا۔ یہ کتنی بڑی فضیلت ہے اور یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔ مُرشدِ حقیقی کا یہ امر مدامی ہے اور کوئی مخلوق اِس سے خارج نہیں ۱۲ منہ

۹

○ اپنے محبوب پاک کو نام نامی اسمِ گرامی محمد ﷺ سے موسوم کرنے کی وجہ تسمیہ خصوصی، صفتہً و معنیً عطا فرمائی کہ جس کی حمد و نعت کُل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذاتِ اقدس جس کی بار بار تعریف اور ہر بار توصیف کی گئی ہو۔ یہ اسمِ سامی خزانۂ الٰہیہ کا دُرِ مکنوم اور مُسمّیٰ گرامی سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہیں۔ اور اسمِ پاک اَحمد ﷺ کا معنیٰ یہ کہ جس نے کُل جہان کے مجموعہ سے بھی فزون تر اپنے ربِّ اکبر کی حمد و ثناء، تسبیح و تقدیس، تحمید، تمجید، تکبیر، تعظیم اور تہلیل کی ہو۔ "آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری" [1]

(سِرِّ مکنونِ الٰہیہ)

تَحِيَّةُ الصَّمَدِ الْمَوْلٰى وَرَحْمَتُهٗ ... مَا غَنَّتِ الْوُرْقُ فِيْ اَوْرَاقِ اَغْصَانٖ

(درود شریف / سلام)

عَلَيْكَ يَاعُرْوَتِي الْوُثْقٰى وَيَاسَنَدِي ... الْاَوْفٰى وَمَنْ مَّدْحُهٗ رُوْحِيْ وَرَيْحَانٖ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنَهٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ط

---

[1] انابتِ آدم، استقامتِ نوح، تنفیتِ شیث، تدریسِ ادریس، علمِ ابراہیم، حلمِ اسمٰعیل، صحکِ اسحاق، حسنِ یوسف، لطافتِ شعیب، لطافتِ الیاس، انابِ ایوب، ذہابِ ذکریا، شکوہِ سلمان، اندوہِ یحییٰ، دادِ داؤد، دُعائے یونس، خُلقِ موسیٰ، زُہدِ عیسیٰ "علٰی نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام" غرضیکہ جملہ انبیاءِ کرام کے فرداً فرداً فضائل، فضائلِ کثیرہ۔ رُسُلِ عظام کے معجزاتِ باہرہ کے علاوہ اَنگنت نعوتِ مکابرہ، محامدِ جمیلہ۔ صفاتِ متکاثرہ وجُود باجُود سیّد الموجود المُسمّیٰ ﷺ میں ودیعت فرمائے۔ جو اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَاَزْہَرُ مِنَ الْاَمْسِ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

اُمّی و گویاں بزُبانِ فصیح ... اَلفِ آدم تا میمِ مسیح ... "نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ القوی"

پرتوِ انبیاء و رُسُل "صحابہ" کو جذبِ الٰہی سے اپنے خاص رنگِ مصطفائی سے رنگین فرما کر اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کی چادر اُوڑھا دی اور اس دُربارِ گوہر بار میں مدنی چاند کے ہالہ میں نوری ستارے بلال حبشی، سلمان فارسی، صہیب رُومی، عداس نینوائی، جبیب طائفی، عدی یمنی، ثمامہ نجدی، عکرمہ ہاشمی، دحیہ کلبی، سعد اوسی، عمارہ خزرجی، طفیل دوسی، ضماد ازدی، ابوسفیان اموی، ابوذر غفاری، ابو عامر اشعری، کرز فہری، سراقہ مدلجی غرضیکہ کئی جگر گوشے، مدنی نور پارے عربی شاہ، عجمی شہزادے باہم شیر و شکر شانہ بشانہ دوزانو بیٹھے ہیں۔ اَلشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ سیّدنا صدیقِ اکبر، سیّدنا فاروقِ اعظم، صاحبینِ طیّبین سیّدنا ذوالنورین، سیّدنا حیدرِ کرّار کو خصوصیت ہے۔ اِن سب کے قلب ذکرِ الٰہ اور زُبانیں دُرود شریف سے تر اور لذّت گیر ط "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَیُحَابِیْہٖ عَلَیْنَا ط"

تبرکات النبی المختار
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قرآنِ پاک :- پ۲ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ٢٤٨

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ع

اُن سے اُن کے نبی نے فرمایا کہ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے چین ہے اور کچھ بچی ہوئیں چیزیں مُعزز موسیٰ ' مُعزز ہارُون کے تبرک کی - اُٹھا لائیں گے فرشتے بیشک اِس میں بڑی نشانیاں ہیں اگر ایمان رکھتے ہو۔

○ وہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہ السّلامُ پہ نازل ہُوا۔اس میں انبیاء کے مساکن اور مکانات کی تصویریں اور آخر میں نبیِّ پاک " ﷺ " نماز میں بحالتِ قیام ہیں اور انبیاء وصحابہ آپ کے اِرد گرد کھڑے ہیں۔ مساکن ومکانات ، حجُراتِ طیّبات کی تصادیر ہیں۔حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلامُ کی قمیص اور حضرات مُوسیٰ وہارُون علیہما السّلامُ کے تبرُکات ' تورات کے اَلواح کے ٹکڑے ، عصا مُبارک ، کپڑے ، نعلین اور عمامہ مُبارک اور تھوڑا سا منّ وسلویٰ ۔اِن تبرُکات میں اَللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے تسکین رکھی ہے ۔اِس تابُوت کو آگے رکھ کر دُعا مانگتے تو قبُول ہو جاتی۔ " خزائنُ العرفان فی ترجمۃ القرآن "

تبرُکاتِ انبیاء[1] :- اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ قدم بقدم بکھرے ہُوئے آثارِ نبوی کی آماجگاہ ہے۔

☆ (١) **اَلْمَکَّۃُ الْمُعَظَّمَۃ :-** صفا اور مروہ دو پہاڑیاں جو کعبۃُ اللہ سے مُتصلاً جانبِ مشرق کوہِ ابُو

٣

[1] تبرُکاتِ انبیاء وآثارِ اخیار کی زیارت کرنا - درُود شریف پڑھنا اور اَدب واحترام بجالانا ایمان کی نشانی ہے ۲ منہ'

گنجینیں کے دامن میں ہیں۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے اکلوتے معصوم بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ سکونت پذیر ہوئیں۔ سنگلاخ زمین، کوہ و بیابان نہ پانی نہ سبزہ نہ کوئی سامانِ خورد و نوش۔ اپنے لختِ جگر کے لیئے پانی کی تلاش میں دوڑیں اُن کے قدم میمنت کے سبب سے یہ دونوں پہاڑیاں متبرک ہوکر شعائر اللہ بن گئیں۔ پھر ربِ کریم نے اپنی رحمت کی گودی "حطیم" میں سُلالیا یہ اُن کی آخری آرامگاہ بن گئی۔

☆ **قُبہ مقامِ ابراہیم علیہ السلام**:۔ وہ پتھر جس پر ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دو قدموں کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ زائران تبرکات کی زیارت سے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور پاتا ہے۔ وہاں سجدے کرتا دعا مانگتا اور درود شریف پڑھتا ہے۔ اُن کی تعظیم سے قلب کا تقویٰ ملتا ہے۔ شعائر اللہ "تبرکات" کی تعظیم درحقیقت اَللہ ربُّ العزت کی تعظیم ہے۔ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو سارا حج ہی انبیاء کے بکھرے ہوئے تبرکات کا گلدستہ ہے۔ آبِ زمزم، غلافِ کعبۃ اللہ، حجرِ اسود، ملتزم وغیرہ ذٰلک ط

☆ **قمیصِ یوسف علیہ السلام**:۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وراثۃً بطور تبرک چلی آرہی تھی" بروایت "جبرائیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں یہ قمیص پہنائی جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کے گلے میں بطورِ تعویز پہنا رکھی تھی۔ قرآن پاک کے الفاظ میں اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ؕ جب اُن کے چہرہ پر یہ قمیص ڈالی گئی تو بصارت لوٹ آئی۔ یہ قمیص[1] کی شان ہے جو خاندانِ نبوت کا تبرک ہے۔ جس کی عظمتِ شان اور برکات قرآن و حدیث میں بالوضاحت بیان فرمائی گئی ہیں۔

---

[1] پ ۱۳ سورۃ یوسف آیت کریمہ ۹۳ میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو۔ اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس احسن القصص میں قمیص کا کردار واضح اور نمایاں ہے۔ یہاں آنکھوں کا نور ملا وہاں قمیص یوسف علیہ السلام کی عزت حرمت، عفت کی گواہ بنی، پنگوڑا میں چالیس روزہ شیر خوار بچے نے یہ نہیں کہا یوسف علیہ السلام کو دیکھو کیونکہ اُس کو علم لدنّی تھا کہ یوسف علیہ السلام تو پاک ہیں کہ یہ نفوس قدسیہ، اخلاق ذمیمہ، افعال قبیحہ، اعمال رذیلہ سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ اُن کے خمیر میں گندھا ہوتا ہے۔ یہاں بچے نے قمیص کی بات کی کہ قمیص کو دیکھو پہننے والے کے جسم پاک سے لگ کر یہ بھی تبرک بن گیا اور کتنے لطیف پیرایہ میں صداقت اس کا دامنی
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ سیدہ اسمآءؓ بنتِ ابُوبکر صدیق (ذاتُ النطاقین) رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہما نے ایک کسرِوانیہ یا طیالسی جُبّہ شریف نکالا اور فرمایا یہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے پاس تھا۔ مَیں نے مانگ کر لے لیا۔ ہم اس جُبّہ مُبارک کے کچھ حصہ کو بھگو کر نچوڑتے تو لاعلاج بیماروں کو اُس کا غسالہ پلاتے تو اُس کی برکت سے ربِ کریم شفا عطا فرما دیتا۔ ایسا ہی جُبّہ سیدہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے پاس بھی بطورِ تبرّک موجود رہا۔ "صحیح مُسلم شریف"

☆ سیدہ فاطمہ بنتِ اَسَد، والدۂ ماجدہ سیدنا علی مُرتضٰے رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہم کو قمیص بطورِ کفن نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے عطا فرمائی وُہ اس قمیص "تبرّک" سے جنّت کی حُورِعین بن گئیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لحد میں لیٹنے سے قبر عظمت کا نشان بن گئی۔

☆ تبرّکات اَخیار:۔ حضرت ابُوالحسَن علی بن سَعید خرقانی علیہ الرحمۃ نے "خرقہ" سُلطان محمُود کو عطا فرمایا جس کی برکت سے کُفرستان ہند میں سومنات کا بُت کدہ فتح ہُوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ اور ہزار ہا بُت پرست، خُدا پرست بن گئے۔

☆ انگشتری مُبارک:۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دستِ مُبارک میں عُمر بھر رہی جس پہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" کندہ تھا۔ اِس سے شاہانِ عجم کے خطُوط پر مُہر لگایا کرتے۔ پھر یہ خلیفۂ اوّل، پھر خلیفۂ ثانی پھر خلیفۂ ثالث کے پاس رہی۔ اور یہ انگشتری بیرِ اَریس میں گر کر گُم ہوگئی تو امُورِ سلطنت وخلافت میں فتُور آ گیا۔ "بدرُ الانوار فی آداب الآثار"

☆ مُشک مُبارک:۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے پاس مُشک تھا وصیت کی کہ اِسے میرے کفن اور جسم پر مَل دینا کہ یہ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا بچا ہُوا مُشک مَیں نے بطورِ تبرّک سنبھال کر رکھا ہُوا تھا۔ "کتابُ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب"

؎ تعظیمِ آثار سے صاحبِ آثار صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے اور محبّت و ادب میں ہمتی ہے۔

بقیہ حاشیہ

یوسُف علیہ السّلام کی گواہی دی اور وُہ بھی قمیص ہی تھی۔ جسے بیٹے خوُن آلُودہ کرکے باپ کے سامنے لائے کہا اُن کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ یہاں اِس قمیص نے باپ پر بھائیوں کا مکر کھولا۔ وہاں قمیص نے عورت کا مکر کھولا اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ۝ عورتوں کے مکر بہت بڑے ہیں۔ اور کہیں یہ قمیص عذابِ قبر سے نجات کا سبب بنی اور کہیں والدۂ ماجدہ صدیقہ اُمّ رُومان رشکِ حُورانِ فردوس کو حُورِ جنان فرمایا۔ تبرّک سے حصُولِ فیضان کے لیئے ایمان عقیدت محبّت شرط ہے۔ زینب "رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا" ۱۲ منہ سلّمہُ اللہُ تعالٰی ربہٗ ط ۶

☆۹ **ناخنِ مُبارک** :- حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات قمیص مُبارک پہنا کر چادر مُبارک میں لپیٹ کر مجھے دفن کرنا اور ناخن مُبارک اور موئے مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ کر مجھے اَرحمُ الرّاحمین کے سپرد کر دینا۔

☆۱۰ **نعلین مُبارک** :- مُحدِث فی الصّحابہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ کے پاس نعلین شریف تھے۔ اُنھوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرے وصال کے بعد لحد میں میرے سینہ پر رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا۔ تو صاحبُ النّعلین ہونے کا مرتبہ پا گئے۔

☆۱۱ **جُبّہ مُبارک** :- غوثُ الاولیاء الکرام شہنشاہِ ولائتِ بغداد نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک جُبّہ بھیجا۔ جو کہ نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا ہوا شاہ سکندر کیتھلی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ سے آپ کے پاس پہنچا۔ آپ اُسے سر پر رکھ کر اور کبھی اوڑھ کر دُعائیں فرمایا کرتے۔ یہ طریقہ مروّجہ سلف صالحین سے چلا آ رہا ہے۔

☆۱۲ **قُبا مُبارک** :- امامِ ربّانی قیّومِ زمانی الشیخ احمد نقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ العالی نے اپنی ایک قُبا شریف مُلّا عبدالغفور سمرقندی علیہ الرحمۃ کو بطور تبرّک عطا فرمائی اور لکھا کہ یہ قُبا کئی دفعہ پہنی گئی ہے آپ اُسے کبھی کبھی باوضو پہنا کریں اور ادب ملحوظ رکھیں اِس سے جمعیتِ قلبی اور تسکین حاصل ہو گی اور بے شمار فوائد دینوی اور فضائل دُنیوی کی توقع ہے۔ "مکتوباتِ قُدسی آیات"

☆۱۳ **رِداءِ مُبارک** :- بعض واقعات شاہد ہیں کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تبرک غلاموں کو عطا فرمائے۔ تو اُنھوں نے بطور تبرک قبر میں ساتھ لے جانے کو ترجیح دی۔

☆۱۴ **عَباءِ مُبارک** :- حضرت کعب ابنِ زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ رسالت کی حاضری میں "قصیدہ بانتْ سُعاد" پیش کرنے پر ایمان بھی ملا اور تبرّک کا "چادر" بھی پائی۔

☆۱۵ **چادر مُبارک** :- علّامہ بُوصیری صاحبُ القصیدۃِ البُردۃ علیہ الرحمۃ کو عالمِ رؤیا میں چادر عطا ہوئی جس سے شفا بھی پائی۔ یہ چادر شاہانِ خُلفاءِ عبّاسیہ نے اُن کے خاندان سے حاصل کر لی اور خاص تقریبات میں اپنے سروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے۔

☆۱۶ **جُبّہ مُبارک** :- خواجہ اُویس قرنی سُہیل یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جُبّہ مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں عطا فرمایا۔

ــه شہنشاہِ ہند اورنگ زیب عالمگیر کی شاہی مسجد لاہور، دہلی، کشمیر اور کثیر ممالک میں تبرکات قابلِ زیارت ہیں۔ ۲

☆۱۷ **موئے مبارک** :۔ شاہ والاجاہ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو خواب
(دُرّ الثمین فی مبشرات النبی الامین)
میں موئے مبارک بطور تبرک عطا فرماتے۔ بیدار ہونے پر ان کے ہاتھ میں محفوظ تھے۔ فرماتے ہیں جب موئے مبارک کو دھوپ میں لایا جاتا تو غیب سے ایک سفید بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور زائرین کی زبانوں پر خود بخود درود شریف جاری ہو جاتا۔ آج تک اُن کے خاندان میں یہ تبرک محفوظ ہے۔ جس کی زیارت سے قلب کو سرور اور روح کو راحت ملتی ہے۔

☆۱۸ تبرکات کی زیارت کرنا اور اُس سے شفا چاہنا اور اُس کے ذریعہ ربِ کریم سے دُعا مانگنا عذابِ قبر، آخرت سے نجات چاہنا اور چومنا۔ درود شریف پڑھ کر آنکھوں سے لگا کر برکتیں حاصل کرنا مستحب ہے۔ جو تمسک بالکتٰب والسنت سے ثابت ہے۔ تبرکات کا اثر علٰہ تب ہوتا ہے جب محل بھی اثر پذیر ہو۔ جس کی اساس ایمان ہے۔ محبت اور ادب سے مزید رنگینی کا ظہور ہوتا ہے۔ حضور صاحبُ الآثار صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش نعلین شریف کو سر پر رکھ کر دُعا مانگنا ربِ کریم کو پسند اور تبرکات کا انکار قلبی انتشار اور گمراہی کا سبب ہے۔

○ **تبرکات کے انوار جزئیات** :۔ پ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۲۵ "قَالَ عَزَّ اسْمُهٗ

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ | کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجود والوں کے لیے۔

جب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام تعمیر بیت اللہ کر چکے تو حکم ہوا میرے گھر کو صاف

علٰہ آثار مبارکہ درود شریف کا محلّ نزول ہیں۔ درود شریف پڑھنے والوں کو صادق الوعد نے اجر کا وعدہ "خلف وعد محال اور ممتنع کے باوجود" قسموں کی توثیق سے فرمایا "حدیث قدسی": فَيَقُوْلُ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ اَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلٰى حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَجُوْدِيْ وَمَجْدِيْ وَارْتِفَاعِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ صَلّٰى بِهٖ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ وَلَيَاْتِيَنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَنُوْرُ وَجْهِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَفُّهٗ فِيْ كَفِّ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ترجمہ فرمایا اے فرشتو! یہ میرا بندہ کثرت سے میرے حبیب پر درود شریف پڑھتا ہے۔ مجھے اپنی عزت، جلال، سخا، بزرگی اور عظمت کی قسم! میں اُسے ایک ایک حرف کے بدلے جنت میں محل دوں گا۔ روزِ قیامت لواء الحمد کا سایہ۔ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا اور اس کا ہاتھ میرے حبیب کے ہاتھ میں ہوگا۔" سُبحان اللہ" درود شریف کے انعامات تبرکات و عنایات بیغایات ہیں اور صاحب درود شریف کے وَلد، والد کی قسم شہر، کلام، عمر شریف کی قسم پر قرآن مجید، فرقان حمید شاہد عادل ہے" فافہم
۳ شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ الی النبی المختار صفحہ ۱۹۴

ستھرا رکھو تو آپ جھاڑو سے صفائی کرنے لگے تو بادِ صبا نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے پیارے خلیل علیہ السلام! یہ خدمت میں سرانجام دیتی ہوں تو بادِ صبا نے خس و خاشاک، کنکر و ذرات یکجا کئے تو حکم ہوا۔ اس کو تمام روئے زمین میں پھیلا دے تو جہاں جہاں یہ بیت اللہ کے ذرات (تبرکات کعبہ معظمہ) گریں گے تو وہاں وہاں مسجدیں بنیں گی۔ یہ کعبۃ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ کعبۃ اللہ کے ذرّات کا یہ عالم ہے تو کعبہ کے کعبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کی نگاہ کے انوار کی کیا شان ہو گی۔ جہاں پڑ گئی، صحابی، ولی، مومن بنا دیا۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کے انوار ہیں۔

☆ گلدستۂ درود شریف : حق را بہ سجود ے ، نبی را بہ درود ے

وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ ۔ وَبِھٰذَا بَدَا لِلْعٰلَمِیْنَ کَمَالُہٗ

☆ درود شریف وظیفہ خداوند قدوس ہے : اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶

○ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں غیب بتانے والے "نبی" پر۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شرف کرامت سے نوازا۔ جو ابو البشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کو فرشتوں کے سجدہ کرنے سے زیادہ اہم و جامع ہے۔ کیونکہ یہ جائز نہیں کہ اس شرف میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ اپنے اس امر اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ میں شریک ہو۔ خاکم بدہن " اور دوسری جانب اللہ جل شانہٗ اپنی کمال شانِ کرم (پ آیت کریمہ ۳۴) سے ابو القاسم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف میں شریک ہوا اور اپنے ساتھ فرشتوں کی صلوٰۃ کی خبر دی۔ یہ شرف اس شرف سے زیادہ بلیغ ہے۔ جس سے ملائکہ مختص ہوں اور اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ نہ ہو۔ بعدہٗ اللہ جل شانہٗ نے اپنا کمال فضل فرماتے ہوئے اپنے بندوں کو بھی ایسے کام کا حکم دیا جس کی ابتداء اس نے خود کی۔ اور ملائکہ نے اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ سے ثنا کہی اور مومنوں نے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ پکارا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ۔

☆ درود شریف تحفۂ خداوند قدوس ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

○ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود شریف اور خوب سلام بھیجو۔ حکم دیا اے مومنو! میں نے تمہیں درود شریف کا عظیم تحفہ عنایت کیا ہے۔ میں احکم الحاکمین کائنات کا خالق و مالک تمہارے نبی پر درود شریف بھیجتا ہوں، تم بھی میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا کرو اور میری اس نعمتِ عظمیٰ کا ہمیشہ ذکر و شکر ادا کرتے رہو۔ آئمہ ذو روایت و درایت کا اس بات پر اجماع ہے۔

"اے گُل بتو خُرسندم کہ بُوئے محبوب داری"

☆ اللہ تعالیٰ نے آیتِ کریمہ عظیمہ شریفہ جآءُوْکَ سے مومنوں کو درِ اقدس پر حاضری کی دعوت دی تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں ربُّ العزت کے عطا کردہ تحفے "دُرُود شریف" بالمشافہ پیش کریں۔

☆ دُرُود شریف جنّت کی کُنجی ہے۔ قَالَ اِنَّ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ بِيَدِیْ وَاَنَا خَازِنُهَا ط الحدیث

○ فرمایا جنّت کی کُنجی میرے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اُس کا مالک اور خازن ہُوں۔ حضور والا کی صفاتِ عالیہ جلیلہ جمیلہ اور نعوتِ عظیمہ جزیلہ کثیرہ سے ایک یہ ہے کہ آپ خزانہ رازِ الٰہی اور جانے نفاذِ امرِ الٰہی ہیں۔ درحقیقت کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا ط کی اسمِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم کُنجی ہے ۔

☆1 لَا يَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْهُ ط کوئی امر جاری نہیں ہوتا مگر حضور والا کے دربارِ گُہر بار سے"

☆2 وَلَا يَنْقُلُ خَيْرٌ اِلَّا مِنْهُ ط کوئی نعمت نہیں ملتی مگر حضور ہی کی سرکار والا تبار سے"

بجُز سرکارِ سرکارِ ایجاد سروکارے بسرکارِ ندارم

۱؎ جناب امیر المومنین سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم راوی ہیں جب کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُوال کرتا۔ اگر حضور کو منظور ہوتا تو نعم فرماتے اور اگر منظور نہ ہوتا تو خاموش رہتے کسی کو لا یعنی نہ نہ فرماتے۔ ایک روز ایک اعرابی نے حاضرِ حضور ہو کر سُوال کیا تو آپ خاموش رہے پھر سوال دُوسرا سکوت فرمایا اُس نے پھر سُوال کیا۔ آپ نے جھڑکتے ہُوئے انداز میں فرمایا۔ سَلْ مَا شِئْتَ اے اعرابی تیرا جو جی چاہے مانگ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَغَبَطْنَا فَقُلْنَا الْاٰنَ اَنْ يَّسْأَلُ الْجَنَّةَ ہمیں رشک ہُوا کہ لو وُہ اب جنّت حضور سے مانگے گا لیکن اعرابی نے مانگا تو کیا مانگا حضور! مجھے اُونٹ چاہیئے۔ فرمایا جا تجھے عطا ہُوا۔ تو ہمیں تعجب ہُوا تو سرکار مُعطی الجنۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا فرق ہے اِس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی پیرزن کی مانگ میں اور وُہ اِس سے زیادہ دانشمند نکلی پھر حضور دانائے خفایا وغیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ جب حضرت مُوسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو دریا پار کرنے کا حکم ہُوا تو فرمایا تم قبرِ یُوسف علیہ السلام سے اُن کا تابوت نکال کر ساتھ لیتے جاؤ۔ آپ کو قبرِ انور کا پتہ نہ تھا۔ ایک بڑھیا جو جنگل میں قیام پذیر تھی اُس سے پوچھا تو اُس نے کہا ہاں فرمایا بتا کہنے لگی لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُعْطِيَنِیْ مَا اَسْئَلُكَ وَاللّٰه نہ بتاؤں جب تک آپ سے جو کُچھ مانگوں آپ مجھے وہ عطا کریں۔ فرمایا ذٰلِكَ لَكِ تجھے اختیار ہے جو چاہے مانگ تیری عرض قبول قَالَتْ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ الْجَنَّةَ ضعیفہ نے کہا مَیں تجھ سے وُہ جنّت مانگتی ہُوں جس میں آپ ہوں گے۔ فرمایا جنّت لے لے تجھے وُہ کافی ہے۔ اتنا بڑا سُوال نہ کر قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ کہا بخدا

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆۵ جنّت کی اصل دُرُود شریف کے نُور سے ہے۔ کُلُّ خَلَائِقٍ مِّنْ نُّوْرِیْ ۔
حدیث پاک

○ دُرُود شریف درحقیقت ذکرِ الٰہی کے بعد تمام اعمال واَوراد سے افضل ہے۔ اطراف جنّت کے ملائکہ جب دُرُود شریف پڑھتے ہیں تو جنّت سُن کر اُن کی طرف رجوع کرتی ہے اور خُوش ہو ہو کر جھومتی ، پھُولتی اور پھیلتی ہے اَور اُڑتی ہُوئی چلی آتی ہے اور خوشی سے وسیع اور کُشادہ ہوتی جاتی ہے ۔ دُرُود شریف سے فرحت اَور برکت حاصِل کرتی ہے ۔ جب فرشتے چلتے ہیں تو جنّت بھی اُن کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور جب وُہ ٹھہر جاتے ہیں تو جنّت بھی اُن کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے کہ جنّت دُرُود شریف کے نُور سے ہے دُرُود شریف کا نُور حضُور فائز النور ﷺ کے نُور سے ہے۔ صفحہ ۴۰ ۴۴ ملاحظہ ہو" بروایت فرمایا تمام جنّتیں حضرت ابُوبکر صدّیق رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ و مجاہد عَلَیْنَا کے نُور سے مُنوّر ہیں ۔

☆۶ دُرُود شریف ملائکہ نُوری کا وِرد اور وظیفہ ہے ۔

○ سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے دُرُود شریف پڑھا اور سیّدُ الملآئکہ فی الرُّسُل کا مرتبہ پایا۔ ایک بار چاروں ملائکہ رُسُل ' بارگاہِ سیّد الرُّسُل مولائے کُل ﷺ کی خدمت اطہر میں حاضر ہُوئے

میں نہ مانوں گی۔ اِسی اصرار و تکرار میں ربُّ العزت نے وحی بھیجی۔ اے میرے پیارے کلیم! جو مانگ رہی ہے تُم اُسے وُہی عطا کر دو۔ چنانچہ آپ نے اُس کو جنّت میں اپنی رفاقت عطا فرما دی تو پھر مائی صاحبہ نے قبرِ انور کا پتہ بتایا ۔ بروایت ،، آپنے اُسے جوانی بھی لٹا دی اور وہ حُسینہ جمیلہ بن گئی ۔

لب وَا ہیں آنکھیں بند پھیلی ہیں جھولیاں | کتنے مزے کی بھیک تیرے پاک دَر کی ہے
وہ خُلد جس میں اُترے گی اَبرار کی برات | ادنیٰ نچھاور اس میرے دُولہا کے سر کی ہے

کیوں تاجدار و خواب میں دیکھی کبھی یہ شئے

جو آج جھولیوں میں گدایانِ دَر کی ہے

عَلٰی اَللہ اللہ محبُوبِ اَجمل عَلَیہِ صلوٰۃُ الاَکمَل وسَلَامُ الاَجمَل اور محبُوب کے شہر المدینۃُ المُنوّرہ کی یاد نے ذوقِ دُرُود شریف کو اور بڑھا دیا۔ غلام اَپنے آقا مہربان مولا کا دَر چھوڑ کر کہاں جائے ۔ پھیر پھیر کر وُہیں کا وُہیں رہا جائے۔ وَاللہِ بِاللہِ ثُمَّ تَاللہِ غلام بے دام اپنے کریم مالک کے دَرِ اطہر سے ہٹا ہی نہیں۔ انبیاء عظام کے دروازے پر جائے تو انہیں کا گھر ہے ۔ اَولیاء کرام کے یہاں آئے تو اُنھیں کا ہی دَر ہے ملائکہ کی منزلوں سے گُزرے تو انہیں کا نگر ہے۔ غلام جہاں گیا اُن کو فیض میں ڈوبا دُرُود شریف پڑھتا شاد کام اور آباد پایا" خاک بر دَرِ تو تاجِ سرِ ما بادا" ۴

تو جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جو شخص آپ پر درود شریف بھیجے گا۔ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر پلصراط سے پار اتاروں گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا۔ حضور! میں اس کو آب کوثر سے سیراب کروں گا۔ جو اَحلیٰ العَسَل شہد سے میٹھا۔ اَبرَدُ مِنَ الثَّلج، برف سے ٹھنڈا اَطیَبُ مِنَ المِسکِ مشک سے خوشبودار ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے کہا جناب میں بارگاہِ ربُّ العزت میں سجدہ کر کے اس کی بخشش کراؤں گا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا سرکار میں اس کی روح مانند انبیاء قبض کروں گا۔ یہ سن کر حضور فائز النور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس آفتاب درخشاں مہتاب نور افشاں کی طرح خوشی سے چمک اٹھا۔ درود شریف کے ہزارہا انعامات وکرامات ہیں۔

۱۔ پہلی کرامت: درود شریف پڑھنے والوں پر خود اللہ تعالیٰ درود شریف بھیجتا ہے۔

۲۔ دوسری کرامت: درود شریف پڑھنے والوں کے ایمان کی گواہی خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

۳۔ تیسری کرامت: درود شریف پڑھنے والوں کے لیے بہشت میں رب رحیم کا تحفہ سلام ہے۔

۴۔ چوتھی کرامت: درود شریف پڑھنے والوں کے لئے رضاءِ خدا اور رضاءِ مصطفےٰ کا انعام ہے۔

☆ درود شریف خوشنودیِ خدا اور خوشنودیِ مصطفےٰ کا ذریعہ ہے "عزّوجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم"۔

○ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ کریمہ، صفاتِ جمیلہ عظیمہ، نعوتِ جلیلہ کثیرہ، خصائل شمائل اور فضائل اور درود شریف کے انوار، اثرات اور ثمرات سب مبدأ حقیقی حسنِ مطلق معبودِ برحق کی عطا ہیں۔ ذاتی خاصہ یکتا حقیقت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہے۔ ذات اکرم الاکرمین عزّ شانہٗ نے اپنے مظہر نورِ کبریائی تاجدارِ لولاک لما علیہ التحیۃ والثناء کو رحیم کریم، اکرم، دائم الکرم بنا کر مومنوں کو درود شریف کا حکم دیا۔

☆ درود شریف مطلوبِ خداوندی ہے جس میں رضائے الٰہی مضمر ہے۔ اور جمیع برکاتِ دارین اور سعادتِ کونین درود شریف کے انعامات ہیں هَنِیئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیمِ نَعِیمُهَا ط ارباب نعیم کو یہ نعمتیں مبارک ہوں۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ○ وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی وَعَلَیْهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ الْعُلٰی وَعَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهِ الْاَنْبِیَاءِ الْکِرَامِ وَالْمَلٰئِکَةِ الْعِظَامِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَةِ الْاَتْقٰی ط

☆ تذییل: درود شریف پڑھنے کا صحیح طریقہ:۔ کسی صاحب نسبت کی اجازت سے پڑھے کہ خود رو پودا شاخیں پتے لاتا ہے۔ پھول اور پھل نہیں۔ از خود وظیفہ پڑھنا حکیم حاذق کی تجویز کردہ نسخہ کے بغیر دوا کا استعمال کرنے کے مترادف ہے بالفرض ظاہری فائدہ نہ ہو تو باطنی فائدہ ثواب اللہ تعالیٰ اس کو بہر صورت دے گا۔ وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُولُہٗ ط

☆ **دُعائے اختتام :** فقیر بتوفیقِ اللہِ المَلِکِ المُنعِم کی دُعا ہے۔ اے ربِّ کریم! اِس گلدستۂ دُرود شریف کو اپنی بارگاہِ کریمی میں شرفِ قبولیّت عطا فرما اور دین و دُنیا میں دُرود شریف کے فوائد سے مستفید فرما۔ اے ذُوالفضلِ العظیم! اپنے فضلِ عظیم سے نزع، قبر، حشر میں ملائکہ مقرّبین کے ان معہودہ فضائلِ دُرود شریف اور اپنی رضا سے وافر حصّے عنایت فرما۔ آمین یا ربّ العٰلمین بحقّ طٰہٰ و یٰسٓ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم اجمعین ؏

اے فروغِ تست روشن دین و دُنیا ہر دوجا ــــ بر تو بادا از صلوٰۃ اے بدرِ الدُّجٰی
از بہارِ لُطفِ تو سرسبز باغِ کائنات ــــ وز نسیمِ فیضِ تو شاداب روضُ الصَّفا

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَہٗ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا تُزْلِفُ بِہٖ قُرْبَہٗ وَتُقِرُّ بِہٖ عَیْنَہٗ وَیَغْبِطُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا عَلٰی سُنَّتِہٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ الشَّفَاعَۃِ ۞ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ذَاکِرَکَ وَذَاکِرَ حَبِیْبِکَ مُتَلَذِّذِیْنَ بِتُحْفَۃِ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ ۞ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ ۞ مِنْہُ الْبِدَایَۃُ وَمِنْہُ النِّھَایَۃُ ۝ وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ۞ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ وَھُوَ الْمَقْصُوْدُ ۝

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اٰمِیْن

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ☆

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّہٗ ــــ ھُوَ یَبْتَدِیْ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتَمُ

◎

کَتَبَہٗ بِمُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَاَطْیَبُ الثَّنَاءِ

فاضلِ جلیل عالمِ نبیل عبدُ المصطفٰے ابوالرضا مدّاحِ رسول مولانا الحاج حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ ؎

" سُنّی حنفی نقشبندی مجدّدی نوری "

اختتام پذیر :- جمعۃ المبارک ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ ہجری مقدسہ بمطابق ۱۴، دسمبر ۱۹۹۲ء

عروس البلاد ۔ لاہور ۔ پاکستان

رابطہ فون نمبر ۷۵۷۱۲۵۵

۳۶۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یا اللہ عزوجل   یا رسول اللہ ﷺ

مُہرِ نبوّت



پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِئُ الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ   ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُخْتَارِفِی الْقِدَمٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یَااللہُ جل جلالہ   یَارَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

دُرُود شریف

خضریہ نقشبندیہ مجددیہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ   صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَحْمَدُهٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

یَااللہ ﷻ — یَارَسُوْلَ اللہ ﷺ

کلمہ طیبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

عَزَّوَجَلَّ فَصَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

یُصَلِّیْ عَلَیْهِ اللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ — بِهٰذَا بَدَا لِلْعٰلَمِیْنَ کَمَالُهٗ

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّهٗ

یُبْدِئُ بِهِ الذِّکْرَا لِجَمِیْلِ وَیَخْتِمُ

☆ درود شریف تحفہ محمدی ہے ﷺ، درود شریف تمغہ محمدی ہے ﷺ

☆ درود شریف عطیہ محمدی ہے ﷺ، درود شریف گلدستہ محمدی ہے ﷺ

اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدہٗ واصلّی علیٰ رسولہِ الکریم

یا اللہ عزوجل — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسمِ ذات پاک

اللہ ہے

مُبسمِلاً وَّحامِداً وَّمُحمّدِاً جل عزوعلٰی

مُصلّیاً وَّمُسلماً وَّمُحمّداً صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالمصطفٰی ابوالرضا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ
سنی حنفی نقشبندی مجددی نوری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　　اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

المَدِیْنَۃُ المُنَوَّرَہ کا چاند اور دُرُود شریف

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ　　　　وَالَّیْلُ دَجَا مِنْ وَفْرَتِہٖ
کَنْزُ الْکَرَمِ، مَوْلَی النِّعَمِ　　　　ھَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِہٖ
اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ　　　　کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ
مُحَمَّدُنَا ھُوَ سَیِّدُنَا　　　　فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِہٖ

صلوٰۃ وسلاماً علیک یاسیدی یارسول اللہ

[illegible]



فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلًا وَّعُلٰی　　　　اَھْدَی السُّبُلَا بِوَلَایَتِہٖ
سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ　　　　شُقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ
جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَۃَ الْاَسْرٰی　　　　وَالرَّبُّ دَعَاہُ لِحَضْرَتِہٖ

صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

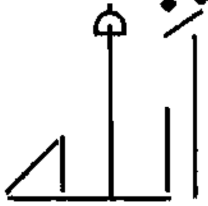
بقیہ حاشیہ

نمبر ا حریم محمدی علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ جو سرمدی جولانگہ ہے۔ شمس ''حضور'' جوز استادے دو خلیفے پہلو میں اُن کی طرف رُخ کیے تینوں بلفظ اسم پاک اللہ اکٹھے سوئے ہوئے ہیں مانند ''الف اور دو لام'' یعنی بشکل اسم پاک اللہ کی ادا روضے میں محبوب نے اپنائی اور محبّ حقیقی نے نماز کا راز نقش اسم محمد ﷺ میں مضمر کر دیا مثلاً محمد ﷺ کی م قیام، ح، رکوع، م سجدہ وتشہد۔ محمد ﷺ کا معنی ہے حمد کیا گیا یعنی اللہ جل حمدہ نے اپنے محبوب کی اتنی حمد کی ''کہ محمد ﷺ بنا دیا اور اپنے محبوب نور مجسم کو مظہر اتم اور اسم وجسم کو سِرٌّ مِّنْ اِسْرَارِ اللّٰہِ فرما دیا اور مومن امتثال لامر اللہ حمد و مدح اور نعت تعریف وتوصیف اور درود شریف میں مصروف ہوگئے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ اسم مُحَمَّد اور اسرار نماز ''عزّ اسمہٗ'' فصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

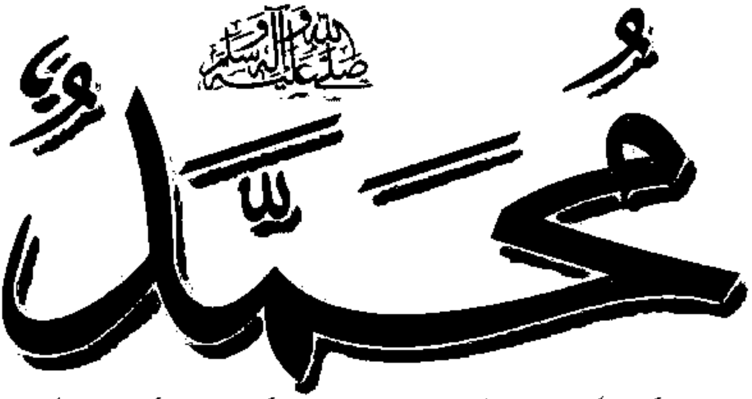
یَا اللہ جل جلالہ　　　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　　یَا رَسُوۡلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَدائے حبیب ﷺ اَور دُرُود شریف

بنی حرم محمدی ﷺ را　　　　جولان گاہ سرمدی را
جوزا بکنار شمس خفتہ　　　　پیشش دو خلیفہ رُخ نہفتہ
چوں یک الف دو لام اللہ　　　　ہر سہ شدہ ہم نہادہ وہمرہ



سونے کا مسنون طریقہ بصورت اسم



☆ جانب شمال سر رکھ کر داہنی کروٹ قبلہ رُخ زمین پر لیٹنا، دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھنا اور پاؤں کو ذرا سمیٹ لینا گویا سر میم ہے اور پشت ح، کمر میم اور پاؤں دال یعنی جسم سے اسم محمد ﷺ کا نقش بن گیا۔ ''سنت مطہرہ پر سونے کا انداز ''سُبۡحَانَ اللّٰہِ ط'' سوتے وقت انگوٹھے کو اُنگشت شہادت کے وسط پر رکھو کہ باقی انگلیاں اپنی اصلی حالت میں رہیں تو ہاتھ سے لفظ ''اَللّٰہ'' بنا اور جسم سے صورت نام محمد ﷺ یوں سونے کا فائدہ یہ ہوگا کہ ستر ہزار ملائکہ نوری اللہ کے حکم سے شب بھر اس نام پاک کے گرداگرد حلقہ باندھ کر باادب درود شریف پڑھتے ہیں اور اُس کا ثواب اِس طرح سونے والے فنا فی الرسول کے نامہ اعمال میں لکھ دیتے ہیں اور اگر اسی حالت میں فنا فی اللہ کی چادر اوڑھ لی یعنی پیغام اجل آ جائے تو زہے نصیب فَھُوَ الۡمُرَاد کہ وہ زیارت حبیب لبیب ﷺ سے نوازا جائے گا۔ صفحہ ۱۲۵ ملاحظہ ہو۔

وسط مسبحہ پر سر رکھئے انگوٹھے کا اگر　　　　نام اللہ ہے لکھا ہ اور الف لام دو
ہاتھ کو کان پر رکھو پا باادب سمیٹ لو　　　　دال ہوا ایک ح ہوا ایک آخر حرف میم دو
نام خدا ہے ہاتھ میں نام نبی ہے ذات میں　　　　مہر غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو

شعر کا مفہوم اگلے صفحہ ۵۸۲ پر ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ درود شریف "منظوم"

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عطر و گلاب سے منہ کو دھو — حبِّ نبی کی دِل میں ہو — ہر دم زُبان سے یہ کہو — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی کَرِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

شکرِ خدا یا محمدی — ہم کو بنایا اُمتی — کس کو ملا یہ مرتبہ — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مَحْبُوْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اولیاء انبیاء سب تمام — پڑھتے درود اور سلام — ہے یہی خود خُدا کا کام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی رَؤُفِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کس کی مجال جو دم بھرے — صفت رسُول کی کرے — جس پر خُدا خود پڑھے — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نُوْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مُنِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دم بدم پڑھو درود — حضرت بھی ہیں یہاں موجود — یعنی مُحَمَّد مُصطفٰے — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیارا ہے نام مُصطفٰے — ہر رنج و غم کی ہے دوا — جنت کے در پہ ہے لکھا — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی اَوَّلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی اٰخِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش بریں بھی جھوم کر — نعلین پاک کو چوم کر — پڑھنے لگا یوں جھوم کر — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی ظَاهِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی بَاطِنِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

در پہ جو تیرے آئے گا — جھولیاں بھر جاتے گا — جُود و سخا ہے تیرا عام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی بَشِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی نَذِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تیری ادا ادائے حق — تیری رضا رضائے حق — وحی خُدا ہے تیرا کلام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے بارگاہِ کبریٰ — یہی ہے دُعا آخری — جب مریں لب پہ ہو یہی — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دربیان تالیف لطیف تصنیف منیف تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار
"صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

☆۱
تُحْفَةُ الصَّلٰوةِ تُحْفَةٌ عَظِيْمَةٌ — نَفِيْسَةٌ اَنِيْفَةٌ لَطِيْفَةٌ
صَحِيْفَةٌ اَنْوَارُهَا شَرِيْعَةٌ — اَقْوَالُهَا سَلِيْسَةٌ نَظِيْفَةٌ
تُحْفَةُ الصَّلٰوةِ تُحْفَةٌ حَقِيْقَةٌ — مَطَالِبُهَا مَرْضِيَّةٌ مُنِيْفَةٌ ﷺ

بِاَنَامِ فَاسْتَيْقِظُوْا وَبَلِّغُوْا
فَاقْرَءُوْا وَصَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

☆۲
تُحْفَةٌ دَلَّتْ عَلٰى نَعْمَآئِهَا — نِعْمَةٌ فَضَّلَتْ عَلَى الْاٰئِهَا
نُسْخَةٌ مَوْزُوْنَةٌ اَلْفَاظِهَا — لِلّٰهِ دُرٌّ وَّلَنِعْمَ مَنْ صَنَّفَهَا
رَوْضَةٌ قَدْ اَزْهَرَتْ اَنْوَارُهَا — جَنَّةٌ قَدْ تَرَاءَتْ اَثْمَارُهَا ﷺ

حَةُ الْاَرْوَاحِ يَاسَيِّدَ الْاَنَامِ
بَهْجَةُ الْقُلُوْبِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

☆۳
جامع گفتار ہائے اولیاء — دافع طومار ہائے اشقیاء
تحفۃ الصلوٰۃ راحِ روحِ جاں — کس ندیدہ و نبیند درجہاں
حرفِ حرفش پر توِ لوح و قلم — در بہارش صد گلستانِ ارم ﷺ

تحفۃ الصلوٰۃ قطرۂ شبنم از سحاب
شستہ قلبِ منور از صلوٰت

☆۴
آنے لگیں صدائیں درود و سلام کی — جب پیش حضور ہوا تحفۃ الصلوٰۃ
اس کو بھی ہو عنایت مدینے کی حاضری — جو چھاپنے میں پیش رہا تحفۃ الصلوٰۃ
محمود بسر ہو زندگی اُن کی یاد میں — خود بھیجتا ہے جن کو خدا تحفۃ الصلوٰۃ ﷺ

قرآنِ کریم سے کئے ہیں مضامین انتخاب
۱۹۹۵
روحِ حدیثِ پاک ہے بخدا تحفۃ الصلوٰۃ

پہلا ایڈیشن دسمبر ۱۹۹۴ء — دوسرا ایڈیشن جون ۱۹۹۵ء

تحفۃُ الصلوٰۃ

"از قلم خورشید عالم سدیدی"

جب بھی کسی نے پیش کیا تحفۃُ الصلوٰۃ — مقبولِ بارگاہ ہُوا تحفۃُ الصلوٰۃ
جس سے چھٹیں قلوب کی تاریکیاں تمام — ایسا ہے مہرِ جلوہ نُما تحفۃُ الصلوٰۃ
یارب نصیب ہو اُسے اُلفت حضور کی — دل کے لہو سے جس نے لکھا تحفۃُ الصلوٰۃ
شامل ہیں قسم قسم کے اِس میں درود پاک — بیشک ہے بابِ رُشد و ہُدیٰ تحفۃُ الصلوٰۃ
دوزخ کی آگ اس پہ ہوئی یک بیک حرام — جس نے خلوصِ دل سے پڑھا تحفۃُ الصلوٰۃ
سرکارِ دوجہاں کی زیارت کے واسطے — اَللہ کی ہے ایک عطا تحفۃُ الصلوٰۃ
ملتی ہے اس سے دل کے گلستاں کو تازگی — فردوس کی ہے آب و ہوا تحفۃُ الصلوٰۃ
رکھ اس کا وِرد لمحہ بہ لمحہ وضو کے ساتھ — ہر ایک درد کی ہے دوا تحفۃُ الصلوٰۃ
چھٹ جائیں گے اندھیرے سبھی اس کے وِرد سے — انوار کی ہے ایک رِدا تحفۃُ الصلوٰۃ
وہ شخص ہوگا دُنیا و عُقبیٰ میں کامران — پڑھ لے گا جو بنامِ خدا تحفۃُ الصلوٰۃ
یارب عنایتیں ہوں عنایتؔ پہ بے شمار — چھپوا کے جس نے شائع کیا تحفۃُ الصلوٰۃ
اے مومنو پڑھو کہ یہ سُنّت خدا کی ہے — پڑھتا ہے روز خود بھی خدا تحفۃُ الصلوٰۃ
آنکھوں کا نور بھی ہے جگر کا قرار بھی — ایمان کی بھی ہے یہ ضیاء تحفۃُ الصلوٰۃ
کرتا ہے آدمی کو خُدا سے قریب تر — یہ ہدیۂ سلام و دُعا تحفۃُ الصلوٰۃ
اِس کی فضیلتوں کا کنارہ نہیں کوئی — ہے رَدِّ اِبتلاء و بلا تحفۃُ الصلوٰۃ
بخشش نے اُس کی راہ میں غنچے بچھا دیئے — جو اپنے ساتھ لے کے گیا تحفۃُ الصلوٰۃ
پروردگار سب کی مشقت قبول کر — جن جن کی کوششوں سے چھپا تحفۃُ الصلوٰۃ
شکرِ خدا و نازشِ کونین و انبیاء — خوش وقت میں ہے لکھا گیا تحفۃُ الصلوٰۃ

۱۴۱۲ھ

مخمورؔ لفظ لفظ ہے اس کا بہشت گوش
مومن کی روح کی ہے غذا تحفۃُ الصلوٰۃ

"مؤلف تحفۃُ الصلوٰۃ"

فاضلِ اجل عالمِ بے بدل مدّاحِ رسول حضرت مولانا الحاج حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ

ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۳۶۵۴ ‏ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۳۶۵۴

اِفتتاحی تقریب، تقریبِ رُونمائی

"تحفۃُ الصَّلوٰۃِ اِلَی النَّبِیِّ المُختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا ‏ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

☆ اَلْمَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَ شَرَفُہَا الْکَرَم: کعبۃ اللہ کے طواف میں تحفۃُ الصَّلوٰۃ کتاب سے چالیس دُرُود پاک بطور دُعا پڑھے۔ مقام ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، مقام حطیم زیرِ میزاب رحمت افتتاحیہ دُعا نصیب ہوئی۔

☆ اَلْمَدِیْنَۃُ الطَّیِّبَہ عَلٰی سَاکِنِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃ مسجد نبوی شریف، درمقام صحابہ صُفّہ بروز پیر علی الصبح ۱۵ رجب المرجب ۱۴۱۵ ہجری المقدسہ کو تقریبِ رُونمائی ہُوئی اور ریاض الجنّۃ مواجہ شریف ۱۹۹۴-۱۲-۱۹ میں تحفۃُ الصَّلوٰۃ پیش بارگاہِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہُوا۔ حقیقت ہے کہ تحفۃُ الصَّلوٰۃ المدینۃ المنورہ، بارگاہِ نبیِ مُختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اسم بامُسمّیٰ تحفہ بن گیا۔ یہ اتنا بڑا شرف اور اعزاز ربِّ کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے دُرُود شریف پر کتاب تصنیف کرنے کی بنا پر عطا فرمایا۔ یقیناً یہ سب دُرُود شریف کے انعامات ہیں۔

○ کر پیش بعد حمد و ثنا تحفۃُ الصَّلوٰۃ ‏ روضہ کی عنبرین ہے فضا تحفۃُ الصَّلوٰۃ

سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حبّذا ‏ صد شکر آج پیش ہُوا تحفۃُ الصَّلوٰۃ

لایا ہُوں بارگاہِ رسالتمآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں ‏ کرلے قبول میرے خدا تحفۃُ الصَّلوٰۃ

خُوش قسمتی پہ کیوں نہ ہوں نازاں آج ہم ‏ طیبہ میں باریاب ہُوا تحفۃُ الصَّلوٰۃ

مقبول بارگاہ نہ ہو کیوں کر کہ باوضو ‏ خُوش وقت میں ہے لکھا گیا تحفۃُ الصَّلوٰۃ

○ وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مُنْبَتِ شَعْرِیْ ——— لِسَانًا یُثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُقْتَصِرًا ○

☆ بفرمانِ قرآن عالی شان اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ربِّ وَدُود کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے دُرُود شریف پر یہ لاجواب کتاب تالیف کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائی۔ نیز اپنے والدین کا شکر گذار ہُوں جنہوں نے مجھے دینِ اسلام کی خدمت کیلئے وقف کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دُعاگو ہُوں کہ اے ربِّ کریم! دُرُود شریف کا صدقہ میرے ماں باپ کی مغفرت فرما اور اُن کی

قبر کو رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وسلم

☆ بفرمان ذی شان نبی رحمن علٰی قائلہا الصلوٰۃ والسلام:۔ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ ط

ترجمہ: جس نے بندہ کا شکریہ ادا نہیں کیا تو اُس نے اپنے رب کا شکر ادا نہیں کیا۔ عزّاسمہٗ

☆ محترم المقام واجب الاحترام جناب السید افتخار احمد شاہ سق اللہ ذوالجلال بِزُلَالِ الْاَفْضَالِ ط خلیفہ درگاہ مجددیہ عروس البلاد الاولیاء سرہند شریف کا ممنون ہوں۔ جن کی اوّلین نگاہ فیض نے اس ناچیز کو نسبت مجددی میں پرو لیا۔ اور مسودہ کتاب ہٰذا کو بارگاہ مجددیہ میں پیش کر کے دعاؤں سے نوازا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

☆ معاونین حضرات خصوصاً حاجی محمد شریف مرحوم مغفور بغدادی ٹریڈ ہوٹل لاہور کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو المکۃ المعظمہ اور زیارت سراپا طہارات المدینۃ المنورہ میں اس مبارک تقریب کا ذریعہ بنے اور سفر و حضر میں میرے ہمدم و ہمقدم رہے جس سے گنبد خضرا کے زیر عاطفت، باعظمت پُروقار تقریب رونمائی کا شرف اور اعزاز نصیب ہوا۔ سب سے پہلا تحفہ مخدومی جناب السید باقر علی شاہ بخاری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کو مدینہ منورہ "منزل ابوعادل" میں پیش کیا آپ نے نہایت ہی خوشی کا اظہار فرمایا اور چند نسخے المدینۃ المنورہ، المکۃ المکرمہ، مجددہ شریف تقسیم کئے، بعدہٗ سرہند شریف، شرقپور شریف احباب اہلسنت علماء کرام مشائخ عظام کو تحفتہً ۲۵۰ ارسال کئے

مجدد الف ثانی، شیر ربانی، نور الحسن کیسا پیارا کھلا ہے یہ نوری چمن

ان کی نسبت ہمیشہ سلامت رہے فیض جاری رہے ہر کسی کے لئے "علیہم الرحمۃ والرضوان"

☆ سرزمین حجاز مقدس میں تحفۃ الصلوٰۃ کی تقریب بسم اللہ شریف سے چار دانگ عالم میں ایسی دھوم مچی کہ چند ماہ میں پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ دوسرے ایڈیشن کو مزید خوشنما، دیدہ زیب بنایا۔ سبز گنبد اور حاشیہ کی بیل کو سبز رنگ سے مزین کیا۔ چار عدد فوٹو "کعبۃ اللہ، گنبد خضرا، روضہ سرہند شریف روضہ شریف مرشدی اکمل نے مزید چار چاند لگا دیئے۔ اسمائے حسنیٰ کو دوبارہ خوبصورت پرنٹ کرایا۔ عزیز برادر جناب محمد فاروق اللہ صاحب نے اعلیٰ فلائنگ پیپر کا نذرانہ پیش کیا اور شیخ منظور الٰہی مرحوم نے تحفۃ الصلوٰۃ کے لئے فائن بلیٹوں کا تحفہ دیا۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا ○

جتنا بھی جس نے کام کیا اس کتاب میں اُس کو کرے اجر عطا تحفۃ الصلوٰۃ

بارِ دگر چھپا ہے بڑے اہتمام سے مقبول خیر الانام ہوا تحفۃ الصلوٰۃ

☆ دعائے خیر: اے رب کریم! جملہ احباب کی خدمات کو درود شریف کا صدقہ قبول فرما۔

اور جن جن احباب نے تحفۃُ الصّلوٰۃ حاصل کیا۔ اے ربِّ ودُود! اُن سب کو دُرُود شریف پڑھنے کی توفیقِ رفیق عنایت فرما اور ہمارے لئے تحفۃُ الصّلوٰۃ کو صدقہ جاریہ بنا۔ آمین بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

☆ **معذرت** : اَلْعُذْرُ عِنْدَ الْكِرَامِ مَقْبُوْلٌ ط دوسرے ایڈیشن میں چند صفحات برائے تاثرات مخصوص کئے گئے تھے لیکن اندرون و بیرون مُلک پاکستان ناظرین، قارئین حضرات، ممتاز عُلماءِ کرام، مشاہیر مشائخ عظام، کے تاثراتِ گرامی اور ملفوظاتِ سامی اتنی کثرت سے موصول ہُوتے کہ ایک فائیل بن گئی۔ اِن جُملہ تحریرات کو من و عن شائع کرنے سے یہ مسکین کمترین عَفَاعَنْہُ رَبُّ الْمَتِیْن ط معذور ہے۔ خیال ہے کہ علیحدہ شائع ہوں بعض حضرات نے اَلفاظ و اشعار میں لفظی اَغلاط کی نشان دہی کی۔ جن کی بصد شکریہ صحت لفظی کر دی لیکن اَلحمدُ لِلّٰہ۔ کسی بھی فردِ بشر نے مسائل اور فضائل دُرُود شریف میں اختلاف نہیں کیا۔

☆ **تاثّراتِ گرامی، ملفُوظاتِ سامی** : بطورِ تحدیثِ نعمتِ حق مُشتے نمونہ از خروارے " عُلماءِ کرام[۱] نے بھرپُور جذباتِ محبت سے تحسین کے کلمات " اَلْعَالِمُ الْوَرِعُ الزَّكِیّ " سے یاد کیا۔ اور مُبارکیں[۲] دیں۔ کتابِ[۳] مستطاب، انتخابِ لاجواب، صحیفہِ لطیفہ، لِلّٰہِ دَرُّہٗ وَ لَنِعْمَ مَنْ صَنَّفَہَا کے مُبارک القاب لکھے دُرُود شریف اور دلائلُ الخیرات کی اجازتیں چاہیں۔ سجّادہ نشین حضرات نے خصوصی دُعاؤں سے نوازا اِس پاک[۴] سرزمین بلدۂ امینہ میں تقریبِ رُونمائی سے یقیناً دونوں مُصنّف اور تصنیف مقبُول ہو گئے۔ دُرُود شریف پر ایسی مُدلّل اور بے مثل عالمانہ فاضلانہ کتاب ہماری نگاہ سے نہیں گزری تحفۃُ الصّلوٰۃ اِس لائق ہے کہ کہا جائے کہ یہ دورِ حاضرہ کی جُملہ کُتبِ دُرُود شریف سے فائق کتاب ہے۔ تحفۃُ الصّلوٰۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے واقعی اسم بامُسمّٰی تحفۂ عظیمہ ہے۔ نامِ نامی اسمِ گرامی تحفۃُ الصَّلوٰۃ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار " صلی اللہ علیہ وسلم " کتنا پیارا اور محبت بھرا نام ہے جس کی مثال نہیں۔ مولانا اِس عظیمُ الشّان نام پر لاکھوں مُبارکیں قبول فرمائیں۔ وَالسَّلَامُ مِنِّیْ وَمِنَ الْاَحْبَابِ عَلٰی مَنْ تَقْرَءُ ہٰذَا الْكِتَابَ ط

یارب اُسے عنایتیں ہوں عنایت پہ بیشمار	جس نے چھپوا کے شائع کیا تحفۃُ الصّلوٰۃ
دونوں جہاں کی اُس کو عنایت ہوں نعمتیں	جس نے خلوصِ دل سے پڑھا تحفۃُ الصّلوٰۃ
بخشش نے اُس کی راہ میں غنچے بچھا دیئے	جو اپنے ساتھ لے کے گیا تحفۃُ الصّلوٰۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَآئِہٖ وَالشُّكْرُ لِلّٰہِ عَلٰی عَطَآئِہٖ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِيْبِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

مُصنّف تحفۃُ الصّلوٰۃ
۳۶۵۴

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط ۷۸۶/۹۲ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

خُوشخبری

چار عظیم ۴ تُحفے

عنقریب شائع ہو رہے ہیں

تحفۃُ الصَّلٰوۃ اِلَی المَلِکِ المُختار (۱)

نماز کا تحفہ شہنشاہِ مُختار کی بارگاہ میں

"بطرز"

تحفۃُ الصَّلٰوۃ اِلَی النَّبِیِّ المُختار (۲)

دُرود شریف کا تحفہ نبی مُختار کی بارگاہ میں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بنام بنام مولانا موصُوف کی تصنیف لعینہٖ وُہی محبّت بھرا انداز، تحریر عالمانہ اور استدلال فقیہانہ ہے۔ نماز عارفانہ، عاشقانہ کی حکمتیں اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط "ثناءٔ، تسمیّہ، تعوّذ، فاتحۃُ الکتاب، تشہُّد، دُرود شریف، دُعا، سَلام اور اُن پر سیر حاصل بحث۔ شریعتِ مُطہّرہ میں نماز کا مقام۔ دلائل قرآنیہ، احادیثِ نبویّہ علٰی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلامُ والتحیّۃ سے مُزیّن۔ مسائل اور فضائل نماز پر ایک بےمثل مدلّل تحقیقی، جامع کتاب ہے۔ عنقریب منصّۂ شہُود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ ط مشتمل بر صفحات ۶۰۰

(۴)

دلائلُ الخیرات شریف (۳)

شوارِقُ الانوار فی ذکرِ الصّلوٰۃ علی النّبیّ المختار

معہ ترجمہ

قصیدۃُ البُردۃ شریف (۴)

الکوکبُ الدُّرّیہ فی مدحِ خیرِ البریّۃ

نہایت ہی نفیس خُوشخط، خوبصُورت، رنگین آرٹ پیپر، ترجمہ و حواشی سے مُزیّن، حشو و زوائد اور اَغلاط سے پاک قدیم نُسخہ صحیحہ مصریّہ کے مُطابق عنقریب شائع ہو رہی ہے وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے تحفہ ط

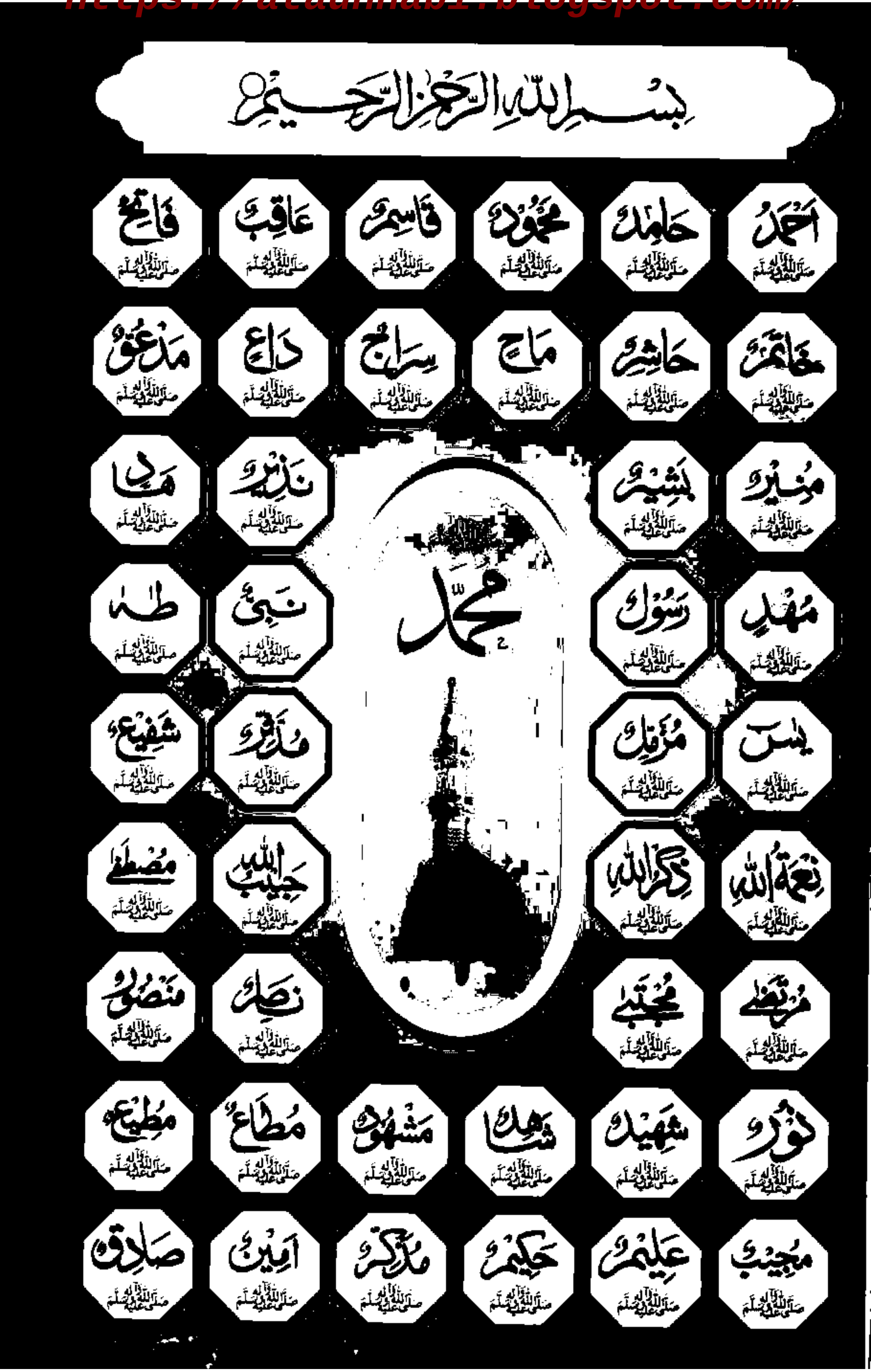
زُبدۃُ الاصفیاء اَلشّیخ الدّلائل حضرت محمّد یُوسف الباشلی الحریری قُدّس سِرّہُ القدُس ط

محرّمُ الحرام ۱۳۷۸ھ ہجری المقدّس سے اجازت و سند یافتہ

اَلمَدِیْنَۃُ المُنَوَّرَۃ

مدّاحِ رسُول الحاج مولانا حافظ محمّد عنایتُ اللّٰہ نقشبندی مُجدّدی سقی اللّٰہ ذُوالجلال بزُلالِ الافضال

آستانہ نقشبندیّہ مُجدّدیہ رضویّہ سٹریٹ کلفٹن کالونی لاہور "پاکستان" فون نمبر ۷۵۷۱۲۵۵


بسم اللہ الرحمن الرحیم
احمد حامد محمود قاسم عاقب فاتح
خاتم حاشر ماح سراج داع مدعو
منیر بشیر نذیر ہاد
محمد
مہد رسول نبی طٰہٰ
یٰسٓ مزمل مدثر شفیع
نعمۃ اللہ ذکر اللہ حبیب اللہ مصطفٰی
مرتضٰی مجتبٰی ناصر منصور
نور شہید شاہد مشہود مطاع مطیع
مجیب علیم حکیم مذکر امین صادق

قیّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	عروۃ وثقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مہیمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	عفو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مفتاح الجنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اُمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	متین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	عزیز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	رؤف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ہدیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	صدق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مبشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	طیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	طاہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	قوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	شاف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کاف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصدق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصباح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اوّل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ظاہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	باطن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	آمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	حفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	محی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	شکور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مکین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ہدیۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	صراط اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	شہیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	کفیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	وکیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	سید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	معلوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	قریب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	رحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مومن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اکلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم